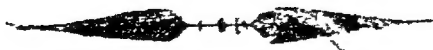


صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۱۶۸	ایمان کا گہیت جاننا گناہوں کے اور ایمان کا جدا ہونا اس شخص سے جو گناہ کر رہا ہو	۱۶۹	ایمان کے بعد کونسا گناہ ہے اسکا بیان
۱۶۹	پیسے کمال ایمان کا نہیں رہنا گناہ کرتے وقت -	۱۷۰	باب بیان ہین ان گناہوں کے جو کبیرہ ہین پر انہیں بڑے کون کون ہین ان کا بیان کبر کی حرمت اور اسکا بیان -
۱۷۱	منافقوں کی خصلتوں کا بیان -	۱۷۱	جو شخص شرک کر پاگیا ہو اور سرے تو وہ جنت میں جاویگا اور جو شرک کچھ حالت میں کر وہ جہنم میں جاوے گا -
۱۷۲	جس نے اپنے بہائی مسلمان کو کافر کہا اس کے ایمان کا بیان -	۱۷۲	جو شخص شرک کر پاگیا ہو اور سرے تو وہ جنت میں جاویگا اور جو شرک کچھ حالت میں کر وہ جہنم میں جاوے گا -
۱۷۳	جو شخص اپنے باپ کو پہرہ جادے اور نفرت کرے اور دوسرے کو باپ بناوے جاننا بوجہ اس کے ایمان کا حال -	۱۷۳	جو شخص مسلمان پر ہتھیار اٹھاوے وہ مسلمان نہیں ہے
۱۷۴	مسلمان کو گالی دینا برا کہنا گناہ ہو اور اس کے ثرنا کفر ہے -	۱۷۴	جو شخص مسلمان کو فریب دے وہ مسلمان نہیں ہے -
۱۷۵	نسب میں طعنہ دینے والے پر اور میت پر چلا کر رونے والے پر کفر کا اطلاق -	۱۷۵	گال پیٹنا اور گر گیان پہاڑنا اور جاہلیت کی سی باتیں کرنا حرام ہے -
۱۷۶	اپنے مسل پر جو شخص ہانک جادے یا گالی دے	۱۷۶	چغھوڑی سخت حرام ہے
۱۷۷	کافر ہونا اس شخص کا جو کبر پاؤں پڑاتا روں کی گردش ہے	۱۷۷	تہ نہ بخندن سے زیادہ نیچے رکھنے کی اور جان کر تباہی اور مال کو جھوٹی قسم کہا کر نیچے کی سخت حرمت کا بیان اور ان تین آدمیوں کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ نیاست کے دن بات نہ کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ انکو پاک کرے گا بلکہ ان کو دکھ کا عذاب ہوگا -
۱۷۸	ایمان کا گہیت عبادت کی کسی سے اور ناشکری اور فراموشی کو کفر کہنا	۱۷۸	خودکشی کی سخت حرمت اور خودکشی کرنا مال
۱۷۹	جو شخص نماز ترک کرے اس کے کفر کا بیان	۱۷۹	ایمان لانا اور پر سب کاموں کے بڑے کبر ہے
۱۸۰	ایمان لانا اور پر سب کاموں کے بڑے کبر ہے	۱۸۰	شرک سب گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے اور پھر

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۲۲۸	کا غذا جب جہنم میں اور نجانا جنت میں سوا مسلمان کے	۲۲۸	اور گناہ کا قصد کرنا کیا حکم رکھتا ہے دوسرے کا بیان اور حبیب سوسہ آدمی تو کیا کہے
۲۲۵	مال غنیمت میں پوری کرنا سخت حرام ہے اور جنت میں نہ جاوینگے مگر وہی جو	۲۵۳	جو شخص چوٹی شتم کہا کر کسی مسلمان کا حق مار لیوے اس کی سزا جہنم ہے
۲۲۶	ایران دار میں جو شخص خودکشی کرے وہ کافر نہ ہوگا۔	۲۵۸	جو شخص پر ایسا مال نافر چھینا چاہے تو اس کا خلا نذر ہو اور جو مارا جاوے تو جہنم میں جاوینگا اور مال
۲۲۷	اس ہوا کا بیان جو قیامت کو قریب جا گی اور اسے جاوے گی ہر ایک شخص کو جس کے	۲۵۹	اگر اپنا مال چاہن میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو حاکم اپنی رعیت کو حقوق میں خیانت کرے
۲۲۹	دل میں رتی برابر بھی ایمان ہوگا۔ فتنہ اور فساد سے پہلے سے پہلے نیک اعمال	۲۶۱	بعضے دنوں میں امانت اٹھہ جائیگا بیان اور فتنوں کا آنا دنوں میں
۲۳۰	مومن کو اپنے اعمال سٹ جائیو تو رنا جاوے	۲۶۵	اسلام شروع ہوا غربت کو ساتھ اور پھر غریب ہو جاوے گا اور سٹ آویگا دونوں سجدوں کے بیچ
۲۳۱	جب کوئی مسلمان ہو جاوے تو کفر کے وقت کو اعمال کا مواخذہ نہ ہوگا	۲۶۶	میں۔ آخر زمانے میں ایمان کا سٹ جانا۔
۲۳۲	اسلام سے اور حج سے اور ہجرت سے انگ گناہوں کا معاف ہو جانا	۲۶۷	جو شخص ڈرتا ہو اپنی عزت یا جان جانے سے تو وہ اپنے ایمان کو چھپا سکتا ہے
۲۳۳	کافر اگر کفر کی حالت میں نیک کام کرے پھر مسلمان ہو جاوے۔	۲۶۸	جو شخص ضعیف الایمان ہو اس کا دل ملانا اور حبیب ماتک ایمان کا یقین نہ ہو کسی شخص کو مومن نہ
۲۳۴	ایمان کی سچائی اور خلوص کا بیان دل میں جو دوسرے آئے ہیں جب تک کہ جم	۲۶۹	کہنا چاہیے۔ حبیب ویلین غریب ہو پنج جاوین تو دل کو زیادہ
۲۳۵	نہ جاوین پھر مواخذہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ انہی ہی تکلیف دی ہر جتنی طاقت ہو ادنیٰ	۲۷۰	اطمینان حاصل ہوتا ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۳۸	منہ زیادہ دھونا بہا تک کہ سر کے سانچے	۴۶۸	منی کا حکم
۴۳۹	کا حصہ دہل جاوے اسی طرح ہاتھوں اور پاؤں	۴۷۱	خون کی نجاست اور اس کے دھونیکا بیان
۴۴۰	کو کہنیدوں اور ٹخنوں کے پاز تک دھونا	۴۷۲	پیشاب کی نجاست کا بیان
۴۴۱	مستحب ہے۔	۴۷۳	کتاب الحيض
۴۴۲	وضو پر وضو کرنے سے کیا ثواب ہے	۴۷۴	تہنڈ کو اوپر حائضہ عورت کے ساتھ نہ کرنا
۴۴۳	مسواک کرنے کا بیان	۴۷۵	حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا
۴۴۴	سنت باتون کا بیان	۴۷۶	اس باب میں یہ بیان ہے کہ حائضہ عورت
۴۴۵	باب استحاج کے بیان میں	۴۷۷	اپنے خاوند کا سر دھو سکتی ہے اگر سر پر
۴۴۶	موزوں پر مسح کرنا کا بیان	۴۷۸	کنگھی کر سکتی ہے اس کا جو ٹہا پاک ہو اگر
۴۴۷	موزوں پر مسح کرنے کی مدت کا بیان	۴۷۹	گود میں نگہ لگا کر بیٹھا درست ہے اور
۴۴۸	ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا	۴۸۰	قرآن پڑھنا۔
۴۴۹	پانی کے برتن میں ہاتھ دھونا اسکو دھونے	۴۸۱	مذی کا بیان
۴۵۰	سے پہلے مکروہ ہے	۴۸۲	حب سو کر اٹھے تو منہ نہ تھو دھونا
۴۵۱	کتے کا منہ دالنا اور پانی پینا کسی	۴۸۳	جنب کہ سونا درست ہے لیکن وضو کرنا
۴۵۲	برتن سے	۴۸۴	اور منہ مگاہ دھولنا کہاتے اور پیو اور سوتے
۴۵۳	تھے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا کی ممانعت	۴۸۵	اور جماع کرنا وقت مستحب ہے
۴۵۴	تھے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت	۴۸۶	اگر عورت کی منی نکلے تو اس پر غسل
۴۵۵	مسجد میں حب پیشاب پڑ جاوے تو	۴۸۷	وہ مستحب ہے۔
۴۵۶	اسکو پانی سے دھونا ضرور ہے اور نیز	۴۸۸	عورت اور مرد کی منی کا بیا اور اس بات کا
۴۵۷	پانی سے پاک ہو جاتی ہے اسکا کہو دنا	۴۸۹	کہ بچہ دونوں کے لطفی سے پیدا ہوتا ہے
۴۵۸	ضرور نہیں	۴۹۰	غسل جنابت کی ذکر کرے
۴۵۹	غیر نجس کے پیشاب کو نہ دھونا چاہیے	۴۹۱	غسل جنابت میں کتا پانی لینا بہتر ہے اور

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
	غسل کرنا مرد اور عورت کا ایک ہی برتن	۵۰۶	پیشاب کرنا وقت ستر کو چھپانا
	سے ایک ہی حالت میں اور غسل کرنا ایک	۵۰۷	اور اکل اسلام میں حجام سے غسل واجب
۴۹۳	دوسرے کے نیچے ہوئے پانی سے		نہ ہوتا جب تک منی نہ نکلے لیکن وہ حکم مندرجہ
	سر پر پٹن بار پانی ڈالنے کا بیان		ہو گیا اور جلع سے غسل واجب ہوتا ہے۔
۴۹۴	عورتین چوٹیاں غسل میں کھولیں یا نہ	۵۱۰	جو کہانا آگ سے بچا ہوا اس کے کہانے سے
	کھولیں۔		وضو ٹوٹ جاتا ہے
۴۹۵	جو عورت حیض کا غسل کرے وہ ایک ٹکڑا	۵۱۲	ادھٹ کا گوشت کہا کر وضو کرنا
	کپڑے یا روئی کا ٹکڑا لگا کر خون کو مقام پر	۵۱۳	جس شخص کو طہارت کا بغینہ ہے پھر وضو
	استعمال کرے تو صحیح ہے۔		میں ٹکڑا ہو تو وہ اس طہارت سے ناز پڑ سکتا ہے
۴۹۶	سناخند کا بیان اور اس کے غسل اور	۵۱۴	مرد کا جو نوکری کہاں نہ بعت کرے پاک ہو جاتی ہے
	باز کا حال		تحیم کا بیان
۵۰۰	حائضہ عورت پر نماز کی قضاء واجب نہیں	۵۲۱	مسلمان جس نہیں ہوتا
	اور روکر کی قضاء واجب ہے	۵۲۲	جناب کی حالت میں اس کا ذکر کرنا
۵۰۱	غسل کرنا یا الا کپڑے وغیرہ کی آڑ کرے	۵۲۳	بے وضو کہانا درست ہے اور فنی الغفر
۵۰۲	دوسرے کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے		وضو واجب نہیں ہے
۵۰۳	نہانی میں منگے نہنا درست ہے	۵۲۳	پانچا نے جاتے وقت کیلے
۵۰۵	ستر ڈھانپنے میں احتیاط رکھنا	۵۲۴	پیشے پیشے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا



صنعت نامہ کتاب مطاب المعلم ترجمہ اردو و پنج سہم جلد اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	آحکام	احکام	۵۱	۲	قواری	قواری	۵۱	۲	قواری	قواری
۴	۴	آواخر	اداخ	۵۲	۴	خواب	خواب	۵۲	۴	خواب	خواب
۵	۵	بہادر	بہادر	۵۳	۴	مکر	مقرر	۵۳	۴	مکر	مقرر
۶	۶	دالاس	والا	۵۴	۱۲	سفر	سفر	۵۴	۱۲	سفر	سفر
۷	۲۲	کہا گیا	کہا گیا	۵۵	۱۲	تالیس	تالیس	۵۵	۱۲	تالیس	تالیس
۸	۱۱	محمدی	محمدی	۵۶	۲۲	بہی	بہی	۵۶	۲۲	بہی	بہی
۹	۱۴	ابوزرعہ	ابوزرعہ	۵۷	۱۵	بن ابی	بن ابی	۵۷	۱۵	بن ابی	بن ابی
۱۰	۷	یہی ہے	یہی ہے	۵۸	۶	اعناق	اعناق	۵۸	۶	اعناق	اعناق
۱۱	۱۰	فیصل طرکی	دوسرے طرکی	۵۹	۲۱	یزید	یزید	۵۹	۲۱	یزید	یزید
۱۲	۲۳	مختصر	مختصر	۶۰	۶	نقی	نقی	۶۰	۶	نقی	نقی
۱۳	۱	قواری	قواری	۶۱	۱۱	خالق	خالق	۶۱	۱۱	خالق	خالق
۱۴	۱۱	قصہ	قصہ	۶۲	۱۵	بقول	بقول	۶۲	۱۵	بقول	بقول
۱۵	۱۵	نیک	نیک	۶۳	۱۲	نقبت	نقبت	۶۳	۱۲	نقبت	نقبت
۱۶	۲۱	اون سے	اس سے	۶۴	۵	یرو	یرو	۶۴	۵	یرو	یرو
۱۷	۴	عمدہ	عمدہ	۶۵	۲	بہرے	بہرے	۶۵	۲	بہرے	بہرے
۱۸	۲۱	الحديث	الحديث	۶۶	۳	توبی	توبی	۶۶	۳	توبی	توبی
۱۹	۱۰	الحديث کا	الحديث ہوگا	۶۷	۴	تقانی	تقانی	۶۷	۴	تقانی	تقانی
۲۰	۲۲	گٹھ ملا	گٹھ ملا	۶۸	۳	چاہیے	چاہیے	۶۸	۳	چاہیے	چاہیے
۲۱	۳۵	انہوں نے	انہوں نے	۶۹	۸	خیزاب	خیزاب	۶۹	۸	خیزاب	خیزاب
۲۲	۳۸	احديث	احديث	۷۰	۱۰	دخول ہوگا	دخول ہوگا	۷۰	۱۰	دخول ہوگا	دخول ہوگا
۲۳	۱۱	ترک	ترک	۷۱	۵	سبحو	سبحو	۷۱	۵	سبحو	سبحو
۲۴	۷	ترک	ترک	۷۲	۶	روزدن	روزدن	۷۲	۶	روزدن	روزدن
۲۵	۷	ترک	ترک	۷۳	۱۵	فتحا	فتحا	۷۳	۱۵	فتحا	فتحا
۲۶	۱۱	کبرو	کبرو	۷۴	۷	مکویون کا	مکویون کا	۷۴	۷	مکویون کا	مکویون کا
۲۷	۱۲	برجہ سلمہ	برجہ سلمہ	۷۵	۲۱	برجہ سلمہ	برجہ سلمہ	۷۵	۲۱	برجہ سلمہ	برجہ سلمہ
۲۸	۸	چھوٹے	چھوٹے	۷۶	۷	بروہ	بروہ	۷۶	۷	بروہ	بروہ
۲۹	۱۲	بین نہار	بین نہار	۷۷	۶	بنی	بنی	۷۷	۶	بنی	بنی
۳۰	۲۲	مسام	مسام	۷۸	۷	کڑا	کڑا	۷۸	۷	کڑا	کڑا
۳۱	۲	غارہ	غارہ	۷۹	۱۱	آپنے	آپنے	۷۹	۱۱	آپنے	آپنے
۳۲	۹	کہا میں نے	کہا میں نے	۸۰	۱۹	ماری	ماری	۸۰	۱۹	ماری	ماری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۹	۶	بہرے	بہرے	۲۰۶	۵	چاہئے	چاہئے
۱۶۰	۲۲	مقی ہے	مقی ہے	۲۰۷	۹	انتہا	انتہا
۱۶۱	۵	کرتے ہے	کرتے ہے	۲۱۰	۱۲	الانہ	الانہ
۱۶۲	۱۰	دالہ	دالہ	۲۱۱	۱۵	ذکر گیا	ذکر گیا
۱۶۳	۱۶	روایت	روایت	۲۱۳	۲۰	سلمان	سلمان
۱۶۴	۹	ہوتے	ہوتے	۲۱۴	۱۳	بہارٹان	بہارٹان
۱۶۵	۲۲	خدا دشمن	خدا دشمن	۲۱۵	۱۹	گاؤں	گاؤں
۱۶۶	۳	تہیہ	تہیہ	۲۱۸	۵	نکلی	نکلی
۱۶۷	۳	سخت کرتے	سخت کرتے	۲۲۰	۲۳	خود کشیک	خود کشیک
۱۶۸	۴	ہوتی تو	ہوتی تو	۲۲۳	۱۳	جنتی	جنتی
۱۶۹	۹	ہوتے ہے	ہوتے ہیں	۲۲۴	۵	سانا ہر	سانا ہر
۱۷۰	۶	تیرا	تیرا	۲۲۵	۱۷	پھوٹا	پھوٹا
۱۷۱	۱۳	دریا جانہ	دریا جانہ	۱۲۸	۱۲	فرمایا اس	فرمایا اس
۱۷۲	۱۹	برساتا	برساتا	۲۳۱	۱۲	مواضعہ	مواضعہ
۱۷۳	۴	حصہ ہی	حصہ ہی	۲۳۲	۲۰	مجبوری دالا	مجبوری دالا
۱۷۴	۸	یہی لیتے	یہی لیتے	۲۳۴	۴	آخر کا	آخر کا
۱۷۵	۱۳	یہ ہے کہ	یہ ہے کہ	۲۳۸	۱۳	یہی ہیں	یہی ہیں
۱۷۶	۲۱	سوال کرنا	سوال کرنا	۲۴۲	۱۳	دیکھیں اس	دیکھیں اس
۱۷۷	۱۹	یہی ہے ہر	یہی ہے ہر	۲۴۳	۱۷	فنی کے	فنی کے
۱۷۸	۹	بڑا ہی	بڑا ہی	۲۴۴	۱۷	صالحین	صالحین
۱۷۹	۱۳	اور اس کو قتل	اور اس کو قتل	۲۴۴	۱۲	ہے	ہے
۱۸۰	۷	بکر سکون	بکر سکون	۲۴۵	۲۲	شعبہ خمر	شعبہ خمر
۱۸۱	۶	ساتھ ٹھانڈا	ساتھ ٹھانڈا	۲۴۷	۲۴	کرتے گا	کرتے گا
۱۸۲	۵	اسیکو	اسیکو	۲۴۹	۱۲	ٹرا ایمان	ٹرا ایمان
۱۸۳	۴	کرتے	کرتے	۲۵۰	۹	خورک	خورک
۱۸۴	۵	ہوتی ہے	ہوتی ہے	۲۵۱	۱۶	جو جو دشمن	جو جو دشمن
۱۸۵	۲	جلا دین	جلا دین	۲۵۲	۳	خمسلا نکا	خمسلا نکا
۱۸۶	۹	ٹرائی دین	ٹرائی دین	۲۵۳	۱۲	احمدیت	احمدیت
۱۸۷	۴	بتانا ہے	بتانا ہے	۲۵۵	۶	عذاب	عذاب
۱۸۸	۱۷	اختلاف	اختلاف	۲۵۶	۷	علی سلف	علی سلف
۱۸۹	۲	اوس سے	اوس سے	۲۵۷	۱۰	بن قیل	بن قیل

صفحہ	سطر	خط	تصحیح	صفحہ	سطر	خط	تصحیح
۲۶۸	۱۶	شیرین بن زید	شیرین بن زید	۳۲۲	۱	بن عمر	ابن عمر
۲۶۹	۲۰	مکمل	مکمل	۳۲۳	۳	میں کہنا	میں کہنا
۲۷۰	۶	دہرہ	ادہرہ	۳۲۴	۶	اسل اسلی	اسل اسلی
۲۷۱	۷	پینے	پینے	۳۲۵	۲	میں اور	میں اور
۲۷۲	۲۱	جس پر	جس پر	۳۲۶	۱	کو شکر	کو شکر
۲۷۳	۱۱	گورکھ	گورکھ	۳۲۷	۱	کہ ہمارے	کہ ہمارے
۲۷۴	۱۵	انجام میں	انجام میں	۳۲۸	۱۰	روایت	روایت
۲۷۵	۱۶	مہر جانی	مہر جانی	۳۲۹	۷	آپ سے	آپ سے
۲۷۶	۵	مڑے	مڑے	۳۳۰	۶	روایت	روایت
۲۷۷	۳	چپا لوالا	چپا لوالا	۳۳۱	۱۰	فرمایا ہے	فرمایا ہے
۲۷۸	۲۱	قسم کی	قسم کی	۳۳۲	۱۶	پوچھا	پوچھا
۲۷۹	۶	کہہ گیا	کہہ گیا	۳۳۳	۷	فائل	فائل
۲۸۰	۸	محمود بن	محمود بن	۳۳۴	۳	انتہا	انتہا
۲۸۱	۵	برتنوں	برتنوں	۳۳۵	۲۳	مخلوق میں	مخلوق میں
۲۸۲	۳	دجل	دجل	۳۳۶	۱	میں ما	میں ما
۲۸۳	۱۰	چہرے	چہرے	۳۳۷	۷	میں ہے	میں ہے
۲۸۴	۲۳	پیشہ کا	پیشہ کا	۳۳۸	۱۱	اور مشرکین	اور مشرکین
۲۸۵	۱۶	حافظ	حافظ	۳۳۹	۱۲	کے	کے
۲۸۶	۵	ساروں	ساروں	۳۴۰	۷	پہنچے	پہنچے
۲۸۷	۶	جس پر	جس پر	۳۴۱	۱۲	تہ نچکا	تہ نچکا
۲۸۸	۵	نے کیا	نے کیا	۳۴۲	۱۵	پہنچے	پہنچے
۲۸۹	۲۳	اور تے	اور تے	۳۴۳	۱۶	رہا	رہا
۲۹۰	۱۳	طشت کا	طشت کا	۳۴۴	۱۱	دینی	دینی
۲۹۱	۱۰	گیا اور	گیا اور	۳۴۵	۲۲	پہنچے	پہنچے
۲۹۲	۷	لڑکشی	لڑکشی	۳۴۶	۶	جواسے	جواسے
۲۹۳	۷	حدیث میں	حدیث میں	۳۴۷	۱۳	پہنچے	پہنچے
۲۹۴	۳	موقوف	موقوف	۳۴۸	۱۱	اور	اور
۲۹۵	۱۰	ادومت	ادومت	۳۴۹	۱۳	حالا کہ	حالا کہ
۲۹۶	۲	سی جاو	سی جاو	۳۵۰	۶	پہنچا	پہنچا
۲۹۷	۲۳	حضرت آدم	حضرت آدم	۳۵۱	۱۵	پہنچے	پہنچے
۲۹۸	۶	مہر جانی	مہر جانی	۳۵۲	۲۱	ایمان کے	ایمان کے

نہا	غلط	صحیح	نہا	غلط	صحیح	نہا	غلط	صحیح	نہا	غلط	صحیح
۲۱	کیرتھ کے	کیرتھ کے	۲۱	کیرتھ کے	کیرتھ کے	۲۱	کیرتھ کے	کیرتھ کے	۲۱	کیرتھ کے	کیرتھ کے
۲۲	گہرائی	گہرائی	۲۲	گہرائی	گہرائی	۲۲	گہرائی	گہرائی	۲۲	گہرائی	گہرائی
۱۰	میرا ارادہ	میرا ارادہ	۱۰	میرا ارادہ	میرا ارادہ	۱۰	میرا ارادہ	میرا ارادہ	۱۰	میرا ارادہ	میرا ارادہ
۲	اور ان کے	اور ان کے	۲	اور ان کے	اور ان کے	۲	اور ان کے	اور ان کے	۲	اور ان کے	اور ان کے
۱۷	اور میں نے	اور میں نے	۱۷	اور میں نے	اور میں نے	۱۷	اور میں نے	اور میں نے	۱۷	اور میں نے	اور میں نے
۲۲	مطابق	مطابق	۲۲	مطابق	مطابق	۲۲	مطابق	مطابق	۲۲	مطابق	مطابق
۲	ہوئے	ہوئے	۲	ہوئے	ہوئے	۲	ہوئے	ہوئے	۲	ہوئے	ہوئے
۴	غزیر	غزیر	۴	غزیر	غزیر	۴	غزیر	غزیر	۴	غزیر	غزیر
۲۳	آؤ	آؤ	۲۳	آؤ	آؤ	۲۳	آؤ	آؤ	۲۳	آؤ	آؤ
۱۵	پہاؤں پہاؤں	پہاؤں پہاؤں	۱۵	پہاؤں پہاؤں	پہاؤں پہاؤں	۱۵	پہاؤں پہاؤں	پہاؤں پہاؤں	۱۵	پہاؤں پہاؤں	پہاؤں پہاؤں
۲	عرب	عرب	۲	عرب	عرب	۲	عرب	عرب	۲	عرب	عرب
۳۹	مازی	مازی	۳۹	مازی	مازی	۳۹	مازی	مازی	۳۹	مازی	مازی
۷	حدیث میں	حدیث میں	۷	حدیث میں	حدیث میں	۷	حدیث میں	حدیث میں	۷	حدیث میں	حدیث میں
۱۷	اسطرت	اسطرت	۱۷	اسطرت	اسطرت	۱۷	اسطرت	اسطرت	۱۷	اسطرت	اسطرت
۲۲	انہوں نے	انہوں نے	۲۲	انہوں نے	انہوں نے	۲۲	انہوں نے	انہوں نے	۲۲	انہوں نے	انہوں نے
۱۹	رکشا ہے	رکشا ہے	۱۹	رکشا ہے	رکشا ہے	۱۹	رکشا ہے	رکشا ہے	۱۹	رکشا ہے	رکشا ہے
۸	سائنس	سائنس	۸	سائنس	سائنس	۸	سائنس	سائنس	۸	سائنس	سائنس
۷	تہائی	تہائی	۷	تہائی	تہائی	۷	تہائی	تہائی	۷	تہائی	تہائی
۱۷	پہر دیگی	پہر دیگی	۱۷	پہر دیگی	پہر دیگی	۱۷	پہر دیگی	پہر دیگی	۱۷	پہر دیگی	پہر دیگی
۲۱	مسلم	مسلم	۲۱	مسلم	مسلم	۲۱	مسلم	مسلم	۲۱	مسلم	مسلم
۲	اور	اور	۲	اور	اور	۲	اور	اور	۲	اور	اور
۴	اس ادب	اس ادب	۴	اس ادب	اس ادب	۴	اس ادب	اس ادب	۴	اس ادب	اس ادب
۸	لمین بار	لمین بار	۸	لمین بار	لمین بار	۸	لمین بار	لمین بار	۸	لمین بار	لمین بار
۱۱	جو میں نے	جو میں نے	۱۱	جو میں نے	جو میں نے	۱۱	جو میں نے	جو میں نے	۱۱	جو میں نے	جو میں نے
۱	دانیل	دانیل	۱	دانیل	دانیل	۱	دانیل	دانیل	۱	دانیل	دانیل
۲	کھڑور	کھڑور	۲	کھڑور	کھڑور	۲	کھڑور	کھڑور	۲	کھڑور	کھڑور
۲۱	آپ	آپ	۲۱	آپ	آپ	۲۱	آپ	آپ	۲۱	آپ	آپ
۲۱	حدیث	حدیث	۲۱	حدیث	حدیث	۲۱	حدیث	حدیث	۲۱	حدیث	حدیث
۴	حضرت ز	حضرت ز	۴	حضرت ز	حضرت ز	۴	حضرت ز	حضرت ز	۴	حضرت ز	حضرت ز
۲۲	انہوں نے	انہوں نے	۲۲	انہوں نے	انہوں نے	۲۲	انہوں نے	انہوں نے	۲۲	انہوں نے	انہوں نے
۱۷	شریعت	شریعت	۱۷	شریعت	شریعت	۱۷	شریعت	شریعت	۱۷	شریعت	شریعت
۱۵	قیر	قیر	۱۵	قیر	قیر	۱۵	قیر	قیر	۱۵	قیر	قیر

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۴۴	۹	حسن	جس	۴۱۱	۱	اجماع	اجماع	۵۱۵	۸
۱۹	۱۹	بابر	بابر	۴۱۲	۱۴	السنین	السنین	۵۱۶	۷
۴۱	۳	طبیعت	طبیعت	۴۱۳	۲	نہا	نہا	۵۱۷	۶
۱۳	۱۳	عینی	عینی	۴۱۴	۲	مین	مین	۵۱۸	۵
۴۲	۷	درقاضی	درقاضی	۴۱۵	۵	لی	لی	۵۱۹	۴
۴	۴	ہوتی	ہوتی	۴۱۶	۹	ایہ	ایہ	۵۲۰	۳
۱۴	۱۴	سے	سے	۴۱۷	۴	ایسا ہی	ایسا ہی	۵۲۱	۲
۱۹	۱۹	کرنا	کرنا	۴۱۸	۲۳	بیچ	بیچ	۵۲۲	۱
۱۴۳	۱۴	بوجہ کرکے	بوجہ کرکے	۴۱۹	۹	فرج	فرج	۵۲۳	۰
۱۶	۱۶	ابرازنا	ابرازنا	۴۲۰	۱۴	کچڑا	کچڑا	۵۲۴	۰
۲۰	۲۰	اسحاق کا	اسحاق سے	۴۲۱	۱۹	کڑے	کڑے	۵۲۵	۰
۴	۴	احمد کا	احمد کے	۵۰۲	۸	آرکی	آرکی	۵۲۶	۰
۴۴	۵	حب	حب	۵۰۳	۸	ایک پڑے	ایک پڑے	۵۲۷	۰
۱۹	۱۹	باشرت	باشرت	۵۰۵	۱۳	نہ بند	نہ بند	۵۲۸	۰
۴۵	۱۱	چادر میں	چادر میں	۵۰۶	۵	اسلام	اسلام	۵۲۹	۰
۱۲	۱۲	فرج	فرج	۵۰۷	۱۱	سے	سے	۵۳۰	۰
۱۴	۱۴	بیٹھا	بیٹھا	۵۰۹	۱۹	سلی مان	سلی مان	۵۳۱	۰
۲۰	۲۰	چھکاتے	چھکاتے	۵۱۰	۲۰	فرماتے تھے	فرماتے تھے	۵۳۲	۰
۲۷	۲۷	پانچ	پانچ	۵۱۱	۳	عید	عید	۵۳۳	۰
۴۶	۱۵	مسلمان تھے	مسلمان تھے	۵۱۲	۵	وسلم	وسلم	۵۳۴	۰
۴۸	۹	سو کوئی سونا	سے سونا	۵۱۳	۵	گرجب	گرجب	۵۳۵	۰
۱۳	۱۳	مین سے	مین سے	۵۱۴	۲۰	لی تھی	لی تھی	۵۳۶	۰

التاس

ہر کتاب کے خاتمہ میں گزشتہ کتاب کے ایک کچھ پر تو کسی نہ کسی اعتبار سے تعلق ہے مگر صرف ۲۲ میں اور دو جگہ پر ایک سو ۲۲ میں مبدیہ کے
 اور ایک جگہ پر اسی فقرہ کے حاشیہ پر جہاں نظر میں کا چھاپا ہے وہاں لفظ طلبہ کا قلم سے بناوین غفلت نہ فرماوین۔

القاس

خدمت میں ان صاحبوں کے جو اس کتاب مقدس
کا ملاحظہ فرما دیں یہ ہے کہ پہلے مطابق صحتنامہ ہذا
کے سب غلط اور درست کر لیں پھر مطالعہ کریں ایسا
نہ ہو کہ غلطی کی وجہ سے کسی حدیث یا مسئلہ کے
سمجھنے میں خطا واقع ہو اور گنہگار ہوں۔
اور صحت نامہ کمال استیصال طیار ہوا ہے۔ اگر
اس کے علاوہ بھی کوئی اور غلطی معلوم ہو تو بعد غور
یا استفسار درست کر لیں اور موردِ طعن نہ بنادیں۔
آؤ

وحیۃ الامان معترجم کتاب ہذا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

المعجم

لترجمة

صالح مسيل

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المؤمنين

الحمد لله الذي جعلنا بالهداية الى دين الاسلام واحكامه في قلوبنا خبير
احكام وجبتنا عن بطلان الوساوس والاذهام بالافتقار الى شئنا ربك
الانام عليه افضل الصلوات ما تكثر ذلت اللبائز والايام وما تقبيل الكوارز والظلام
وعلى الامم واحكامها الكرام بعد حمد وعت كرفيع حقير سر ايا تقصير وحيا الزمان عفا عنه المنان
مين تامي برادران مسلمين اور شائقين حديث سيد المرسلين صلو الله عليه وسلم کے عرض کرتا ہے کہ باوجود
ضعف اور ناتوانی اور قلت بضاعت اور بے وسای کے آخر سالہ ہجری میں محض تائید
غیبی اور امداد خداوندی سے چار ٹبری ٹبری کتابیں حدیث کی منجملہ ضحاح ستہ کی زبان اردو میں
ترجمہ ہو گئیں یعنی موطای امام مالک اور جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد اور سنن شانی اور اسطر
شاند نے اپنے فضل و کرم سے ان چاروں کتابوں کو مقبول فرمایا اور صد مانہ راٹا شجر ابن کے طابہ
نے ہر چار طرف دلالت ہند کے خرید فرمائے اب شروع ہو جو دہویں صدی یعنی سالہ ہجری ماہ محرم
سے یہ فکر پیدا ہوئی کہ اگرچہ حیات مستعار کا اعتبار نہیں اور زندگیانی دینا محض ایک حباب ہی مگر خیر
جب تک کہ نفس باقی ہیں وہ ہی اگر مذت حدیث میں صرف ہوں تو اس سے بڑھ کر کون سی نعمت ہے
پس اس خیال سے صرف خداوند کریم کی مدد پر بھروسہ کر کے میں نے بھیجیں کہ ترجمے میں وقت کو صرف
کرنا مناسب تھا اور چونکہ صحیح بخاری علیہ الرحمۃ کی شرحیں اور ترجمہ عربی اور فارسی زبان میں بہت

ہرچکے میں بلکہ حال میں ایک ترجمہ اردو زبان میں بھی شہر مداس میں چھپنا شروع ہو گیا تھا اور اس کے علاوہ
جناب نواب فیض آباد علی القاب خادم سنتہ سید المرسلین و ارثا الانبیاء والمرسلین حامی شریعت تبیین
ناصر دین مبین قاصد بدعات ماحی ظلمات مجدد قرن ثالث عشر امام قرن رابع عشر فخر علماء و محدثین
راس الصوفیۃ و المحدثین جناب نواب والا جاہ امیر المملکات الناصر محمد صاحب حسن
خالص صاحب پہاڑ و برجنکی ہمت والا ہمیشہ ہدف طرغ اشاعت دین اور جماعت شریعت متبیین
کے متوجہ رہتی ہے اپنی عالی ہمتی اور اولوالعزمی سے کتاب قطاب ناور الوجود فتح الباری شرح صحیح بخاری
کا چھپوانا مصر میں شروع فرمایا اور ظاہر ہے شروع بخاری میں فتح الباری کی مثل کوئی شرح نہ بنی تھی
نہ بنگالی اس لیے ترجمہ بخاری میں اس شرح کے میسر ہونے سے بڑی آسانی کا خیال تھا میں نے ترجمہ صحیح بخاری
کو بالفصل ملتی رہ کر کہ جب ایسا اشارت جناب مدوح صحیح مسلم علیہ الرحمۃ کا ترجمہ شروع کیا صحیح مسلم
علیہ الرحمۃ بھی حوث احادیث اور جو دستاویز میں صحیح بخاری سے کم نہیں اور باتفاق علماء یہ کتاب بھی
صحیح بخاری کے ہم پلہ ہے کیونکہ جو ان دونوں کتابوں کو صحیحین کہتے ہیں اگرچہ اکثر علماء نے صحیح بخاری کو
ایک درجہ اس پر مقدم رکھا ہے لیکن حافظ ابوعلی بنیاد پوری نے کہا کہ صحیح مسلم بہ نسبت صحیح بخاری کے
بھی زیادہ صحیح ہے اور بعض مغرب کو علمائے بھی اس قول کو اتفاق کیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ مسلم
نے اپنی صحیح میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ وہی حدیث نقل کرتے ہیں جسکو دو ثقہ تابعین نے روایت کی
سے روایت کیا ہو اور اسی طرح ہر طبقہ میں دو ثقہ یعنی معتبر شخص دو ثقہ شخصوں سے نقل کرتے آئے
ہوں اور بخاری نے اس شرط کا خیال نہیں رکھا اور حدیث انکا الاعمال بالنیات جو صحیح مسلم میں موجود
ہے اگرچہ اس میں یہ شرط نہیں پائی جاتی مگر بنظر تبرک اور بنجیال صحیح اور مستحضر ہونے کے اسکو
ذکر کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ صرف یہ حدیث متشکی ہے امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو
تین لاکھ حدیثوں سے انتخاب کیا ہے اور اگر تمام زمین کے لوگ دس سو برس تک حدیثیں لکھیں تو پھر ان
کا اعتماد آخر اسی کتاب پر ہو گا اور میں نے کوئی حدیث اس کتاب میں داخل نہیں کی مگر سمجھ کر دلیل
رکھ کر اسبطر کوئی حدیث نہیں نکالی اس میں سے مگر سمجھ کر دلیل سے اس میں نے کہا میں مسلم کے
ساتھ اس کتاب کو جمع ہوتے وقت پندرہ برس تک لکھا گیا اس کتاب میں بارہ ہزار حدیثیں ہیں مگر
بن عبدان نے کہا میں نے مسلم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے اس کتاب کو اپوزدہ رازی کے سامنے

پیش کیا ہر حدیث میں انہوں نے کوئی علت بیان کی اوس کو میں نے نکال دالا اور جس حدیث کو انہوں نے کہا کہ صحیح ہے اور اوس میں کوئی علت نہیں ہے اوس کو میں نے داخل کیا اس روایت کو خطیب بغدادی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ سند امام مسلم کی وہ ہر جس پر مسلم سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چار واسطوں اور بیس و امام بخاری سے ثلثیات تا مین یعنی تین واسطوں کی حدیثیں وہ صحیح مسلم میں نہیں ہیں امام نووی نے کہا مسلم نے علم حدیث میں کسی کتاب میں انہیں سب میں مشہور صحیح ہے اور یہ کتاب بتواتر مسلم سے نقل کی گئی ہے اس طرح کہ اس کتاب کو مسلم کی تصنیف یقیناً کہہ سکتے ہیں اور باسناد متصل مسلم تک روایت کی گئی ہے اور ایک فائدہ خاص اس کتاب میں ہے وہ یہ ہے کہ مسلم نے ہر ایک حدیث کو لیے ایک خاص مقام جو مناسب تھا مقرر کیا ہے اور وہ ہیں اوس حدیث کو تمام طریقوں کو جمع کر دیا ہے اور اس کے مختلف الفاظ کو ایک ہی مقام پر بیان کیا ہے تاکہ ناظر کو آسانی ہو سکے اور تمام طریقوں کو وہ فائدہ اٹھا کر اور یہ بات صحیح بخاری میں نہیں ہے امام حافظ عبد الرحمن بن علی عینی نے چند اشعار صحیح مسلم کی تشریف میں کہتے ہیں شبکہ مصنفون میں ہے کہ اسے چہرہ والے صحیح مسلم کا دریا ہے جس میں اپنے بہنے کے رستے نہیں ہیں ریفہ سب بانی ایک ہی جگہ موجود ہے اور مسلم کی روایتوں کا ذخیرہ بخاری کی کہ روایتوں سے زیادہ فراڈیتا ہے حافظ ابن الصلاح نے کہا مسلم کی شرط یہ ہے کہ حدیث متصل الاسناد ہر اول سے لیکر اخیر تک ایک ثقہ دوسرے ثقہ سے نقل کرتا ہو اور اس میں کسی قسم کی تشدد و ذیاعلیت نہ ہو سیوطی نے کہا ثقہ سے مراد یہ ہے کہ وہ راوی مسلم کے نزدیک ثقہ ہو اگرچہ اور دن کے نزدیک ثقہ نہ ہو اور اس پر جو یہ مسلم نے چہ سو ہزار روایتیں لگوانے پر روایت کی ہے جن پر بخاری نے روایت نہیں کی اسی طرح بخاری نے چار سو چوبیس ایسے شخصوں کو روایت کی ہے جن پر مسلم نے نہیں کی تو کتنی حدیثیں ایسی نکلیں گی جو مسلم کی شرط پر صحیح ہیں اور بخاری کی شرط پر صحیح نہیں اس لیے کہ مسلم کے نزدیک اس کو راویوں میں وہ سب شرطیں بانی جاتی ہیں جو صحت حدیث کے لیے ضروری ہیں مگر بخاری کے نزدیک نہیں ہاں اگرچہ ان میں ہر قسم تسلیم و حسن ابھی کتاب میں ایک ایسا راہ پر چلے ہیں کہ اسکی وجہ اور ان کے کتاب کے صحیح بخاری پر فضیلت دی گئی ہے وہ یہ کہ امام مسلم علیہ الرحمۃ حدیث کو تمام

چہی ہر اہل سنتی نہیں اس وجہ سے کہ ترجمہ کی عبارت میں قصور ہے یا الفاظ و سکر یکساں ہیں اور میں اپنی
 مشرح میں ان ترجموں کو مناسب عبارتوں کے ساتھ بیان کروں گا سیوطی نے کہا کہ یہ جو صحیح مسلم کے
 ایک نسخہ میں بابوں کے ترجمہ پائے جاتے ہیں تو یہ مسلم کے بنائے ہوئے نہیں بلکہ لوگوں نے ان کو
 بعد ہمارے پہنچا اور ان میں اپنے بڑے سب میں جیسے نووی نے کہا ہے اور ان لوگوں کی غرض
 یہ تھی کہ حدیث نکالنے والے کو آسانی ہو ورنہ لیکن بہتر یہی ہے کہ باب کو ترجمے کے کتاب میں نہ لکھو
 جاوین جیسے پرانے نسخوں میں نہیں لکھے ہیں اور جن باتوں کی وجہ سے مسلم کی کتاب بخاری کے
 کتاب سے ممتاز ہو ان میں سے ایک بات یہی ہے کہ مسلم نے تعلیقات (یعنی بے اسناد روایتیں) بہت
 کم بیان کی ہیں سو چند مقاموں کے برخلاف بخاری کے کہ انکی کتاب میں تعلیقات بہت ہیں اور
 نے کہا مسلم نے اپنی کتاب میں عمدہ راہوں کو اختیار کیا ہے نہایت احتیاط اور مضبوطی اور معرفت
 کے ساتھ اور اس سے اور ان کا کمال درجہ اور نہایت علم اور انتہائی تحقیق اور علو شان مستند ہے
 اور مسلم نے اپنے مقدمہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے حدیث کی تین قسمیں کی ہیں ایک تو وہ جسکو بڑے
 بڑے عمدہ حافظوں نے روایت کیا ہو دوسرے وہ جسکو متوسط لوگوں نے جبکہ عیب دہن کا ہوا ہو
 روایت کیا ہو۔ تیسرے وہ جسکو ضعیف اور شریک لوگوں نے روایت کیا ہو تو مسلم پہلے قسم
 کی حدیثوں سے فارغ ہوتے ہیں تو دوسرے قسم کی حدیثوں کو لاتے ہیں لیکن تیسرے قسم کی
 حدیثوں کو بالکل نہیں لاتے علمائے اختلاف کیا ہے کہ اس قسم کو کیا رد ہو جائے حاکم اور بیہقی نے
 کہا کہ مسلم دوسرے قسم کی حدیثوں کو بیان کرنا چاہتے تھے مگر اس سے پہلے ناگہانی موت آگئی اور
 فقط پہلی قسم کی حدیثیں انکی کتاب میں ہیں قاضی عیاض نے کہا غور سے یہ بات صحیح معلوم نہیں
 ہوتی اور اس نے اپنی کتاب میں تینوں طرح کی حدیثوں کو بیان کیا ہے ابن عساکر نے کہا کہ مسلم نے
 اپنی کتاب کو دو قسموں کی حدیثوں پر مرتب کرنا چاہا ایک قسم میں تو عمدہ عمدہ حافظ اور ثقہ لوگوں کی
 روایتیں اور دوسرے قسم میں ستور اور سچی متوسطین لوگوں کی روایتیں مگر ان کو موت آگئی اور
 یہ آرزو پوری نہیں ہوئی اور کتاب کی ترتیب تراجم اور ابواب کو ساتھ رہ گئی باوجود اس کے انکی کتاب
 مشہور اور مقبول ہوئی اور تیسرے قسم کی حدیثوں کو انہوں نے بالکل بیان نہیں کیا پہر مسلم کے بعد
 اور لوگوں نے کسی ایک کتاب میں مسلم کے صحیح کی طرح لکھیں اور عالمی سندوں کو حاصل کیا

اور ان میں سے بعضوں نے مسلم کے مشائخ کو پایا اور مسلم کی احادیث کو اپنی کتابوں میں نکالا شیخ ابو عمر نے کہا یہ جو کتابیں صحیح مسلم کے طور پر لکھی گئی ہیں اگرچہ اوں میں صحت کی ایک نشانی ہے مگر تمام باتوں میں وہ صحیح مسلم کے برابر نہیں ہو سکتیں۔ صحیح مسلم پر علماء نے بہت سی شرحیں لکھی ہیں۔ میں مشہور وہ شرح ہے جسکو امام حافظ ابو ذر یا محی الدین نووی شافعی نے تالیف کیا اور وہی شرح شافعی اور شافعی ہے اور صحیح مسلم کے ساتھ ہندوستان میں طبع ہو گئی ہے اور ایک اس شرح کا خلا ہے جسکو شمس الدین محمد بن یوسف قزوینی نے مرتب کیا اور ایک شرح ہے قاضی عیاض مالکی کی اسکا نام الکمال المعلم ہے شرح صحیح مسلم ہے اور ایک شرح ہے ابو العباس احمد بن محمد بن ابراہیم قرطبی کی اور یہ مقدم ہے نووی سے بھی اور ایک شرح ہے امام عبد اللہ محمد بن خلیفہ مالکی کی چار جلدوں میں اور ایک شرح ہے ابو عبد اللہ محمد بن علی رازی کی جسکا نام معلم لبوابہ کتاب مسلم ہے اور ایک شرح ہے عماد الدین عبد الرحمن بن عبد العلی مصری کی اور ایک شرح ہے غرائب مسلم کی عبد الغافر بن اسمعیل فارسی کی جسکا نام مفہم فی شرح غریب مسلم ہے اور ایک شرح ہے سبط ابن الجوزی کی اور ایک شرح ہے ابو الفرج عیسیٰ بن مسعود زدادی کی پانچ جلدوں میں اور ایک شرح ہے قاضی زین الدین نکہ یابن محمد الفداری کی اور ایک شرح ہے مختصر شیخ جلال الدین سیوطی کی جسکا نام دیباج علی صحیح مسلم ہے اور ایک شرح ہے قوام الدین ابو القاسم اسمعیل بن محمد اصفہانی کی اور ایک شرح ہے زقی الدین شافعی کی اور ایک شرح ہے تطلانی کی اسکا نام منہاج الدیباج ہے اور ایک شرح ہے ملا علی قاری کی چار جلدوں میں صحیح مسلم کی مختصراً ہی بہت ہیں ایک مختصر ابو عبد اللہ شرف الدین محمد بن عبد اللہ مرسی کا اور ایک مختصر ہے زدادیہ مسلم کا بخاری پر حافظ سراج الدین عمر بن علی بلقن شافعی کا اور ایک مختصر حافظ زکی الدین منذری کا اور اس مختصر کی شرحیں بھی بہت ہیں اور سب کے عمدہ شرح اسکی سراج الوہاج ہے جو ہمارے زمانے میں جناب مولانا سید محمد صدیق حسن صاحب بہادر کی تصنیفات میں ہے چہ سب ہی ہو اور اس پر ترجمہ ہو اس شرح کو بہت فوائد منقول ہوئے ہیں امام مسلم کا حال جو اس کتاب کو مؤلف میں نام انکا مسلم بن الحجاج بن مسلم نقشیری بن درون کر شاد فیساپوری ہے امام حافظ میں علم حدیث کو اور سفر کیا انہوں نے حجاز اور شام اور عراق اور مصر کا حدیث حاصل کرنے کے لیے اور مشہور مشائخ اوں کے یہ لوگ ہیں صحیح بن یحییٰ بن امام احمد بن حنبل اسحاق بن راہویہ عبد اللہ بن سلمہ قعنبی قعنبی بن سعید ابو بکر بن ابی سفیہ محمد بن

بشارت مہدی بنی ہاشمی وغیرہ کی بار بار مذکور ہے کہ ان کے دور اہل بقعہ دے اور روایت کی سبب آخر وہ بشارت
 میں فرما دیا کہ جو میری شریعت لا کر پڑھیں گے ان کو روایت کی سبب خطیب نے دیکھا کہ اس نے کہا کہ اس کی
 بشارت کرتے تھے اور لوگوں کے اعتراضوں کو ان کے اوپر سونپ کر دیتے تھے یہاں تک کہ ان میں اور ذہلی
 میں اس پر جو کچھ بحث ہو گئی حافظ محمد بن یعقوب نے کہا بخاری حباب بنیش اور میر نے اسے تو مسلم اور ذہلی
 نے اس پر بہت آتے جاتے تھے بعد اس کے بخاری اور ذہلی میں ایک مسئلہ پر نزاع ہوئی اور ذہلی نے لوگوں کو منع
 کیا بخاری نے پاس جانے سے یہ لیکن مسلم نے غنا صاحب ذہلی کو اس کی خبر ہوئی وہ غصہ ہو کر اسلام ٹھنسنے لگا
 اور جو کچھ ذہلی سے حدیثیں لکھی تھیں وہ اس کے پاس واپس کر دیتا تھا یہ ذہلی سے ترک ملاقات
 ہو گئی پھر حال اسلام علماء اسلام میں جو حدیث کو اور حافظ اور امام اور معتز کی ہیں اس میں
 کے جبکہ امام اہل حدیث نے مستحکم کیا ہے اور طالب حدیث کو لیے دنیا کے اطراف اور ان کے سوا
 پھر سے اور محمد بن مہران اور ابو عثمان اور عمر بن سواد اور جابر بن سمیع اور سعید بن منصور اور
 ابوبکر صبیح و سنان اور ان کو روایت کیا ایک جماعت تھیں امامار اور حافظ کے جیسے ابوجاہم رازی
 اور سونی بن نرون اور اصحاب جبریل سلمہ اور ابو بکر بن خریبہ اور بہت لوگوں نے خطبہ شام و شواہد
 ابو عمر بن احمد بن حمدان نے کہا میں نے ابوالعباس بن یحییٰ کو پوچھا کہ بخاری اور مسلم میں کون
 بڑھ کر ہے انہوں نے کہا دونوں عالم ہیں میں نے پھر پوچھا انہوں نے کہا اسے اباجہر بخاری
 سے کہیں غلطی ہوتی ہے اہل یمن کہ ایک حکم کسی کی کنیت بیان کرتے ہیں اور دوسری
 جگہ اس کا نام تو خیال ہوتا ہے کہ یہ دو آدمی ہیں اور مسلم سے بہت کم غلطی ہوتی ہے خطیب نے اس کی
 نے کہا مسلم نے پیروی کی ہے بخاری کی اور وہ چلے ہیں بخاری کی راہ پر دارقطنی نے کہا اگر
 بخاری نہ ہو تو اسلام کو پہلی راہ نہ ملتی غرض مسلم نے بخاری سے بہت فائدہ اٹھایا ہے
 ابوجہر شیخ حاکم نیشاپوری نے کہا کہ مسلم نے اپنی کتاب میں بہت سے متفرق حدیثیں
 بخاری کی کتاب سے لیں ہیں مگر ان کو بخاری کی طرف نسبت نہیں دی اور نہ اپنی صحیح میں
 بخاری سے روایت کی ہے مسلم نے سوا اس صحیح کو اور بھی کتابیں لکھی ہیں جیسے سند کبیر
 جامع کبیر کتاب العلل کتاب الطبقات کتاب اوامہ محدثین کتاب التمهیز کتاب فن لیس لا الارادہ
 واحد کتاب اوامہ محضین کتاب الاسامی و الاسماء کتاب المحدثان کتاب حدیث عمر بن شیبہ بن عامر بن

کتاب مشائخ مالک کتاب مشائخ ثوای اور مسلم کے عجیب حالوں میں سے یہ ہے کہ انہوں نے تمام عمر کسی کی
عنیت نہیں کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو گالی دی اور حدیث کے کہوٹے گہرے پہچانتے ہیں اپنے زمانہ
میں سب پر مقدم تھے یہاں تک کہ بعض امور میں بخاری پر بھی انکو فضیلت دی گئی ہے جیسو اور پر گزرا کہ
ہجری میں پیدا ہوئے اور وفات پائی التوار کی شام کو جب کہ پچیسویں تاریخ ۱۳۳۰ ہجری میں عمر انکا پچہز
برس کی تھی اور دو شنبہ کے روز دفن ہوئے اون کی وفات کا مقدمہ یوں لکھا ہے کہ مجلس میں لوگوں نے
اون سے ایک حدیث پوچھی انکو معلوم نہ ہوئی وہ گہر میں آن کر سب کتابوں میں ڈھونڈنے لگے اور ایک
ٹوکر آخری کا اون کے سامنے رکھا تھا ایک ایک حزمہ لکھاتے جاتے تھے یہاں تک کہ ٹوکر تمام ہو گیا
اور حدیث کی تلاش میں ایسا استغراق تھا کہ انکو خبر نہ ہوئی اور اسی وجہ سے سرگئے ابو حاتم رازی نے مسلم
کو مرنے کے بعد حواشی دیکھا اون کا حال پوچھا انہوں نے کہا اللہ جل شانہ نے حجت کو میرے لیے پر سباح
کر دیا ہے جہاں چاہوں رہوں **سند مولف ترجمہ کی امام مسلم تک اجازت دی** جبکہ
صحیح مسلم شریف کی میرے شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ شترانی حنبلی نے اون کو اجازت دیا
شیخ عبدالرحمن بن حسن نے اونکو اجازت دی شیخ حسن قسطلانی مصری نے اونکو اجازت دی شیخ سلیمان
بجیری نے اونکو اجازت دی شیخ محمد عثمانی نے اونکو اجازت دی شیخ ابوالعزنجبی نے اونکو اجازت دی
شیخ محمد شوبری نے اونکو اجازت دی محمد ربی نے انہوں کو سنا شیخ الاسلام زکریا الفزاری سے انہوں نے
امام حافظ ابن حجر عسقلانی سے یہ حافظ ابن حجر روایت کرتے ہیں اس کتاب کو صلاح بن ابی عمرو مقدسی
کو اور وہ علی بن احمد بخاری کو اور وہ سید طوسی کو اور وہ عبد اللہ فرادی سے اور وہ عبد اللہ فارسی کو اور وہ ابی احمد محمد
بن عیسیٰ جلوسی کو اور وہ ابی اسحاق ابراہیم بن محمد کو اور وہ امام حافظ مسلم بن الحجاج قشیری کو جو مولف ہیں اس صحیح کو
یعنی ہوا اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں کو اور انکی طفیل کو مغفرت کر دے میری اور میری والدین اور بہائیوں اور سب مومنین
کی سورتہم کتاب کو امام مسلم تک مولد و مطلق ہیں اور امام مسلم کے مطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک باقی
حدیث میں چاہوں اس حساب سے مترجم سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اکیس مطلق ہوئے
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيرًا مَّبْدًا كَثِيرًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مُتَرَجِّمٌ مِّنْ اَصْلِ جِلْدِہٖ کَے نام سے جو بہت مہربان ہے رَحْمَہٗ وَاِلَآ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقِيَّينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 سب تعریف لائق ہے اسی پروردگار کی جو پالتا ہے سارے جہان کو اور بہتر انجام دین ہی لوگوں کا ہے
 جو پرہیزگار ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اوتار کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام پیغمبروں کے ختم کرنے
 والے ہیں (یعنی نبوت کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات پر ختم کر دیا اب دنیا میں آپ کو بعد کو کسی پیغمبر
 نئی شریعت دیکھ نہ آویگا) اور تمام نبیوں اور پیغمبروں پر (جو ہمارے پیغمبر سے پہلے گزرے ہیں) جو حضرت
 آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہم السلام) اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتَ كَيِّنْ حَمْدُكَ
 اللّٰهُ يَتَوَقَّيْ خَلْقَكَ ذَكَرْتَ اَنْتَ هَمَمْتَ بِالْفَخْرِ عَنْ كَعَرْتِ جُحْلَكَ الْاَخْبَارِ الْمُنَافِقِ
 عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَرَسْتِ الدِّیْنَ وَاحْكَامَہِ وَمَا كَانَ مِنْہَا فِی الثَّوَابِ
 وَالْعِقَابِ وَالْتَّوَعُّبِ وَالْتَّوَهُبِ وَعَنْدِیْ لَیْلَیْنِ صُوفِ الْاَشْيَاءِ بِاَلَا سَاکِنِیْ الْاِیَّ
 بِہَا اَنْفَلْتَ وَبَدَا اَنْ لِّہَا اَهْلُ الْعِلْمِ بِمَا لَبِیْخُصُّمُ بَعْدَہِ اَوْ صَلَوةُ کے خدا انجہ پر رحم کرے تو نے
 اپنے پروردگار کی توفیق سے ذکر کیا تھا (یہ امام مسلم کسی اور کو فرماتے ہیں) کہ تیرا قصہ یہ ہے کہ
 تلاش کرے اور سب حدیثوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں دین کے
 طریقوں اور حکموں میں (یعنی مسائل کی حدیثیں جو فقہ سے متعلق ہیں) اور ان حدیثوں کو جو ثواب
 اور عقاب اور خوشخبری اور ڈرانے کے لیے ہیں (یعنی فضائل اور اخلاق کی حدیثیں) اور ان
 کے سوا اور باتوں کی سندوں کے ساتھ جن کے رو سے وہ حدیثیں نقل کی گئی ہیں اور جنکو علمائے
 حدیث (بخاری رکھا ہے اپنے میں) (یعنی مشہور اور معروف سندین) فَارَدَدْتَ اَرَشَدَكَ
 اللّٰهُ اَنْ تَوَقَّتَ عَلٰی جُمْلَتِہَا مَوْكِنًا مَّحْصَاةً تَوْتِرُ اَطْلَبَ بِہَا خُذَا اَنْجَمُ كَوْدِ اِیْتِ کرے کہ تو ان
 سب حدیثوں پر وقت ہو جاوے اس طرح سے کہ وہ سب حدیثیں ایک جگہ جمع ہوں وَ سَاَلْتِیْ
 اَنْ اُلْخَصَّہَا اَلْکَ فِی التَّالِیْفِ بِلَا تَنْکُرُ لَکِیْنِ فَاِنْ ذٰلِکَ رَحِمْتَ رَحْمًا یَنْفَعُ لَکَ عَمَّا لَہِ قَصْدٌ
 مِنَ التَّفَهُّمِ فِیہَا وَ اَشْنَبًا طَمَنُہَا اور تو نے یہ سوال کیا تھا کہ میں ان سب حدیثوں کو مختصراً
 کے ساتھ تیرے لیے جمع کروں اور اس میں تکرار نہ ہو کیونکہ اگر تکرار ہوگی (اور طول ہوگا) تو تیرا
 مقصد جو حدیثوں کو سمجھنا اور ان میں غور کرنا ہے اور ان سے مسائل نکالنا ہے وہ جانا ہے
 گا وَ لِلّٰہِ فِی سَاَلَتِ اَکْرَمَ لَکَ اللّٰهُ حَیْنَ رَجَعْتَ اِلٰی ذٰلِکَ وَ مَا یُجَوَّلُ بِہِ الْاَحَالِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

كَعَالٍ عَاقِبَةٍ تَحْمَدُكَ كَالْمُفْعَلَةِ مَوْجِدُكَ اور تو نے جس بات کا سوال کیا خدا اچھا عورت دیکھ
 حبیب نے اوس میں غور کیا اور اوس کا انجام کو دیکھا تو خدا چاہے اوس کا انجام اچھا ہوگا اور بالفعل ہی
 اوس میں فائدہ ہے (یعنی حال در مال دونوں کے فائدے کی بات ہے) وَطَنَنْتُ حِينَ سَأَلْتَنِي
 بِحَتْمِ ذَلِكَ أَنْ تَعَزَّيَ عَنِّي عَلَيْهِ وَقَفِي إِلَى تَمَامِهِ كَانَ أَوَّلُ مَنْ يُصِيبُهُ نَفْعُ ذَلِكَ
 إِتَابِي خَاصَّةً قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ لَا سَبَابَ كَثِيرٍ تَطُولُ بِي كَرَاهَا الْوَصْفُ لَا
 أَنْ جُكَلَهُ ذَلِكَ أَنْ ضَبَطَ الْقَلِيلَ مِنْ هَذَا الشَّانِ وَاتَّقَانَهُ أَسْرَعَ عَلَى الْمَشْرِعِ مِنْ مُعَا لَجَةِ
 الْكَثِيرِ مِنْهُ وَلَا سَيِّئًا عِنْدَ مَنْ لَا تَكْفِيَيْنَ عِنْدَكَ مِنَ الْعَوَاقِرِ لَا يَأْنِ يُوَقِّفُهُ عَلَى التَّمْيِينِ
 عَزَّيْكَ اور میں نے یہ خیال کیا جب تو نے مجھ پر اس بات کی تکلیف دی کہ اگر یہ کام مجھ سے ہو جاوے
 تو سب سے پہلے دوسروں کو تو حیر مجھ خود ہی فائدہ ہوگا کسی سببوں سے جب کا بیان کرنا طول ہو مگر خلاصہ
 یہ ہے کہ اس طور سے تہوڑی حدیثوں کو یاد رکھنا مضبوطی اور صحت کے ساتھ آسان ہے آدمی بہت
 سے حدیثوں کو روایت کرنے سے (بغیر ضبط اور اتقان کے) کیونکہ اوس میں ایک طرح کا غلبہ پیدا
 ہوتا ہے (خاص کر عوام کو بڑا فائدہ ہوگا جس کو تیز نہیں ہوتی کہوٹی کہہی حدیث کی بے دوسرے
 کے بدلے ہوئے فَاذْ اَكَانَ الْأَمْرُ فِي هَذَا كَمَا وَصَفْنَا فَالْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى الصَّحِيحِ الْقَلِيلِ
 أَنْ لَوْ بَصُرَ مِنْ أَنْ يَزِيدَ السَّفِيمَ وَإِنَّمَا يُرْجَى نَعْمُ الْمُنْفَعَةِ فِي الْأَسْتِثْنَاءِ مِنْ هَذَا الشَّانِ
 وَجَمْعُ الْمَكْنِ آتٍ مِنْهُ لِحَاصَّةٍ مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ رُزِقَ فِيهِ نَعْمُ التَّنْقِيطِ وَالْمَعْرِفَةِ
 بِأَسْبَابِهِ وَعَلَيْهِ قَدْ أَتَى أَنَّ شَاءَ اللَّهُ لِيُجْمِعَ بَعْدَ أَوَّلِي مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الْأَسْتِثْنَاءِ
 مِنْ جَمْعِهِ تَرَجَّبَ حَالِ يَسَاوِيًا هُوَ أَجْيَا سَمْنًا اور یہ بیان کیا تو تہوڑی صحیح حدیثوں کا بیان کرنا ان کے
 لیے بہتر ہے بہت ضعیف حدیثوں سے اور بہت سی حدیثیں بیان کرنا اور مکررات کو جمع کرنا خاص
 خاص آدمیوں کو فائدہ دیتا ہے جن کو علم حدیث میں کچھ واقفیت ہو اور حدیث کے اسباب در علمتوں کو
 وہ پہچانتے ہیں ایسا شخص البتہ بوجہ اپنی واقفیت اور معرفت کے بہت حدیثوں کے جمع کرنے سے
 فائدہ اٹھائے گا فَا مَّا عَوَّاهُ النَّاسُ الَّذِينَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنَ أَهْلِ التَّنْقِيطِ
 وَالْمَعْرِفَةِ فَلَا مَعْنَى لَهُمْ فِي طَلَبِ الْكَثِيرِ وَقَدْ عَجِبْتُ رَاعِيًا مَعْرِفَةِ الْقَلِيلِ لِيَكُنَّ عَامِ
 لُوكَ جَوَازُ خِلَافٍ مِنْ خَاصِّ لَوْ كُنَ كَعَالٍ عَاقِبَةٍ تَحْمَدُكَ كَالْمُفْعَلَةِ مَوْجِدُكَ اور تو نے جس بات کا سوال کیا خدا اچھا عورت دیکھ

حدیثوں کے طلب کرنے میں جب کہ وہ تہوڑی حدیثوں کے پہچاننے سے عاجز ہیں (یعنی جتنی حدیثیں
 انہوں نے وہی ہیں انہی کے پہچاننے کی اور صحیح کو ضعیف سے تمیز کرنے کی استعداد اور ان میں نہیں تو
 بہت حدیثوں سے وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں گنتہ انا ان شاء اللہ مبدئ ان فی تخریجہ کما سالت
 عنہ و قال ینبہ علی شرطین سورف اذکر حالک و هو انما یخلی الی جملۃ ما اسند من
 الاخبار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنقیہا علی ثلثۃ اقسام و ثلاث طبقات
 فمن الناس علی غیث نکر اولا ان یاتی موضع لا یتنعی فیہ عن تکرار حدیث فیہ
 زیادۃ معنی او اسناد یقع الی جنب اسناد لعلہ تکرار ہوا ان المعنی لکن لکن فی
 الحدیث المحتاج الیہ یقوٰ مقام حدیث نادر فلا بد من اعادة الحدیث الذی فیہ
 ما وصفنا من الزیادۃ او ان یفصل ذلک المعنی من جملۃ الحدیث علی اختصارہ اذا
 امکن و لکن تفصیلہ کتباً عسر من جملة ما عادیۃ بھیتہ اذا صاق ذلک اسلم
 فاما ما وجدنا بک امین اعادة حدیثک من غیث حاجۃ مینا الیہ فلا تموت و قلہ ان
 شاء اللہ تعالیٰ پھر اگر خدا چاہے تو ہم ان حدیثوں کے بیان کرنے میں جبر لیے تو نے فرمائش
 کی ہے ایک شرط پر چلین گے جو بیان کرتے ہیں وہ شرط یہ ہے کہ ہم ان سب حدیثوں کی طرف قصد
 کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنداً (یعنی متصلاً) ایک راوی نے دوسرے سے
 سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت کی گئی ہیں (سب حدیثوں سے مراد اکثر حدیثیں ہیں
 اس لیے کہ سب مسند حدیثیں اس کتاب میں نہیں ہیں) پھر انکو تقسیم کرتے ہیں تین قسموں پر اور
 راویوں کے تین طبقوں پر (پہلا طبقہ نوافظ اور فقہ لوگوں کی روایتوں کا دوسرا متوسطین کا تیسرا
 ضعفا اور متردین کا مگر مصنف نے اس کتاب میں پہلی قسم کے بعد دوسری قسم کی حدیثوں کو بیان
 کیا ہے برسیری قسم کو مطلق ذکر نہیں کیا اور حاکم اور بیہقی نے کہا کہ اس کتاب میں سب پہلی قسم کی
 حدیثیں ہیں اور دوسرے قسم کی حدیثیں بیان کرنے سے پہلے مسلم گئے) بغیر تکرار کے مگر جب کوئی
 ایسا مقام ہو جہاں دوبارہ حدیث کا لانا ضرور ہو اسوجہ سے کہ اس میں کوئی دوسری بات زیادہ ہو
 یا کوئی ایسا اسناد ہو جو دوسرے اسناد کے پہلو میں واقع ہو کسی علت کی وجہ سے تو وہاں تکرار
 کرتے ہیں (یعنی دوبارہ اس حدیث کو نقل کرتے ہیں) اس لیے کہ جب کوئی بات زیادہ ہوئی

حدیث کی ایک ضرورت ہے تو وہ مثل ایک پوری حدیث کہ ہے یہ ضرور ہے اس سبب حدیث کا ذکر کرنا حیر
 میں وہ بات زیادہ ہے یا ہم اس نیا دلی کو جدا کر لیں گے پوری حدیث سے اختصار کے ساتھ اگر ممکن ہو
 (یعنی ایک حدیث میں ایک جملہ زیادہ ہے جس سے کوئی بات کام کی نکلتی ہے اور وہ جملہ جدا ہو سکتا
 ہے تو صرف اس جملے کو دوسرا اسناد بیان کر کے نقل کر دین گے اور ساری حدیث دوبارہ نہ لکھ
 مگر ایسا جب کر نیکی کہ اس جملہ کا علم ہو کرنا حدیث سے ممکن ہو (نووی نے کہا کہ اس سے کمین علمی
 حدیث کا اختلاف ہے یعنی حدیث کا ایک ٹکڑا علم ہو روایت کرنے میں بعضوں کے نزدیک مطلقاً منع
 ہے کیونکہ روایت بالمعنی اون کے نزدیک جائز نہیں بلکہ حدیث کو لفظ بلفظ نقل کرنا چاہیے اور بعضوں
 کے نزدیک اگرچہ روایت بالمعنی جائز ہے مگر حدیث کا ایک ٹکڑا علم ہو روایت کرنا اسی صورت میں
 درست ہے جب پہلی پوری حدیث کو روایت کر لیں اور بعضوں کے نزدیک مطلقاً جائز ہے اور قاضی عیاض
 نے کہا کہ مسلم کا یہی قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ علماء اور اہل معرفت کو یہ بات درست ہو بشرطیکہ معسر
 میں خلل واقع نہ ہو) لیکن جب جدا کرنا اس جملہ کا دشوار ہو تو پوری حدیث اپنی خاص موضع سے بیان
 کرنا بہتر ہے اور جس حدیث کو دوبارہ بیان کرنے کی ہموک حاجت نہ ہو (یعنی اوس میں کوئی ایسی بات یاد
 نہ ہو جس کی احتیاج ہے) تو اس کو سوم دوبارہ بیان نہ کریں گے اگر خدا چاہے فَأَمَّا الْفَتْحُ الْأَوَّلُ فَأَمَّا
 النَّبِيُّ لَنْ يُقَدِّمَ الْأَخْبَارَ إِلَّا هِيَ أَكْثَرُ مِنْ الْغَدَابِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْتُمْ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَا تَقُولُ
 أَهْلُ اسْتِفَامَةٍ فِي الْحَدِيثِ وَاتَّقَانِ لِمَا تَقُولُوا لَمْ يَوْجِبْ فِي رِوَايَتِهِمْ اخْتِلَافٌ شَدِيدٌ
 وَلَا تَخْلِطُ فَإِنَّ كَمَا قَدْ عُرِضَ عَلَيْهِ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الْحَدِيثِيِّينَ رِوَايَاتُ ذَلِكَ فِي حَالِ تَوَهُّمٍ
 پہلی قسم کی حدیثوں میں ہم ادن حدیثوں کو پہلے بیان کرتے ہیں جو عیبوں سے پاک اور صاف ہیں
 اس وجہ سے کہ اون کے روایت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو صاحب استقامت اور اتقان (یعنی
 مضبوطی اور حفظ) ہیں اپنی روایات میں نہ اونکی روایت میں سخت اختلاف ہو اور نہ غلط ملط ہے
 (اس لیے کہ جو راوی اور ثقہ لوگوں سے بہت اختلاف کیا کرے یا راویوں میں بہت غلط ملط کر
 وہ قابل اعتبار کے نہیں رہتا) جیسے بعض محدثین کی کیفیت معلوم ہو گئی ہے اور انکی حدیث میں یہ
 بات کہل گئی ہے فَإِذَا اخْرَجْنَا أَحْبَابَ هَذَا الصَّنِيعِ مِنَ النَّاسِ اتَّبَعْنَا أَحْبَابَ الْبَيْعِ
 فِي أَسَانِيدِهَا بَعْضُ مَنْ لَيْسَ بِالْمَوْجُوبِ بِالْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ كَالصَّنِيعِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُ

فَعَيَّرَهُمْ مِنْ أَقْدَرِ بَعْضِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنْ الْأَنْفَانِ وَالْإِسْتِقَامَةِ فِي الرِّقَابِ
يَتَضَلُّونَ فِي الْحَالِ وَالْمَرْبَةِ لَا تَكُنْ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَفِيعَةٌ وَخَصْلَةٌ سَنِيَّةٌ
اور انکی مانند لوگ حدیث کو روایت کر نیاوے اور خبر کے نقل کرنے والے اگرچہ یہ لوگ مشہور ہیں علم
میں اور مستور ہیں اہل حدیث کے نزدیک لیکن انکے ہمعصر دوسرے لوگ جنکا پاس اتقان اور استقامت
ہے روایت میں اور ان سے بڑے ہیں حال اور مرتبہ میں اسوہ طہ کو اہل علم کے نزدیک بالکل ترجیح ہے
بلکہ اور ایک حشمت پر عہد ہے (یعنی ضبط اور اتقان) اَلَا تَرَى اَيُّ اَنْتَ اِذَا وَاَرْتَشْتَ اَوْ كَلِمَةً
الْثَلَاثَةِ الَّذِينَ سَمِعْنَا هُمْ عَطَاءُ بْنُ زَيْدٍ وَكُنَيْتُهُمْ مَبْصُورٌ بَيْنَ الْمُحَقِّقِينَ وَسَلِيمَانُ الْأَعْمَشِيُّ وَ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي اتِّقَانِ الْحَدِيثِ وَالْإِسْتِقَامَةِ فِيهِ وَجَدْتُهُمْ مُبَاسِلِينَ
لَهُمْ لَا يَذْكُرُونَ نَحْوَهُمْ لَا تَكُنْ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي ذَلِكَ لِذَلِكَ اِسْتِفَاحَ
عِنْدَهُمْ مِمَّنْ جَعَلَهُ حِفْظُ مَبْصُورٍ وَالْأَعْمَشِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ وَالْإِقْلَانِيُّ لِحَدِيثِهِمْ وَانْتِقَامَهُمْ
لَمْ يَعْدِ قَوْلًا مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ زَيْدٍ وَكُنَيْتُهُمْ كَمَا تَوَنَّبِينَ دِكْهَاتًا أَلَمْ تَرَ تَوَكُّعَ انْ مَيُونُ كَر
جبکہ ہم نے نام لیا یعنی عطاء اور زید اور لیث کو مضمور بن معتمر اور سلیمان اعمش اور اسمعیل بن ابی
خالد کے ساتھ (جو ان مینوں کے ہمعصر ہیں) حدیث کو اتقان اور استقامت میں تو ان کو بالکل جدا
باویگا ہرگز ان کے قریب نہ ہوگا اس ثابت میں کچھ شک نہیں اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ ان
کو ثابت ہو گیا ہے حفظ مضمور اور اعمش اور اسمعیل کا اور ان کا ضبط اور اتقان حدیث میں جو نہیں
ثابت ہوا عطاء اور زید اور لیث میں **ف** یعنی عطاء اور زید اور لیث مضمور اور سلیمان اور
اسمعیل کے سامنے کچھ نہیں اترتے اس لیے کہ عطاء اور زید اور لیث کا مرتبہ بہت کم ہے جیسے ان کا حال
اور پر گذرا اور مضمور اور اعمش اور اسمعیل حدیث کو حافظوں اور فقہ لوگوں میں سے ہیں اسمعیل بن
ابی خالد تو تابعی مشہور ہیں انہوں نے انس بن مالک اور سلمہ بن الاکوع اور عبد اللہ بن ابی اوفی
اور عثمان بن جریر اور نفیس بن عابد اور ابو جعفرہ کو دیکھا اور بہ سب صحابی ہیں اور سلیمان اعمش بھی تابعی
ہیں کیونکہ انہوں نے انس کو دیکھا اور اعمش کہتے ہیں صنعت البصر کو جبکی مینائی میں فتور ہو یہ ان
کا لقب ہو گیا تھا اہل حدیث نے اس قسم کے القاب نقل کرنے میں قباحت نہیں دیکھی کیونکہ یہ القاب
معرفت کے لیے بیان کیے جاتے ہیں نزولت اور توہمیں کے لیے مضمور بن معتمر اگرچہ تابعی نہیں ہیں مگر حفظ

اتقان میں سب سے پہلے جو کہ میں اسلم نے انکا نام پہلے رکھا عبد الرحمن بن ہمدی نے کہا کہ منصور
 سب کے زوالوں میں زیادہ ثقہ ہیں و فی منزل بخیر لھو کذا اذا و انت بین الکفران کاتبین
 عوف و ایوب السخنیان مع عوف بن ابی جیسکة و اشعث الحمیری و ہما صاحبان الحسن
 کاتبین سیرین کے ما بن عوف و ایوب صاحبان ہما کہ ان کے ابوبکر بنیدہما و بین ہذین
 بعید ذکمال الفضل و حجة النقل و ان کان عوف و اشعث غیر مکفوعین عن حدیث
 و امانۃ عند اهل العلم و لکن الحال ما وصفنا من المنزلة عند اهل العلم اور ایسی ہی کیفیت
 ہے جب نوموازنہ کرے (یعنی توڑے) ایک کو دوسرے کے ساتھ) سمعہ بن جابر بن عوف اور ایوب سختیا
 کو عوف بن ابی جلیلہ اور اشعث حرانی کے ساتھ اور یہ دونوں صاحب تہو بن سیرین اور حسن بصری کے
 (جو مشہور تابعین میں سے ہیں) جیسر بن عوف اور ایوب ان کے مصاحب تہو مکران دونوں اور
 ان دونوں میں بڑا فرق ہے (یعنی ابن عوف اور ایوب کا درجہ بہت بڑا ہے) کمال فضل و صحت
 روایت میں اگرچہ عوف اور اشعث بھی سچے اور امانت دار ہیں (امام احمد نے کہا عوف ثقہ ہیں صاحب
 الحدیث اور یحییٰ بن معین نے بھی کہا وہ ثقہ ہے اسی طرح اشعث حرانی کو دارقطنی نے کہا وہ ثقہ
 ہے) اہل علم کے نزدیک اگر اصل حال وہ ہی درجہ کا اہل علم کے نزدیک جو ہم نے بیان کیا و انما کمنا
 هو لا یفی التیمیۃ لیکن تمثیلہم ممة تصد عنہم من علی علیہ السلام اهل
 العلم و ترتیب اہلہ فیہ فلا یقص بانزل الی العالی القدر عن درجہ و لا یرفع موضع
 القدر فی العلم قون منزلیہ و یجلی کل ذی حق فیہ حقہ و ینزل منزلاتہ اور ہم نے
 مثال کے طور پر بیان کیا ان لوگوں کا نام لیکر تاکہ انکی مثال ایک نشان ہو اور فرغت با دی و اسکو سمجھ کر
 وہ شخص جبر چاہا ہوا ہے رستہ علم والوں کا اہل علم کی ترتیب میں تو کم نہ کیا جاوے بلند و جبر والا شخص
 اپنے درجہ سے اور بلند نہ کیا جاوے کم درجہ والا اپنے درجہ پر اور ہر ایک کو اسکا حق دیا جاوے اور اپنا درجہ
 دن ذکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اتھا قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 نأخذ الناس منازلہم مع ما نطق بہ القرآن من قول اللہ عز وجل و فی کل ذی علم
 علیہ اور حضرت عائشہ سرورایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا حکم کیا ہر ایک آدمی کو اسکو
 مرتبہ پر رکھینیکا اور قرآن سو ہی یہ بات ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہر علم والو سے بڑا کہ دوسرا علم والا ہے

ت حدیثین بنامین اور غیاث بن ابراہیم اور سلیمان بن عمرو اور ابو داؤد کھنی اور ان کی مانند
لوگ جن سے حدیث بنانیکی اور خبریں پریشانی کی نسبت کی گئی ہے (یعنی یہ سب لوگ وضاع اور کذاب تھے)
الحدیث تہذیب نوایس لوگوں کی دو تہیں میں نے بالکل نہیں سمجھیں کہ کذبتک من الغالب علی حدیثہ
المسکر اور الغلط امسکت ایضاً عن حدیثہ کذا وسطی سمعہ اور ان لوگوں کی روایت بھی نہیں ہے
جبکہ حدیث اکثر مسکر (یعنی ثقات کذبات) یا غلط ہوتی ہے و عکسہ المکر فی حدیث الحدیث
اذا ما عرضت روایت الحدیث علی روایت علیہ من اہل الحفظ والرضا حالاً کف
روایتہ روایتہم اولم تکتوا فہا فاذا کان الغلب من حدیثہ کذا لک کان مقبول الحدیث
غیر مقبول ولا مستعمل اور مسکر کی نشانی محدث کی حدیث میں یہ کہ جب کسی روایت کا مقابلہ کیا جائے
دوسرے لوگوں کی روایت سے جو اچھی اور حافظہ والی ہیں تو اس کی روایت اٹکی روایت کذبات پر ہو بالکل نا
کچھ وافق ہو اور اکثر خلاف جب کسی راوی کی اکثر اس قسم کی روایتیں ہوں تو وہ مجبوراً حدیث کا بغیر اور
روایت مقبول اور مستعمل نہ ہوگی **ف** تو مسکر کے معنی یہی تھے کہ جو روایت اور ثقہ لوگوں کی روایت کو
خلاف ہو مسکو مسکر مردود بھی کہتے ہیں اور ایک مسکر اسکو بھی کہتے ہیں جسکو ایک ہی ثقہ شخص نے روایت
کیا ہو مگر یہ مردود نہیں ہے جب وہ ثقہ مضابط اور متقن ہو (نوی) **فمن ہذا الضرب من**
الحدیثین عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن ابی انیسہ والجزاع بن النضر ابو العطف
وعباد بن کثیر وحسین بن عبد اللہ بن حمیدہ وعمر بن صہبان ومن نحوہم **من**
روایۃ المسکر من الحدیث فلما اخرج علی حدیثہم ولا تسمع لہ لان حکم اہل
العلم والذی یعرف من ہذا ہبہم فی قبول ما یقر کذب الحدیث من الحدیث ان یقول
قد شارک الثقات من اہل الحفظ فی بعض ما رووا او امعن فی ذلک علی المنی افترہم فاذا وجد
ذلک ثم زاد بعد ذلک شیا لیس عند اصحابہ فبطلت زیادۃ فاما من رواہ یقول لیس فی
فی جلالہ و کثرۃ اصحابہ الحافظ الثقیین الحدیثہ او حدیث علیہ اولئیل ہذا من
وحدیثہما عند اہل العلم مبسوط مشترک قد نقل اصحابہما حدیثہما علی الاطلاق ہما
فی اکثرہ ذیل روایہما عن احدہما القد من الحدیث ہما لا یعرف احدہما اصحابہما و لیس
بمن قد شارکہم والحدیث ہما عندہم فبطلت زیادۃ فاما من رواہ یقول لیس فی ذلک

اس قسم کے راویوں میں بن عبد العبد بن محرز اور یحییٰ بن ابی انیسہ اور جراح بن منہال ابو العطف اور عباد بن
کثیر اور حسین بن عبد العبد بن ضمیرہ اور عمرو بن مہربان اور ان کے مثل اور لوگ ہیں جو منکر حدیثین سے روایت کرتے
ہیں **ف** عبد العبد بن محرز یا عبد العبد بن محرز مگر صحیح محرز ہے بلخیصہ اسم مفعول اور برامین مہلتین اتباع
تابعین میں سے ہے روایت کرتا ہے حسن اور قتادہ اور زہری اور نافع وغیرہ تابعین سے روایت کی ہے اس سے
نوری اور ایک جماعت نے اتفاق کیا ہے محدثین نے اس کی ترک پر امام احمد بن حنبل نے کہا لوگوں نے ترک
کر دیا اس کی حدیث کو ابو نعیم جو یحییٰ کا باپ ہے اس کا نام زید ہے اور ابو العطف جراح بن منہال روایت کرتا ہے
تابعین سے اس نے سنا ہے حکم بن عتبہ اور زہری سے اور اس سے یزید بن ہارون روایت کرتا ہے بخاری نے کہا
وہ منکر الحدیث ہے اور عمرو بن مہربان اسلمی مدنی ہے اتفاق ہے اس کے متروک ہونے پر (نوری) **ت**
تو ہم ان لوگوں کی حدیثیں نہیں لاتے نہ اونہیں منقول ہو رہی ہیں اس لیے کہ اہل علم نے جو حکم کیا ہے اور جو ان کا
مذہب معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جس روایت کو ایک ہی محدث (روایت کیا ہو وہ قبول کی جاوے گی اس شرط سے
کہ وہ محدث شریک ہو اور ثقہ اور حافظ لوگوں کا اور ان کی بعض روایتوں میں یا بالکل موافق ہو ان کا ہر جب یہ
حال ہو اس کا اور کسی روایت میں کچھ عبارت زیادہ کرے جو اس کے ساتھ بیون کی روایت میں نہ ہو تو وہ قبول کی جاوے گی
لیکن اگر کو کسی کو دیکھ جو زہری ایسے بزرگ شخص سے روایت کرے جس کا شمار دہشت میں اور وہ
حافظ میں اور مضبوطی سے بیان کرتے ہیں اس کی اور اور ان کی حدیثوں کو یا ہشام بن عروہ سے روایت کا قصد
کرے اور اندونون کی (یعنی ہشام اور زہری کی) حدیثیں المعلوم کے نزدیک پہلی ہوئی ہیں اور مشترک ہیں
ان دونوں کے شاگرد اور ان کی حدیثوں کو اتفاق کے ساتھ اکثر بیان کرتے ہیں پھر وہ شخص ان دونوں سے
چند ایسی حدیثیں نقل کرے جو کسی شاگرد کو ان دونوں کے شاگردوں میں سے معلوم نہ ہوں اور وہ شخص اور صحیح و ہیون
میں ان شاگردوں کا شریک نہ ہو تو اس قسم کی روایتیں ایسے لوگوں کی ہرگز مقبول نہ ہوں گی (بلکہ وہ منکر و مذہبی)
وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ هَذِهِ الْحَدِيثِ وَأَهْلُهُ بَعْضَ مَا يَوْجِبُهُ بِهِ مَنْ أَرَادَ سَبِيلَ الْقَوْمِ وَرَفَقَ
لَهُمْ سَبِيلُ اللَّهِ تَعَالَى شَرَحًا وَأَيْضًا كَأَنَّهُ مَوْجِبٌ مِنَ الْبُكَتِ عَنِ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُحَلَّلَةِ
إِذَا اتَّيْنَا عَلَيْكَ فِي الْأَمَّا كَرِنَ الرَّحْمَنُ بِهَا الشَّرْحَ وَالْإِضْاحَ إِنَّ سَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى اور ہم نے
بیان کیا کہ مذہب بیت اور اہل حدیث کا اس قدر جو مقصود ہے اس شخص کا جو چاہے اہل حدیث کی راہ پر اور
اس کو توفیق دیا دے چلنے کی اس پر اور خدا چاہے تو ہم اس کو شرح اور وضاحت سے بیان کریں گے کتاب کو کسی

مفسرین میں جہان وہ حدیثیں آدین کی جن میں کچھ تئیں ہیں اور مفسرین میں جہان شرح کرنا اور واضح
بیان کرنا مناسب ہوگا وَتَعْبُدُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ فَتُؤَلِّمُكَ الذِّی رَأٰیكَ مِنْ سُوْرٍ صَبِيْحٍ تَبْدِیْرُ قَسَمٍ كَفَّ نَفْسَهُ
مُحَدِّثًا فَمَا یَكُنْ مِنْ مَوْضِعٍ طَرَحَ الْاَحَادِیْثُ الصَّغِیْرَةَ وَالْاَبَاطِیْثُ الْمُنْكَرَةَ وَتَرَكِهِمْ اَلْاَقْصَادَ
عَلٰی الْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ الْمَشْهُورَةِ فَمَا نَقَلَهُ الْاَثَقَاتُ الْمَعْرُوفُونَ بِالْصِّدْقِ وَالْاَمَانَةِ بَعْدَ مَحْفُوظِهِمْ
وَاَقْدَارِهِمْ بِالْاَسْنَنِ مِمَّا كَتَبُوْهُ اَوْ كَتَبُوْهُ عَنْ رِجَالِهِمْ اِلٰی الْاَشْيَاءِ مِنْ النَّاسِ هُوَ مُسْتَنَكِرٌ
وَمَنْقُولٌ عَنْ رِجَالٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ ذَمِّ الرِّوَايَةِ عَنْهُمْ اَعْنَاهُ اَهْلُ الْحَدِیْثِ بِمِثْلِ مَا لَكَ
بِنِیْسٍ وَتُسْعُبَةَ بْنِ الْحُجَّاجِ وَسُفْيَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ وَیَحْيٰی بْنَ سَعْدٍ الْقَطَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ مَهْدِيٍّ وَغَیْرِهِمْ مِنَ الْاَكْبَامَةِ كَمَا سَأَلَ عَلِيًّا الْاَنْصَارِيَّ سَأَلَتْ مِنَ التَّمِيْزِ وَالْاَحْصَايِ
وَلٰكِنْ مِنْ اَجْلِ مَا اَعْلَمْنَاكَ مِنْ تَشْدِیْقِ الْقَوْمِ الْاَخْبَارَ الْمَذْكُوْرَةَ بِالْاَسَانِدِ الصَّحِيْحَةِ الْمَحْفُوظَةِ
وَقَدْ فَرَمَ بِهَا اِلٰی الْعَوَامِّ الَّذِيْنَ لَا يَخْشَوْنَ عُيُوْبَهَا خَفَّ عَلَى قُلُوْبِنَا اِجَابَتُكَ اِلٰی مَا سَأَلْتَ
بعد ان سب باتوں کے جواب پر گذرین خدا بخیر رحم کرے اگر ہم نہ دیکھتے وہ برا کام جو کر رہا ہے مخفی جس نے اپنی
تائیں محدث بنایا ہے یعنی لازم ہے ایسے شخص کو کہ ضعیف حدیثوں اور منکر روایتوں کو نقل کرے اور صرف
اوپنی حدیثوں کو روایت کرے جو صحیح اور مشہور ہیں جنکو ثقہ لوگوں نے جنکی صحابی اور امانت مشہور ہے نقل کیا
ہے اور وہ جانتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ بہت سی حدیثیں جنکو وہ عام لوگوں کو سناتا ہے منکر ہیں اور ان کو لوگوں
کو مروی ہیں جسکی بدعت حدیث کے اماموں نے کی ہے جیسے مالک بن انس اور شعبہ بن حجاج اور سفیان بن عیینہ
اور یحییٰ بن سعید القطان اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم نے (یہ سب حدیث کو طبری امام اور پیشوا ہیں)
البتہ ہلکویہ تکلیف اٹھانا تیری خواہش کے موافق جو تو نے صحیح حدیثوں کو جدا کر نیکی کی تھی دشوار ہوتی کیونکہ
جب سب لوگ یہی عادت کرتے کہ صرف صحیح حدیثیں نقل کیا کرتے تو عوام کے دہوکا کہانی کا ڈر نہ ہوتا اور صحیح
حدیثوں کے جدا کر نیکی ضرورت ہی نہ پڑتی) لیکن اسی وجہ سے جو ہم نے بیان کی کہ لوگ منکر حدیثوں کو ضعیف اور مجہول
سندوں کے بیان کیا کرتے ہیں اور عوام کو سناتے ہیں جنکو عیبوں کے بچانے کی لیاقت نہیں تیری خواہش کا
قبول کرنا ہم پر آسان ہو گیا (اس لیے کہ جس کام کی ضرورت ہوتی ہے اور کارنا آسان ہوتا ہے) **باب**
وَجُوْبُ الرِّوَايَةِ عَنِ الثَّقَاتِ وَتَرْكُ الْكَاذِبِيْنَ اِسْلَابِیْنِ یہ بیان ہے کہ ہمیشہ ثقہ اور معتبر لوگوں سے
روایت کرنا چاہیے اور جن لوگوں کا جھوٹ ثابت ہو اور ان سے روایت نہ کرنا چاہیے وَاَعْلَمُ وَفَقَّكَ اللَّهُ اَنَّ

الْوَاجِبُ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ الْمُتَّبِعِينَ حَيْثُ الزَّوَايَا وَتَوَقَّاهَا كَقِيَامِ التَّائِقِينَ لَهَا
 مِنَ الْمُتَّبِعِينَ أَنْ يَكْبُرُوا مِنْهَا أَلَا مَا عَرَفَ حَقَّهَا جَهَنَّمَ السَّنَانَةُ فِي نَارِ قَلْبِهِ وَأَنْ يَتَّقِيَ
 مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا لَعْنًا أَهْلُ الشُّجْمِ وَالْعَاذِلِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْعِ ثُمَّ رَجَعَهُ جَانُ تَوْخَاةٍ كَمَا تَوَقَّعَتْ
 دِلْوَرِي جَوْشَنُ صَحَّحَ أَوْ ضَعِيفَ حَدِيثٍ بَيْنَ تَمِيزِ كَرْنِي كِي قَدَرَتْ رُكُوتًا هُوَ أَوْ لَقْنَهُ (مُعْتَبَر) أَوْ تَقْتَمُ (حَبْن) تَقِصَتْ
 لَكِي هُوَ كَذِبٌ غَيْرُهُ كِي) رَاوِيُونِ كُو بَهَا نَسَا هُوَ دَسْطِرُ حَسْبِ هُوَ كَنُ رُوَايَتِ كَرِي مَكْرُ أَوْ سِ حَدِيثِ كُو حَسْبِ سِلْ
 كِي صَحَّتْ هُوَ أَوْ رَا سَكِي نَقْلُ كَرِي سَوَا سِ وَهْ لُوكْ هُونِ جُكَ عَيْفَانِشْ نَهْ هُوَ هُوَ دَسْطِرُ كُو نِ لُوكُونِ كِي رُوَايَتِ
 سِ جَنْ رُشْمَتِ لَكَا كِي كِي هِي يَاجُو عُنَاوَرُ كَبْتَرِي بَرِي بَعِثِي **ف** نَوِي نِي كَبَا كِي عِلْمَانِي اِتْفَاقِ كِيَا هُوَ
 كِي جُو بَعِثِي اِيَا هُوَ جِسْ كِي بَعِثِي (اَو سَاوُ كَفَرْتَكِ سِ جُو نِجَا دِيَا هُوَ اَو سَكِي رُوَايَتِ تَوَابَاتُ مُقْبِلِ نَهْنِ اَو جِسْ
 كِي بَعِثِي كَفَرْتَكِ نَهْنِ سِ جُو نِجَا اَو سَكِي رُوَايَتِ قَبُولِ كَرِي نَهْنِ اِخْتِلَافِ هُوَ لِيَكِنِ صَحَّحِ قَوْلِ يَهْ هُوَ اَو سَكِي
 رُوَايَتِ مُقْبُولِ هُوَ شَرَطِيكِي وَهْ رُوَايَتِ اَو سَكِي بَعِثِي كِي تَايِيدِ مِيْنِ هُوَ اَو سَكِي مِيْنِ غَيْرِهِ مِيْنِ هِي سِي تَهْمِي
 اَو نِ لُوكُونِ سِ مُنْقُولِ مِيْنِ جُو بَعِثِي مِيْنِ كَرَفَرْتَهْ اَو سِ يَهْ هُوَ جُو بَعِثِي عُنَاوَرُ كَبْتَرِي هُوَ لِيَعْنِي تَقْصِبُ كِي
 جَوِوْطِي رُوَايَتِ اِبْنِي تَايِيدِ كِي لِيَهْ لَقْلُ كَرِي نَا جَا زَرُ كَرِي جِي رُوَايَتِ مِيْنِ سِ اَبِي فَرُوْطِ خَطَابِي جَوَابِي قَوْمِ
 كِي فَائِدِ كِي لِيَهْ جَوِوْطِي كُو اَبِي دِيَا جَا زَرُ كَبْتَرِي هُوَ اَو سَكِي رُوَايَتِ قَبُولِ نَهْنِ هُوَ اَو جُو بَعِثِي سِجَا هُوَ اَو
 اَو سَكِي عَدَالَتِ رُوَايَتِ مِيْنِ مَعْلُومِ هُوَ اَو سَكِي حَدِيثِ قَبُولِ كِي جَاوِي كِي وَ الدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ الدَّلِيلَ
 فُلْنَا مِنْ هَذَا اَهُوَ الدَّلِيلُ دُونَ كَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرًا لِيَاكُنْهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِنْ
 جَاءَكَ مِنَ النَّاسِ رُءُوسٌ فَرَسَتْ اَنْ تَصِيْبُوا اَوْ مِمَّا يَخْتَلِفُ اَعْلَى مَا تَعْلَمُونَ نَاوِيْمِيْنَ رَقَالَ
 جَلَّ تَنَاقُلُ اَيَّ مَكْنُ قَوْصُونَ مِنَ الشُّهَدَا اَو رَقَالَ وَ اَشْهَدُ وَاَدْوَمِيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ فَدَلَّ
 بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذِهِ الْاَلَاكِي اَنَّ خَبَرَ النَّاسِقِ سَاطِعٌ غَيْرُ مُقْبُولٍ اَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ
 مَرْدُودَةٌ اَو دَلِيلِ اِسْرَاجِ هُوَ كِي كَبَا يَهْ كِي اَصْلُ جَلَّالَهْ نِي فَرَايَا اَمْرِي اِيْمَانِ وَاوَا كَرِي مَهَارِي هُوَ اَسْ
 كُو كِي فَاسِقُ خَبَرِ لِيَكِي اَو سِ تُو سُو شِيَارِ هُوَ جَاوِيَا نِي هُوَ كِي جَاوِيَا كُو كِي قَوْمِ پَر نَادَانِي سِ پَر كِلِ كُو بَهَا
 اِبْنِي كِي هُوَ سِ پَر **ف** اَبِي شَخْصِ كُو حَضْرَتِ نِي سِجَا اَبِي قَوْمِ پَر كُو لِيَعْنِي كُو وَهْ نَكْلُ اَسْ كِي تَقْبِي
 كُو اَسْلَامِ سِ پَر اَسْ قَوْمِ مِيْنِ اَو رَا سَكِي قَوْمِ مِيْنِ پَر تَهَا پَر دُرَا كِي مِيْرِي مَارِي كُو نِي كِي اَو نِ بَهَا كِي مِيْنِ اَكْر
 مَشْهُوْ كَرِيَا كِي قَوْمِ مَرْدُودِ هُوَ كِي حَضْرَتِ اَنْبِيْرُ فَرَجِ مِيْنِ اَسْ سِ مَعْلُومِ هُوَ اَكْ مَشْهُدَاتِ فَاسِقِ كِي مُقْبُولِ

نہیں دوسرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور گواہ کر دو مردوں کو یا ایک مرد اور دو عورتوں کو جبکو تم پسند کرتے ہو (گواہی کے لیے بیچو بیچی اور نیک معلوم ہوں) اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے گواہ کر دو شخصوں کو جو عادل ہوں تو ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ فاسق کی بات بڑا اعتبار ہے اور قبول کے لائق نہیں اور جو شخص عادل نہ ہو اسکی گواہی مرد و دو ہے وَالْحَبْرَانِ كَادِي مَعْصَاةٍ مَعْتَنِي الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ فَقَدْ نَجَّيْتُمَا فِي اعْظَمِ مَعْلَمَيْنِ مَا اِذَا كَانَ حَدِيثُ الْفَاسِقِ عِنْدَ مَقْبُولٍ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا اَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ اور حدیث بیان کرنے اور گواہی دینے میں اگرچہ بچہ فرق ہے مگر وہ دونوں شریک ہیں ایک بڑا مطلب میں جب حدیث فاسق کی مقبول نہیں علماء کو نزدیک جیسے گواہی فاسق کی مرد و دو ہر کے نزدیک **ف** یہ جواب ہے ایک اعتراض کا کہ جو آئین اور پر بیان ہو مین ادن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فاسق کی گواہی مقبول نہیں پر حدیث اسکی مرد و دو ہونا ادن سے نہیں ثابت ہوتا جواب یہ ہے کہ حدیث اور گواہی دونوں درحقیقت ایک ہیں اگرچہ بعضی باتوں میں کچھ فرق ہے وہ فرق یہ ہے کہ گواہی میں آزادی اور مرویت اور عدد (یعنی دو گواہ) شرط ہے اور حدیث میں یہ شرط نہیں تو مقبول ہے حدیث غلام اور عورت اور ایک شخص کی پر دونوں میں یہ ضرور ہے کہ اسلام ہو عقل ہو بلوغ ہو عدالت ہو مروت ہو ضبط اور حفظ ہو تحمل اور ادارے کے وقت (تحمل وہ وقت جب حدیث سنو یا دیکھو اور ادارہ وقت جب اسکو بیان کرے کسی نے ہی طرح گواہی میں ایک تحمل کا وقت ہے یعنی جب واقعہ دیکھے یا سنو اور ایک ادا کا یعنی جب قاضی کے سامنے گواہی دیوے) اندہی کی گواہی میں ختلاف ہے امام شافعی اور ایک جماعت علماء کے نزدیک جائز نہیں اور امام مالک اور ایک جماعت کے نزدیک جائز ہے اور حدیث اسکی بالاتفاق مقبول ہے یہی طرح بلوغ کی شرط حدیث کے ادارے کے وقت ہے نہ تحمل کے وقت تو اگر مین ادن جو سنو اور بلوغ کے وقت بیان کرے تو اسکی روایت مقبول ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا مگر بعضوں کا یہ مذہب ہے کہ تحمل کے وقت ہی بلوغ ضرور ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ بلوغ نہ تحمل کے وقت شرط ہے نہ ادا کے وقت اور یہ دونوں مذہب شاذ اور جہوہ علماء کے خلاف ہیں (نوی) وَكَذَلِكَ الشَّهَادَةُ عَلَى كُفْرٍ رَوَايَةُ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ كَقَوْلِهِ لَا لَكُمُ الْقُرْآنَ عَلَى نَفْيِ حَدِيثِ الْفَاسِقِ وَهُوَ الْأَكْثَرُ الْمُشْتَمَلُ عَلَى رُكْنَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حَدِيثُ يَرْبِي كُنْهُ كَذِبٌ هُوَ أَحَدُ الْكَافِرَيْنِ ترجمہ اس طرح حدیث یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ منکر روایت کا بیان کرنا -

(جسے غلط ہونیکا احتمال ہو) درست نہیں جس پر قرآن سے معلوم ہوتی ہے اور وہ حدیث ہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہ شہرت منقول ہو کہ فرمایا آپ نے جو شخص مجھ سے حدیث نقل کرے اور وہ خیال کرتا ہو کہ یہ جھوٹ ہو تو وہ خود جھوٹا ہے **ف** ایضاً گواہوں نے جھوٹ نہیں بنایا چرب اسکو خیال ہو کہ اس حدیث کی صحت کا یقین نہیں ہو سکتا تو اسکا بیان کرنا کیا ضرور ہو اگر اسپر ہی بیان کیا اور اسکا عیب ظاہر نہ کیا تو جھوٹوں میں رہ بھی شریک ہو گیا ایضاً وہ سپر ہی اذیتا ہی و بال ہوگا جتنا جھوٹی حدیث بنا نیو اے پر امام مسلم نے اس حدیث کو مشہور کہا کیونکہ یہ حدیث مختلف الفاظ سے متعدد صحابہ سے مروی ہے ہزار نے اپنی سند میں بیان کیا کہ چالیس صحابیوں سے یہ حدیث اُس نے روایت کی ہے اور ابو بکر صیرفی نے لکھا ہے کہ وہ ساٹھ صحابیوں سے مروی ہے اور ابن مندہ نے کہا کہ تالیس صحابیوں سے اور بعضوں نے کہا بائیس صحابیوں سے اور ابن ہشیر و ہشیر ہی ہیں اور کوئی حدیث سوا اس حدیث کو ایسی نہیں جسکو سب عشرہ مبشرہ نے روایت کیا ہو یا ساٹھ صحابیوں سے زیادہ نے روایت کیا ہو اور بعضوں نے اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث دو تو صحابیوں سے منقول ہے اور بخاری اور مسلم دونوں نے نقل کیا ہے حدیث کو۔ اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے جیسو آگے کی روایتوں میں ہے کہ جو ایسا کرے گا اوس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیا تو معلوم ہوا کہ وہ ضرور جہنم میں جاوے گا۔ پھر اگر مومن ہے تو جہنم سے نکلے گا کیونکہ کہ اہلسنت کا اتفاق ہے کہ سو حدیث جہنم میں نہ ہے گا اگرچہ کتنا ہی گنہگار ہو دوسرے

یہ کہ جس حدیث کو جھوٹ ہونیکا ظن ہو اسکو نقل کرنا بھی درست نہیں پر جب اوسکو ساتھ یہ بات بھی کہہ دیا کہ یہ حدیث منکر ہے یا ضعیف ہے یا اس میں یہ علت ہو تو درست ہو اور جائز ہے محدثین کے نزدیک اس لیے کہ محدثین نے اپنی کتابوں میں تمام متسم کی حدیثوں کو بیان کیا ہے یہاں تک کہ موضوعات کو بھی تیسرے یہ کہ اگر نقل کرنے والے کو خیال میں غلطی ہو لینے وہ جھوٹی حدیث کو صحیح سمجھ کر بیان کرے تو اسکو گناہ نہیں جیسے حاکم اور ابن ماجہ نے بعضی حدیثوں کو صحیح خیال کر کے روایت کیا ہے چوتھی کہ ہر متسم کی حدیث خواہ احکام میں ہو خواہ فضائل یا اخلاق میں سب میں یہی حکم ہے اور اگر امیہ کے نزدیک فضائل و اخلاق میں حدیث بنا لینا درست ہو اور یہ اوکی انتہا ہے چہالت ہو (نودی مع زیادہ) **باب** تَخْلِیْطُ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ

باندھنا کتاب اٹھانا ہے **عَلَى** الْمُحْجِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَبَشَرَ بْنِ جَنْدَبٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكُمْ جَرِيمَةٌ إِنْ سَلِمَ نَفْسُكُمْ مِنْهَا لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ وَبَشَرَ بْنِ جَنْدَبٍ وَبَشَرَ بْنِ شُعْبَةَ
 سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا (یعنی وہی حدیث جو اوپر لکھی کہ جو شخص مجھ پر حدیث نقل کرے
 اور وہ سمجھتا ہو کہ یہ جہنم کا ہے **عَلَى** رُبْعِي بْنِ حُرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَخْطُبُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْ تَكُنْ جَوَاحِلُ فَإِنَّهُ مَنْ يَكُنْ بِكُمْ عَلَى نَيْلِ النَّارِ مَرَّجِمَةً
 رُبْعِي بْنِ حُرَاشٍ سے روایت ہے اس نے سنا حضرت علی سے وہ خطبہ پڑھ رہے تھے کہ تمہاری تہ فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے مت جہنم باندھو میری اوپر جو کوئی میرے اوپر جہنم باندھو کہ وہ جہنم میں جاویگا **و**
 یعنی لائن ہو گیا جہنم میں جانے کے اب اگر خدا اس کا دیوے تو جہنم سے چھوڑے گا اس کا تہ جہنم میں جاویگا
 گناہوں میں ہے بعضوں نے کہا یہ بد دعا ہے جہنمی حدیث بنائیوالے کہ یہ یعنی خدا اس کو جہنم میں داخل
 کرے **عَلَى** النَّسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أَكُونَ تَكْرُحًا يَدُكَ كَيْتِيرًا أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَقَرَّبَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلَيْتَنِي مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ مَرَّجِمَةً
 مالک سے روایت ہے اس نے کہا مجھ بہت حدیثیں بیان کرنے سے بھی بات روکتی ہے جو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمائی جو شخص مجھ پر **عَلَى** اَجْبُوثَ بَرٍّ وَدَايَا ثَبَرًا جَهَنَّمَ مِنْ بَالِيَرِ **عَلَى** اِنِّي
 هُوَ رَكَّةٌ رَضَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ سَجَدَ لِي سَجْدَةً لِيَمْلَأَ مَقْعَدًا
 مِنَ النَّارِ مَرَّجِمَةً ابوسہریدہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر **عَلَى** اَجْبُوثَ
 بنا و وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بالیہ **عَلَى** عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِي قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَ
 الْمُحْجِرَةُ أَمِيرُ الْكُوفَةِ قَالَ فَتَالَ الْمُحْجِرَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِنَّ كَذِبًا عَلَى كَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مِنْ كَذِبٍ مَسْعِدًا فَلَيْتَنِي مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ
 مَرَّجِمَةً عَلِي بن ربیعہ والہی سے روایت ہے اس نے کہا میں آیا اور اون دنوں میں بنو ہاشم کوئی
 کے حاکم تھے تو منیرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے اوپر جہنم
 باندھنا ایسا نہیں ہے جیسے کسی پر جہنم باندھنا (کیونکہ اور کسی پر جہنم باندھنا سے جہنم بولنا اور
 کا نقصان ہوگا یا جہنم جہنم باندھنا اور وہ تین آدمیوں کا سہی اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پر جہنم باندھنا سے ایک عالم گمراہ ہوگا اور دنیا نقصان پہنچے گا) پھر جو کوئی شخص مجھ پر جہنم باندھنا وہ

سُعْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رِايَسَ بْنَ مَعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي إِذَا كُنْتَ قَدْ كَلِمْتَ بَعْضَ الْقُرَّانِ
فَأَفْرَأَعَكَ شَيْئًا لَا وَفَّيْتَهَا حَقَّ أَنْظُرْ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ فَعَلْتُ فَقَالَ لِي احْطَظْ عَلَى مَا أَقُولُ
لَكَ آيَاتُ الشَّعَاةِ فِي الْحِكَايَةِ فَإِنَّهُ قُلُوبُ مَا حَاكَمُوا أَحَدًا ذَلَّ فِي نَفْسِهِ وَكَذَّبَ فِي
حَدِيثِهِ ترجمہ سفیان بن حسین سے روایت ہو چوسہ ایاس بن معاویہ نے کہا میں دیکھتا ہوں تم
بہت محنت کرتے ہو قرآن کے حاصل کرنے میں (یعنی علم تفسیر میں) تو ایک سو رت پڑ ہو میرے سامنے
پھر اسکا مطلب بیان کرو نا کہ میں دیکھوں تمہارا علم سفیان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا ایاس نے کہا یاد
رکھو جو میں کہتا ہوں تجھے سچ تو سننا سخت ہے حدیث میں (شاعت کو سمجھنا سخت ہے) ایسی حدیثیں
ست نقل کر کہ لوگ نہیں براسچیں اور جو نا جانیں (کیونکہ جس نے شاعت کو اختیار کیا وہ خود بھی فیل
ہوا اور دوسروں بھی اسکو جھٹلایا) یعنی اسکا اعتبار جاتا رہا اب سچی بات بھی اسکی جھوٹی سمجھی
جاتی ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَتَتْ مُحَمَّدٌ قَوْمًا حَذِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عَقُولُهُمْ**
اے کانہ بعضہ ترجمہ فضیلتہ عبداللہ بن مسعود نے کہا جب تو لوگوں سے ایسی حدیث بیان کرے جو ان
کی عقل میں نہ آوے تو بعض لوگوں کے لیے اس میں فتنہ ہوگا (یعنی وہ گمراہ ہو جاویں گے) اسی
لیے ہر شخص سے اسکی عقل کے موافق بات کرنا چاہیے **بَابُ التَّحْقِيقِ عَنِ الزَّوَايِدِ عَنِ**
الصُّعْفَاءِ وَالْحَدِيثِ طَرِيقًا فِي تَحْقِيقِهَا ضعیف لوگوں سے روایت کرنا منع ہے اور روایت کو تحمل کے وقت
احتیاط کرنا چاہیے بعض نسخوں میں اس باب کو یوں لکھا ہے **بَابُ فِي الصُّعْفَاءِ وَالْكَذِّابِينَ**
وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ حَدِيثِ بَعْضِهِمْ يَغْضَبُ بَابُ صُنْفا اور کذا میں یعنی جو ٹون کے بیان میں اور جن کی روایت
سے نفرت کرنا چاہیے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ**
يَسْكَوُنَ فِي أَحْزَنِ أُمَّتِي أَنَا لَمْ يَخْجَنْ نَكْمُهُمْ جَا لَمْ تَسْمَعُوا أَلَمْ وَكَا أَبَا وَكْرٍ قَاتَا كَرٍ وَأَيَّاهُمْ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اخیر امت میں
ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تم سے وہ حدیثیں بیان کریں گے جنکو نہ تم نے سنا نہ تمہاری باپ دادا نے تو اولاد
سے بچ رہنا (یعنی ان کے فریب میں نہ آنا اور حدیث کو اچھی طرح جانچ لینا) اب اس نے مانے میں ہوا
بہت سوجا ہل فقیر ادھر ادھر گھٹ ملا اپنی بات جمانے کے لیے حدیثیں بے سند نقل کرتے ہیں ان کا
اعتبار نہ کرنا چاہیے جب تک وہ حدیث صحیح کتابوں میں نہ ملے اللہ کے فضل سے اب صحاح ستہ کا ترجمہ

قریب باتو ہم ہے عوام لوگوں کو یہی یہ کہتا میں فائدہ دے سکتی ہیں) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي أَحْزَنِ الرِّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ لَا تَقُولُكُمْ مِنْ كَذِبِهِ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِنَا كَذَّابُونَ لَا يُضِلُّونَ كُمْ وَلَا يُفْتِنُونَ كُمْ** ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر رسالہ میں دجال (یعنی جھوٹ کو سچ بنانے والے) اور کذاب یعنی جھوٹ بولنے والے پیدا ہوں گے وہ حدیث میں مذکور ساداتین کے جہنم ہمارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں گی تو بچہ رہنا اور نہ ہی اسانہ ہو وہ مذکور گمراہ کر دیں اور انت میں والدین **عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَمَكُّنُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ مَا فِي الْقَوْمِ فَيَحْدِثُ خُصْمًا بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكُذِبِ فَيَتَفَتَّحُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِمَّنْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا أَصْنَعُهُ** محدث ترجمہ عامر بن عبدہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا شیطان ایک مرد کے صورت بن کر لوگوں کے پاس آتا ہے پھر ان کی جھوٹی حدیث بیان کرتا ہے جب لوگ اس جگہ سے جدا ہو جاتے ہیں تو ایک شخص ان میں سے کہتا ہے میں نے سنا ایک شخص سے جس کی صورت میں پہچانتا ہوں لیکن نام نہیں جانتا وہ ایسا بیان کرتا تھا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ فِي الْخَمْرِ لَشَيْطَانِينَ مَسْجُونِينَ سَكِيمَانِ يَدْعُو شَيْئًا أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا** ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے انہوں نے کہا دریا میں لینے سمندر میں بہت شیطان ہیں جن کو قید کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے قریب ہر کہ وہ نکلیں اور لوگوں کو قرآن سنا دیں **عَنْ طَاوُسٍ قَالَ جَاءَهُ هَذَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يُعْنَى كُثَيْبِ بْنِ كَعْبٍ فَبَجَلَ حَدِيثَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا فَعَادَ لَهُ ثُمَّ حَدَّثَهُ فَقَالَ لَهُ عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَهُ فَقَالَ كَمَا أَدْرِي أَعَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هَذَا أَمْ أَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَعَرَفْتَ هَذَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ لَمْ يَكُنْ يَكُنْ عَلَيْكَ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ الدَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ** ترجمہ طاووس سے روایت ہے ہر شیر بن کعب ابن عباس سے روایت ہے اور ان سے حدیثیں بیان کرنے لگا ابن عباس نے کہا فلاں حدیث پھر بیان کر انہوں نے دوبارہ بیان کی اور کہا مجھے معلوم نہیں ہوتا تم نے سب حدیثیں میری پہچانیں اور اسی کو منکر سمجھا

یاسب حدیثوں کو منکر سمجھا اور اسی حدیث کو بچانا ابن عباس نے اون سے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کیا کرتے تھے جب آپ پر چوٹ نہیں باندھا جاتا تھا پر جب لوگ بڑے اور اچھے راہ چلنے والے (یعنی سب سے اچھے) کی حدیثیں صحیح اور غلط نقل کرنے لگے تو ہم نے حدیث بیان کرنا چھوڑ دیا **ابن عباس** قال انما كنا نحفظ الحديث والحدیث يحفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فانما اذركم كل صعب وذلول فحفظنا ما تروى عن ابن عباس سے روایت ہے ہم حدیث یاد کیا کرتے تھے اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کرنا چاہیے لیکن جب تم بڑے اور اچھے ہر طرح کی راہ چلنے والے کو اب اعتبار جاتا رہا اور دور ہو گیا **ابن عباس** قال لا یأذن لحدیثہ ولا یبطل لہ فقال یا ابن عباس مالا اذاک تسمع لحدیثی احداثک عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تسمع فقال ابن عباس انما كنا من اذا سمعنا رجلا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابتداءت اوصارنا واصغينا اليه باذنا كما نركب الناس الصعبة والذلول كما نأخذ من الناس ما كرهت ترجمہ مجاہد سے روایت ہے بشیر بن کعب عدوی ابن عباس سے آئے اور حدیث بیان کرنے لگے اور کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے ابن عباس نے کان نہ کہا اون کی طرف نہ دیکھا اور نہ بشیر بولے اے ابن عباس تم کو کیا ہوا جو میری بات نہیں سنتے میں حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تم نہیں سنتے ابن عباس نے کہا اگر ایک وہ وقت تھا جب ہم کسی شخص سے سنتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا تو اسی وقت اور طرف دیکھتے اور کان اپنے لگا دیتے پر جب لوگ بڑے اور اچھے راہ چلنے والے (یعنی غلط روایتیں شروع ہو گئیں) تو ہم نے لوگوں سے سنا چھوڑ دیا مگر جس حدیث کو ہم بچاتے ہیں (اور ہم کو صحیح معلوم ہوتی ہے تو اس کو سن لیتے ہیں) **ابن عباس** قال انی مکیکۃ قال کذب الی ابن عباس اسالہ ان یتکب الی کتابا ویخفی عینی فقال ولکننا حرم انا احارکۃ الاموال احیاء او اخی عنہ قال قد کا لعضا علی فجل یتکب منہ اشیا عن لیس بہ الشیء میقول واللہ ما قضی یهذا علی ان یتکون ضل ترجمہ ابن ابی علیہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس کو کہا کہ میرے لیے ایک کتاب لکھ دو اور چاہا تو

ذ

ن

(اون باتون کو جن میں کلام ہے تاکہ جھگڑا نہ ہو ابن عباس نے کہا اڑکا اچھی نصیحت کرتا ہے) (یعنی ابن ابی
 ملیکہ کو کہا) میں اس کے لیے چنوں گا باتوں کو اور چہا لون گا (جو چہا نے کی باتیں ہیں) **ف** یہ
 ترجمہ جیب ہے کہ اس روایت میں بخفی اور خفی خاے معجز سے جو جیسا اکثر نسخوں میں ہے اور بعض
 نسخوں میں یہ دونوں لفظ خاے خطی سے ہیں اور صورت میں ترجمہ یوں ہوگا۔ کہ کم کر لین اور
 باتوں کو جو کسی کے قابل ہیں یعنی بہت لمبی کتاب نہ کہیں مختصر کہیں اور ابن عباس نے ہی ایسا ہی
 کہا کہ کم کر دو نگامین یا یعنی معنوں میں علی کے ہے یعنی میں نے یہ خواہش کی کہ خوب اچھی طرح کہیں اور
 ابن عباس نے ہی ایسا ہی کہا کہ میں حزب انتخاب کر دو نگامینوں کو اور اچھی طرح اسکو لکھوں گا **ت**
 پھر انہوں نے حضرت علی کے فیصلوں کو منگوایا اور میں سے کچھ باتیں پوچھنے لگے اور بعض فیصلوں کو دیکھ کر
 کہتے تھے کہ تم خدا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا فیصلہ نہیں کیا اگر کیا ہو تو وہ بیہنگ لگی (یعنی
 اون کو غلطی ہوئی) **ف** جب حضرت علی جو خلافتی رہش دین میں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے عزیز اور ساتھی اور علم کے دیا تھے اون کے فیصلوں میں غلطی ہو تو اور عالموں اور مولویوں کے
 سب حکم کیونکر صحیح ہو سکتے ہیں بعضوں نے کہا مطلب بن عباس کا یہ ہے کہ روایت غلط ہے اور حضرت
 علی گمراہ نہ تھے اور انہوں نے فیصلہ کیونکر کیا ہوگا **ع** کا و س قال ابی ابن عباس بکتا چپ
 فیہ مضاک علی رضی اللہ عنہ الا فکد رواشا رسفیان بن عیینہ یذرا عہم ترجمہ طائوس سے
 روایت ہے ابن عباس سے حضرت علی کے فیصلوں کی کتاب آئی انہوں نے اسکو سب کو میٹ دیا بلکہ ایک
 ماہر کے برابر رہو دیا جو فیصلہ صحیح تھا اس لیے کہ ان کو معلوم ہوا کہ روایت ان فیصلوں کی ٹہیک نہیں
ع ابی اسحاق قال لما احدثتوا تلك الاشياء بعد علي رضي قال رجل من اصحاب
 علي رضي الله عنه انما علم الله اني علم افسدوا ترجمہ ابواسحاق نے کہا جب لوگوں نے ان باتوں کو حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کے بعد نکالا (یعنی جوڑی جوڑی روایتیں اون سے شائع کیں) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک رفیق ابو
 خدا انکو تباہ کرے یا دیر بعثت کرے کیا علم کو بگاڑا (یعنی لوگوں کو گمراہ کیا اور حدیث کو علم کو ستیا ناس
 کیا) **ع** ابی بکر بن عباس قال سمعت ابا عبد الله يقول انما كان في علي رضي الله عنه
 الحكمة من الله انما كان عبد الله بن مسعود ترجمہ ابو بکر بن عباس سے روایت ہے
 میں نے معجز سے سنا وہ کہتے تھے حضرت علی سے جو لوگ روایت کرتے تھے انکی روایت نانی جالب

جب تک عبد اللہ بن مسعود کے سامتی اوس کی تصدیق نہ کرتے **بَاب** فِي أَنَّ الْأَسْنَادَ مِنْ
 الدِّينِ اس باب میں یہ بیان ہے کہ سند بیان کرنا حدیث کی ضرور ہے اور وہ دین میں داخل ہے
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَإِنْ تَطَرَّدَ وَاعْتَمَنَ تَأَخَّرَ وَكَانَ دِينًا كَرِيمًا
 محمد بن سیرین (جو مشہور تابعی ہیں) نے کہا یہ علم دین کا ہے تو دیکھو کس شخص سے تم دین حاصل کرتے ہو۔
 (یعنی ہر شخص کا اس میں اعتبار نہ کرو جو سچا اور دین دار اور معتبر ہو اوس سے علم دین حاصل کرنا ضروری ہے)
 عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَمْ يَكُنْ مُؤْتَاكِ نَعْرِ الْأَسْنَادِ فَكُنَّا وَقَعْتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا
 سَمِعُوا لَكَارِجًا لَكُمْ فَنَظَرُوا إِلَى أَهْلِ الشُّكْرِ فَيُؤَخِّرُ حَدِيثَهُمْ وَبَطَلُوا أَهْلَ الْبِدْعِ فَلَا يُكَلِّمُ
 حَدِيثَهُمْ ابْنِ سیرین نے کہا پہلے زمانے میں کوئی حدیث بیان کرتا تو اوس کے سندنہ پوچھتا بہر جب
 فتنہ پیدا (یعنی گمراہی شروع ہوئی اور بدعتیں برونفل اور خوارج اور جہت اور قدریہ کی شائع
 ہوئیں) تو لوگوں نے کہا اب اپنی اپنی سند بیان کر دو دیکھیں گے اگر روایت کرنے والے اس میں
 ہیں تو قبول کریں گے روایت انکی اور جو بدعتی ہیں تو نہ قبول کریں گے روایت ان کی **عَنْ** سَلَمَةَ
 بْنِ مَوْلَى قَالَ لَقِيتُ طَاوَسًا فَقُلْتُ حَدِّثْنِي فَلَانْ كَيْتَ وَكَيْتَ قَالَ إِنْ كَانَ مِثْلًا فَخُذْ
 عَنْهُ ترجمہ سلیمان بن موسی نے کہا میں طاووس سے ملا اور میں نے کہا فلان شخص نے مجھ سے
 حدیث بیان کی ایسر اور ویسی انہوں نے کہا اگر وہ معتبر ہے (یعنی اسکی روایت اور امانت پر ہو) تو
 موسیٰ نے جب والدہ اور خوش معاملہ کی بات کا اعتبار ہوتا ہے) تو اوس سے روایت کر حدیث کو **عَنْ**
 سَلَمَةَ بْنِ مَوْلَى قَالَ قُلْتُ لَطَاوِسَ أَنْ فَلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنْ كَانَ مِثْلًا فَخُذْ
 مِثْلًا لَخُذْ عَنْهُ ترجمہ وہی جو گذر **عَنْ** أَبِي الزُّنَادِ قَالَ أَذْرَكْتُ بِالْمَدِينَةِ مِثْلًا كَثِيرًا
 مَا مَوْكٌ مَا يُؤَخِّرُ عَنْهُمْ أَحَدٌ يُثْبِتُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا ترجمہ ابو الزناد (جب کا نام عبد اللہ
 بن زکوان ہے) اور وہ امام تفسیر حدیث کو) نے کہا میں نے مدینہ میں سو شخصوں کو پایا سب کے سب جہت
 مگر ان سے حدیث کی روایت نہیں کرتے تھے لوگ کہتے تھے وہ اس لائق نہیں ہیں **ف** اپنے
 اگرچہ وہ لوگ دیندار تھے مگر حدیث مقبول ہونے کے لیے اور شرطیں بھی ضرور ہیں جیسے حفظ اور اتقان
 اور معرفت فقط زہد و ریاضت کافی نہیں اس لیے ان سے روایت نہیں کرتے تھے **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ
 أَبِي الزُّنَادِ قَالَ لَقِيتُ لَطَاوِسًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا التَّقَاتُ ترجمہ سعد

بن ابراہیم نے کہا نہیں حدیث قبول کی جاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر ثقہ لوگوں کی (حزب) کی روایت پر بہرہ و سہو ہو سکتا ہے) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَقُولُ لَا سَنَادَ مِنَ الَّذِينَ دَكُوا لَا سَنَادَ لِقَالِ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ** ترجمہ عبد اللہ بن مبارک کہتے تھے اسناد دین میں دخل ہے اور اگر اسناد نہ ہو تو ہر شخص جو چاہتا کہتا (اور اپنی بات چلا دیتا) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَوَاحِشُ يَعْنِي الْأَسْنَادَ** ترجمہ عبد اللہ بن مبارک فرمایا کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان باہمی بین لینے اسناد (جیسے جانور بغیر یا نون کے نہم نہیں سکتا ویسے ہی حدیث بغیر اسناد کے جم نہیں سکتی) **عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ بْنِ عَيْسَى الطَّلَقَانِي قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْبُزْجَانِ الْبَرِّ أَنْ يُصَلِّيَ لَا كَوْنًا مَعَ صَلَواتِكَ وَخُصُوفِهِمْ مَعَ صَلَواتِكَ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَبَا إِسْحَاقَ عَمَّنْ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِ شُعَايِبِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ ثِقَةٌ عَنْ عَمِّي قَالَ قُلْتُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ ثِقَةٌ عَنْ عَمِّي قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ بَيْنَ الْحَاجِّ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَارِدَ تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْمَانِي الْمِطْرُ وَلَكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ** ترجمہ ابو اسحاق نے (جبکہ نام ابراہیم بن عیسیٰ طالقانی ہے) کہا میں نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا اے ابو عبد الرحمن یہ حدیث کیسی ہے جو روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو نماز پڑھے اپنا زمانہ باپ کے لیے اپنی نماز کے بعد اور روزہ رکھو اون کے لیے اپنے روزے کے ساتھ انہوں نے کہا اے ابو اسحاق یہ حدیث کون روایت کرتا ہے میں نے شہاب بن خراش انہوں نے کہا وہ ثقہ ہے پھر انہوں نے کہا وہ کس سے روایت کرتا ہے میں نے کہا حجاج بن دینار سے انہوں نے کہا وہ بھی ثقہ ہے پھر انہوں نے کہا وہ کس سے روایت کرتا ہے میں نے کہا وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا عبد اللہ نے کہا اے ابو اسحاق ابھی تو حجاج سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اتنی بڑے بڑے جنگل باقی ہیں کہ اون کو طعی کرنے کے لیے اونٹوں کی گردنیں تو ہک بنا دیں اللہ صدقہ دینے میں کسی کا خلاف نہیں **ف** ایسے حجاج تو تبع تابعین میں سے ہے تو اس نے درجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک دور آدمی اور ہونے چکا پتہ نہیں پھر حدیث منقطع ہوئی اور وہ کیونکر قبول ہو سکتی

[illegible]

مان ام عبد اللہ میں جو بیٹے ہیں قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی) قاسم نے کہا اس سے بھی زیادہ یہ بات
 بڑی ہے اس شخص کے نزدیک جس کو خدا نے عقل عنایت فرمائی ہے کہ میں کہوں ایک بات اور اس کی
 مجھے علم نہ ہو یا میں اس شخص سے روایت کروں جو معتبر نہ ہو یہ مسئلہ بھی چپ ہو رہا ہے اور کچھ جواب نہ دیا
ف ایسی ہی نے قاسم کو غیرت دلائی کہ تمہارے دادا اور نانا اتنے بڑے امام تھے دین کے تم انہی کے
 نواسے اور پوتے ہو مگر وہی چاہتے ہیں کہ علم جنبہ حاصل کرو اور حدیثیں بہت جمع کرو کہ ہر ایک مسئلہ کا جواب
 تمہاری پاس ہو لیکن قاسم نے وہ جواب دیا کہ مجھ کو سوائے سکوت کو کچھ نہ بن پڑا تو ہوا علم جنبہ اور
 اتفاق کے ساتھ ہو طوفان بے تیزی سے بہ رہا ہے اور ہر ایک مسئلہ کا جواب تو کسی سے ممکن نہیں ہوا
 بڑے بڑے مجتہدین اور علمائے بہت سے مسائل میں سکوت کیا ہے۔ اس روایت میں بھی بن متوکل جس کی
 کنیت ابو عقیل ہے ضعیف ہے حرج کیا ہے اس پر بھی بن حسین اور علی بن مدینی اور عمرو بن علی اور
 عثمان بن سعید واری اور ابن عمار اور ثمالی نے پھر مسلم نے جو اس سے روایت کیا اس کا جواب دو طرح
 پر ہے ایک یہ کہ مسلم کے نزدیک شائد یہ راوی ثقہ ہو کیونکہ جنہوں نے حرج کیا ہے وہ بہم ہے اور صبا تک
 حرج کی وجہ بیان کی جاوے تو وہ قبول کے لائق نہیں دوسرے یہ کہ مسلم نے اس روایت کو بطور ادا
 اور استشہاد کے بیان کیا ہے اور وہ مقصود بالذات نہیں (نوی) **عَقِيلُ ابْنِ عَقِيلٍ صَاحِبُ**
بُحَيْثَةٍ أَنَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَعَنَ بَيْنَهُمَا عِنْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ رَأَى اللَّهَ الرَّحْمَنَ الْعَظِيمَ أَنَّ يَكُونُ مِنْكَ وَأَنْتَ ابْنُ أُمِّ الْيَاسِ يَقِفُ مُحَمَّدٌ ابْنُ عَمْرٍو
سَأَلَ عَنْ أَمْرِ لَيْسَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ عِلْمٌ فَقَالَ اعْظُمُ مِنْ ذَلِكَ اللَّهُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ مَنْ
عَقَلَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أَخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ وَشَهِدْ هَذَا أَبُو عَقِيلٍ
يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حِينَ قَالَ ذَلِكَ ثُمَّ حَمَّه أَبُو عَقِيلٍ سَ رَوَيْتُ هُوَ صَاحِبُ بُحَيْثَةٍ هِيَ كَقَوْلِهِ
 عمر کے ایک بیٹے سے لوگوں نے کوئی بات پوچھی جس کا جواب ان کو نہ آیا یحییٰ بن سعید نے اس سے کہا یہ امر
 میرے پر بہت گران گذر کہ تمہارے ایسا شخص جو بیٹا ہے دو بڑے اماموں یعنی حضرت عمر اور عبد اللہ
 بن عمر کا اس سے کوئی بات پوچھی جاوے اور وہ بتلا نہ سکے انہوں نے کہا۔ اور اس سے بڑھ کر اللہ
 کے نزدیک اور اس کے نزدیک جس کو اللہ نے عقل عطا کی ہے یہ بات ہو کہ میں کہوں اور مجھ کو علم نہ ہو یا روایت
 کروں اس شخص سے جو ثقہ نہ ہو سفیان نے کہا یحییٰ بن متوکل یعنی ابو عقیل اس گفتگو کے وقت موجود تھے

عن یحییٰ بن سعید قال سألت سفیان الثوری عن سفيان قال قال ابن عيينة عن
 الزهري لا يكون ثقاتي الحديث نياتي الزهري فیسألني عنه قالوا أخبر عنه أنه لم يثبت
 ترجمہ بھی بن سعید نے کہا میں نے سفیان ثوری اور شعبہ مالک اور ابن عیینہ سے پوچھا (جو حدیث کا ترجمہ
 بڑے امام ہے) کہ اگر ایک شخص معتبر نہ ہو حدیث کی روایت میں اور کوئی اور کا حال جیسے پوچھے (نومین
 اور عیب بیان کروں یا چاہوں) اور وہوں نے کہا بیان کر دے کہ وہ شخص معتبر نہیں (اور اس پر
 کرنے میں غیبت کا گناہ نہیں بلکہ اگر ہو گا کیونکہ نیت خیر ہے دین کی حفاظت منظور ہے نہ تو میں اس شخص
 کی) **عن** النضر بن نعيم يقول سئل ابن عون عن حماد بن عمار عن حماد بن عمار عن حماد بن عمار
 أسفله الباب فقال إن شفهرا تركوه إن شفهرا تركوه قال مسلم بن الحجاج تركوه يعني
 أخذته السنة الناس نكحوا فيه ترجمہ نصر بن نضیم سے روایت ہے ابن عون سے کسی نے پوچھا
 شہر بن حبیب کی حدیث کو اور وہ کثرت سے تھے دروازوں کی چو کہٹ پر تو انہوں نے کہا شہر کو لوگوں نے
 ترک کیا شہر کو لوگوں نے ترک کیا مسلم نے کہا ترک کرے سے مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے اس میں کلام کیا اور
 اس شخص میں جمع اور طعن کیا **ف** اگر شہر کی توثیق کی ہے بہت اماموں نے جیسے احمد بن حنبل اور
 یحییٰ بن عیینہ نے احمد بن عبد اللہ علی نے کہا وہ تابعی ہے اور ثقہ ہے اور ابو زرہ نے کہا اباسم اور بخاری
 نے کہا شہر حسن الحدیث اور یعقوب بن شیبہ نے کہا شہر ثقہ ہے **عن** عبد الله بن المبارك قال
 قلت لسفيان الثوري ان عباد بن كثير من تهرت حاله واذا حدث جاء بما مر عظيم
 فتري ان اقول للناس لا تأخذوا عنه قال سفيان بل قال عبد الله فكنت اذا كنت
 في مجلس ذكر فيه عباد انيت علي في دينه واقول لا تأخذوا عنه ترجمہ عبد اللہ
 بن مبارک نے کہا میں نے سفیان ثوری سے پوچھا تم جانتے ہو عباد بن کثیر کا حال جب حدیث بیان کرتا ہے
 تو ابک بلا لانا ہے (یعنی چوٹی حدیث روایت کرتا ہے) نومین کہہ دوں لوگوں سے نہ روایت کرو اس
 سفیان نے کہا مان کہہ دو عبد اللہ نے کہا پھر جس مجلس میں ہوتا اور عباد بن کثیر کا ذکر آتا تو میں تقریب
 کرتا اس کی دینداری کی لیکن کہہ دیتا کہ مست روایت کرو حدیث کی اس سے **ف** یہ عباد بن کثیر
 یعنی بصری سے ترک کر دیا اہل حدیث نے اس کو امام احمد نے کہا وہ چوٹی حدیث میں روایت کرتا ہے اگرچہ
 شخص ظاہر حال میں مردود پیدا اور صالح تھا پر حدیث کی روایت کرنے میں اس کی سلیقہ نہاد غلطی نہ

ابن عیینہ

شہر بن حبیب

عن سفيان الثوري ان عباد بن كثير من تهرت حاله واذا حدث جاء بما مر عظيم

عن عبد الله بن المبارك

عن ابن عیینہ

کو صحیح روایت سے تمیز نہیں کر سکتا تھا **محل** عبد اللہ بن المبارک قال اُنتہمیت الی شعبۃ
 فقال هذا عبد بن کثیر فاحذرہ **ترجمہ** عبد بن مبارک کہا میں شعبہ کے پاس گیا
 انہوں نے کہا یہ عبد بن کثیر ہیں اس سے بچو لیکن اس روایت کرنے سے **محل** الفضل بن سہل
 قال سألت معلى الرازی عن محمد بن سعید الذی روى عنه عبد بن کثیر فاحذر فی
 عن عیسیٰ بن یونس قال کنت علی بابہ وسفیان عنہ فلما اخرج سألت عنہ فاحذر
 انہ کذاب **ترجمہ** فضل بن سہل سے روایت ہو مین نے معلى الرازی سے پوچھا محمد بن سعید کا حال خبر
 سے عبد بن کثیر روایت کرتا ہے تو انہوں نے نقل کیا عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے کہا میں عبد
 دروازہ پر تھا اور سفیان اوس کے پاس تھے جب وہ باہر نکلے تو میں نے پوچھا اوں سے عبد کو سفیان
 نے کہا وہ جھوٹا ہے **محل** محمد بن یحییٰ بن سعید القطان عن ابيه قال کثر الکذب الخبیث
 فی سنی ائمتہم فی الحدیث قال ابن ابی عتاب فلو کتبت انا محمد بن یحییٰ بن
 سعید القطان فسالته عنه فقال عن ابيه کثر اهل الحدیث وکثر الکذب منهم
 فی الحدیث قال مسلم یقول یحییٰ بن الکثیر علی لسانہم ولا یتحدون الکذب **ترجمہ** محمد بن
 یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی باپ سے سنا (یحییٰ بن سعید قطان سے جو حدیث کر پڑے امام تھے) وہ
 کہتے تھے ہم نے نیک آدمیوں کو (یعنی درویشوں اور صوفیوں کو) اتنا جھوٹا کسی چیز میں نہیں دیکھا
 جتنا جھوٹا حدیث کی روایت کرنے میں دیکھا ابن ابی عتاب نے کہا میں محمد بن یحییٰ سے سنا اور ان سے یہ
 بات پوچھی انہوں نے اپنی باپ سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا تو نیک لوگوں کو اتنا جھوٹا کسی بات میں
 پاؤں جتنا حدیث کی روایت میں۔ امام مسلم نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ جھوٹ حدیث اون کی زبان
 سے نکل جاتی ہے لیکن وہ فقہ جھوٹ نہیں بولتے **ف** اس لیے کہ اگر فقہ جھوٹ حدیث نہ بولتے
 تو اون سے بدتر کون ہوگا پھر وہ نیک کیوں رہیں گے۔ اکثر زائد اور درویشوں کی روایت میں غلط او
 کذب نکلوا میں اور محدثین نے انکا اعتبار نہیں کیا اوسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان لوگوں کو عباد
 اور استغراق سے اتنی فرصت نہیں ہوتی تھی کہ وہ حدیث کی طرف زیادہ توجہ کریں اور اوسکو جانچیں
 صحیح کو سقیم سے جدا کریں وہ لوگ نہایت بہول رہا لے سیدھے سنا دیتے تھے جس نے جو حدیث انکو
 سامنے بیان کی وہ اوسکو سچا سمجھ کر اوسکو روایت کرنا شروع کر دیتے تھے اور راویوں کے عیب اور

نقشان کی طرف التفات کم کرتے تھے اس وجہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ زہد و ریاضت اور درویشی
 اور تقدس اور چیز اور علم دوسری چیز ہے۔ ہر کسی کو اس پر کار و ساختند یعنی حضرات ایسے ہی گزرے
 ہیں جو زہد اور درویشی کے ساتھ علوم ظاہر بہ بین بھی بڑی لیاقت اور دستگاہ رکھتے تھے جیسے امام سہروردی
 بصری سفیان ثوری عبد اللہ بن مبارک فضیل بن عیاض وکیع بن الجراح راضی ہوا صدان سب سے۔
 یہ اگر لوگوں کا حال ہے تو پچھلے علماء کو بھی اس طرح خیال کرنا چاہیے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جو علم کلام
 اور حکمت اور اصول میں بڑے کامل تھے علم حدیث سے بالکل عاری تھے اور ان کی کتابوں میں اکثر بے
 اعتبار حدیثیں موجود ہیں **عَلِيٌّ خَلِيفَةُ بْنِ مُوَاہِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَالِي بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
فَجَعَلَ يُبَيِّنُ لِي عَلَى حَدِّثِي مَكْعُولٌ حَدَّثَنِي مَكْعُولٌ مَا أَخَذَ كَالْبَوْلِ نَقَامًا فَفَضَّرْتُ فِي الدُّنْيَا
فَأَذَانًا حَدَّثَنِي أَبَانُ عَنْ أَنَسٍ وَأَبَانُ عَنْ حُلَّانٍ فَتَرَكْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ خَلِيفَةَ بْنِ مُوَاہِي
 کہا میں غالب بن عبد اللہ پاس گیا وہ مجھ کو لکھوانے لگا حدیث بیان کی مجھ سے کھولنے حدیث بیان
 کی مجھ سے کھولنے اس میں اس کو پیشاب لگا وہ پیشاب کرنے گیا میں نے اس کی کتاب کو دیکھا تو اس میں
 یوں لکھا تھا حدیث بیان کی مجھ سے ابان نے انس اور ابان نے فلاں سے یہ دیکھ کر میں نے اس
 سے روایت کرنا چھوڑ دیا اور اوٹھ کر چلا گیا۔ امام سلم نے کہا **سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحَكَمِيَّ يَقُولُ**
رَأَيْتُ فِي رِجْلِ أَبِي عَفَّانَ حَدِيثَ هِشَامِ بْنِ أَبِي الْقَدَامِ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ هَذَا
حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ حَيْفَى بْنُ رُفْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ لِعَفَّانَ إِنِّي سَمِعْتُ
هَاشِمًا سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُبَيِّنُ مِنْ قَبْلِ هَذَا الْحَدِيثِ كَانَ يُقُولُ حَدَّثَنِي
حَيْفَى عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ أَذِنَ لِي فَقُلْتُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ رَجَعْتُ
 علی حلوانی سے وہ کہتے تھے میں نے عفان کی کتاب میں ہشام ابو المقدام کی حدیث دیکھی جو عمر بن عبد العزیز
 سے مروی ہے ہشام نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جکا نام تھیے تھا فلاں کا بیٹا اوس نے محمد بن کعب
 سے سنا میں نے عفان سے کہا لو کہتے ہیں ہشام نے اس حدیث کو خود محمد بن کعب سے سنا ہے عفان نے کہا
 ہشام اسی حدیث کے سب سے آنت میں بڑ گیا پہلے کہتا تھا مجھ سے حدیث بیان کی بھی نے اوس نے سنا مجھ سے
 پہر کہنے لگا میں نے خود سنا مجھ سے **ف** ہشام یہ بیٹا ہے زیاد اموی کا اس کو صنفیت کیا محمد بن نے
 اسی وجہ سے جو بیان ہوئی مگر اس قدر وجہ اوس کے صنف کے لیے کافی نہیں ہو سکتی کیونکہ احتمال ہر شخص کا ہو

محمد بن یحییٰ بھول گیا اور تیجے کے واسطے سے سنا ہوا کہ یا دایا کہ میں نے محمد سے خود سنا ہی پر یہ احتمال ہے احتمال ہے اور امیر حدیث کو معلوم ہو گیا کہ ہشام نے محمد سے نہیں سنا اس لیے اسکا جھوٹ کہل گیا (نوی) **ع** عبد اللہ بن عثمان بن جبلة یقول قلت لعبد اللہ بن المبارک من هذا الرجل الذی رویت عنہ حدیث عبد اللہ بن عمر و یوم الفطر یوم الجواز قال سیدنا بن الحجاج انظر ما وضعت فی یدک منہ قال ابن قحطاذ و سمعت وھب بن زمعة من کوعن سفیان بن عبد الملک قال قال یحییٰ ابن المبارک رايت رجلا بن عطفی صاحب الدار الذی رھم وجلس الیہ مجلسا فجعلت اسخنی من مقلد ان یرونی جالسا معہ کرۃ حدیثہ ترجمہ عبداللہ بن عثمان بن جبلة نے کہا میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا وہ کون شخص ہے جس سے تم نے عبداللہ بن عمر کی حدیث روایت کی عید الفطر اور جواز کے باب میں **ف** جو ترجمہ ہے جائزہ کی یعنی عطائین اور الغامات اور وہ حدیث یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے ٹاکوں پر آجاتے ہیں اور کہتے ہیں اے مسلمانوں چلو اپنے پروردگار پاس جو رحمت والا ہے حکم کرتا ہے سب کام کا پیر بدلہ دیتا ہے اسکا اوس نے حکم کیا تم نے روزہ رکھا اور فانا اپنے پروردگار کا کہنا تو قبول کرو اپنے اپنے جواز یعنی عطائوں کو پہ جب عید کی نماز پڑھ چکے ہیں تو ایک منادی ندا کرتا ہے آسمان سے جاؤ اپنے اپنے گہروں کو مراد پا کر ہمارے سب گناہ بخش گئے اور اوس دن کو یوم الجواز کہتے ہیں **ف** انہوں نے کہا وہ سلیمان بن الحجاج ہیں دیکھو تم نے ان سے کیا حاصل کیا (یعنی وہ عمدہ شخص ہے اور ثقہ ہے یہ تعریف ہو ادنیٰ) ابن قحطاذ نے کہا میں نے سنا وہ بن زمعہ سے وہ روایت کرتے تھے سفیان بن عبد الملک سے کہ عبداللہ بن مبارک (کہا میں نے روح بن غلیف (یا غلیف) کو دیکھا جس نے درم کے برابر خون کی حدیث روایت کی ہے **ف** زہری سے اوس ابو سلمہ سے اوس ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی کو خون لگا ہو درم کے برابر اور وہ نماز پڑھ لے تو نماز کو پھر نواد کر اس حدیث کو بخاری میں اپنی تاریخ میں ذکر کیا اور یہ حدیث باطل اور بے اصل ہے محدثین کے نزدیک **ت** میں اسکی صحبت میں بیٹھا پھر میں شرمانے لگا اپنی دوستوں سے کہ وہ کیا کہیں گے بچے اوس کے پاس بیٹھا دیکھ کر اس پر ہنس کر کہ اوس سے روایت کرنا مکروہ معلوم ہوا **ف** کثیر بنکہ روح بن غلیف صنفیت

سلیمان بن الحجاج

روح بن غلیف

بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ** قَالَ بَقِيَّةٌ صَدَّقَ الشَّيْخَانِ وَ
 لَكِنَّهُ يَأْخُذُ بِمَنْ أَقْبَلَ وَأَذْبَرَ **مَرْجُوم** عبد اللہ بن مبارک نے کہا بقیہ بن ولید بن صائد بن کعب کلامی
 سچا ہے لیکن وہ روایت کرتا ہے سب قسم کے لوگوں سے (یعنی فقہ اور ضعیف کو نہیں دیکھتا اسی وجہ
 سے اسکو بھی ضعیف کیا ہے محدثین نے **عَنْ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ فَهُوَ**
يَشْهَدُ أَنَّهُ أَحَدُ الْكَافِرِينَ **مَرْجُوم** عمار بن مرزاجیل شعبی (جو حدیث کے امام ہیں) وہ کہتے تھے مجھ
 سے حدیث بیان کی حارث اعور نے اور وہ ایک ہی جہوٹا تھا **ف** یہ حارث بیگ ہے عبد اللہ یا عبد
 اعور اسکو اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کانا تھا کنیت اسکی ابو زہیر ہے کوفے کا مشہور الامام صاحب تھا حضرت
 علی کا مگر اوس نے حضرت علی پر جھوٹ باندھنا شروع کیا اور بہت حدیثیں غلط سطر روایت کیں آخر اس
 کا جھوٹ کھل گیا اور محدثین نے اسکو ترک کر دیا صرف لسانی نے اس سے دو حدیثیں روایت کی ہیں یہ
 بھی کہا گیا ہے کہ بعض رافضیوں کا مذہب رکھتا تھا چنانچہ آگے کی روایت سے معلوم ہوتا ہے **عَنْ**
إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ فَقَالَ الْحَارِثُ الْقُرْآنَ هَذَيْنِ الْوَحْيِ
أَشَدُّ **مَرْجُوم** ابراہیم نخعی کوئی (جو حدیث کے بڑے امام ہیں) روایت کرتے ہیں کہ علقمہ نے (جو صحابہ
 تھے عبد اللہ بن سعود کے) کہا میں نے قرآن کو دو برس میں پڑھا حارث کہتے ہیں لگا قرآن آسان ہے لیکن
 وحی مشکل ہے **ف** یہ روایت حارث کی بد مذہبی کا ثبوت ہے کیونکہ اُس نے سوا قرآن کے وحی اور
 قرار دی جیسے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیتہ کی باتیں اور اسرار اور مخفیات حضرت کو
 بتلائے تھیں جبکہ حضرت نے خاص علی بن ابیطالب کو بتلایا اور اونہی کو اپنا وحی کیا **عَنْ** **إِبْرَاهِيمَ**
أَنَّ الْحَارِثَ قَالَ قَعَلْتُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ وَالْوَحْيُ فِي سَنَتَيْنِ أَوْ قَالَ الْوَحْيُ
فِي ثَلَاثِ سِنِينَ وَالْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ **مَرْجُوم** ابراہیم سے روایت ہے حارث نے کہا میں نے قرآن
 کو تین برس میں سیکھا اور وحی کو دو برس میں یا تین برس میں پڑھا اور قرآن کو دو
 برس میں **عَنْ** **إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَارِثُ الْوَحْيُ** **مَرْجُوم** ابراہیم نے کہا حارث مشہور ہے (یعنی
 منسوب کیا گیا ہے کذب اور بد مذہبی سے **عَنْ** **حَزْمَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ سَمِعَ مَرْثَةَ الْعَمْدَانِ**
مِنْ الْحَارِثِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ افْعُدْ بِالْبَابِ قَالَ فَدَخَلَ مَرْثَةً وَأَخَذَ سَيْفَهُ قَالَ وَأَحْسَنُ
الْحَارِثَ بِالشَّرِّ قَدْ هَبَ **مَرْجُوم** حمزہ زیات سے روایت ہے حمزہ سہلانی نے حارث سے کوئی بات سنی

اوس سے کہا تم دروازے میں بیٹھو اور سر اندر لگی اور تلوار اٹھائی (کہ عمارت کو قتل کریں) عمارت نے
 اہم ہائی کہ کچھ سفر ہوئے والا ہو وہ جلد یا **حسن** ابن عوف قال قال لنا ابراہیم ایاکم
 المحدثون بن سعید و ابی عبد الرحیم قال نعم کذا ابان ترجمہ ابن عوف روایت ہے
 ابراہیم نے کہا ہم سے کچھ تم مغیرہ بن سعید اور ابو عبد الرحیم وہ دونوں جو بڑے ہیں **ف** مغیرہ
 بن سعید کوئی لسانی نے کہا کتاب الصنفاء میں کہ شخص و حال تھا جلد یا گیا ال میں نخعی کے زمانے میں
 اور اس نے وعوی کیا تھا نبوت کا ابو عبد الرحیم اس کا نام شقیق الصبی ہے جو قاضی تھا اور بعضوں
 نے کہا کہ اس کا نام سلمہ بن عبد الرحمن نخعی ہے اور دونوں کی کنیت ابو عبد الرحیم ہے اور دونوں ضعیف
 ہیں (نوی) **حسن** عاصم قال کنا ناتی ابی عبد الرحمن السلی و نحن علة ایفا ع
 فكان یقول لنا لا یجالسوا القصاص غیر ابی الاخص و ایاکم و شقیقا قال و کان شقیق
 هذا یرى ائی الخوارج و لیس بابی و اریل ترجمہ عاصم روایت ہے ابو عبد الرحمن سلمی باہر
 آیا جا کر تے اور اس نے مانے میں ہم جو ان لڑکے تھے (یعنی کبر و جوانی کے قریب) تو وہ ہم سے کہا کرتے
 میں بیٹھا کر قطعہ خاتون کے پاس سو ابوالاخص کے اور کچھ تم شقیق سے اور بہشتی خارجیوں کا سنا
 اعتقاد رکھتا تھا یہ ابوداؤد نہیں ہے **ف** ابوداؤد شقیق دوسرے ہیں بوسلیمہ کے بیٹے ہیں اور
 وہ کہا کرتا بعضین میں سے میں شقیق وہی ہے ضعیف کوئی جکا ذکر اوپر گذرا اور لسانی نے اسکو ضعیف کیا
 ابوسکی کنیت ابو عبد الرحیم ہے جس سے ڈرایا ابراہیم نے اور بعضوں نے کہا ابراہیم نے جس سے ڈرایا
 اوس کا نام سلمہ بن عبد الرحمن نخعی ہے یہ ابن ابی حاتم نے ابن مری سے نقل کیا (نوی) **ع**
حسن خبر یقول لقیث جابر بن یزید الجعفی فله اکتب عنه کان یؤمن بالرجعة خبر
 خبر یہ روایت ہے میں جابر بن یزید جعفی سے ماہر میں نے اس سے حدیث نہیں کہی وہ یقین کرتا تھا حبس
 کا **ف** اسیر جو محمد بن جابر بن یزید کو ضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ رضی تھا حبس سوراد
 یہاں یہ ہے جو را فضیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت علی زندہ ہیں اور اب رہتے ہیں جب انکی اولاد میں
 امام برحق پیدا ہوگا تو وہ انپر شیعوں کو اب رہیں سے آواز دینے کے اس کے ساتھ شریک ہو یہ ایسی بات
 ہے کہ حکم کوئی عاقل قبول نہ کرے گا **حسن** مشعر قال اخبرنا جابر بن یزید قبل ان یجد شاکا اخبرنا
 ترجمہ مشعر روایت ہے ہم سے حدیث بیان کی جابر بن یزید نے اوس سے پہلے جو اوس نے نئی بات

مغیرہ بن سعید

ابو عبد الرحمن

ابو عبد الرحمن

ابو عبد الرحمن

خاتون بن سعید

بات نکالی (یعنی بد مذہبی سے پہلے اس معلوم ہوا کہ اپنے جابر کا اعتقاد درست تھا پھر فاسد ہو گیا) **عَنْ**
 سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَخْلَعُونَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرُوا أَظْهَرَ فَمَا أَظْهَرُوا أَظْهَرُوا
 النَّاسُ فِي خَدِيشِهِ وَتَرَكَهُ يُقْبَضُ النَّاسُ فَقِيلَ لَهُ وَمَا أَظْهَرَ قَالَ الْإِيمَانُ بِالْبُحْثَةِ تَرْجُمَهُ سَفِيًّا
 سے روایت ہے پہلے لوگ جابر سے حدیثیں روایت کیا کرتے تھے جب تک اس نے بد اعتقاد ہی نہیں ظاہر
 کی تھی پھر جب اس نے اپنا اعتقاد دکھلا تو لوگوں نے اسکو تنہم کیا حدیث میں اور بعضوں نے اسکو ترک
 کر دیا لوگوں نے کہا کیا بد اعتقاد ہی اسکی معلوم ہوئی سفیان نے کہا جبت بریقین کرنا **عَنْ**
 يَقُولُ عِنْدِي سَبْعُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَا تَرْجُمَهُ
 جابر بن یزید جعفی نے کہا میرے پاس ستر ہزار حدیثیں ہیں جنکو میں نے روایت کیا ہے ابو جعفر سے (یعنی
 امام محمد باقر سے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** پر امام محمد باقر نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تو یہ روایتیں منقطع ہوئیں دوسرے روایت کرنا جابر البیاض
 اعتقاد شخص اس لیے یقین ہوتا ہے کہ وہ سب وائین جہوٹی اور جابر کی تراشی ہوئی ہوگی جب کہ شیخ
 اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے **عَنْ** زُهَيْرٍ يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ يَقُولُ إِنَّ عِنْدِي لَخَمْسِينَ
 أَلْفَ حَدِيثٍ مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ ثُمَّ حَدَّثْتُ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقَالَ هَذَا مِنْ الْخَمْسِينَ
 أَلْفًا تَرْجُمَهُ زہیر سے روایت ہے جابر کہتا تھا میرے پاس پچاس ہزار ایسی حدیثیں ہیں جب کہ میں نے لوگوں
 بیان نہیں کیا پھر ایک روز ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا کہ یہ اونہی پچاس ہزار میں سے ہے **عَنْ**
 سَلَامَةَ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ الْجَعْفِيَّ يَقُولُ عِنْدِي خَمْسُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ سلام بن ابی مطیع سے روایت ہو میں نے سنا جابر جعفی سے وہ کہتا
 میرے پاس پچاس ہزار حدیثیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **عَنْ** سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ
 سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْتِيَ النَّبِيَّ مُحَمَّدًا اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ
 فَقَالَ جَابِرٌ لَمْ يَجِئْنِي نَاوِيلٌ هَذَا قَالَ سُفْيَانٌ وَكَذَبَ فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ وَمَا أَسْرَدَ بِهَذَا فَقَالَ إِنَّ
 الرَّافِضَةَ تَقُولُ إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّعَابِ فَلَا تَخْرُجُ مَعَهُ مِنْ حَرَجٍ مِنْ وَلَدِهِ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادًا
 مِنَ السَّمَاءِ يُرِيدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِي أَخْرُجُوا مَعِيَ لَكَ يَقُولُ جَابِرٌ قَدْ آتَانَا وَبِئْسَ هَذِهِ الْأَكَلِيَّةُ
 كَذَبَ كَانَتْ فِي إِيحَى لَا يُوَسِّفُ تَرْجُمَهُ سفیان سے روایت ہے میں نے سنا ایک شخص نے جابر

درست نہ تھی اور دوسرے کو کہا کہ وہ نرم کو بڑھادیتا **ف** اکثر بے ایمان سودا گروں کی عادت یہی ہے کہ بچروں کے ہنانون پر جو خرید کی رقم لکھی ہوتی ہے اسکو بڑھادیتے ہیں تاکہ خریدار کو دھوکا دیکر اپنا بیع بڑھالیں یہاں ہرادیہ ہر کہ حدیث میں زیادہ کر دیتا اور بہہ دونوں لفظ اشارہ ہیں کذب کے لیے یعنی دونوں جوڑے اور کذاب تھیں **ع** **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ** **ف** شہد عندی فی علی کثیرتین ما رأیت شہادۃ جازئۃ ترجمہ حداد بن زید سے روایت ہر ایوب نے کہا میرا ایک ہمسایہ ہر بیان کی اس کی فضیلت (یعنی اسکی لیانت اور عدم کی تعریف کی) اور کہا کہ اگر وہ میرے سامنے دو گجروں پر گواہی دیرے نو میں اسکی گواہی درست نہ کہوں **ف** میں نے اس میں بھی عیب ہر کہ جوت بونا سے تو اسکو جوڑے مقدے میں بھی اسکی اعتبار نہیں ہو سکتا **ع** **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ** **ف** ذکرہ فقال **ع** **كَانَ عَنِ عَدِيٍّ نَفَقَهُ لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ لِعَدِيٍّ مَعَهُ تَمْرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ مَعَهُ** ترجمہ معمر سے روایت ہر میں نے ایوب کو کسی شخص کی غیبت کرتے نہیں سنا کہی مگر عبد الکریم بن ابی الخارق کی جسی گنیت ابو امیہ ہر ذکر کیا انہوں نے اسکا اور کہا کہ خدا رحم کرے اسپر وہ فقہ نہ تھا ایجاب مجاہد سے ایک حدیث پوچھی مگر مہ کی پہر کہنے لگا میں نے خود سنا ہر عکرمہ سے **ف** مگر صرف ہر بات سے اسکا ضعف ثابت نہیں ہونا کیونکہ شاید وہ عکرمہ سے سنکر بھول گیا ہو پھر ایوب سے سنکر اسکو یاد آیا اور روایت کرنے لگا ہر دوسرے قریون سے اور کجا جوت ثابت ہو گیا اور ضعیف کیا ہر اس عبد الکریم کو سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی اور یحییٰ بن سعید القطان اور احمد بن حنبل اور ابن عساکر نے اور عیسیٰ بن عبد الکریم البصرہ کے فاضلون اور فضہوں میں سے تھا (نوی) تقریب میں ہے کہ اسکی باپ کا نام قیس یا طارق تھا اور یہ کے میں آنکھ رہتا تھا ضعیف بخاری نے اس سے ایک یادداشت روانہ کی ہے باب قیام السیل میں اور سائی نے اس سے روایت کی ہر مگر موثری **ع** **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ** **ف** **قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى فَجَعَلَ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا رِبْدُ بْنُ أَسْمَدَ فَذَكَرَ** **ذَلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ ذَلِكَ سَأَلْنَا كَيْفَ كَفَفَ النَّاسَ زَمَنَ** **طَاعُونِ الْجَارِثِ** ترجمہ ہمام سے روایت ہر ابو داؤد اندلس (نقیع بن حارث) ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا حدیث بیان کی مجھ سے برابر بن عازب نے اور حدیث بیان کی مجھ سے زید بن اسلم نے ہم نے

یہ قنادوسے ذکر کیا انہوں نے کہا جہڑا ہے اس نے نہیں سنا براہ اور زید سی ^{۱۳} اور کہتا تھا کہ میں نے
 انہارہ بابر سے صحابیوں سے سنا ہے یہ ابو داؤد با اتفاق علماء ضعیف ہے عمر بن علی نے کہا وہ متروک
 ہے اور یحییٰ بن معین اور ابو زرعہ نے کہا وہ کچھ پسینہ نہیں اور ابو حاتم نے کہا سنکر انحدیث ہے ^{۱۴} وہ تو
 ایک بہک ہنگا تھا لوگوں کے سامنے مانتے ہیں پلا تا تھا سخت دبا کے زمانے میں ^{۱۵} یہ دبا ایک قسم کا
 پہوڑا تھا جس میں جلن ہوتے تھے اور گرد گرد او کو سرخی یا سیاہی یا سنبری پھیل جاتی تھی اور اس کے
 ساتھ غصقان اور قے عارض ہوتی رہتی تھیں اس کے زمانے میں اختلاف کیا ہے ابن عبد البر نے کہا کہ ابو بابر
 سختیائی اسی طاعون کے زمانے میں مرے ^{۱۶} مہجری میں اور ابن قتیبہ نے معارف میں صمعی سے نقل
 کیا ہے کہ یہ طاعون عبداللہ بن زبیر کے زمانے میں ہوا ^{۱۷} مہجری میں اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ
 طاعون ^{۱۸} مہجری میں ہوا اور حافظ عبدالغنی مقدسی نے کہا کہ طرف بعد طاعون کے مرا اور طاعون
^{۱۹} میں تھا اور احتمال ہے کہ ان سب لوگوں میں طاعون واقع ہوا ہو اور جارف اسکو اس لیے کہتے
 ہیں کہ جارف کو مننے چھاڑ دیا اور یہ طاعون ہی لوگوں کو جھاڑ کر لے گیا یعنی بہت لوگوں کو ہلاک کیا
 ابن قتیبہ نے معارف میں صمعی سے نقل کیا ہے کہ سب سے پہلے اسلام میں طاعون عمرو بن شام میں واقع
 ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور اسی سے مروی علیہ بن الجراح اور معاذ بن جبل اور انس بن ابی اویس
 رضی اللہ عنہ اولیٰ کے پھر دوسرا طاعون جارف واقع ہوا عبداللہ بن زبیر کے زمانے میں پھر طاعون
 دنیا کیونکہ یہ واقع ہوا اجماع عمر بن زبیر کے اور وسط اور شام اور کوفہ میں اس زمانے میں حجاج
 ظالم و اوسط میں تھا عبدالملک بن مروان کی خلافت میں اور سبکو طاعون انشراح ہی کہتے ہیں کیونکہ
 شریعت لوگ بہت اس طاعون سے ہلاک ہوئے پھر طاعون عدی بن ارطاة ^{۲۰} میں واقع ہوا پھر طاعون
 عزاب ^{۲۱} مہجری میں ہوا پھر طاعون سلم بن قتیبہ ^{۲۲} میں ہوا شعبان اور رمضان میں ان موقوف
 ہوا سوال میں اسی میں ابو یوسف سختیائی مرے اور مدینہ اور مکہ میں کوئی طاعون واقع نہیں ہوا یہ ابن قتیبہ
 نے کہا۔ ابو الحسن مدائنی نے کہا اسلام میں پانچ طاعون مشہور ہیں ایک طاعون شیر و یہ جو مدائن ہوا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ^{۲۳} مہجری میں دوسرا طاعون عمرو بن شام کے زمانے
 میں شام میں واقع ہوا اس میں بکریس ہزار آدمی مرے تیسرا طاعون جارف عبداللہ بن زبیر کے زمانے
 میں ^{۲۴} میں ہوا اس میں ہر روز ^{۲۵} تتر ہزار آدمی مرے تین دن تک انس بن مالک ذکر کرتا ہے

بیٹے یا سہ بیٹے مر گئے اور عبد الرحمن بن ابی بکر کے چالیس بیٹے جاتے رہے جو تہا طاعون فسیات جو شوال
 ششہ ہجری میں واقع ہوا یا پانچواں طاعون ۱۳۱ھ میں ہوا جب میں اور حضرت ہو گیا رمضان میں کسی دن
 ایک اس طاعون میں ایک ایک ہزار جنازے سکے المریدین آتے تھے پھر شوال میں کم ہو گیا اور ایک طاعون
 کرنے میں ہوا ۱۳۲ھ ہجری میں حسین بن علی بن ابی طالب اور طاعون عمواس ۱۳۳ھ ہجری میں واقع ہوا
 اور ابوذر غفاری نے کہا ۱۳۴ھ میں اور عمواس ایک گائون کا نام ہے درمیان مدینہ اور بیت المقدس کے قوتقادہ
 کی پیدائش ۱۳۵ھ ہجری میں ہے اور انکی وفات ایک سو سترہ میں ہوئی اس صورت میں قاضی عیاض نے
 جو اس طاعون کی تاریخ ۱۳۹ھ بیان کی ہے غلط ہوتی ہے اور یہاں یہ ضرور دو طاعونوں میں سے ایک
 طاعون مراد ہے یا ۱۳۶ھ کا طاعون مگر اُس وقت قتادہ کی عمر صرف چھ برس کی ہوتی ہے یا ۱۳۷ھ کا
 اور یہی ظاہر ہے (نوی) طاعون ہمیشہ کچھ ایک قسم کا نہیں ہوتا بلکہ بیاریوں کی ایک عمر ہے ہر ایک کا
 اپنی اپنی عمر تک قائم رہتی ہے پہلا آتہ آتہ نشوونما کرتی ہے پھر زور پکڑ جاتی ہے پھر گھٹتی گھٹتی
 بالکل دنیا سے مٹ جاتی ہے اگر زمانے میں طاعون بثورات اور پوڑوں سے ہوتا تھا چچک بھی اگر عام
 ہوتا ہی قسم میں ہے پھر بخار کا طاعون ہوا اب ہمارے زمانے میں ایک سو سال سے کہ ۱۳۸ھ ہجری میں
 ہی طاعون نے اور یہاں کا ہوتا ہے جسکو مہینہ کہتے ہیں یہ بیماری اب زور پکڑتی جاتی ہے ولایت ہند
 اور عرب اور گرم ملکوں میں تقریباً ہر سال کچھ نہ کچھ رہتا ہے ۱۳۹ھ کے اخیر میں ولایت مصر میں بھی
 شدت ہو گئی تھی اب دیکھو اسکی عمر دنیا میں کب تک رہے **عَنْ** هَمَّامٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْخَلَّي
 عَلَ قَتَادَةَ كُنَا قَامَ قَالُوا إِنَّ هَذَا يُزَعَمُ أَنَّهُ لَقِيَ نَعْنِيَةَ عَشْرِ بَدْرِيًّا فَقَالَ قَتَادَةُ هَذَا
 كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْخَارِيفِ لَا يَغِيْرُ مِنْ لَشَيْءٍ مِنْ هَذَا وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ فَوَاللَّهِ مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ
 عَنْ بَدْرِيِّ مُشَافَهَةً وَلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيِّ مُشَافَهَةً إِلَّا عَنِ سَعِيدِ
 بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ جِئَهِ هَامٌ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ ابْنِ دَاوُدَ عَنِ قَتَادَةَ بِأَنَّ يَأْجِبُ وَهُوَ أَكْبَرُ جُلَا تَوَلُّوْكَوْنَ نَعْنِيَةَ
 يَكْتُمُ هَآءِهِ كَمَا مِثْلُهَا وَهُوَ أَكْبَرُ جُلَا تَوَلُّوْكَوْنَ نَعْنِيَةَ يَكْتُمُ هَآءِهِ كَمَا مِثْلُهَا وَهُوَ أَكْبَرُ جُلَا تَوَلُّوْكَوْنَ
 طاعون جارف پہلے ہیک مالٹا کرتا تھا اسکو حدیث روایت کرتا کہ خیال تھا نہ کبھی اس کے گفتگو کی
 حدیث میں قسم خدا کی حسن بصری نے (جو ابو داؤد سے سن میں آیا وہ اور حدیث کے عالم تھے) کوئی حدیث ہم سے
 انہیں بیان کی کسی مدبری صحابی سے نہ کہ نہ سعید بن المسیب نے مگر سعد بن ابی وقاص سے **ف**

[illegible]

کلامہ

۱۰۰

سے یہ بات نجاتی ہے کہ مسلمان پر ہتیار اٹھانے والا ہم میں سے نہیں ہے بغیر مسلمان نہیں ہے ہر مسلمان
 ہتیار اٹھانے والا کبیرہ گناہ ہے تو اس سے یہ نکلا کہ کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان نہیں ہے اب کہ فرجی نہیں ہے
 پھر کیا ہوا یہ مسلمان نہ کہ فرجی عمرو بن عبیدہ کا مذہب ہے۔ اور اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ انسان ایک فرجی
 یا مسلمان اور کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان ہے مگر گنہگار خداوند کریم کو اختیار ہے کہ فیماست کہ دن کو
 گناہ معاف کرے یا چند روز کے لیے جہنم کا عذاب دیوے مگر وہ ایک دن تیرہ حبس کے حکم کو حجت میں جاوے
 گا اس لیے کہ ایمان اور کفر کا تم تھا پہرہ ضائع نہ جاوے گا اور آگے کتاب الایمان میں انشاء اللہ تعالیٰ
 بہت سی حدیثیں بیان ہوگی جن کے معترکہ مذہب رد ہوتا ہے اور اس حدیث کا مطلب ہے کہ جس
 شخص نے مسلمان پر ہتیار اٹھا کر وہ ہمارے طریق پر نہیں ہے اور ہماری راہ پر نہیں ہے مگر باب انہو شکر
 نافرمان بیٹے کو غصہ ہو کہ کہتا ہے تو میرا نہیں ہے اس طرح حدیث صحیحی تشدد اور سختی منظر ہے اور عقوبت
 ہے کہ لوگ مسلمان پر ہتیار اٹھانے سے بچیں اور شیر اس کے دوسری حدیثوں میں ہی موجود ہے مگر
 مَنْ يَخْشَى فَلَئِنَّ مَتًّا لِيُصْغِرَ غُرْدُ اَوْ غُرْدَتِ مِنْ ذُرِّهُوَكَ دِيْرٌ مِّنْهُمْ مِّنْ سَعْيٍ هُمْ يَنْهَوْنَ (نور)
سُحُل حَدَّثَنَا زَيْدٌ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قَدْ كَرِهَ اَيُّوْبَ وَسَمِعَ مِنْهُ فَنَقَدَ اَلْاَيُّوْبُ فَنَالَتْهُ
 يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّهُ قَدْ كَرِهَ عُمَرُوْنَ عُبَيْدٌ قَالَ حَاكُوْا فَبَيْنَا اَنَّا بَوْنَا مَعَ اَيُّوْبَ وَقَدْ بَكَدْنَا اِلَى
 السُّوْقِ فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَسَمِعَ عَلَيَّ اَيُّوْبَ وَاسْأَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَيُّوْبُ بَلَعْنِيْ اَذَاكَ
 كَرِهْتُمْ ذَاكَ الرَّجُلَ قَالَ حَاكُوْا سَمَاعُكَ يَقِيْنِيْ عُمَرُوْا قَالَ نَحْمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّهُ يَجِيْئُنَا بِاَشْيَاءَ
 غَرِيْبٍ قَالَ يَقُوْلُ لَهُ اَيُّوْبُ اِنَّمَا نَفِيْرُ اَوْ نَفَرِيْ مِنْ فَلَكَ الْغَرَابُ مَرَحْمَةُ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ
 روایت ہے کہ ایک شخص ہمیشہ ایوب سختیانی کی محبت میں رہتا کرتا اور ان سے حدیثیں سنتا ایک مرتبہ ایوب
 نے اسکو نہ پایا تو لوگوں نے کہا اے ایوب بکر (یکنیت ہے ایوب سختیانی کی) وہ شخص اب عمرو بن عبیدہ کی صحبت
 میں رہتا ہے حواد نے کہا ایک زمین ایوب کو ساتھ سویرے بازار کو جا رہا تھا اتنے میں وہ شخص سامنے
 سے آیا ایوب اسکو سلام کیا اور حال پوچھا پھر اس سے کہا میں نے سنا ہے تم اس شخص کے پاس رہتے ہو
 (عمرو بن عبیدہ کا نام لیا وہ بولا ہاں) اے ایوب بکر کہو کہ وہ کون ہے؟ کوئی نہیں سنا تھا ہے ایوب نے کہا ہم
 تو ایسے ہی عجیب باتوں سے بہا گئے ہیں **ع** یعنی نادر اور غریب باتوں سے جبکہ اور لوگ نہیں
 پہچانتے اور عمرو بن عبیدہ انکو روایت کرتا ہے اس لیے کہ وہ جوئے میں اور عمرو بن عبیدہ کا اعتبار

نہیں سنا۔ حاکم قال قیل لا ینب ان عمرو بن عبیدہ روٰی عن الحسن قال لا یجوز الشک من الذین فقال کذب انا سمعت الحسن یقول یجوز الشک ان من الذین ترجمہ حماد مری روایت ہے کہ کسی نے کہا کہ عمرو بن عبیدہ نے حسن سے روایت کیا ہے جو شخص نبیذ پینے سے مست ہو جاوے اور سچہ نہ پیرگنی ایوب نے کہا کہ عمرو بن عبیدہ جو بڑا ہے حسن کہتے تھے جو شخص نبیذ سے مست ہو جاوے اور سچہ نہ پیرگنی سکھن سلام بن ابی مطیع یقول بلغ ائوب ابی النعمان فاقبل علیہ یوما فقال ارایت رجلا کانتہ علیہ دینہ کیف کانتہ علی الحدیث ترجمہ سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے کہ ایوب کو خبر ہو گئی کہ میں عمرو بن عبیدہ پاس جا رہا ہوں تو ایک روز میرے پاس آئے اور کہنے لگے تو کیا سمجھتا ہے جس شخص کے دین پر تجھے بہرہ و سنا نہ ہو کیا اس کی حدیث پر تو بہرہ و سنا کر سکتا ہے سکھن ابی موسیٰ یقول فاعلم ان عمرو بن عبیدہ قیل ان یحدیث ترجمہ ابو موسیٰ کہتے تھے جو حدیث بیان کیا عمرو بن عبیدہ نے قبل اس کے کہ اس سے نکالیں نئی باتیں (یعنی بدعتیہ) سے کہے (پہلے) سکھن معاذ العنبری نابی قال کذبت الی شعبہ اسالہ عن ابی شیبہ قاضی فی البیاض فکتب الی لا نکتب عنہ شیئا وکمزق کتابہ ترجمہ معاذ عنبری نے کہا میں نے شعبہ کو کہا کہ ابوشیبہ (بطل) ایک گاؤں کا نام ہے لبر کے پاس) کے قاضی کا کیا حال ہے انہوں نے جواب میں کہا کہ مست روایت کہ اس سے کچھ اور پہلو ڈال میرا خط فاما کہ اور کوئی نہ کھیجی ایسا نہ ہوا ابوشیبہ کو خبر ہو گئی اور وہ کچھ ایذا دی اور فساد پہیلا دے۔ یہ ابوشیبہ دادا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ کا مسترد کہ ہے محدثین کے نزدیک اور اس کو پتے معتبر اور ثقہ ہیں خصوصاً ابوبکر بن ابی شیبہ جبکہ اس صنف مشہور ہے ابو ابوشیبہ نے وہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رضائے میں میں کعت تراویح پڑھیں وہی نے کہا کہ یہ حدیث ابوشیبہ کی منکر حدیثوں میں سے ہے سکھن عفان قال حدیث حاکم بن سکیمة عن صالح بن صالح اللخثی بحدیث عن ثابت فقال کذب وحدیث کھما عن صالح بن صالح اللخثی بحدیث فقال کذب ترجمہ عفان مری روایت ہے مری نے حماد بن سلمہ سے ایک حدیث بیان کی صالح مری کی انہوں نے کہا جو بڑا ہے یہ صالح مری بشر کا بیٹا لبر ہے مری کا بیٹا عبدون اور زابدون مری سے تھا اور مری اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ باپ اس کا عربی تھا اور ان

قال

ابوشیبہ قاضی

صالح مری

اور کسی نونہی جگہ بنی مڑھ کی ایک عورت نے آواز کیا تھا صالح مڑھی کی حکایتیں صدیقیوں میں بہت مشہور
میں آواز انکی نہایت عمدہ تھی قرآن بڑی خوش آوازی سے پڑھتی تھی یہاں تک کہ بعض لوگ انکا قرآن
سنا کر خوف کر مارے سرگئے ہیں یہ خود بھی بہت صالح اہم بھی اور خدا ترس تھی اکثر خدا کے خوف سے رو یا
کرتے مگر حدیث کی روایت میں انکا اعتبار نہیں جیسے اور بگڑ چکا کہ درویشی اور چیز ہے اور حدیث کی روایت
اور چیز ہے **ابن داؤد** قَالَ قَالَ لِي شُعْبَةُ اَنَّ جَدَّيْ بَنَ حَازِمَ فَقُلْتُ لَكَ لَا يَجْعَلُ لَكَ اَنْ
تُرَوِّى عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ كَاَنَّهُ يَكْذِبُ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ قُلْتُ لَشُعْبَةَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَنْ الْحَكَمِ بِأَشْيَاءَ لَمْ أَجِدْ لَهَا أَصْلًا قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا أَيْ شَيْءٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَكَمِ أَصْلَ الْإِسْمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أَحَدٍ فَقَالَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ الْحَكَمِ
عَنْ مَقْسَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّخَعِ عَنْ أَبِي النَّخَعِ عَنْ أَبِي النَّخَعِ عَنْ أَبِي النَّخَعِ عَنْ أَبِي النَّخَعِ
قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا تَقُولُ فِي أَوْلَادِ الرِّثْمَا قَالَ يُصَلُّ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ مِنْ حَدِيثٍ عَنْ يَزِيدٍ قَالَ
يَزِيدُ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصَرِيِّ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ جَدُّهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنْ رَوَايَةِ هِيَ مَجْهُدٌ عَنْ شُعْبَةَ نَعَى كَمَا تَوَجَّرُ بِنَ حَازِمَ بَابِ
جَاوِدَ كَمَا تَجَّوَّجُ كَوْرَسَتْ نَهْنِى حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ رَوَايَةِ كَرْنَا كِيُونَكُ وَهْ جَوْثُ بُولْتَا هَ ابْنُ دَاوُدَ نَعَى كَمَا
مِنْ شُعْبَةَ عَنْ يَوْجَا كِيُونَكُ مَعَاوِمُ هُوَا كُ وَهْ جَوْثُ بُولْتَا هَ شُعْبَةَ نَعَى كَمَا اسْوَجُ عَنْ حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَكَمُ عَنْ
بَنَ حَازِمَ شَيْئِينَ نَفْسَلُ كَيْنَ حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ نَعَى كَمَا نَبَاؤُ مَيْنَ نَعَى كَمَا وَهْ كُونُ سَيَّ حَشِيئِينَ مَيْنَ شُعْبَةَ نَعَى كَمَا
مَيْنَ نَعَى حَكَمُ عَنْ يَوْجَا كِيُونَكُ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّيْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى حَكَمُ عَنْ يَوْجَا كِيُونَكُ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّيْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَمَا نَهْنِى بَنَ حَازِمَ نَعَى حَكَمُ عَنْ رَوَايَةِ كَرْنَا كِيُونَكُ مَعَاوِمُ هُوَا كُ وَهْ جَوْثُ بُولْتَا هَ شُعْبَةَ نَعَى كَمَا اسْوَجُ عَنْ حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَكَمُ عَنْ
اَللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى حَكَمُ عَنْ يَوْجَا كِيُونَكُ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّيْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى حَكَمُ عَنْ يَوْجَا كِيُونَكُ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّيْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَيْنَ كَمَا كَيْتُ هُوَا اَنَّهُوْنَ نَعَى كَمَا اَوْنَبَرُ نَاظِرُ هِيَ جَاوِدُ عَنْ حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ نَعَى كَمَا كَسُ عَنْ رَوَايَةِ كَرْنَا كِيُونَكُ مَعَاوِمُ هُوَا كُ وَهْ جَوْثُ بُولْتَا هَ شُعْبَةَ نَعَى كَمَا
اَسَابِئِينَ اَنَّهُوْنَ نَعَى كَمَا حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ نَعَى كَمَا مَجْهُدُ حَكَمُ عَنْ يَوْجَا كِيُونَكُ مَعَاوِمُ هُوَا كُ وَهْ جَوْثُ بُولْتَا هَ شُعْبَةَ نَعَى كَمَا اسْوَجُ عَنْ حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَكَمُ عَنْ
سَعَسَا اَنَّهُوْنَ نَعَى حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ نَعَى كَمَا مَجْهُدُ حَكَمُ عَنْ يَوْجَا كِيُونَكُ مَعَاوِمُ هُوَا كُ وَهْ جَوْثُ بُولْتَا هَ شُعْبَةَ نَعَى كَمَا اسْوَجُ عَنْ حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَكَمُ عَنْ
كِيُونَكُ شُعْبَةَ نَعَى حَكَمُ عَنْ يَوْجَا كِيُونَكُ مَعَاوِمُ هُوَا كُ وَهْ جَوْثُ بُولْتَا هَ شُعْبَةَ نَعَى كَمَا اسْوَجُ عَنْ حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَكَمُ عَنْ
بَنَ حَازِمَ نَهْنِى بَنَ حَازِمَ نَعَى حَكَمُ عَنْ يَوْجَا كِيُونَكُ مَعَاوِمُ هُوَا كُ وَهْ جَوْثُ بُولْتَا هَ شُعْبَةَ نَعَى كَمَا اسْوَجُ عَنْ حَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَكَمُ عَنْ

ولد الزہار نماز چارہ پڑھنے کے باب میں جن بصری کا قول نقل کیا اور جن نے ادنیٰ سے حضرت علی کا قول
روایت کیا اگرچہ احتمال ہے کہ اس باب میں جن اور علی دونوں سے منقول ہو مگر حدیث کو حفظ اور اولاد
کا کذب اور دلائل اور فرائض سے پہچان لینے میں جن بن عمارہ بجلی ابو محمد کوئی ہے قاضی بغداد کا اور
بالاتفاق ضعیف ہے اور متروک علی بن یزید بن ہارون و ذکر بن زیاد بن میمون فقال حکمہ
ان لا اروی عنہ شیئاً ولا عن خالد بن محمد و قال لقیبت بن زیاد بن میمون فسالته
عن حدیث محمد بنی یہ عن بکر المزنی ثم عدت الی محمد بنی عن یزید بن محمد عن ابی عبد اللہ
بعین الخبیث کان یسأل ابی عبد اللہ قال الخولانی سمعت عبد الصمد و ذکر عن زیاد بن میمون
فنسبہ الی الکنز یہ ترجمہ یزید بن مارون نے ذکر کیا زیاد بن میمون کا اور کہا میں نے سنا کہ یہ ہے
کہ اس کے کچھ روایت نکر دیں گانہ خالد بن محمد مرج سے یزید نے کہا میں نے زیاد بن میمون سے سنا اور اس کے ایک
حدیث پہچی اس نے روایت کیا اس کو بکر بن عبد اللہ مرنی سے پہر میں اس سے سنا تو اس نے روایت کیا
اوسی حدیث کو مورق بن شرج سے پہر میں اس سے سنا تو روایت کیا اوسی حدیث کو حسن سے اور یزید بن
مارون اندرون کو یعنی زیاد بن میمون اور خالد بن محمد کو چھوٹا کہتے تھے حسن جلوانی نے کہا میں نے
عبد الصمد سے سنا میں نے ذکر کیا زیاد بن میمون کا انہوں نے کہا جھوٹا ہے **ف** زیاد بن میمون بصری
جس کی کنیت ابو عمار ہے ضعیف ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں کہا کہ ترک کیا اس کو محدثین نے اور خالد بن محمد
درسطی بھی ضعیف ہے نسائی نے اس کو ضعیف کیا کنیت اس کی ابو روح ہے اور اس نے دیکھا ہے از
بن مالک بن زکریا (نوسی) **عن** محمود بن عیسیٰ قال قلت لابی داؤد الطیالسی قال اکتوت
عن عباد بن منصور فما لک لم تسمعه منہ حدیث العطارۃ الذی روی لنا الثوری
ثمیل فقال لی اسکت فانا لقیبت بن زیاد بن میمون وعبد الرحمن بن مہدی فسالته
فقلنا لہ ہذا الاحادیث الی تو یبھا عن انس بن مالک فقال ارایتما رجلاً کین نب
فیترجی الکیس یتوب اللہ علیہ قال قلنا نعم قال ما سمعنا من انس من ذالقیلا ولا
کثیرا ان کان لا یعلم الناس فانما لا نعلم ان ائی لہ انما قال ابو داؤد فبلغنا بعد ان
یروی فانینا انا وعبد الرحمن بن مہدی فقال الثوبی ثم کان بعد یحدث فترکنا
ترجمہ محمود بن عیسیٰ سے روایت ہے میں نے ابو داؤد الطیالسی سے کہا تم نے عباد بن منصور سے بہت روایتیں کیں

زیاد بن میمون

قال ابن عساکر

تو کیا سبب ہے تم نے وہ حدیث نہیں سنی عطاء و عورت کی جو روایت کی انہیں میں سے بہار کر لیا
 وہ عطاء کی حدیث یہ ہے کہ ایک عورت غشی میں پڑی عطار کی جبکہ نام حوالا رہتا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم پاس آئی تو حضرت عائشہ سے غشی اور انہیں فائدہ کا حال بیان کیا آپ فائدہ کی بزرگیاں بتا رہی ہیں یہ
 حدیث بہت طویل ہے اور صحیح نہیں ہے۔ ابن عباس نے اسکو پورا نقل کیا ہے روایت کیا ہے اس حدیث
 کو زیادہ بن مہیون نے انس سے **ف** انہوں نے کہا چپ سے میں اور عبدالرحمن بن مہدی دونوں یا
 بن مہیون سے ملے اور انس سے پوچھا ان حدیثوں کو جو وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ بولتا ہم دونوں کیا سمجھتے
 ہو اگر کوئی شخص گناہ کرے پہر تو بڑے کرے تو کیا اور قتال معات نہیں کرے گے عبدالرحمن نے کہا البتہ
 معات کریگا زیادہ نے کہا میں نے انس سے کچھ نہیں سنا نہ بہت حکم اگر لوگ اس بات کو نہیں جانتے تو کیا
 تم ہی نہیں جانتے (یعنی تم جانتے ہو) میں انس سے طے نہ کر رہا ہوں۔ ابو داؤد نے کہا پہر عجب کو خبر
 پہر پوچھی کہ زیادہ روایت کرتا ہے انس سے میں اور عبدالرحمن پہر گئے اس نے کہا میں تو بہر کرنا ہوں پہر وہ بعد
 اسکو روایت کرنے لگا آخر میں نے اسکو بڑے کر دیا (یعنی اس سے روایت چھوڑ دی کیونکہ وہ جھوٹا لکھتا اور جو
 یہی کیا کہ تو بہر کا ہی خیال اسکو چھوڑ دیا) **ع** شَبَابَةُ قَالَ كَانَ عَبْدُ الْقَدُوسِ يَخْتَلِفُ
 يَقُولُ سَوْدَةُ بْنُ سَفِيَّةَ قَالَ شَبَابَةُ وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْقَدُوسِ يَقُولُ فَخَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْضَرَ الْمَوْحَ خَضًا قَالَ فَنَبِلَ لَدَايَ مَتَى يَخْضَرُ قَالَ يَقْبِضُ يَخْضَرُ
 وَخَضَ يَخْضَرُ خَضًا خَضًا خَضًا وَخَضَ خَضًا خَضًا خَضًا خَضًا خَضًا خَضًا خَضًا خَضًا خَضًا خَضًا خَضًا خَضًا
 سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ
 الْعَيْنُ أَلَمَّا خَضَ الْإِنِّي تَبَعْتُ فَبَكَرْتُ قَالَ كَحَرَّ بَابِ الْأَمْعِيضِ تَرْجَمَهُ شَيْخُ بَنِي بَرَاءٍ رَأْسِي
 روایت عبدالقدوس سے حدیث بیان کرتا تھا تو کہتا تھا سدید بن عطاء اور کہتا تھا منع کیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے رُوح لینے ہوا کو غرض میں لینے سے لوگوں نے کہا اسکا سنب کیا ہو وہ بولا
 یہ کہ وہ درار میں ایک سراخ کرے ہوا آنے کے لیے **ف** یہ سب عبدالقدوس کی تصحیفات اور غلطیاں ہیں
 اس سے غلطی کی حدیث کی اسناد اور متن دونوں میں اسناد کی غلطی تو یہ ہے کہ رومی کا نام سدید بن
 عطاء ہے غین اور ہے سید عطاء بن عین اور قاتل سر اور متن کی غلطی یہ ہے کہ رُوح غنیمت ہے غنیمت جان نہ
 رُوح غنیمت ہے راجب منہ ہوا کے ہیں اور غرض غنیمت سے ہے غرض غنیمت سے اور اصل معنی حدیث کی یہ

میں کہ آپ نے منع کیا جاندار کو نشانہ بنا کر مارنے سے جو بحسبہ القدوس اولیٰ ہٹ کر کہہ کر کہہ کر دیا۔
فت امام مسلم نے ابن مین نے سنا عبد اللہ بن عمرو قری سے اونہوں نے سنا حماد بن نسیہ نے اونہوں
 نے کہا ایک شخص جب مہدی بن ہلال کی دن تک بیٹھا یہ کیسا کہاری چشمہ ہے جو بیٹھا نہ مہاری طرف
 شخص نے لانا اے ابی اسماعیل **فت** ابو اسماعیل کہتے ہیں حماد بن زید کی کہاری چشمہ سے اونکی غرض مہدی
 بن ہلال کو ضعیف کرنا تھا اور اتفاق کیا یہ محمد بن نے اوس کے ضعف پر ناسی نے کہا وہ بھر کا رہنور
 ہے اور ترک ہے روایت کرتا ہے داؤد بن ابی ہند اور یونس بن عبدیہ سے (نوی) **فت** اسکی آئی
 عو کہ قال ما بلغنی عن الحسن حدیث الا انکیت یہ ابان بن ابی عیاش فقرا عکے
 ترجمہ ابو عوانہ سے روایت ہے مجھ جس سے کوئی روایت نہیں پہنچی مگر میں نے جو چاہا اسکو ابان بن ابی عیاش
 سے اوس کے پڑا اسکو میرے سامنے **فت** ابو ابان کا یہ حال تھا کہ جو بات اوس سے پوچھتے وہ اسکو روایت
 کرتا جس سے اور یہ دلیل ہے اسکو کہ کذب اور جھوٹ کی تقریب میں ہے کہ ابان بن ابی عیاش اسکی کنیت
 ابو اسماعیل عبدی ہے اور یہ ترک ہے **فت** علی بن مرثدہ قال سمعت ابان حدیثہ عن الزکات
 من ابان بن ابی عیاش فھو من الف حدیث قال علی بن مرثدہ حدیثہ فاحذر فی انہ
 راوی التیمی علی اللہ علیہ وسلم فی المناکم فتر من علیہ ما سمع من ابان کما عرفت
 منہ انا بشیئنا کیریل حمسہ اوستہ ترجمہ علی بن مسہر سے روایت ہے میں نے اور حمزہ زیات
 نے ابان بن ابی عیاش سے قریب ایک ہزار حدیثوں کے سنیں علی نے کہا پہلے میں حمزہ سے ملا انہوں نے
 بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور جو کہ ابان سے سنا تھا وہ آپ کو
 سنا یا آپ کو نہ پہچانا اور حدیثوں کو نہ تھوڑی سی حدیثیں قبول کیں یا پھر یا چہ **فت** نوی نے
 کہا کہ مقصود اس روایت کو لانے سے تا یہ ہے اور اس امر کی جو اور ثابت ہو چکا کہ ابان بن ابی عیاش ضعیف
 ہے نہ یہ بات کہ خواب سے کوئی امر یقیناً ثابت ہو سکتا ہے یا خواب سے کوئی سنت جو ثابت ہو گئی ہے
 باطل ہو سکتی ہے یا جو باطل ہو گئی ہے وہ ثابت ہو سکتی ہے اور سپر علماء کا اجماع ہے کہ خواب کوئی
 دلیل شرعی نہیں ایسا ہی کہا فاضل عیاض نے اور ہمارے صحابہ بھی یہی کہا ہے اور اتفاق کیا ہے ہر
 بات پر کہ خواب سے کوئی بات شرعی کی بدل نہیں سکتی اور یہ امر اوس حدیث کو خلاف نہیں ہے کہ جس نے مجھے
 خواب میں دیکھا اور اس کے گرد دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت بن نہیں سکتا اسی حدیث کا مطلب یہ ہے

مہدی بن ہلال

ابان بن عیاش

کہ آپ کو خواب میں دیکھنا صحیح ہے اور مثل ادب شیطان پریشان خیالات کہ نہیں ہو مگر حدیث میں یہ بات کہاں لکھی ہے کہ خواب میں من جو کہوں وہ ایک شرعی حکم ہے اور خواب کی حالت غفلت کی حالت ہے نہ ضبط اور تحقیق کی اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ روایت اور شہادت قبول کر نیکی لیے ضرور ہے کہ راوی اور شاہد بیدار اور ہوشیار صحیح الحفظ قلیل الخطا ہو اور جو شخص سو رہا ہے اُس میں یہ کوئی صفت نہیں بچہ راوی کی روایت کی قبول ہوگی مگر یہ سبجے بیان ہوا اُس صورت میں ہے کہ خواب میں کوئی ایسی بات سنی یا دیکھی جو شرع و شریعت کے خلاف ہو یا اگر وہ بات سنی یا دیکھی جو شرع و شریعت کو روکے یا باطل ہو یا آپ کو منہ کرتے دیکھو اوس کام سے جو شرع و شریعت کو روکے منع ہو یا اوس کوئی دنیا کا کام جو حسین کوئی مصلحت ہو تو بالاتفاق اور خواب پر عمل کرنا مستحب ہے کیونکہ یہ حکم خواب سے ثابت نہیں ہوا وہ تو پہلے ہی سے ثابت ہو چکا ہے (انتہی) مترجم کہتا ہے کہ اگر خواب کی باتوں کو ایک دلیل شرعی قرار دیا جاوے تو بڑی قباحت پیدا ہوتی ہے وہ یہ کہ ہر شخص دعویٰ کرے گا کہ میں نے خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا ہے کہ اسکی تصدیق دشوار ہوگی اور آئین شک نہیں کہ جو لوگ صالح اور دیندار اور خدا پرست عاشق رسول ہیں انکی خواب اکثر صحیح ہوتی ہیں پر انکی صحت سے ہر سے معلوم ہو سکتی ہے نہ شرح کی صحت خواب **عمر** دیکھا بن عبد بنی قال قال لی ابی اسحاق الکفرانی اکتب عن بقیۃ ما راوی عن المعرووفین وہ ککتب عنہ ما راوی عن عبد المعرووفین قال ککتب عن اسمعیل بن عیاض ما راوی عن المعرووفین ولا عن غیرہم ترجمہ ذکر ما راوی عن المعرووفین ما راوی عن المعرووفین (ابوہم بن محمد بن حارث بن اسماعیل بن عیاض کوئی) نے (جو حدیث کو) بڑے امام اور ثقہ اور فاضل تھے (لکھ دے تو بقیہ (بن ولید) کی وہ حدیث ہے جو روایت کرے وہ مشہور لوگوں سے اور اسے لکھ اس حدیث کو جو روایت کرے محبوب لوگوں سے اور اسے لکھ اس حدیث کو جو روایت کرے مشہور لوگوں سے یہی **ف** نووی نے کہا یہ قول ابوہماق کا اسمعیل بن عیاض کے حق میں خلاف ہے اور یہ حدیث کے عباس نے کہا میں نے یحییٰ بن معین سے سنا وہ کہتے تھے اسمعیل بن عیاض ثقہ ہے اور شام والوں کے نزدیک بقیہ سے بہتر تھا ابن ابی شیبہ نے کہا میں نے یحییٰ بن معین سے سنا وہ کہتے تھے اسمعیل بن عیاض ثقہ ہے اور عراق کے اہل کبر اجاتے تھے اسکی روایت کو اور بخاری نے کہا اسمعیل بن عیاض کی روایت شام کے لوگوں کی صحیح ہے عمرو بن علی نے کہا جب یہ اپنی شہر والوں سے روایت کرے تو اسکی حدیث صحیح ہے اور جب اہل مدینہ سے روایت کرے تو اسکی حدیث صحیح ہے ہشام بن عروہ اور یحییٰ بن سعید اور اسمعیل بن ابی صالح سے روایت کرے

تو وہ کہ نہیں اور یعقوب بن یسحاق کہ میں اپنے یاروں کے ساتھ تہادہ کرتے تھے شام کا علم اسماعیل بن عیاض
 کے پاس ہے یعقوب نے کہا بعض لوگوں نے اسماعیل کے حق میں کلام کیا ہے اور وہ فقہی عادل ہے سب زیادہ جا
 ہے شام والوں کی حدیث کو اور اکثر اس حق میں یہ کلام کیا ہے کہ وہ غریب ضعیف روایت کرتا ہے اور مدنی
 کے فقہ لوگوں سے بھی کہ اسماعیل فقہ ہے شام والوں سے روایت کرنے میں اہل حجاز سے اس کی روایت
 مستقیم نہیں کیونکہ اس کے کتاب تلف ہو گئی تھی اور اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا الباقی نے کہا وہ ضعیف ہے مگر
 اس کی روایت بھی جاوگی اور میں نہیں جانتا کہ کوئی بازرہا ہوا اس کی روایت سے اس ابو اسحق خزازی کے۔ ثریانی
 نے کہا وہ بقیہ سے بہتر ہے اور بقیہ کی بہت حدیثیں منکر ہیں احمد بن ابی انجراری نے کہا وہ کچھ سے مجسّم کہا تھا
 یہاں لوگ روایت کرتے ہیں اسماعیل بن عیاض سے میں نے کہا مان ولید اور مروان تو اس سے روایت کرتے
 ہیں ابوشیم اور محمد بن ایاس روایت نہیں کرتے انہوں نے کہا شیم اور محمد بن ایاس کیا میں شہر والے ولید
 اور مروان ہیں اس لئے ولید اور مروان ہی مستقیم ہیں اور جب یہ روایت کرتے ہیں تو کافی ہے (نوی) **عن**
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ دَخَلَ الزُّجَلُ بَيْتَهُ لَوْ أَنَّهُ لَكُنِيَ الْأَسْرَحِيُّ وَ لَيْتَنِي
الْكُنَى كَانَ دَخَرًا لِّمُحَمَّدٍ ثَنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرَّحَاطِيِّ فَظَنَرْنَا كَأَنَّا ذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ وَ سَمِعَهُ
 عبد الصبر بن مبارک نے کہا بقیہ بن ابولید اچھا آدمی تھا اگر وہ ناموں کو کنیت سے بیان نہ کرتا اور کنیت کو
 ناموں سے (یعنی بقیہ کی یہ عادت خراب ہے کہ تدبیر اور تمسک کرتا ہے راویوں کا عیب چھپانے کے لیے نام کو
 کنیت سے بدل دیتا ہے اور کنیت کو نام سے تا لوگ پہچان نہ لیں) ایک مدت تک اس سے حدیث بیان کرتا تھا
 ابوسعید و حاطی سے جب ہم نے غور کیا (کہ حاطی کون شخص ہے) تو معلوم ہوا کہ وہ عبد القدوس ہے **و**
 یعنی عبد القدوس بن حبیب کلامی ابوسعید شامی جس کا بیان اور گزرا اس کا نام شہور ہے کنیت اس کی مشہور
 نہ تھی تو بقیہ اس کو کنیت سے ذکر کرنا شروع کیا تاکہ لوگ پہچان نہ لیں **عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ**
الْبَنِي الْمُبَارَكِينَ يَقُولُهُ كَذَابٌ إِلَّا عَبْدُ الْقُدُّوسِ فَإِنَّ سَمْعَهُ لَكُلِّ قَوْلٍ لَهُ كَذَابٌ
 ترجمہ عبد الرزاق سے روایت ہے عبد الصبر بن مبارک کو میں نے نہیں سنا کسی کو صاف چوڑا کہتے ہو مگر عبد
 القدوس کو وہ کہتے تھے چوڑا ہے **عَنْ أَبِي نُعْمٍ وَ ذَكَرَ الْمُعَلَّى بْنُ عُرْفَانَ فَقَالَ قَالَ حَدَّثَنَا**
أَبُو زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ بِصُفْتَيْنِ فَقَالَ أَبُو نُعْمٍ أَمَّا لَأُعْبِتَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَمِيمٌ
 ابونعیم نے ذکر کیا معلی بن عرفان کا تو کہا کہ متنازع ہے کہا مجسّم حدیث بیان کی ابو ذر نے کہنے ہمارے سامنے عبد

عبد القدوس

معلی بن عرفان

وہ ثقہ نہیں ہے اور پوچھا میں نے اول یہو شعبہ کہ جسے روایت کرتا ہے ابن ابی ذہبیا نہوں کہ ما وہ ثقہ نہیں ہے **ف** یہ وہ شعبہ نہیں ہے جو حدیث کے مشہور امام ہیں وہ ثقہ بن حجاج بصری ہیں اور یہ شعبہ بن دینار ناسخی ہے مولیٰ ابن عباس کا او کی کنیت ابو عبد اللہ یا ابو جحش ہے او کو ضعیف کیا ہے بہت اہم حدیث احمد بن حنبل اور شعبہ بن معین نے کہا وہ کچھ برابر انہیں ابن عدی نے کہا میں نے او کی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی تقریب میں ہے کہ یہ شعبہ سچا ہے مگر حافظہ اس کا خراب تھا **ف** اور پوچھا میں نے اول یہو صالح کو جو مولیٰ ہے تو اس کا او نہوں کہ ما وہ ثقہ نہیں ہے **ف** یہ صالح مینا ہے بہتان کا مدینہ کا رہنبر والا اور اس کو مولیٰ تو اسے کہتے ہیں اس لیے کہ عمرت (اس کو آزاد کیا تھا وہ اپنی بہن کے ساتھ تو ام بیٹے جردان پیدا ہوئی تھی امام مالک نے صالح کو ضعیف کیا لیکن روایت کیا اس کے ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے بھی بن حبان نے کہا وہ ثقہ ہے اور مالک (اس کو ضعیف کیا وہ بڑا ہو گیا تھا اور اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا اسی طرح ثوری نے بھی اس کو جب پایہ سٹہ کیا تھا تو سنین اس سے کسی منکر حدیث نہیں لیکن جن لوگوں نے روایت کیا ہے اس کے قبل اختلاف (یعنی حافظہ بگڑنے) کے ان کی روایت صحیح ہے ابن عدی نے کہا ابن ابی ذہب اور ابن جریر اور زبایہ بن سعد نے اس سے سنا ہے قبل اختلاف کے اور ادون کی روایت میں کوئی برائی نہیں **ف** اور پوچھا میں نے اون کے حرام بن عثمان کو او نہوں کہ کہا وہ ثقہ نہیں ہے **ف** یہ حرام بن عثمان انصاری سلی ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے نیز میں نے کہا وہ شعیب تھا روایت کرتا ہے جابر بن عبد اللہ سناخی نے کہا وہ ضعیف ہے **ف** اور پوچھا میں نے امام مالک سے ان پانچوں آدمیوں کو (شکا ذکر او پر گذرا) او نہوں کہ ما وہ ثقہ نہیں ہیں اپنی حدیث میں اور میں نے پوچھا اوں سے ایک اور شخص کو جب کا نام میں بھول گیا تو او نہوں نے کہا تو نے اس کی روایت میری کتابوں میں دیکھی ہے میں نے کہا نہیں امام مالک (اس کا) کہہ اگر وہ ثقہ ہوتا تو اس کی روایت میری کتابوں میں دیکھتا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں سے امام مالک نے اپنی کتابوں میں روایت کی ہے وہ سب ثقہ ہیں مگر یضرو نہیں کہ سب لوگوں کے نزدیک ثقہ ہوں البتہ امام مالک کو نزدیک ثقہ ہیں اختلاف کیا ہے علمائے اس کے میں نے کہا اگر کوئی ثقہ شخص ایک بھول سے روایت کرے تو اس سے اس بھول کی توفیق ہو گی یا نہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ حدیث روایت کرنا اس کے باعث توفیق کا اور یہی ٹھیک ہے کہ یہ نہ کہہی ثقہ غیر ثقہ سے روایت کرتا ہے نہ اس وجہ سے کہ وہ روایت دلیل اور محبت ہو بلکہ اعتبار اور تائید کے لیے البتہ جب ثقہ ایسا ہے

۵۵

صالح مولیٰ امام

حرام بن عثمان

اسکی کنیت ابو موسیٰ ہے یا ابو محمد غفاری مدنی اصل اسکی کوئی ہے اسکو خیاط یا خیاط کہتر مرن یا خیاط کجی مرن
 میں نے کہا ہوا خیاط (درزی) تھا پھر اس میں کو چھڑ کر خیاط ہوا (یعنی گپہ پچھڑ لگا خطہ سے) پھر اسکو چھڑ کر
 خیاط ہوا (یعنی پتے چھاٹنی والا) تقریب میں ہر کہ یہ متروک ہر قال مسلم و سمعت الحسن بن عیسیٰ
 یقول قال لی ابن المبارک اذا قدمت علی خبریر فاکتُب علیہ کُلُّہُ الاَحادِیثِ کَلِّتَہُ
 لَکَ تَکْتُبُ حَدِیثَ عُبَیْدِ بْنِ مُعَیْبٍ السَّیِّئِ بْنِ اَسْمَاعِیلَ وَحُمَیْدِ بْنِ سَالِحٍ مَرَّجَمِ بْنِ
 عِیْسَیٰ کہ جس پر کہا عبد الرحمن مبارک نے جب تو خبریر کے پاس جاوے تو اسکا سارا علم کہہ (یعنی سب صحیح
 اسکی روایت کر) مگر میں اوسوں کی حدیثیں مت کہہ عبیدہ بن معتب اور سری بن اسعیب اور محمد بن سالم
 کی روایتیں **ف** کیونکہ یہ صنعت ہمیں بروی نے کہا یہ یقین کوئی ہیں اور متروک قال مسلم بن
 الحجاج وَاشْبَاہُ مَا ذَکَرْنَا مِنْ کُلِّ اَہْلِ اَہْلِ الْعِلْمِ فِی مُتَعَدِّی وَآلِ الْحَدِیثِ وَآخِبَارِهِمْ عَنْ
 مُعَاوِیَہِمْ کَثِیْرٌ یَقُولُ الْکِتَابُ بِیْنِ کُمَا عَلَی اسْتِصْصَاہِ وَفِی مَا ذَکَرْنَا کَہَا یَہُ لَکِنِّ لَکُمَا
 وَعَقْلٌ مِّنْ کُلِّ الْقَوْمِ فِی مَا قَالُوا مِنْ ذَٰلِکَ وَیَکُونُ مَرَّجَمٌ سَلَمَ لَہُ لَہُ اسکی مانند جو ہم سے ذکر
 کیا اہل حدیث کا کلام متہم راویوں میں اور انکو عبید بن معتب ہر جس کے سب بیان کرنے سے کتاب لینی ہر
 جاوگی اور جس سے نہ ہو بیان کیا وہ کافی ہے اس شخص کے لیے جو قوم کا مذہب سمجھ بوجہ جاوے **ف**
 یعنی یہ کتاب کچھ جرح اور نقد کی تہڑی ہے کہ اوس میں سب راویوں کا حال بیان کیا جاوے بلکہ جرح اور
 نقد کی تو جواڑی بڑی بڑی کتاب میں بنی میں جنہیں تمام راویوں کا پورا پورا حال بیان کیا گیا ہے

یہاں تو چند راویوں کا عیب ایہ حدیث کی

اقوال سے بیان کیا گیا صرف اس مقصد کے لیے کہ اہل حدیث کے نزدیک راویوں کا عیب اور سقم بیان کرنا برا
 نہیں اور اسکو غیبت میں داخل نہیں کرتے وَ اِنَّمَا اَلْزَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَلْکَشْفَ عَنْ مُعَاوِیَہِ وَآلِ
 الْحَدِیثِ وَنَاظِلِ الْاَخْبَارِ رَاَوْثُوْا بِذَٰلِکَ حَتَّی سَلُّوْا اِلَیْہِ مِنْ عَظِیْمِ الْخَطَرِ اِذَا کُنْتُمْ
 فِیْ اَمْرِ الدِّیْنِ اِنَّمَا تَنْتَهِیْ بَحْلِیْلٍ اَوْ تَحْرِیْمُ اَوْ اَمْرٌ اَوْ نَهْیٌ اَوْ تَرْغِیْبٌ اَوْ تَرْهِیْبٌ فَاِذَا کَانَ
 الرَّاُوِیُّ لَهَا لَیْسَ بِمَعْدِنٍ لِیَصْدِقَ وَالاَ مَا ذَکَرْنَا قَدْ مَعَّ عَلَى الرَّوِیَةِ عَنْہُ مِنْ قَدْ عَرَفَ
 وَلَمْ یَعِیْنِ مَا فِیْہِ لَیْخْرِ اَوْ مَنَّ جَعَلَ مَعْرِفَہُ کَانَ اِنَّمَا یَفْعَلُہُ ذَٰلِکَ عَاشَا لَعَوَامِ النَّاسِ
 اِذَا کَانَ یَوْمٌ عَلَیْہِ بَعْضٌ مِّنْ سَمْعِ ذَٰلِکَ الْاَخْبَارِ اَنْ یَّسْتَعْمِلَ اَوْ لَیْسَتْ یَعْمَلُ بَعْضُہَا وَکُلُّہَا

سری بن اسعیب
 محمد بن سالم
 عبید بن معتب

عظیم الخط

آقا

اَوْ اَكْثَرُهَا اَكَاذِيبٌ لَا اَصْلَ لَهَا مَعَ اَنَّ الْاَكْبَارَ الصَّحَّاحَ مِنْ رِوَايَةِ الثَّقَاتِ وَاهْلِي الثَّقَاتِ هُمْ حَادِثٌ
 اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُضْطَرَّ اِلَى نَقْلِ مَنْ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَلَا مُقَنَّنٍ ترجمہ اور حدیث کو اماموں نے راویوں
 کا عیب کہہ کر یا ضرور سچھا اور سر بات کا فتویٰ دیا جب اون سے پوچھا گیا اس لیے کہ یہ بڑا سہم کام ہے کیونکہ بڑے
 کی بات جب نقل کیجا ویکی تو وہ کسی امر کے حلال ہونے کے لیے ہوگی یا حرام ہونے کے لیے یا دو سہم کی سی بات کا
 حکم ہوگا یا کسی بات کی مخالفت ہوگی یا کسی کام کے طرف غرضت دلائی جاوے گی یا کسی کام سے ڈرایا جاوے
 گا بہر حال جب اوی سچا اور امانت دار نہ ہو پھر اوس کے کوئی روایت کرے جو اس کا حال کو جاننا ہو اور وہ حال اس کے
 سے بیان نہ کرے جو نہ جانتا ہو تو گنہگار ہوگا اور وہی کاوینے والا ہوگا عوام مسلمانوں کو اس لیے کہ بعض لوگ
 ان حدیثوں کو سنیں گے اور ان سب پر یا بعض پر عمل کریں گے اور شاید یہ سب اسمیں اکثر جھوٹی ہوں۔
 (اور بعض نسخوں میں یہ ہے کہ اس میں کم یا بہت جھوٹی ہوں) جنہی اصل نہ ہو حالانکہ صحیح حدیثین ثقہ لوگوں
 کی اور جن کے روایت پر قناعت ہو سکتی ہے کیا کم میں کہ بے اعتبار اور جسکی روایت پر قناعت نہیں ہو سکتی
 اوی روایتوں کی احتیاج پڑی **ف** یعنی روایت کرنے کے لیے صحیح حدیثین ہزاروں میں بہ ضرورت
 کیا ہے کہ اکثر جھوٹ کر ضعیف اور منکر اور موضوع حدیثوں کو نقل کرے **وَالْاَحْسَبُ كَثِيرُ اَمَمْنٌ يُعْرِجُ**
مِنَ النَّاسِ عَلَى مَا وَصَفَا مِنْ هَذِهِ الْاَحَادِيثِ الضَّعَافُ وَالْاَسَاذِلُ الْمُجْزُولَةُ وَيُقْتَدَرُ
بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا آتَتْهَا مِنَ الْوَهْنِ وَالضَّعْفِ لَا اَنَّ الدِّينَ يُجْعَلُ عَلَى رِوَايَتِهَا
وَالْاَعْيَادُ يَدِينُهَا اِذَا دَاةَ الزَّكَاةُ عِنْدَ الْعَوَامِّ وَلَا اَنْ يُقَالَ مَا اَكْثَرُ مَا جَمَعَ فَلَا اَنْ
مِنَ الْحَدِيثِ وَالْقَدْرُ مِنَ الْعَدَدِ وَمَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْلِ هَذَا الْمَذْهَبَ وَسَكَتَ هَذَا
الطَّرِيقَ فَلَا تَضْيَبُ كَذِبُهُ وَكَانَ يَأْتِي سَمِيًّا جَاهِلًا اَوْ اَلَمِيًّا اَنْ يُكْتَسَبَ اِلَى عِلْمِهِ
 ترجمہ اور میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے اس قسم کی ضعیف حدیثیں اور مجہول سندیں نقل کیں ہیں اور
 ان میں مصروف ہیں اور وہ جانتے ہیں ان کے صفت کو تو ان کی غرض یہ ہے کہ عوام کے نزدیک اپنی کثرت
 علم ثابت کریں اور اس لیے کہ لوگ کہیں سچاں امہ فلان شخص نے کتنی بہت حدیثیں جمع کی ہیں اور
 جس شخص کے یہ جال ہے اور اس کا یہ طریقہ ہے اور اس کا علم حدیث میں کچھ نہیں اور وہ جاہل کہلانے کا
 زیادہ منہ اور ہر عالم کہلانے سے **ف** کیونکہ علم وہ ہے جسکو عالم لوگ تسلیم کریں اور جاہل ناواقف
 لوگوں کا اعتبار ہے وہ اگر ایسے شخص کو بڑا عالم خیال کریں تو ان کے سمجھنے کی کیا ہوتا ہے حدیث کو امام

نسب
 التَّوَصُّفِ
 بِذَلِكَ

الْعِلْمِ

اور فاضل ہمیشہ ایک شخص کو جو ہر قسم کی حدیثیں نقل کرے اور صحیح اور ضعیف میں تمیز نہ کرے جاہل اور بیوقوف
 جانیں گے۔ امام نووی نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ راویوں کا عیب بیان کرنا جائز ہے بلکہ حرب
 ہے بجامع علماء اس طرح کہ شریعت کی حفاظت ضرور امر ہے اور غیبت میں دخل نہیں جو حرام ہے بلکہ کفایت
 ہے المراد رسول اللہ اور مسلمانوں کے لیے بغیر سب کی خیر خواہی ہے اور ہمیشہ بہت محمدی کے فاضل اور پرہیزگار
 اور تقویٰ شعار لوگ ایسا کرتے چلائے ہیں جو مسلم نے اس باب میں کتنے ایک بزرگوں کے اقوال نقل کیے
 ہیں اور میں نے بھی بخاری کی شرح کو منزع میں چند اقوال اس قسم کے بیان کیے ہیں مگر یہ امر ضرور ہے کہ جو شخص
 راویوں کا عیب بیان کرے وہ خدا سے ڈرے اور سچے سوچ کر کہے اور سستی اور کاہلی سے پرہیز کرے اور اس شخص
 کا عیب بیان نہ کرے جو عیب سے پاک ہو یا جو عیب ناش نہ ہو اس لیے کہ جرح کرنے سے ہی ایک مفسدہ پیدا ہوتا
 ہے وہ یہ کہ اس راوی کی روایتیں قابل اعتبار کے نہیں رہتیں اور اسی وجہ سے سب رد ہو جاتی ہیں پھر اگر
 جرح غلط ہو تو گو یا صحیح روایتوں اور حدیثوں کو رو کیا اس پر جرح بھی شخص کا قبول ہے جو خود صاحب روایت
 مقبول القول ہو ورنہ جرح کرنے والے کو جرح کرنا درست نہیں اب یہ بات کہ جرح اور تعدیل دونوں میں ایک
 شخص کا کہنا کافی ہے یا کئی شخص ہونا چاہیے اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ایک شخص کا
 کہنا کافی ہے پھر یہ بات کہ جرح کا سبب بیان کرنا ضرور ہے یا نہیں یہیں بھی اختلاف ہے امام شافعی اور علماء کا
 یہ قول ہے کہ سبب بیان کرنا ضرور ہے اور جرح مبہم مقبول نہیں اور قاضی ابوبکر باقلانی وغیرہ کا یہ قول ہے
 کہ سبب بیان کرنا ضرور نہیں اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ جو شخص جرح کے اسباب کو بچا نہا ہے اس سے گلیے
 سبب بیان کرنا ضرور نہیں اور نہیں بچا نہا اس کو ضرور ہے پھر جن لوگوں کے نزدیک جرح میں سبب کا
 بیان کرنا ضرور ہے وہ کہتے ہیں کہ جرح مبہم کا اثر صرف ہتقد ہے ہو گا کہ اس کی روایت محبت والوں نے سبب
 لگ اس جرح کا ثبوت یا البطلان نہ ہو اب صحیحین میں جو بعضے ایسے راوی ہیں جن پر لگے لوگوں نے جرح کی ہے
 تو ان کی جرح مبہم ہے جو ثابت نہیں ہوئی اگر بعض لوگ جرح کریں اور بعض تعدیل ایک ہی راوی کی تو قول
 متاخر جبر مجربہ علماء اور محققین میں یہ ہے کہ جرح متبدل کیجاو گئی اور جرح مقدم ہو تعدیل پر اگر تعدیل کہیں
 عدوین زیادہ ہوں اور بعضوں نے کہا کہ اگر تعدیل کہیں زیادہ ہوں تو تعدیل مقدم ہے مگر صحیح پہلا
 قول ہے۔ امام مسلم نے اس باب میں شخصی سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حارث اسود نے
 اور وہ کہ اب ہوا کو کئی اور شخصوں سے نقل کیا کہ حدیث بیان کی ہم سے فلان نے اور وہ متحکم تھا اس متحکم

وہ کہ اب ہوا کو کئی اور شخصوں سے نقل کیا کہ حدیث بیان کی ہم سے فلان نے اور وہ متحکم تھا اس متحکم

یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ان الماسوں کے ایسے لوگوں کی روایت کی جائز نہ رہ جاتی تھی کہ وہ لوگ کذاب اور
 مستہم ہیں اور اس کو کئی جواب ہیں ایک یہ کہ انہوں نے روایت کیا لوگوں کو جانے کے لیے کہ اس روایت کی صحت
 آگاہ ہو جاوے۔ دوسری یہ کہ ضعیف شخص سے بطور شہادہ اور تائید کو روایت کرنا درست ہے مگر بالانفراد
 اس کی روایت حجت پکڑنے کے لائق نہیں تیسری یہ کہ ضعیف شخص کی سب روایتیں جھوٹی نہیں ہوتیں تو
 حدیث کا امام اس کی صحیح روایتوں کو پہچان لیتے ہیں اور انکو روایت کرتے ہیں اور ضعیف اور باطل کو چھوڑ
 دیتے ہیں اور یہ امر اور پیرا سان ہے جس کی کسی نے سفیان ثوری سے کہا جب انہوں نے ظہبی (محمد بن
 صاحب) کی روایت کرنا منع کیا کہ تم کیوں اس سے روایت کرتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اس کے جھوٹ
 اور صحیح کو پہچان لیتا ہوں چوتھی یہ اکثر ضعیف شخصوں سے ترغیب اور ترہیب اور فضائل اور نقص اور زند
 اور اخلاق کی حدیثیں روایت کرنے ہیں جو کسی شی کی حلت یا حرمت سے متعلق نہیں اور اہل حدیث
 نے اس قسم کی ضعیف روایتوں کو جائز رکھا ہے بشرطیکہ موضوع نہ ہوں لیکن حدیث کو الماسوں نے
 ضعیف لوگوں کی کسی قسم کی روایت کرنا بالانفراد جائز نہیں کہا نہ محققین علماء نے اور یہ جو بعض
 فقہوں کی (جیسے صاحب مہدایہ کے) عادت ہو کہ ہر قسم کی روایت نقل کرتے ہیں یہ عمدہ بات نہیں
 بلکہ نہایت بری بات ہو اس لیے کہ اگر انکو معلوم تھا کہ یہ روایت ضعیف ہو تو درست تھا دلیل لانا اس کے
 کیونکہ سب علماء کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ضعیف احکام شرعیہ میں قابل حجت پکڑنے کے نہیں ہے
 اور اگر انکو معلوم تھا ضعیف اسکا تو یہی درست تھی یہ بات کہ نقل کرتے اور کو بغیر جانچ ہو کر یا اور
 اہل علم سے پوچھ کر کا ذہین یعنی حدیث بنانیوالوں کی دو تہیں میں ایک تو وہ جھکا جھوٹ صاف کہل گیا ہے
 وہ کئی طرح ہیں بعض تو ایسے کہ صاف شرش لیتے ہیں حضرت پر جبات آپ نے نہیں فرمائی جیسے زندیق
 بدین لوگ جن کے نزدیک دین کی کوئی عظمت یا عزت نہیں یا اسکا کام کو اچھا اور ثواب سمجھتے ہیں جس سے
 بعضے جاہل درویش اور صوفی کے فضائل اور اخلاق میں لوگوں کو رغبت دلانے کے لیے حدیثیں بنا لیتے
 ہیں یا اپنا فخر جتانے کے لیے نئی اور نادر روایتوں سے جیسے فاسق اہل حدیث کرتے ہیں یا تعصب کے اپنا مذہب
 ثابت کرنے کے لیے جیسے باغی شیعہ اور قدریہ اور جہمیہ فلاحیہ اور اہل علم کے نزدیک ہر ایک کو
 کے لوگ ان میں سے معین اور معلوم ہو گئے ہیں اور بعضی ان کو کہیں میں سے ایسے ہیں جو حدیث کے متن کو
 نہیں بتاتے لیکن اس کے لیے ایک صحیح سند شرش لیتے ہیں اور بعضی سند کو اولٹ پلٹ دیتے ہیں اور بعض

اور میں نے یاد تیر میں اور اس سے مقصود اپنا فضل ظاہر کرنا یا اپنی جہالت رفع کرنا ہوتا ہے اور بعض اس طرح
 جھوٹ بولتے ہیں کہ جس سے نہیں سنا اس کے کہتے ہیں ہم نے سنا ہے یا جس سے نہیں سنا اس کے کہتے ہیں
 ہم نے اور اس کی صحیح حدیثیں نقل کرتے ہیں اور بعض کیا کرتے ہیں کہ صحابی یا تابعی یا حکیم کے قول کو بڑا کر دیتے
 اور علی امیر علیہ وسلم کا قول کر دیتے ہیں اس سبب تمہوں کے لوگ کذاب ہیں اور تہذیب ہیں الحمد للہ کہ نزدیک
 اسی طرح وہ شخص جو حدیث کی روایت پر جرات کرتا ہے بغیر اس کو تحقیق کیے ہوئے اور جانچے ہوئے تو ایسے لوگوں
 سے روایت نہیں کرتے نہ ان کی روایت میں قبول کرتے ہیں اگرچہ حضرت ایک ہی بار انہوں نے ایسا کیا ہو کیونکہ
 جب ایک بار بے احتیاطی کی تو ان کا اعتبار جاتا رہا جیسے جو ناگوار ایک بار جھوٹی گوئی دینے سے اس کی
 گوئی اعتبار کے لائق نہیں رہتی پھر اگر ایسا شخص توبہ کرے تو آئندہ بھی اس کی روایت قبول ہوگی یا نہ ہوگی اور
 میں اختلاف ہر لیکن ظاہر یہ ہے کہ قبول ہو اس لیے کہ توبہ سبب قسم کے گناہ معاف ہو جائیں اور جنہوں نے
 آئندہ بھی قبول نہ کیا ان کی محبت یہ ہے کہ یہ گناہ نہایت سخت ہے یعنی حضرت پر جھوٹ باندھنا تو اس کی سزا بھی
 سخت ہونا چاہیے کیونکہ آپ نے خود فرمایا کہ جھوٹ باندھنا ایسا نہیں ہے جیسے اور کسی پر جھوٹ باندھنا۔
 دوسرے قسم کا زمین کی یہ ہے کہ حدیث میں توبہ کسی قسم کا جھوٹ نہیں بولتے لیکن اور دنیا کی باتوں میں
 جھوٹ بولتے ہیں ایسے لوگوں کی روایت بھی قبول نہیں ہوتے نہ ان کی گوئی قبول ہو البتہ اگر
 توبہ کریں تو قبول ہو سکتی ہے پھر اگر ایک آدھ جھوٹ کسی دنیا کی بات میں نقل جاوے اور وہ معلوم
 اور مشہور ہو تو اس کی روایت قبول ہوگی کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے غلطی ہوئی یا وہم ہوا اور جو وہ خود ایک توبہ جھوٹ بولنے
 کا اقرار کرے فطریہ کہ اس جھوٹ سے کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچا ہو اور پھر توبہ کرے تو بھی اس کی روایت
 قبول ہوگی کیونکہ یہ نادر ہے اور ان گناہوں میں نہیں جو انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں اور اس قسم کی خطائیں
 اکثر لوگوں سے سرزد ہو جاتی ہیں ایسا ہی حکم ہے اس جھوٹ کا جو بطریق تعریف یا طنز کے ہو کیونکہ وہ حقیقت
 جھوٹ نہیں اگرچہ صورت میں جھوٹ ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکرؓ کو کہ وہ اپنی لٹھی کے کنارے
 سر زمین پر نہیں کہتا (یعنی اکثر مار پیٹ کیا کرتا ہے) ایسا تو حضرت ابوبکرؓ علیہ السلام نے بھی کیا کہ اپنی
 بی بی کو بتلایا یہ تو یہ ہے جو نظر مصلحت درست ہو تمام ہو کلام قاضی عیاض کا (نور منی) باب
 حَقِّقَ الْاَحْجَا حَاجَ بِالْحَدِيثِ لِلْمُعْتَمِدِ اِذَا اَمَكَ لِقَاءُ الْمُعْتَمِدِ وَكَمْ نَكِبٌ فَيُحْصِي مَعْدَنَ لَيْسَ بَابِ
 بیان میں اس بات کہ کس معنی حدیث کی محبت بڑا صحیح ہے جب معنی واللہ کی ملاقات ممکن ہو اور ان میں

کوئی تدلیس کرنے والا نہ ہو **ف** اسنن ابی صریح لکھتے ہیں جب اسناد میں فلان عن فلان ہو تو تدلیس نہ لگانے
 نے فلان سے اور اس نے فلان سے روایت کیا چونکہ اسیر اسناد میں ہادی یون نہیں کہتا کہ میں فلان سے سنا
 یا اس مجھ سے بیان کیا تو شبہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے سے سنا ہو یا نہیں ایسا نہ ہو کہ سچ من کوئی راوی رہ گیا
 ہو سو اس شخص حدیث کو حجت ہو گئیں علما کا اختلاف ہے بعضوں کا یہ قول ہے کہ اگر ایک راوی نے دوسرے
 کا زمانہ پایا ہو اور اس کی ملاقات اس سے ممکن ہو تو وہ روایت محمول ہوگی اتصال پر اور حجت ہوگی امام سلم کا یہی
 مذہب ہے اور اس باب میں اس کی کتاب کیا ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی نہیں بلکہ ضرور
 ہے کہ کم سے کم ایک بار اس راوی کے دوسرے راوی سے ملاقات ہو جائے نامت ہو جاوے امام سلم نے کہا کہ یہ قول
 اعتبار کو لائق نہیں اور بالکل نیا مذہب ہے جو اہل علم میں کسی نے اختیار نہیں کیا اور بحث ہی پر محققین علما
 نے یہی قول کو اختیار کیا ہے اور سلم کے مذہب کو صنف کیا ہے علی بن المدینی اور بخاری اور ایک جماعت علما
 سلم کے خلاف ہیں ہیں بلکہ بعضوں نے اس سے زیادہ اور شرطیں یہی کی ہیں کہ اس راوی کے دوسرے راوی کے
 ملاقات معلوم اور مشہور ہو ورنہ ان میں صحبت رہی ہو مگر ابن مدینی اور بخاری نے جو قول اختیار کیا ہے
 وہی سچ ہے کہ جب کم سے کم ایک بار ملاقات ثابت ہو گئی تو روایت متصل سمجھی جاوے گی کیونکہ راوی کا
 حال معلوم ہے کہ اس کی عادت تدلیس کی نہیں تدلیس کے منہ چھپانا اور صلاح اہل حدیث میں تدلیس کو
 کہتے ہیں کہ راوی اپنے شیخ کو جس سے حدیث سنی ہے چھپا کر اس کے اوپر کے راوی کا نام لے کر تالوگوں کو سناتا
 ہو کہ اس نے اس سے سنا ہے اور یہ عادت بعض اہل حدیث کی تھی جبکہ حال معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اپنا علم سنا
 بتلانے کے لیے یا کسی اور شخص سے روایت کرنے میں شرم کر کے تدلیس کیا کرتے تھے ہر اگر ایسا تدلیس نے
 والا راوی بعض حدیث میں ہو تو وہ ان ایک بار ملاقات ہو جائے ملاقات ممکن ہو نا کسی کے نزدیک حدیث کے
 متصل ہونے کے لیے کافی نہ ہو گا جب تک اسات معلوم نہ ہو جاوے کہ حقیقت اس راوی کی صحبت اور ملاقات
 دوسرے راوی سے ہوئی تھی بعضوں نے یہ کہا ہے کہ اسنن روایت بالکل کسی صورت میں حجت کو لائق نہیں مگر یہ
 قول مردود ہے باجماع سلف اسکو کثیر اختیار نہیں کیا (نوزی مع زیادہ) نوزی نے اس باب کو مرقہ کو سطر
 قائم کیا ہے جس پر اور لکھا گیا لیکن نسخہ مطبوعہ حکمتہ میں یہ باب یوں لکھا ہے **باب مَا أَخْبَرَهُ بِمَرَاتِبِ الْوَدَّ**
بَعْضُ حُرِّ عَزَّ وَالتَّيْبَةِ عَلَى مَنْ عَاطَى فِي ذَلِكَ یعنی باب بیان اس بات کہ کیونکر صحیح ہوتی ہے
 روایت ایک راوی کی دوسرے راوی سے اور بیان اس غلطی کا جو لوگوں نے اس مقام میں کی ہے۔ اگرچہ یہ ترجمہ

ہی بائین پر نوی نے جو ترجمہ کیا ہے وہ زیادہ مناسب اور اولیٰ ہے ہر سطر میں نے اسی کو اختیار کیا اور
 وجہ اس اختلاف کی وہی ہے جو اوپر گزری کہ اہم سلم نے خود نو باب کو ترجمی کیے نہیں لوگوں نے ان کے یہ کہتے
 ہیں کہ ایک مناسب کیس کر اپنی اسے سے باب قائم کیے ہم ہی جو ترجمہ زیادہ مناسب ہے کہ اسی کو کہا کریں گے
 وَقَدْ تَكُنْ بَعْضُ مَنْ خَلِيَ الْحَدِيثَ مِنْ أَهْلِ عَصْرِكَ فِي تَفْصِيلِهِ الْكَلَامَ بِدَرْسِهِمْ يَقُولُ لَوْ خَرَجْنَا
 عَنْ حَكَايَتِهِ وَذَكَرْتُمَا دَخَلْنَا لَكُنْ رَأْيَا مُتَيْنَا وَمَنْ هَبَا حَكَيْتُمَا إِذَا أَلَا عَرَضَ شَرُّ الْقَوْلِ
 الْمَطْرَحِ أَحْمَدُ لَا مَاتِهِ وَإِحْمَالُ ذِكْرِ قَائِلِهِ وَأَجْدُكَ أَنْ كَيْتُكَ ذَرْبُ تَبْيِيهِ لِمَا لَمْ يَكُنْ
 عَزِيرَ آتَا لَمْ تَكُنْ خَوْفًا مِنْ شُرُورِ الْعَوَاقِبِ وَأَعْدَادِ الْجَهْلِيَّةِ مُحَمَّدٌ شَيْتُ الْكَلَامِ وَرَأْيَا مُتَيْنَا
 (إِلْحَاقًا وَحَقًّا) لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَقْوَالِ الشَّافِعِيَّةِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ رَأْيَا مُتَيْنَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْقَوْلِ وَ
 رَأْيَا مُتَيْنَا بِقَوْلِ رَمَا يَكُونُ بَعْضُ مَنْ رَأْيَا مُتَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ وَأَحْمَدُكَ لِلْعَوَاقِبِ أَنْ لَمْ يَكُنْ
 محمد حمید امام سلم فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے میں نے بعض ایسے لوگوں نے جنہوں نے جو حدیث مرث ابو تمیم محمد
 قرار دیا ہے اس کی صحت اور قسم میں ایک نقل بیان کیا ہے اگر ہم بالکل اس کو نقل کریں اور اس کا ابطال
 کہیں تو عمدہ تجویز ہوگی اور شیک رہے نہ ہوگا اس لیے کہ غلط بات کی طرف التفات نہ کرنا اور اس کی صحت کے لیے
 اس کو اس کے کہنے والے کا نام کہہ دینے کے لیے بہتر ہے اور مناسب ہے جو ہوں کے لیے تا آنکہ خبر ہی نہیں اور اس
 بات کی اگر ہو جو کہ ہم انجام کی برائی سے ڈرتے ہیں اور یہ بات دیکھتے ہیں کہ جابل نبی بات ہر فریفتہ ہو جائے
 ہیں اور غلط بات پر طبع اعتماد کر لیتے ہیں جو علماء کے نزدیک قطع الاعتبار ہوتی ہے ہم نے اس نقل کی غلط
 بیان کرنا اور اس کو رد کرنا چاہیے لوگوں کے لیے بہتر اور فائدہ مند خیال کیا اور اس کا انجام بھی یہی ہے کہ
 اگر خدا غرور بل چاہے وَاعْتَمِدَ الْفَائِزُ الَّذِي اُتْمَحْنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ وَأَكْبَرُ
 عَنْ سُورِ رَوَايَتِهِ أَبَا بَلٍّ أَسْنَادُ الْحَدِيثِ فِيهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَقَدْ حَاطَ الْعِلْمُ بِأَقْبَمِ قَوْلِهِ
 كَأَنَّا فِي عَصْرِ وَاحِدٍ وَجَائِزٌ أَنْ يَكُنْ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى لَمْ يَرَوْهُ شَيْئًا لَوْ أَى عَنْهُ قَدْ
 سَمِعَهُ مِنْهُ وَشَافَعَهُ بِهِ عَزِيرَ آتَا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ سَاعَةً لَمْ يَكُنْ فِي كُنْ مِنَ الرِّوَايَاتِ
 رَأْيَا مُتَيْنَا قَدْ أَرْتَا فَهَذَا بِحَدِيثِ شَانَ الْحِجَّةِ لَا تَقُومُ عِنْدَكَ بِحَدِيثِ شَانَ الْحِجَّةِ حَتَّى
 يَكُنْ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ بِأَقْبَمِ قَوْلِهِ أَجْمَعًا مِنْ دَهْرِهِمَا مَسْئَلَةٌ فَصَاعِدًا أَوْ شَيْئًا مِنْ الْحَدِيثِ
 بَيْنَهُمَا أَوْ رَدِّ خَبَرٍ فِيهِ بَيَانُ أَجْمَعًا عِنْدَهُمَا أَوْ تَكْلَافِهِمَا مَسْئَلَةٌ مِنْ دَهْرِهِمَا أَوْ تَكْلَافِهِمَا فَانْ

میں
 تسلیم
 ادا

بخورنا

علی
 لکھنا

لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمٌ ذَلِكَ وَلَمْ يَأْتِ بِرَوَايَةٍ خَيْرَ أَنْ هَذَا الرَّوْيُ عَنْ صَاحِبِهِ لَقِيَهُ مَنْ كَانَتْ
 وَبِمَعْنَاهُ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِي قَوْلِهِ الْخَبَرُ عَنْ رَوْيٍ عَنْ عِلْمٍ ذَلِكَ وَالْمَرْكَأُ وَصَفًا حُجَّةً
 وَكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ مَوْفُوفًا حَتَّى يَرُدَّ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لَفْظِي مَنْ لَمْ يَكُنْ يَتَقَلَّبُ أَوْ كَثُرَ
 فِي رَوَايَةٍ مِثْلَ مَا وَرَدَ فِي مَرْحُومِهِ **مرحومہ** اور اس شخص نے جس کے قول سے ہم نے گفتگو شروع کی اور جس کو فکر
 اور خیال کو ہم نے باطل کہا یوں گمان کیا یہ کہ جو اسناد ایسا جو ہمیں فلان عن فلان ہو اور یہ بات معلوم ہو
 گئی ہو کہ وہ دونوں ایک زمانہ میں تھے اور ممکن ہو کہ حدیث ایک سے دوسرے سے سنی ہو اور اس کا ماہر ہو کہ ہم کو
 یہ معلوم نہیں ہو کہ اس سے اس سے سنا ہے نہ ہم نے کسی روایت میں اس بات کی تصریح باہمی کہ وہ دونوں نے
 سنے اور ان میں منہ ورنہ نہ بات حقیقت ہوئی تھی تو ایسے اسناد سے جو حدیث روایت کیجاوے وہ حجت نہیں ہے
 جب تک بات معلوم نہ ہو کہ کم سے کم وہ دونوں اپنی عمر میں ایک بار ملے تھے اور ایک سے دوسرے سے بات حقیقت کی
 تھی یا ایسی کوئی حدیث روایت کی جاوے جس میں اس امر کا بیان ہو کہ وہ دونوں کی ملاقات ایک بار یا وہ ہوئی تھی
 اگر اس بات کا علم نہ ہو اور نہ کوئی حدیث ایسی روایت کیجاوے جس میں ملاقات اور سماع کا ثبوت ہو تو اس حدیث کا نظر
 اگرناجس ملاقات کا علم نہ ہو ایسی حالت میں حجت نہیں ہے اور وہ حدیث موقوف رہے گی یہاں تک کہ اوں
 دونوں کا سماع تھوڑا یا بہت دوسری روایت سے معلوم ہو وَهَذَا الْقَوْلُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ فِي الطَّعْنِ فِي
 الْأَسَانِيدِ قَوْلُ الْمُخْتَلَعِ مُشْتَدِّدٌ غَيْرُ مُسَبُّوحٍ صَاحِبُهُ الْيَهُودِيُّ وَالْمُسَاعِدُ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
 عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ الشَّارِعَ الْمُتَّفِقَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدِيمًا
 وَحَدِيثًا أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ رَوْيٌ عَنْ مُثَلِّهِ حَدِيثًا وَجَائِزًا فَكُنْ لَهُ لِقَاءُكَ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ
 جَمِيعًا كَأَنَّا فِي عَصْرِ وَاحِدٍ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فِي خَيْرِ قَطٍ أَتَيْنَا أَجْمَعًا وَلَا نَشَافَهَا بِنُكَاكِهِ لِرَوَايَةٍ
 نَارِيَةٍ وَأُحْجَةُ دِيحَا لَا يَرْمُكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ هُنَاكَ ذَلِكَ بَيِّنَةٌ أَنَّ هَذَا الرَّوْيَ لَمْ يَكُنْ مَنْ
 رَوَى عَنْهُ أَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا كَمَا تَأْوِيلُ مَا وَرَدَ مِنْهُمْ عَلَى الْأَمْرِ كَانَ الَّذِي كُنْتُ نَاكِفًا لِرَوَايَةٍ
 عَلَى السَّمَاعِ أَبَدًا حَتَّى يَكُونَ ذَلِكَ الْكَهْلُ الَّتِي بَيَّنَّا مَرْحُومَهُ اور یہ قول اسناد کو باب میں خدا تعالیٰ پر رحم کرے
 ایک نیا ایجاد کیا ہو اسے جو پہلے کسی نے نہیں کہا نہ حدیث کے عالموں اور کسی ہر وقت کی ہے اس لیے کہ مشہور
 مذہب جس پر اتفاق ہے اہل علم کا اگلے اور پچھلے کا وہ یہ ہے کہ جب کوئی فقہ شخص کو فقہ سے پہلے کہ ایک حدیث کو اور
 اوں دونوں کی ملاقات جائز اور ممکن ہو (باعتبار سن اور عمر کے) اس وجہ سے کہ وہ دونوں ایک زمانہ میں موجود

نہ
 کان
 تکتون

بخیر

تھی اگر کسی حدیث میں اس بات کی تصریح نہ ہو کہ وہ درون میں تھے یا ان میں روایات ثبت ہوئی تھیں
 تو وہ حدیث محبت ہے اور وہ روایت ثابت ہے البتہ اگر اس امر کی روایت کی گئی ہو کہ حقیقت یہ راوی
 دوسرے راوی سے نہیں ملایا اور اس کے کچھ نہیں سنا تو وہ حدیث محبت نہ ہوگی لیکن جب بات اس پر ہے کہ روایت
 اور کوئی دلیل سے اور نہ ملنے کی (نہیں) تو صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی ہونگا اور وہ روایت سماع پر محمول کی
 جاوے گی **فَيَقَالُ لِمَنْ يَرْوِي هَذَا الْقَوْلَ الَّذِي رَوَيْنَاهُ مَقَالَتَهُ أَوْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فَقَدْ عَطَيْتَ فِي حُجَّتِهِ**
قَوْلَكَ أَنَّ خَيْرَ الْوَحِيدِ الْتَفَقُّهُ كَيْلَ تَمَّ بِهِ الْعَلَلُ ثُمَّ ادْخَلْتَ فِيهِ الشَّرْطَ بَعْدَ قَوْلِكَ
حَتَّى يُعْلَمَ أَنَّكَ قَدْ كَانَا التَّفَقُّ مَتْرُكًا فَصَاعِدًا أَوْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا فَهَلْ خَجِدَ هَذَا الشَّرْطَ
الَّذِي اشْتَرَطْتَهُ عَنْ أَحَدٍ يَلْزَمُ قَوْلُهُ وَأَوْ فَهَلْ مَدَّ يَدَهُ إِلَى مَا نَعَمْتَ وَإِنْ ادَّخَلَ قَوْلَ أَحَدٍ
مِنْ عُلَمَاءِ السُّنَنِ وَمَا رَجَعَهُ مِنْ ادْخَالِ الشَّرْطِ فِي تَنْبِيْهِ التَّحْقِيقِ طَوَّلَ بِهِ وَلَوْ رَجَعَهُ
وَلَا عَيْشَ إِلَى رَجْعِهِ سَبِيلًا وَإِنْ هُوَ ادَّخَلَ فِيهِ مَا نَعَمَ ذَلِكَ لِحُجَّتِهِ بِهِ قِيلَ لَهُ وَمَا أَكْثَرُ
تَرْجُمِهِ بِحَسْبِ مَنْ نَعَى فِي قَوْلِ الْكَلَامِ یا اس کی حمایت کرنا ہے اس کیوں گفتگو کریں گے کہ خود تیری ہی سزا
 کلام سے یہ بات نکلی کہ ایک ثقہ شخص کی روایت دوسرے ثقہ شخص کی محبت ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے **ف** اہتمام
 پر امام سلم نے ایک بڑا ضروری قاعدہ شروع کیا بیان کیا وہ کیا ہے عمل کرنا خبر واحد پر علماء نے کہا ہے کہ حدیث
 میں خبر دو قسم کی ہے ایک تلواتر ایک حادثہ متواتر وہ تو ہے جس کے روایت کرنے والے اتنے آدمی ہوں کہ ان کے سب کا
 جھوٹا ہونا عقل کے نزدیک محال معلوم ہو اور ہر طبقہ میں اس کو راوی اسی کثرت سے ہوں اس قسم کی روایت کو ظہر
 ہی حاصل ہوتا ہے بنو یقین اندر اس پر عمل ہی واجب ہوتا ہے خبر واحد وہ ہے جس کو طبعی ہر طبقہ میں سنت در راویوں کے فعل
 کیا ہو خواہ ایک ہی راوی نے نقل کیا ہو یا زیادہ نے اگر بعض طبقوں میں اس کو راوی کثرت سے ہوں مثلاً ایک
 اسی صحابی نے ایک حدیث کو روایت کیا ہے بہت سے تابعین نے اس صحابی کو سنا ہے تو اگرچہ وہ حدیث مشہور
 ہوگی پر خبر واحد میں داخل ہے خبر واحد کو حکم میں علماء کا بہت اختلاف ہے مگر جمہور اہل اسلام صحابہ اور تابعین اور ان کے
 بعد اور محدثین اور فقہاء اور علماء کا مذہب ہے کہ خبر واحد کا راوی اگر ثقہ ہو تو وہ محبت ہے اور اس کے ظن حاصل ہوتا
 ہے اگرچہ یقین جیسا متواتر سے حاصل ہوتا ہے نہیں ہوتا اندر اس پر عمل کرنا واجب ہے اور اس کو مقابلہ میں قیاس اندر
 کو ترک کرنا چاہیے اور خبر واحد پر عمل واجب نہ ہو تو سارا حدیث کا علم بیکار ہو جاتا ہے کیونکہ حدیثیں متواتر ایک یا دو ہون
 نہیں ہیں سب احادیث میں ہر سواد قرآن کے کچھ باقی نہیں رہتا اور قدیر اور افندہ کا قول یہ ہے کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے

نابی نے سنا ہے شقیق اور بعض بھی اس کی تین تین میں مگر شقیق اس حدیث کو اکثر کثیرین میں عتیق نابی صحابی سرور
 کرے یا پھر کے راویوں میں کسی راوی چوت جادوی اور بعض مہ جن میں دورادی برابر چوت گھوڑوں - برسل
 کے قبول کرنے میں علماء کا بہت اختلاف ہے کہ وہ حجت نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور ایک جماعت
 فقہاء اور مالک ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر فقہاء کا قول یہ ہے کہ برسل دایت حجت ہے جب اس کا راوی نفع ہو -
ت تو اشیاء پر مجھ کو راوی کے سماع دیکھنے کی جگہ وہ روایت کرنا ہے دوسرے بھرا اگر مجھ کو کہیں
 بھی ثابت ہو گیا کہ اس نے سنا ہے دوسرے راوی سے تو اس کی تمام روایتیں اس سے درست ہو گئیں اگر بالکل
 معلوم نہ ہو کہ اس کے سنا ہے تو میں روایت کو موقوف رکھوں گا اور میرے نزدیک وہ روایت حجت نہ ہوگی اس
 کہ ممکن ہے اس کا برسل ہونا یا ردیل ہوئی مخالفت کی ابا اس کا جواب اگر مذکور ہوتا ہے **فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ كَانَتْ الْعِلَّةُ**
فِي تَضَعِيفِ الْخَبَرِ وَتَرْكِكَ الْأَحْتِجَاجَ بِهِ إِمَّا كَانَ الْأَدْسَالُ فِيهِ لَزِمَتْ أَنْ تَنْتَبِذَ اسْنَادًا
مُعْتَمَدًا حَتَّى تَرَى فِيهِ السَّمْعَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْوَارِدَ عَلَيْنَا بِإِسْنَادٍ
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فَيَقِينُ نَعْلَمُ أَنَّ هَشَامًا قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَأَنَّ أَبَاهُ
قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ كَمَا نَعْلَمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَحْتَمِلُ
إِذَا الْكَفُّ هَشَامٌ فِي رِوَايَةِ تَرْوِيهَا عَنْ أَبِيهِ سَمِعَتْ وَأَخْبَرَنِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ
فِي تِلْكَ الرِّوَايَةِ إِنْسَانٌ أَخَذَ الْخَبَرَ بِهَا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَسْمَعْهَا حُورٌ مِنْ أَبِيهِ لَنَا أَحَبُّ أَنْ
يَرْوِيَهَا مُرْسَلًا وَلَا يَسْنِدُهَا إِلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ وَكَمَا يُكُونُ ذَلِكَ فِي هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ فَصَوِّفْ
مُمْكِنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ لَيْسَ فِيهِ نَكْرُ سَمَاعٍ بَعْضُهُمْ
بَعْضٌ وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا
كَلَّا يَزِيدُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْرِكَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعُ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضُ أَحَادِيثِهِ
فَيَرْوِيهِ عَنْهُ أَحْيَانًا وَلَا يَسْمَعُ مِنْ سَمْعٍ مِنْهُ وَيَشْطُرُّ أَحْيَانًا فَلْيَسْمَعْهُ الرَّجُلُ الَّذِي حَلَّ عَنْهُ الْحَدِيثُ
وَيُتْرَكُ إِلَّا بِرِسَالٍ مَرَّجَمَةٍ أَوْ سَمَاعًا وَجَّاهًا أَوْ تَرْوِيهِ نَزْدِيكَ كَوْصَافٍ كَرِيحِي أَوْ سَمَاعًا وَجَّاهًا أَوْ تَرْوِيهِ نَزْدِيكَ
 صرف ارسال کا ممکن ہونا ہے (جیسے اس نے خود کہا کہ جب سماع ثابت نہ ہو تو وہ روایت حجت نہ ہوگی کیونکہ ممکن ہے
 اس کا برسل ہونا) تو لازم آتا ہے کہ تو کسی اسناد و معنی کو نہ مانے جب تک اس کی ایک روایت تک اس میں تیسرے نہ ہو
 کی (یعنی ہر راوی دوسرے سے روایت کرے کہ میں نے اس سے سنا ہے مثلاً جو حدیث مجھ کو پہنچی ہشام کی روایت ہے

اوس کے انجو باب غرود سے اس شخص نے عائشہ سے تویم پوچھا جانتے ہیں کہ ہشام نے انجو باب سے سنایا اور اگر باب غرود
 نے حضرت عائشہ سے سنایا ہے تو ہم اس بات کو یقین جانتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا یا جو وہ کہہ کر اٹھا ہے کہ اگر کسی روایت میں ہشام یوں کہے کہ میں نے عروہ سے سنا ہے یا عروہ نے مجھ سے خبر دی
 (بلکہ صرف عن عروہ کہے) تو ہشام اور عروہ کے بیچ میں ایک اور شخص ہو جس نے عروہ کو سند ہشام کو خبر دی ہو اور
 خود ہشام نے اپنے باپ کو اُس روایت کو نہ سنا ہو لیکن ہشام نے اسکو مرسل روایت کرنا چاہا اور جس کے ذریعے سے
 سنا اسکا ذکر کرنا مناسب جانا اور جیسے یہ جنہاں ہشام اور عروہ کے بیچ میں ہے ویسی ہی عروہ اور حضرت عائشہ کے بیچ
 میں بھی ہو سکتا ہے اگر اس طرح ہر ایک سنا دین حسین سماع کی تصریح نہیں اگرچہ یہ بات معلوم ہو کہ ایک دوسرے
 سے بہت روایتیں بنی ہیں مگر یہ ہو سکتا ہے کہ بعضی روایتیں اوس سے نہ سنیں ہوں بلکہ کسی اور کے ذریعے سے سند
 اور مرسل نقل کیا ہو جس کے ذریعے سے سنا اسکا نام نہ لیا اور کہیں اسے احتمال کو رفع کرنے کے لیے اسکا نام ہی
 دیا اور اس سال کو ترک کیا **ف** حاصل جواب یہ ہے کہ جب احتمال اس سال کا حدیث کو حجت نہ بنے کے لیے کافی حوا
 تو احتمال تو وہاں ہی موجود ہے جہاں ایک ادی کی ملاقات دوسرے اور سی ثابت ہو جاوے کہ وہ ملاقات
 کا ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ تمام حدیثیں اسکی روایت کی ہوں جن حدیثیں اس سے سن لی ہوں نہ کہ کچھ اس کے
 سے خود سیکھ کر اور لوگوں کو دیکھ کر سن کر ملاقات کا معلوم ہونا ہی احتمال کو رفع کرنے کے لیے کافی نہ ہو اب اس
 شرط کے ساتھ ہی کیا ہو بلکہ اور ضرر پیدا ہوا کہ ہزاروں صحیح متصل روایتیں جو جس میں کے ساتھ مروی ہیں
 ایک بنیاد احتمال سے بیکار ہو لیکن مخالفت ہکا جواب یہ دیکھنا ہے کہ مطلق احتمال رفع التعلیل کے لیے کافی نہیں جب
 ملاقات ثابت ہو گئی تو جانب التعلیل کو ترجیح ہے اور جانب اس سال کو ترجیح تو اعتبار اتصال ہی کا ہو گا کیونکہ وہی ظاہر
 ہے اور ظن غالب ہی اسکیا ہے اور یہ کہ راوی میں نہیں بظان اُس صحت کے جہاں ملاقات ایک باہر ہی ثابت نہیں
 ہوئی وہاں جانب اتصال اور اس سال دونوں مساوی ہیں اسلیو شک اور تردد ہوا اور وہ مسلم ہی روایت کو
 مروی ہو کہ **وَمَا أَفْلَحْنَا مِنْ هَذَا مَوْجُوذِي الْحَدِيثِ مُسْتَفِيضٍ مِنْ فَعْلِ فَقَاتِ الْحَدِيثَيْنِ وَ**
أَعْمَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَسَنَدُ كَرْمُونِ كَرَامَاتِهِمْ عَنِ الْجِهَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا لِيُتَدَلَّ بِهَا عَلَى
الْأَكْثَرِ مِنْهَا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْكُتُبَ التَّحْقِيقِيَّةَ وَالْأَنْبَاءَ الْمُبَارَكَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ بَيْنَ
وَجَمَاعَةِ غَيْرِهِمْ رَوَاةً عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ رَجُلِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَحَدٌ فَرَوَى هَذَا الْقَوْلَ آيَةً بِحَيْثُ الْكَلْبُ بْنُ

سَعْدِ بْنِ دَاوُدَ الْعَطَّارِ وَحَمِيدِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَدُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ وَابْنِ الْأَسَدِ عَنْ هِشَامٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَنْ ثَمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ جَمْعُهُمْ نَهَى عَنْ بِلَاسِ الْفَرْسِ (صرف فرسی اور خیالی نہیں ہے) بلکہ موجود ہے حدیث میں بخاری سے بہت سہو
نقصہ محدثین کی روایتوں میں ہم تہذیبی سی ایسی روایتیں بیان کرتے ہیں خدا چاہے تو ان کو دلیل بخاری
ہوگی بہت سی روایتوں پر پہلی روایت وہ ہے جو ابوبختیانی اور ابن مبارک اور کعب اور ابن ہبیر اور ایک
جماعت انساؤ انکرمشام سے نقل کے اوسنے اپنے باپ عروہ سے اوسنے حضرت عائشہ سے کہ میں نے شہید لکھائی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کو ہر وقت اور احرام باندھتا ہر وقت جو سب کے عمدہ مجھ کو ملتی۔ اسی روایت کو بعینہ
لیث بن سعد اور داؤد خطار اور حرب بن الاسود اور وہیب بن خالد اور ابواسامہ بخام سے روایت کیا کہا
مشام نے خبر دی ہے کہ عثمان بن عروہ نے اوسنے عروہ سے اوسنے حضرت عائشہ سے کہ میں نے شہید لکھائی رسول
نوح میں عثمان بن عروہ کا واسطہ نقل کیا اور پہلی بنا دین عثمان کا واسطہ نہیں ہے صرف مشام عروہ سے
حالانکہ پہلی اسناد کو نقل کرنا اوسے حدیث کے بڑے بڑے امام ہیں اور سب کے غلطی نہیں ہو سکتی تو ضرور ہے
یہ بات کہ اس روایت کو مشام نے خود عروہ سے نہیں سنا بلکہ عثمان کے واسطے سنا لیکن کہی مشام نے اس کو سنا
عروہ سے نقل کیا اور کہی سنا عثمان سے اگرچہ اس مقام میں یہ احتمال ہی ہے کہ مشام نے اس کو پہلے عثمان کے واسطے
سنا ہو بہر حال عروہ سے ملکہ بلا واسطہ ہی اور اس سے لیا ورنہ ہی ہشام عن عائشہ عن عائشہ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْتَمَكَتَ يَدِي إِلَى كَأْسِهِ فَأَرْجَحُكَ وَأَنَا حَاضِرٌ
فَرَدَّهَا بَعِيْنًا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ دوسری روایت ہشام کی ہے اپنے باپ عروہ سے اوسنے عائشہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب عقیقہ میں ہوتا تو اپنا سر پہرے طرف کو جھکا دیتے میں آپ کے سر میں گنگاہی کر دیتی
اسی روایت کو بعینہ امام مالک نے زہری سے روایت کیا ہے اوسنے عروہ سے اوسنے عروہ سے اوسنے عائشہ سے
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے شہید لکھائی عثمان بن عروہ اور عائشہ کے بچپن ایک
واسطہ پر عروہ کا جو پہلے اسناد میں نہیں ہے نووی نے کہا اس حدیث سے کسی باقی معلوم نہیں ایک یہ حالانکہ
عورت کو اور عورتوں کے ہاں اس پر اتفاق ہے اور ابودیر نے جو منقول ہے کہ عائشہ کا ہاتھ نہیں ہے وہ
روایت نہیں ہے دوسرے یہ کہ مشکلف ان پر بالوں میں گنگاہی کر سکتا ہے یا نہیں کہ یہ کہ اپنی عورت کی طرف دیکھ سکتا ہے

[illegible]

اور ابن عون اور مالک بن انس اور شعبہ بن حجاج اور یحییٰ بن سعید قطان اور عبد الرحمن بن مہدی اور جہان کے بعد
 ہیں کیونکہ نہیں سنا کہ وہ اسناد میں سماع کی تحقیق کرتے ہوں جیسے یہ شخص دعویٰ کرتا ہے جہاں قول اور پہم نے بیان کیا
 البتہ جنہوں نے اون میں سر اور اولوں کی سماع کی تحقیقات کی ہر تودہ ان راویوں کو جو مشہور ہیں تدلیس میں اس وقت
 بیشک السیر اور اولوں کے سماع سے بحث کرتے ہیں اور اسکی دریافت کرتے ہیں تاکہ ان سے تدلیس کا مرض دور ہو لیکن
 سماع کی تحقیق اس اوی میں جو بدس نہ ہو حط اس شخص نے بیان کیا تو یہ ہنر کسی امام سے نہیں سنا اور ان راویوں
 میں سے جبکا ذکر نہ ہو کیا نہیں کیا فہرین ذلک ان عبد اللہ بن یزید ان انصاری وقد راہی النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قد روی عن حذیفۃ وعن ابی مسعود ان انصاری وعن کل واحد منہما
 حدیثا یسندہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولکن فی روایتہ عنہما ذکر السماء منہما و لا
 حقیقۃ فی شئ من الروایات ان عبد اللہ بن یزید شاکہ حذیفۃ و ابی مسعود یحدیث قط و
 لا یحدیثا ذکر روایتہما ایاہما فی روایتہما عنہما ولم یسم عن احد من اهل العلم من مثنی
 ولا من ادرکنا انہ طعن فی ہذین الخبرین اللذین و ہما عبد اللہ بن یزید عن حذیفۃ
 و ابی مسعود یضعف فیہما کل ہما و ما أشبهہما عند من لا ینبأ من اهل العلم بالحدیث
 صحیحہ کما ینبأ فیہما یرون استعمال ما یقول بہا و الا حجاج یسا انت من سکین ہذا راوی
 فی رجم من حکیمان قولہ من قبل و اھیہ منہما کہ حتی یضرب سماع ال و عن
 زودی ترجمہ منہم کی روایت میں سے عبد اللہ بن یزید انصاری کی روایت ہے (جو خود صحابی ہیں) انہوں نے دیکھا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہر حذیفہ بن الیمان اور ابوسعود (عقبہ بن عمرو انصاری مہرمی) اس پر
 ایک سے ایک ایک حدیث کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ **ف** ابوسعود انہوں نے نفقہ
 الرجل علی اہلہ کی حدیث روایت کی ہے جسکو بخاری اور مسلم دونوں نے اپنی کتابوں میں نقل کیا اور حذیفہ سے
 وہ حدیث روایت کی ہے آخر بن ابی سلمہ انصاری و سلم باہر کا کن اخیر کہ جسکو مسلم نے نقل کیا ہے تو عبد اللہ بن
 یزید صحابی ہیں انہوں نے روایت کیا حذیفہ اور ابوسعود کو جو مشہور صحابی ہیں **ف** پر اول و تین میں
 اس بات کی تصریح نہیں کہ عبد اللہ بن یزید انہوں نے دونوں سے روایت کی حذیفہ اور ابوسعود سے (سنا اور نہ کسی روایت میں
 ہم نے یہ بات پای کہ عبد اللہ بن یزید انصاری و ابوسعود سے روایت کی اور ان کی کوئی حدیث سنی اور نہ کہیں ہم نے پایا کہ عبد
 نے اول و دونوں کو دیکھا کسی خاص روایت میں (مگر چونکہ عبد اللہ بن یزید انصاری تہہ اور ان کا سن اتنا تھا کہ ملاقات ان کی

حذیفہ اور ابو سعیدؓ کے ساتھ محمول ہر اتصال پر تو صرف مکان ملاقات کافی ہوا جیسے امام
 مسلم کا مذہب ہے اور کسی علم والے سے نہیں سنا گیا نہ اگر لوگوں سے نہ اور جس سے ہم نے میں کہ انہوں نے طعن کیا ہوا ان
 دونوں حدیثوں میں جب کہ عبد اللہ نے روایت کیا حذیفہ اور ابی سعیدؓ کہ ضعیف ہیں بلکہ یہ حدیثیں اور جو ان کے ساتھ
 ہیں صحیح حدیثوں میں سے ہیں اور قوی ہیں ان اماموں کے نزدیک جن سے ہم نے میں اور وہ انکا استعمال جائز کرتے ہیں
 اور ان کو محبت لیتے ہیں حالانکہ یہی حدیثیں اس شخص کے نزدیک بقول اوپر بیان کیا (جو ثبوت ملاقات شرط
 کرتا ہے اور ابی بن ادریکار میں جب تک سماع عبد اللہ کا حذیفہ اور ابو سعیدؓ سے متحقق نہ ہو وَلَوْ ذَهَبْنَا لَعَدَا الْاَخْبَارُ
 الصَّحَاحَ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَكْفُرُونَ بِرُغْمِ هَذَا الْفَائِلِ وَحُصْبِهَا الْجَحْمُ نَاعَنْ تَقْصِي ذِكْرَهَا وَاجْتِ
 كُفَّاهَا الْكِتَابُ احْبَبْنَا اَنْ نَمُصِبَ مِنْهَا عَدَدًا يَكْفِيُنَا سِمَةً لِّئِنْ سَكَنَّا عَنْهُ مِنْهَا تَرْجُمَهُ اور اگر ہم سب
 حدیثوں کو جو اہل علم کے نزدیک صحیح ہیں اور اس شخص کے نزدیک ضعیف ہیں میان کریں تو انکو ذکر کرتے کرتے ہم نہ کہ
 جاوید رہے قدر کثرت سے میں (لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تھوڑی اون میں سے بیان کریں تاکہ باقی کے لیے وہ نمونہ ہوں
 وَهَذَا أَبُو عُمَرَ النَّخَعِيُّ وَابْنُ دُرَيْجٍ الصَّائِغُ وَهَذَا مِمَّنْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَصَحْبًا اصْحَابَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَدِيَّةِ هَلْ سَجَرَ اَوْ قَلَا عَنْهُمْ الْاَخْبَارُ حَتَّى ذَكَرَ اِلَى امثلة
 ابی ہریرہؓ و ابی جحشؓ و ذوقیمہؓ اذ اسند گوارا احیدؓ منہما عن ابی بن کعبؓ عن النبیؐ صلی اللہ
 علیہ وسلم حدیثنا گوارا کہ فی جمع فی روایت بعینہا انہما عاینا ایتیا وسمیعہا منہ شبرا ترجمہ ابی ہریرہؓ
 ہندی (عبدالرحمن بن قحطیبہؓ ایک سو تیس ہجو ہر کرے) اور ابو رافع صائغ (تقع مدنی) ان دونوں کے
 زمانہ جاہلیت کا پایا ہے (لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں نہ ہوئی ایسے لوگوں کو ختم کہتے ہیں)
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے سے بڑے بدی صحابیوں سے میں ہیں اور روایتیں کی ہیں پھر انکا ذکر کر اور
 صحابہ و پیغمبرؐ کہ ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور انکی مانند صحابیوں سے ان میں سے ہر ایک ایک حدیث ابی بن کعبؓ سے
 کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ کسی روایت سے یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ انہوں نے ابی بن کعبؓ
 کو دیکھا یا اون سے سنا کہ وَاسْتَدَ ابْنُ عَجْرَةَ الشَّيْبَانِي وَهُوَ مِمَّنْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَابُو مُعَمَّرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَجَرَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ ابِي سَعْدٍ
 الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَنِي وَاسْتَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ سَكَّةَ رَوَى
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَاعْبُدُ وَلَدِي فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

نہ
نکو

اللہ علیہ وسلم واسند قیس بن ابی حازم وقد اذکرک زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
 ابی مسعود انصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة اخبار واسند عبد الرحمن بن ابی
 لیلى وقد حفظ عن عمر بن الخطاب صحب علیا عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم حدیثا واسند ربعی بن حراش عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 حدیثین وعن ابی بکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا وقد سمع ربعی عن علی بن
 ابی طالب روى عنه واسند کافع بن جبیر بن مطعم عن ابی شریحہ الخدیری عن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم حدیثا واسند الثعلبی عن ابی عکاش عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ
 ثلثة احادیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسند عطاء بن یرید اللخثی عن تمیم الدار
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا واسند سلیمان بن یسار عن زافع بن خدیج عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا واسند حمید بن عبد الرحمن الجمہلی عن ابی ہریرہ عن
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث شرحہ ابو عمرو شیبانی (سعد بن ابی اس) نے جس نے جاہلیت
 کا زمانہ پایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو ان مرد ہوا اور ابو عمر عبد اللہ بن سبیر نے
 ان میں سے دو حدیثیں ابوسعود انصاری روایت کیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید بن عمر نے
 ام المومنین ام سلمہ سے ایک حدیث روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید بن اسود نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوقیس بن ابی حازم نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے ابوسعود
 انصاری سے تین حدیثیں روایت کی اور عبد الرحمن بن ابی لیس نے جس نے حضرت عمر سے سنا ہے اور حضرت علی کی
 صحبت میں ہوا ایک حدیث انس بن سہر وہیت کی اور ربعی بن جرہش نے عمران بن حصین سے دو حدیثیں روایت کیں
 انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوبکر سے ایک حدیث انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ربعی
 نے حضرت علی سے سنا ہے اور انس سے روایت کی ہے اور نافع بن جبیر بن مطعم نے ابو ثمرہ خزاعی سے ایک حدیث روایت
 کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نعمان بن ابی عیاش نے ابوسعید خدری سے تین حدیثیں روایت کیں انہوں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عطاء بن یرید لیشی نے تمیم داری سے ایک حدیث روایت کی انہوں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سلیمان بن یسار نے زافع بن خدیج سے ایک حدیث روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے ان سب حدیثوں کو نووی نے اپنی شرح میں نقل کیا ہے مگر اکثر حدیثیں انہیں کی مسلم نے آگے

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نقل کی ہیں اس لیے جو تامل ہم نے اودن کو بیان نہیں کیا اور غرض ان سب ماورین کی ذکر کرنے کی یہ کہ یہ سب
 باعتبار سن اور عمر کے جن لوگوں کو روایت کی ہے ان میں سے کچھ ہیں پر انکا سن اور ملاقات کرنا ثابت نہیں ہوا حالانکہ محدثین
 نے ان روایتوں کو قبول کیا ہے اور انکو صحیح کہا ہے تو معلوم ہوا کہ صرف مکان سماع کافی ہے ثبوت سماع ضرور نہیں
 فَمَنْ هُوَ لَا النَّارِ بَيْنَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الدِّينُ وَالَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الدِّينُ سَمِعُوا هُمْ لَمْ يَحْفَظُوا عَنْهُمْ
 سَمِعُوا عَلَيْنَا مِنْهُمْ فِي رِوَايَةِ بَعْضِهِمْ وَأَنَّ هُمْ لَوْ هُمْ فِي نَفْسِ خَيْرٍ بَعْضُهُمْ وَهِيَ اسَانِيدُ
 عِنْدَ ذَوِي الْعِرْفَانِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ مِنْ حِجَاجِ الْأَسَانِيدِ لَا تَعْلَمُ هُمْ وَهَتُوا فِيهِمْ بِأَشْيَاءَ
 قَطُّ وَلَا تَقْسُوا فِيهَا سَمَاعَ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ إِذَا السَّمَاعُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُكْمَلٌ مِنْ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ
 مُسْتَنَدٌ لَكِنْ نَبِيَّهُمْ جَمِيعًا كَأَنَّهُ فِي الْعَصْرِ الَّذِي اتَّفَقُوا فِيهِ وَكَانَ هَذَا الْقَوْلُ الَّذِي أَحَدُ الْفُقَهَاءِ
 الَّذِي فِي حِكْمَتِهِ أَفَنِي قَوْلِهِمْ أَنَّهُ لَيْسَ بِالْعِلَّةِ الَّتِي رُصِّفَ أَقْلٌ مِنْ أَنْ يُصَرِّحَ عَلَيْهِ وَيُنَاسِرَ ذَلِكَ
 إِذَا كَانَ قَوْلًا مُخْتَلَفًا وَلَا مَا خَلَقْنَا لَمْ يُقْلَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ سَكَفَ وَيَسْتَنِدُ مَنْ يُعَدُّ هُمْ
 خَلَفَ فَلَا حَاجَةَ بِنَا فِي رَدِّهِ بَاكَ لَمْ يَكُنْ حَاجَةً إِذَا كَانَ قَدَّرَ الْمَقَالَةَ وَقَالَهُ الْقَدَرُ الَّذِي وَصَلَهُ
 وَاللَّهُ السُّتْعَانُ عَلَى دَفْعِ مَا خَلَفَ مِنْ هَبِ الْعُلَمَاءِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَنَّ دَفْعَ مَا خَلَفَ

ن
کات
ن
وصفت

ترجمہ یہ سب تابعین جنہوں نے صحابہ کو روایت کی ہے انکا ذکر ہم نے اودن کیا اور ان کا سماع ان صحابہ کو کسی محدث روایت میں
 معلوم نہیں ہوا ملاقات انکی اودن صحابہ کو ساتھ کسی روایت سے مواضع ہوتی باوجود کہ یہ سب بہترین حدیث اور روایت
 کے بچانے والوں کے نزدیک (یعنی اہل حدیث کے نزدیک) صحیح اسند ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ کس نے اودن میں سے
 کسی روایت کو اودن میں مصنف کیا ہو یا اس میں سماع کی تلاش کی ہو اس کی کہ سماع ممکن ہے اسکا انکار نہیں
 ہو سکتا کیونکہ وہ دو ذون ابائے میں موجود و مخیر اور یہ قول جبکہ اس شخص نے نکالا ہے جبکہ بیان اودیریم نے کیا ہے
 کے مصنف ہونے کے لیے اس علت کی وجہ سے جو مذکور ہوئی اس لائق بھی نہیں کہ اوسط طائفت الیہا کریں یا اودن کا ذکر کر
 اس لیے کہ یہ قول بنا نکلا ہوا ہے اور غلط اور فاسد ہے کوئی اہل علم میں سوا اسکا قائل نہیں ہوا اور جو لوگ سلف کے بعد
 انہوں نے اسکا انکار کیا تو اس سے زیادہ اسکی رد کرنے کی حاجت نہیں جب اس قول کی اودن کو کہہ دے گی
 یہ وقت ہے جس پر بیان ہوئی اور اسے رد کرنے والا ہی اسکا رد کرنے کے لیے جو عالموں کے مذہب کے خلاف ہے اور انکی
 پرہیز ساری۔ تمام یہ مقدمہ کتاب اسلام کا شروع ہوتا ہے بیان ایمان کا جو اصل ہے تمام اعمال کا اور جو بہرہ موت
 نجات آخرت کو عذاب ہے

کتاب الایمان

ن
بانی
ن
کات
ن
وصفت

ف خطابی نے کہا کہ اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز اور دوسری نے کہا کہ اسلام زبان
 سے اقرار کرنا ہے اور ایمان اعمال صالحہ کو کہتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص تو ہر مومن مسلم ہے لیکن
 ہر مسلم کو مومن ہونا ضروری نہیں ایمان کی اصل تصدیق ہے یعنی دل سے یقین کرنا اور اسلام کی اصل فرمانبرداری ہے
 لینے اطاعت کرنا تو کبھی آدمی ظاہر میں طبع ہوتا ہے پر دل میں اور کفر یقین نہیں ہوتا وہ مسلم ہے نہ مومن نہ
 ایمان اصطلاح مشعر میں یہ ہے کہ دل سے یقین کرے اور زبان سے اقرار کرے اور اعمال کو مانہہ پاکوں کو ادا کرے
 اسی لیے ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور اس کی دلیل بہت سی آیتیں اور حدیثیں ہیں اور
 مرتبہ کا قول ہے کہ ایمان صرف قول کا نام ہے اور اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں اسی لیے ایمان نہ گھٹتا ہے
 نہ بڑھتا ہے اور جتنی ہے اس باب میں موافق ہوئے ہیں جنہ کے مگر فرق یہ ہے کہ حنفیہ اعمال صالحہ کو عذاب سے بچنے کے
 لیے ضروری جانتے ہیں اور مرتبہ کہتے ہیں کہ اعمال کی ضرورت نہیں اور ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضروری نہیں کرتا اور
 جو لوگ خلافت احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ کے اس بات کو قائل ہوئے ہیں کہ ایمان میں زیادتی اور کمی نہیں ہے
 اصل ہے کہ ایمان صرف تصدیق قلبی اور یقین کو کہتے ہیں انہوں نے خود نہیں کیا اس لیے کہ تصدیق اور یقین دونوں
 صفات نفسانی ہیں اور ہمیشہ صفات نفسانی جیسے ریج اور خصہ اور محبت اور عداوت میں فی یادی اور کمی ہوتے
 ہے پس یہی طرح دلائل میں غور کرنے سے یقین میں ہی کمی اور بیشی ہوتی ہے بعضوں نے کہا کہ کمی اور بیشی انہوں نے یہ غرض
 ہے کہ کسبت میں کمی بیشی نہیں ہوتی لیکن کیفیت میں تو کمی اور بیشی ہونا ضروری ہے کیونکہ ایمان مسئلہ کا ہر محقق کے
 ایمان کے برابر نہیں ہو سکتا یہی طرح ایمان ادنیٰ عالی آدمی کا اور ایمان انبیا اور اولیاء کیوں کر برابر ہو سکتا ہے
 اب علمائے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ مومن جسے حکم کیا جاوے گا اہل قلب ہونیکا اور جو ہمیشہ جنہم میں رہے گا وہ شخص ہے
 جو اپنے قلب سے یقین کرے دین اسلام کے حق ہونے پر اور اس میں شک نہ کرے اور زبان سے اقرار کرے اسے اہل حلالہ کی
 توحید اور حضرت مہی رسالت کا اب اگر ایک بات کا اقرار کرے یعنی فقط توحید یا فقط رسالت کا تو وہ مومن نہ ہوگا
 اور بعضوں نے کہا کہ اگر فقط توحید کا اقرار کرے تو وہ مسلم ہوگا اور اس کے کہا جاوے گا رسالت کا اقرار کے لیے بچہ اگر وہ انکار
 کرے تو مرتد و جب القتل ہوگا اسی طرح جو شخص اہل قلب میں سے ہو وہ کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ ہوگا نہ کسی بدعت کی
 وجہ سے یعنی اس کی تکفیر نہ کر نیکی البتہ اگر اسلام کو کسی ضروری رکن کا انکار کرے جس کا ثبوت بتواتر اتفاق ہے
 جیسے نماز یا روزہ کی فرضیت کا یا عمر کی حرمت کا یا زنا یا ناحق قتل کی حرمت کا تو وہ کافر کہا جاوے گا (نوری)
 باختصار مع زیادہ) قَالَ لَا مِأَمَ لِبُؤْسٍ لِّلْمُشْرِكِينَ مُسْلِمٌ بَنِي الْحَاجَّاجِ رَحِمَهُ اللَّهُ يَعْنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَبْتَدِيَنَّ

وَأَيُّاهُ كُنْتُ كُنْتُ فِي وَمَا كُنْتُ فِيهَا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ جَلَّ جَلَّالُهُ
امام ابو عیسیٰ بن النخعی اس کتاب کو مولف قرآن میں
کو ہم شروع کرتے ہیں کتاب کو اسد غفرانی کی مدد اور اسی کو کافی سمجھ کر اور نہیں سمجھ کر تو رفیق و نیز والا مگر
اسد غفرانی بڑا بے مثال ہے اب یہاں کتاب سلم کی شروع ہوتی ہے مگر ہم نے ترجمہ میں اختصار کیوں کر
حدیث کو اسناد کو نہیں لکھا کیونکہ اسناد و سوسہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو اہل علم اور معرفت میں اور عامی اور
کو معرفت ہی کافی ہے کہ علماء حدیث جس حدیث کو صحیح کہتے ہیں اسے پہل کرے۔ امام سلم اسناد میں کہیں
حدیث اور خبر نا کہیں اور کہیں حدیثی اور خبر فی اسے امام سلم کی کمال احتیاط حدیث کی روایت میں
معلوم ہوتی ہے حدیثی اور احسن حدیثی وہاں کہا جاتا ہے جہاں امام سلم نے ایک کسی شیخ سے حدیث
سنی یا کسی بڑے کسناد اور حدیث اور خبر وہاں جہاں اور لوگوں کے ساتھ حدیث سنی یا بڑے کسنادی حدیث
یَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ كَانَ أَقُولُ مَنْ قَالَ فِي الْقَدْرِ رَبِّ الْعَصْرِ مَعْبُدُ الْجَهَنَّمِيِّ فَإِنَّهُ لَمَّا أَتَى
حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّحْمَنِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مَعْمُرَيْنِ فَقُلْنَا أَلَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا نَحْنُ يَقُولُ هُوَ كَرَمِي الْقَدْرِ فَوَقَّعْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كُنْتُ نَفْقَهُ أَنَا وَصَاحِبِي أَحَدٌ نَاعَزَ عَنْ عَمَلِهِ وَأَخْرَجَ عَنْ شِمَالِهِ فَكُنْتُ
أَنْ صَاحِبِي سَيِّدُ كُلِّ الْكَلَامِ إِلَى فَقُلْتُ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ قَدْ خَصَرْتَ قَبْلَنَا نَاسًا يُقَرُّونَ
الْقُرْآنَ وَيُفْقَهُونَ الْعِلْمَ وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ وَأَجْمَعُوا بِزَعْمِهِمْ أَنَّ الْقَدْرَ لَمَّا أَتَى
أَنْفُ فَقَالَ إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ بَرِيءِي مِنْهُمْ وَأَنَّهُ خَدَّرَ أَوْ مَيَّي وَالَّذِي يَخْلُفُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا كَانَتْهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ
ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَهُ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ
طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدٌ بَيَاضُ اللَّيَابِ شَدِيدٌ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يَرَى عَلَيْهِ شَأْنِ الشَّقَرِ وَلَا يُعْرِضُ
مِنَّا أَحَدٌ لَعَنِي جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَيْهِ
عَلَى الْخَنْزِيرِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ
أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيَمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتُؤْمَرَ
رَمَضَانَ وَتُحْجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ نِعْمَ بَالَهُ يُسَلِّهُ وَيُصَدِّقُهُ
قَالَ فَخَبِّرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

امارت

[illegible]

کہا جاوے اور حسن شیر کے ساتھ پسندت اور شخص کے جو اس چیز کو اپنے سر پہنی کرے اور غیر کے لیے ثابت کرے
 امام الحرمین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدر یہ مجھ سے ہیں اس امت کو تو نہایت دمی قدر یہ کو مجھ
 کے ساتھ یعنی جیسے مجھ سے (فارسی لوگوں نے دو خالق ثابت کی ہیں ایک خیر کا اسکو نیروان کہتے ہیں اور ایک شر
 کا اسکو اہرن کہتے ہیں اسی طرح قدر یوں بھی شر کا خالق بندہ کو قرار دیا بلکہ وہ بدترین مجھ سے کہیونکہ مجھ سے
 تو دو خالق نکالے اور انہوں نے ہزاروں لاکھوں کروڑوں خالق کر دیے نووی نے کہا یہ حدیث کہ قدر یہ مجھ سے
 ہیں اس امت کو روایت کیا اور اسکو ابو حاتم نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت
 کیا اور اسکو ابو داؤد نے اپنی سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اگر ابوحام
 کا سامع ابن عمر سے ثابت ہو جاوے خطابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر یہ کو مجھ سے کہا کہ انکا قول
 مشابہ ہے مجھ سے نہ ہر ایک کیوں کہ مجھ سے دوسرے لوگ فائل ہیں ایک نور بن زید روشنی دوسری ظلمت یعنی تاریکی اور
 کہتے ہیں کہ خیر نذر کا مغل ہے اور شر ظلمت کا تو وہ بت پرست اور شرک ہو کر اسی طرح قدر یہ نسبت کرتے ہیں خیر کی
 اللہ کی طرقت اور شر کی دوسرے کی طرف حالانکہ اللہ جل جلالہ خالق خیر اور شر سب کا اور کوئی کام نہ ہو یا پہلا یا آخر
 مشیت اور ارادہ کے نہیں ہوتا تو خیر اور شر دونوں باعتبار خلق کے منسوب ہیں اللہ کی طرقت اور باعتبار کسب اور
 فاعلیت کہ بندہ کی طرقت اور بعض آدمی قضا اور تدرک مصلحت سمجھتے ہیں کہ بندہ بالکل مجبور ہے خدا کی قدر اور قضا
 کے سامنے اور ہر کسی طرح کا اختیار نہیں یہ فرقہ جبر یہ کہلاتا ہے جو قدر یہ کی طرح گمراہ ہے اور اہلسنت سے خارج ہے
 حالانکہ قضا و قدر کا یہ مطلب نہیں بلکہ قضا و قدر خدا کا علم ہے کہ بندہ کیسے کام کرے یا نہ کرے یا پہلو اور کب کرے یا نہ کرے
 ہر کام کا علم نہیں ہے سوا پروردگار کے اپنی اختیار سے کرتا ہے اور ہر کوئی نواب یا عذاب ملتا ہے (نووی مع زیادہ) است
 بصیرت میں (جو ایک شہر جو نہ ظلیج فارس جو آباد کیا تھا اسکو عبید بن غزو ان شخص حضرت عمر کی خلافت میں بحالی
 نے کہا بصرہ کہ ہے اہل اسلام کا اور خزانہ ہے عرب کا اور حقیقت بصرہ ایک ایسا شہر ہے کہ جس سے تجارت اہل ہند
 اور فارس کے ساتھ بخوبی قائم ہو سکتی ہے اور شاید اسی مصلحت سے اسی شہر کی بنا ہوئی ہوگی (وہ معبد جہنمی تھا
 فاسمائی نے کہا بالانساب میں لکھا ہے کہ جہنمی نسبت ہے جہنمیہ کی طرقت جو ایک قبیلہ ہے قضا عہ میں سے
 اور اسکا نام نہ بدین لیسٹ بن ہود بن اسلم بن الحاف بن قضا عہ تھا کہ لوگ اسے کوفہ میں اترے بلکہ ایک محلہ
 ہے کوفہ میں جو منسوب ہے جہنمیہ کی طرقت اور کہ بصرہ کے میں اترے اور بصرہ والوں میں تھا معبد بن خالد جہنمی جو جز
 بصری کا شاگرد تھا اور بصرہ کے پہلے اس نے گفتگو کی تقدیر میں بصرہ میں رہ کر بصرہ والے اسکی راہ چلنے کے حجاج بن

یوسفؑ کو قتل کیا باندہ بقرہ قریب میں ہے کہ بعضوں نے کہا اوسکو باب کا نام عبدالمہدی بن عقیلم ہے اور بعضوں نے کہا اسکا
 دادا عوید تھا وہ سچا ہے لیکن یہ بتی تھا اس نے اول تقدیر میں گنہگار کی بصورت میں اور قتل کیا گیا نہ میں **ف**
 تو میں اور حمید بن عبد الرحمن حمیری دونوں ملکر چلے حج یا عمرے کے لیے اور ہم نے کہا کاش ہم کو کئی صحابی رسول خدا صلو
 اللہ علیہ وسلم کا ملہارے جس سے ہم ذکر کریں اس بات کا جو یہ لوگ کہتے ہیں تقدیر میں تو دل گئی ہے کہ اتفاق سے
 عبدالمہدی بن عمر بن خطابؓ نے مسجد کو جاتے ہوئے ہم نے اونکو بھیج دیا کہ میرا بیٹا میں اور میرا ساتھی دہنی اور باہر
 باز ہو گئے میں سمجھا کہ میرا ساتھی (حمید) مجھ کو بات کرنے دیکھا (اس لیے کہ میری گفتگو اچھی تھی تو میں نے کہا اے
 اباء عبد الرحمن (یعنی یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما) ہمارے ملک میں کچھ لوگ ایسی پیدا ہوئے ہیں جو قرآن کو پڑھتے ہیں اور علم کا
 شوق رکھتے ہیں یا اوسکی بار بیکیان نکالتے ہیں **ف** حدیث میں بیان تفسیروں سے بتقدیم قات بر فاجہ
 کے معنی یہ ہیں کہ طلب کرتے ہیں علم کو اور شوق رکھتے ہیں اسکا اور بعضی نسخوں میں تفسیروں سے بتقدیم قات بر فاجہ
 اسکا معنی یہ ہیں کہ بار بیکیان نکالتے ہیں اور روشنگاریاں کرتے ہیں اور بعضوں نے مسلم کے سوا یہ لفظ روایت کیا ہے
 یہ تفسیروں بحدت را یعنی بیرونی کرتے ہیں علم کی قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے متفقوں پر یا تفرع سے یعنی گہری
 باتیں نکالتے ہیں اور ابو یعلیٰ کی روایت میں تفسیروں سے یعنی فتنہ حاصل کرتے ہیں (نوی) **ف** اور بیان کیا
 حال اٹھا اور کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور سب کام ناگہان ہو گئے ہیں **ف** یعنی ہدائی یا ایک
 ہے ایکنیہ سوچ سمجھے ہوئے کو اللہ تعالیٰ کو پیشتر سزا کا علم نہ تھا نہ اوس نے پہلے سو کوئی انداز کیا تھا ملک و وقوع کے بعد
 خدا کا علم ہوا ہے اور گذرا کہ قبول غلامہ قدریہ کا ہے اور سب قدریہ کا نہیں اور قائل اسکا گواہ اور چواہ ہے
 خدا سب علم اذن کو اس اعتقاد سے سچا ہے **ف** عبدالمہدی بن عمر نے کہا تو میں ان لوگوں میں سے ہوں کہ ہر ادوں سے
 میں علاقہ نہیں رکھتا اور وہ مجھ پر علاقہ نہیں رکھتے **ف** یعنی علاقہ اسلام کا اس لیے کہ دوسرے فریق قاضی عیاض
 نے کہا کہ مراد وہی قدریہ ہیں جو خدا کا علم مخلوقات کے ساتھ نفی کرتے ہیں وہ تو بالاتفاق کا فریق اور یہ لوگ درحقیقت
 فلاسفہ ہیں جو کہتے ہیں خدا کو جزئیات کا علم نہیں ہو سکتا اگر ہو بھی تو ایک طرح کا اجمالی علم ہو گا نہ تفصیلی بعضوں نے
 کہا کہ ابن عمر کا یہ قول صاف دلالت کرتا ہے قدریہ کے کافر ہونے پر اور حتمال ہے کہ مراد کفر سے ناشدہ ہو لیکن آگے
 کی عبارت سے صاف انکا کفر معلوم ہوتا ہے **ف** اور تم ہے اُنکی جیسی عبدالمہدی بن عمر تم کہا تھا ہے (یعنی اللہ جل
 جلالہ کی) کہ اس لوگوں میں سے (جبکا ذکر تو نے کیا جو قدریہ کے قائل نہیں) اگر کسی کے پاس احد ہمارے برابر ہو ماہر
 وہ اسکو خرچ کرے خدا کی راہ میں تو خدا قبول عجز کا سبب تقدیر کا ایمان نہ لاوے پھر کہا کہ حدیث بیان کی ہے جس پر سب کا پیر

بنی انصاریہ کہ ایک ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجے تھے اتنے میں ایک شخص ان پہنچا جس کے کپڑے نہایت سب سے
 تھے اور بال بہت کالے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور کوئی ہم میں سے اس کو بھیجتا تھا نہ ہوا وہ بیٹھ گیا آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم اس آنحضرت کو گھنٹوں سے ملا دیں اور دونوں ہاتھ اپنے رانوں پر رکھ کر (جیسے شاگرد استاد
 کے سامنے بیٹھتا ہے) پہر بولا اے محمد تجھ کو اسلام کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ اگر کوئی
 دے (یعنی زبان سے کہے) اور دل سے یقین کرے (اس بات کی کہ کوئی معبود سوا نہیں سوا خدا کے اور محمد اس کے پیغمبر
 میں اور قائم کرے نماز کو اور ادا کرے زکوٰۃ کو اور زکوٰۃ کرے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر تجھے ہو سکے
 (یعنی راہ خرچ ہو اور دستری بن جفت نہ ہو) وہ بولا سچ کہا تم نے ہم کو تعجب ہوا کہ آپ ہی پوچھتا ہے پہر آپ ہی کہتا
 ہے کہ سچ کہا (حالانکہ پوچھنے والا لاعلم ہوتا ہے اور سچ کہنے والا وہ ہوتا ہے جس کو علم ہو تو یہ دونوں کام ایک شخص
 کیونکر کرے گا) پہر وہ شخص بولا مجھ کو بتلاؤ ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے (دل سے) اللہ
 اور اس کے فرشتوں پر (کہ وہ اللہ پاک بندہ میں اور اس کا حکم بجالاتے ہیں اللہ نے ان کو بڑی طاقت دی ہے) اور اس
 پیغمبر پر (جس کو اس نے بھیجا خلق کو راہ بتلانے کے لیے) اور پچھلے دن پر (یعنی قیامت کو دن پر جس میں درجہ حساب کتاب
 ہو گا اور سچ اور جبر کا اعمال کی جانچ اور پڑتال ہو گی) اور یقین کرے تو تقدیر پر کہ سزا اور اچھا سب خدا کی طرف سے
 ہے (یعنی سب کا خالق وہی ہے) وہ شخص بولا سچ کہا تم نے پہر اس شخص نے پوچھا مجھ کو بتلاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا
 احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت کرے اس طرح دل لگا کر جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے اگر اتنا نہ ہو تو بھی کسی کو وہ
 تجھ کو دیکھ رہا ہے **ف** اس ایک فقرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری صفات اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
 کر دی ہیں صفت کا یہ ہے کہ بندہ کو خدا سے محبت اور محبت پیدا ہو اور خدا کا خیال ہر وقت شہ کے دل میں رہے تو
 اعلیٰ درجہ تک پہنچے کہ جبہ خدا کی ذات کو تصور میں ایسا غرق ہو جاوے کہ سوا خدا کے کوئی نظر نہ آوے کہ ظاہری امور
 سے دنیا کی چیزیں دیکھے اور کانون سے سنے چرچیل خدا سے لگا ہے تو آنکھ اور کان مردے کے آنکھ اور کان
 کی طرح کھلے ہوئے ہیں آنکھ دیکھتی ہے کان سنتا ہے گردہ بیان اور کوٹھولی کی ہے ہی کو وہ جہ اللہ ہو دیکھتی ہیں
 اعلیٰ درجہ کے فقیر فزون اور فیض اور خدا کے پاک بندہ کو حاصل ہوتا ہے اور ایک مرتبہ اس ادنیٰ ہی جس کے حال
 کر سنے کے لیے یہ پھر انسان کو کوشش کرنا چاہیے یہ کہ خدا کو ہر وقت حاضر اور ناظر بھیجے اور یہ یقین کرے کہ خدا اس کا تمام کام
 اور کمالات یہاں تک کہ قلب کے خطرات اور خیالات کو بھی جانتا ہے پہر اچکی عبادت کی وقت دوسری چیز میں دل لگا
 اور پہر وہ دوسرے دن کو راہ دنیا شیطان کا کام ہے جس سے پناہ مانگنا چاہیے نووی نے کہا معذور اس کا کام ہے

بہتر کہ بندہ عبادت میں اخلاص کرے اور دل لگا دے یعنی عبادت بہت خضوع اور شوق سے کرے قاضی عیاض
 کہا کہ یہ حدیث ایسی جامع ہے کہ تمام شریعت کو علوم اس سے نکل سکتی ہیں **ف** اس پر ہر شخص بولا تبارک و تعالیٰ یہ جو کتب قیامت
 کتب ہوگی آپ نے فرمایا اس کو جس پر چہتری ہو وہ خود کو چہنیو اے سو زیادہ نہیں جانتا **ف** یعنی قیامت کا وقت کہ
 کو معلوم نہیں ہوا خدا کے نوٹی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مفتی اور عالم سے جب کوئی ایسی بات پوچھی جاوے
 جس کو وہ نہیں جانتا تو یوں کہنا چاہیے کہ مجھ کو معلوم نہیں اور یہ کہنا اس کی ذلت اور نقصان کا باعث نہ ہوگا بلکہ دلیل
 ہے اس کو کمال علم اور وسیع اور نقوی کی بڑے بڑے اماموں نے جیسے ابو حنیفہ اور مالک نے بہت سی مسائل میں سیکرت
 کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم کو معلوم نہیں **ف** وہ شخص بولا تو مجھے اس کی نشانیاں بتلائیے آپ نے فرمایا ایک
 نشان یہ ہے کہ لوٹندی اپنی بی بی کو جسے گی **ف** یہ ترجمہ ہے **اِنَّ قَلِيْلًا مِّنْكُمْ يَدْرُسُوْنَ مَا كَانَتْ رُبَّتْهَا كَالْبُحْرِ** اس حدیث
 میں ہے اور ایک حدیث میں **رَبَّتْهَا** کے بدلے **رَبَّتْهَا** ہے مذکور کے ساتھ تو ترجمہ یہ ہوگا کہ جن کو لوٹندی پر میان کو
 اور ایک حدیث میں **رَبَّتْهَا** ہے یعنی جن کو لوٹندی اپنے خاوند کو اس فقرہ کے مطلب میں مختلف اقوال میں بعض نے
 نے کہا مطلب ہے کہ لوٹندی بہت پکڑی جاوے گی اور اس کی اولاد بہت پہیلیگی اور ظاہر ہے کہ لوٹندی بھی شریعت
 کی سوس ایکٹل ہے اور باپ کا مال اس کے بعد بیٹے کا ہوتا ہے اور بیٹا بیٹی اپنی ماں کے میان بی بی اور مالک کے
 بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ لوٹدیاں بادشاہوں کی مائیں ہونگی کیونکہ اس زمانے کے بادشاہ موافق شریعت
 نواح کے پابند نہ ہوں گے بلکہ بہت سونچا ہے نہ کرینگے لوٹدیاں اور غرض میں کہ بیٹے پر اور بیٹی کے لئے اس کی مائیں
 پر بیٹے کے بادشاہ بنیں گے اور اپنی ماں کو بھی اپنی رعیت میں شامل کرینگے بعضوں نے کہا غرض یہ ہے کہ لوگوں کا
 حال تباہ ہوگا وہ ام ولد کو بھی بچپنا شروع کر دیگا کہ جتنی بچی کہی وہ اپنی بیٹی ہی کے ہاتھ انکر کے گی اور اس کو
 معلوم نہ ہوگا کہ یہ میری ماں ہے اور یہ صورت سوا ام ولد کے اور لوٹدیوں میں بھی ہو سکتی ہے مثلاً ایک لوٹدی
 کا لڑکا سوا اس کا مالک کر کسی اور سے ہو نکاح یا شعیب یا زنا سے ہو وہ لوٹدی بکیتی بکیتی اس لڑکے کے ہاتھ میں جا پڑے
 اور وہ بچپنا اور بچل کے معنی میں مالک اور سید کہ اگر کوئی میں جیو **اَمْذَعُوْنَ** **لَعَلَّ** یعنی نرم پکارتے ہو مالک کو اور بعض
 نے کہا کہ بچل سے مراد خاوند ہے نیز خضوع کہتے ہیں لوٹدیوں کی خرید اور فروخت اس قدر کثرت سے ہوگی کہ کہی ایک
 شخص اپنی ماں سے نکاح کر لے گا اور اس کو معلوم نہ ہوگا بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ لوگ ماؤں کی عزت اور حرمت چھوڑ
 گئے اور ماں کو وہ سلوک کرینگے جو لوٹدی سے کرتے ہیں خدا اپنی پناہ میں ہے اس زمانے میں بھی بہت لوگ ایسی
 نکلیں گے جو ماں باپ اور نہیں کرتے اور ان کی اطاعت نہیں کرتے بلکہ لوٹدی غلاموں کی طرح ان کو کھڑے ہیں اور

سے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات نہیں نکلی گئی کہ کسی بیعت منع یا جائز ہو اور جن لوگوں نے استدلال کیا اس امر پر اس حدیث سے اس کی تفسیر ہو تا کہ اس حدیث کو جو چیز قیامت کی نشانی ہو اس کا حرام نہ ہونے کا ہونا ضروری نہیں کیونکہ اوپر ذکر آچکے ہیں کہ انہوں نے
دوست بہت کمانا بچا پس بچا پس عورتیں نہ کہنا حرام نہیں حالانکہ وہ بھی قیامت کی نشانی ہیں **ف** دوسری
نشانی یہ ہے کہ تو دیکھ بیگانہ گون کو دیکھ بادل ہن میں جو تاتہ تاتن کو کپڑا نہ تھا کنگا بڑے بڑے عمارتیں ہونا تک نہیں۔
ف تیسری دنیا کی حالت میں ایک بڑا انقلاب ہو گا کہ جو لوگ مفلس تھیں ہوں گے تھے وہ میرا مالدار ہو جائیں گے اور جو
امیر مالدار ہو وہ مفلس محتاج ہو جائیں گے اگرچہ اس انقلاب نے دنیا میں بڑے بڑے جنگوں کی کسی بار ہو چکی ہیں یہ قیامت
کے قریب چھاری دنیا میں ہونے والی ایک چیز ہوئے وہ دنیا کے ایک ایک حصہ میں ہو چکے ہیں دوسری روایت میں ہے
کہ قیامت کے قریب ست دھن بہت ہرگا اور فساد عالم گم ہو جائیگا بعضوں نے کہا کہ مردان ننگوں کنگا لون سے عریک لوگ
ہیں اور یہ ایک پیشین گوئی تھی اون کے لیے کہ سلام کو ترقی ہوگی اور عربوں کی شوکت بڑی گئی اور وہ محتاجی اور غریبی
سے نکلے مالدار اور امیر بن جائیں گے پھر ایسا ہی ہوا آپ کی وفات کی تھوڑی مدت بعد ایران اور روم اور مصر
ہوئی اور عرب لوگ مال مال ہو گئے **ف** راوی نے کہا یہ وہ شخص ہے پلا گیا میں نے دیر تک پھر ارا **ف**
یہ ترجمہ ہے فَكَيْفَ تَمْلِكُ مَا كَانُوا يَمْلِكُونَ اور بعض نسخوں میں ثلثت ملایا ہے یعنی آپ بہت دیر تک چپ رہے اور اب وہ اور
ترجمہ کی روایت میں ہے تین دن کے بعد حضرت مجھ سے ملے لیکن یہ بظاہر مخالفت ہے ابوہریرہ کی روایت کہ وہ شخص
بیٹھ بڑھ کر چلا اپنے فرمایا اسکو بلاؤ لوگ ڈور تو دمان کیسکو نہ پایا اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ جبرئیل ہے اور ممکن ہے تو فہم اسطوریہ کہ حضرت عمر اسوقت مجلس سے اٹھ کر چلے گئے ہوں تو اپنے اور لوگوں سے
اوس وقت کہا ہوا اور حضرت عمر سے تین دن کے بعد **ف** بعد اس کو اپنے مجھ سے فرمایا اے عمر تو جانتا ہے یہ
پوچھنے والا کون تھا میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول جناب جانتا ہے اپنے فرمایا وہ جبرئیل تھے مگر کہہ دینے آکر تھے
دین تمہارا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور اسلام اور احسان سب میں داخل ہے اور یہ حدیث معلوم
اور حدیث کی بہت سے تفسیریں ہیں بلکہ وہ اصل ہے اسلام کی جیسے منہر قاضی عیاض سے نقل کیا اور کچھ فائدہ ہو اسکو
اور پھر مذکور ہوئے ایک فائدہ اسکا یہ ہے کہ جب اہل مجلس کو کسی بات کا علم نہ ہو تو انکو معلوم کرانے کو لیے پوچھنا
درست ہے تاکہ سب دقت ہو جائیں دوسرا یہ ہے کہ عالم کو بہت نرمی کرنا چاہیے پوچھنے والے کو اچھی طرح اب
دینا چاہیے کہ اسکو تشفی ہو جاوے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ يَعْقَبٍ قَالَ لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبُودٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهِ فِي
شَأْنِ الْقَدْرِ انْكَرْنَا ذَلِكَ قَالَ فَجَحَّتْ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيُّ حُجَّةً وَسَأَلُوهُ لِمَ

القہر پر اور اس کے فرشتوں پر اور انکی کتابوں پر اور اس کے ملنے پر اور اگرچہ نبیوں پر اور یقین کر کے بچھا چکی اور
 ہر خدا سے ملنا تو مرنے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اور بچھا چکی اور نبیوں سے مراد قیامت کا آہٹا ہے اور نبیوں
 نے کہا خدا سے ملنا صاحب کتاب کے بعد ہوگا لیکن اس ملنے سے خدا کا دیدار مراد نہیں ہے کیونکہ وہ خاص خاص لوگوں کو
 ہوگا (نورانی) **ف** پھر وہ شخص بولا یا رسول اللہ اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ جل جلالہ کو بوجہ اور
 کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے **ف** یعنی خدا کے برابر کسی کو نہ سمجھو نہ قدرت میں نہ علم میں نہ شرف میں نہ عبادت
 میں نہ دعائیں بلکہ پوجے تو خدا ہی کو پوجے مانگو تو خدا سے مانگے سو خدا کے سب کو عاجز بندہ خیال کرے اگر نہ
 بعض بندوں اور غلاموں کا پروردگار نے بہت رعب بلند کیا ہے اور انکو بہت کچھ سزا فرما دیا ہے پھر خدا کے سامنے
 وہ بند اور غلام ہی ہیں البتہ بندوں میں انکو امتیاز ہے **ف** اور قائم کرے تو فرض نماز کو اور دیوے تو زکوٰۃ کو
 جس قدر فرض ہے اور رزق رکھے رمضان کے **ف** یہ سب چیزیں عبادت میں داخل ہیں مگر چونکہ یہ چیزیں عبادت
 میں اعلیٰ درجے کی تھیں اسلیئے انکو علیحدہ بیان کیا اور بعضوں نے کہا کہ عبادت سے مراد معرفت اقی ہے اور اقرار ہے
 انکی وحدانیت کا - نماز میں تسلیم لگائی فرض کی اس لیے کہ سامان سب کے لیے صرف فرض کمال اور انکا کافی ہے سزا
 اور تحبات کا اور انکا لازم نہیں اسی طرح نفل صدقات کا دینا لازم نہیں اور قائم کرنے سے نماز کے یہ مراد ہے کہ ہمیشہ
 پابندی کے ساتھ اسکو پڑھیں یا سب شرائط اور ارکان کے ساتھ پورا کرے **ف** پھر وہ شخص بولا یا رسول اللہ
 احسان کسی کتنی ہیں آپ نے فرمایا تو عبادت کرے اللہ کی جیسے تو اس کو دیکھ رہے ہے اگر تو اسکو نہیں دیکھتا (یعنی انکا
 استغراق نہ ہو اور یہ درجہ نہ ہو سکے) تو اتنا تو ہو کہ وہ تجھ کو دیکھ رہے ہے پھر وہ شخص بولا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی
 فرمایا جس سے پرچست ہو قیامت کو وہ پوچھو واسے سو زیادہ نہیں جانتا لیکن میں اسکی نشانیاں تجھے بیان کرتا
 ہوں جب لڑائی اپنے مالک کو چھوڑ دے قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگی بدن ننگے پاؤں بہر نیوالے لوگ سر درخیز
 تو یہ قیامت کی نشانی ہے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عجب اور تند اور روم اور مصر اور ایران
 میں ایک طرح کی تہذیب اور نشانی تھی اور یورپ یعنی فرنگستان کے لوگ بالکل وحشی جاہل گنوار جانوروں کی طرح تھے
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ تو انسانیت سے بہت تہوڑا حصہ رکھتے تھے اور جانوروں کی طرح جاہلون اور
 جاہلون میں بہت تھے اور ان میں بادشاہت یا ملکہ داری کا سلیقہ بالکل نہ تھا اب ہمارے زمانے میں چند روز سے انکی
 لوگوں نے وہ ترقی کی ہے کہ تمام دنیا کے حاکم اور سردار بن بیٹھیں پس شاید یہی قیامت کی نشانی ہے اور یہی
 ہو عبادت سر **ف** اور جب بکر بیان یا بیٹھیں چلنے والی بڑی بڑی جویلیاں بنا دیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی

نامہ عربین جس کے بل پر نشان ہے اس کو آواز کی گنگناہت سنائی نہی لیکن صحیح میں آتا کیا کہتا ہے یہاں تک کہ دو کیا یا دو سوار
 امیر صلی علیہ وسلم تنہا معلوم ہوا کہ وہ چوتھا رسول اسلام کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرمایا پھر نماز میں ات اور دن میں دو بار اگر
 سوار کوئی نماز پڑھے اور پھر آپ فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھنا چاہیے ہفت ہزار نماز پڑھنے اور کوئی نماز فرض نہیں ہے مگر
 سنت اور یہ کہ تکی نماز اور عید کی نماز اور گھر کی نماز یہ سب سنت ہیں اور جو کوئی انکو واجب کہتا ہے اور پھر حدیث صحیحہ ہے کہ وہ
 کہتا ہے کہ شاید ہفت کسب و تراویع عید کی نماز چوتھی ہوگی مگر یہ صرف احتمال ہے کہ وہ اس کے میں نہان کے وہ ہلا سوار صانع کے روز
 کے اور کوئی روزہ بھی پڑھے اور نماز پڑھیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ نہ کہنا چاہیے ہفت اور تھکا روزہ رمضان کی روزہ ہر اور نماز وغیرہ کہ کفار
 میں نہ متبعین نہیں اور چوتھوں کو بھی کفارہ ادا ہو سکتا ہے ہر آپ نے اس ذکر کو بیان کیا وہ ہلا سوار اس کو اور کوئی
 زیارہ بھی پڑھے آپ فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل ثواب کے لیے صدقہ دینا چاہیے ہفت تو صدقہ و فطر و خیرا اور جو حبیب خیرین کو خیال کہ تم میرے آقا کی
 چہ بعد اہر گشت را دی سے کہا پھر وہ شخص بیٹھ موطر کر چلا اور کہتا جاتا تھا شتم خدا کی میں نہ ان سے زیادہ کہ
 ان میں کی کروں گا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا مراد بائی اس کے اگر سچا ہے ہفت بیو اگر بجا
 لایا ان سب باتوں کو اور کی نگی اور ان میں حبیب زبان سے کہتا ہے تو آخرت میں نجات پاؤں گا اپنی مراد کو پہونچ گیا اور
 جو زیادہ کیا ان سے تو اور بہتر ہے اگر ایسے مقام پر پہونچتا ہے کہ دین کے ارکان اور اعمال اور یہی ہیں
 پھر اس شخص نے یہ کیونکر کہا میں ان سے زیادہ بخیروں کا جواب رکا یہ ہے کہ بخاری کی روایت میں ہے کہ رسول
 اللہ صلی علیہ وسلم نے اسکو شرماعت کی باتیں بتلا دیں اور وہ کہتا جاتا تھا شتم خدا کی جب قدر اللہ نے مجھ پر نضر
 کیا ہے میں اس میں کی شبی نہ کروں گا تو فرض میں اور دین کی باتوں میں سب ضروری ارکان اور اعمال آگے اور
 نوافل اور سنن کا ادا کرنا نجات کے لیے ضرور نہیں گو ہمیشہ کے لیے سنتوں کا ترک کرنا جڑا ہے اور ایسے شخص
 کی گواہی مقبول نہ ہوگی پھر وہ گھنگار نہیں ہو سکتا اور نجات ضرور پاؤں گا اور اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں اور
 بعضی روایتوں میں ہر سے کا ذکر نہیں ہے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ روایتوں کا تصور ہے جیسا کہ کسی کو یاد ہو گیا
 اور سنن بیان کیا اور چونکہ زیادتی نفع کی مقبول ہے تو ساری اعمال اور ارکان جو سب روایتوں کے دیکھنے سے معلوم
 ہوتی ہیں ضرور ظہر ہے یعنی روایتوں میں تاملانا یعنی غریزہ واروں سے سلوک اور محبت کرنا اور مال غنیمت میں
 بانچوان حصہ ادا کرنا یہی اسلام کے ارکان ہیں بیان کیا ہے اور جمال ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم نے ستر
 اور محل دیکھا کہ جو ارکان جس قسم کے لیے زیادہ ضرور ہوں وہی بیان کی ہوں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اور ارکان
 کو جنکی فرضیت انکو معلوم ہو جاوے خواہ پیشتر سے معلوم نہی بجائے لاوین و اہل علم حکماء بن محمد

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ كَوَحْدٍ مِنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ يَأْتِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَيُّهُ إِنْ صَدَقَ تَرْجُمُهُ
 ظلمہ بن عبیدہ السمری دومری روایت بھی ایسی ہے جس پر ادبر گزری اتنا فرق ہو کہ حبیب اس شخص نے کہا قسم خدا اگر
 میرا سب سے بڑی کرونگا نہ بیشی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجات بائیں اُس نے قسم اس کے باب کی اگر
 سچا ہے یا جنت میں جاویگا قسم اس کے باب کی اگر سچا ہے **ہ** اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم
 کہا بانی اُس کے باب کی حالانکہ دوسری حدیث میں جو مختصر قسم کہا نا چاہے تو اس کی قسم کہا دوسری اور ایک حدیث میں
 ہے کہ اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو باپ اور بیٹے کی قسم کہانے سے جواب سچا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 یہ فرمایا بطریق عادت اور تکیہ کلام کے تھا کیونکہ عرب لوگ باتوں میں اس قسم کی قسم کہاتے ہیں بطور حلف
 کے جس میں تعظیم کسی کے نام کی مقصود ہوتی ہے اور مشاہیر کرنا اسکا اصل جلالہ کے ساتھ یہی جواب صحیح ہے
 اور بعضوں نے کہا کہ یہاں اس وقت ہو گا جب اس کے سوا اور کسی کی قسم کہا نا منع نہ تھا اور صحیح یہ ہے کہ قسم کہا نا
 کے سوا اور کسی کی اس لیے منع ہوئی ہے کہ خدا کے ساتھ کسی اور کو برابر نہ کیا جاوے یعنی جیسے خدا کے نام کی
 عظمت اور بڑائی دل میں ہے ویسی کسی اور کی نہ ہو نہ کسی اور کے نام کی قسم کو پورا کرنا ایسا لازم اور ضروری
 جاوے جیسے خدا کے نام کی قسم کو پورا کر کسی اور کو ایسا بڑا اور بزرگ سمجھ کر جیسے خدا کو سمجھتا ہو اس کی قسم کہا
 تو وہ شخص مشرک ہو جاویگا اور جو ایسا سمجھ صرف بطور تکیہ کلام یا عادت کو بطور لغو کسی کی قسم کہا دوسری توجہ
 نہیں ہے اگرچہ کہ مشابہہ مشرکوں کے افعال کے اس لیے اس کے بھی پرہیز کرنا بہتر ہے اور یہی مقصد ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آپ نے فرمایا جو شخص قسم کہا دوسری اور کسی سوا خدا کے اس کے مشرک کیا **باب**
 السَّوَالِ عَنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ ارْتِكَانِ كَوَاحِدٍ مِنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ الْعَجَبُ أَنْ يَخْبِي
 النَّجْلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلِ فَيَسْأَلُهُ وَيُخْبِرُ سَمْعُ نَجْدٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ
 فَقَالَ يَا حَمِيدُ أَتَانَا رَسُولُكَ فَرَزَعَنَا لَكَ أَنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ مَنْ خَلَقَ
 السَّمَاءَ قَالَ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ مَنْ تَصَبَّ هَذِهِ الْجِبَالُ اللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ
 قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حُمْسَ صَلَواتٍ فِي يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَيَا لَذِي أَرْسَلَكَ
 اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا أَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا ذِكْوَةً فِي أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ

فَاِذْ يَاۤئِذْ اَرْسَلْنَاكَ اِلٰهَ اَمْرٍ اَقْرَبَ اِلٰى عِبَادِنَا اَنْ عَلَيْنَا مَوَظِعٌ
 رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَاِذْ يَاۤئِذْ اَرْسَلْنَاكَ اِلٰهَ اَمْرٍ اَقْرَبَ اِلٰى عِبَادِنَا اَنْ عَلَيْنَا مَوَظِعٌ
 رَمَضَانَ اَنْ عَلَيْنَا سَجَّةَ الْبَيْتِ مِنَ السَّطَاعِ الْيَهُوِيِّ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ تُعَرِّوْنِي قَالَ وَالَّذِي
 بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا زَيْدٌ عَلَيْكَ وَلَا اَنْقَضَ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَمُوتَ
 كَيْدُ خُلُقِ الْجَنَّةِ مَرَّةً مَعَهُ اَنْسَ بِنَ مَالِكٍ رَوَيْتُ عَنْهُ مَوَظِعٌ هِيَ رِوَايَةُ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 بِوَجْهِهِ هِيَ اَمْرٌ جَلَّ جَلَالُهُ فَرَمَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا رِيشًا وَلَا نَسًا وَلَا أَثْمَارًا مِنْ ثَمَرِهِمْ
 اِذَا يَابَسَ اِيَّانَ الْوَسْتِ بِوَجْهِهِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ
 تَرَاهُمُ يَأْكُلُونَ اِيَّاهُ اَوَّلًا مِنْ اَمْرِ اَمْرٍ اَقْرَبَ اِلٰى عِبَادِنَا اَنْ عَلَيْنَا مَوَظِعٌ هِيَ رِوَايَةُ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 تَمَّ سَ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ
 يَا ذَا كَرِيمٍ بَلَّغْهُ فَرَمَا اَوْسَ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ
 تَوَدُّنَ تَنَ بَلَّغْهُ فَرَمَا اَوْسَ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ
 نَهْنِ بَلَّغْهُ فَرَمَا اَوْسَ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ
 عَمُورَتِ كَحَرَمِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ
 الْقُرْآنِ الْفَسِيرِ فَتَحَ الْبَيَانِ فِي مَقَاصِدِ الْقُرْآنِ مِنْ اِمَامِ عَلِيٍّ عَالِمِ الْاَلْبَاهِ سَيِّدِ مُحَمَّدٍ صَدِيقِ حَسَنِ خَانَ اَبَدًا لِكَيْتُو
 هُنَ كَرَامَةِ اَلْفَالِي كَثَرَتِ سَوَالُ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ
 وَجِبَ اَوْسَ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ
 اِيَّاكَ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ
 اِبْنِ عَبَّاسٍ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ كَرَمِ
 بِوَجْهِهِ اَبَدًا لِكَيْتُو اَبَدًا لِكَيْتُو اَبَدًا لِكَيْتُو اَبَدًا لِكَيْتُو اَبَدًا لِكَيْتُو
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْتُو اَبَدًا لِكَيْتُو اَبَدًا لِكَيْتُو اَبَدًا لِكَيْتُو اَبَدًا لِكَيْتُو
 اَمْرٍ اَقْرَبَ اِلٰى عِبَادِنَا اَنْ عَلَيْنَا مَوَظِعٌ هِيَ رِوَايَةُ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 تَمَّ سَ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ
 تَرَاهُمُ يَأْكُلُونَ اِيَّاهُ اَوَّلًا مِنْ اَمْرِ اَمْرٍ اَقْرَبَ اِلٰى عِبَادِنَا اَنْ عَلَيْنَا مَوَظِعٌ
 نَهْنِ بَلَّغْهُ فَرَمَا اَوْسَ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ
 عَمُورَتِ كَحَرَمِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ بَسْتِ
 الْقُرْآنِ الْفَسِيرِ فَتَحَ الْبَيَانِ فِي مَقَاصِدِ الْقُرْآنِ مِنْ اِمَامِ عَلِيٍّ عَالِمِ الْاَلْبَاهِ

کروں تو اوس سے بچو اور جب کسی بات کا حکم کروں تو اسکو بچو لاؤ جہاں تک قسم سے ہو سکے اور یہ آیت ہی باب میں
 اسی بخاری اور مسلم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا کہ لوگ ایک چیز کو پوچھتے جو حلال ہوئی پہر پوچھتے پھر پوچھتے
 یہاں تک کہ وہ شیء حرام ہو جاتی حجب حرام ہو جاتی تو اوسکو کرنے تکمیل میں مندر نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا سب بڑا گناہ اوس مسلمان پر ہے جس نے پوچھا ایک شیء کو اور وہ حرام نہ تھی پہر اوس نے پوچھتے
 سے حرام ہوئی اور ابن جریر اور ابن منذر اور حاکم نے ابوالخضر ثنی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اللہ حدین باندہ دین میں پہر اوس کے آگے ست بڑے اور فرض تبا دیے ہیں اذکو ادا کرو اور
 حرام کر دیا ہے جن چیزوں کو انکو مست کرو اور جن باتوں کو انہیں بیان کیا اذکو وہو لا انہیں بلکہ حجت ہی وہی
 تمہاری اور پوچھ ہو رہا اور انکی بحث مست کرو انتہی۔ اگرچہ یہ مخالفت بیفائدہ سوال کرنے سے اور یہ چیزوں کے
 پوچھنے سے نہیں اور یہ طلب حضرت کا نہ تھا کہ لوگ ایمان کے باتیں یا ضروری کام دیکھ نہ پوچھیں کیونکہ ان باتوں
 کے بدلانے کے لیے خود حضرت بھیج گئے تھے پر صحابہ ذکر بعض وقت پوچھنے کی بات کو بھی نہ پوچھتے اور منتظر رہتے کہ
 کوئی نیا نا وقت شخص آوے اور وہ پوچھے ہم بھی کس لین اور سمجھ لین **۱۱** تو ہم کو اچھا معلوم ہوتا کہ
 کوئی شخص جنگل کے رہنے والوں میں سے آوے مگر سمجھا رہا ہو آپ سے کچھ پوچھے ہم سنیں تو ایک شخص آنا جنگل کے
 رہنے والوں میں سے اور کہنے لگے اے محمد تمہارا اچھی ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا تم کہتے ہو کہ اللہ نے مکر پوچھا ہے آپ
 فرمایا سچ کہا اوس شخص نے وہ شخص ہلا تو آسمان کس نے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ نے پہر اوس نے کہا زمین کس نے
 پیدا کی آپ نے فرمایا اللہ نے پہر اوس نے کہا پہاڑوں کو کس نے کھڑا کیا اور آسمان جو چیزیں ہیں وہ کس نے پیدا
 کیں آپ نے فرمایا اللہ نے اس شخص نے کہا قسم ہے اوس کی جس نے آسمان پیدا کیا اور زمین بنائی اور پہاڑوں کو
 کھڑا کیا کیا اللہ نے سچ سچ آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا ان **۱۲** پہلی اس شخص نے خدا کو دریافت کیا پہر اس
 کی تشدیق کی بعد اوس کے اعمال کو دریافت کیا یہ ترتیب نیابت عمدہ ہے اور یہ ایک کافی قرینہ ہے اس بات کا کہ وہ
 پوچھنے والا اگرچہ جنگلی تھا پر عاقل اور سمجھ دار تھا ابن الصلاح نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے ان لوگوں کے لیے
 جو مقلدین عوام کا ایمان درست جانتے ہیں سلیقہ کو عوام کو بھی یقین حاصل ہوتا ہے اور شک و ترزلزل نہیں رہتا
 برخلاف معتزلہ کے کہ وہ مقلد کے ایمان کو صحیح نہیں سمجھتے اور یہ حدیث حجت ہے ان پر کیونکہ آپ نے اس شخص کے
 ایمان کو جائز رکھا اور یہ نہیں کہا کہ تمہارے ان باتوں پر یقین کرنے کے لیے دلیل اور معجزے کا دیکھنا ضرور ہے
 معتزلہ یہ کہتے ہیں کہ وہ مقلد کا اعتقاد مضبوط ہوتا ہے پر اوسکی مضبوطی پر ہم و سنا نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اوس کے بغیر

دلیل کہ ایک آدمی کی ثابت کردہ ایمان پر اگر کوئی دوسرا اسی میں شک و الہی قرار کا اعتقاد نہ پٹ سکتا ہو اس کا جواب یہ ہے کہ جتنا کہ اس کو
 شک پیدا نہوا اس وقت تک اس کا ایمان صحیح ہے کیونکہ وہ برابر پر محقق کے ایمان کے جسے دلائل میں غور کر کے حاصل کیا ہو اب قلب
 الثواب امر غرض ہے وہ چاہے تو ایمان بنام ثابت کہہ جائے تو بھلا دیوڑ ٹیڑ ٹیڑ محقق دوسو سو میں بچ کر گراہ ہو گئی ہیں اور تقلید
 کامیاب ہو گئی ہیں اگرچہ یہ ہیں کہ ایک شخص نہیں کہ اعلیٰ درجہ تحقیق کا ہو اور جتنا کہ تحقیق کو حق و تقلید کی راہ چلنا بہتر نہیں ہے تقلید میں کچھ
 حلاوت اور ذلت ہے پر اس سزا کو دہی سزا میں جو محقق ہیں اس پر وہ شخص بولا آپ کے اچھے ہے ہم کہہ سکتے ہیں بچہ نمازین میں ہم
 دن اور رات میں آپ کو فرمایا اوس نے سچ کہا وہ شخص بولا تم اس کی جسے انکو بھیجا کیا اسدرا ان نمازوں کا آپ کو حکم کیا ہے آپ فرمایا ہاں
 پہرہ شخص بولا آپ کے اچھے ہے کہا کہ ہم پر کوڑے ہے ہمارے مانوں کی آپ نے فرمایا اوس نے سچ کہا وہ شخص بولا تم اس کی جس نے آپ
 کو بھیجا کیا اسدرا آپ کو کوڑہ کا حکم کیا ہے آپ فرمایا ہاں پہرہ شخص بولا آپ کو اچھے ہے کہا کہ ہم پر رضا اور سزا ہیں
 سالانہ فرمایا اوس نے سچ کہا وہ شخص بولا تم اس کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اسدرا ان دنوں کا حکم کیا ہے آپ فرمایا ہاں پہرہ شخص بولا آپ کو اچھے ہے کہا کہ ہم پر سزا
 جو کوئی راہ چلنے کی طاقت رکھے (یعنی خراج راہ اور ساری ہوا اور رہتے ہیں امن ہو آپ کو فرمایا سچ کہا اوس نے پرسنہ
 وہ شخص بیٹھ کر کہہ چلا اور کہہ لگا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کہے بھیجا میں نہاں باتوں سے زیادہ کہوں گا نہ کم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سچا ہے یہ تو جنت میں جاوے گا **ہا** امام نووی نے کہا اس حدیث سے یہ
 بات نکلتی ہے کہ ایک شخص کی خبر معتبر ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیہ جب تو آپ نے دین کی باتیں بتلاؤ گے لیو ایک شخص
 روانہ کیا اور یہ شخص جو آیا تھا اس کا نام صام بن ثعلبہ تھا قاضی عیاض نے کہا ظاہر ہے کہ یہ شخص سلمان ہو کر آیا تھا مگر اسلام
 کی باتوں کو اچھی طرح تحقیق کرنے کے لیے حضرت سے خود بوجہ لیا حاکم ابو عبد اللہ کتاب المعرفہ میں کہا کہ یہ حدیث دلیل ہے
 اس بات کی کہ علما استدلال طلب کرنا جائز ہے کیونکہ اس شخص نے پہلے تمام باتیں دین کے اچھے کے واسطے سنی تھیں
 پہر یہ واسطہ نکال کر خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی کو آیا **سُحَنَ** اِنَّ كُنَّا نَحْبِبُكَ فِي الْقُرْآنِ اَنْ تَكُنَّ
 رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ وَنَسَا فِي الْحَدِيثِ وَبِمَثَلِهِ مَرْجُوْهُ اِنْ بَنَ نَاسُكَ سَوْرَتِ بَرَكُو
 قرآن میں منہ ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات پہنچیں پہر بیان کیا حدیث کو ہی طرح **بَاوِيْبَانِ** اَلَا عِيَانِ الَّذِي
يَدْخُلُ فِيْهَا لَيْكُنْ تَرَانِ مَنْ تَمَسَّكَ بِهَا اَمْرٌ بِرَدِّ خَلِّ الْكِبَرَةِ اب بیان میں اس عیان کے جس آدمی جنت میں جاوے گا اور یہ
 اس بات کو جو کوئی حکم بجالاوی وہ جنت میں جاوے گا **عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَرَكَةَ عَنْ اَبِيْ بَرَكَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَوْهُ**
فِيْ سَفَرٍ بَاخْتِ عِيْنَامِ نَاقَتِهِ اَوْ رَدِّ مَآرِعِهَا كَمَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ كَمَا حُدِّثَ بِيْ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
قَالَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَظَرَنِيْ اَحْكَبُ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ وَفَّقَ اَوَّلَقَدْ هَدَيْتَنِيْ قَالَ
كَيْفَ قُلْتَنِيْ قَالَ نَاْعَا دَفَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَبُدُ اللّٰهَ لَا تَشْرِكُ

وَسَلَّمَ وَفَرَّجَ الدِّينَ وَالذُّعَاءَ إِلَيْهِ وَالسُّؤَالَ عَنْهُ وَحَفِظَهُ وَتَبِعَهُ مَنْ كَتَبَ بِلُغَتِهِ رَحِمَهُ
باب حکم کر نیکا اسد اور اسکو رسول پر ایمان لانے کو لیے اور دین کے احکام پر لوگوں کو بلانا اور طرف اور پوجہ سنا اور
یاد رکھنا دین کی باتوں کو اور پہنچانا دین کا اور لوگوں کو جس کو نہیں پہنچا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَدِمَ رُوْفُدُ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذِهِ الْحَيَّةُ
مِنْ رَبِّعَةٍ وَقَدْ خَالَتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَقَدَامِ مَضْرُوكٍ فَخَلَصَ لَكَ الْإِلَافُ فِي شَقَرِ الْحِجَابِ فَمَضَى
بِأَمْرٍ فَعَمِلَ بِهِ وَنَدَّ عَوَّالِيَهُ مِنْ دُونِنَا قَالَ أَمْسُكُمْ يَارَبِّعٍ وَأَنْفَاكُمْ عَنْ أَدْبَعِ الْأَلِيمَانِ
بِاللَّهِ تَحَفَّتْ رَهَا لَهْمُ فَقَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ
وَأِيْمَةُ الرِّكْوَةِ وَإِنْ مُوَدُّوا خُمُسَ مَا عَرَفْتُمْ وَأَنْفَاكُمْ عَنِ الدُّبَابِ وَالْحَبْنَمِ وَالنَّقْيِيسِ وَ
لِلْقَيْسِ وَذَا دَخَلَتْ فِي رِوَيْتِهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً **مَرَجِمُ** ابْنِ عَبَّاسٍ
روایت از عبد القیس کے وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے **ف** وفد کہتے ہیں اُن لوگوں کو جو ایک
جماعت یا قوم کی طرف سے منتخب ہو کر بھیجے جاوے کسی ضروری کام کے واسطے یا بادشاہ یا وزیر یا کسی سردار
کی طرف اور عبد القیس ایک شخص کا نام ہے جسکی اولاد کو عبد القیس کہتے ہیں اور یہ ایک شاخ ہے ربیعہ کی جو ایک بڑا
قبیلہ تھا عرب میں یہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تھے جو وہ سوار تھے جبکہ سردار اشج عصری تھا
اور ان لوگوں میں تھے زیدہ بن مالک کلابی اور عبیدہ بن ہام محاربی اور صحابہ بن عباس مری اور عمر بن محمد دم
عصری اور حارث بن شعیب عصری اور حارث بن جندب اور باقی لوگوں کا نام معلوم نہیں ہوا اور ان لوگوں کے
آئینہ کا سبب تھا کہ منقذ بن حیان ایک شخص تھا جو الکفر مدینہ منورہ میں تجارت کر لیے آیا کرتا تھا جاہلیت کو زمانے میں ایک بار
وہ جاوے میں اور کچھو میں ہجر (ایک بستی کا نام ہے) سو مدینہ میں لیکر آیا اور سقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سے مدینہ کو ہجرت کر چکے تھے منقذ راہ میں پہنچا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر گز کے منقذ آپ کو
دیکھ کر ادبہ کہہ اٹھا آپ نے فرمایا منقذ تمہارا قوم کے سب لوگ کیا حال ہو پھر آپ نے اسکی قوم کے بڑوں
بڑوں میں سے ہر ایک کا نام لیا منقذ یہ عجزہ دیکھ کر حیران ہوا اور اسے برقت اسلام لایا اور سورہ فاتحہ اور اقرا
سیکھا پھر ہجر کی طرف جاتا لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ساتھ ایک خطر روانہ کیا عبد القیس کے لوگوں کو وہ
خط منقذ نے عبد القیس کے لوگوں کو نہیں دیا اور اپنے پاس چھپا رکھا ایک بار منقذ کی جوہر و جواشع عصری کی بیٹی
عقی (اشج کا نام سند بن عاصد تھا لیکن حضرت اُن کا نام اشج رکھا کیونکہ اسکی پیشانی میں ایک جوٹ کا

نشان تھا) اوس نے اپنے خاوند کو نماز اور قرآن پڑھنے دکھایا اپنے باپ منذر سے اس کا تذکرہ کیا اور یہ کہا کہ میرے
 خاوند کا حسبِ سر وہ مدینہ سر لوٹ کر آیا ہے عجب حال ہو گیا ہے ناٹھ پاؤں دھوتا ہے پہرہ کیطرت (یعنی شب کیطرت
 منہ کر کے کہی بیٹھ جھکا تا ہے) (رکوع) کہی زمین پر گر تا ہے (سجدہ) جب منذر اُس کے خاوند سے ملا اور دونوں
 کی باتیں ہوئیں تو اس شج کے دل میں اسلام کا خیال جم گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطا لیکر اپنی قوم پاس
 آیا اور پڑھ کر سنایا اور ان سبہوں کا دل اسلام کیطرت مائل ہوا اور انہوں نے ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کیطرت روانہ کی جس کا سردار شج کو کیا جب وہ مدینہ سر قریب پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سر فرمایا کہ
 پاس عبد القیس کے لوگ آتے ہیں جو یورپے لون میں سے بہتر زمین اور ان میں شج ہی ہے وہ لوگ پہرہ اور انہیں
 زندگ کر نیوالے **ف** اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ عین سے ہیں اور ہمارے اور آپ کے بیچ میں مصفر
 کے کافر و کفر میں ضرر (ہی) ایک قبیلہ کا نام ہے اوس کا لوگ کافر تھے اور وہ عبد القیس اور مدینہ کے بیچ میں رہتے
 تھے عبد القیس کے لوگوں کو آئے نہ دیتے تھے) اور ہم انہیں آگے آپ تک نہ گھورام جیتے ہیں (عز کا نزدیک چار
 مہینہ حرام تھے) (یعنی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب) ان مہینوں میں وہ لوٹ مار نہ کرتے اور سافروں کو
 رستہ نہ دیتے اور جو ان مہینوں میں مسافر سفر کیا کرتے اور بے کسک راہ پتو (تو مبتلا ہو سکتا کوئی ایسی بات جس پر ہم
 عمل کریں اور ہماری طرف کو لوگوں کو بھی اوس طرف بلا دیں) آپ نے فرمایا میں مت کہ حکم کرتا ہوں چار باتوں کا اور
 منع کرتا ہوں چار باتوں کو پہر بیان کیا اُن کو حکم کرتا ہوں کہ گواہی دو اس بات کی کوئی جرم معبود نہیں سوا اللہ
 اور حضرت محمد اوس کے پیچھے ہو کر میں اور قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو اور ادا کرو باپ و چچان حصہ غنیمت کے مثل ہے
ف دوسری روایت میں پانچ باتیں مذکور ہیں چار تو یہی اور ایک مضان کے رخصت اور بچاری کی رو میں چار
 پانچ باتیں ہیں اس مقام پر یہ شکل ہوتا ہے کہ آپ (چار باتیں فرمائیں اور ذکر کیا پانچ کو علمائے اسکا جواب کی طرح
 سے دیا ہے سب ظاہر یہ جو اب ابطال نے کہا کہ اصل مقصود چار ہی باتیں ہیں یعنی توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور
 روزہ مگر ایک بات غنیمت کا جس کے زیادہ بتلائی اس لیے کہ وہی لوگ کفار مصر کے قریب تھے اور ان کو جہاد کا ناپڑتا
 تھا اور غنیمتیں ملتی تھیں اور ابن الصلاح نے کہا **وَأَنَّ تَوَكُّدَ الْكَافَّةِ شَهَادَةُ إِنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِرَبِّهِمْ** ہے تاکہ
 پانچ باتیں ہوں بلکہ اربع پر ہے تو طلبت ہوا میں تم کو حکم کرتا ہوں چار باتوں کا اور ایک اور بات کا **ف**
 منع کرتا ہوں وہاں سے (یعنی کہو کے تو بنے) اور حنتم سے **ف** حنتم کی تفسیر میں علماء کے کہی احوال میں صحیح
 یہ کہ حنتم کہتے ہیں سبیر لاکھی گھروں کو اور یہ تفسیر خود صحیح مسلم میں کن بالآخر میں ابو ہریرہ سے منقول ہے

اور یہی قول ہے عبدالعزیز بن مسفل اور اکثر اہل سنت کا اور بعضوں نے کہا کہ حنتم ہر ایک گہرے (ٹہلیا) کو کہتے ہیں
یہ عبدالعزیز بن عمر اور سعید بن جبیر اور ابوسلمہ کا قول ہے بعضوں نے کہا کہ حنتم ایک قسم کے گہرے ہیں جو مصر سے آئے ہیں
وہ اندر سے روغنی ہوتے ہیں اور یہ السن بن مالک اور ابن ابی لیلی سے منقول ہے انہوں نے کہا وہ لال ہوتے ہیں بعضوں
نے کہا کہ حنتم لال رنگ کو گہرے ہیں اور میں مصر سے شراب آیا کرتا تھا یہ حضرت عائشہ سے منقول ہے اور ابن ابی لیلی
نے کہا کہ طائف کے اعمیسین شراب آتا تھا اور کچھ لوگ انہیں نمید بنا یا کرتے تھے بعضوں نے کہا کہ حنتم وہ گہرے ہیں
جو شیشی اور بال و رخن سے بنتی ہے اور یہ عطا سے منقول ہے (نودی) **ت** اور فقیر سے (یعنی جو میں بہتر
سے ایک لکڑی کو لیکر اس کو کہو دو کر اس بنا لیتے تھے) اور فقیر سے **ف** فقیر قار سے نکلا ہے یعنی جس برتن پر
قارچہ ہو قار زنت کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا زنت ایک قسم ہے قار کی اور اول قول صحیح ہے کیونکہ ابن عمر سے
بند صحیح منقول ہے کہ زنت اور فقیر ایک چیز ہے اور قار اور زنت ہندی میں بال کو کہتے ہیں **ت** خلعت ہر
مٹام نے اپنی رویت میں اتنا زیادہ کیا کہ گواہی دینا اس بات کی کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور اشارہ
کیا آپؐ اور انکی سے ایک کا **ف** یہ جان چاروں قسم کے برتنوں سے ممانعت کی اوس سے غرض ہے کہ ان
برتنوں میں شربت نہ بناؤ یعنی گھوڑ اور انگور اون میں نہ بہگو و اس لیے کہ ان برتنوں میں شراب تیار ہوا
کرنا تھا اور نشہ اون میں جلدی پیدا ہو جاتا ہے اور چڑھے میں شربت بہگوئے کی ممانعت نہیں کی کیونکہ
چمڑا لطیف ہے اور میں نشہ والی چیز نہیں چھیتی بلکہ اکثر چمڑا نیز شراب سے پیٹ جاتا ہے اور یہ ممانعت بھی اور اگر
اسلام میں تھی پھر بریدہ کی حدیث سے منسوخ ہو گئی اوس میں یہ ہے کہ میں نے ملو منع کیا تھا شربت بہگوئے
سے سو چڑھے کے اور برتنوں میں لیکن اب بہگو و ہر برتن میں اور نہ پو اس شراب کو جو نشہ لاوے رویت کیا
اسکو مسلم نے اور یہی قول ہے جبہ و علما کا اور خطابی نے کہا کہ صحیحی ہے کہ یہ ممانعت منسوخ ہو گئی اور ایک حجت
طوائف اس ممانعت کو قائم رکھتا ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی منقول ہے عمر اور ابن عباس
سے (نودی) **عَنْ أَبِي جَبْرِ قَالَ كُنْتُ أَتَوَجِّهُ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبَّاسٍ وَبَيْنَ الْمَتَابِ
كَانَتْهُ أَمْرًا كُنْتُ لَهُ عَنِ الْحَبْرِ فَقَالَ إِنَّ وَفَدَ عَبْدُ الْقَيْسِ أَقْوَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ أَلْفِ رَجُلٍ قَوْمٌ قَالُوا دَرَيْعَةُ قَالَ مَرَّحًا بِالْقَوْمِ أَتَوْا كَوْفَدًا عَنِ رَجُلٍ يَدْعُو
النَّاحِي قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شِقَاقٍ بَعِيدٍ وَإِنَّا بَيْنُنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَبْرُ
مِنْ كُفَّارٍ مُضَرٍّ وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي شَجَرٍ أَحْمَرٍ فَمَنْ نَأْتِيكَ مِنْ فَضْلِ خُبْرٍ**

کرنا باخچین جس کا غنیمت کمال میں ہے (یعنی جو کافروں کے لوٹ میں سے مال اور اس میں سے باخچان حصہ خدا اور رسول
 کے لیے نکالو) اور منع کیا اونکو کہ دے تو نبی اور سب سے لاکھی گھر سے اور روغنی برتن سے شعبہ سے کبھی یون کہا اور
 فقیر سے اور کبھی کہا سیر سے (دونوں کے معنی اور پر گز سے اور فرمایا یاد رکھو اسکو اور خبر کرو ان باتوں کی ان
 لوگوں کو جو تمہارے پیچھے ہیں اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے من ذکر انکم کہا بد (میں ذکر انکم کے (اور طلب ایک ہے)
 اور ان کی روایت میں مقیر کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِهَذَا الْحَدِيثِ هُوَ حَدِيثٌ شَعْبَةَ وَقَالَ أَنَّهُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فِي الدُّبَابِ وَالْمَقْبِيلِ وَالْحَسَنِيِّ
 وَالزُّوْفَتِ وَذَادَ ابْنُ مَعَاذٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْبِيَاءِ
 عَبْدُ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ مَخْصَلَتَيْنِ مَحْجُوعَتَيْنِ اللَّهُ أَحْلَاهُ وَالْأَنْبِيَاءُ رَحِمَهُ دُوسری روایت ہیں ابن عباس
 سے اس طرح ہے اس میں یہ ہے میں تم کو منع کرتا ہوں اس میں نبی سے جو بھگوا جاوے کہ دے تو نبی اور جو میں اور سب سے
 لاکھی اور روغنی برتن میں ابن معاف نے اپنی روایت میں اپنے باپ سے اتنا زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے عبد القیس کے اشج سے (جبکہ نام منہ بن عارث بن زیاد تھا یا منہ بن عامر یا منہ بن عبید یا عائد بن سندر
 یا عبد اللہ بن عوف) فرمایا تجھ میں دو عادتیں ایسی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایک تو عقلمندی دوسری دیر
 میں سب سے بوجہ کام کرنا عہدی نہ کرنا **ف** یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے فرمایا کہ عبد القیس کے
 لوگ مدینہ میں پہنچے تو چھٹ پٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لگے مگر اشج سامان کے پاس کھڑا رہا اور سب
 سامان اکٹھا کیا اور اونٹ کو باندھا پہر اچھے کپڑے بدلے بعد اسکو آپ پاس آیا آپ نے اسکو نزدیک بلایا
 اور اپنی بازو بٹھلایا پہر پندرہ مایا حقیقت میں عقلمندی اور طہیان یہ دونوں جنتیں ایسی ہیں جو تمام خوبیوں
 کی جڑ ہیں بعض آدمی عقلمند ہوتے ہیں لیکن جلد باز اور سب سے بہت سی غلطیاں جو جاتیں ہیں پھر منہ
 ہوتے ہیں عمدہ بات یہ ہے کہ جس کام کو کرنا چاہے پہلو اس میں خوب فکر کرے اور اسکو فائدہ دے اور نقصانوں پر
 نظر ڈالے پھر جب فائدہ زیادہ معلوم ہوں اور حکام کا انجام بھی اچھا ہو تو اسکو کرے اگر خود سے یہ کام نہ ہو
 سکے تو اس عقل مند دوستوں سے مشورہ لیو رکھائے کہا ہے کہ جو آدمی حکام کو خیال آتے ہی کر بیٹھتا ہے
 اس میں اور جانور میں کچھ فرق نہیں جاننے کی عقل اس قدر ہو کہ جو خیال آیا اس طرف دھڑا نہ مائل اور انکا
 میں کچھ نہیں **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَفِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدَّمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ سَعِيدٌ وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَنَّ ابْنَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحَدْرِيِّ فِي

نہیں جانتا فقیر ایک کوحی ہے جسکو تم کہو دلیتے ہو پیرا دسین قطیعہ (ایک قسم کی چوٹی کچھ اور اسکو شہر یہی
 کہتے ہیں) بھگوتے ہو سعید نے کہا یا فقیر بھگوتے ہو پیرا دسین پانی ڈالتے ہو چپا سا جوش تم جانتا ہے تو اس
 کو پیو ہو بہانہ کہ ایک تم میں کا اپنے چچا کے بیٹے کو مارتا ہے تلوار سے (نشدہ میں آنحضرت عقل جاتی رہتی ہے
 تو دوست دشمن کی شناخت نہیں رہتی اپنے بہائی کو جسکو سب زیادہ جانتا ہے تلوار سے مارتا ہے شراب کی
 برائیوں میں سے یہ ایک بڑی برائی ہے جسکو آپ بیان کیا) راوی نے کہا ہمارے لوگوں میں اسوقت ایک
 شخص موجود تھا (جسکا نام جہم تھا) اسکو ایک زخم لگ چکا تھا اسی نشے کے بدولت لیکن میں اسکو چھپاتا
 تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرم کے مارے میں نے کہا یا رسول اللہ پھر کس مرتبہ میں ہم شربت پیوں
 آپ فرمایا پتھر سے کے برتنوں میں مشکون میں جبکا سو نہہ باندھا جاتا ہے (ڈوری یا تے سے) لوگوں
 نے کہا ایسی نبی اللہ کے ہمارے ملک میں جو ہے بہت ہیں وہن چترے کے برتن نہیں رہ سکتے آپ فرمایا پتھر
 کے برتنوں میں اگرچہ چترے انکو کاٹ ڈالیں اگرچہ چترے انکو کاٹ ڈالیں اگرچہ چترے انکو کاٹ ڈالیں (یعنی
 طہ سے ہو کر چترے ہی کے برتن میں پیو چھوٹے سے حفاظت کرو اگر نہ ہو سکے تو خیر یہ اور برتن میں بنا دو
 نہیں کیونکہ وہ شراب کے برتن ہیں) راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد العتیس کے اسخ سے
 فرمایا تجھ میں دو فضلتیں ایسی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایک تو عقلندی دوسری سہولت اور
 اطمینان جلدی انکو ناسک **ابن سعید الخدری** رِیَ اَنَّ وَفَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيْقَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ وَفَدَهُ وَفَدَهُ لَنَا فِيهِ مِنْ
 الْقَطِيعَاءِ وَالنَّحْسِ وَالْمَاءِ وَلَمْ يَقُلْ قَالَ سَعِيدُ أَوْ قَالَ مِنَ الْقَيْسِ مَرْجَمٌ دُوسَرِي رُوِيَ بِهِ
 اِیسی ہی ہے مگر اُس میں بجائے نقد فون کے تدیفون یا ندیفون ہے یعنی ملائے ہو اور سہین قطیعہ
 اور کچھ اور پانی **عن ابن سعید الخدری** رِیَ اَنَّ وَفَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلْنَا اللَّهُ فِدَاكَ مَا ذَا نُضِلُّ لَنَا مِنْ الْأَشْيِئَةِ فَقَالَ
 لَا تَسْئُرُوا فِي النَّفِيسِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلْنَا اللَّهُ فِدَاكَ أَوْ كَدَرِي مَا النَّفِيسُ قَالَ نَعَمْ
 الْجَنُوحُ يُنْفَرُ وَسَطُهُ وَكَافِي الدُّبَابُ وَكَافِي الْحَبَّةُ وَكَافِي عَالِيكُمْ بِالْمَوْتِ مَرْجَمٌ دُوسَرِي رُوِيَ بِهِ
 سے روایت ہے عبد العتیس کے وفد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو کہنے لگے ایسی نبی اللہ کے
 اللہ بھگوتے ہو پیرا دسین پانی ڈالتے ہو چپا سا جوش تم جانتا ہے تو اس کو پیو ہو بہانہ کہ ایک تم میں

کے اسم کو آپ پر فدا کرے کیا آپ جانتے ہیں فقیر کو آپ نے فرمایا ان فقیر ایک بکری لے گیا پھر میں کہہ دو گدھا کر لیتو
 میں کہہ دو کے تو مجھ میں نہ پیو سبز لاکھی برتن میں نہ پیو اور پیو شکون میں (چڑی کی) جبکہ منہ بند ہو پوری
 یا تسمیہ سے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے بہت سی مسائل معلوم ہو چکی ہیں اور پندرہ گور ہوئی اور میں خضار
 سے انکو بیان کرتا ہوں ایک توروسا اور شراف کی سفارت سوانہ کرنا ضروری اور ہم کاموں کے لیے دوسری سال
 سے پہلے عذر ظاہر کرنا تیسرے مہمات اسلام اور ارکان اسلام کا بیان سواج کے اور اور ہم کہہ چکے کہ اس وقت
 تک حج فرض نہیں ہوا تھا چوتھی عالم کہہ دو چاہنا دوسروں کے سبھا نیکے لیو کسی اور شخص سے جیسے ابن عباس کے
 مترجم ابو جبرہ تھے پانچویں ترجمہ اور فتویٰ اور خبر میں ایک شخص کا قول کافی ہونا چاہیے مہمان کے لیے مرحبا کہنا
 اس کی تعریف کرنا اس کے خوش کرنے کے لیے ساتویں تعریف کرنا نہ پر جب اس میں فتنے کا خوف ہوا اور
 سونہ پر تعریف کرنا لینے رح جرمع ہے وہ اس وقت جب فتنہ کا خوف ہو اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 بہت مقاموں میں مدح ثابت ہے آپ ابو بکر رضی فرمایا ازار لنگھانے کی حدیث میں تو اون لوگوں میں سے
 نہیں ہے جو کج سے ایسا کام کرتے ہیں اور فرمایا اے ابو بکر ستا دسب لوگوں سے زیادہ حسان صحبت اور مال
 کی وجہ سے مجھ پر تیرا ہے اور جو میں کیو دوست بنانا (سوا خدا کے) تو ابو بکر کو بنانا اور ایسی ہی بہت سی حدیثیں
 اور آثار مستقول ہیں انہیں پوچھنے والے پر عتاب کرنا اگر وہ کہے مجھ سے کہول کر بیان کرو تو میں صرف رمضان
 کا لفظ کہنا درست ہونا شہر رمضان کہنا ضرور نہیں دسویں عالم سے دوبارہ پوچھنا سمجھنے کے لیے گیارہویں
 تاکید کرنا کلام کے زیادہ اثر ڈالنے کے لیے بارہویں یہ کہنا درست ہے کہ خدا مجھے تیرے قربان اور فدا کرے
 انھی مختصر **باب الدعاء الى الشهادۃ** دین کے ارکان کے **عن** ابن عباس ان معاذا قال بعثنی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاَدْعُهُمْ إِلَى الشَّهَادَةِ اَنْ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَانَّهُ رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاَعْلِمُهُمْ اَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَضَ
 عَلَيْهِمْ حَسَنَ صَلَواتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَيْلَ فَاَنْفَعُهُمْ اَطَاعُوا ذَلِكَ فَاَعْلِمُهُمْ اَنَّ اللَّهَ أَفْتَضَ
 عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تَوْخَنَ مِنْ اَعْيُنِنَا فَيُحَرِّمُ فُلٌ ذُو فُتْرٍ اَنْ يَنْفَعَهُمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاَيَّاكَ
 دَكَرَ اَمْرَ الرِّجْمِ وَاَنْتَ دَعْوَةُ الظُّلْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا دِيْنَيْنِ اللَّهُ حِجَابٌ رَحْمَةً ابْنِ عَبَّاسٍ
 بہت سے معاذ بن جبل سے کہا مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا امین کی طرف حاکم کر کے (تو فرمایا تم لوگ

کہ لوگوں کو اہل کتاب کے تو بلانا اذکو اس بات کی گواہی کی طرف کوئی معبود برحق نہیں سوا خدا کے اور میں اس
 کا پیجا ہوا ہوں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر وہ اسکو مان لین تو بتلانا اذکو یہ بات کہ اللہ اور نبی فرض
 کی ہیں پانچ نمازیں ہر دن اور رات میں پھر اگر وہ مان لین اسکو تو بتلانا اذکو یہ بات کہ اللہ فرض کی ہے اور نبی
 اذکو کہ جو نے جا دیگی اس کے مالداروں کے پھر دیکھا دیگی ادنیٰ کے فقیروں اور محتاجوں کو اگر وہ اسکو مان لین تو خبردار
 نہ لینا عمدہ مال اور ان کے (یعنی زکوٰۃ میں متوسط جانور لینا عمدہ دودو والا اور پر گوشت فرج چھانت کر نہ لینا) اور
 بچنا مظلوم کی بددعا سے کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہیں ہے یعنی وہ فوراً اللہ تک
 پہنچ جاتی ہے اور قبل ہوتی ہے نوری نے کہا اس حدیث سے بہت باتیں نکلتی ہیں قبول کرنا خیر واحد کا اور
 واجب ہونا عمل اور ہر اور ترک واجب نہ ہونا اس لیے کہ معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوات سے چند روز پہلے
 میں کی طرف بھیج گئے تھے پھر اگر ترک واجب ہوتا تو آپ اُنکو بھی نمازوں میں شریک کرتے اور سنوں ہونا دعوت کفار کا
 طرہ توحید کی جنگ کے پہلے اور حکم ہونا اسلام کا جب تک شہادتین کا زبان سے اقرار نہ کرے اور یہی نہ سمجھے اہل
 سنت کا اور جب ہونا پانچوں نمازوں کا ہر دن اور رات اور گناہ عظیم ہونا ظلم کا اور ایم کو وضاحت کرنا اپنے
 عاملوں کو اللہ سے دُشمن کے لیے اور ظلم سے بچنے کے لیے اور حرام ہونا زکوٰۃ وصول کرنا مال چھانت لینا
 اسی طرح صاحب مال پر ہر مال دینا اور زکوٰۃ نہ دینا کا ذکر کو نہ مالدار کو اور ہند لال کیلئے اس حدیث سے خطا
 اور ہماری صحابہ کی زکوٰۃ کا نقل جائز نہیں یعنی ایک مال کی زکوٰۃ دوسرے مال کے فقیروں کو نہیں بھیجا اور
 ہند لال قومی نہیں کیونکہ فقراہم سے مراد مسلمانوں کے فقیر ہو سکتے ہیں اور بعضوں نے اس حدیث سے یہ ہند لال
 کیا ہے کہ کافر فرض شریعت جسے نماز روزہ زکوٰۃ کے ساتھ مخاطب نہیں ہیں نیز انکو صرف یہی حکم ہے کہ ایمان لادیں
 اور اسی امر کے ذکر نے پراکو عذاب ہو گا نماز روزہ وغیرہ اور نبی فرض ہے کہ وہ مسلمان ہوں اور دلیل اس کا
 یہ ہے کہ حضرت نے اس حدیث میں یون فرمایا اگر وہ اسکو مان لین تو انکو یہ بتلانا معلوم ہوا کہ جب وہ شہادتین ہی
 کو نہ مانیں تو اور ارکان اسلام انپر واجب نہیں اور یہ ہند لال ضعیف ہے اس لیے کہ حدیث سے مقتویہ یہ ہے کہ جب
 شہادتین کا اقرار کریں تو انکو بتلادے کہ نماز کا مطالبہ اور یہ کہ گناہین اور دنیا میں تو ارکان اسلام کا ساتھ
 جب ہی ہو گا جب وہ اسلام لادیں اس کے یہ لازم نہیں کہ آخرت میں ہی انکو ارکان اسلام کے ترک پر عذاب ہو
 اور قرآن میں ہے کہ حضرت ان کو ایک ایک بات بتا کر تشریف لے گئے پہلے جو بہت ضروری تھی پھر جو اُس سے کم اور
 خود اسی حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ جب وہ نماز کو مان لین تو بتلانا اذکو زکوٰۃ کی فرضیت حالانکہ اس کا

کوی قابل نہیں ہوا کیلئے انسان پر نافرمانی ہوتی ہے پھر اس کے بعد ذکر فرض مہربانی ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا يُنْكِلُ خَدَّيْكَ
وَيُجِجُ تَرْجِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ سِرٌّ دُوسَرِي رُوِيَتْ بِهِ لَيْسَ فِي هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلُ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ
أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةَ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفْتُمُ اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ
صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ مَرَّةٍ وَلَيْتَهُمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأْخَبْهُمْ أَنَّ اللَّهَ شَرَّكُمْ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً
تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَمَنْ دَعَا عَلَى فَقْرِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا وَابْتَغَى مِنْهُمْ وَتَوَكَّلْ كَمَا نَحَرُ أَمْوَالِهِمْ
تَرْجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ سِرٌّ رُوِيَتْ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَبٌ حَبِيبٌ مُعَاذُ كُرَيْشٍ سَيِّدُ تَوَادُنٍ سَوْكَهَامُ جَاوِگے
ایک قوم پاس اہل کتاب ہیں تو سب پہلے جس طرف تم اون کو بلاؤ وہ اہل جلالہ کی عبادت پر بہرہ جیب وہ خدا کو پہچان
لیدیں **ف** قاضی عیاض نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب پیغمبر ہوں اور نصاری خدا کو نہیں پہچانتے
اور یہی قول ہے بڑے بڑے متکلمین کا اگرچہ وہ ظاہر میں خدا کی پرستش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے خدا کو پہچان
اگرچہ عقل اس بات کو جائز رکھتی ہے کہ جو شخص ایک سول کو نہ ملنے وہ خدا کو پہچان لیوے قاضی عیاض نے کہا جو
شخص شورشاب سمجھتا ہے اور مخلوقات کو یا خدا کو جسم جانتا ہے اور اجسام کی طرح یہودیوں میں سے یا خدا کو اولاد یا جو جائز
جانتا ہے یا او کی بی بی یا بیٹا ثابت کرتا ہے یا حلال اور حلال اور متنازع اجسام کی طرح او کو ایسے جائز سمجھتا ہے
نصاری میں سے یا او کی اوصاف ایسی بیان کرتا ہے جو سکولائٹ نہیں یا او کے لیے شریک یا مخالف برابر والا
ثابت کرتا ہے جو سب اور بت پرستوں میں سے ان سب معبود و حقیقت خدا نہیں ہے اگرچہ وہ انکا نام خدا رکھیں
تو حقیقت انہوں نے سچ خدا کو نہیں پہچانا اس کے کوسمجھ کر یا د رکھنا چاہیے (نودی) **ف** تو انکو بتلا کہ
اللہ اون پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں ہر رات اور دن میں جب یہ کہنے لگیں تو انکو بتلا کہ اللہ ان پر زکوۃ فرض
کی ہے جو لی جاوے گی اون کے مال میں سے پھر وہی جاوے گی ادنیٰ میں سے فقیر دن کو جب وہ یہی مان لیں تو زکوۃ لے
اون کے اور سچ ان کے عمدہ مالوں کے **ف** یہ جو فرمایا زکوۃ لی جاوے گی اون کے مال میں سے اس کے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
مسلمان زکوۃ نہ دیوے تو حیرا اس کے مال میں سے وصول کیا دے گی اس میں خلاف نہیں ہے مگر اختلاف اس میں
ہے کہ آیا وہ باطناً بینہ و بین اس زکوۃ سیر بری ہوگا یا نہ ہوگا اس میں ہماری صحابہ کرام و قریب (نودی) **ف**
أَكْمَرُ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ باب بیان میں اس بات کو کہ لوگوں کو

سے ٹرنا چاہیے بہانہ کہ وہ کہنے لگیں کوئی معبود سچا نہیں سوا خدا کے اور بیشک حضرت محمد اور رسول میں
عن ابی ہریرہ قال لما کو فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر الصديق
 بعدہ کفر من کفر من العری قال عمر بن الخطاب لا بی بکر کیف تقابل الناس وقد قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فمن قال
 لا اله الا الله فقد عصم منی ماله ونفسه الا بحبہ وحسابہ علی اللہ فقال ابو بکر را اللہ
 لا قاتلک من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان التکوۃ حق المال واللہ لومنعونی عیالاکم
 یؤکدو کہ الامام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتمہم علی منفعہ فقال عمر بن الخطاب
 فواللہ ما ہوا الا ان ترایت اللہ قد شح حد را بی بکر للقتال فعرفت انہ الحق ثم حمی
 ابو ہریرہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت ہو کر اور جب لوگ
 جو کافر ہو گئے کافر ہو گئے **ف** ظاہری نے کہا جو لوگ اسلام سے پہر گئے تھے وہ دو طرح کے تھے ایک تو وہ جو بالکل
 دین اسلام کو چھوڑ کر اپنے کفر کی حالت کی طرف پہلوٹ گئے تھے اور ابو ہریرہ نے جو کہا کافر ہو گئے عرب کے لوگ
 جو کافر ہو گئے اور اس سے مراد اسی قسم کے لوگ ہیں اور ایسے لوگوں میں بھی دو گروہ تھے ایک گروہ تو سید کذاب
 کا جو اسکو پیغی جانتے تھے اور ہود عیسیٰ کا اور اس کے قبول کرنے والے ہیں لوگوں میں سے یہ فرقہ تو بالکل ہمارے
 پیغمبر کی نبوت کا انکار کرتا تھا اور سید یا اسود کو پیغمبر سمجھتا ابو بکر صدیق نے ان سے ٹرنا شروع کیا یہاں تک
 کہ سلیمہ یا مہدین اور ہود عیسیٰ صفائین مار گیا اور انکی جماعتیں ٹوٹ گئیں اور اکثر ان میں سے مارے گئے دوسرے
 گروہ وہ تھا جو دین سے پہر گیا تھا اور شریعت اور احکام دین کا منکر ہو کر ناز و زور کو چھوڑ دیا تھا اور پہر اور کفر کا
 کے طریق چسپاں لگا تھا اور سوت خد کو سب سے صرف تین سجدوں میں ہوتا تھا ایک مکہ کی مسجد دوسری مدینہ کی
 مسجد تیسری عبد البقیس کی مسجد بحرین میں دوسری طرح کے لوگ تھے جنہوں نے نماز اور زکوۃ میں شریعت نکالا تو
 نماز پڑھتے تھے لیکن زکوۃ دینی سے انکار کیا یہ لوگ درحقیقت اہل کفر تھے انہی لوگوں کے بارے میں حضرت عمر
 کو شہید ہوا (السرارج الملیح) **ف** تو حضرت عمر نے ابو بکر سے کہا تم کیونکر ٹو گے ان لوگوں سے حالانکہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے ٹرنیکا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں پہر جس نے
 لا الہ الا اللہ کہا اور اسے لجا پایا مجھ سے بزرگ مال اور جان کو مگر کسی حق کے بدلے (یعنی کسی کے بدلے جیسے زنا کرنے
 یا خون کر کے تو بچڑھا دیا) پہر حساب اسکا اللہ پر ہے (اگر اسکی دل میں کفر ہو اور ظاہر میں ٹر کے ماری مسلمان

ہو گیا ہو تو قیامت میں اللہ اس کے سچے لیگا پڑو دنیا میں اس سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا **ف** تو حضرت عمر کا اعتراض منظر
ظاہر حدیث کے تھا کہ حب حضرت صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لالہ الا اللہ کہا اس نے بچا لیا اپنے مال اور جان کو
اور یہ لوگ لالہ الا اللہ ہی میں صرف زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے ہیں بہر حال ہر لڑکا اور انکی مال اور جان لینا کیونکر درست
ہوگا **ف** حضرت ابوبکر نے کہا قسم خدا کی میں تو لڑوں گا اس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوٰۃ میں اس لیے
کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے **ف** مطلب حضرت ابوبکر کا یہ تھا کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے مال اور جان کی حفاظت
معلق کی ہے شتر طون پر اور جو حکم معلق ہو دو شتر طون پر وہ ایک شرط کر سونے سے حاصل نہیں ہوتا صاحب دوسری
شرط نہ ہو پھر قیاس کیا اس کا نماز سے بعد اس کو زکوٰۃ کو نماز کے مثل قرار دیا اور اس حدیث میں دلیل ہے اس بات
کی کہ جو شخص نماز چھوڑے اس کے لڑائی درست ہے باجماع صحابہ جب ابوبکر نے زکوٰۃ کو جو مختلف فیہ تھی نماز کی مثل
قرار دیا جو مقنع علیہ تھی تو اس معاملہ میں حضرت عمر نے عموم حدیث سے استدلال کیا اور ابوبکر نے قیاس سے
اور معلوم ہوا کہ عام کی تخصیص قیاس سے ہو سکتی ہے **ف** قسم خدا کی اگر وہ ایک عقل کو رد کیں گے جو دیا
کرتے تھے رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کو تو زمین لڑوں گا اون سے اس کو نہ دینے پر **ف** مسلم پر عقل لا مروی ہے
اور ایسا ہی بخاری میں اور بعضی روایتوں میں عقل کے بدلے عناق ہے عناق کثیر ہین بکری کے بچے
کو اور دونوں صحیح ہیں اور محمول ہیں اس امر پر کہ ابوبکر نے دو مرتبہ یہ کلام کہا ہوگا ایک بار عقل کہا اور ایک بار
عناق تو روایت کی گئی اون سے دونوں لفظ تو عناق سے مراد بکریوں کے بچے ہیں جبکی مابین مرگئی ہوں اور
عقل سے مراد ایک سال کی زکوٰۃ ہے اور بعضوں نے کہا کہ عقل وہ سی ہے جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں اور
نودی نے اسکو صحیح کہا کیونکہ یہ موقع شدت اور بالغہ کا ہے تو جہاں تک عقل کی تخییر ہو مناسب اور حب
ایک سال کی زکوٰۃ مراد ہیں تو یہ مطلب حاصل نہیں ہوتا (اسراج الوہاج) **ف** حضرت عمر نے کہا قسم خدا
کی پھر وہ کچھ نہ تھا مگر میں نے یقین کیا کہ اللہ جل جلالہ نے ابوبکر کا سینہ کہو لیا ہے لڑائی کے لیے (یعنی ان کے
دل میں یہ بات ڈال دی تب میں نے جانا کہ یہی حق ہے **ف** نودی نے کہا حضرت عمر نے ابوبکر کی تقلید نہیں
کی اس واسطے کہ عمر خود مجتہد تھے اور مجتہد کو درست نہیں دو ستر مجتہد کی تقلید کرنا اور روضہ نے یہ خیال کیا ہے
کہ حضرت عمر نے ابوبکر کی تقلید کی اور بنا اسکی اون کے خیال فاسد پر ہے کہ امام کو بصدوم ہونا ضرور ہے یہ انکی
کہلی ہوئی جہالت ہے (السرارج الوہاج) نودی نے کہا بعض مفسرین نے یہ خیال کیا ہے کہ ابوبکر نے اس لیے
پہلے مسلمانوں کو فقید اور متسل کیا حالانکہ وہ لوگ زکوٰۃ کے باب میں تاویل کرتے تھے اور کہتے تھے قرآن نیز

یہ جو حکم ہے محمد بن ابی القاسم صدقہ الایۃ فی خطاب خاص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر لیے اس اسطر کے قطع ہیرے
پاک کرنا گناہوں سے اور تزکیہ اور صلاح و دوسرے نہیں ہو سکتا خطابی نے کہا یہ خیال ایسے لوگوں کا جو جن کو دین
سے ذرا بہرہ نہیں اور ان کے عمدہ مقاصد اقرار اور بیتان اور سلف کی برائی میں اور ہم اور بیان کر چکے ہیں کہ
اسلام کے مرتد ہو جانے والے لوگ کسی طرح کے میں بعض تو بالکل دین سے پہر گئے تھے اور علیہ وغیرہ کو پیغمبر جاننے لگے
تھے اور بعض تو نماز اور زکوٰۃ اور تمام شرائع کو ترک کر دیا تھا پہر انہی لوگوں کو صحابہ نو کا فر سمجھا اور ابو بکر نے ان سے
لڑائی کی اور انکی عورتوں اور بچوں کو لوٹھی غلام بنایا اور انفر صحابہ نے اس بات میں ابو بکر کی موافقت کی خود
حضرت علی نے بنی حنفیہ کے قیدیوں میں سے ایک رست کو لوٹھی بنایا جس کے پیٹ سے محمد بن الحنفیہ پیدا ہوئے پہر صحابہ
کا زمانہ گزرنے سے پہلے اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ مرتد کو قید نہ کرنا چاہیے بلکہ قتل کرنا چاہیے اور وہ لوگ جنہوں
نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا وہ دین پرست ائمہ تھے پر باغی تھے اور اگرچہ ان میں سے بعض زکوٰۃ دینے پر رضی
ہوئے تھے پر ان کے سرداروں نے انکو زکوٰۃ دینے سے روکا جیسے بنی یزید وہ زکوٰۃ دینے پر مستعد ہو گئے تھے اور
مال زکوٰۃ جمع کر کے روانہ کرنے والے تھے کہ مالک بن نویرہ نے انکو روکا پھر ان لوگوں کو خاص کر کے کافر
نہیں کہا اگرچہ یہ بھی ایک قسم کے مرتد تھے کیونکہ مرتد لوگوں کے شریک نہ تھے دین کی بعض باتیں موقوف
کرنے میں اسلیو کہ روء کا اطلاق ہر گمراہ پر ہوتا ہے اور ہر اوس شخص پر جو پہلے ایک کام کی طرف توجہ رکھتا ہو
پھر اوس سے پہر جاوے اور یہ لوگ بھی اطاعت سے پہر گئے تھے اور حق کو روکتے تھے تو یہ قبیح لقب تند کا
اون کے ساتھ بھی لگ گیا اور وینداری جاتی رہی اور یہ جو انہوں نے استدلال کیا تھا قرآن سے
کہ قرآن میں محمد بن ابی القاسم خطاب خاص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو قرآن کے خطاب میں طرح
کے ہیں ایک خطاب عام جیسے یٰٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ یعنی ایمان والو جب تم کھڑے ہو نماز کر
لیے یٰٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ لَیْسَ بِاٰیْمَانٍ وَّالْوُفٰیۃِ فِیْہِیْنَ شَہِیْدٌ اور ایک خطاب خاص حضرت
علیہ جبین دوسرا شریک نہیں ہو سکتا وہ جب کہ آیت میں صاف اشارہ ہو کہ یہ حکم پیغمبر کے ساتھ خاص ہے جیسے
وَمِنَ النَّبِیِّیْنَ فَتَخٰذِلْہٗٓا فَتَخٰذِلْہٗٓا فَتَخٰذِلْہٗٓا فَتَخٰذِلْہٗٓا اور جیسے یٰٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اور ایک خطاب ہے جو اسید
اپنے پیغمبر کو مخاطب کیا ہے پر اوس میں پیغمبر اور سب امت کو لوگ برابر ہیں جیسے اِقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذٰلِکَ الْمَشْرِ
قَامِ کہ نماز کو آفتاب کے ڈھلتی ہی اور جیسے کَاذَبَتْ اَنْفُسُکُمْ فَاَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی جب تو قرآن
پڑھتے کہ تو پناہ مانگ شیطاں مرد دوسرا جیسے وَاِذَا کُنْتَ فِیْہِمْ فَاقْتُلْہُمْ الصَّلٰوۃِ اور یہ سب خطاب موحہ

میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نہیں بلکہ سب امت اس میں شریک ہے اسی طرح یہ خطاب بھی
 ہے خدا میں آموا لہم صدقۃ اللہ یہ توجہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو بعد آپ کا قائم مقام تہ
 وہ اس پر عمل کر سکتا ہے اور اسی کی مثل ہے یہ آیت یا نبیا الذین اذکظکم اللہ انکم خطاب ہی نبی کی طرف
 اور حکم ہے سب مسلمانوں کو بلکہ بعض مقاموں میں خطاب ہی پیغمبر کی طرف اور مراد اور لوگ ہیں جیسے فان
 فی شک تہ انزلنا الیک اسلوب کہ حضرت کو شک نہ تھی اس میں جو آپ پر اور تہا تہا را نظر ہیرا اور تہا
 اور دعا تو یہ ہر ایک امام کر سکتا ہے صاحب صدقہ کے لیے اور جو ثواب جس عمل پر وارد ہوا ہے وہ قائم
 ہے آپ کی وفات سے موقوف نہیں ہو گیا اور امام اور عامل کو مستحب ہے کہ صدقہ دینے والے کے لیے
 دعا کرے اس کے مال کی ترقی اور برکت کو لیے اور یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کر لیا اور
 اس کو سوال کو رد نہ کر لیا اگر کوئی یہ کہو کہ جن لوگوں نے اس نے مانے میں زکوٰۃ نہ دینے کے لیے تاویل کی
 تھی وہ باطنی قرار پا کر اب اگر اس نے مانے میں ہی کوئی زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرے اور اس کو ادا نہ کرے
 تو کیا اس کا حکم مثل باغیوں کے ہوگا جو اب اس کا یہ ہے کہ نہیں اس زمانے میں جو کوئی زکوٰۃ کی فرضیت کا
 انکار کرے وہ بالا جماع کافر ہے اور وہ اس کی یہ ہو کہ وہ لوگ معذور تھے کسی وجہوں سے ایک تو یہ کہ زمانہ نبوت
 کا ان سے قریب تھا جب احکام منسوخ ہو رہے تھے دوسرے یہ کہ وہ لوگ نادان تھے اور نہ مسلمان ہو کر تھے
 اس لیے شبہ میں پڑ گئے اب تو دین اسلام شائع اور مشہور ہو گیا اور دین کی باتیں خاص اور عام سب کو معلوم
 ہو گئیں اب عالم کیا جاہل تک جانتا ہے کہ زکوٰۃ اسلام کا ایک کن ہے ثواب کوئی معذور نہ ہوگا اس کے انکار میں
 اس طرح حکم ہے ہر ایک شخص کا جو انکار کرے است کہ اجماعی کاموں میں کسی کام کا جو مشہور ہو جیسے پانچون نمازوں کا
 یا رمضان کے روزوں کا یا چہا بت سے غسل کرنے کا یا زنا کے حرام ہونیکا یا غراب کو حرام ہونیکا یا محرم عورتوں سے نکاح
 حرام ہونیکا البتہ اگر کوئی اس نے مانے میں ہی نو مسلم ہو اور ارکان اسلام کو اچھی طرح نہ جانتا ہو وہ اگر انکار کرے
 نادان تہ تو کافر نہ ہوگا اور اسلام کا اطلاق اس پر باقی رہیگا اور جو باتیں امت کی اجماعی ہیں پر خاص و عام میں
 نہیں دن کا انکار کفر نہ ہوگا جیسے پوہی اور ہتھی میں جہم کرنا یا غلام اور باغی میں یا قاتل کو میراث نہ دلانا یا داد کی
 کو چٹا حصہ ملنا (انہی باختصار) السراج المذہبی میں ہے کہ ابو بکر صدیق جو دلیل لائے اور عمر نے جو اعتراض کیا اس
 سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو دوسری روایت کی خبر نہیں ہوئی جس کو ابو ہریرہؓ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
 سلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ گواہی دین اس بات کی کوئی معذور برحق نہیں

سوا خدا کے اور یقین لادین میری اور اس چہرین لایا جیسا کہ گن جو بچایا انہوں نے اپنی جانوں اور
 مالوں کو مگر حق کے بدلے پہر حساب دینا الصبر پر اور ابن عمر کی روایت میں ہے کہ اسی دین اس بات کی کوئی سبب
 برحق نہیں سوا خدا کے اور محمد اس رسول میں اور ادا کریں نماز کو اور دیون نکوۃ کو اور انس کی روایت میں ہے
 کہ حسنہ کریں نماز میں ہمار قبل کی طرف اور کہا دین ہمارا بچ کیا ہو اچانور اور ہمار کی سے نماز پر میں سب کو کہ اگر
 حضرت عمر کو ان روایتوں کی خبر ہوئی تو یہ اعتراض ہی نہ کرتے اور ابوبکر کو اگر خبر ہوئی تو وہ حدیث سے دلیل لائے
 قیاس کہوں کرتے۔ اس حدیث سے بہت سی باتیں معلوم ہوئیں ایک تو قیاس کا حجت ہونا اور سپر عمل کرنا دوسرے
 نماز یا نکوۃ یا اور فرائض اسلام کو ادا نہ کرنے والوں سے کرنا تیسری باغیوں کے لڑنے کی اجازت جو حق امام کو اجابت اور
 درست ہونا ضرورت کے وقت اور کثرت کرنا امام سے نفوی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ لا الہ الا اللہ کہی پر جان
 اور مال محفوظ رہنا عرب کے مشرک اور بت پرستوں کے لیے ہے اور ان کے سوا اور کافر جو حب کا اقرار کر لیں
 جیسے اہل کتاب وغیرہ صرف توحید کی وجہ سے بچ نہیں سکتے اس لیے دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ مجھ کو رسول نہیں
 اور نماز پر میں اور نکوۃ دین اور اس کے ساتھ یہی ضرور ہے کہ بغیر احکام اور سائل رسول امیر علیہ السلام سے ثابت
 ہیں ان سب کو یا میں پہر نفوی نے کہا کہ علمائے اہل سنت نے اختلاف کیا ہے زندیق کی توبہ قبول کرنے میں بخیر بالکل کثرت
 اور دین کا سکر ہو (جیسے ہمار اس قبالی زمانے میں ایک نہ نکلا ہے جسکو بخیر یعنی طبعی کہتے ہیں) تو اس میں
 بائچ قول میں سب میں صحیح اور صواب یہ ہے کہ توبہ اس کی قبول ہو سبباً حادث صحیحہ مطلقہ کے اور ایک قول یہ ہے
 کہ اس کی توبہ نہ قبول نہیں بلکہ اسکو قتل کرنا چاہیے پہر اگر وہ در حقیقت سچا ہوگا تو آخرت میں اسکو نجات ہے
 ایک قول ہے کہ پہلی بار کی توبہ قبول ہے پہر اگر کفر اختیار کرے تو قبول نہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ اگر خود توبہ کرے
 تو قبول ہے اور جو ملو ار کے ڈر سے کرے تو قبول نہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ اگر دوسرے کو بھی گراہی کی طرف بلاتا
 ہو تو اس کی توبہ قبول نہیں ورنہ قبول ہے اسے صحیح ابن ابی شیبہ نے کہا **أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَمَنْ تَابَ إِلَى النَّاسِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ **وَمَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ** **وَمَنْ تَابَ إِلَى النَّاسِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ** **وَمَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ**
 ماکہ وکشفہ **وَلَا يَحِطُّ بِحَسَابِ اللَّهِ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول امیر علیہ السلام نے فرمایا مجھے
 حکم ہوا لوگوں سے نہ کرنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں پہر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس سے بچا لیا مجھ سے پہر
 مال اور جان کو اگر کسی جن کے بدلے اور حساب اسکا امیر ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ أَمْرٌ ثَلَاثٌ أَقَابِلَ النَّاسِ حَتَّى يَتَّخِذُوا إِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَوْنُ مَوَالِي وَ

[illegible]

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں پر لڑنے کا جہان تک کہ گواہی میں سہادت کی کوئی مسجد
 برحق نہیں ہو خدا کے اور بیشک محمد اوس کے رسول ہیں اور قائم کریں نماز کو اور دیون نہ کوہ کو بہر جہت کریں بیچا لیا ہوا
 نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو مگر حق کے لئے اور حساب ان کا اللہ پر ہے **فہو اسراج الوہج** میں سے
 کہ امام شافعی سے سوال ہوا وہ لوگ جن جنگ میں رہتے ہیں اور کوئی حکم شرعی بھی نہیں لائے نہ نماز نہ روزہ صرف ان
 کے لئے کھڑے شہادت پڑھتے ہیں وہ کافر ہیں یا مسلمان اور کیا مسلمانوں کو ان سے جہاد کرنا چاہیے یا نہیں جواب
 دیا انہوں نے ارشاد السائل میں کہ جو شخص ارکان اسلام اور فرائض اسلام کو بالکل ترک کرے اور مسکرات بائیں جھنڈوں
 سوا زبان ہی لاکھ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے تو بیشک کافر ہے اور شریک کفر اور کافران اور مال حلال ہے
 اس لئے کہ صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت ہے کہ جان اور مال اور سوت بچگی حساب ارکان اسلام کو ادا کرے تو اس سے کافران
 کے قریب جو مسلمان رہتے ہوں ان پر درجہ ہے کہ ان کو فزون کو اسلام کے احکام بتلا دیں اور ان کے بچا لیا گیا ہے اور ان کو
 دعوت کریں اور پہلے نرمی اور مہولت سے ثواب کی ترغیب دلا کر اور عذاب سے ڈرا کر ان کو سمجھا دیں اگر وہ مان
 لیں اور ارکان اسلام ادا کرنے لگیں تو خیر اور جو انکار کریں اور نہ مانیں تو مسلمانوں کو جہاد کرنا چاہیے اور ان پر
 اور جب تک کہ اعمال اسلام بجا نہ لادیں ان کا خون اور مال حلال ہے اور ان کا حکم ایسا ہے جیسے جاہلیت کے لوگوں
 کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کہول کے بیان کر دیا ہے ان باتوں کو جو کافروں کے ساتھ لڑنے سے مستغفر
 میں اور آیات قرآنی اور احادیث نبوی اس باب میں بہت ہیں جو شخص کو معلوم ہیں مگر غافل اسی امر کے لیے
 اس جملہ جملہ نے اپنے رسول کو بھیجا اور کتابیں اذنا میں اور زیادہ اس کا بیان کرنا بیغائہ طول ہے حاصل کلام یہ ہے
 کہ جب ان لوگوں نے ہمارا کیا کفر پر تو وہ ملک دار احرار و بلاشبہ اور جہاد جو احکام دار احرار کے ہیں وہی
 احکام ان کے ملک کے ہوں اور اختلاف کیا ہے مسلمانوں نے کہ کافروں کے ملک چھو کر نہ لے کر ان کا ہونا
 ضرور ہے یا نہیں لیکن حق یہ ہے کہ ضرور نہیں اور یہ جہاد جو ہے ہر ایک شخص جو مسلمان ہو اور آیات قرآنی
 اور احادیث نبوی شریعہ میں ان میں کوئی تیسہ نہیں ہے **لَا يَرْجُو أَجْرًا مِّنْ يَّحْيِيهِ يَفْزَعُ** **أَبَىٰ مَالِكٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَفَرًا يَكْفُرُ بِأَيْدِيهِمْ دُونَ
اللَّهِ حَرَّمَ مَالَهُ وَدَمَهُ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ ترجمہ ابوبکر سے روایت ہے اس نے سنا ہے آپ کا کہا کہ سنا ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اور انکار کیا اور ان چیزوں کو جو لوگ بوجہ میں
 سوا خدا کے (آدمی پڑیا جن کو تار یا چار پھاڑ یا بابت وغیرہ تو حرام ہو گیا مال اس کا اور خون اس کا اور حساب اس کا اللہ

پر سے سئلُ اَبی مالک عن اَبیہ کہ سمعَ الشَّیْخَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ مَنْ وَحَّدَ
 اللہَ ثُمَّ ذَکَّرَ عِزَّتِہٖ تَرَحَّمِہٖ اَبوابُکَ روایت ہے اوس نے سنا اپنا پاس اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اپنے فرمایا جو ایک بے اسد کو بیہ بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے ابی ہریرہ **باب الدلیل**
 عَلَی صِحِّہٖ اِسْلَامُ مَنْ خَضَعَ لِمَا لَمْ یَشْرِعْ فِی الدِّنِّ وَهُوَ الْعَدُوُّ عَرَا وَتَشْرِیْحُ جَوَازِ الْاِسْتِغْفَارِ
 لِلشِّرْکِ مِنَ الدَّلَائِلِ عَلٰی اَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَی الشِّرْکِ فَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ وَلَا یَنْقُذُ کَا مِنْ
 ذٰلِکَ شَیْءٌ مِّنَ الْوَسَائِلِ **باب بیان میں اس بات کو کہ جو شخص مرتے وقت مسلمان ہو تو اسلام اس کا صحیح ہے**
 جب تک حالت تنزع نہ ہو یعنی جان کوئی شروع ہو اور شریکین کے لیے دعا کرنا منع ہے اور جو مجاہد گناہ شریک پر جو جہنمی ہے
 کوئی وسیلہ اور کام نہ آویگا **سَعِیدُ بْنُ الْمُسَدِّدِ عَنْ اَبِیہ قَالَ لَمَّا خَضَعْتَ اَبَا طَالِبٍ**
الْوَفَا تَحْلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَوَحَّدَ عِنْدَکَ اَبَا جَهْلٍ وَعَبَدَ اللّٰہَ بِنِ اَبِی
اُمَیَّةَ بْنِ الْمُخْتَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَا عَمْرُؤُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃٌ اَسْمَلُ
لَکَ بِہَا عِنْدَ اللّٰہِ فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ وَعَبَدَ اللّٰہَ بِنِ اَبِیہ تَحْلَاةَ اَبَا طَالِبٍ اَتَرَ غَبَّ عَنْ مِلَّةِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَمْ یَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَعْرِضُہَا عَلَیْہِ وَیُعِیْدُ لَہٗ فِی ذٰلِکَ
الْمَقَالَةِ حَتّٰی قَالَ اَبُو طَالِبٍ اَخِرَ مَا کَلَّمْتُمُہُ وَہُوَ عَلٰی مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَبٰی اَنْ یَّقُولَ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَمَ وَاللّٰہِ لَا اَسْتَغْفِرُ لَکَ مَا لَمْ اُنْہَ عَنْکَ
فَاَنْتَ لَکَ مَا کَانَ لِلشَّیْءِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَرٰیْتَ تَسْتَغْفِرُہٗمُ الشَّیْخَ عَلَیْنِ وَلَوْ کَا کُوْا اَوَّلِ قُرْبٰی مِنْ
بَعْدِ مَا تَبٰیئْنَ لَہُمْ اَنْھُمْ اَصْحَابُ الْحَیْمِ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِی الْاُطْلَابِ فَقَالَ لِنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّکَ لَا تَعْدِی مِنْ اَحِبِّیْنَ وَلٰکِنْ اللّٰہُ یَعْدِی مِنْ یُسْکَلُ لَہٗ وَہُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُحْتَدِیْنَ تَرَحَّمِہٖ سَعِیدُ بْنُ سَیِّبٍ رَوٰہُ شَہَدَا الْعِیْنِ یَعْنِی ابْنِ مَدِیْنِی نَعَبَا مِیْنِ اَوْنِ سُوْیَاوِہٖ عَلَمُ
 کوئی تابعی نہیں بابا نفیہ بین امام ابن) روایت کرتے ہیں اپنے پاس (سعیب بن حزن بن عمرو بن عبد بن علی
 بن مخزوم قرشی مخزومی سے جو صحابی ہیں **ف** اس حدیث کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا جلالا کلمہ سید
 سے اسکا راوی کوئی نہیں سوا ادن کے بیٹے سید کے تو وہ ہو گیا حاکم کے قول کا کہ بخاری اور مسلم نے کوئی حدیث
 ایسی روایت نہیں کی جس کا راوی ایک ہی شخص ہو اور شاید مراد ان کی یہ ہو کہ سوا اصحاب کے اور شخصوں کی روایت
 کرنا ایسے کم و کم دو جاہلین (نوفی) **ف** انہوں نے کہا صاحب ابوطالب عبد المطلب (رسول اللہ صلی

الصلی علیہ وسلم کے حقیقی چچا اور پرورش کر خوالے) ارنے لگے **ف** یعنی بیماری کی شدت ہوئی اور موت کا
 یقین ہو گیا یہ نہیں مراد ہے کہ سکران شروع ہو گئی مگر کفر شروع اور سکران کی وقت تو قبول نہیں فرمایا اہل جلالہ
 نے **وَلَيْسَتْ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ اتَّخَذُوا أَسْمَاءَ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ لِلَّهِ** یعنی نہیں ہے توبہ ان لوگوں
 کے لیے جو گناہ کرتے ہیں ہر جہت سے سنا گئی تو کہنے کو ہم نے اب توبہ کی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اب طالب سے حضرت
 صلی علیہ وسلم نے گفتگو کی اور شرکوں نے آپ کے خلاف انکو سمجھایا آخر اب طالب نے مشرکوں کا کہنا مانا تو معلوم
 ہوا کہ کفر کی حالت نہ تھی قاضی عیاض نے کہا بعض متکلمین نے یہاں یہ سنو کیے ہیں کہ کفر کی حالت اب طالب کی طاری
 ہوئی اور صحیح نہیں ہے **ف** تو رسول اللہ صلی علیہ وسلم ادن کے پاس تشریف لائے اور وہاں ابوبہل
 (عمر بن مہاشم) اور عبد اللہ بن ابی بن مغیرہ کو بیٹھا دیکھا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا میرے
 تم کہہ لو لا الہ الا اللہ ایک کلمہ میری مدد کے پاس اسکا گواہ رہوں گا تمہاری لیے (یعنی خدا اور خود جل سے قیامت کو
 روز عرصن کر دے گا کہ اب طالب سے حد ہے اور انکو جہنم سے نجات ہونا چاہیے انہوں نے آخر وقت میں کلمہ توحید
 اقرار کیا تھا ابوبہل اور عبد اللہ بن ابی بن مغیرہ لے اے ابوبہل اب تم اپنے باپ عبد المطلب کا دین نہیں چاہتے نہ رسول
 اللہ صلی علیہ وسلم برابر یہی بات ادن سے کہتے رہے (یعنی کلمہ توحید پڑھنے کے لیے) (اور ابوبہل اور عبد اللہ
 بن ابی بن ابی بات کھتی رہی) یہاں تک کہ اب طالب نے اخیر بات جو کہ وہ پیش میں عبد المطلب کے دین پر ہوں **ف**
 تو اب طالب نے دین اسلام کو قبول نہیں کیا اور اپنی قوم کا پاس کیا اور جہنم اختیار کیا اسراج الوداع میں کہ حدیث
 میں دلیل ہے اس بات کی کہ عبد المطلب بھی کفر پر مے تھے جیسے اب طالب امام ابو حنیفہ سے فقہ اکبر میں صاف لکھا
 ہے کہ اب طالب کھنے پر مے **ف** اور انکار کیا لا الہ الا اللہ کہنے سے تو رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا
 قسم خدا کی میں تو تمہارے لیے دعا کروں گا (بخشش کی) جب تک جبکہ کو منع نہ ہو **ف** نفوی نے لکھا اس
 حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تم کہنا نا خود بخود اختیار اس کے کہ دوسرا تم کہنا دے درست ہو اور اس جگہ سے
 ناکہ یہ مقصود ہے کہ میں ضرور یہ عقیدہ کروں گا تمہارے لیے اور یہ اب طالب کو خوش کرنے کے لیے آپ نے فرمایا اور یہی
 کے میں ہجرت سے کچھ ہی پہلے ہوئی ابن فارس نے کہا اب طالب جب سے تو رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی عمر تیرہ
 انچاس برس کی تھی اٹھہر ہیندو گیارہ دن اوپر اور اب طالب کے وفات کو تین روز بعد ام المومنین خدیجہ کا انتقال
 ہوا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو بیچ کے بعد دوسرا بیچ ہوا اسی طرح اس سال کو عام الحزن کہتے ہیں **ف**
 تبارک تعالیٰ نے یہ آیت تبارک **لَا كَانُ لِلنَّبِيِّ قَالِذِينَ اٰمَنُوْا اٰخِرًا تَاٰبٍ** یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو بدست نہیں

اور گناہوں پر پورے ہوشیہ وہ جہنم میں نہیں رہ سکتا نووی نے کہا اہل سنت نے اہل حق کا سلف اور خلف میں سے
 ہر شخص کو جو شخص نو حید پر کہ وہ ہر حال میں جنت میں جا دیگا پھر اگر گناہوں کا پاک ہو جس پر نابالغ یا مجنون یا سہل ہو
 مجنون ہو گیا ہو یا اس نے توجہ صحیح کی ہو تمام گناہوں اور بچہ قویہ کے بعد کوئی گناہ نہ کیا ہو یا خدا کی طرف سے اس کو
 توفیق ہوئی ہو گناہوں کی نیچے کی وہ توجہ میں جا دیگا اور جہنم میں بالکل نہ جا دیگا اور یہ جو آیت میں ہے کہ تم میں سے کوئی
 نہیں ہے جہنم پر اس کا درود ہو گا تو درود مراد مرہرہ یعنی گزراؤ اس پر اور یہ گزراؤ اس کے لیے ہے کہ وہ کوہ صراط علیہ
 بل جہنم کی اور پسے ہو اللہ سے کہ جہنم سے اور سب آفتوں سے بچا دے اور اگر اس نے گناہ کیا کبیرہ کیے ہوں گے اور غیر کبیرہ
 کے ساتھ تو وہ اس کی مرضی سے اگر چاہے اس کا قصور عاف کر دیوے اور اس کو جنت میں بچا دے اور اگر چاہے تو وہ اس
 کو عذاب کی عذاب پھر جہنم میں بچا دے پر وہ ہمیشہ جہنم میں نہ ہو گا تو جو شخص نہ جہنم پر کہہ دے نہ ہی
 گناہ کرے ہمیشہ جہنم میں نہ ہو گا جیسے وہ شخص جو کفر پر ہے ہمیشہ جہنم میں ہو گا اور جنت میں نہ جا دیگا اگر کسی نے یہ کیا
 کہ میں خضر بیان کا عقیدہ اہل حق کا اس سلسلہ میں اور کتاب اور سنت اور اجماع است دلیل میں اس اعتقاد کی اور
 نصوص متواتر میں اس باب میں جن کو یقین حاصل ہو سکتا ہے پھر جنت قاعدہ ثابت اور مقرر ہو گیا تو اب جہنم
 حاشیہ میں وارد ہوں اگرچہ ظاہر میں کچھ اس قاعدہ کے خلاف ہوں پر ان کو حل کرنا چاہیے اسی قاعدہ پر ناکہ اللہ
 بخیر میں تناقض اور مخالفت ہو اور خدا چاہے تو ہم بعض حدیثوں کی تاویل جان کر سیکے جن سے اور حدیثوں کی
 تاویل ہی معلوم ہو جاوے گی انتہی علی عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا
 وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو شخص ہر جاوے اور سکو یقین ہو اس بات کا کہ کوئی لائق نہیں عبادت سوا اللہ جل جلالہ کے تو وہ جنت
 میں جا دیگا نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے اس شخص کے باب میں جہنم اور جنت
 قائل ہیں یعنی توحید اور رسالت کا لیکن گناہ کر کے تو جہنم ایک گناہ فرقہ یہ وہ یہ کہتا ہے کہ ایمان کے ساتھ
 کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا اور خارج کہتے ہیں کہ گناہ ضرر کرتا ہے اور آدمی گناہ کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے اور قتل
 کہتے ہیں کہ اگر اس کا گناہ کبیرہ ہے تو وہ ہمیشہ جہنم میں ہو گا اور نہ اس کو مومن کہیں گے نہ کافر بلکہ فاسق کہیں گے اور اس کا
 کے نزدیک جو اہل سنت ہیں وہ شخص مومن ہے اب اگر اس کا گناہ نہ بخشنا جاوے اور اس کو عذاب ہو تو ہمیشہ ہو گا ایک
 ایک نے وہ جنت میں جا دیگا تو حدیث سے رو ہو گیا تو خارج اور قتل کا اور جو دلیل لاتے ہیں اس حدیث سے اور ان
 جواب یہ ہے کہ تہارہ مطلب اس حدیث سے کہ ان تکلفات سے اس حدیث میں تو یہ ہے کہ وہ جنت میں جا دیگا پھر ہو سکتا

سب سے کہ اس کا کناؤ بخش دیا جاوے یافتہ موت سے نجات ہو جنہم سے اگناہ کے بعد غایب ہو جنہم سے مرعہ ہو نہ مریوئل
 خیر سے اس کے کہ بہت سے آیات اور احادیث کے کناؤ دکان کے لیے غایب نکلتا ہے پہلے فرسوس غریبیت کو اکیس دوسرے کے
 مستحق کرنا لازم ہے اور یہ فرمایا اص پیش میں کہ اس کو یقین ہو تو رسید کا تو رد ہو کیا بعض کہتے ہیں کہ یہ کہہ کر میں نے
 ان شہادتین کو زبان کے کہنے والا جنہم میں جادو گیا گودل کو اور عبرت اور نہ ہوا دوسری حدیث میں کہ کسی اور ناکیہ
 مردی نے اپنے اسکو شکایت ہو اور یہ یونہی ہر ہر مذہب کے قاضی عیاض نے کہا اص پیش کے حجت لانا ہے وہ شخص راہی
 کہتا ہے صرف اہل شہادتین کو پہچاننا کافی ہے زبان کا کہنا ضرور نہیں مگر اہل سنت کا مذہب ہے کہ دل سے یقین کرنا
 اور زبان سے اقرار کرنا دونوں ضرور ہیں اور جنہم سے نجات پانے کے لیے صرف ایک کافی نہیں البتہ جبے بان میں کو
 اکت ہو چکر گیا یہی نہ ہر مذہب میں ہر زبان سے کہنے سے پہلے مراد تو دل سے یقین کرنا کافی ہے اور حدیث میں
 حجت نہیں اس شخص کی جس نے خلاف کیا اہل سنت اور جماعت کا اس لیے کہ دوسری حدیث میں صاف ہے کہ جس کے
 کہا لا الہ الا اللہ اور جس نے گواہی دی لا الہ الا اللہ اور معاذ کی روایت میں ہر جگہ انہی بات لا الہ الا اللہ ہوگی اور جنہم میں
 جادو گیا اور ایک ایسے میں ہے جو اسے طریکا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنہم میں جادو گیا اور ایک ایسے میں
 میں نے کوئی بندہ ایسا نہیں جہاں وہی دے اس بات کی سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں
 اور حرام کر دیا اسکو جنہم پر اور ایسا ہی ہے عبادہ بن عباس سے کہ روایت میں جادو کی حدیث میں
 اتنا زیادہ ہے کہ اس کے اعمال چاہے جیسے ہوں اور ابی ہریرہ کی روایت میں ہے کہ وہ اس کے لیے اور اس کو شہادت ہو شہادتین
 میں تو جنہم میں جادو گیا اگر تھنا کرے یا چوری کرے ان سب حدیث کو مسلم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے تو ایک حدیث
 ساعت کو ان میں سعید بن اسیب بھی ہیں یہ نقل ہے کہ یہ حدیث میں اس وقت کی ہیں جب امیر المؤمنین اور امیر اور امیر
 نہ تھے اور بعضوں نے کہا یہ حدیثیں محل میں شرح کی محتاج ہیں اور مطلب اٹکا یہ ہے کہ شہادتین کا اقرار کرے اور
 ان کے حقوق اور فرائض سکھواد کرے اور یہ قول حسن بصری کا اور بعضوں نے کہا کہ یہ اس شخص کے لیے
 ہے جو کفر اور شرک سے مسندہ ہو کہ اس کا اقرار کرے پہلے مراد یہی تو ان بخاری کا ہے اور ان سب دلیلات کی ضرورت
 اور یقین ہے کہ حدیث کو ظاہر پر کہیں لیکن جب اپنے درجہ اور مرتبہ پر لیا دین تو تاویل مشکل نہیں جیسے محققین علما
 نے بیان کیا ہے تو پہلی بات سجد لینا چاہیے کہ تمام اہل سنت ملت صالحین اور محدثین اور فقہاء اور متکلمین کا یہ
 مذہب ہے کہ گنہگار اللہ کی مشیت پر ہیں اور جو شخص ایمان پر کراوے دل سے یقین رکھتا ہو شہادتین کا وہ جنہم میں
 جادو یا پہلے اگر اس کے گناہوں سے توبہ کر لی ہو یا گناہوں سے پاک ہو وہ تو جنہم میں جادو گیا ان پر رد و گار کی جہت اور

برچہ کرینگے اور حکام قبول کرنے کے لیے اس لیے کہ اس کا حاصل نکتہ ہے کہ اسلام کے پورا کرنے کے لیے اس میں جبر
 کرینگے اور حکام مثل مزدک کے چرگا اگر وہ باقی احکام کو بجا نہ لائے اور نفس الامر میں اور آخرت کے احکام میں وہ
 مسلمان نہ ہوگا حالانکہ ہم نے جسکو بیان کیا وہ نفس الامر اور آخرت کے احکام میں مسلمان ہیں واسطہ علم (نوری) -
 عَنْ عُمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ سَوَاءٌ مَرَجَمُهُ حَضَرْتُ عُثْمَانَ
 سے دوسری روایت یہی ایسی ہی ہے **يَا بَقِيَّةُ** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ قَالَ فَفَعِدْنَا أَرَادَ الْقَوْمُ قَالَ حَتَّى هَمَّ
 بِخَيْلٍ بَعْضُ حَمَلِكُمْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَرَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللَّهَ
 عَلَيْهِمَا قَالَ فَفَعَلَ قَالَ كُنَّا دُونَ الْبَيْتِ بَيْنَ دَوْدَ وَالتَّمْرِ بَيْنَ قَالَ وَقَالَ يُجَاهِدُ وَكُنَّا الْقَوَائِمُ يَوْمَ
 قُلْتُ وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالْقَوَائِمِ قَالَ كَانُوا يَمْصُونَهُ وَكَثُرَ بَوْنُ عَلَيْهِ لَمَّا قَالَ دَعَا
 عَلَيْهِمَا قَالَ حَتَّى مَلَكَ الْقَوْمُ أَرَادُوا دَعْوَهُ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَأَنِّي
 رَسُولُ اللَّهِ لَا يَكْفِي اللَّهُ بِجَمْعٍ مَا عَمِلَ عَلَيْهِ شَأْنٌ فِيهِ مَا أَذْخَلَ الْجَنَّةَ تَرَجِمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 روایت ہریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر ایک سفر میں (جنگ تبوک میں) تو لوگوں کے نوشتر نام ہو
 گئے اور آپ نے قصد کیا لوگوں کے بعض اونٹ کاٹ ڈالنے کا **ف** حدیث میں جہاں ہم ہے حاکم حلی سے یا جہاں ہم
 جیم سے دونوں منتقل ہیں صاحب تحریر اور ابن الصلاح نے دونوں کو ذکر کیا ہے لیکن صاحب تحریر نے جہاں ہم
 جیم کی اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض نے جہاں ہم حاکم حلی سے شیخ ابو عمرو نے کہا وہ دونوں صحیح ہیں تو جہاں سے حلی
 سے ہو تو حاکم جیم ہے حاکم حلی سے دہنوٹ جیم لاداجا و سامان وغیرہ اور جیم تھے تو جیم ہے جمال کی اور جہاں جیم
 سے جل کی جل اونٹ کو کہتے ہیں **ف** حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ جمع کیجیے لوگوں کے سب تو
 کو پھر دعا کیجیے اللہ سے اس پر (تا کہ برکت ہو زمین اور کانی ہو جادو سے بکے) آپ فرمایا یہی کیا تو جس کے
 پاس گھوڑا تھی وہ اپنی گھوڑا لیکر آیا اور جس کے پاس کچھ تھی وہ کچھ لے کر آیا اور جس کے پاس گھٹلی تھی وہ گھٹلی لے کر
 آیا **ف** نوری نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ مسافروں کو اپنے اپنے نوشتر ملا دینا اور ساتھ لے کر کہنا اور
 ہے اگرچہ کوئی زیادہ کہا دیکھ کوئی کم اور ہمارے صحابہ کہا یہ سنت ہے **ف** میں نے کہا گھٹلی کو کیا کرتے تھے
 انہوں نے کہا اسکو جو پتھر تھے پھر سپر بان بی لیتے تھے راوی نے کہا آپ دعا کی اور سب شون پر تو لوگوں
 نے اپنے اپنے نوشتر کے بتوں کو پھر لیا **ف** تو نوشتر میں آپ کی دعا کی برکت سے ایسی افزائش ہو گئی کہ یا تو

ہم جو کہے نزدیک یا کسی برتن پر خوب بہر گئے اور انہیں ان کا اصل ہوا یا ایک سنجہ تھا آپ کے معجزوں میں سے
 اور سنت آپ کے فرمایا گویا ہی دنیا ہوں میں اس ثابت کی کوئی برتن معبود نہیں ہوا خدا کے (وہی سچا خدا ہے اور سب
 جہے خدا میں اور میں اس کے پہنچا ہوا ہوں جبکہ اس کے لئے اور ان دونوں باتوں میں واسطہ شک نہ ہو تو وجہ
 میں چاہوں کہ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ لِحَقِّکَ لِحَقِّکَ لِحَقِّکَ** کہ کان یوم عَزَّوَجَلَّ
 اصحاب شمس مجاہدہ قالوا یا رسول اللہ لو اذنت لنا ففخرنا لو اذنت لنا ففخرنا لو اذنت لنا ففخرنا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقلوا قال فما اذنتکم فقالوا نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یخبر احدکم بنبی الا وادھم نعم ادع اللہ لعلہ عا یجیبکم بالبرکۃ کہ لعلہ اللہ ان یتجمل فی خلقہ
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فمد عا یتجمل فی خلقہ فمد عا البصل اذ وادھم
 قال فجعل الرجل یحییٰ بکفہ فمد عا قال وجعل یحییٰ الاخر بکفہ فمد عا وجعل یحییٰ الاخر
 بکفہ حتی اجتمع علی الشیخ من ذلک شییٰ یحییٰ قال فمد عا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بالبرکۃ ثم قال لعلہ خذوا فی ارضیہم کما وادھم فمد عا فی ارضیہم کما وادھم
 فمد عا فی ارضیہم کما وادھم فمد عا فی ارضیہم کما وادھم فمد عا فی ارضیہم کما وادھم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد ان لا الہ الا اللہ واذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عبد علی بن ابی طالب فمد عا فی ارضیہم کما وادھم فمد عا فی ارضیہم کما وادھم
 بے حد بیٹ کا **ف** دانش نے احمد کے اسناد میں ضمن کیا کہ ہمیں خیالات ہر عیش سے کہی اور عن ابی
 صالح عن ابی ہریرہ کہنا ہے اور کہی عن ابی صالح عن ابی سعید اور کہی عن ابی صالح عن جابر بن عبد اللہ
 کی صحت میں کچھ قبح نہیں کرنا اس لیے کہ عیش کہ تشنگی صلی کے نام میں ہے اور صحابہ سب لعلہ میں ہونے
 نے کہ جب کوئی راوی نام لیکر یوں کہ حدیث بیان کی مجھے فلاں نے یا فلاں نے اور وہ دونوں لعلہ ہوں تو
 راجح ہے ہر خلاف اس لیے کہ غرض یہ ہے کہ روایت لعلہ سے ہوا درجہ اصل ہے اس قاعدہ کو اختیار لینے ادی نے کہنا یہ
 میں اسے اور لوگوں نے بیان کیا ہے اور غیر صحابہ میں ہے تو صحابہ میں بطریق اولیٰ ہوگا اس لیے کہ صحابہ سب
 عادل ہیں ہر راوی کو تسلیم کرنے سے مقصود نیت نہیں ہوتا **ف** جب غزوہ تبوک کا وقت آیا
 تبوک ایک مقام کے نام شام میں) تو لوگوں کو سخت ہوا کہ لگی انہوں نے کہا یا رسول اللہ کہ ش آپ کو اجازت
 دیتے تو ہم اپنے دشمنوں کو چہرہ بالی لاتے ہیں کٹ ڈالتے **ف** یہ ایک عمدہ طریقہ ہے ادب کی جگہ پر رسول

کر نیکا اور اس سے معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگوں کو اپنے جانور جوڑا رکھی میں مدد دیتی ہیں کٹا درست نہیں جب تک
 امام اجازت نہ دے (الہراج الوہاج) **ت** آپ (فرمایا اچھا کاٹو اتنے میں حضرت عمرؓ اور انہوں نے کہا یا رسول
 اللہ اگر ایسا کیجے گا تو سوار یان کم ہو جائیگی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ امام اور پادشاہ کو حکم میں اعتراض کرنا جائز
 ہے اور کم درجے والے کو یہ پہنچتا ہے کہ بالادست کو عمدہ مشورہ دیوے و جب کو بھی مصلحت ہو اور ان کو حکم کہ
 منسوخ کرنے کے لیے کہے (نودی) **ت** لیکن سب لوگوں کو بلا بھیجیے اور کہیں اپنا اپنا بی ہوا تشریف لیکر
 آئیں پھر خدا سے دعا کیجیے تو نئے میں کت دیکھنا یا اللہ اس میں کوئی مسئلہ نکال دے (یعنی برکت اور برتری
 عطا فرما دے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پہر ایک ستر سنگا یا اس کو پچھا دیا اور سب بچا ہوا
 توشہ سنگوایا کوئی مٹھی پہر چوہا لایا کوئی مٹھی پہر کھجور لایا کوئی مٹھی پہر روٹی یہاں تک کہ سب مٹھیاں اس وقت
 اکٹھا ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی برکت کے لیے بعد اس کو فرمایا اپنی اپنے برتنوں میں توشہ
 بہر تو سبہوں نے اپنی برتن پہر لیے یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا جس کو نہ بہر ہو پہر سب کہا نام شروع
 کیا اور سیر ہو کر آئے پھر رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گو اسی دیتا ہوں اس بات کی
 کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور میں اللہ کا ہیجا ہوا ہوں جو حضور اندرون باتوں پر یقین کر کے اللہ سے
 نے وہ جنت میں محروم نہ ہو گا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ
 عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ أُمِّهِ وَكَذَبْتُهَا أَلْقَاهَا إِلَى مَرِّحَةٍ وَدُوحٍ مِنْهُ وَأَنَّ الْحَبَّةَ حَقٌّ
 وَأَنَّ الْمَاءَ رَحَقٌّ أَحَدُكُمُ اللَّهُ مِنْ آيَةِ أَجْوَابِ الْحَبَّةِ التَّمَايُتِ تِلْكَ تَرْجُمَةُ عِبَادَةِ بِنِصَابَتِ سِرِّهِ**
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے میں گو اسی دیتا ہوں اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا
 خدا کے وہ اکیلے ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک حضرت محمد اس کے بندے ہیں اور پیچھے ہوئے ہیں
 اور بیشک حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں اور اس کی لڑائی (مریم) کے بیٹے ہیں اور اس کی بات سے پیدا ہوئے
 جو جس نے مریم میں ڈال دی (یعنی حکم کر دیا کن کے ساتھ پہر وہ کوئی بن باپ کے) اور حجت میں خدا
 کی یا روح میں خدا کی (یعنی حضرت عیسیٰ کو روح اللہ کہتے ہیں) اس لیے کہ اس جل جلالہ نے ان کی روح کو پیدا کیا
 اگرچہ سب روح کو خدا ہی نے بنایا پھر حضرت عیسیٰ کی روح بڑی عزت اور بزرگی والی ہے اس لیے خدا کی طرف
 نسبت دی گئی جیسے خانہ کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں) اور بیشک حجت حق ہے اور جہنم حق ہے تو لیجا و بجا

اور اسکو امرِ جنت میں اٹھہ دروازوں میں سے پہلے سے چاہے **ف** نوری کہا یہ حدیث ایک بہت عمدہ حدیث ہے عقائد میں جو جامع ہے تمام ضروری باتوں کو اور اس سے رد ہوتا ہے تمام کفر کی ملتوں کا اختصار کے ساتھ بعض لوگ بہارِ زمانے میں پیشہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے کیونکر پیدا ہو سکا حالانکہ حضرت کو قاعدہ سے اور اصولِ حکمت سے یہ بات محال معلوم ہوتی ہے اور انکا جواب یہ ہے کہ تم عالم کو قدیم جانتے ہو یا حادث اگر حادث مانتے ہو تو ابتدائی آفرینش میں نوع انسان کا ظہور کسی پہلے شخص سے ہوا ہوگا جو نہ باپ رکھتا تھا نہ نان پر جب خدا بغیر مان اور باپ کے ایک شخص کو پیدا کیا تو بغیر باپ کے پیدا کرنا اوس کے نزدیک کیا ہوگا ہے اگر قدیم جانتے ہو تو قدم سے یہ راہ نہیں کہ عالم اسبطرح بوضوح خاص قدیم ہے کیونکہ او صنایع اور اطوار میں ہمیشہ تغیر ہوتا رہا ہے بلکہ اسی بنا پر کرات کرات متفرق اور پریشان ہو سکتی ہیں اور ان کے اجزا پہر دوبارہ ملکر ایک نیا کرہ ظاہر کر سکتے ہیں اسیدجہ سبالی نور اور دیو جانس اور ایک جماعت فلاسفہ نے جو قدم عالم کے قائل تھے یہ لکھا ہے کہ ادراکل ترکیب نہیں ہیں زمین سے اعلیٰ اعلیٰ قسم کے جاندار جس پر انسان اور بہائم خود بخود پیدا ہوتے آتے زمانہ دراز کے بعد زمین کو گھٹتی گھٹتی اب یہ نوبت پہونچی ہے کہ سوانبات اور کم درجے کے حیوانات کے جیسے چوہا کہوٹس کیڑے مکوڑے وغیرہ کے عمدہ قسم کے جاندار زمین سے خود بخود پیدا نہیں ہو سکتے ہیں چنانچہ اس نے زمین پر پیدا کر دی ہے کہ آدمی سب طرح کے جاندار آدمین سے پیدا کر دیو سے اور کمر نزدیک خدا انسان میں سے ایک دوسرا انسان پیدا کر دینا نہ مشکل ہے عقل کے خلات اور جب کہ یہی حضرت عیسیٰ کو بن باپ کے نہ ماننے والے لوگ عقل اور فلسفہ کا دم بہرتے ہیں اور حکیموں اور فیلسوفوں کے لغوبات کو بھی تسلیم کر لیتے ہیں اور قرآن و حدیث کی سچی قرین قیاس باتوں میں شک کرتے ہیں فرج حکیم اور فیلسوف انسان کی ابتدائی خلقت اور عالم کی مابعدائی آفرینش میں اس قدر خلتان رکھتے ہیں کہ ایک دوسرے کے خیال کو لغو اور بطل سمجھتا ہے **ع** **عَمَّیْ بْنِ عَلِيٍّ فِي هَذِهِ الْأَسْنَادِ عَلَيْهِ عَيْنُ اللَّهِ قَالَ أَدَّخَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنْ آيَةِ أَجْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةَ شَدَّادٌ مَرَّجِبُهُ دُورِي رُوَيْتُ بِهَا نَبِيٌّ هِيَ مَرَّادُ مِثْنِ تَمَازِيْدُهُ بِرَكَّةِ اللَّهِ كُحْبُتِ مِثْنِ لَعَلَّ جَارِيَا** چاہے جیسو اسکے اعمال ہوں (یعنی اگرچہ گناہ ادا کر کے ہوں پر راہِ دہی گناہ ہے جو کفر تک پہونچاوی) اور یہ اس میں نہیں ہے کہ جنت کراٹھہ دروازوں میں سے چاہے **ع** **عَمَّیْ بْنِ عَلِيٍّ فِي هَذِهِ الْأَسْنَادِ عَلَيْهِ عَيْنُ اللَّهِ قَالَ أَدَّخَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنْ آيَةِ أَجْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةَ شَدَّادٌ مَرَّجِبُهُ دُورِي رُوَيْتُ بِهَا نَبِيٌّ هِيَ مَرَّادُ مِثْنِ تَمَازِيْدُهُ بِرَكَّةِ اللَّهِ كُحْبُتِ مِثْنِ لَعَلَّ جَارِيَا** لَكَ وَلَكِنْ شَفَعْتُ لَكَ لَكَ لَكِنْ اَسْتَطَعْتُ لَكَ نَفَعْتُكَ

[illegible]

اور ساتھ شریک کرین میں نے کہا اسرار اسرار حجتا ہے آپ فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اسرار کو عذاب
 کرے **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِ قَتَالٍ**
لِجَعْفَرٍ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ نَدَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ مَا حَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ قَالَ كُنْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
قَالَ فَإِنْ حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعَذَّبُوا وَلَا يُشْرَكُوا بِهِ شَيْئًا وَدَعَى الْعِبَادَ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذَّبَ
مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ قَالَ كُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُشِيرُ النَّاسَ قَالَ كُنْتُ بِكُمْ فَمَنْ يَكْفُرُ لَوْ أَرَادَ
 معاذ بن جبل سے روایت ہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا کہ ہے پر جب کا نام عفرینہ **ف** بعضہ
 عین حملہ اور دستخ فاموحدہ یہی صحیح ہے اور یہی ہے معتبر نسخون میں اور قاضی عیاض نے جو کہ عنین معجب ہے کہا
 ہے وہ متروک ہر نو دی نے کہا یہ وہ کہ ہا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا تھا بعضوں نے کہا وہ گر گیا
 حجة الوداع میں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قسم دوسری بار کا ہے اور پہلی حدیث میں جب مذکور ہو
 وہ اور بار کا اسلیو کہ پہلی حدیث میں بالان کا ذکر ہے اور بالان اونٹ پر ہوتی ہے اور حتمال ہو کہ ایک ہی اقعہ ہو اور
 پہلی حدیث کا یہ مطلب ہے کہ میرے اور آپ کے پیچ میں صرف اتنا فاصلہ تھا جیسے بالان کی کھڑکی **ف** آپ نے
 فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بند و نپر کیا ہے اور بند و ن کا حق اللہ پر کیا ہے میں نے کہا اللہ اور حکم رسول
 خوب جانتا ہے آپ فرمایا اللہ کا حق بند و ن پر یہ ہے کہ اوس کی عبادت کریں اوس کے ساتھ کسی شریک نہ لگے میں
 اور بند و ن کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شخص شرک کرے اللہ کو عذاب دیوے میں نے کہا یا رسول اللہ میں خوش
 کردن لوگوں کو یہ سن کر آپ فرمایا استنا انکو ہسانو وہ اسپر بھروسا کر بیٹھیں **ف** پھر اور نیک
 کام کرنا اور گناہوں سے بچنا چھوڑ دین اگرچہ تو خیر نجات کو یہ کافی ہے پر بالکل جہنم سے محفوظ رہنے کے
 لیے اور جنت میں عالی درجہ پانے کے لیے اعمال صالحہ کرنا اور ربے کا سون سے بچنا ضرور ہے **عَنْ مُعَاذِ**
بُنْ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَنْتَ رَدَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ
قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَى قَالَ أَنْ يُعَذَّبَ اللَّهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْئًا قَالَ إِذَا نَدَى رَسُولُ اللَّهِ مَا حَقَّ
عَلَيْهِ أَنْ تَعْمَلُوا ذَلِكَ قُلْتُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَى قَالَ أَنْ لَا يُعَذَّبَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
 اور یہ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بند و ن پر کیا ہے اور بند و ن کا حق اللہ
 اور حکم رسول خوب جانتا ہے آپ فرمایا وہ حق یہ ہے کہ پوجا جاوے خدا اور شریک نہ کیا جاوے اور اس کے ساتھ کسی **ف**
 اور بعض نسخون میں شئی یا ہر منصب ترجمہ یہ ہوگا پوجے بندہ اللہ کو اور اس کے ساتھ شریک نہ کرے کسی کو **ف**

پر آپ فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق کیا ہے اس پر جب سے ایسا کریں میں کہہ اسد اور رسول اس کا جواب دیا
 ہے آپ فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اسد انکو عذاب سے (یعنی ہمیشہ کا عذاب جس پر شرکوں کو ہوگا) اسکو منع کر دے
 دَعَاَنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى النَّاسِ
 بِحُجُوحِهِ يَنْتَهِجُ رَحْمَةً مَعَاذَ سِرِّهِ بِمَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْنِ جَوَابٍ دِيَا أَبِ
 فرمایا تو جانتا ہے اس کا حق بندوں پر کیا ہے پر بیان کیا حدیث کو بیطرح جیسے اور پر گزری اسکی آئی
 هُنَّ بَرَكَةٌ قَالَ كُنَّا فَعُوذًا أَحْوَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ فِي فَصْلٍ فَكَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَطْحُرٍ بَابًا عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يُقَطَّعَ دُونَنَا وَفَرَّقَنَا
 فَهَمْنَا كُنْتُمْ أَوَّلَ مَنْ فَرَّخَ فَخَرَجْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا
 لِأَنْتَ لِنَبِيِّ الْجَارِ قَدْ رُتْ بِهِ هَلْ أَجِدُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَدْرَأْتِي بِكَ فَدَخَلْتُ فِي جُوفِ حَائِطٍ مِنْ
 بَيْنِ حَائِجَتَيْهِ وَالْبَرْبَعِ الْجَدُولِ فَانْتَفَرْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ قُلْتُ كُنْتُ بَيْنَ أَطْحُرٍ وَنَا فَمَنْتُمْ فَابْطَأَ
 عَلَيْنَا خَشِينَا أَنْ يُقَطَّعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَمَنْتُمْ أَوَّلَ مَنْ فَرَّخَ فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَانْتَفَرْتُ
 كَمَا ابْتَغَرْتُ النَّعْلَ وَهُوَ لَا يَدْرِي النَّاسُ وَرَأَيْتُ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ ادْهَبْ
 بِنَعْلَيْكَ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ ذُرَايَ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ
 فَتَبَيَّنَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ
 هَاتَيْنِ نَعْلَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَرَّةً لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَمُطْمَئِنَّا بِهَا قَلْبُهُ بَشَرْتُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ تَلْدِي فَخَرْتُ لِاسْتِئْذَانِي
 فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَبْتُهُ بِمَا وَرَدَ بِي
 عُمَرُ وَإِذَا هُوَ عَلَى أَثَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ
 عُمَرَ فَخَبَّرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ تَلْدِي فَخَرْتُ بِفَضْرِبَةٍ فَخَرْتُ لِاسْتِئْذَانِي فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أُمَّتِ
 وَأَمَّا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْتَهِجُ رَحْمَةً مَعَاذَ سِرِّهِ أَنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ
 لَقِيتُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ أَحْسَنَ أَنْ يَكُونَ النَّاسُ عَلَيْهَا لَمْ يَحْمَرْ نَعْلَانِ قَالَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّيْنِ مَرْجَمَهُ ابْرَهْمَ رِيحَهُ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ تَبِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْرَهْمَ ابْنُ جَرَّاحٍ وَأَبْرَهْمَ ابْنُ جَرَّاحٍ تَبِعَهُ وَأَبْرَهْمَ ابْنُ جَرَّاحٍ تَبِعَهُ وَأَبْرَهْمَ ابْنُ جَرَّاحٍ تَبِعَهُ
 (اور تشریف لے گئے) ابھر (پھر دیر لگائی آپ نے ہمارے پاس پہنچے) میں نے تو ہیکو ڈھونڈا کہیں دشمن کیچھ نہ سنا اور کچھ
 پاکر ہم گھبرا گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے سب پہلو میں گھبرا تو میں نکلا آپ کو ڈھونڈنے کے لیے اور بنی بنجار کے باغ
 پر پہنچا (بنی بنجار انصاریوں کا ایک قبیلہ تھا) اوس کے چاروں طرف پہرہ دار کو دیکھتا ہوا کہ دروازہ پاؤں تو
 اندر جاؤں (کیونکہ گمان ہوا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کو اندر تشریف لے گئے ہوں) دروازہ ملا ہی
 نہیں (شاید دروازہ ہی نہ ہوگا اوس باغ میں یا ہوگا پر ابھر یہ کہ گھبراہٹ میں نظر نہ آیا) دیکھا تو ایک نالی باغ
 کے اندر جاتی ہے باہر کے کنوئیں سے (ف) تو خارجہ صفت ہو کنوے کی اور بعضوں نے کہا کہ خارجہ ایک شخص
 کا نام ہے تو ترجمہ یہ ہوگا خارجہ کے کنوے سے یعنی وہ نالی پائیکلی خارجہ کے کنوئیں میں آتی تھی (ف) میں گھبرا
 اوس میں سمٹ کر حبس ہو گئی کہتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ نے فرمایا ابھر یہ میرا
 لئے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیا ہے تیرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم لوگوں میں تشریف
 رکھتے تھے پھر آپ تشریف لے گئے اور آپ دیر لگائی آئے میں تو ہیکو ڈھونڈا کہیں دشمن آپ کو نہ متا دین
 ہم سے جدا دیکھ کر ہم گھبرا گئے اور سب پہلو میں گھبرا کر اڑھا اور اس باغ پر آیا (دروازہ نہ ملا) تو اس
 طرح سمٹ کر گھس آیا جیسو کوٹری اپنے بدن کو سمیٹ کر گھس جاتی ہے اور یہ سب لوگ آئے ہیں میرے پیچھے
 آپ نے فرمایا اے ابھر یہ اور عنایت کیں مجھ کو اپنی جوتیاں (نشانی کے لیے تاکہ اور لوگ ابھر یہ کی بات
 کو سمجھ سکیں) اور فرمایا یہ دونوں جوتیاں میری لیکر جا اور جو کوئی بچھے ملے اس باغ کے پیچھے اور وہ گواہ
 دیتا ہوا کہ کوئی برحق معبود نہیں ہوا خدا کے دل سے یقین کہتا ہوا سب بات پر خوش گرا سکے یہ سن کر
 کہ اوس کے لیے جنت ہے (ابھر یہ کہہ میں جوتیاں لیکر چلا) (تو سب پہلو میں ملا عمر سے انہوں نے پوچھا یہ جوتیاں کیسی
 ہیں (ابھر یہ میں نے کہا یہ جوتیاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ نے پوچھ کو دیکھ بھیجا ہے کہ میں جس سے ملوں
 اور وہ گواہی دیتا ہو لا الہ الا اللہ کی دل سے یقین کر کے تو خود بخبر ہی دونوں کو جنت کی یہ سن کر حضرت عمر
 نے ایک ٹہہ میرے چہاتوں کے پیچ میں مارا میں سر پہ گھبرا (ف) حضرت عمر کا یہ قصد تھا کہ ابھر یہ
 کو گراوین یا اندادین بلکہ انکو باز رکھنا مقصود تھا اس کام سے اور ٹہہ سینہ پر اس لیے مارا کہ انکو تنبیہ ہو اور وہ
 کہنے سے باز رہیں قاضی عیاض نے یہ کہہا کہ حضرت عمر کا یہ فعل بطور اعتراض کے نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

کیونکہ ابو ہریرہ کے پیام میں سوا امت کو خوش کر نیکی اور کوئی بری بات تھی مگر حضرت عمر نے ایسی پیام کو فاش کر دیا
 خلافت بصلحت کر جانا کیونکہ وہ وقت سعی اور کوشش کا تھا دین میں اور بجا لانا تمام احکام الہی علی الخصوص عباد
 وغیرہ کا ترقی دین کے لیے اور وقت نہایت ضرور تھا اور اگر یہ خوش خبری سب کو پہنچ جاتی تو احتمال تھا کہ بہت
 لوگ تن آسانی کرنے اور سپرد سار کے ست ہو جاتے اور سپرد سار حضرت عمر ابو ہریرہ کے ساتھ آخر اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم بصلحت بیان کی آپ نے اٹھ کر راوی کو ٹھیک سمجھا اور اسی پچھل گیا اور اس میں بیش
 معلوم ہو کہ رعیت کو امام کے حکم پر اعتراض کرنا پہنچتا ہے اور امام کو چاہیے کہ یا تو اس اعتراض کا معقول جواب
 دیکر رعیت کو خاموش کرے یا اپنے حکم کو ساقوت رکھے (نودی) **ت** پہر کہا لوٹ جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پاس آئے ابو ہریرہ میں لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور تیار تھا روئے پر میرے ساتھ ہی عمر بھی پہنچا
 پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا آپ کو کہا ہے ابو ہریرہ میں نے کہا میں عمر سے ملتا اور جو پیام
 آپ نے بھیج دیکر پہنچا تھا پہنچایا انہوں نے میرے چہاتون کے پیچ میں مارا ایسا کہ میں سرین کے پہل کر پڑا
 اور کہا کہ لوٹ جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا انہوں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ فرمان ہو آپ پر مان باپ میرے آپ بھیجا تھا ابو ہریرہ اپنی جوتیان دیکر کہ جو شخص ملے اور وہ
 گواہی دیتا ہو لا الہ الا اللہ کی دل سے یقین لے لیکر تو خوش خبری دو آپ کو جنبت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا مان حضرت عمر نے کہا تو ایسا نہ کیجو صدقہ ہوں آپ پر مان باپ میرے کیونکہ میں ڈرتا ہوں لوگ اس پر شک
 کر بیٹھیں گے اذ کو عمل کرنے پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اون کو عمل کر دے **ف** نودی
 نے کہا یہ حدیث بہت فائدہ مند پر مشتمل ہے ایک عالم کا بیٹھنا لوگوں کو سچانے اور دین کی باتیں سچانے کے لیے دوسرے
 غیر کے ملک اندر جانا بغیر اس کی اجازت کو درست ہے جیسا کہ میں ہوں اس بات کا کہ وہ ناراض نہ ہو کہ کیونکہ ابو ہریرہ اپنے
 کے اندر چلے گئے اور حضرت نے یہی منع نہیں کیا بلکہ جائز ہے دوسرے کے تہیار سے فائدہ اٹھانا اور دوسرے کا کہنا کہ انہیں
 اور اس کے جانور پر ساری کرنا اور کہنا نا اپنے گھر لے جانا اور اس کے مثل اور باتیں جو اس کو ناگوار نہ ہوں لیکن وہ یہ
 لینا درست نہیں بالاجماع نودی نے کہا وہ یہ پیسہ بہت لینا درست نہیں جو ناگوار ہو یہ سب اس صورت میں ہے کہ
 یقین ہو ہو شکی نہ نہ اسندی کا اور جو شک ہو تو بغیر اذن کے تصرف درست نہیں تیسرے امام کو نشانی دیکر کسی کو بھیج
 چوتھی یعنی دین کی باتیں چسپا نا بضر صحت یا عرف و فساد یا بخیرین تابع کا اعتراض کرنا مقبوعہ پر اور تابع کی رائے
 قبول کرنا جب یہ نہیں ہے چوتھی یہ قول درست ہونا خدا ہوں آپ پر مان باپ میرے اور بعض سلف

اسکو مکروہ رکھا ہے مگر وہ صحیح نہیں **عمر** **ابن مالک** **ان** **ابی** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وآلہ** **وسلم** **فرماتے** **ہیں** **کہ** **معاذ** **بن** **جبل** **دُفیعہ** **علی** **الرحل** **فقال** **یا** **معاذ** **قال** **لکبتک** **رسول** **اللہ** **وسعدتک** **قال** **یا** **معاذ** **قال** **لکبتک** **رسول** **اللہ** **وسعدتک** **قال** **ماتک** **عین** **یتھد** **ان** **لا** **الہ** **الا** **اللہ** **وان** **محمد** **کعب** **عبد** **لہ** **رسولہ** **الا** **حسن** **مہ** **اللہ** **علی** **السا** **قال** **یا** **رسول** **اللہ** **افلا** **اخی** **بہا** **فیس** **تشی** **وا** **قال** **اذا** **ایک** **لوا** **فاخذ** **بہا** **معاذ** **عند** **موتہ** **ثامنا** **ترجمہ** **انس** **بن** **مالک** **روایت** **ہے** **معاذ** **بن** **جبل** **انحضرت** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **کے** **ساتھ** **ہو** **چکے** **ہیں** **سو** **اب** **یہ** **اپنے** **فرمایا** **اے** **معاذ** **انہوں** **نے** **کہا** **حاضر** **ہوں** **ایک** **خدمت** **میں** **اور** **فرمانبردار** **ہوں** **آپ** **کیا** **رسول** **اللہ** **سہ** **ہر** **آپ** **نے** **فرمایا** **اے** **معاذ** **انہوں** **نے** **کہا** **حاضر** **ہوں** **بلکہ** **فرمانبردار** **ہوں** **آپ** **کا** **فرمایا** **جو** **بندہ** **گو** **اسی** **دیس** **اس** **بات** **کی** **خدا** **کے** **کوئی** **سچا** **عبود** **نہیں** **اور** **حضرت** **محمد** **اوسکے** **بندہ** **اور** **رسول** **ہیں** **تو** **اسے** **حرام** **کر** **دے** **گا** **اوسکو** **جو** **ہم** **میں** **معاذ** **نے** **کہا** **یا** **رسول** **اللہ** **میں** **اسکی** **خبر** **کردن** **لو** **گو** **ن** **کو** **دہ** **خوش** **ہو** **جاو** **ن** **آپ** **نے** **فرمایا** **تب** **تو** **بکھیر** **کر** **لیں** **گے** **اس** **پر** **بہر** **معاذ** **نے** **یہ** **بیان** **کر** **دی** **مرنے** **وقت** **گناہ** **سو** **بچنے** **کے** **لیو** **ف** **کیونکہ** **علم** **کا** **چسپا** **اس** **طرح** **کو** **دہ** **ضائع** **ہو** **جاوے** **منع** **ہو** **معاذ** **جیت** **تک** **ندہ** **تھے** **تو** **یہ** **حدیث** **ضائع** **نہیں** **ہو** **سکتی** **تھی** **اور** **جب** **سرخ** **لگے** **تو** **ڈر** **ہوا** **کہ** **یہ** **حدیث** **اکل** **تلف** **ہو** **جاوے** **گی** **اس** **لیے** **انہوں** **نے** **بیان** **کر** **دیا** **اور** **حضرت** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **نے** **جو** **بیان** **کرنے** **سے** **منع** **کیا** **تھا** **وہ** **بطور** **تحریر** **کے** **تھا** **ملکہ** **بطور** **مصلحت** **کے** **تھا** **یا** **مافقت** **مشہور** **کرنے** **سے** **تھی** **نہ** **خامس** **لوگوں** **سے** **بیان** **کرنے** **کی** **در** **نہ** **آپ** **معاذ** **کو** **کیون** **بتلا** **تے** **شیخ** **ابن** **ابن** **سلاح** **کہا** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **نے** **معاذ** **کو** **عام** **خوشخبری** **دی** **جو** **سے** **منع** **کیا** **تھا** **اس** **در** **سور** **کہ** **ہمیں** **جاہل** **اور** **بے** **خبر** **آوی** **اسکو** **سنکر** **دھوکا** **دیکھا** **ہو** **اور** **کہ** **کر** **بیٹھے** **اور** **خود** **آپ** **نے** **یہ** **حدیث** **اپن** **لوگوں** **نہ** **بتلائی** **جسکے** **دھوکے** **چھن** **پڑ** **نیکا** **در** **نہ** **تھا** **اور** **وہ** **مہاسب** **علم** **اور** **عرفت** **جیسے** **معاذ** **بن** **جبل** **تو** **معاذ** **بنی** **اکو** **سچی** **پچھلے** **انہوں** **نے** **بھی** **اس** **آدمیوں** **کے** **جنگ** **کواس** **لائق** **پایا** **یہ** **حدیث** **بتلائی** **اور** **اب** **ہر** **یہ** **کی** **روایت** **میں** **جو** **یہ** **مستقل** **ہے** **کہ** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **نے** **الحکم** **عام** **خوشخبری** **دینے** **کے** **لیے** **فرمایا** **تھا** **تو** **یہ** **پہلی** **سا** **سچی** **جسکے** **بعد** **کے** **بدل** **کی** **اور** **یہ** **دینا** **یعنے** **جہ** **تو** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **کو** **بھی** **درست** **تھا** **جیسے** **اور** **مجتہد** **دھوکہ** **درست** **ہر** **پاپ** **کو** **اور** **مجتہد** **پر** **فصلیت** **ہر** **کہ** **آپ** **خطا** **پر** **قائم** **نہیں** **ہے** **نی** **الفور** **وحی** **سے** **اوسکی** **اصلاح** **ہو** **جاتی** **بر** **ظلمات** **اور** **مجتہدوں** **کے** **وہ** **خطا** **پر** **قائم** **ہے** **میں** **اور** **جس** **شخص** **نے** **دین** **کی** **باتوں** **میں** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **کے** **اجہ** **تو** **واجز** **نہیں** **کہا** **وہ** **یہ** **کہتا** **ہے** **کہ** **شاہد** **ابو** **ہریرہ** **کو** **عام** **خوشخبری** **دینے** **کا** **حکم** **پہلے** **اور** **تو** **ابو** **ہریرہ** **حضرت** **عمر** **رہ** **سکے** **سوال** **کے** **وقت**

آپ میرے مکان پر شریف لاوین اور نماز پڑھیں کسی جاگے پر تو میں اسے جانے کو مصلیٰ بناؤں (یعنی ہمیشہ میں
 نماز پڑھا کروں اور یہ درخت ہستاس ہے کی گانگہ میں فخر ہو جائے مسجد نبوی میں اون کا آنا دشوار تھا) تو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر اور حبیب کو خدائے چاہ اپنے اصحاب میں سے ساتھ لائے آپ اندر آئے
 اور نماز پڑھنے لگے اور اصحاب آپ کے آپس میں باتیں کر رہے تھے (منافقوں کا ذکر چہر گیا تو ان کا حال بیان کرنے
 لگے اور انکی بری باتیں اور بری عادتیں ذکر کرتے تھے) پھر انہوں نے سب میں بٹا منافق نامک بن و خثیم
 کو کہا یا نامک بن و خثیم یا نامک بن و خثیم (یا خثیم) (اصحاب نے نفاق میں اول درجہ کا اس شخص کو
 قرار دیا حالانکہ یہ بدر میں شریک تھا اور اور لڑائیوں میں اور نفاق اس کا نامت نہیں ہوا بلکہ خود حضرت عائشہ
 موسیٰ فرزد یا بخاری کی روایت میں یہ وہ لاکھ الا اللہ کہتا تھا حضرت اے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چاہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لیے بد دعا کریں وہ مر جاوے یا دوسرے کوئی آفت اترے (تو معلوم ہوا کہ بدکاروں کے
 تباہ ہونے کی آرزو کرنا برا نہیں) ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فارغ ہوئے اور فرمایا کیا وہ (یعنی
 نامک بن و خثیم) گہمی نہیں دیتا اس بات کی کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور میں اللہ کا رسول ہوں صحتاً
 نے عرض کیا تو وہ اس بات کو زبان سے کہتا ہے پر دل میں اس کے یقین نہیں آپ فرمایا جو کوئی گواہی دیکر
 لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کہے پھر وہ جہنم میں نہ جاوے گا یا اس کو انکار نہ کیا دیکر - انس نے کہا یہ حدیث مجھ کو
 بہت اچھی معلوم ہوئی تو میں نے اپنے بیٹے کو کہا اس کو کہہ دے اس نے کہا لیکن اس حدیث
 عِثْبَانُ بْنُ سَالِثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ الْاِلٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ تَعَالٰی خَطْبَیْ
 مَسْجِدُکَ اَجَلُ رَسُوْلٍ اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَجَاءَ قَوْمُہٗ وَتَغِیْبَ رَجُلٌ قَتَلُوْا فَقَالَ کَہْ مَالِکُ
 بَنُ الدُّخَیْمِ ثُمَّ ذَکَرَ کَخَوَ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَمْرِئِیْنٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ رَوٰیہُ ابْنُ حَبَشٍ حَدِیْثِ بِلَالِ
 کی پھر عِثْبَانُ بْنُ سَالِثٍ وہ اندھے ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا ابھی میرے مکان
 پر تشریف لا کر اور ایک جگہ مقرر کر دیجیے مسجد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ کو لوگ آئے پر ایک شخص
 غالب تھا جس کو نامک بن و خثیم کہتے تھے پھر بیان کیا حدیث کہ اس طرح حبیب اور پگندی (ف) ندوی نے
 کہا اس حدیث میں کوئی باتیں معلوم ہوئیں کچھ اور گزیریں ایک بات یہ ہے کہ انار صاحبین کے ساتھ جبرک کرنا درست
 ہے وہ میرے کہ علماء اور فضلاء اور مشائخ کو اپنے مریدوں اور شاگردوں کے گھر جانا اور ان سے ملنا بہتر ہے تیسرے
 مفصل کو ماضی سے کچھ درخت کرنا کسی مصلحت سے درست ہے چوتھی نماز پڑھنے والے کے سامنے باتیں کرنا درست

ہے اگر نازی کو ترجیح نہ ہو پانچویں جو شخص ملاقات کو جاوے اسکو امامت درست ہے اگر صاحب نہ درنا سند ہو چوتھی حاکم
 اور امام کسی شخص کا حال بیان کر دینا جب اوس کے ضرر کا خوف ہو درست ہے ساقونین حدیث کا مکنا درست ہے
 کیونکہ انس نے اپنی بیٹے سے کہا کہ اے اسکو کہہ دینا صحیح ہے اور حدیث لکھنے سے نہ نیت ہی آئی ہے اور اجازت
 بھی مانگت تو اس کے لیے ہر جو یاد نہ کرے صرف لکھنے پر ہر سار کہ حالانکہ اسکو یاد کر سکی طاقت ہو اور اجازت
 اوس کے لیے ہر جو یاد نہ کرے اور بعض لوگ کہا مانگت ہو وقت ہی جب حدیث کر لیا جائے گا تو نہ تھا قرآن کے
 ساتھ ہر اجازت ہوئی اور پہلے ساعت صحابہ اور تابعین میں اختلاف تھا حدیث کی کتابت میں لیکن بعد
 اجماع ہو گیا ہے کہ کتابت کو درست ہے پانچویں امام یا عالم کو اپنے لوگ پانچویں اجازت درست ہے ملاقات
 کے لیے جاوے انہی بقصار **باب** الذی ایل علی ان من رضى الله عنہ لا یسألہ درجہ یا درجہ محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم رسولہ فہو مؤمن وان اذکب الکاذب باب بیان میں اس
 کے کہ جو شخص راضی ہو اس کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر وہ مؤمن ہے
 اگرچہ کبیرہ گناہ کر بیٹھے **عَنْ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاكَ طَعْمُ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا تَرَجَمَهُ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمَوَدِّتِ هَذَا نَهْنَهْنِ نَسْرَسُوهُ صلی اللہ علیہ وسلم
 آپ فرماتے تھے ایمان کا مزہ چکھا اوس نے جو رضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** انہی نے نقل کیا صاحب تحریر سے رضی ہو لیکن قناعت کرنا اور کافی
 جاننا اور کچھ نہ چاہنا تو حدیث کا مطلب ہے کہ سوا شک کے اور کسی کو طلب نہ کرے اور سوا اسلام کے دوسرے کفر کے نہ نہ
 پر نہ چلا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو موافق رہے چہرین یہ صفات جو بنیک ایمان کی علامات
 اور کمال میں معلوم ہوگی اور اسکا مزہ وہ چکچکے گا قاضی عیاض نے کہا مزہ چکچکے سے یہ مراد ہے کہ اسکا ایمان صحیح
 ہوگا اور اس کے دلوں اطمینان ہوگا سوا شک کے جب ہر راضی ہو ان چیزوں کے تو یہ دلیل ہے اوس کے کمال معرفت
 اور نفاذ بصیرت کی اور اسکو ساتھ اسکا دل میں خوش ہوگا اس لیے کہ جو شخص کسی چیز سے راضی ہوتا ہے تو وہ
 اس پر سہل ہوتی ہے اس طرح جب مومن کے دل میں ایمان بیٹھ جاتا ہے تو تمام عبادت میں اور اطاعت میں اس پر
 آسان ہو جاتی ہیں اور لذت دیتی ہیں تحفۃ الاخیار میں ہے خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہے کہ اسکی
 قناعت و قدیر رضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت میں اسکا گدہ ٹکڑہ نہ کرے اور دین اسلام پر ہنسی نہ

کی بدعادت ہو کہ اسلام کے حکام پر مضبوط ہر جاوے کفر کے رسومات کے گرد نہ پہنکر اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھو اور جس کو یہ بات حاصل نہیں اور سکو ایمان کے نرسے کو خبر نہیں اسے مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شجر مرتبے کی طرح اشارہ کیا جو عام مومنوں اور مسلمانوں کو حاصل نہیں پہر دنیا میں انکو ایمان کی حلاوت لذت کچھ نہیں ہے مگر عام عبادتیں اور اطاعتیں جو کرتے ہیں تو جہنم کے ڈر سے نفس پر زور ڈالکی کرتے ہیں اور دین کے احکام کو بالائے اولیٰ کے نزدیک ایسی ہی دشوار ہیں جیسو بہار کے پہاڑ پر چڑھنا یا اور کوئی محنت شاقہ کرنا جسکو دل نہ چاہتا ہو یہ بہت کی خاطر کسی سے ڈر کر انسان کرتا ہے فہر درویش برجان درویش پہلے ہر مسلمان کو اسی طرح رخصت اور محنت کر کے نفس کی بری خواہشوں کو امتتن آسانی اور آرام طلبی کو توڑنا چاہیے پر ان باتوں کا مزہ بہت آگے چلکر کتنے دنوں کے بعد حاصل ہوگا جیسا کہ نفس ٹھکر اعل سے بغیر بار بار نیک کام کرنے سے اولیٰ کو نیک عادی ہو جاوے گا تو اسکو ان کاموں میں ایک لذت پیدا ہوگی اور ایک مزہ حاصل ہوگا جیسے انسان پہلو کثرت ڈھڈیا لگد کرنا ہے تو پس دروزنک کیسے ناگوار گذرتے ہیں پہر اول میں ایسا مزہ آنے لگتا ہے کہ انکا چوڑنا و نثار گذرتا ہے اور بے کثرت کیوں نہیں پڑتا یہ تو جسمانی توفی اور حرکات کی لذت ہو جو لذت ہونے کے بعد چہرے نہیں سکتی پہر ایمان جو روحانی لذت ہے اور اسکا مزہ اور ذائقہ کثرت سے ہوگا قیاس کرنا چاہیے پر اسکا بیان کیونکر ہو سکتا ہے اسکو وہی جانتے جس نے اسکا مزہ چکھا ہو۔ آدمی جب دنیا میں بدت ناک بسر کرتا ہے اور دنیا کے انقلابات اور حرکات اور تغیرات میں غمر کرتا رہتا ہے تو اسکو ایک خلیجان اور مضطرب پیدا ہوتا ہے اور چونکہ وہ اس باب خیر اور رحمت اور خوشی کو جمع کرنا چاہتا ہے پر ان اسباب کی تشخیص اور شناخت میں غلطی کرتا ہے تو بہر مرتبہ اسکی کوشش بالکل ناکام اور اسکی سعی برباد ہونے سے اسکو وحشت پیدا ہوتی جاتی ہے خیر میں ایک ایسا نشست اور مضطرب اور کد لگد ہو جاتا ہے کہ عاذا اللہ اکثر دنیا ورسی عارضے میں گرفتار ہیں اور کدوم بہر چین نہیں دن کی زندگی موت سے بدتر ہے انکو دنیا ہی میں وہ عذاب الیم ہے کہ خدا کی پناہ جب کسی شخص کا یہ حال ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ برائے نام مومن ہے جو کلمات ایمان کو زبان سے تو بتے کی طرح کہتا ہے پر دل میں اسکو نذر ایمان بالکل نہیں اور رضا بالقضا کا مرتبہ اسکو حاصل نہیں جس نے خداوند کریم کو اپنا مالک پروردگار ربی سرپرست ہر طرح کی حاجتیں بر بلائے والا سب طرح کی کام نکالنے والا ربے اور اچھے کی خبر نیکو والا تمام ضروریات کا بند و بست کر دینا والا تمام ایذاؤں اور تکلیفوں سے بچانے والا سمجھا اور

دل سے اور یقین کیا اور سب مقاصد اور مطالب کو جسکی مرضی پر چھوڑ دیا وہ خدا کی خداوندی پر رضی اور خوش ہوا
 اب کیا ممکن ہے کہ دنیا کے تغیرات سے اسکو رتی برابر بچ باصطراب پیدا ہو تو اپنے ماکے اور اولاد پر بار
 اور کس کا سون پر دل سے خوش ہے اور جو انتظام پروردگار قائم کرتا ہے وہی اسکا عین مطلب اور مقصد ہے بہر
 اسکو کیا تکلیف اور بوج کیا نقصان کیا۔ کار ساز مافکر کارما۔ فکر ماور کار ما آزار ما **باب بیان**
عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَفْضَالِهِ وَأَذْكَاهَا وَفَضِيلَةِ الْإِيمَانِ وَكَوْنِهِ مِنْ الْأَيْمَانِ بِابِ بَيَانِ
مِنْ إِيْمَانٍ شَاخُونَ کے اور کون سی شاخ افضل ہے اور کون سی ادنیٰ ہے اور شرم اور حیا کی فضیلت اور اسکو
 داخل ہونا ایمان میں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ**
بِضْعٍ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً فَأَخْيَرُ شُعْبَةٍ هُنَّ الْإِيمَانُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستر کیسی شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی **۷۰** دوسری روایت میں
 ساٹھ پر کیسی شاخیں ہیں مگر اوسمیں راوی کو شک ہے کہ ستر کیسی شاخیں کہیں یا ساٹھ پر کیسی شاخیں اور بخاری
 نے بغیر شک کر ساٹھ پر کیسی روایت کہیں اور ابو داؤد اور ترمذی نے ستر کیسی بغیر شک کے اور ایک
 روایت میں ترمذی کے چونٹہ دروازے ایمان کے منقول ہیں اور اختلاف کیا ہے علمائے کو صحیح کو کونسی روایت
 ہے فاضلی عیاض نے کہا صحیح ساٹھ پر کیسی شاخیں شیخ ابن الصلاح نے کہا یہ شک کا پہل راوی کی طرف سے
 واقع ہوا ایسا ہی کہا بیہقی نے اور سہیل سے ستر کیسی شاخیں بغیر شک کے بھی منقول ہیں اور راجح کو کونسی
 روایت ہے جو مختلف ہے ہر کسی نے کم کی روایت کو ترجیح دی کسی نے زیادہ کی روایت کو حدیث میں بضع کا
 جو لفظ آیا ہے تو اسکو معنون میں ہی علماء کا اختلاف ہو کہ سینو کہا بضع تین سو دس تک کو کہتے ہیں کسی
 کہا تین سے نو تک کو غلیل نے کہا بضع سات کو کہتے ہیں کسی کہا دوسو دس تک کو اور بارہ سو بیس تک کو اور
 شعبہ سے مراد ایک ٹکڑا ہے تو منہو حدیث کے یہ ہیں کہ ایمان ستر کیسی خصلتوں کا نام ہے فاضلی عیاض نے کہا
 اور یہ بات گزرجھی کہ ایمان لغت میں یقین کہنے کو کہتے ہیں اور شرع میں سو دل سے یقین کر نیکو اور زبان
 اقرار کر نیکو اور شرع کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اعمال کو کہتے ہیں جیسو ایک حدیث میں ہے کہ سب
 افضل خصلت ایمان کی کلکہ توحید پر یقین کرنا ہے اور سب سے کمتر راہ میں سو انڈا دینے والی چیز مٹا دینا اور
 ہم کہہ چکے ہیں کہ کمال ایمان کا اعمال سے ہو اور تمام ایمان کا عبادات سے ہے اور عبادات کا کرنا اور ایمان
 شاخوں کا ملنا تصدیق کا قہمہ ہے اور دلیل ہے تصدیق کی اور خصلتیں اوکھی کی ہیں جو تصدیق رکھتے ہیں

تو وہ ایمان کو خارج نہیں ہیں نہ ایمان شریعی سے نہ لغوی سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کو
بتلایا کہ افضل ان سب جہنتوں میں توحید پر جو بہتر شخص پر واجب ہو اور کوئی شاخ بغیر اس کے قائم نہیں ہو سکتی
گویا یہ جڑ ہے اور سب کے کٹر فصلات یہ ہے کہ جو چیز سے مسلمانوں کو ضرر پہنچے گا گمان ہو جیسے کاٹنا وغیرہ وہ راہ
سے ہٹا دینا اور ان دونوں کے بیچ میں بہت سے فصلتیں ہیں جو کوشش کرنے سے معلوم ہو سکتی ہیں اور بعضوں
نے اس میں کوشش کی ہے مگر اونپر یقین نہیں ہو سکتا کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تہنیں
اور انکار نہ پہنچا تھا ایمان میں کچھ نقصان نہیں کرتا اس وقت کہ حصول اور فروغ ایمان کے سبب معلوم اور محقق
ہو چکی ہیں البتہ اجمالا یقین کرنا کہ ایمان کے فضائل اس قدر ہیں ضروری تمام ہو اکلام قاضی عیاض کا
حافظ ابن حبان نے کہا ہے اس حدیث میں ایک شے تک غور کیا اور عبادات اور اطاعت کا شمار کیا تو وہ ستر پر کی
سے بہت زیادہ ہیں پھر میں نے حدیثوں کی طرف رجوع کیا اور جس عبادتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان میں
شمار کیا ہے انکو جوڑا تو وہ ستر پر کی سے کم ہوئی ہیں آخر میں رجوع ہوا اس کی کتاب کی طرف اور اس کو غور سے
پڑھا اور جس عبادتوں کو اللہ ایمان میں داخل کیا ہے انکو جوڑا تو وہ بھی ستر پر کی سے کم ہوتی ہیں پھر میں نے
قرآن اور حدیث کو طایا اور جو عبادتیں مکرملین انکو نکال ڈالا تو اللہ اس کے رسول کی بیان کی ہوئی عبادتیں
لگا کر ستر پر نہیں نہ زیادہ نہ کم جب میں نے یقین کیا کہ مراد آپ کی یہ عبادتیں ہیں اور ابن حبان نے ان سب
عبادتوں کو اپنی کتاب شعب الایمان میں بیان کیا ہے اور اس فن میں سب کے عمدہ کتاب نہ ہاں ہے
ابو عبد اللہ حلبی کی اور کتاب شعب الایمان ہے امام بیہقی کی اور ابن حبان نے کہا کہ ساٹھ پر کی کی روایت
بھی صحیح ہے اس لیے کہ عرب کے لوگ گنتی بیان کرتے ہیں اور اس کے بغرض نہیں ہوتی کہ اس سے بڑھ کر
اور نہیں ہیں (انتہی کلام النودی) اہل سراج الرواج میں ہولانا سید محمد صدیق حسن صاحب بیاد فرماتے
ہیں کہ شعب الایمان بیہقی کا خلاصہ امام فروینی نے کیا ہے پھر بیہقی نے خود بیہقی کا خلاصہ کیا ہے اور اس کا نام الرواج
تخصیص کہا جس کی آبی حسن نے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ایمان لمن لم یضع ثمانی
ان یضع ثمانی شعباً فافضلها قول لا اله الا الله وادناها اما حلة الا ذی عن الظلمین والنجیاء
شعبۃ من لا ایمان ترجمہ البوسریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستر پر کی
باساٹھ پر کی شاخیں ہیں افضل ان سب میں لا اله الا الله کہنا ہے اور ثانی اور سب میں براہ ہیں ستر کی
چیز کو شمار ہے اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی اور ایک روایت میں ہے کہ حیا ایمان میں ہے اور دوسری

حکمت کی کتاب بن میں لکھا ہے کہ جیسا ہی سے وقار ہوتا ہے اور جیسا سو سکینہ ہوتا ہے **ف** وقار کہتر میں سوج
سمجھ کر ایک کام کر نیکیہ اور اس کے غلات چچور اپن ہے کہ جلدی ہو جو خیال میں آؤ کرنے لگی اور ہکا انجام ہر سوج
جیسے جانور دن کا حال ہے اور سکینہ بھی وہی وقار کہتر میں یعنی سکون نفس اور ثبات حرکات کی وقت اور اس کا غلات
میں ہے فطر اسباب و عجلت **ف** عمران نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجہس بیان کرتا
ہوں اور تو اپنی کتابوں کی باتیں بیان کرتا ہے **ف** ایسی حدیث اور قرآن کے سامنے جیکوں کے اقوال
بیان کرنا یا موقع ہے گو حکیم بڑے دانشمند اور عقل تہے مگر یہی ہی ادن سے ہزاروں طرح کی غلطیاں ہوئیں میں
جیکوں کا رتبہ بغیر سے بہت کم ہے اسی طرح حکمت کا رتبہ نبوت سے بہت کتر ہے پھر تجہس کا قول جب مجاہد تو اب
جیکوں کی بات دوسرے نہ ہنا بیکار ہے حکم **؟** اپنی فتادہ قال کنا عندہ عن ان برخصصین فی دھط و
فینا البشیر بن کعب کتب کنا عن عمران بن ہشام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الحیاء خیر کلہ قال او قال الحیاء کلہ خیر فقال البشیر بن کعب انا نجد فی بعض الکتاب
او احکم ان منہ سکینہ ووقار اللہ و منہ ضعفت قال تغضب عمران جتنی احکم کا
عینا کہ و قال الا ارانی احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نعارض فیہ قال کنا
عمران الخدیج قال کنا عند البشیر بن کعب عن عمران قال کنا لکنا نقول انہ منایا ابنا جیہا لکنا کنا من
ابوقنادہ سروریت ہر عمران بن حسین باپس ایک رطہ میں تھے ہمارے لوگوں میں سر رطہ کہتر میں دس کم مردوں
کی جماعت کو اور ہمارے لوگوں میں بشیر بن کعب (بن ابی لہیری عدوی ابوایوب بصری) بھی تھے عمران ایک
دن حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا خیر ہے بالکل باحیا بالکل خیر ہے بشیر بن کعب نے کہا ہم
نے بعضی کتابوں میں یا حکمت میں دیکھا ہے کہ جیسا کہ ایک قسم تو سکینہ اور وقار ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اور ایک حیا
صنعت نفس ہے **ف** ایسی بود اپن اور ڈر پرک پناہ جراتی جسکے دل میں رت نہیں ہونی خون نہیں کم
ہوتا ہے اسکو یہ صفت اکثر لائق ہونی ہے اسکو عربی میں عجز اور خرد اور مہانت بھی کہتر میں اس صفت کہ جو
انسان میں ذنات اور کاست پیدا ہو جاتی ہے وہ اپنی حقوق کو پورا پورا حاصل نہیں کر سکتا ڈرتا ہے آخر جو عجبتا
ہے اسی پر قناعت کرتا ہر اور دم نہیں پاتا ملک اپنے حقوق کو حاصل کرنے میں کوشش بھی نہیں کرتا اکثر ملکہ سوال
کے لوگ اس بری صفت میں مبتلا ہیں اور یہ ایک اخلاق ذمہ میں ہے جس سے حکیم ہمیشہ منع کرتے چلے آئے
میں اور حقیقت یہ جیسا نہیں ہے جو صفات حمیدہ اور خلاق فاضلہ میں سے ہے پر بعض لوگ نے اس جہا کا اطلاق

مناظرہ سے بے ممانہ کیا ہے دیوبالہ جس جگہ جو یونان میں تھا اوس جگہ بھی کہا ہے کہ حیا مصطفیٰ لعل سے پیدا ہوئی ہے اور اوس کو ترک کرنا چاہیے مراد اوس کی حیا سے بھی صفت مذہب ہے زندہ حیا جو انسان کو بری باتوں سے روکتی ہے وہ تو بالاتفاق عمدہ صفت ہے **ف** یہ سنکر عمران کہنے لگا ایا اکی اکیس میں لال ہو گئیں اور انہوں نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اوس کے خلاف بیان کرتا ہے **ف** ہر چند حدیث میں جو مطلب ہے وہ بالکل صحیح ہے کیونکہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا سے وہی صفت ہے جو اخلاق فاضلہ میں ہے جسے حکایاں ابھی ہوا اور جو انسان کو قبا کچ اور معاصی سے روکتی ہے اور وہ بالکل خیر ہے اور صراحتاً ہرگز ہے اور حکمت کر دے جو امر ثابت کردہ بھی صحیح ہے اس لیے کہ حکیموں نے اس حیا کو برہنہ نہیں کہا ہے بلکہ صفت البشر کو جو در حقیقت حیا میں داخل نہیں ہے اور دونوں قولوں میں کسی قسم کا تضاد یا خلاف نہیں ہے ہرچہ کہ بشیر نے حیا کا تعلق اس بری صفت پر بھی کیا اور حیا کو تقسیم کیا دو قسموں پر ایک عمدہ اور ایک بری اور حدیث میں یہ بات نکلتی ہے کہ حیا بالکل خیر ہے تو ظاہر گویا حدیث کے خلاف میں ایک بات کہی اور حکمت کی بات کہ حدیث کے مقابلے میں بیان کیا اس لیے عمران غصے ہو کر اسراج الراجح میں ہے کہ اکثر سلف بلکہ خلف کو صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی غصہ اور انکار کیا ہے اوس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مقابلے میں کسی اور کا قول بیان کرے اگرچہ وہ کسی بھی علت سے درگشا شخص ہو اس لیے کہ کسی صحابی یا ولی یا مجتہد کا وجہ اور مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر نہیں ہو سکتا پہرہ کی بات ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف میں مجتہد کے وقت اور بے اعتبار ہے اور حاصل یہ ہے کہ سوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جنہو لوگ ہیں سب اقول میں سے کچھ لہو کے قابل ہیں اور کچھ چوڑے ٹیکے قابل بقول خدا ماصفا و دوع ماکذرا اور مجھے تعجب ہوتا ہے اوس شخص پر جو ایمان لاوے اللہ پر اور اس کے رسول پر اور قیامت پر کہ اس کا دل کیونکر مانتا ہے جب وہ حدیث میں لہو کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہرہ اور کسی کی امت میں سے بات مانے یا سنو اور مقدم کرے اوس کی بات کو حجاب رسالت و نبی کی بات چٹکی شان یہ آیت اوتی و اما یطی عن الہی ان ہو الا وئی تو ہے **ف** ابونہا نے کہا عمران پہرہ دوبارہ اسی حدیث کو بیان کیا بشیر نے پہرہ دوبارہ وہی بات کہی جب عمران غصے ہو کر (اور انہوں نے نصیحت کیا بشیر کو سزا دیوگا) ہم سب کہنے لگے ایو ابانجید (یعنی سنو عمران بن حصین کی) بشیر نے یہ کہتا ہے (بشر مسلمان ہے) اس میں کوئی عیب نہیں) یعنی وہ منافق یا بی دین یا بدعتی نہیں ہے جیسے تم نے خیال کیا **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث صحابہ و ان رحمہم

دوسری روایت یہی عمران کی ایسی ہی ہے جس پر اور گندری **باب جامع** اوصاف اہل اسلام کا ہے
 جامع ہے اوصاف اسلام کا **مسئلہ** سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ قِيٍّ
 فِي الْأِسْلَامِ قَوْلًا لَا اسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَسَامَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ
 أَمَّا نَبِيُّ اللَّهِ فَكُنَّا مُسْتَقِيمًا تَرْجُمُهُ سَفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيُّ سَعْدُ رُوَيْتُ مِنْ بَنِي كَهْمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَجْرُورٌ
 الْإِسْلَامِ بِلِسَانِي بَابُ تَبَاوُجِيهِ كَيْفَ يَرَى بَيْنَ اسْكَوْنٍ وَبِجَوْنِ كَيْسٍ سَعْدُ رُوَيْتُ مِنْ بَنِي كَهْمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَجْرُورٌ
 رَهْ أَبِو سَامَةَ كَيْ رُوَيْتُ مِنْ بَنِي كَهْمَا سَعْدُ رُوَيْتُ مِنْ بَنِي كَهْمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَجْرُورٌ
 سَعْدُ رُوَيْتُ مِنْ بَنِي كَهْمَا سَعْدُ رُوَيْتُ مِنْ بَنِي كَهْمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَجْرُورٌ
 بَرْدُ دُكَارِ هَارِ الْأَسَدِ هُوَ بَرْدُ هَرَجَمِ رَسْمُهُ بِسُورَةٍ تَحْتِ بَلَدِ جَلَالَةِ كَيْ وَارِثَانِ لَأَكْثَرِ سَبْعِ جُورٍ وَبِجَوْنِ
 دُكَيْهِ نَبِيْنِ تَحْجِيدِ سَعْدُ رُوَيْتُ مِنْ بَنِي كَهْمَا سَعْدُ رُوَيْتُ مِنْ بَنِي كَهْمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَجْرُورٌ
 اس حال پر اور یہی نفسیہ ہے اس آیت کو موافق اکثر مفسرین صحابہ کرام قرآن مجید کے اور یہی معنی میں تفسیر
 کے تمام ہو اکل کلام قاضی کا ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ کے اس قول میں کاشفہم کما اُخبرت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پر سارے قرآن میں کوئی آیت اس سے زیادہ دشوار اور سخت نہیں اترے اور اسی واسطے جب صحابہ نے آپ
 کہا آپ جلدی بڑھ رہے ہو گئے تو آپ نے فرمایا مجھے سورہ ہود اور اس کی مانند اور سورتوں نے بڑھا کر دیا اور ستاف
 ابو القاسم قشیری نے انجور سال میں کہا ہر استقامت وہ درجہ جو جس سے کلام پورے اور کامل ہوتے ہیں
 اور اسی صفت کو تمام پہلایان حاصل ہوتی ہیں اور انکا انتظام ہوتا ہے اور جس شخص میں استقامت اور استقامت
 نہ ہو اسکی کوشش بے انگن ہے اور اسکی سی شے نتیجہ ہے بعض دن کما استقامت ایسی صفت ہو کہ اسکو
 بڑے بڑے ہی لوگ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ حامل ہوتی ہے رسومات کی ترک سے اور عادات کو چھوڑنے سے اور خلوص اور
 صدق کے ساتھ خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استقامت کر دو اور تم ہرگز
 سب نیکیاں نہ کر سکو گے دوسری نے کہا استقامت حضرت جو جس سے ساری نیکیاں پوری ہوتی ہیں اور اسکو پہنچنے
 سے نیکیاں بری ہو جاتی ہیں اور اسلام نے اپنی صحیح میں سفیان بن عبد اللہ تمیمی سے صرف یہی حدیث روایت
 کی ہے اور ترمذی نے یہی روایت کیا اس حدیث اور اتنا زیادہ کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے
 بجز بے ڈر ناجا ہے آپ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اس سے کہو کہ اکثر گناہ زبان ہی سے صادر ہوتے ہیں اور
 اکثر نیکیاں اور بلائیں انسان پر زبان پر آتی ہیں اور شروع تربیت کا حکم زمین ہی ہے کہ پہل انسان اپنی

یعنی کہانا کہلانے کی زیادہ ضرورت معلوم ہوئی آپ نے اسی کو بیان فرمایا اور ایک موقع میں انہی سے
 روکنے کی ضرورت معلوم ہوئی تو اسی کو بیان کیا اور یہ جو فرمایا مسلمان ہونے سے جسکی زبان اور ماں بھائی سے
 مسلمان بن کر رہیں تو مطلب یہ ہے کہ کمال مسلمان وہی ہے جس میں یہ صفت ہو اور یہ غرض نہیں کہ جس میں یہ صفت
 نہ ہو وہ مسلمان ہی نہیں ہے اور ان حدیثوں میں بہت سی فوائد ہیں ایک تو یہ کہ کہانا کہلانا اور سخاوت کرنا اور
 مسلمانوں کو فائدہ پہونچانا دین کا بہت ضروری کام ہے دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو انہی دینوں سے بچنا چاہیے خواہ
 زبان سے انہی ہو یا کسی فعل سے کسی کی توہین یا حقارت نہ کرنا چاہیے تیسری ترغیب ہے میں مسلمانوں کو ایک
 دلی اور اتفاق کی اور باہم محبت اور دوستی اور الفت رکھنے کی قاضی عیاض نے کہا باہم الفت رکھنا اور
 اتفاق کرنا دین کے فرضوں میں سے ایک فرض ہے اور ثبات رکھنا ہے شریعت کا اور اسی سے نظام ہے اسلام کا
 چوتھی حکم ہے سلام کا ہر مسلمان پر خواہ اوس کے بیچان ہو یا نہ ہو اور مراد ہر شخص سے ہر مسلمان کی تو یہ عام خاص
 کیا گیا ہے اور کافر کا سلام کرنا ضرور نہیں بلکہ بے ایمان پر ایمان سے اخصا صلاً کہ اس کو سلام اللہ تعالیٰ کی چہنی اور شہاد
 ہے قاضی اور ان کا کی طرف جو شہاد ہے سلام کا **باب** بیان خصال من انصف بہن جہاد خلاۃ کا بیان
 بیان اون جن صلتوں کا جن سے ایمان کا مزہ ملتا ہے **عن النبی ع** **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ لَأَكُنَّ لَكُمْ فِي دِينِهِ وَحَدِّ بَعْدَ حَلَاوَةٍ أَلَا يَأْمَنُ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَدَعُوهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ
مِمَّا سِوَاهُ وَأَنْ يُحِبَّ النَّاسَ كَمَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكُنَّ كَأَنَّ لِعُودٍ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ
أَقْنَعَهُ اللَّهُ مِنْهُ لَمَا يَكُنُّ أَنْ يَقْنَنَ فِي النَّاسِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم نے فرمایا میں باتیں جس میں نہ ہو وہ انکی وجہ سے ایمان کی مٹھاس اور خلاوت پاؤں گا ایک تو یہ کہ اللہ اور اُس کے
 رسول سے دوسرے کو گن سے زیادہ محبت رکھی دوسری یہ دوستی رکھی کسی آدمی سے صرف خدا کے واسطے
 دین دنیائی کوئی غرض نہ ہو نہ اوس سے ڈر ہو تیسری یہ کفر کو پہر اختیار کرنا بعد اس کے کہ خدا نے اُسکو نجات
 دی اوس سے اتنا برا جائے جیسے کفار میں پڑنا **ف** **نَزَوِي** نے کہا یہ حدیث بڑی ہے اور ایک اصل ہے اسلام
 کی اصل میں سے علمائے کہا ہے خلاۃ ایمان کے معنی یہ ہیں کہ عبادت میں اور تکلیف اٹھانے میں خدا اور
 رسول کی رضا مندی کے لیے لذت اور مزہ پیدا ہو اور دنیا کے فوائد اور منافع پر خدا اور رسول کی رضا
 کو مقدم رکھی اور خدا کی محبت یہ ہو کہ اُسکا حکم ماننے اور اوسکی مخالفت کو ترک کرے ایسی ہی رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کی محبت ہے قاضی عیاض نے کہا یہ حدیث اسی مطلب کی ہے جیسے اوپر گزری ایک حدیث کہ ایسا

کا مژہ چکھا اوس کو جو خدا کی خدائی کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے ساتھ اور اسلام کے
 دین کے ساتھ نہ مٹنی ہوا اس لیے کہ خدا اور رسول کی محبت ہی عظم خالص خدا کے لیے دوسرے مسلمان کی محبت
 اسی طرح کہ فر کو پہر اختیار کرنے کی نفرت نہیں ہوگی مگر اس شخص کو جبکہ ایمان اور یقین نہ ہو دار ہر اور اوس
 دل کو ایمان ہے اور اوس کا سینہ کشادہ ہر اور ایمان اوس کے گوشت اور خون میں اثر کر گیا ہے یہی وہ شخص ہے کہ جو
 نے ایمان کی شہاس پائی اور خدا کے لیے کسی کی محبت کہ نہ پہل ہے خدا کی محبت کا اور یقین نہ ہے کہ خدا کی محبت
 یہ کہ انہی دل کو موافق کر دیوے خدا کی مرضی کے جو خدا کو پسند ہر وہ ہی اس کو پسند ہر اور جو خدا کو ناپسند
 وہ ہی اس کو ناپسند ہر اور اس باب میں شکمیں کی عبارتیں مختلف ہیں لیکن مطلب ایک ہی ہے اور اصل
 ہے کہ محبت ایک سیل اور خواہش ہے ہر یہ سیل کہی تو اور ان چیزوں کی طرت ہوتا ہر جو بالطبع انسان کو مرغوب
 ہیں جیسے خوشبو دل خوش آواز می کہانیاں ذائقہ اور کہی ان چیزوں کی طرت جن کا حسن عقل سے معلوم ہوا ہے
 جیسے محبت صالحین اور علماء اور اہل فضل کی اور کہی یہ سیل اس جو ہر ہوتا ہے کہ کسی کو شہر احسان کیا ہوا مصیبت
 سے بچا ہوا یہ سب باتیں ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں کیونکہ تمام کمالات ظاہری اور
 باطنی آپ میں جمع تھے اور تمام فضائل اور کمالات خلق میں موجود تھے اور آپ کا احسان اور فیض نعم تمام ہر کہ
 سب مسلمانوں کی گردن پر ہے اور کچھ ہمیشہ ہمیشہ کا آرام دلوا یا جہنم کے عذاب سے بچا یا یہ ہر خداوند کریم کا احسان تو
 سب زیادہ ہے کیونکہ اسی نے حضرت کو پیدا کیا ہر پیغمبر بنا کر ہمارے پاس بھیجا پس وحییت اصل الامور
 ہے اس پر عمل ملالہ کی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور اہل بیت اور صالحین اور اولیاء
 اور ائمہ دین کی راجع ہے اس کی محبت کی طرت تو اس کی محبت بالذات ہر بانی کے بالعرض یعنی خدا کی محبت
 کہ ذیل میں ہر کوئی سوا خدا اگر کسی دینی سے بالذات محبت کہی وہ اس کے نزدیک مشرک ہر جو جو ضم
 کہی اس پر صفت ہر مشرکین کی اور مومنین کی یہ صفت ہر والذین امنوا ثم لم یجدوا فی انفسہم شئاً من اللہ ورسولہ
 انفس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کُن فیہ وجد قطع اللہ فیہ من کُن
 یحبت المؤمن لا یحبہ ولا اللہ ومن کان اللہ ورسولہ احب الیہ فی امواہباً ومن کان ان
 یحبت فی النار احب الیہ من ان یحبت فی النار یحبت فی النار ان یحبت فی النار ان یحبت فی النار ان یحبت فی النار
 ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں باتیں جس میں ہر وہ ایمان کا مزد ہر جو شخص دوستی کہی کسی سے ہر کہی
 ہر دوستی اوس سے مگر خدا کے لیے (خدا کا نیک مہرہ سچ کر) اور جو شخص خدا اور اس کے رسول سے دوستی کہی دوسرے

اور رب لوگوں یا چیزوں کو زیادہ اور جو انکار میں ڈالا جانا پسند کرے مگر یہ کفر اختیار کرنا پسند نہ کرے جب خدا
 اسکو نجات دی کفر سے **ف** مراد اس کے وہ لوگ ہیں جو پہلے کافر یا مشرک تھے پھر خدا نے انکو اسلام سے شرف فرمایا تو
 انکا اسلام انکو جب بھی مزہ دیکھا جب کفر کے دین سے اسقدر بیزار ہوئے کہ انکار میں گرنا قبول کیا پھر کفر قبول کرنا
 اِنْسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُودُ حَدِيثُهُمْ فَقِيلَ إِنَّهُ قَالَ مِنْ أَنْ يَنْتَجِعَ
 يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا تَرْجُمُهُ دُوسَرِي رَدِيتُ بِهِ أَيْسَىٰ هِيَ مَكْرًا دُوسَرِي مَن يَهْمُ كَرَامَتِ مَن گَرَا دُوسَرِي سَبَدِ سَبَدِ
 بر پھردی یا نصرانی ہونا گوارا نہ ہو **بَابُ حُبِّ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَحَبَّةٍ**
الْأَهْلِ وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ أَكْثَرُ حُبِّهِمْ وَأَعْلَىٰ عِلْمِهِمُ الْإِيمَانُ عَلَىٰ مَنْ لَمْ يُحِبِّهِ هَذِهِ الْمَحَبَّةُ
 ترجمہ باب اس بات کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کہنا بی بی اور اولاد ماننا پ
 اور رب لوگوں کو زیادہ و حب ہر اور جو ایسی محبت نہ ہو وہ مومن نہیں **النَّاسُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكُونُ مُعْبِدٌ كُوفِي حَدِيثُ عَبْدِ الْأَوْدِثِ الرَّجُلِ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ
إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَكْثَرُ حُبِّهِمْ تَرْجُمُهُ نَسَ رَدِيتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا
 کوئی بندہ یا کوئی آدمی مومن نہیں ہوتا جب تک اسکو میری محبت گھر والوں اور مال اور رب لوگوں کو زیادہ نہ ہو
ف خطابی نے کہا مراد وہ محبت نہیں ہے جو طبعی ہوتی ہے اور غیر اختیاری بلکہ مصقود و محبت اختیاری ہے
 تو مطلب ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کے ارشاد کی تعمیل دنیا کی سب چیزوں پر مقدم سمجھی
 ماننا بی بی اور اولاد و دست اُشایہ سب انکار میں ہو جاوین تو قبول کرے پر خدا اور اسکو رسول کی نافرمانی ہرگز
 اختیار نہ کرے یہی محبت صادقہ ہے جس پر مدار ہے ایمان کا ابن بطلال در قاضی عیاض نے کہا محبت تین قسم کی ہوتی
 ہے ایک تو محبت بزرگی کی وجہ سے جیسے بیٹو کو باپ سے ہوتی ہے اور شاگرد کو استاد سے دوسری محبت شفقت اور پیار
 کی وجہ سے باپ کو یا ماں کو اولاد سے ہوتی ہے تیسرے محبت ہم شکل اور ہم خیال ہونیکے جیسو دوست سے شنائوں سے ہوتی ہے
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام محبتوں کو اپنی محبت میں جمع کر دیا ہے ابن بطلال نے کہا حدیث کا سطلت ہے
 کہ جس شخص کا ایمان کامل ہو وہ اس بات کو یقین کرے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق اوپر نہ زیادہ ہے ہر اس کو باپ
 اور بیٹو کے حق سے کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ہاگو جنہم سے نجات ملی ہے اور ہم نے مگر اسی سے نکلا کہ
 بہت باہمی ہو قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں یہ بات بھی ہے کہ آپکی سنت کی مد
 کرنا اور آپ کی شریعت پر جو اعتراض کرنے اور اسکا جواب دینا اور آپ سے ملنے کی آرزو کرنا اگرچہ جان اور مال سے تصد

ہر جاوے اور جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہوئی یہ بات کہ ایمان کی حقیقت پر ہی نہیں ہوتی بغیر اس محبت کے
 ایمان صلیب نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر اور منزلت ان باپ بزرگ محسن کے زیادہ نہیں
 نہ ہو اور جس کے یہ اعتقاد نہ ہو وہ مومن نہیں ہے (نودی) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ أَحَدٌ كَرِهًا حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَلْبٍ وَالِدٍ وَ
 الْمَتَابِ أَجْمَعِينَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کوئی
 نہیں ہوتا جب تک اس کو میری محبت اولاد اور مائیں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو **بَابُ** الْكَيْفِ
 عَلَى أَنْ يَمُنَ خِصَالُ الْإِيمَانِ أَنْ تُحِبَّ لَخَيْبٍ لِمَنْ يَحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنْ أَخِيهِ إِيْمَانُ كِي خُصْلَتُ
 ہے کہ اپنے بہائی مسلمان کے لیے یہی وہی چاہیے جو اپنے لیے چاہتا ہے یعنی بہائی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ أَحَدٌ كَرِهًا حَتَّى تُحِبَّ لَخَيْبِهِ أَوْ قَالَ لِحَارِهِ
 مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے
 مومن نہیں ہوتا جب تک نہ چاہے اپنے بہائی یا ہمسائے کے لیے جو چاہتا ہے اپنے لیے **ف** علمائے کبار
 مراد یہ ہے کہ مومن کامل نہیں ہوتا ورنہ اصل ایمان تو بغیر اس صفت کے بھی حاصل ہوتا ہے اور مطلب یہ ہے کہ
 اپنے بہائی مسلمان کے لیے بھی عبادات اور نیکیاں اور دنیا کی سب چیزیں جو اپنے لیے چاہتا ہے چاہے
 انسانی کی رویت میں ہے بہائی اور خلی - ابن الصلاح نے کہا بعضیوں نے اس صفت حاصل کر نیکی و شوار اور
 محال سمجھا ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں کیونکہ مراد یہ ہے کہ تم میں سے کسی کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے بہائی
 مسلمان کے لیے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے یعنی اُس کے لیے بھی نعمتوں کا حاصل ہونا اچھا جانے اگر خدا کا
 کوئی نقصان نہ ہو اور یہ امر بہت آسان ہے قلب سلیم پر یعنی جس کا دل صاف ہوا البتہ جس کے دل میں کینہ اور حسد ہو اور
 ہو اور بہت دشوار ہے خدا بچاؤ کی سکو اور ہمارے بہائیوں کو ایسے خراب دل سے (نودی) حاصل ہے کہ جب کسی
 بہائی مسلمان کی بہائی ہوتی ہو اور اپنا اسمین کچھ ضرر نہ ہو تو اس پر غرض ہونا چاہیے اور ہمیشہ عام غیر خراسی
 اور عام ہمدردی میں شریک رہنا چاہیے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَكُونُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِحَارِهِ أَوْ قَالَ لَخَيْبِهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ
 ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کی جس کو ہاتھ میں سیری تان
 ہے کوئی آدمی مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے ہمسائے یا بہائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے

باب بیان تحریر ایذاء الجار ہمسایہ کو ایذا دینا حرام ہے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ الْفَلَسْطِينِيَّ وَجَارَهُ
 الْبَصْرِيَّ سُرَوَائِيَّةً، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جنت میں نہ جاویگا وہ شخص جسکا ہمسایہ اوس کے سرور
 فساد میں محفوظ نہیں ہے **ف** لیکن اوسکی بددی اور ظلم سے جسکو امن نہ ہو اور وہ ہمیشہ ڈرتا ہو کہ کہیں مجھکو
 صدر نہ پہنچے اس کی طرف سے علماء نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو ہمسایہ کو ستانا اور ست سمجھو حالانکہ وہ جانتا
 ہو کہ یہ فعل حرام ہے تو وہ کافر ہے کہی جنت میں نہ جاویگا یا یہ غرض ہے کہ جسکو جنت میں جانا جنت کسب کی نصیب
 نہ ہوگا بلکہ روکا جائے گا یہاں تک کہ عذاب ہو اس گناہ پر یا معاف کیا جاوے اور ضرورت ان مادیوں کی یہ ہے
 جو اوپر گذر کہ اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ ہر شخص جو بد پر سے اگرچہ کہیے گناہ کرتا ہو وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے
 رہیگا بلکہ چند روز عذاب دیا جاوے گا۔ یا معاف کیا جاوے گا بہر جنت میں جاویگا۔ بہر حال ہمساکو سرخ و دینا اور مانع
 ستانا ایسا حرام ہے کہ ہمیشہ سے محروم رکھتا ہے **بَابُ الْحَشِّ عَلَى اَكْلِ اَمِّ الْجَارِ وَالْضَّيْفِ وَ لَنْ فَا مِ**
الْقَمَاتِ الْاَعْلَى الْخَيْرِ وَ كَوْنِ فَلَاحِ كَلْمٍ مِنْ اَكْلِ جَارٍ ہمساکو اور مہمان کی خاطر واری کی ترغیب اور خیر
 رسو کی نصیحت اور یہ باتیں ایمان میں داخل ہونا **سُكْرٌ اَلَيْ هَسْ رِيكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
سُكْرٌ قَالَ مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ بِالْاٰخِرِ فَلَيْسَ خَلِيْلًا اَوْ لِيَصْحَبَتْ وَ مَنْ كَانَ يَوْمًا
بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ بِالْاٰخِرِ فَلَيْسَ كُنْ تَمَّ جَارًا وَ مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ بِالْاٰخِرِ فَلَيْسَ كُنْ تَمَّ
صَفِيْفًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین نہ کرتا ہے اللہ پر اور پھر چلوان
 (قہار پر) اوسکو چاہیے یا تو اچھی بات کرے یا چپ ہے **ف** سبحان کیا عمدہ نصیحت ہو نوحی سے کہا
 غرض یہ ہے کہ جب بات کر نیکا ارادہ کرے تو سچ کہے کہ جرات کہنا چاہتا ہے وہ بہتر ہے تو اب کی بات وہ چپ ہو
 یا سچا دوست کہے اور اگر معلوم ہو کہ اس بات کا کہنا کچھ نواب نہیں تو چپ ہو کہ بہر حال ہے وہ بات حرام ہو یا مکروہ
 ہو یا مباح جس میں نہ تو اب ہر نہ عذاب بہر حال میں خاموشی بہتر ہے تو مباح بات کا کہی نہ کہنا بہتر اور اولیٰ ہے کہ کہیو
 مباح باتیں لیجائی ہیں انسان کو حرام اور مکروہ کی طرف درایا اتفاق اکثر ہوتا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا مکا
 يُلَظِّظُ مِنْ قَوْلِ الْكَذَّابِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ یعنی جرات انسان مو نہ ہو نہ کہتا ہو اوس کے پاس نکستیخص ہے جو
 راہ دہکتا ہے طیار ہے (اوس کے بچنے کے) اور نہ استلانت کیلئے سلف اور خلف نے اس سکو میں کہ انسان کے
 سبب کی باتیں اگرچہ مباح ہوں کہی جائی ہیں یا صرف وہی باتیں جنہیں عذاب یا نواب ہو ان عباس کا بہرہ

قول ہے کہ صرف ہی باتیں کھی جاتی ہیں جبکہ بدلہ لینگے ثواب یا عذاب اس صورت میں آیت کو فاسد کرنا چاہیے
 اور شرعاً نہ غیبی ہے اس طرح کہ سب باتیں بہت کرنا چاہا نہیں کیونکہ انسان اکثر بہت باتیں کرے
 سے کہ سب باتیں حرام یا مکروہ یا قون میں مبتلا ہو جائے تمام شافعی نے اس حدیث کا یہ مطلب کیا ہے کہ انسان کو
 بات کرنے سے پہلے فکر کرنا چاہیے پہلے اگر اس کو یہ امر متحقق ہو کہ اس بات سے کچھ نقصان نہیں تو اس بات کو کہہ اور
 اگر یہ امر متحقق ہو کہ اس سے ضرر ہوگا یا شک ہو ضرر اور عدم ضرر میں تو چسپ کرے امام ابن ابی زید یا مکی نے کہا تمام
 آداب اور حسن مذاق منہ چار حدیثوں سے نکلتی ہیں ایک تو یہ حدیث دوسری وہ حدیث کہ آدمی کا اچھا اسلام
 یہ ہے کہ چھوڑ دے اس بات کو جو کام نہ آوے (یعنی بیکار اور لغو سوچیں نہ کرے) تیسری حدیث لائقہ بطن
 غصہ ست کر چھٹی وہ حدیث جو اور گندری کہ انسان کو چاہیے اپنے ہمسائی کے لیے دسی چاہے جو اپنی لیے فاسد
 چاہتا ہے اور آٹھ ماہ اولیٰ القاسم تفسیری رہنے فرمایا کہ جب ہمارا موقع پر صفت ہو مردوں کی جیسے وہ انسان
 پر نہایت عمدہ خلعت ہو اور میں نے ابوعلی دقاق سے وہ کہہ سنا ہے کہ جو شخص چاہے اس سے کہہ اس پر ہمارا
 موقع ہو حق بات بیان کر نیگا) وہ گونگا شیطان ہے لیکن اباب مجاہدہ اور ریاضت (جو سکوت اختیار کیا ہے
 وہ اس لیے کہ باتیں کرنے میں طرح طرح کی آفتیں ہیں اور اس میں نفس کو خطرتا ہے وہ اپنی تعریف کرتا ہے
 اور کبھی اپنی فصاحت اور شیریں بانی لوگوں پر ظاہر کرنا چاہتا ہے اور یہ سکوت اور خاموشی ایک بڑا رکھ
 ہے تہذیب اخلاق کا فضیل بن عباس نے کہا جو شخص بات کو اپنے اعمال میں سے ایک عمل سمجھ گا وہ
 بے فائدہ بات کم کرے اور ذوالنون مصری نے کہا سب سے زیادہ اپنی نفس کی حفاظت کرنیوالا "اور وہ شخص
 جو اپنی زبان کو زیادہ روکے" اور جو شخص ایمان نہ کہتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو چاہیے کہ خاموش
 داری کرے اپنے ہمسائے کی اور جو شخص ایمان نہ کہتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو چاہیے کہ خاموشی کرے
 اپنے ہمسائی کی "ف" قاضی عیاض نے کہا مطلب یہ حدیث کا یہ ہے کہ جو شخص بشریت اسلام پر چلیا جائے
 اس کو ہمسایہ اور ہمسائی کے ساتھ سلوک کرنا ضرور ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمسائے کے ساتھ سلوک
 کرنا حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبریل علیہ السلام مجھ کو وصیت کرتے تھے ہمسائی
 کے ساتھ سلوک کرنا کہ یہ ہمسائی کہ میں سمجھا جبریل اس کو فرما کہ یہی ولادت لگا اس طرح ہمارا انداز ہی کہنا ہی اسلام
 طریقہ ہے اور خلعت ہر پیغمبروں اور صالحین کی اور لیث نے کہا کہ ایک رات مہمانداری کرنا واجب ہے اور
 دلیل انہی وہ حدیث ہے کہ ایک رات مہمانی کرنا حق ہے وجہ ہر مسلمان پر اور عقبہ کی حدیث کہ جب تم اند

ایمان رکھتا ہوا اور پھر چاروں پر وہ حسان کرے مہان کے ساتھ اور جو شخص ایمان رکھتا ہو اور اس پر اور پھر چاروں
پر وہ تپس بات کہو (جس میں پہلا ہی ہو یا ثواب ہو) یا چپ ہو یا **باب** بیان کنون النبی عن
المنکر من الانفس ان اولاہما کانین تدل ویتقص بری بات سو منع کرنا ایمان میں داخل ہے اور ایمان
کے ساتھ خبر تھا ہے **مسئلہ طاریق بن شهاب قال اول من یکن ایما خطبة يوم العید قبل الصلوٰۃ**
مردان فقام الیہ رجل فقال الصلوٰۃ قبل الخطبة فقال قد ترک ما هالك قال ابو سعید
اما هذا فقد قطع ما علیہ سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یقول لمن رای منكرا
فکیف یریدہ فان لم یستطع فلیسایہ فان لم یستطع فبقلبه وذلك لضعف
الایمان مرحوم طاریق بن شهاب دایت ہو سب سے پہلے جس نے شروع کیا خطبہ عید کے دن نماز
سے پہلے وہ مروان تھا (یا حکم کا جو پہلا خلیفہ ہے خلفائے نبوی اس میں سے) **ف** قاضی عیاض نے کہا
اختلاف ہو اس باب میں بعضوں نے کہا کہ سب سے پہلے خطبہ نماز سے پہلے حضرت عثمان نے پڑھا ہے اور بعضوں
نے کہا حضرت عمرؓ فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ نماز تمام ہوتے ہی جلد تپتے تھے اور خطبہ کے تمام سونچا انتظار نہ کرتے
اور بعضوں نے کہا اس میں یہ صلحت تھی کہ درر منور والوں کو بھی نماز ملجا دے اور جو لوگ دیر میں آدین اون کو
بھی نماز ملے اور بعضوں نے کہا یہ فعل سب سے پہلے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا اور بعضوں نے کہا عبداللہ بن ابی بکر نے کیا
(پر یہ سب دو چیزیں ثابت نہیں ہیں) اور جب ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور دیگر اور عثمان
اور علی رضی اللہ عنہم سے وہ یہ ہے کہ پہلا نماز پڑھی عید کی پہر خطبہ شروع کیا اور یہی قول ہے تمام ملکوں
کے فقہاء کا اور بعضوں نے اس پر اجماع نقل کیا ہے اور یہ اجماع بعد اختلاف کے ہوا یا یہ کہ التفات نہیں کیا
گیا اپنی امیہ کے اختلاف کی طرف کیونکہ عام خلفائے راشدین اور صدر اول کا اتفاق ہو چکا تھا اور یہی وہ چیز ہیں
ابو سعید نے جو کہا کہ اس شخص نے اپنا حق ادا کر دیا سب لوگوں کے سامنے یہ دلیل ہے اس بات کی کہ لوگوں کے نزدیک
سنت ثابت ہو چکی تھی برخلاف اُس کے جو مروان نے کیا تھا اور یہی ابو سعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا جو شخص تم میں سے کوئی کام خلاف شرع دیکھی تو اسکو میری اور خلافت شرع وہی کلام ہو گا جو سنت
کے خلاف ہو گا اور اوپر عمل نہوا ہو گا زمانہ سابق میں اور یہ دلیل ہے اس امر کی کہ سوروان کے اور کسی خلیفہ نے
ایسا نہیں کیا تھا اور عثمان اور معاویہ جو منقول ہے وہ صحیح نہیں ہے (نوری) **ف** اور سو
بعض کثرت ہوا اور کہتے لگا نماز پڑھنا چاہیے خطبہ سے پہلے مروان نے کہا یہ بات سرفوت کر دی گئی **ف** ہذا

پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ابو سعید خدری نے خود کو یوں نہیں کیا اس سبب کہ اس سے پہلے تک کہ ایک نے دوسرے شخص کو نہیں
اور اُس نے کہا اور اس کا جواب یہ ہے کہ ظاہر ابو سعید خطبہ شروع ہونے وقت نہ ہو گا تو اس شخص نے اعتراض کیا پھر ابو سعید
انگے ہون گے اور احتمال ہے کہ ابو سعید پہلے سے موجود ہوں لیکن انہوں نے خوف کیا ہو ضرر کا اپنے لیے یا کسی اور کے
لیے یا تنہا کا تو ساقط ہو گیا اور اس کا وجہ یہ تھا اور اس شخص نے خوف نہ کیا کسی قوت کی وجہ سے یا خوف کیا ہو
صرف اپنی نفس پر اور یہ جائز ہے ایسی صورت میں بلکہ مستحب ہے اور احتمال ہے کہ ابو سعید نے انکار کا مقصد کیا ہو
اتنے میں اس شخص نے جلدی سے کہہ دیا پھر ابو سعید نے اس کی تائید کی اور دوسری روایت میں جب کو بھاری
اور مسلم دونوں نے نکالا باب صلوة العید میں یہ ہے کہ ابو سعید نے عمروان کا ہاتھ پکڑ لیا جب اس کو منبر پر چڑھ دیا
اور عمروان اور ابو سعید ساتھ آئے تھے پھر عمروان نے ابو سعید کی بات کو نہ مانا تو احتمال ہے کہ یہ موقع دوبار ہوا ہو
ت ابو سعید نے کہا اس شخص نے تو اپنا حق ادا کر دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو
شخص تم میں سے کسی نے منکر دینے خلاف شرع کام کر دیکر تو اس کو سیٹ دیر کر اپنے ہاتھ سے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو
زبان سے اگر اتنی ہی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے ہو (یعنی دلیین اس کو برا جانے اور اس کے پیرانہ) پس کہ درجہ
ایمان کا اگر بھی نہ ہو اور دلیین ہی خلاف شرع کام سے نفرت نہ آئے تو سمجھنا چاہیے کہ ایمان حضرت ہو گیا اور کفر
حکم گیا لاجل دلا قوۃ الاما بعد علی العظیم۔ دوی نے کہا یہ جو حضرت فرمایا ہے اور خلاف شرع کام کو سیٹ دینا اور بھاری
ہاتھ یا زبان سے یہ امر واجب کر لیا ہے ہر جامع اور امر معروف اور نفی عن المنکر کے وجہ سے جو دلیل ہے کتاب اور سنت
اور اجماع است سہ اور یقینیت میں داخل ہے جو خود دین ہے اور نہیں خلاف کیا ہمیں کسینو سوا چند رافضیوں کے
اور ان کے خلاف کا اعتبار نہیں امام احمد بن حنبل نے بھی کہا کہ ان کے خلاف کا اس سبب میں اعتبار نہ کرنا چاہیے کہ
لیے کہ مسلمانوں کا اتفاق ہو چکا تھا اس کے وجہ پر رافضیوں کے پیدا ہونے سے پہلے اور وجہ اس کا شرع سے ہے
و عقل سے اور معتزلہ کے نزدیک عقل سے ہے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا يَخْشَى كَثْرَتَ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَى يُخَفِّرُ
ای ایمان والو تم اپنے تئیں سمجھا لو تمہیں دوسرے کو گمراہ ہونے سے کچھ نقصان نہ ہو گا جب تم ہدایت پاؤ گے یہ سہارا
نہ ہے کہ خلاف میں نہیں کیونکہ آیت کے معنی مذہب صحیح پر ہیں کہ جب تم سب احکام کو جو تم پر وجہ ہیں بجا لاؤ
تو دوسروں کی نصیحت سے کم ضرر نہ ہوگا جیسے دوسری جگہ فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ یعنی ایک کا بوجھ دوسرا نہ لے
گا پھر جب سنیو اور المعروف اور نہی عن المنکر کر دیا تو دوسرے سے مواخذہ جاتا رہا اب گناہ بھی پر نہیں کیا جس نے ہر اکام
کیا۔ یہ بھی جانتا تھا یہ ہے کہ اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا فرض کفایہ ہے اگر بعضوں نے کو دیا تو سب

نو عمر سے یہ فرض اور بگیا در نہ سب گئے گارہون گئے اور بعض مغانوں میں یہ فرض عین ہوتا ہے کسی خاص شخص پر بھی
 اُس مقام میں کوئی نہ ہو سوا اس کے یا اسی کے حکم سے وہ کلام مٹا ہو یا جس کوئی اپنی بی بی یا بچے یا غلام کو کوئی برا کام
 کرتے یا فرض کو ترک کرتے دیکھے علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو گمان ہو کہ میرے منع کیے ہو کچھ فائدہ نہ ہوگا تب
 بھی منع کرنا چاہیے اس لیے کہ نصیحت سے کچھ بچھ فائدہ مسلمانوں کو ضرور ہوگا اور اوپر ہم کہہ چکے کہ اس شخص کا حکم
 کر دینا ہے اچھے کام کا اور منع کر دینا ہے بُرے کام سے اب چاہے وہ کیا مانے منوانا اس کا فرض نہیں ہے بلکہ
 اصل جملہ علماء نے فرمایا رسول پر کچھ نہیں ہے مگر پہنچا دینا۔ علماء نے کہا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں یہ
 شرط نہیں ہے کہ حکم کرنے والا یا منع کرنے والا خود تمام شریعت کے احکام پر چلتا ہو اور بری باتوں پر بچتا ہو بلکہ اگر وہ
 خود نقصیہ و راجح علی امر اور نہی کرنا چاہیے کیونکہ یہ دوسرا فرض ہے پہر ایک میں غفل ہوئے ہو دوسرے کو بھی
 مثل نہ کرنا ضرور نہیں اور یہ کام کچھ حاکموں سے خاص نہیں ہے بلکہ ہر ایک مسلمان اس کو کر سکتا ہے امام الحرمین نے کہا
 دلیل اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اس لیے کہ صدر اول میں اور اوس کے قریب کے زمانے میں ماننے والے مسلمان خود
 حاکموں کو بری باتوں سے منع کرتے اور اچھے کاموں کا حکم کرتے حالانکہ اُن کو اس کام سے نہ روکتو اور اُس پر
 نحر نے پھر اگر حکومت شرط ہوئی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے تو البتہ اور مسلمان ناؤ کو سجدتے کہ تمہارا
 یہ عہدہ نہیں ہے۔ یہ بات ضرور ہے کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے وہ خود اُس مسلک کو جانتا ہو اگر وہ بات
 مشہورہ و احبات یا محرمات ہو چھوٹی یا بڑی نہ نہ شرعاً نہ فہمراً نہ ایک مسلمان کو ان باتوں کا علم ہے وہ حکم اور منع کر سکتا
 ہے اور جو کوئی خوش متین مسلک ہو تو عوام کو اُن میں مداخلت نہیں ہو چنچنی اور نہ انکو انکار یا بوجھت ہے بلکہ یہ غضب
 علماء کا ہے پہر علماء کو بھی اُس کام کا انکار کرنا یا حکم کرنا چاہیے بوجہ اجماعی ہو اور جو کام اختلافی ہو اُن میں کسی فریق کو دوسرے
 فریق سے جھگڑا کرنا درست نہیں اس لیے کہ ہر مجتہد مصیب ہو بعضوں کے نزدیک اور بھی مختار ہے اور بعضوں کے نزدیک
 ایک مصیب ہے اور باقی محض ایک محضی مدین ہو سکتا اور جو عین ہی ہو تو اُس پر گناہ نہیں بوجہ خطا و اجتہاد ہی کے پر اگر
 نصیحت کے طور پر یا دوسرے فریق سے سمجھاوے تو وہ بہتر ہے اس لیے کہ علماء کا اتفاق ہے اس بات پر کہ اختلاف مسلمانوں کا
 چاہیے حتیٰ لطف و وجہ کسی حدت میں خلل نہ آوے یا اور کسی دوسرے اختلاف میں نہ پڑ جاوے قاضی القضاۃ
 ابو الحسن باوردی بصری شافعی نے اپنی کتاب احکام سلطانیہ میں لکھا ہے کہ علماء کا اختلاف ہو اس مسئلہ میں کہ
 اگر بادشاہ کسی کو محسب بنادے اور وہ مجتہد ہو تو وہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف لاسکتا ہے اختلافی مسائل میں
 نہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ محسب نہیں لاسکتا (اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ فقہائے اختلافی مسائل میں جس فتنہ کا چاہے)

مذہب اختیار کرنے) اور ہمیشہ فروعات میں صحابہ اور تابعین اور من بعدہم کا اختلاف نہ ہو تو یہ محض پر کوئی انکار کر کے
 یہ محض دوسرے پر نہ اور کوئی دوسرے پر سید طبع علمائے کہا ہو کہ مفتی اور قاضی کو نہیں پہونچتا کہ اپنے مخالف پر
 اعتراض کرے جبکہ نص یا اجماع یا قیاس جلی کی مخالفت نہ کرے اور جان تو کہ میرا یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
 کا بہت ضائع ہو گیا مدت دراز سے اور اس زمانے میں جو کچھ باقی ہے وہ نہایت کم ہے حالانکہ یہ ایک بڑا باتیا جس پر
 امراتہ وادین کا اور جب برایان بہت پہیلین گی تو عذاب الہی عام ہو گا نیک اور بد پر اور جب لوگ ظالم کو ظالم سے
 نہ روکین گے تو خدا تعالیٰ سب کو عذاب میں مبتلا کرے گا اور تعالیٰ نے فرمایا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ
 الآية یعنی بچیں وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ کے حکم سے پہونچتا اور کو ایک فتنہ یاد کہ عذاب تو جو شخص آخرت
 طالب ہو اور اسے جل جلالہ کی رضا مندی حاصل کرنا چاہتا ہو اور کو چاہیے کہ اس باب کا خیال رکھے یعنی امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر کا اس لیے کہ فائدہ اس کا بڑا ہے خاص کر احوال میں جب وہ موقوف ہو گیا ہے اور اپنی
 خالص کہے اور جس شخص کو حکم کرے یا منع اوس کو خوف نہ کرے اس خیال سے کہ وہ بڑا آدمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا ابیغض اللہ منکرے گا اور کسی جس نے خدا کی مدد کی اور فرمایا جو شخص ہم پر اس کے اللہ پر اور کو سید ہی اہ علی
 اور فرمایا جن لوگوں نے کوشش کی ہماری راہ میں ہم ان کو اپنی راہ بتلا دیں گے اور فرمایا لوگ خیال کرتے ہیں کہ
 وہ چوڑے دیے جاویں گے اتنی بات پر کہ ہم ایمان لائے اور انکی آزمائش نہ ہو گی اور نہ پہونچے جو لوگ گذر گئے اور کو پہونچے
 اور فرمایا اللہ تعالیٰ جانے گا ان کو کو جو چاہیں اور ان کو کو جو چاہیں اور یہ بات خیال کر لینا چاہیے کہ سید فساد اسامی بڑا ہے
 جنہی تخلیق زیادہ ہو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے خوف سے ترک کرنا چاہیے یہی دوستی اور محبت دوستی کی راہ ہے کہ اُس کو نصیحت کرے
 اپنی سرخروی اور نہ بڑا نیکو یہی نہیں سید کہ دوستی اور محبت سے نہ اس کا حق ہے بڑا گیا اور وہ حق ہے کہ اُس کو نصیحت کرے
 اور آخرت کی پہلائی بتلا دے اور ضرر اور ہلاکت بتوں سے بچا دے اور دوست اور عزیز آدمی کا وہی ہو جو اس کے
 آخرت کی پہلائی میں کرشش کرے اگرچہ دنیا میں اوس کی وجہ سے نقصان واقع ہو اور دشمن وہ ہو جو اوس کی آخرت
 کو تباہ کرے اگرچہ دنیا کا فائدہ اوس سے حاصل ہو اور شیطان جو ہم لوگوں کا دشمن گناہتا ہے وہ اس وجہ سے اور ہمیں
 جو ہر منوج کدوست سمجھ جاتے ہیں وہ اسی سبب سے کہ وہ کوشش کرتے ہیں اور ان کے آخرت کو درست کرنے میں یا اللہ
 تو بہ اور ہمارے دوستوں کو اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ تیری خوشی حاصل کرنے میں کوشش کریں اور
 اپنی رحمت اور عنایت ہم پر عام کر دے اور جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اُس کو چاہیے کہ نہی
 کرے تاکہ لوگ جلدی اور سپر عمل کریں امام شافعی نے فرمایا جس شخص نے اپنے بہائی کو پوشیدہ نصیحت کی اوس نے

اوسکو درست کیا اور اگر ستم کیا اور جس نے کلمہ کھلا نصیحت کی اوس نے اپنے بیانی کو رسوا کیا اور اس نے اب سچا ایک
 کام دہی حسین اکثر لوگ سستی کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک آدمی کو دیکھتے ہیں عیب دار چیز پر عیب ہے پھر اسکو منع نہیں کرتے
 اور دیکھتے ہیں کہ گناہ نہیں کرتے اس عیب سے اور یہ ایک نئی خطا ہے اور غلام نے صاف توضیح کر دی ہے کہ جو شخص اس امر کو
 جانتا ہے کہ اس میں خیر ہیں عیب ہے اس پر وجہ ہے کہ بچہ بچہ دالے کو منع کرے اور خیر دار کو اس عیب سے آگاہ کر دے
 لیکن طریقہ منع کرینا کہ خود حضرت فرمادیا کہ اوسکو ایسی برے کام کو مانہ ہے بھارتے اگر یہ نہ ہو سکو تو زبان سے
 اگر یہ نہ ہو سکے تو دل سے دل سے بھارتے کا مطلب یہ ہے کہ اوسکو برا بھانتے اور اگرچہ برا جانتا اوسکا بھارتا نہیں ہو سکتا
 کیا کرنا چاہیے کہ اوسکا اختیار ہے بقدری اور یہ جواب فرمایا ہے کہ درجہ ایمان کا یہ یعنی یہ ایک اس قدر ہے ایمان
 کا کہ دل سے برے کام کو برا جانتے اور اس سے نفرت کرے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے برے کام کے بھارتے
 میں تو بھارتے دالے پر وجہ ہے کہ جس طرح ہو سکو بھارتے تو دل سے یا فعل سے توجہ حرام کام کے آلات اور اسباب ہوں
 انکو مانہ ہے توڑے اور شراب اور سکرات کو بیا دیوے اور دوسرے کہ یہ وہ بیاد و اور زبردستی سے چھینی ہوئی چیزیں جو ہیں
 کہ خود اوسکو مانا کہ اوس کو دیوے یا دوسرے کو حکم کرے اور چاہیے کہ بھارتے میں شری کرے جاہل پر اور اس ظالم پر جس
 شر کا خوف ہو مگر وجہ ہے کہ اوسکو اپنی بات چلنے کا خیال ہو وجہ سے عیب ہے کہ بات کہ بھارتے اور خواص اور صاحب غلبت
 ہو اور جو شخص انتہا درجہ پر گمراہ ہو یا اپنے کام میں اصرار کرتا ہو اور سچہ سختی بھی کرے جب یہ بات معلوم ہو کہ کسی سختی
 سے فائدہ ہوگا اور خوف نہ ہو دوسرے مسند دی کا اگر اوسکو گمان غالب ہو کہ مانہ ہے بھارتے نہیں اور کوئی خیر مندہ
 پیدا ہوگا جس کی کیا خیر ہوگا خود بھارتے دالے کا یا اور کسی کا تو بھارتے اور صرف زبان سے نصیحت کرے اور شراب
 خدا کے عذاب سے اور اگر گمان غالب ہو کہ زبان سے کہنے میں ہی اسی ستم کا شر ہوگا تو صرف دل سے اوسکو برا سمجھو اور
 چپ ہو رہے اور یہی مقتودہ ہے حدیث سے اگر خدا نے مانا اور جو اسکو کوئی مددگار ملے تو اس کے مدد سے یہ بہتیار نہ
 اور بھارتے اور لڑائی شروع کرے اور چاہیے کہ اطلاع کرے اسکی حاکم کہ اگر یہ کام سوا حاکم کے اور کوئی کرتا ہو یا
 صرف دل سے اوسکو برا سمجھے بھی اسکو اور یہی خواب ہے تحقیق غلبہ کے نزدیک اور بعض لوگ کہہ کہ ہر حال میں زبان سے
 کہہ دیوے پھر اگر فعل کیا جاوے یا ایذا دیا جاوے تو صبر کرے تمام ہو اکلام قاضی عیاض کا امام احمد میں نے کہا حدیث
 میں نہ ہر شخص کو یہ بات پہنچتی ہے کہ کہہ دینا گناہ کو تو اسے کو تو اسے گناہ سے پر لڑائی شروع کرے اور بہتیار نہ
 اٹھادے اگر وہ نہ مانے تو یا بدشاہ وقت کو اطلاع کرے پھر اگر بادشاہ بھی ظالم ہے مستبد ہو اور شریعت کی مخالفت سے
 باز نہ آوے اور سمجھا لے کہ نہ سمجھو تو سب سلمان جو صاحب لای ہوں مگر اوس بادشاہ کو سختی سے اذکار دین اگرچہ

اسمین تہیار اوٹھانکی ضرورت پڑی اور غن زیری اور لڑائی ہو یہ کلام ہے امام الحرمین کا اور انارنا بادشاہ کا عجیب
ہے اور محمول ہوا اس صورت پر جب بادشاہ کے اوتار نے سو دوسرے کسی نسا کا ڈھنڈو جو اس کے بھی ٹہرا ہوا اور امر بالمعروف
کر نیا کر کو تجس اور خانہ نشینی کا اختیار نہیں بلکہ جب وہ کوئی بری بات دیکھ کر اس کو بگاڑی یہ کلام ہے امام الحرمین کا
اور قاضی القضاۃ اور دوسری کہ محاسب کو بحث کرنا نہیں چاہیے اور گناہوں کے جو خطا سہ نہ ہوں پہر اگر گناہ
غالب ہو کہ بعض لوگ ایسے کاموں کو پوشیدہ کیا کرتے ہیں تو انہیں دوسرے میں ایک قسم تو یہ جبکہ تدارک بعد
دفعہ کے دشوار ہو جیسے کوئی شخص محتسب کو خبر کرے کہ فلان شخص مسلمان عورت کو ساتھ تہائی میں نہا کر ناپا ہوتا
ہے یا فلان کو قتل کرنا چاہتا ہے تو فوراً محتسب کو تجس کرنا چاہیے اور اس واقعے کا بندوبست کرنا چاہیے یہی
طرح اگر محتسب سوا اور لوگوں کو خبر ہو انکو یہی بندوبست کرنا چاہیے دوسری قسم وہ جو جس کو کم ہے اسمین تجسیر
کھوج جائز نہیں جس کو کسی مکان سے باجے بجا لیکر آواز آوے تو باہر سے بھاگ کر منع کر دے اور گھر کے اندر نہ کہہ اور
مادروسی نے حکام سلطانہ کو آخرین ایک پچھلے باب احتساب کو باب میں لکھا ہے جو متعلق ہے امر بالمعروف اور
عین لمین کے قاعدوں پر اور ہم نے اس مقام میں اس کو مطالب بیان کر دیے اور کلام کو طول دیا اس لیے کہ مقصد
اور یہ باب اسلام کا ایک بڑا باب ہے اور اس کی بہت حاجت پڑتی ہے (نوی) **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ اَبِي اَرْبَعَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةٍ مِنْ اَنْ
اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ جَدَّتْ شُعْبَةَ وَسُقْيَانُ تَرَحُّمَةُ ابْنِ سَعِيدٍ
دوسری روایت بھی ایسی ہے اسراج الودع میں ہے کہ مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ ہر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کو جب ہو اور کہا ہے کہ یہ دونوں دین کے بڑے ستون ہیں اور یہ وجہ ہیں ہر مسلمان پر
تو ان تجسیر میں ہو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ادب یہ ہو کہ نرمی اور ملائمت کے ساتھ ہو اور سختی اور شدت
بادشاہوں کو زیبا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جَادِ لِحُكْمِكَ يَا لَئِيْكَ هِيَ اَحْسَنُ بَحْثُ كَرُونِ سِجِّ طُورِ سِوَضُو
نماز میں امر بالمعروف کا یہ طریقہ ہو مثلاً کسی کو دیکھو وہ پاؤں اچھی طرح نہیں دھوتا تو یہ حدیث سناؤ خرابی ہے کہ چونکہ
کی جہنم کے عذاب سے یا نماز اچھی طرح نہیں پڑھتا تو یہ حدیث سناؤ یہ نماز پڑھ کیونکہ تو نہیں پڑھتا یہی اور لباس اور کلام
وغیرہ میں اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَاولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ یہ قسم میں ہونا چاہیے کہ لوگ جو بلا دین کی کی طرقت حکم کریں اچھی بات
کا اور منع کریں بری بات سے اور وہی لوگ ہیں چہ کار پائے واسے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُولَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ قَالَ مَرْجِعُهُ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي قَبْلِي لَأَكَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِي مَعُونَةٌ
 وَأَحِبَّاءٌ يُلَاحِظُونَ سُنَّتَهُ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنِّي أَخْلَعْتُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ يَا
 لَا يَفْعَلُونَ وَيَنْصَرُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ كَمَنْ جَاهَدَهُمْ بَيْدًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
 بِسِلَاحِهِمْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ ذَاكَ مِنْ الْأَيْمَانِ حَتَّى
 خُصَّ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو دَرَّاجٍ حَدَّثْتُ بِهَذَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَنَّكَ عَلَى فَقَدْ تَمَّ ابْنُ مَسْعُودٍ
 فَتَنَلْنَاكَ فَاسْتَبَعْنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَجُودُ ذَلِكَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جِئْنَا سَأَلَنِي
 ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَخَدَّ ثَنِيهِ وَكَمَّا كُنْتُ أَتِيهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَاحِبُ وَاقِعٍ حَدَّثَنِي
 بِمَنْحُورٍ ذَالِيبٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَرْحُومِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُرَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَكُونُ نَبِيٌّ يَجْمَعُ
 بَيْنَ أَهْلِ الْعَالَمِ فِي أَيْمَانِهِمْ يَسْأَلُ عَنْ عَوَارِيهِمْ يَهْدِيهِمْ إِلَى سُبُلِ الْإِيمَانِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ عَوَارِيهِمْ
 لَوْ كَرِهَ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي سَبِيلِ الْإِيمَانِ يَأْتِيهِمْ بِأَمْرٍ يَأْتِيهِمْ بِأَمْرٍ يَأْتِيهِمْ بِأَمْرٍ
 أَصْحَابُ جَابِطٍ طَرِيقَةٍ يَجْلِسُ فِيهَا أَوَّلُ النَّاسِ وَالْآخِرُونَ يَأْتُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتُونَ بَعْدَ ذَلِكَ
 بَيْنَ جَبْرِ بَانٍ يَكْتُمُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ أَوْ كَرْتُهُمْ بَيْنَ أَنْ يَكُونُوا كَمَنْ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ
 لَوْ كَرِهَ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي سَبِيلِ الْإِيمَانِ يَأْتِيهِمْ بِأَمْرٍ يَأْتِيهِمْ بِأَمْرٍ
 كَوْنِي أَنْ كَرْتُهُمْ دَلَّيْتُ (أَكُونُ بَعْدَ جَابِطٍ) وَهِيَ هِيَ هِيَ (وَهِيَ هِيَ هِيَ) وَهِيَ هِيَ هِيَ
 الْكَوْلُ يَكُونُ بَيْنَ جَابِطٍ وَتَوَاسُتٍ فِي دَرْجَتِهِمْ بِإِيمَانِهِمْ (أَبُو رَافِعٍ) جَهَنَّمُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ
 سَعْدُ أَوْ بِنَامٍ أَنْ كَالِإِسْلَامِ يَأْتِيهِمْ بِأَمْرٍ يَأْتِيهِمْ بِأَمْرٍ يَأْتِيهِمْ بِأَمْرٍ
 مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْ قَامَةً (أَبُو رَافِعٍ) وَهِيَ هِيَ هِيَ (وَهِيَ هِيَ هِيَ) وَهِيَ هِيَ هِيَ
 كَمَا أَوْ كَوْنُ حَمْدِي فِي كِتَابِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي حَسْبٍ مِنْ أَوْلَادِ نَسْرُونَ هِيَ هِيَ هِيَ
 بَعْدَ ذَلِكَ وَهِيَ هِيَ هِيَ (وَهِيَ هِيَ هِيَ) وَهِيَ هِيَ هِيَ
 سَفَرًا فِي بَنِي قَالِي عِيَالٍ فِي كِتَابِ قَالِي عِيَالٍ فِي كِتَابِ قَالِي عِيَالٍ فِي كِتَابِ قَالِي عِيَالٍ
 فِي كِتَابِ قَالِي عِيَالٍ فِي كِتَابِ قَالِي عِيَالٍ فِي كِتَابِ قَالِي عِيَالٍ فِي كِتَابِ قَالِي عِيَالٍ

کیا تھا صالح بن کیسانؓ کہا اسی طرح یہ حدیث ابورافع سے روایت کی گئی ہے **فانہو صالح بن کیسان** نے کہا
 کہ یہ حدیث ابورافع سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی ہے اور اس میں عبد اللہ بن مسعود
 کا ذکر نہیں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اس طرح بخمسار ابورافع سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث
 کو نقل کیا ہے ابو علی جانی نے کہا امام احمد بن حنبل نے کہا یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور یہ سلام ابن مسعود کی کلام
 سے نہیں بلکہ وہ تو یہ روایت کرتے ہیں کہ صبر کرو ایسی وقت میں یہاں تک کہ مجھ سے ملو یہ کلام ہی قاضی عیاض کا اور
 شیخ ابوعمر نے کہا کہ اس حدیث کا انکار کیا ہے امام احمد نے اور شیخ اسناد میں جابر بن فضیل انصاری ہے
 ابو عبد اللہ بن مسعود بن مسعود نے کہا وہ ثقہ ہے اور روایت اس کا ایک جماعت ثقافت اور ہم نے اس کا ذکر منصف
 کی کتابوں میں نہیں پایا علاوہ اس کے حدیث متفقہ نہیں ہے اس حدیث کو ساتھ بلکہ متابعت کی ہو اس کی دوسری نصیب
 بن کیسان کی کلام سے معلوم ہوتا ہے واقطبی نے کتاب العلیل میں کہا کہ یہ حدیث در طریقون ہی مرفوعی ہے نہیں
 ہے ایک روایت ابو داؤد الدیلمی کی ابن مسعود سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ جواب مسعود سے روایت
 ہے کہ صبر کرو تم یہاں تک کہ ملو مجھ سے تو یہ اس موقع پر ہے جہاں قتل اور خون نیزی اور قتل کا ہوا اور اس حدیث میں
 جو حکم ہے نالائقون سے جہاد کرنا تاہم اور زبان کروہ اس موقع پر ہے جہاں کسی فتوے کے اوٹھ کھڑے ہونے
 کا ڈر نہ ہو علاوہ اس حدیث میں اگلی استوں کا بیان ہو اور اس است کا ذکر نہیں ہے تمام اس کلام ابو عمرو کا
 اور وہی ظاہر ہے اور امام احمد کا قبح احدیث میں بہت عجیب ہے (انتھی ما قال النودی) اسراج الودج میں ہے
 کہ اگرچہ اس حدیث میں اس است کا ذکر نہیں لیکن حضرت نے شمارہ کیا کہ ایسا ہی آپ کی است میں بھی ہو گا
 اس فعل سے منہ جا رہا ہے یعنی جو کوئی اون سے جہاد کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ است شامل فتوہ اور اعتبار عدم لفظ کا ہوتا
 ہے دوسرے یہ مطلقہ اس حدیث کا دوسری حدیثوں میں بھی منقول ہو اپنے فرمانا خیر القرآن قرنی اخیر حدیث تک
 نودی نے کہا امام احمد حدیث کو اسناد میں جابر تابعی ہیں ایک دوسرے سے روایت کرتا ہے صالح اور جابر اور
 عبد الرحمن اور ایسا ہی ایک اسناد پہلے گزر چکا ہے اور میں نے ایک سالہ بنا یا ہے ہی قسم کے رباعی اسنادوں
 میں ادن میں بعض اسناد میں جابر تابعی ہیں جہاں ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں اور جابر تابعی ایک دوسرے
 سے صحیح عبد اللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کان من نبی الا
 ما کان الا حوالہ یون یقتل و یجصد یہ و یکتلون یسکت و یقتل حدیث صالح و کونہ کس
 فلوکم ان مسعود بن جابر ابن عمر معہ محمد بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلم نے فرمایا کوئی بھی ایسا نہیں گذر جس کو خاری نہوں نہ چڑھیں اس کی راہ پر اور عمل کرتے ہیں اس کی سنت پر بہرہ
 کیا روایت کو اسی طرح جیسے اور گذری اسکا بہن ابن سعود کے ایک اور ابن عمر کے ملنے کا دن سے ذکر نہیں ہے
فَإِذَا بَلَغَ الْبُطْنُ أَهْلَ الْبُطْنِ فِيهِ وَرَجُلَانِ أَهْلُ الْبُطْنِ فِيهِ ایما نذر دن کا ایمان ائیکہ و سر سے کم نہاؤ
 ہونا اور یمن کے لوگوں کا ایمان زیادہ ہونا مکمل **إِنْ مَسَّكَ قَالَ أَشَارَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کہیں کہیں
أَشَارَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَخَلَّطَ الْفُلُوبِ فِي الْفُلْكَادِينِ عَشْدَ أَصُولِهِ اذکار
الْأُولَى حَبِثَ يَطْلُعُ قُرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَيْبَةٍ وَمُضْطَرَعٍ ترجمہ ابو سعید (عقبہ بن عمر والنساری) اس وقت بہت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ یمن کی طرف (جو ایک ملک جو خیرہ عرب میں جنوبی مشرق
 جانب مدینہ کو اوسین بہت و شہر اور بستان ہیں مسعودان کا شہر شہر ہے) اور فرمایا کہ خبردار ہو کہ ایمان اور ہر
 ہے اور کڑاں اور دونوں کی سختی دن لوگوں میں ہے جو چلا یا کرتے ہیں اور اوٹون کی دم کی جڑ کے پاس مدبر ہے
 شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں بغیر قوم ربیعہ اور مضمرین **فَإِذَا غَابَتِ اللَّغَاتُ** یمن ہے کہ یمن ایک ملک شہر
 اظہر اول اور دوم یمن اور یہ ملک مکہ معظمہ سے وہی طرف واقع ہے اوسط اسکو یمن کہتے ہیں کیونکہ کہو کو عربوں نے
 کچھ خضر زار دیا ہے جبکہ سونہ پورب کی طرف ہو اور پٹ اسکی بچپان کی طرف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کر کے
 ان کی تفریق کی اوسط کو دھان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور انکی مذمت کی یعنی
 قوم ربیعہ اور مضمرین کے پاس لٹ بہتے اوسط کو دے سلام کے بہت مخالفت ہے شیطان کے دو سینگ مراد سورج
 ہے اوسط کو جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دونوں سینگ (یعنی سر کے دونوں کونے) اس کے کہد تیار
 تاکہ کافروں کا سجدہ اوسیکو ہو (تحفۃ الاحیاء) نودی نے کہا شیطان کے دونوں قرن سے مراد اسکی سر کے دونوں قرن
 ہیں اور بعض نے کہا اسکی دونوں جماعتیں جبکہ وہ پہنچتا ہے لوگوں کے گراہ کرنے کے لیے اور بعض نے
 کہا اس کے دونوں گروہ کافروں میں ہو اور مقصود اس سے یہ ہے کہ مشرق یعنی پورب کی طرف شیطان کا تسلط زیادہ ہے
 جیسے دوسری حدیث میں ہے کفر کا مشرق کی طرف ہو اور حضرت کرنا نے یمن میں ہی حال تھا کیونکہ اوسوقت پورب
 کی جانب جہلم آتے تھے جیسے ہند اور چین اور خود عرب کے ملک یمن و نجد وغیرہ دن ایمان بالکل نہ تھا اور
 زاکفر ہی کفر تھا اور جدت و جہل نکلے گا تو وہ بھی مشرق سے نکلے گا اوسوقت ہی کفر کا زور مشرق ہی کی طرف ہو
 اور بڑے فتنہ اور فساد کی طرف سے واقع ہوئے اور یہی جانب ہے جہل و حسی ترکوں کا جو انتہا کے جنگی اور فساد
 ہے یمن اور فتنہ ان ترکوں کا ہلا کر کے زمانہ یمن اور غارت کرنا اور نکالنا بعد اذکر اور پٹ دینا خلافت عباسی کو اور آخر

ہوتا کہ ان مسلمانوں کا اون کے ہاتھ سے تیار ہونے میں مشہور ہے اور یہ ایک ایسا بڑا فتنہ تھا جسکی مثل اسلام میں بہت
 کم ہوا ہے پہلے فتنہ نبیورنگ کا اور ان فتنوں کی خبر دوسری حدیثوں میں ہی حضرت (زوی) ہے جسکی آئی
 حضرت (ع) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَ أَهْلَ الْيَمَنِ هُمُ الرَّاغِبُونَ إِلَى الْيَمَانِ
 وَالْفَقِيرُ الْيَمَانِ وَالْحَكِيمُ الْيَمَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کے
 لوگ آؤ (خود مسلمان ہونے کو) وہ لوگ نرم دل ہیں ایمان بھی میں کا ہے اور فقہ بھی میں کی اور حکمت بھی میں
 کی **ف** زوی نے کہا یہ جو فرمایا ایمان میں کا ہے اسکو علما نے ظاہر سے پہنچا اس لیے کہ ایمان کا شروع
 کے سے ہوا پہر مدینہ سے ابو عبیدہ بن جراح نے اس باب میں چند قول بیان کیے ہیں ایک تو یہ کہ میں سے مراد مکہ ہے
 کیونکہ مکہ تمام میں ہے اور تمام ملک میں میں داخل ہے دوسرے یہ کہ میں سے مراد مکہ اور مدینہ دونوں ہیں اس لیے کہ یہ
 حدیث آپ کے نبوک میں فرمائی اور مکہ اور مدینہ نبوک اور یمن کے درمیان ہیں تو اشارہ کیا آپ میں کی طرف یعنی میں کے
 سمت کی طرف اور مراد آپ کی مکہ اور مدینہ سے تھی اس لیے آپ نے فرمایا ایمان میں کا ہے کیونکہ اسوقت مکہ اور مدینہ دونوں
 میں کے سمت میں تھے اور اس کی تفسیر یہ کہ مکہ یمن کی مکہ میں واقع ہے اور اسکو یمنی کہتے ہیں اس لیے کہ وہ یمن کی جانب
 واقع ہے تیسرے یہ کہ میں سے مراد انصار کے لوگ ہیں اس لیے کہ انصار اصل میں یمن کے رہنے والے تھے پہر ایمان نبوت
 دیا گیا انصار کی طرف کیونکہ وہ ایمان کے مدو گار تھے اور یہ اختیار کیا ہے بہت لوگوں نے اور یہی قول اچھا ہے سب سے
 شیخ ابوہریرہ نے کہا اگر ابو عبیدہ اور جو اس کے تابع ہو حدیث کے الفاظ کو دیکھتے اور ان میں تامل کرتے اور نظام حدیث کو
 دیکھو پڑتے اور یہی کہتے کہ مراد میں کے لوگ ہیں اس لیے کہ ایک روایت میں ہے کہ تمنا سے یمن میں کے لوگ آؤ اور یہ
 خطاب ہے انصار کی طرف تو ضرور میں والوں سے انصار کے سوا اور لوگ مراد ہوں گے اس لیے کہ اس وقت میں جو
 کہ میں کے لوگ آئے تو ظاہر ہے کہ اسوقت انصار نہیں آئے تھے دوسرے یہ کہ حضرت پہلے ان کے عمدہ صفات بیان کیے کہ وہ
 نرم دل ہیں پہر اس کے بعد بیان کیا کہ ایمان بھی میں کا ہے تو یہ اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف جو میں سے آئے تھے
 مکہ اور مدینہ کی طرف اور حدیث کو ظاہر پر رکھو سے کوئی مانع نہیں ہے اس واسطے کہ جو شخص کسی صفت سے موصوف ہوتا
 ہے اور اچھی طرح اس سے بہرہ قائم ہوتا ہے اور اسکو نسبت دیتی ہیں اس شخص کی طرف اور میں والوں کا ایسا ہی حال
 تھا اس وقت ایمان میں اور ان لوگوں کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تھے میں والوں میں سے اور
 آپ کی صفات کے بعد بھی بعض میں والے ایمان میں ایسے ہی کامل گذرے ہیں جیسے اویس قرنی اور ابو سلمہ خولانی
 امیر ہذا اور ان کی مانند اور لوگ جن کے قلب سلیم تھے اور ایمان میں تھا تو ایمان کی نسبت ان کی طرف

اس معنی کرے کہ وہ کامل نہیں ایمان میں اور اس کے بغیر نہیں ہے کہ اذن کے سوا اور لوگ سر میں نہیں ہیں اس صورت میں اس حدیث میں اور اس حدیث میں کہ ایمان حجاز میں ہے منافقہ نہ ہوگی پھر مراد اس حدیث میں میں والوں کی مدعی ہیں اسے میں جو اس وقت میں موجود تھے نہ ہر گاہ کے میں اے اس لیے کہ لفظ سر میں نہیں نکلتا اور یہ ہی حق ہے اور اس کے کاشکرت کرتے ہیں کہ اس نے ہمارے سید ہی راہ بتلائی انتہا سراج الوہاج میں ہے کہ لفظ سر میں نکلتا کچھ میں والوں سے فخر نہیں بلکہ یہ حکم ہر حدیث میں مل سکتا ہے جس میں کسی ملک والوں کی فضیلت بیان ہوئی ہے لیکن صحیح روایت جو میں والوں کی فضیلت یا اور کسی ملک کی فضیلت میں آئی ہیں اور نہ یہ دونوں سے ایک لوگ اور ملک والوں کی فضیلت نکالتے ہیں اس لیے کہ اصل کی تاثیر فروغ میں ضرور ہوتی ہے پھر تجربے کی یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ حبیب ایمان اور حکمت اور فتنہ میں میں رہا ہے ہر زمانہ میں ویسا اور کسی ملک میں نہیں رہا جس سے اس کی طرف توجہ اشارہ ہوگا اور اس قدر کافی ہے حدیث کے مضمون کی صحت کے لیے اور اسد خاص کرتا ہے اپنی رحمت سے جو حکم پر اشارہ تو کوئی وجہ نہیں کہ حدیث کو خاص کر میں اور لوگوں سے جو موجود تھے اس نے میں اور اس کی رحمت سے اس کے ذیل و وسیع پر انتہی - یہ جو فرمایا فتنہ ہی میں کے ہے توفیق سے مراد یہاں دین کی سچ اور بوجہ ہی پھر مصلح شرع میں الی اس لئے فتنہ کے معنی یہ قرار دے کہ وہ علم ہے احکام شرعیہ عملیہ کا اذن کے دلائل کے ساتھ پھر فرمایا کہ حکمت ہی میں کی ہے حکمت کو باب میں کئی قبل میں لیکن عمدہ قبل یہ ہے کہ حکمت عبارت ہو اس علم سے جو مشتمل ہے اس کی معرفت پر اور اس کی وجہ سے بصیرت کہل جاتی ہے اور نفس درست ہو جاتا ہے اور حق معلوم ہو جاتا ہے اور عمل کی توفیق ہوتی ہے اور جو ہر نفس انسانی سے بجا آتا ہوتا ہے اور حکیم وہ ہے جس میں یہ سب باتیں موجود ہوں ابوبکر بن مرید نے کہا جو کلمہ فضیلت کا ہو یا زجر کا اور درجات بہتری کی طرف لیجاوے اور برائی سے بجاوے وہ حکمت ہے اور حکم اور یہی مضمون اس حدیث میں ان الشعر حکمت یعنی بعضی شعر حکمت ہوتی ہے کہ ان قال النووی اور السراج الوہاج میں ہے کہ حکمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو کہتے ہیں جو اسد کے کلام کے بعد ہے اور ایک جماعت سلف نے آریہ بعد از ان کتاب کو کہتے ہیں کہ فی نفسہ لوین ہے اس لیے اس آیت کی اذیع الی سبیل ربک یا لکرم و لکم عظیمۃ الحسنة کی توصات حدیث کے معنی میں ہیں کہ حکمت و حدیث نبوی مراد ہے جب حدیث کی کتاب میں متل میں اور یہ جو فرمایا کہ بعضی شعر حکمت ہے اس کا مطلب ہے کہ بعضی شعر حدیث کے موافق ہوتی ہے وہ اچھی ہے اور حدیث کو خلاف ہو وہ قبیح ہے اور وہ جو ابن الصلاح وغیرہ نے حکمت کے معنی بیان کیے ہیں وہ فلاسفہ کی تعریف سے ملتی ہے اور اس کے قریب ہیں اور ایک دلیل اس بات کی کہ حکمت سے مراد حدیث شریف ہی ہے کہ اس کے ساتھ گفت کر بیان کیا اور یہ حدیث ایک انسانی سے نبوت کی نشاۃ

کی صحبت کی یہی تاثیر ہوئی ہے سائیں اور شربان اکثر بخلن ہوتے ہیں اور بکری چرنے والی بڑی مسکین ہوتے
 ہیں اس پر اگر بچہ بدین نے بکریوں کو چرایا **ف** اور خبردار **ف** اور بہتر ہیں اور ان کو بالوں کو
 اور یہ اور ان بالوں با پس ہونے نہ گھڑے والوں با پس اور شاہد اور ادوہ لوگ ہوں جن کے با پس گھڑے اور ان
 دونوں ہوں **ف** اور غریبی اور نرمی بکری والوں میں ہے **عَنْ** ابی حذیفہؓ ان رسول اللہ
 ﷺ قَالَ اَلَا يَمَانُ يَمَانُ فِي الْكُفْرِ قَبْلَ الشُّرْقِ وَالْمَسْكِينَةُ فِي اَهْلِ
 الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالْبَيَاضُ فِي الْفُتُوْرَيْنِ اَهْلُ الْخَيْلِ وَالْوَبِيُّ رَحِمَهُ اَبُو بَرٍّ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ
 الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَا اِيْمَانُ بَيْنَ مَيْنِ هُوَ اَوْ كَفَرُ لَوْبِ كَيْفِطٍ هُوَ اَوْ غَرَبِي اَوْ طَبْنَانُ بَكْرِي اَوْ اَلْوَانُ
 مَيْنِ هُوَ اَوْ كَهْمْدُ اَوْ وَلَهْ شُورُ كَرِيْمُ الْوَلَانِ مَيْنِ هُوَ جَوَاهِرُ اَوْ اَوْثُ رَكْبَتِي مَيْنِ **عَنْ** اَبِي حُرَيْرٍ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْبَيَاضُ وَالْخَيْلُ وَالْفُتُوْرَيْنِ اَهْلُ الْوَبِيِّ
 وَالْمَسْكِينَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ رَحِمَهُ اَبُو بَرٍّ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَنْ قَالَ نَزَا اِيْمَانُ بَيْنَ مَيْنِ هُوَ اَوْ كَفَرُ لَوْبِ كَيْفِطٍ هُوَ اَوْ غَرَبِي اَوْ طَبْنَانُ بَكْرِي اَوْ اَلْوَانُ
 مَيْنِ هُوَ **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِحَدَّثِ اَلَا سَنَادٍ مِثْلَهُ وَرَأَى اَلَا يَمَانُ يَمَانُ وَالْحَكْمَةُ يَمَانُ رَحِمَهُ
 زُبَيْرِي هُوَ دُورِي رَوَيْتُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ قَالَ اَمَانُ يَمَانُ هُوَ اَوْ كَفَرُ لَوْبِ كَيْفِطٍ هُوَ اَوْ غَرَبِي اَوْ طَبْنَانُ بَكْرِي اَوْ اَلْوَانُ
عَنْ اَبِي حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَلَدُ اَهْلِ الْغَنَمِ هُوَ لَوْبُ
 اَفْدِيْدَةٍ وَاصْفُ فُلُوْبًا اَلَا يَمَانُ يَمَانُ فِي الْحِكْمَةِ يَمَانُ وَالْمَسْكِينَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ
 وَالْبَيَاضُ فِي الْفُتُوْرَيْنِ اَهْلُ الْوَبِيِّ قَبْلَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ رَحِمَهُ اَبُو بَرٍّ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي حُرَيْرٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا كَمِ اَهْلُ اِيْمَانٍ هُمُ الْبَيْنُ فُلُوْبًا وَارَقُ
 اَفْدِيْدَةٍ اَلَا يَمَانُ يَمَانُ وَالْحِكْمَةُ يَمَانُ رَأَى اَلَا كَفَرُ قَبْلَ الْمَشْرِقِ **عَنْ** اَبِي حُرَيْرٍ
 بِحَدَّثِ اَلَا سَنَادٍ رَوَيْتُ عَنْ اَلَا كَفَرُ قَبْلَ الْمَشْرِقِ **عَنْ** اَلَا كَفَرُ قَبْلَ الْمَشْرِقِ اَلَا سَنَادٍ مِثْلَهُ
 جَبْرِي رَأَى اَلَا كَفَرُ قَبْلَ الْمَشْرِقِ اَلَا كَفَرُ قَبْلَ الْمَشْرِقِ اَلَا سَنَادٍ مِثْلَهُ
 رَحِمَهُ اَنْ سَبَّ نِيْلَانُ اَوْ بَرَّ كَذَرِ اَخِي رَوَيْتُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ قَالَ اَمَانُ يَمَانُ هُوَ اَوْ كَفَرُ لَوْبِ كَيْفِطٍ هُوَ اَوْ غَرَبِي اَوْ طَبْنَانُ بَكْرِي اَوْ اَلْوَانُ
 مَيْنِ هُوَ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْفُلُوْبِ وَالْبَقَاءُ فِي الْمَشْرِقِ اَلَا يَمَانُ فِي اَهْلِ الْحِجَازِ رَحِمَهُ

اذ لکم علی شئ اذ افعلمکم کما یبغی افسو السلام نبیکم محمد صرحہ البہرہ فی رد بیت ہر رسول
 الصلی علیہ وسلم نے فرمایا تم بہشت میں نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور ایمان دار نہ بنو گے جب تک آپس میں
 ایک دوسرے کی محبت نہ کرلو گے اور میں بتاؤں کہ وہ چیز جس پر تم اسکو کرو تو آپس میں محبت ہو جاؤ راجح کرو سلام
 کو آپس میں **ف** ایمان دار نہ بنو گے یعنی چونکہ ایمان دار نہ ہو گے جب تک محبت نہ کرلو گے ایک دوسرے سے اور سلام
 کے راجح کرنے سے یعنی میں کہ ہر ایک مومن کو سلام کرے خواہ اسے پہچان جو باندہ ہو اور سلام پہلا سب سے الفت
 کا اور کبھی ہے دوستی پیدا کرنے کی اور سلام کے راجح کرنے میں الفت مسلمانوں کے دلوں میں جیتی ہے اور انکی عداوت
 خاصہ ہوتی ہے کیونکہ سلام نشانی ہے مسلمانوں کی جو دوستی ہے اور کھوار قوموں سے اور آپس میں ریاضت ہر نفس کے
 اور تواضع ہے اور تنظیم ہے دوسرے مسلمانوں کی بخاری نے اپنی صحیح میں عمار بن یاسر سے روایت کیا انہوں نے
 کہا میں باتیں میں جس نے انکو حاصل کیا تو ایمان کو حاصل کیا ایک تو انصاف اپنی نفس سے دوسرے سلام کرنا
 سبکو میری خارج کرنا تنگی کے وقت اور سوا بخاری کے اور لوگوں نے اس فعل کو مرفوعاً روایت کیا اور سلام ہر
 ایک اور فائدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس سے عداوت اور دشمنی دور ہوتی ہے اور آپس کا بغض نہ ہو رہتا ہے جو سنیوں والا ہے
 نیکیوں کو مگر سلام خالص خدا کے واسطے کرنے کسی خواہش نفسانی سے اور نہ خاص کرے اپنی دوستوں اور احباب کو
 ذکر النودی مختصہ الاخیار میں ہے کہ بہشت کا مٹا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت بہت
 پر موقوف ہے ہر حضرت اور محبت حاصل کر نیک انسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام سے ہو اسطرح محبت حاصل
 ہوتی ہے کہ دعائی خیر سے بغیر خدا انکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگے دالیکر اپنا
 دوست جانتا ہے تو آپ ہی اس سے محبت کرتا ہے ہر چہ سخاوت اور احسان ہی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور
 سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں کو نہیں ہو سکتی اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہے اسوا اسطرح حضرت امی
 کو خاص کر کے بتلایا لیکن افسوس عجیب اور اڑا زمانہ ہو گیا ہے کہ چہالت اور غور کے سبب اب بعض لوگ سلام علیک
 سے ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر کہ باندہ تہمید میں محبت اور خیر خواہی کی چیز اور ان اولیوں کے نزدیک عداوت کا سبب
 ہو گئی انتہے شرح کہتا ہے میں نے جن لوگوں کو سلام علیک کرنے سے ناواضع ہوتے دیکھا وہ وہ لوگ ہیں جو انتہا کے
 جاہل اور وحشی ہیں جس کو یہی نہیں معلوم کہ سلام علیک کے معنی کیا ہیں اگر اوطنی لوگوں سے کوئی ہندی زبان پر
 کہے خدا آپ کو سلامت رکھے جو بعینہ سلام علیک کو معنی ہیں تو خوش ہوتے ہیں پس ایسے جاہلوں کا علاج یہ کہ ان کو
 سلام غیاث کے معنی بتلادیں جاہلین اور یہ سمجھا دیا جاوے کہ صحابہ رسول خدا صلی علیہ وسلم کو جو دین اور دنیا دلوں کا

پادشاہ تھے سلام علیک کہا کرتے تھے اور یہ شعار ہے اسلام کا پہرہ نہاری حقیقت کیا ہے جو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بار اٹھائے ہو اور تمہارا اور جہی کیا ہے اور تم کو کون پوچھتا ہے اگر اس کے جنباں کو ترک نہ کرو گے تو سلام سے خارج ہو جاؤ اور اس غرور اور جہالت کو بدولت دین اور دنیا و دنون تباہ ہوں گے **صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ** **بِحَقِّ مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ إِلَّا الْبُخْتُ حَتَّى تَكُونُوا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُغْوِيَّةَ وَذَكَرَ كَيْفَ تَرَجَمَهُ دُوسری روایت یہی ایسی ہی ہے اور میں یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ماتھہ بن میری جان ہے کہ بہشت میں نہ جاؤ گے **جَنِّبَ إِيْمَانٍ نَدَاؤُكَ خَيْرٌ** **بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ** دین خیر خواہی کو کہتے ہیں اور سچا اور خلوص کو **عَنْ جَدِّهِ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا كَيْفَ قَالَ لِلَّهِ وَلِكَ تَكْرِبُ وَلِئِنْ سَأَلْتَهُ لَنَسْأَلَهُ السَّائِلِينَ وَعَا مَتَّعَ تَرَجَمَهُ تَمِّم داری و روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے ہنسی کہا کس کی خیر خواہی آپ فرمایا اللہ کی اور اس کی کتاب کی اور سچی رسول کی اور حاکمون کی مسلمانوں کی اور سب مسلمانوں کی **فَإِنْ نَوَيْتَ كِبَارَ حَدِيثٍ عَظِيمٍ** الشان ہو اور سب پر مدار ہو اسلام کا اور وہ جو بعضوں نے کہا ہو کہ یہ اداں چار حدیثوں میں سے ایک حدیث ہے جو جامع بین اسلام کی تمام باتوں کو تو یہ صحیح نہیں بلکہ صرف اسی حدیث پر مدار اسلام کا اور یہ حدیث سلم کے افراء میں سے ہے اور تَمِّم داری کے صحیح بخاری میں کوئی روایت نہیں اور نہ مسلم میں کوئی اور روایت ہو اور اس کے سوا اس روایت کو امام ابو سلیمان خطابی نے کہا نصیحت ایک ایسا جامع لفظ ہے جس کے مثل دوسرا لفظ زبان عرب نہیں کہ ہے اور معنی اُس کے یہ ہیں کہ اکٹھا کرنا سب بھائیوں کا جس کے لیے نصیحت کی جادوے ایسی ہی فلاح کا لفظ ہے عربی زبان میں جو جامع ہے دنیا اور آخرت سب قسم کی بھلائیوں کو بعضوں نے کہا نصیحت مآخوذ ہے نَصَحَ الرَّجُلُ قَوْلَهُ سَ لَيْسَ بِمَا فَلَائِي نَ كَيْفَ اِثْرَ اِنَّا تَوْصِيْعَتُ كَرْنِيَا لَوْ كَ فَعْلُ كَرْمَا بَهْت دِي سِيْنُو سَ جَوِيْ كُ سِيْنُو سَ كَيْفَ اِدْرَسْتُ ہُوَ ہُوَ لَيْسَ بِيْ سَ دُوسَرُ كَ فَعْلُ رَفْعُ ہُوَ تَے ہِن اور وہ درست ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا وہ مآخوذ ہے نَصَحْتُ اِنْسَلَّ سَ لَيْسَ بِمَا صَا تِ كِيَا مِيْن نَے شہد کہ موم سے نوشا بہت دی صا تِ اَبُو جَس مَن كَبُو تَا پَن نہ ہو اوس شہد کے ساتھ جو موم اور چرک سے صا تِ كِيَا جَا كُو لَكِيْن لَيْسَ بِمَا كِي تِ كِي تَفْسِيْرُ تَوْخَالِي اور اور علمائے اوس باب میں ایک تفسیر کلام کہا ہے اور میں سب کو ملا کر مختصر طور پر بیان کرتا ہوں ائمہ کے لیے نصیحت یہ ہے کہ اوس پر ایمان لادو اور سب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور کسی صفات میں بی دینی اختیار نہ کرے جتنی صفات کمال اور جلال کے ہیں وہ سب**

لیئے ثابت کرے اور اسکو بالکبحہ تمام عیبوں اور نقائصات سے اور کسی عبادت کے لیے مستعد رہے اور اسکی تافرمانی سے بچتا رہے
 اس کے لیے دوستی رکھے اور اسی کے لیے دشمنی رکھے جو شخص خدا کا ولیوار ہو اور اس کے محبت رکھے اور جو شخص خدا کی تافرمانی
 کرے اس کے دشمنی رکھے جو شخص خدا کا انکار کرے اس کے جہاد کرے اور اسکی احسان کا اقرار کرے اور اسکا شکر گزار رہے
 تمام کاموں میں سچا اور شخص سے ہے لوگوں کو بلاوی ان باتوں کی طرقت اور غیبی یوری انکی سب لوگوں کو یا جن پر
 اور قدرت پر خطابی نے کہا ان صفات سے بندہ کو رفع حاصل ہوتا ہے وہ الصدقانی کو کہہ تکرار صدقے پر دہا ہے ہر مباح
 کی نعمت سے خدا کی کتاب کے لیے نصیحت یہ ہے کہ یقین کرے اس بات پر کہ وہ اللہ کا کلام ہے اور اسے ادا کرے کسی شخص
 کا کلام اسکی مثل نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی مخلوق اسکی مثل بنا سکتا ہے پھر اس کی بڑائی دہمین رکھے اور اسکی تلاوت
 کرے جسطرح تلاوت کا حق ہے اور سکون خوش آوازی سے پڑھے درود اور رقت کو ساتھ اور اسکی حروف اچھی طرح سے ادا کرے
 جو لوگ انہیں تحریف کرنا چاہتے ہیں تاویلات سے اور ان کا رد کرے جو اس پر اعتراض اور طعنہ کرنے میں اور ان کا جواب
 دے جو جو مضمون او میں ہیں اور ان کی تصدیق کرے اور اسکی احکام سے خبردار ہو اور اسکی علوم اور شان کو نہ سمجھے اسکی نصیحت اور
 پر غور کرے اور اسکی عجائب اور عزائب میں شکر اور خمن کرے اور میں جو آیتیں مجکم ہیں اور بی عمل کرے (یعنی حلال
 حرام کی آیتیں اور احکام کی آیتیں) اور جو آیتیں متشابہ ہیں (یعنی عقائد کی آیتیں) انکو تسلیم کرے (یعنی
 ان کے ظاہری معنی پر یقین کرے اور اسکی حقیقت کو خدا کے سپرد کرے اور میں تاویل یا تحریف یا انکار نہ کرے)
 اور اس کے عام اور خاص اور مباح اور منہوج کو پہچانے اور اس کے علوم کو پہچانے اور اس کی طرف دعوت کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نصیحت یہ ہے کہ آپ کو خدا کا پہچاننا ہو اسے اور اس پر یقین رکھے اور جتنی باتیں
 آپ لیکر آئے ہیں اور ان سب پر ایمان لاوے آپ کو حکم کو مانے آپ نے جس سے منع کیا اور اس کے باز رہے آپ کی مدد
 کرے گو آپ وفات پا چکے ہیں (حیور زندگی میں آپ کی مدد کرتا اگر آپ دنیا میں تشریف رکھتے رہتے) جو شخص آپ
 کا دشمن ہو اور اس کے دشمنی رکھے جو شخص آپ کا دوست ہو اور اس کے دوستی رکھے آپ کا درجہ بڑا سمجھے آپ کو حق کی
 توفیق کرے آپ کو طریقہ کو زندہ کرے آپ کی سنت کو چلاوے آپ کی دعوت کو پہچانے اور آپ کی شریعت کو شہرہ
 کرے آپ کی شریعت پر جو کوئی تہمت کرے اور اسکی تہمت کو دور کرے آپ کی شریعت کے علم پہچانے اور آپ کی شریعت
 کے مضامین میں غور کرے اور اس کی طرف لوگوں کو بلاوی اور اسکی سبکدہ اور سکھانے میں کوشش اور زہی کرے اور اسکی
 مخالفت اور بزرگی کرے اور اسکی پرستش وقت ادب سے پڑھے لغو باتیں نہ کرے بغیر جانے بوجہ اور میں گفتگو نہ کرے جو لوگ
 شریعت کا علم رکھتے ہیں اور قرآن اور حدیث کا انکی عظمت اور بزرگی کرے آپ کے اخلاق و عادات کو اختیار کرے

آپ کی آداب پر چلے آپ کا اہل بیت اور اصحاب پر محبت رکھیں جو شخص آپ کی شریعت میں بدعت نکالے اور اس کے علاوہ
 رہے (یعنی اور کسی شریک نہ ہو اور اسکی مدد نہ کرے) جو شخص آپ کے آل یا اصحاب سے بغض رکھے اور اس کے بارے میں مسلمان
 حاکمون کے لیے نصیحت یہ ہے کہ حق بات میں انکی مدد کرے اور انکی اطاعت کرے اور انکو حکم کرے حق بات کا اور
 یا دلاوی اور نصیحت کرے نرمی اور ملائمت سے اور جس بات سے وہ غافل ہوں انکو بتا دے اور مسلمان کے کسی حق کی ان
 کو نہ پہنچا دے اور اس کے جہاد سے اور ان سے بغاوت اور سرکشی نہ کرے اور لوگوں کا دل اور ان کی اطاعت کی طرف مائل کرے
 خطابی نے کہا یہ بھی اور ان کے لیے نصیحت ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھے اور ان کے ساتھ کافروں سے جہاد کرے
 زکوٰۃ اٹھا دے اگر نہ ملے تو ان پر نہ اٹھاوے اور جب وہ کچھ ظلم کریں یا بدظنئی کریں اور جو جھوٹی خوشامد سے انکو مسخر و سرکشی
 اور انکو ملامت دے انکی کی اور یہ سب اور صورت میں ہے کہ مسلمانوں کے اماموں سے خلفاء وغیرہ مراد ہوں
 جو مسلمانوں کے کاموں کا انتظام کرتے ہیں حکومت والوں میں سے اور یہی شہسوار اور خطابی نے اسکو نقل کیا
 پھر کہا کہ یہ مراد لی جاتی ہے اماموں سے دین کے علما اور ان کے لیے نصیحت یہ ہے کہ انکی باتوں کو مانیں
 جو قرآن اور حدیث کے مطابق ہوں لیکن عام مسلمانوں کے لیے نصیحت وہ یہ ہے کہ انکو متلاوے
 وہ بات نہیں اور ان کے آخرت کا فائدہ ہو اور دنیا کا اور انکو اندازہ نہ ہو اور انکو وہ بات دین کی جو
 وہ نہیں جانتے اور مدد کرے انکی زبان سے اور انہیں سے اور انکی عیبوں کو چھپا دے اور ان کے ضرر کو دور کرے
 اور انکی منفعت کو بڑھائے اور انکو حکم کرے نیک بات کا اور منع کرے بری بات سے نرمی اور ملائمت اور
 شفقت سے اور ان میں جو بزرگ بوڑھے ہوں اور اسکی بزرگی کرے اور جو بچہ چھوٹا ہو اس پر شفقت کرے اور انکو جو
 بند کرنا ہو اور ان سے فریب بچے نہ ان کو حسد کرے اور ان کو ملامت دے اور ان کو چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے اور برا
 جانے اور ان کے لیے جو اپنے لیے برا جانتا ہے اور انکو مال یا عزت کی محافلت کرے اسی طرح جتنی باتیں ہم نے
 نصیحت کی بیان کیں ان سب کی انکو دعوت دے اور انکی بہت کو عبادت کی طرف لگا دے اور سلطنت مسالمت
 میں بعض ایسی بزرگ تھیں کہ وہ نصیحت کر لیں اپنی دنیا کا نقصان گوارا کرتے یہ خلاصہ ہے اسکا جو بیان کیا گیا
 نصیحت کی تفسیر میں ابن ابی ہاشم نے کہا اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نصیحت کو دین اور اسلام کہتے ہیں
 اور دین کا اطلاق اعمال پر بھی ہوتا ہے جیسے اقوال پر ہوتا ہے اور نصیحت فرض کفایہ ہے اگر بعضہ کر نیگا تو کافے
 ہے باقی لوگوں کے اور یہ مواخذہ نہ رہے گا اور نصیحت لازم ہے اس طاعت کو موافق جب یہ بات معلوم ہو کہ اسکی
 نصیحت قبول کیجاوے گی اور اسکو حکم کی اطاعت کیجاوے گی اور اسکی جان پر کوئی آنت نہ آوے گی اگر کسی آنت یا

ہو جانا اور شخص سے جو گناہ کر رہا ہے یعنی کمال بیان کا نہیں رہتا گناہ کرنے وقت **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْتَهِى مِنَ الشَّرِّ حَتَّى يَنْتَهِى مِنَ الْإِسْمِ
الْمُتَّعِ بِشَيْءٍ وَهُوَ مُؤْمَرٌ وَلَا يَنْتَهِى مِنَ الْإِسْمِ حَتَّى يَنْتَهِى مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ مُؤْمَرٌ قَالَ ابْنُ
 قُحَيْطٍ فِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ بَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْهُ هُوَ
 عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَنْتَهِى مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ مُؤْمَرٌ وَلَا يَنْتَهِى مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ مُؤْمَرٌ
 بَيْنَ قَوْمِ النَّاسِ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارُهُمْ حَتَّى يَنْتَهِى عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مُؤْمَرٌ ثُمَّ رَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ سِرَّهِ سِرَّهِ
 الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَنْتَهِى عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مُؤْمَرٌ وَلَا يَنْتَهِى عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مُؤْمَرٌ
 وقت مومن ہوتا ہے اور نہ شراب پیو والا شراب پیو وقت مومن ہوتا ہے ابن شہاب نے کہا مجھ عبد الملک
 بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث اس حدیث کو روایت کرتے تھے ابو ہریرہ سے پہلے کہتے تھے
 کہ ابو ہریرہ ہمیں اتنا اور ملا دیتے تھے نہ تو کسی ایسی لوٹ جو بڑی ہو (یعنی کسی حقیر چیز کی نہ ہو) جس طرف لوگوں کے
 نظر اٹھی لوٹ تے وقت مومن ہوتا ہے **ف** نووی نے کہا محققین علمائے اس حدیث کو منسے یوں بیان
 کیے ہیں کہ ان افعال کو کرتے وقت اس کا ایمان کمال نہیں ہوتا اور ایسا محاورہ بہت ہے کہ ایک شخص کی نفی کرتے
 ہیں اور مراد اس کے کمال کی نفی ہوتی ہے جیسے یہ کہتے ہیں علم نہیں مگر وہ جو فائدہ دینے والے نہیں مگر ادنیٰ
 عیش نہیں مگر آخرت کا عیش اور ہم نے یہ تاویل اس لیے کی کہ ابو ذر غفیر کی حدیث یوں آئی ہے جس نے لا الہ الا
 اللہ کہا وہ نہت میں جاوے گا اگر چہ دنیا چوری کرے اور عبادہ بن صامت کی حدیث میں ہے کہ صحابہ نے بیعت
 کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ چوری نہ کریں گے نہ زنا کریں گے نہ اور کوئی گناہ پھر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تم میں کسی پورا کرے اپنی بیعت کو اس کا تو ثواب اللہ پر ہے اور جس سے کوئی خطا ان
 خطاؤں میں سے ہو جاوے پھر اس کو دنیا ہی میں سزا ملے گی اور اللہ کا کفارہ ہو اور عود دنیا میں سزا نہ ملے
 تو آخرت میں خدا کو اختیار ہے چاہے اس کو معاف کرے چاہے عذاب دے تو یہ دونوں حدیثیں ہم انہی نظائر
 کے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے **إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ وَلَئِنْ غَفَرَ مَا دُونَ ذَلِكَ لَمَنْ يَشَاءُ** لایغفر
 اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا شرک کو اور سوا شرک کے اور گناہ بخشد گی جس کے چاہے اور اجماع اہل حق کے اس بات پر
 کہ زانی اور چور اور قاتل اور سوا ان کے اصحاب کیا کر جو شرک اور کفر میں مبتلا نہ ہوں مومن ہیں مگر ایمان انکا
 ناقص ہے اگر توبہ کریں گے تو گناہ معاف ہو جاوے گا اور جو گناہ کرتے کرتے مرینگے تو خدا کے اختیار پر ہے

چاہے انکو بخش دیوے اور جنت میں لے جاوے اور چاہے گناہ کے برابر عذاب دیکر پھر جنت میں لے جاوے
 کہے ہیں کہ اس حدیث کی تاویل پر اور جو حدیث اسکو مشابہ آئی ہے پھر یہ تاویل ملاحظہ فرمائیے اس حدیث میں نہیں نہ
 استعمال ہو اور جب دو حدیثیں ایسی وارد ہوں کہ ظاہر ان میں اختلاف ہو تو انکی تاویل کرنا ضروری ہو اور جمیع
 وجہیں پر اور مضبوطی سے اس حدیث کو سمجھنے کیون بیان کیے ہیں کہ جو شخص زنا کرے اسکو حلال جائز یا جو بی کرے اسکو
 حلال جائز تو وہ مومن نہیں کیونکہ حلال جائز یا شرعی حرام کو با اتفاق علماء کافی ہے اور جس اور ابو جعفر طبری نے کہا
 مومن نہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ قلعہ لعین کا قابل نہیں رہتا کہ مومن اس کا دوست اور کہیں اور سنی ہو تا ہے
 برہنہ لقب کا جیسے زانی یا چور یا لوٹیر یا شرب الی کا اور ابن عباس سے منقول ہو کہ اسکو دل سے ایمان کا نور جاتا رہتا اور
 اور اسباب میں ایک حدیث مرفوعہ بھی آئی ہے اور مہلکے کہا اسکی بصیرت اسکی عبادت میں جاتی رہتی
 ہے اور زہری نے کہا یہ حدیث اور جو حدیثیں اسکی مثل آئی ہیں ان پر ایمان لانا چاہیے اور جس مطلب پر آمین
 ہیں اسکی پروا نہ کرنا چاہیے اور اسکو سمجھنے میں زیادہ غور کرنا چاہیے کیونکہ ہمیں اس کے سننے معلوم نہیں
 اور کہا انہوں نے جلالہ ان حدیثوں کو اور سطور جیسے لکھے لوگوں نے جلالہ یا انکو اور بعضوں نے اس حدیث کے
 معنی میں اور اقوال بیان کیے ہیں جو ظاہر نہیں ہیں بلکہ بعض غلط ہیں اس لیے میں نے انکو نقل نہیں کیا اور
 یہ اقوال جو بیان ہوئے سب محتمل ہیں اور صحیح ہی معنی ہے جو ہم نے سب سے پہلے بیان کیا۔ امام بخاری نے اپنی
 صحیح میں اس حدیث کے سننے ہی بیان کیے ہیں کہ وہ مومن کامل نہیں ہوتا اور آمین ایمان کا نور نہیں رہتا
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا یَزِنُ الذَّالِمُ وَ لَا یُغْنِیْہُ
 الْحَدِیثُ یَنْ کَرَّمَہُ ذِکْرِ النَّجْبَةِ وَ کَرَّمَہُ ذِکْرُ ذَاتِ شَرَفٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شُبَّانٍ حَدَّثَنِی یَعْقُوبُ
 الْمُسَیَّبِيُّ اَنَّہٗ سَمِعَ بَرَّعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 بِمِثْلِ حَدِیثِ ابْنِ بُکَیْرٍ هَذَا اِلَّا ذِکْرَ النَّجْبَةِ ثُمَّ حَمَّہُ بِرِوَاۓ ابْنِ ہُرَیْرَہٗ وَ اِیْہِی حَیْہِہٖ اَوْ بَرَّعَہٗ اَسْر
 مِنْہِہٖ بِرِوَاۓہٗ اَوْ لَوْ عَمَدَہٗ لَیْزُہٗ بِہٖ اَسْرَہٗ اَوْ دُوسَرِہٗ اَسْرَہٗ مِنْہِہٖ ابْنُ شُبَّانٍ کُلُّہٗ بِالْکُلِّ ذِکْرُہٗ لَیْسَ بِہٖ ۔
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِمِثْلِ حَدِیثِ یَعْقُوبِ بْنِ الرَّحْمَنِ عَنْ
 ابْنِ بُکَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ ذِکْرَ النَّجْبَةِ وَ کَرَّمَہُ ذِکْرُ ذَاتِ شَرَفٍ ثُمَّ حَمَّہُ اَسْر
 رِوَاۓہٗ مِنْہِہٖ ابْنُ شُبَّانٍ کُلُّہٗ اَسْرَہٗ اَوْ دُوسَرِہٗ اَسْرَہٗ اَوْ لَوْ عَمَدَہٗ لَیْزُہٗ بِہٖ اَسْرَہٗ اَوْ دُوسَرِہٗ اَسْرَہٗ مِنْہِہٖ ابْنُ شُبَّانٍ کُلُّہٗ بِالْکُلِّ ذِکْرُہٗ لَیْسَ بِہٖ ۔
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کُلُّ طُغْرَاۃٍ یُشْرَکُ بِمِثْلِ حَدِیثِ الزَّہْرِیِّ غَیْرَ اَنَّ الْعَلَاءَ وَ صَفْوَانَ بَنَیْ سُلَیْمَ

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاہل باقرین جہنم ہونگی وہ تو زنا ستانق ہے اور جہنم ایک جہنمست ہوگی اذن
 چاروں میں سے تو اس میں ایک ہر نفاق کی خود ہی بہانہ کہ جسکو چھوڑ دیکر ایک قریہ کہ جب بات کرے تو نہ چھوڑ
 برے دوسرے جہاں قرار کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرے جہاں وعدہ کرے تو پورا نہ کرے چوتھے جہاں اگر کرے
 تو ناحق چلے اور خوفان جوڑے **فت** اور بعضی روایتوں میں یہ ہے جہاں سبکی پاس امانت رکھی جاوے
 تو خیانت کرے تو وہی نہ کہا اس حدیث کو علما نے منقول کہا ہے اس وجہ سے کہ کبھی چھٹتین اس مسلمان بڑا
 باہلی جاہلین میں جو یقین کہتا ہے ارکان ایمان پر اور اجماع کیا ہے غلام نے اس بات پر کہ جو شخص دل سے
 یقین رکھ کر اور زبان سے اقرار کرے ایمان کے ارکان کا یہ یہ چاروں کام کرے تو وہ کہ فرہین نہ منافق ہے
 جو ہمیشہ جہنم میں رہیگا کس لیے کہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام نے یہاں یون میں یہ چاروں چھٹتیر
 موجود تھیں تو تحقیق غلام نے یہ کہا ہے کہ وہی صحیح اور مختار ہے کہ یہ چھٹتین یقین کی ہیں اور حدیث کا
 مطلب یہ ہے کہ جس شخص میں چھٹتین ہیں وہ مشابہ ہر منافقوں کے ان خصائل میں اور اخلاق میں کہ
 نفاق یہی ہے کہ ظاہر باطن کے خلاف ہو اور جس شخص میں یہ چھٹتین ہونگی اور کما ظاہر باطن کے خلاف
 ہوگا اور کما نفاق اور انہی لوگوں کے حق میں انکرے گا جن کو وعدہ کرے گا یا گنہگار کرے گا یا جہاں لے گا
 یا امانت لے گا اور اسلام کے عقیدین یہ نفاق انکرے گا کیونکہ اسلام میں اس کا ظاہر باطن کے خلاف میں
 نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ان حضراتوں کا کہنے والا الیہ منافق ہے جو
 کا فر ہو جائے جس کی سزا ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے اور جو فرمایا کہ وہ زنا ستانق ہوگا اس پر یہ غرض ہے کہ بہت مشابہ
 ہوگا منافق کے ان حضراتوں کے سب سے بعض علما نے کہا ہے یہ حدیث اس شخص کے باب میں ہے جس کو چھٹتین
 وقوع میں آتی ہوں لیکن جس کو ظاہر باطن میں ہر جا میں وہ اس میں داخل نہیں ہے اور یہی مختار ہے حدیث کے
 معنی میں اور امام ابو نعیم شریعتی نے علما سے اس پر یہ منقول کیے ہیں کہ مراد حدیث میں عمل کا نفاق ہے نہ اعتقاد
 کا نفاق اور ایک جماعت علما نے کہا ہے کہ مراد اس حدیث میں وہ منافق ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
 میں تھے اور انہوں نے چھوٹے چھوٹے اپنا ایمان ظاہر کیا تھا اور دین کی امانت میں خیانت کی تھی اور وعدہ کیا تھا اور
 کی مراد یہ خلاف وعدگی کی اور لڑائی جہاد کے میں ناحق کی پیروی کی اور یہی قول ہے سید بن جبیر اور عطاء
 بن ابی رباح کا اور جرج کیا اسی طرف حسن بصری نے اگرچہ پہلے اس کے خلاف پر یہی منقول ہے ابن عباس اور
 ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور انہوں نے روایت کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قاضی عیاض نے کہا

ہمارے بہت سی امام اسی قول کی پیروی کرتے ہیں اور خطابی نے ایک قول نقل کیا وہ یہ ہے کہ مقصود اس حدیث سے یہ ہے
 ہے مسلمان کو کہ وہ ان جھوٹوں کی عادت نہ دے ورنہ خوف ہے کہ حقیقت منافق ہو جاوے گا اور حکایت کی خطابی نے
 کہ یہ حدیث واسطہ ہوئی ہے ایک خاص منافق کے باب میں اور حضرت کا قاعدہ تھا کہ آپ صاف یوں فرماتے تھے
 منافق ہے بلکہ اشارہ کرتے جیسے اپنے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ایسا کرتے ہیں **میں** کہتا ہے اسے بل
 جلالت نے مجھے الہام کیا کہ حدیث میں کوئی اشکال نہیں ہے اور نہ اس میں تاویل کی ضرورت ہے بیشک جس شخص میں
 یہ چاروں باتیں جمع ہوں گی اور وہ ہمیشہ ہی کرتا ہو کہ بات بہتر وقت جو چھوڑے ہو کہ اس کے توڑ ڈالے لڑتے وقت
 ناحق چلے امانت میں خیانت کرے تو وہ کچھ منافق ہو گا کس لیے کہ دین کی باتوں میں بھی وہ بھی کرے گا زبان
 سے اقرار کرے گا پر دلیمن خلاف ہو گا دین کے احکام میں بھی خیانت کرے گا اس لیے کہ اس کا تو یہ قاعدہ ہو گیا ہے
 یہ نہیں کہ کہی کہی اوس کے یہ باتیں سرزد ہوں اور وہ اپنے شہر سے دور ہو اس صورت میں ادا حدت کذب و
 غیرہ پر سب قضا یا کلیہ ہو گئے ذخیرہ اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص جو ہمیشہ یہ قاعدہ ہو مومن نہیں ہو سکتا تھا
 میں ہے کہ منافق دوست میں ایک یہ کہ دلیمن کفر و سرک زبان اسلام کا اقرار کرے حضرت کی وقت میں جو
 منافق تھے سبط کے تھے دوسرے یہ کہ دلیمن کفر نہیں بلکہ اسلام ہے لیکن سب سے اعتقاد اور فسق و
 فجور میں گرفتار اس حدیث میں دوسری قسم کا اتفاق ہوا ہے یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بدکاروں
 سے بچتا ہے چنانچہ ان کا مول میں گرفتار نہ تو اسلام کا لطف اوس میں کچھ ظاہر ہوا اس واسطے کہ اوس کو منافق نہ
 اتھے **عَلَيْكَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّهُ الْمُنَافِقُ ثَلَاثٌ**
اِذَا اَحَدَتْ كَذِبًا وَاِذَا اَوْعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اُلْتُمِنَ خَانَ تو حجاز ابو ہریرہ سے روایت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بات کرے تو جھوٹی طیب وعدہ کرے تو خلاف
 جب امانت لیو تو خیانت کرے اوس میں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اَيُّهُ الْمُنَافِقُ ثَلَاثَةٌ اِذَا اَحَدَتْ كَذِبًا وَاِذَا اَوْعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اُلْتُمِنَ خَانَ اور ابی ہریرہ نے
عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُجَذِّدٍ ثَلَاثٌ اَيُّهُ الْمُنَافِقُ ثَلَاثٌ اِذَا اَحَدَتْ كَذِبًا وَاِذَا اَوْعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اُلْتُمِنَ خَانَ
 وَاِذَا اُلْتُمِنَ خَانَ اور ابی ہریرہ نے فرمایا منافق کی نشانیاں تین ہیں اگرچہ روزہ رکھو اور نماز پڑھو
 اور اپنے تئیں مسلمان کہو **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ**
بِجَازِي بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُجَذِّدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ وَنَزَعَ عَنْهُ اور ابی ہریرہ نے فرمایا منافق کی نشانیاں تین ہیں اگرچہ روزہ رکھو اور نماز پڑھو اور اپنے تئیں مسلمان کہو

گذرایا وَمَنْ كَانَ مِنَ الْكُفَرَةِ لَئِنْ يَأْكُلُوا ترجمہ جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر
 کہا اور مسلمان کا بیان عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكْفَرْنَا النَّبِيَّ
أَحْكَامًا فَقَدْ بَايَعْنَا أَحَدَهُمَا ترجمہ عید بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دو ذوق میں کہ کسی پر ضرور پڑے گی **ف** یعنی اگر وہ کافر ہو جوقیت
 میں جب کہ کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو اس وقت کفر کہہ دے پر بیعت ٹریچا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی
 اپنی زبان کو روکی رکھے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اس پر بیعت چرے اور خدا کے غضب میں گرفتار
 ہو مان بون کہنا مسنیقہ نہیں کفران بخیر کافروں کے کام کرتا ہے اگر اس کے عمل میں کے خلاف ہوں اور
 اگر کسی کا کفر بیل قطعی ثابت ہو گیا ہو اور ضروریات دین کا وہ انکار کرتا ہو تو اس کو شوق کو کافر کہے تاکہ کوئی اس کی راہ
 پر نہ چلے اور شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جس کو اس نے اس میں ملحد فقیر ظاہر ہے میں کہ شریعت محمدی پر ہستی میں
 بیشک وہ کافر ہیں **نہ** متحکم کہتا ہے ہمارے زمانے میں ایک یا فرقہ مسلمانوں میں بہر پیدا ہوا جو جن
 کو نیچری کہتے ہیں وہ گو عقل کے تابع اپنے تئیں کہتے ہیں عقل سلیم سے ہمہ نہیں کہتے وہ تمام ضروریات دین پر
 فرشتوں کا شیطان کا وحی کا معجزات کا انکار کرتے ہیں نماز روزہ کو لغو اور بیکار خیال کرتے ہیں وہ بلاشبہ
 کافر ہیں اور کافر ہی کیے سخت کہ اگر کوئی مسلمان ان کے کفر میں شبہ کرے تو میں خدا ہوں کہ میں نے خود بھی
 کافر نہ ہو جاؤں۔ امام نووی نے فرمایا کہ اس حدیث کو بہی بعض علمائے شکلات میں کو خیال کیا ہے اس لیے کہ اس کے
 ظاہری معنی مراد نہیں کیونکہ اہل حق کا نہ سب سے کہ مسلمان گناہ کرنے سے جسے قتل یا زنا کرنے سے کافر نہیں ہوتا پس
 اسے طرح اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہنے سے بھی کافر نہ ہوگا جب تک دین اسلام کے بطلان کا اعتقاد نہ کرے اور جہاں
 معلوم ہوا تو حدیث کی تاویل کو ضرورتوں سے کی گئی ہے ایک یہ مراد وہ مختصر ہے جو اس بات کو درست جائے اس
 صورت میں کفر پٹن سے یہ مراد ہوگا کہ وہ کہندے والا خود کافر ہو جائیگا کیونکہ مسلمان کو کافر کہنا درست جانتا ہو جس کے
 یہ کہ مراد کفر پٹن سے یہ ہو کہ اس کا گناہ اور عیب کہندے والی پر لوٹ جاوے گا تیسرے یہ کہ حدیث مجمل ہے اور ان خارج پر
 جو مسلمان کی تکفیر کرتے ہیں اور اس تاویل کو قاضی عیاض نے امام مالک سے نقل کیا ہے اور یہ ضعیف ہے اس
 لیے کہ اہل حق کے نزدیک خارج بھی اور اہل بعث کی طر کافر نہیں ہیں یہی مذہب صحیح اور مختار ہے جو حق
 ادیل سے یہ کہ مراد پٹن سے یہ ہے کہ انجام اس کا کفر ہوگا اس لیے کہ گناہ کو یا کفر کا قاصد ہے اور جو شخص گناہ کرتا
 وہ سب کے گناہ ہوں کی نحوست اس کو کفر تک لیا جو اسے اور کوئی یہ اس تاویل کی وہ روایت جو ابو عبد اللہ اسفرا

نے اپنی کتاب مخرج علی معجزہ سلم میں لکھا کہ پہلا گروہ شخص جب کہ اس نے فرمایا کہ حقیقت میں کافر ہو تو غیر درگزر نہ کرنا
 اور لکھا اس پر اور ایک روایت میں ہے جو بیان پہرہائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر کفر واجب ہو گیا یا جو بیان
 تاویل پر ہے کہ مراد پہلے سے اس کی تکفیر کا اہتمام ہے نیز اس کے جواب میں کہ کافر کہا اور وہ کافر نہیں تو گو یا پھر
 نے خود اپنی تکفیر کی اس لیے کہ کہنے والا ہی مثل اس کی ایک مسلمان ہے انتہا انا للہ والنوی حکم ابن عمر
 یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اقصیٰ قال لا خیرہ لکما فرماتے ہیں کہ کافر ہے
 احدھما ان کان لکما قال لا خیرہ لکما ترجمہ عبد السمیع بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بہائی کو کافر کہہ کر پکارے تو کفر آجاء و نون میں سے ایک پر اگر وہ شخص جب کہ اس نے
 پکارا کافر ہے تو غیر (کفر اس پر ہو گیا) ورنہ لوٹ اور لکھا پکارنے والے پر حکم اے ذی الذکر سمیع
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس من رجل ادعی الغیر لیسہ و هو یعلم انہ الا کفر و
 من ادعی ما لیس لکما لیس من التکذیب و من دعا رجلاً بالکفر و قال عذرت
 اللہ و لیس کذلک الا حار علیہ ترجمہ ابو نعیم غسانی (جند بن جنادہ یابری) سے روایت ہے کہ پہلا
 نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ (فرمایا جو شخص اپنے نہیں بتا کہ کسی کا اور جانتا ہو کہ اس کا بیٹا نہیں ہے
 (یعنی اپنے باپ کو سوا کسی اور کو باپ بتلا دے جان بوجہ کر) تو وہ کافر ہو گیا ف نودی نے کہا اس کی تاویل دو
 طرح ہے ایک تو یہ کہ مراد وہ شخص ہے جو اس کو حلال اور جائز جانے دے دوسرے یہ کہ کفر سے مراد کفر شرعی نہیں ہے
 جو مخالف ہے اسلام کے بلکہ کفر سے مقصد کفران ہے یعنی ناشکری اور احسان فرمونی اس لیے کہ باپ کا حق اس نے
 فراموش کیا اور غیر کو باپ بنایا اور اس کی نظیر دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا عذر تو نکوہ کفر کرنی ہیں نیز ناشکری
 کرنی ہیں خاندان کی انتہا ف اور جس شخص نے دعویٰ کیا اور من چیز کا جو اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے
 اور بتا لیسے نہ ٹھکانا اپنا جہنم میں ف اس کی نہیں ہے نیز وہ جانتا ہے کہ یہ میری نہیں ہے خواہ تو میری
 کسی کی بنو یا نہ ہو اس پر دعویٰ کرے کہ میری ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے نیز ہمارے اور طریقے پر نہیں ہے کہ تو
 اسلام کی شان سے جو ہر نادعویٰ کرنا بہت بعید ہے جیسے باپ بیٹے سے کہتا ہے تو میرا نہیں ہے نیز میری وضع اور
 جال پر نہیں ہے اور جہنم میں ٹھکانا بنائے تو یہ غرض ہے کہ سنا اس تصور کی جہنم ہے پہلا اگر خدا چاہے تو معاف
 کر دے اور تو یہ سبھی معاف ہو سکتا ہے (نودی) اور جو شخص کہے کہ کافر ملادو ملادو یا خدا دشمن کہے
 پہرہ (جب کہ اس نام سے پکارا) ایسا نہ ہو (یعنی کافر نہ ہو) تو وہ کفر ملٹ اور لکھا پکارنا تو اسے پہرہ

جہنم میں ٹھکانا
 اپنا جہنم میں
 ٹھکانا بنانا
 کفر ہے

حال اچانک میں غیب سے آیا یہ وہو یَعْلَمُ ترجمہ جو شخص اپنے باپ سے بہرہ وادی اور نفرت کرے اور دوسرے
 کو باپ بنا دے وہ جان بوجھ کر اوس کے ایمان کا حال **عَنْ اَبِيهِ** کہہ دینے سے کہے کہ اِن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا تَنْتَبِہُوا عَلٰی اَبَائِکُمْ فَمَنْ نَهَضَ عَنْ اَبِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
 امیر مصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ست نفرت کرو اپنی باپوں سے (یعنی اپنی باپ کو باپ کہہ دے دوسرے کے باپ یا ست
 بنا دے جو شخص نفرت کرے اپنی باپ سے وہ کافر ہو گیا) (اس کے معنی اور پر گزر چکے) **عَنْ اَبِیْہِ** اِنَّمَا
 اَلْحٰی بِیَادِیْہِ لَکَیْنِیْتَ اَبَا بَکْرٍ لَّکَ مَا هٰذَا الَّذِیْ صَنَعْتُمْ اِنْ سَمِعْتُمْ سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَّاصٍ
 یَقُوْلُ مِمَّ اَذْنُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَہُوَ یَقُوْلُ مِنْ اَدْعٰی اَبَا بَکْرٍ لَّکَ مَا
 عَلِیْہِ اَبِیْہِ یَعْلَمُ اَللّٰہُ عَلِیْہِ اَبِیْہِ فَا تَجِدُوْہُمْ یَقَالُ اَبُو بَکْرٍ لَّکَ مَا سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ترجمہ ابو عثمان (ہندی عبد الرحمن بن مل) سے روایت ہے جب یہ یاد کا دعویٰ کیا گیا **ف** اصل میں یہ یاد
 بیٹا تھا عبید لفتحی کا اور یارون میں سے تھا حضرت علی کے بہرہ وادی کے اس کا اپنی باپ ابو سفیان کا لطفہ قرار دیا
 اور زیاد نے قبول کر لیا اور معاویہ کا بیٹا بن بیٹھا **ف** تو میں ابو بکرہ سے دیا (زیاد ان کا ماوری بہا لی
 تھا) اور میں نے کہا یہ تم نے کیا کیا (یعنی تمہاری بیٹائی نے) میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے میرے
 کان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس نے اسلام میں آنکھ اپنے باپ کے سوا اور کسی کو
 باپ بنایا تو جنت اوس پر حرام ہے **ف** اگر وہ اس امر کو درست جانے کرے یا اس کے فعل کی جزا یہ ہے کہ جنت
 حرام ہو گا اوس پر اور ست حبیب چہر لوگ جنت میں داخل ہونگے پھر خدا چاہے تو یہ جزا اوس کو دیوے یا عاف کر دے
 (نذوی) **ف** ابو بکرہ نے کہا میں نے خود سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** پھر ابو بکرہ نے گناہ
 کی وجہ سے زیاد سے منہ چھوڑ دیا اور تم کہا لی کہ زیاد کو کہی بات نہ کرونگا (نذوی) اسراج الودج میں ہے کہ لوگوں نے
 اس باب میں بڑی ڈھیل کی ہے یہاں تک کہ بعض لوگ دوسروں کی اولاد میں بہن بیٹھے بہن اور وہ جانتے ہیں کہ
 ہم ان کی اولاد میں نہیں اور بادشاہوں اور امیروں اور نوابوں میں حرام کی نسل بہت پہلی ہے اور باوجود اس کو وہ
 اپنی ٹہنیں نسبت دیتے ہیں باپوں کی طرف حالانکہ وہ اولاد میں اپنی ماؤں کی اور باپ کی اولاد نہیں ہیں اور بعض
 نے اپنی ٹہنیں سید بنا لیا ہے دنیا کے طمع سے حالانکہ وہ نبی فاطمہ نہیں ہیں اور وہ جانتے ہیں اس بات کو لیکن دنیا
 کی وجاہت اور عزت کو خیال سے یہ طوفان چڑھتے ہیں اور اکثر ایسی طاقت اور تباہی میں آسیر اور غفلت جاتی ہیں
 آسیر و اپنی شان بڑھانے کے لیے اور غفلت سپہ کمانے کے لیے اور یہ نہیں ہے مگر شیطان کے تسلط سے جس سے

اُن کے عقول کو سیٹ دیا ہے اور گراہ کر دیا ہے خدائیکہ اہل ہدایت کے **عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ بَكْرِ**
كَلِمَاتٍ يَقُولُ سَمِعْتُهُ اُذْ نَأَى دَعَا فُلَانِي مُحْتَدًا اَصْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ يَقُولُ مَنْ اَدْعَا اِلَى
غَيْرِ اِيْمَةٍ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّكَ غَيْرُ اِيْمَةٍ وَالتَّجَنُّدُ عَلَيْهِ حَكْمٌ ترجمہ سعد اور ابوبکر و دونوں سرورین
 ہے ہنر سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں نے سنا اور دل سے یاد کیا آپ فرماتے تھے جو شخص باپ بنا دے کسی
 اور کو اپنے باپ کو سوا تو جنت اس پر حرام ہے نیز روکا جاوے بجاوے جنت سے **ف** تراویہ کہ اپنا بی باپ دوسرے
 کو بنا دے نیز اس کے نظریے از تین کہے اور شفقت کی راہ سے دوسرے کو باپ کہہ سکتا ہے **بَابُ بَيَانِ**
قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسَابًا لِّسَلَامٍ فُسُوْقٌ وَقَالَ كُفْرُ سَلَامَانَ كَوَالٍ دِيَارٍ اَكْثَرُ اَنَّهُ هُوَ اور
 اس کے لڑکا کفر ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاكِبُ**
السُّلَمِ فُسُوْقٌ وَقَالَ كُفْرُ رُبَيْبٍ كَلْبِي وَارِثٌ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ وَلَيْسَ فِي خَلْدٍ بَيْتٍ سُنْغَبَةٍ يَقُولُ رُبَيْبٌ كَلْبِي وَارِثٌ
 ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سرورین ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان کو گالی دینا (یا اور کا عیب بیان
 کرنا) فتنہ ہے (یعنی گناہ ہے) اور ایسا کرنے والا فاسق ہو جاتا ہے) اور اس کے لڑکا کفر ہے **ف** نودی نے
 کہا سلمان کو ناحق برا کہنا حرام ہے باجماع است اور ہر کافر تکب فاسق ہے لیکن سلمان سے لڑکا کفر نہیں ہے
 اہل حق کے نزدیک جیسے ہم اور یہ کسی جگہ بیان کر چکے تو حدیث کی تاویل کسی طرح ہے ایک یہ کہ ہر کافر ہر
 لڑکے دوسرے کہ کفر سے مراد ناشکری ہے نہ کفر شرعی نیز یہ کہ انجام اور کا کفر ہے چوتھی یہ کہ یہ فعل ہر کافروں کا
 لہذا جہاں جہاں میں ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے برودھن کے نسخ کی اور جو انکی مثل ہیں اہل ہدایت اور شرک اور تقیید
 میں سے جو برا کہتے ہیں صحابہ اور علماء اہل سنت اور دلیل ہے اُن لوگوں کے کفر کی جو مسلمانوں سے
 لڑتے ہیں جیسے خارج اور فہمب اور شیعہ اور عقیدین اپنے اپنے مذہب کی حمایت میں مترجم کہتا ہے اس
 حدیث پر مسلمانوں کو التفات کرنا چاہیے اور ذری ذری بات پر جو یہ مسلمانوں سے لڑائی پرستند ہو جاتے
 ہیں تو دیکھنا چاہیے کہ یہ لڑائی اذکار درجہ کہاں تک پہنچائی ہے ایک امر متبیہ است کہ یہ لڑکے اپنے تئیں
 کافر بنانا انتہا کہ جہل اور غلو ہے خدا بجاوے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
بِمَثَلِهِ ترجمہ دوسری روایت میں عبد اللہ بن مسعود سے اسی ہی ہے **عَنْ جَبْرِ بْنِ قَالَ قَالَ لِي**
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ اَنْتَ نَحْبُتِ النَّاسَ لَمْ يَزَلْ يَتَعَبَّدُ لِي كَمَا

ترجمہ سعد اور ابوبکر و دونوں سرورین ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان کو گالی دینا (یا اور کا عیب بیان کرنا) فتنہ ہے (یعنی گناہ ہے) اور ایسا کرنے والا فاسق ہو جاتا ہے) اور اس کے لڑکا کفر ہے

نسب میں طعنہ کرنے والے پر اور سب پر چلا کر روئے والے پر کفر کا اطلاق **عَنْ** اَوْ هَكَذَا قَالَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثنان في الناس هما جحر كهر الطعن في النسب التباينة
 على الميت ترجمہ ابورہ سہروردی ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بائیں لوگوں میں موجود ہیں اور
 وہ کفر میں ایک طعنہ کرنا نسب میں **ف** نیز کسی کی ذات پر تہہ لگانا کہ وہ شریعت نہیں ہیں یا اون کا خاندان
 برا ہے یا لٹوڑی کے خیر میں یہ سب کافروں کی تقلید ہو کہ جو کہ عرب کے کفار زمانہ جاہلیت میں اپنی حسب نسب پر
 بڑا فخر کرتے تھے اور دوسروں کی نسب پر طعن تشنیع کرتے تھے مسلمانوں کو یہ گمراہیات مزارعہ نہیں اسلام پر سب
 بنی آدم ہیں اور فضیلت اور بزرگی علم اور اعمال صالحہ سے ہے اور قیامت میں بھی ہر شخص کو اس عمل کا کام آویں گات
 اور نسب کچھ کام نہ آئیگا جیسے دوسری حدیث میں صاف مخرج ہے **ف** دوسری چلا کر زمانہ جاہلیت پر اس کے
 اوصاف بیان کر کے جسکو نوہ کتہ ہیں **ف** لڑی نے کہا اندونوں کے کفر سے کسی میرا دوسرے کہ وہ
 کافروں کے فعل میں اور جاہلیت کے عادات میں یا وہ ٹوڑی ہوتے ہیں طرف کفر کی یا اور کفر ان نعمت ہو اور
 ناشکری یا حلال جان کرنا ان کا سون کو وہ تباہی کفر ہے اور اس حدیث کو بڑی برائی نکلی فوضہ کی اور نسب
 میں طعن کرنا اس کے باب میں مشہور حدیثیں آئی ہیں **باب** التباينة العبد الاكبر
 كاذبا عظام اپنے سولی کے پاس سے پہاگ جاوے او سکو کا فر کہنا **عَنْ** مَنصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ
 الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْالِيَهُ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَنْجِمَ
 إِلَيْهِ فَقَالَ مَنصُورٌ قَدْ رَأَيْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ أَمْرُهُ أَنْ يُرَدَّى
 عَنِ هَذَا بِالصُّكْرِ ترجمہ مسند بن عبد الرحمن (اشل غدا بی بصری فقہ کہا او سکو احمد بن حنبل اور
 یحییٰ بن سعید نے اور ضعیف کیا او سکو ابو حاتم نے) سنا شعبی سے انہوں نے سنا جریر سے وہ کہتے تھے جو عظام
 اپنے مالکین کے پاس سے پہاگ جاوے وہ کافر ہو گیا (یہاں کفر سے مراد ناشکری ہے کیونکہ اس نے اپنے مالک کا حق
 ادا کیا) حبیب تک لڑ کر نہ آوے اوں کے پاس منصور نے کہا تم خدا کی یہ حدیث تو مرفوعاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مروی ہو (پر میں یہاں موقوفاً بیان کی جریر کا قول) لیکن کچھ برا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مجسوس روایت
 کی جاوے اس جگہ بصری میں **ف** یہ منصور نے خاص خاص لوگوں سے کہہ دیا اور مرفوعاً روایت کرنا انہوں
 نے اس سے پُر جانا کہ بصری میں اُس نے اسے میں خراج کا زور تھا جو گناہ کبیرہ کہ فریاد لے کو کا فر کہتے ہیں اور ہمیشہ کے
 جہنم کا مستحق کرتے تو منصور کو ڈر ہوا کہ میں خراج اس حدیث کو سند نہ بکھڑیں اور اگر ہم خراج کا نہ رہا

ل
اثنان

ت
تلقیہ

یہ

رواہ عن رسول اللہ

اور کا اعلان بیان کر چکے ہیں (نوی) **عَنْ جَدْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَيْمًا عَبْدُ الْكَوْكَبِ يَنْتَ مِنْهُ الدِّمَاءُ ترجمہ حریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو غلام بہاگ جاوے اور اس کے ذمہ اگر گیا (یعنی اسلام کی پناہ مانگ رہی یا پہلے جو اس کی رعایت ہوتی تھی وہ نہ ہوگی)
 مالک کو اختیار دیا جاوے گا اور اس کی ضرب اور حبس کی **عَنْ جَدْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
إِذَا اكْتَبَ الْعَبْدُ لَكَ تَقَبَّلَ لَهُ صَلَوةُ ترجمہ حریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 غلام بہاگ جاوے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی **ف** امام مازنی نے اس کی تاویل کی ہے اور قاضی عیاض
 نے انہی پیروی کی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث محمول ہے اس غلام پر جو پہلے گئے کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہے اور اس کی توبہ
 قبول نہیں اور شیخ ابو عمرو نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ خواہ وہ حلال سمجھے یا نہ سمجھے اور اس کی نماز قبول
 نہیں اور قبول نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ نماز درست نہ ہو کیونکہ قبول نہ ہونا باعث ہے سقوط ثواب کا اور صحیح
 نہ ہونا باعث ہے وجوب قصا کا نوی نے کہا یہ کلام بیشک عمدہ ہے اور ہمارے جمہور علمائے کہا ہے کہ مفسد
 گہر میں نماز صحیح ہے مگر ثواب نہ ہوگا اور فتاویٰ ابی نصر میں ہے دیکھا کہ عراق کے اصحاب کا یہ قول محفوظ ہے
 کہ مفسد گہر میں نماز صحیح ہے اور فرض ذمہ سے ساقط ہو جاوے گی پر ثواب نہ ہوگا ابو منصور نے کہا کہ خراسان کے
 علمائے اہل سنت اختلاف کیا بعضوں نے کہا نماز ہی صحیح نہ ہوگی **انته** **باب بیان کفر من قال مطر**
بِالنَّوْبِ کافر ہونا اس شخص کا جو کہے پانی پڑتا رہے کی گردش **عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنْجَنِيِّ**
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً الْقُبَّةِ بِالْحَدِيثِ فِي رَأْسِ سَاعِدٍ كَانَتْ
مِنْ الْكَيْلِ فَمَكَتْ أَنْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونِ مَاذَا قَالَ زَيْدُكُمْ قَالُوا اللَّهُ
وَبِرَسُولِهِ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنُونَ وَكَافِرُونَ كَمَا مَنَّ قَالَ مُطَرِّقًا
بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَإِنَّكَ مُؤْمِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطَرِّقًا يَنْتَوُونَ كَذًا
وَكُنَّا فَإِنَّكَ كَافِرٌ بِمُؤْمِنٍ بِالْكَوْكَبِ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی صبح کی ہمارے ساتھ حدیبیہ میں (جو ایک مقام کا نام ہے قریب مکہ کے)
 اور رات کو پانی پڑچکا تھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو
 تمہاری پروردگار نے کیا فرمایا اور انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول قریب جا رہا ہے آپ نے کہا اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا میرے بندوں میں سے بعضوں کی صبح ایمان پر ہوئی اور بعضوں کی کفر پر تو جس نے کہا پانی پڑا

اللہ کی فضل اور رحمت سے وہ ایمان لایا پھر اور کافر ہوا تارون سے اور جس نے کہا پانی پڑا تارون کی گردش سے وہ کافر
 ہوا میرے ساتھ اور ایمان لایا تارون پر **ث** ثنوی نے کہا اختلاف کیا علمائے اوس شخص کے باب میں
 جو کہ پانی پڑا تارون کی حرکت سے بعضوں نے کہا وہ حقیقت کافر ہو گیا اور سلام سے نکل گیا اور یہ اوس
 صورت میں کہ جب کہنہ والا تارون کو فاعل اور مؤثر سمجھتا ہو پانی برسائے کو لیے صبیحہ جاہلیت کو لوگوں کا
 اعتقاد تھا اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے اوس کو کفر میں کچھ شک نہیں اور یہی قول کیطرت جمہور علمائے
 امین اور امین امین امام شافعی اور شیخ ظاہر سے حدیث سے اور ان لوگوں نے کہا ہے اگر کوئی کہے کہ تارون
 کی گردش سے پانی پڑا لیکن اس کا اعتقاد یہ ہو کہ پانی برسانے والا اللہ ہے اور اسی کی رحمت سے پانی پڑتا ہے
 اور تارہ اگر کچھ ہو تو ایک نشانی ہے پانی پڑنے کی وہ کافر ہو گا گویا کہنا مکروہ تشریحی ہے پر گناہ نہیں
 ہمیں اور سب کو اس کا یہ ہے کہ یہ کلمہ مشابہ ہے کافروں کے کلمے کے اور شعار ہے جاہلیت کا اور بعضوں
 نے کہا کہ کفر سے مراد ناشکری ہے اور مطلب یہ ہے کہ اوس نے ناشکری کی خدا کی لیکن یہ اسی صورت میں ہے
 جب کہنہ والا تارون کو فاعل مؤثر نہ جانتا ہو اور مؤید ہے اس تاویل کی وہ جو دوسری روایت میں ہے کہ صبح
 کی بعضوں نے شکر پر اور بعضوں نے کفر پر اور ایک روایت میں ہے کہ میں کوئی نعمت اپنی بندوں کو نہیں
 دی پر بعض ان میں کے صبح کو کافر ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ آسمان سے کوئی برکت اللہ نے نہیں اوتار
 پر بعض کافر ہوئے اوس کے ساتھ تو مراد اس کے کفران نعمت ہی ہے اور نور کا لفظ جو حدیث میں آیا ہے اس
 میں بڑی گفتگو ہے خلاصہ بیان کیا ہے اس کا شیخ ابو عمرو بن اسحاق نے انہوں نے کہا نور تارون کو
 نہیں کہتے بلکہ نور کے معنی ڈوبنا یا نکلنا اور اصل یہ ہے کہ اٹھائیس تاروں میں سے ایک نکلنا تمام سال میں نہیں
 اور معروف ہے اور وہی اٹھائیس مثال میں قمر کی چنے چاند کی ہر تیرہ رات کو بعد ایک تارہ ان میں
 سے مغرب کی طرف ڈوب جاتا ہے اور دوسرا مقابل اوس کے اوس وقت مشرق میں نکلتا ہے تو جاہلیت
 کے لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ جب پانی پڑتا تو اُس تارے کی طرف نسبت دیتے جو ڈوب جاتا اور صبحی نے
 کہا کہ اوس تار کی کیطرت جو نکلتا مشرق سے ابو عبید نے کہا نور سے ڈوبنا اسی مقام پر مراد ہے پہر کبھی نور جزو
 تاروں کو کہتے ہیں نہ حاج نے کہا جو تار مغرب کی طرف ڈوبیں ان کو نور کہتے ہیں اور جو مشرق کی طرف نکلیں
 بارج کہتے ہیں اتنے قال النودی **ع** اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اَنِي مَا قَالَ رَبِّي قَالَ مَا اَنْعَمْتَ عَلٰى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ قُرْبٰنًا

مِنْ حَيْثُ يَجْعَلُ كَالْفَرْسِ كَيْفَ يُؤْتُونَ الْكَوْكِبَ وَالْكَوْكِبُ رَحْمَةً لِّرَحْمَةِ الْوَحْدَانِ سَوْدِ رَأْسِهِ سَوْدِ رَأْسِهِ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے جو فرمایا تمہارے رب نے فرمایا اس نے میں نے کوئی نعمت نہیں دی
 اپنے بندوں کو مگر ایک شے کہ ان میں سے جو کچھ کو اس کا انکار کیا اور کہنے لگے تارکوف یعنی تاروں کے پھرنے
 کو انہیں کی علت قرار دی اب تک دنیا میں ایسے ضعیف الاعتقاد نامہ لوگ موجود ہیں جو ہر شخص کی بھلائی
 برائی کو اس کے سارے کی طرف منسوب کرتے ہیں اور فخر اور شمس اور سب سے زیادہ کی حرکات کو خاص کر ان
 اور آدمیوں کے لیے مفید اور مضر سمجھتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان بڑے بڑے جسموں کو
 بیکار پیدا نہیں کیا اور چاند اور سورج کی وجہ سے ہر چیز اور فائدہ و نقصان کے ایک فائدہ بھی ہے کہ ان سے
 نباتات اور حیوانات کی پرورش میں ہے پتہ پتہ سب نباتات اور حیوانات پر بطور عموم ہے جیسے انکار یا
 پانی کی تاثیر انکار اور بانی کی طرح آفتاب اور چاند کو بھی سمجھنا چاہیے کچھ آفتاب یا چاند انسان کی طرح عقل نہیں
 رکھتے نہ جان کہ بعضوں کو نفع پہنچا دین اور بعضوں کو نقصان اور جو اجرام علویہ کو طاقت دار اور صاحب
 قوت خیال کرتے ہو تو زمین پر چاروں نے کیا مقصور کیا ہے کہ وہ کسی کو نفع اور ضرر نہیں پہنچا سکتی حالانکہ
 بنابر مہیات جدیدہ کے زمین اور آسمان دونوں میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ اہل یہی کہ زمانہ سابق میں
 جب آلات اور درہمیں ایسی نہ تھیں تو لوگوں نے صرف انہوں سے کام لیا تھا اور چنانچہ ان کی نگہوں
 نے کائنات کو یہ تھا کہ انہوں نے سات تاروں کو سارے کائنات اور باقی ثوابت اور چاند اور سورج کو بھی ایک
 ایک بارہ خیال کیا اسی طرح پانچ سیارے اور چاند اور عطارد اور زہرہ اور شمس تری اور یخ اور زحل اور چاند کے یہ جام
 نہایت بلند اور اونچے اور چمکنے ہوئے نظر آئے اور ان کی دورات ہمیشہ مختلف منازل میں زمین کے گرد پائے
 گئے اس لیے پھر پھر ہم کیا بہت سے خواص فلاسفہ اور حکما کو بھی یہ خیال گذرا کہ یہ اجسام عقل اور نفس رکھتے ہیں
 انہوں نے زمین کے مختلف واقعات اور حادثات کو جن کو اسباب پوشیدہ تھے ان سیاروں کی طرف منسوب
 کیا پھر یہ خیال پڑھتے پڑھتے یہاں تک بڑھا کہ صاحبین اور مقلدانہ اور صریح لوگوں نے چاند اور سورج اور اور
 سیاروں کی پرستش شروع کر دی اور شرک ان میں گرفتار ہو گئے اللہ تعالیٰ نے جب سلام کی روشنی دنیا میں
 پہنچائی اور یہ عقائد مٹا شروع ہوا اور حضرت زکریا نے فرمایا کہ منجھیں جو بڑے ہیں بعد اس کے جب بیات کی
 زیادہ تحقیقات ہوئی اور بڑے بڑے آلات اور درہمیں ایجاد ہوئیں تب سورتوں سے اعتقاد کی خبر اور کٹر گئی کیونکہ
 سوائے ان سیاروں کے اور کئی سیارے نظام شمسی میں معلوم ہوئے جیسے سیریز اور پالس اور جو نوا اور دبشا اور

یورانس اور آفتاب مرکز عالم ٹھہرا اور زمین بھی ان سیاروں کی طرح ایک سیارہ قرار پائے اور چاند زمین کے تابع قرار پایا پھر سارا کائنات جو ہزاروں برس سے مخمبین قائم کیا تھا اولٹ پلٹ اور جھپٹ مہو گیا اور محال ہو کہ مشتری اور بڑی سرخ اور زحل وغیرہ کی تاثیر تو خاص خاص آدمیوں پر ہوتی ہو اور سیریز اور پالس اور یورینس وغیرہ کی نہ ہوتی تو حالانکہ وہ بھی ان کی طرح سیارہ ہیں پھر محال ہو کہ زمین جس پر ہم سب استواریں اور وہ بھی ایک سیارہ ہے اس کی تاثیر ہم پر نہ ہو اور ان سیاروں کی باوصف اس قدر بعد کے ہمارے اور پر قدرت اور طاقت ہو دور کے ڈھول سہاؤ نے زمین بجا پری گھر کی مرغی ہے اس کی کوئی قدر اور منزلت نہیں اس کو کہہ دتے ہیں کوئی زمین مارے ہیں اس پر چلتے ہیں پاؤں پر روندتے ہیں پھر دور کے تارے چمکتے اور اونچے دیکھ کر مقدس اور پاکیزہ خیال کیے جاتے ہیں حالانکہ ان سیاروں پر اگر جانا ہو سکے تو صاف معلوم ہو جاوے کہ بعضے ان میں زمین کی سی سیلے اور کچیل اور غار اور پہاڑ اور زمین خود چاند میں دور ہیں کوئی بڑی بڑی غار معلوم ہوتی ہے کہ ہزار ہا صدائیل کی آہنی گہرائی ہے معاذ اللہ وہ کیسے مہیب اور تاریک ہو گا اور دور سے چاند کا وہ حسن ہے کہ مشوقوں کے منہ کو اس کی تشبیہ و تہو میں ہی حال ہو انسان کا وہ بغیر غور اور سوچ کر کیے ہو گا اور بغیر اپنے فکر کو میزان مقرر ہو جائے ہوئے ایک خیال کو جاتا ہے اور اس کا پیر ہو جاتا ہے خیر یہ تارے تو بڑے بڑے جہام میں اور چمکتے اور روشن میں خدا کی مار ان لوگوں کی عقل پر چڑھتے اور دریاؤں اور پہاڑوں اور درختوں اور جانوروں کو بوجہ میں اور ان کو اپنا معبود والک اور مشرف خیال کرتے ہیں بلکہ اپنے ماتھے سے ایک بیجان پتہ مٹی یا تانے یا چاندی یا سونیکا بنا کر اس کو پوجتے ہیں خدا کو اپنی خواہش کے موافق گڑھا کرتے ہیں ان کو آیت میں انھذا اللہ ہے اور بعض جو ان کی نسبت ذرا عاقل ہیں وہ آدمیوں اور جنوں کو پوجتے ہیں اور آدمی کی سی بے ثبات اور نا پائیدار ہستی کو معاذ اللہ خدا بنا دیتے ہیں آدمی کو خدا کا بیٹا یا محبوب خیال کر کے اس کو مقدس اور لائق عبادت کر جاتے ہیں حالانکہ وہی آدمی جب زندہ ہے تو دنیا کی کسبائت میں اور آدمیوں سے ممتاز نہ ہو کہہا تے ہیں تو پیتے وہ تیرہ کتے متروکہ تھے جس پر آدمی مرے وہ بھی مر گئے یا مر نہ لے میں پھر ان کو خدائی کے کیا علامت وہ تو ہماری طرح خدا کی ایک مخلوق ہیں اور اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے اب تک سچے خدا کو نہیں پہچانا اور اس کی عظمت اور بڑائی اور تقدس پر غور نہیں کیا ورنہ ایسی ناپاک بات کہتے ہوئے ان کو مقرر آتی اور وہ سچے مقدس خداوند کی درگاہ میں ایسی بے ادبی نہ کرتے خداوند کریم کی عظمت اس کی مخلوقات میں عذر کرنے سے معلوم ہوتی ہے زمین اس کی ایک ادنیٰ مخلوق ہے جبکہ محیط جو بیس ہزار میل اور قطر قریب آٹھ ہزار میل کے ہے پھر مشتری جو ہمارے نظام

شمسی میں ایک سیارہ ہر وہ ہماری اس زمین سے ہزار حصی ٹرا ہے اور اسکا قطر ذرا کہہ میل ہے اسی طرح نخل میں کو
 قریب چھ سو درجہ کے ٹرا ہے اور اسکا قطر نامی ہزار میل ہے اسی طرح اور سیار کچھ زمین سے بڑے کچھ چھوٹے کچھ
 زمین کے برابر ہیں ہماری زمین کو ایک چاند روشنی کے لیے عنایت ہوا ہر وہ بھی اس قدر بڑا ہے کہ اسکا قطر
 دو ہزار میل سے زیادہ ہے اور مشتری کو چار چاند اور زحل کو سات چاند اور یورینس کو چھ چاند بوجہ اسکے کہ آفتاب
 سے بہت دور ہیں عنایت ہوئی ہیں پہر آفتاب جو ان سب سیاروں کا مرکز ہے اسکی بڑائی بہت درہر کہ وہ
 ایک بلہ ہماری زمین سے تیرا ہ لاکھ حصی ٹرا ہے اور زمین سے نو کروڑ پچیس لاکھ میل بعد کہتا ہے اگر آفتاب
 کی قدر کو برابر ایک کٹڑے کو سمجھو تو زمین کی قدر ایک مٹر کے برابر ہوگی اگر آفتاب کو قریب سے توپ چوڑی
 چار سے تو زمین تک اسکا گوکہ اونیس برسین بھی نہیں پہونچے گا اب یہ سب سیارے اس آفتاب کا گرد ہوتے ہیں
 اور اس کے گرمی اور روشنی حاصل کرتے ہیں زمین کی حرکت اتقدر تیز ہے کہ ایک سو بیس گنا جلد توپ کو گولے
 سے پہر رہی ہے اور اٹھادون ہزار میل ایک گھنٹہ میں طی کرتی ہے اسی طرح اور تارکے بھی اپنی مدار پر بڑے
 سرعت اور تیزی سے گھوم رہے ہیں پہر آفتاب ان سب بڑے بڑے جسموں کو پھونکے معلوم نہیں کر کے گرد
 گھوم رہا ہے اپنا ان سیاروں کے خود ہمارے نظام میں بڑے بڑے مدار تارے میں جھکی عظمت پر
 خیال کرنے سے خدا کا خوف دلین آجاتا ہے ایک دم دار تارے کی دم و س کروڑ میل سے بھی زیادہ لمبی حساب
 کی گئی تھی اور یہ دم دار تارے ایسے تیز رو ہیں کہ انکی تیز روی خیال سے باہر ہے یہ آفتاب باہر آتے ہیں
 اور جکڑ کہاتے ہیں پہر اپنے کج و درستون میں نہایت جلد چلے جاتے ہیں ۵۵۰۰۰ سالہ میں ایک مدار
 مارہ ایسا زمین کے نزدیک آگیا تھا کہ چاند اور زمین کے بیچ میں ہو گیا تھا اور چاند کو نظر سے چھپا دیا تھا
 وہ مدار جو شمس کے منہ دو ہوا تھا زمین کے ایسا نزدیک آیا کہ زمین کی قوت جاذبہ نے اسکو چلنے پر اثر
 کیا تھا اگر وہ دم دار ہماری اس زمین سے رگڑا کہنا کہ ایک صد رہ پہونچا تو زمین سے تمام سمندرون اور
 پہاڑوں کے پانی کی ایک بوند کی طرح یا پتھر کی ایک ٹیکری کی طرح کسی زبردست اور بڑے مار پر جا پڑتی لیکر
 وہ اپنی تیز روی سے مشتری کے چاندوں کے بیچ میں سے ہو کر نکل گیا اگر ان چاندوں میں سے کوئی آپ
 نہایت تیز رو ہیں سیکو اس تیز رو مدار کو ٹکر لگ جاتی تو ایک یا دو دنوں ٹوٹ جاتے پر خدا کی نظر انہیں سب
 مخلوقات پر ہوا اور وہ سب کی نگہبانی اور حفاظت کرتا ہے اب یہ سارا ہمارا نظام شمسی ہے ان سب سیاروں
 اور دندار ستاروں وغیرہ کے خدا کے ادن مصنوعات کو مقابلے میں جو آسمان پر کجستہ معلوم ہوتی ہیں

بیتدبر و سلیقہ کی چیزیں بنا کر صد ہا نہر بنا آسمان پر چمکتے نظر آتے ہیں ہر ایک ان میں سو منزلہ ایک ایک کتاب
 کے ہے اور انہی طور پر ہر ایک کو ان میں سیارے عنایت ہو کر ہیں پس کیا کیا عجیب قدرت خدا کی ہے رات
 کو آسمان کی طرقت و مکہ پر غنہ کر کے جسے سناری و درہین کی نظر آتے ہیں وہ آٹھ کروڑ ہیں ان میں ہر ایک ایک
 آفتاب کی مانند روشن ہے اور خیال میں یوں آتا ہے کہ ایک ایسا ان میں ہر ایک آفتاب کے موافق اپنے اپنے
 جہوں میں سیاروں کو رکھتا ہے اور انکو گرمی اور روشنی دیتا ہے اسلیو شہنشاہ ہے پردہ قادری طرقت پر خداوند
 کی قدرت انسان کے فہم اور ادراک اور قیاس کو پریشان کر دیتی ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر کھنہ میں اور دم و دایرہ کو
 اور سیاروں اور لاکھوں کروڑوں آفتابوں اور سیاروں کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی بے انتہا قدرت اور
 اختیار میں ان مشیاعر عالموں کو اپنے مقرره راہوں پر چلاتا ہے اور ایک سو دس کروڑوں اور لاکھوں نہیں دیتا
 ہر ان ثابت کا بعد زمین ہر اس میں درود ہے کہ سجدہ میں نہیں آتا کوئی آدمی اس کے بعد کا حساب نہیں کر سکتا
 ستر لاکھ برس میں جتنی دور توپ کا گولہ جا دیگا نزدیک ترین ستارہ اس سے بھی زیادہ دور ہے ہر کون جسے تو
 اس کی قدرت کو جانتا ہے اور کون خدا کے کمالات کو دریافت کر سکتا ہے اب اسے خداوند عظیم الشان کی حلال
 اور بزرگی کے سامنے انسان کا کیا رتبہ ہو جو اس کی ہایک ادنی مخلوق یعنی زمین کا کثیر ہے اور وہ کس کو ہر خدا
 کا دعویٰ کرتا ہے یا جہاں یا جہاں یا دریا یا چاند یا سورج یا آدمی یا جن یا قیولی یا بنی کی پرستش کرتا ہے اور اپنے
 اسے خداوند عظیم الشان کی طرقت اپنے دل کو متوجہ نہیں کرتا اور اسکو جہو کر اور دن سو موعا ہتا ہو اور اور دن
 سے اپنی حاجتیں مانگتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **سُحُفٌ اٰیٰی** کھڑی ہے **عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اَوْ اَصْبَحَ فَرِحَ بِئِیْنِ النَّاسِ بِعَیْ
كَافٍ مِنْ بَیْنِکُمْ اللّٰهُ الْغَنِیْتُ فَيَقُولُوْنَ اَلَا لَکُمْ کِبٰی کَذٰو کَذٰو فِیْ حَدِیْثِ الْمَدِیْنِیِّ **یٰٰ بَنِیْ**
کَذٰو کَذٰو **مَرَّ حَمْدُہٗ اَبْرَہِمَ ہر دہیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے آسمان کو کوئی برکت**
نہیں اتاری مگر صبح کو ایک فرقہ ہکا انگار کر کے لگا اللہ بانی برسا پھر لوگ کہتے ہیں فلاں فلاں (مخلد)
یا فلاں یا فلاں کی وجہ سے **بانی برسا یا فلاں یا فلاں** **ناری کے سبب** **سُحُفٌ اٰیٰی** **عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ**
مُطِرَ النَّاسِ عَلٰی عَصَدِ الشَّیْءِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ الشَّیْءُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ
مِنْ النَّاسِ تَکَاکُثٌ وَ مِنْہُمْ کَافِرٌ قَالَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ **اللّٰهُ دَعَا لَہٗ رَحْمَۃً** **اللّٰهُ دَعَا لَہٗ رَحْمَۃً** **فَقَالَ بَعْضُہُمْ لَقَدْ صَدَقَ کَوْنُ کَذٰو**
و کَذٰو اَقَالَ تَنَزَّلَتْ ہٰذِہٖ الْاٰیۃُ فَاَلَا اَفْہِمُ مَعَارِجَ النَّجْوٰی حَتّٰی بَلَغَ رَجَعُوْا رَدُّکُمْ اَلَا تَرَکُمْ

وین

رَسُوْلِ اللّٰهِ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ بانی ہزار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو آپؐ فرمایا صبح کی لوگوں نے بے شک
نہ نشانی پر اور بعضوں نے کفر پر جنہوں نے شکر پر کی انہوں نے کہا یہ اللہ کی رحمت ہے اور جنہوں نے کفر کیا انہوں
نے کہا فلائی نور فلائی نور پسج ہوئی پہر یہ آیت اتری فلا اترتم بآر قع الخیر تک **ف** یعنی میں تم کہتا
ہوں "رسد و نور کی پانچھنے کی اور یہ تم اگر سمجھو تو بڑی قسم ہے اخیر تک یہاں تک کہ فرمایا تم اپنا حصہ بھی لیتے
ہو کہ چٹلاتے ہو شیخ ابو جہر سے کہا یہ فقہ و نہیں کہ یہ سب آیتیں نور کے باب میں اور ترین کیونکہ تفسیر اسکا انکا
کرتی ہے بلکہ یہ آیت و کذبون و زفت لکم انکم کذبون نور کے باب میں اور ترین اور باقی اور باب میں اور ابن
عباس سے ایک روایت میں صرف ہی آیت مذکور ہے اور اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ تم اپنا شکر یا اپنے رزق
کا شکر یا اپنا حصہ بھی لیتے ہو کہ چٹلاتے ہو خدا کی رحمت کو اور نسبت کرتے ہو روزی کی نارون کی بطرف **باب**
الَّذِينَ عَلَىٰ أَنْ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلَىٰ رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَرْنَ الْأَيَّامِ دَعَا لَهَا قَدِ وَفَّقَهُمْ مِنْ عِلْمِهِ
الْبِقَاقِ الْفَارِغِ وَفَضَلَتْ عَلَى رَحْمَتِهِمْ كَمَا بَانَ مِنْ دَاخِلِهِ اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے
عَنْ اتر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **الْمُنافِقُ يُغْضَى الْأَنْصَارُ وَأَيُّهُمُ**
حُبُّ الْأَنْصَارِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی نشانی یہ ہے کہ انصار سے بغض
رکھے اور مومن کی نشانی یہ ہے انصار سے محبت رکھے **ف** کیونکہ انصار وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں پلایا پہر طرح سے آپ کی مدد کی گویا اسلام کو جو بنے و اے اور قائم کرنے والے انصار
ہی ہیں تو ان کی محبت رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ**
حُبُّ الْأَنْصَارِ رَايَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُهُمُ آيَةُ النِّفَاقِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی نشانی ہے **عَنْ**
عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُنافِقُ كَالْخِيَارِ مِنَ الْأَمْوَالِ كَالْخِيَارِ مِنَ الْخِيَارِ كَالْخِيَارِ مِنَ الْخِيَارِ كَالْخِيَارِ مِنَ الْخِيَارِ
الْبَغْضَةُ لِلَّهِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِعَدِيِّ سَمِعْتُهُ مِنَ الْبَرَاءِ قَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ ترجمہ عدی
بن ثابت سے روایت ہے کہ ابن عباس سے سنا کہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے انصار کے باب میں کہ ان کا دوست مومن ہے اور ان کا دشمن منافق ہے اور جس نے ان کی محبت
کی اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس نے ان کی دشمنی کی اللہ اس سے دشمنی کرے گا شعبہ نے کہا میں نے عدی سے

پر چہا تم نے چند بیٹے ہار سکے انہوں نے کہا ہارنے مجھی سے یہ حدیث بیان کی **حک بن ابراہیم** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
 رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا یَغْضُ الْأَصْدَارُ رَجُلًا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَآٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْاٰخِر
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کو کہیں دشمنی نہ کریگا وہ شخص جو
 ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور قیامت پر **حک بن ابراہیم** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 لَا یَغْضُ الْأَصْدَارُ رَجُلًا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَآٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْاٰخِر ترجمہ وہی جو اور گداز پر یہ روایت
 ابو سعید خدری سے **حک بن ابراہیم** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ عَلِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَالَّذِیْ فَلَکَ الْحَبِیْبُ رَبُّ الشَّعْبِ اِنَّکَ لَعِزٌّ مُّتَّقٍ
 الْاٰخِر ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم سے پہلے کسی کو نہیں دیکھا جس کا ہر آدمی اس سے جا ملتے ہوئے ہو
 حبشہ (اسدی) کوئی جو ایک سو بیس یا تین سو یا پانچ سو یا ستر سو یا اسی سو یا سو یا سو و پچاس یا سو و اسی یا سو و پچاس یا سو و اسی
 کہا حضرت علی نے فرمایا تم سے پہلے جس نے دایہ چیرا (پیرا) وہ میں سے گھٹا نہیں (دو گنا) اور جان بٹائی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ میں نہ محبت نہ کینہ نہ جھگڑا نہ مومن اور ناسین دشمنی نہ کریگا مجھ سے
 مگر منافق حضرت علی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجاز اور بہائی اور آپ کے داماد تھے اور بچپنی سے
 ایمان لائے تھے اور آپ ان سے بہت محبت کرتے تھے جب آپ کے گھر کے تو بہت مدد کی انہوں نے آپ کی اور
 لڑائیوں میں بڑی بہادری اور جانبازی کی اور سخت کافروں کو مارا تو ان کا احسان ہر ایک مسلمان پر ہے
 اور ہر ایک مسلمان کو ان کی محبت رکھنا ضرور ہے بَابُ بَيَانِ نَقْصَانِ الْاِيْمَانِ بِقُصَصِ الطَّلَحَاتِ
 وَبَيَانِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ لِقَوْلِ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ كَقَوْلِ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ وَتَحْقُوقِ اِيْمَانِ كَقَوْلِ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ
 اور ناشکری اور حسان فراموشی کو کفر کہنا **حک بن ابراہیم** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ قَالَ یَا مَعْشَرَ النَّسَاءِ هَذَا قَدْ وَادَّیْتُمْ اِیَّیْکُمْ اِسْتَوْفَا رِزْقَ رَبِّکُمْ اِنَّکُمْ لَکُنْتُمْ
 اَهْلُ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَتُ الْمُؤْمِنِ جَذَلُہُ وَمَا لَنَا یَا رَسُوْلَ اللہِ اَکْثَرُ اَهْلِ النَّارِ قَالَ تَلْفِظْنَ
 اللَّعْنَ وَتُکْفِرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَأِیْتُمْ نَاوِصَاتِ عَقْلِ عَرَبٍ اَعْلَبَ لَدِیْ لِبَاسٍ مِّنْکُمْ
 قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَمَا نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَالذِّیْنِ قَالَ اَمَّا نَقْصَانُ الْعَقْلِ فَتَهَادَا اَمْسَ تَلِیْنِ
 تَهَادَا تَهَادَا رَجُلٍ فَمَدَّ نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَمَثَّلَ النَّیَالِی مَا خَصَّی وَتَفْطِرُی رَمَصَاتِ
 فَمَدَّ نَقْصَانُ الذِّیْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورتوں کو
 کی جماعت تم صدقہ و اور استغفار کرو کہ یہ لوگوں نے دیکھا اکثر جہنم میں عورتیں ہیں ایک عقل مند عورت

بولی یا رسول اللہ کیا سبب عورتیں کیوں زیادہ ہیں جنہم میں آپؐ فرمایا وہ لعنت بہت کرنی ہیں اور ظاہر کی
 ناشکری کرنی ہیں جن عقل اور دین میں کم اور عقلمند کو بیشکل کرنے والی تم سے زیادہ سیکوندہ کہنا وہ عورت
 بولی ہمارے عقل اور دین میں کیا کسی ہے آپؐ فرمایا عقل کی کسی نواس سے معلوم ہوتی ہے کہ دو عورتوں
 کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین کی کمی یہ ہے کہ عورت کسی دن تک (مہینہ میں) نماز
 نہیں پڑھتی (حقیقہ سے) اور رمضان میں روزہ نہیں رکھتی (حقیقہ سے) (دین میں) (نزدی
 نے کہا) اس حدیث سے بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو غریب صدقہ اور نیک کاموں کی اور استغفار
 بہت کر لینی دوسرے کہ نیکوں سے گناہ مٹ جاتے ہیں جیسے قرآن سے ثابت ہے تیسری یہ کہ خاوند کی شکرت
 اور حسان فراموشی بڑا گناہ ہے اور جنم کا وعدہ اسی گناہ میں ہوتا ہے جو کبیرہ ہو چوسی یہ کہ لعنت کرنا
 بھی ایک گناہ ہے مگر کبیرہ نہیں کیونکہ آپؐ فرمایا وہ لعنت کرنا ہیں اور صغیرہ کو بہت کرنا کبیرہ ہے اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر لعنت کرنا اور سکو قتل کرنے کے برابر ہے اور اتفاق کیا
 ہے علمائے لعنت کو حرام ہونے پر اور لعنت کہتے ہیں لعنت میں دور کر دینے اور نکال دینے کو اور شرع
 میں اللہ کی رحمت سے دور کرنے کو تو درست نہیں ہے یہ بات کہ دور کریں اللہ کی رحمت سے کسی کو جب
 تک اس کا حال اور اس کا خاتمہ کا حال یقیناً معلوم نہ ہو اس لیے علماء نے کہا ہے کہ کسی شخص خاص پر لعنت
 کرنا خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر درست نہیں بہانہ کہ جانور پر بھی جب تک انہیں شرعی سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ وہ کافر
 پر اسے یا کفر پر پڑ جائے اوجہل انہیں لعنت کرنا اوصاف کہ ساتھ تو حرام نہیں ہے خصوصیت میں لعنت
 اچھی ہے اس عورت پر جو بال جھڑی یا جڑاوی گودنا گودے یا گداوے سو کوئی عیالی پر کہلانیو اسے پر تشدد پڑے
 اور ان پر ظالمین پر نامستون پر کافرون پر جو زمین کی فضائی مٹی پر صیر جو ظلام اپنے مار کے سوا اور کبیرہ یا کشت
 جو پانچو پاپ کو سوا اور کسی کو پاپ ہنادی جو اسلام میں بدعت کا سیدہ یعنی کی ہر ذکر سے غیر وغیرہ بہت لوگوں پر
 پانچویں یہ کہ کفر کا ظلم سوا کفر شرعی کے ناشکری اور احسان فراموشی پر بھی ہوتا ہے چوتھی یہ کہ ایمان میں زیادتی
 اور کمی ہوتی ہے ساتویں یہ کہ امام اور حاکم کو نصیحت کرنا اپنی دعا یا کو اور ان کو ڈرانا گناہوں سے اور عزت کرنا
 عبادتوں کی درست ہے آٹھویں یہ کہ شاگرد کو اسناد سے اور رحمت کو امام سے پوچھنا اور سوال کرنا درست ہے جب
 اس کی سمجھ میں کوئی بات نہ آوے تو تین یہ کہ صرف رمضان کا لفظ کہنا درست ہے ماہ رمضان یا شہر رمضان کہنا
 نہیں امام ابو عبد اللہ مازنی نے کہا ہے جو عورتوں کی عقل کی کمی ان کی گواہی سے نکالی یہ اشارہ ہے اور آیت

کی طرف ان فضائل کا ذخیرہ بن کر اگر ایک مرتبہ ہوں جاؤں تو دوسری اسکو یاد دلاؤ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں
 میں جنہوں نے حفظ کیا ہے اور خواتین کیا ہیں لوگوں نے عقل میں بعضوں نے کہا عقل علم کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا علم
 ضروریہ کو اور بعضوں نے کہا عقل ایک قوت ہے جس کی وجہ سے تہذیب ہوتی ہے معلومات کو حقائق میں اور عقل کی حقیقت اور
 اس کے اقسام میں بہت اختلاف ہے جو مشہور ہے اور کوئی حاجت اسکو بیان کرنے کی ہر مقام پر نہیں ہے پہلے اختلاف
 کیا ہے لوگوں نے عقل کجا پہر میں شک نہیں ہے کہا کہ عقل کی جگہ دل ہے اور بعضی علماء نے کہا ہے کہ عقل کی جگہ
 دماغ ہے **تیسرا قسم** کہتا ہے کہ حال کے حکیموں نے بہت دلائل یہ بات ثابت کی ہے کہ عقل اور تمام قوی مدد کے
 طرف دماغ ہے اور جس شخص کو یہ دلائل دیکھا ہو وہ حکمت کی کتابوں کی طرف رجوع کرے اور عمدہ معنی عقل کا
 یہ ہے کہ جو مختلف نجارب اور واقعات کو جو قوت مدد کے کو ایک حالت حاصل ہوتی ہے جسکی وجہ سے وہ تیز کر لیتا ہے
 رہے اور پہلے صحیح اور فاسد میں پہر امام نووی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورتوں کے دین کی کمی
 حیض کے دنوں میں نماز نہ پڑھنی اور روزہ نہ رکھنے کی بیان کی اسکو بعض لوگوں نے منقول سمجھا ہے حالانکہ یہ شکل
 نہیں کیونکہ دین اور اسلام اور ایمان کا ایک ہی معنی ہے اور عبادات کو ایمان اور دین کہتے ہیں اور جب یہ
 ثابت ہوا تو جس کے عبادات زیادہ ہیں اسکا ایمان اور دین بھی زیادہ ہے اور جس کی عبادات کم ہیں اسکا دین
 اور ایمان بھی کم ہے پہر نقصان دین کا کبھی تو اس طرح ہوتا ہے کہ انسان اسکی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے جیسے کوئی
 نماز یا روزہ ترک کرے بغیر عذر کے اور کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ وہ مکلف ہو اسکو ساتھ سے گنہگار نہ ہو جیسے کوئی جہاد یا جمعہ
 ترک کرے کسی عذر سے اور کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ وہ مکلف ہو اسکو ساتھ سے گنہگار نہ ہو جیسے روزہ یا نماز ترک کرے اگر
 کوئی کہے کہ حائضہ جب معذور ہے تو چاہیے کہ حیض کی حالت میں اسکو نماز کا ثواب ہو اگر وہ اسکو نقصان نہیں کرتے
 جیسے مریض یا مسافر کو نوافل کا ثواب ہو اگر وہ حالت صحت اور اقامت میں ادا کرتے ہے تو اب ہوتا ہے تو جواب اسکا یہی
 کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ کو ثواب نہ ہو گا اور فرق یہ ہے کہ مریض اور مسافر نوافل کو نہایت دوام ادا
 کرتے تھے اور ان کے لائق ہیں برفلاف حائضہ کے اسکی تو نہایت ہی ہے ہر کہ حیض کی حالت میں نماز ترک
 کرے گی بلکہ نماز کی نہایت حیض کی حالت میں حرام ہے تو حائضہ کی نظیر وہ مریض یا مسافر ہے جو بعض وقت نوافل ادا کرتا رہتا
 اور بعض وقت نہیں ایسے مریض یا مسافر کو نوافل کا ثواب نہ ملے گا اپنی مرض یا سفر میں جب وہ ادا نہ کرے
 انتہی اقبال اللہ وی **مسئلہ** **ابن یحیٰ** الخدیجی عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابراہیم بن
 عبد اللہ بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابراہیم بن

ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ صحابی الیہ ہر موی ہے میرا بن عمر سے **بَابُ بَيَانِ اَحْلَافِ اَهْلِ الْكُفْرِ عَلَى**
اَمْنِ بَرَكَةِ الصَّلَاةِ جو شخص نماز ترک کرے اس کو کفر کا بیان **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَرِهَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَتَجَدَّ اَحْتَدَلَ الشَّيْطَانُ بِبَيْنِكَ يَقُولُ يَا ذَاکَ
وَفِي رِوَاٰیةٍ اُخْرٰی كَرِهَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَتَجَدَّ فَكَرِهَ الْجَنَّةَ وَامْرُؤٌ بِالسَّجْدَةِ
فَاَكْبَتْ كَلِمَ النَّارِ وَفِي رِوَاٰیةٍ فَكْصَيْتُ النَّارَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب آدمی سجدے کی آیت پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف چلا جاتا ہے اور
 کہتا ہے خرابی ہو اس کی یا خرابی ہو میری آدمی کو سجدے کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اب اس کو جنت ملیگی اور
 مجھے سجدے کا حکم ہوا میں نے انکار کیا یا نافرمانی میرے لیے جہنم ہے **ف** نووی نے کہا امام مسلم کا مقصود
 احادیث کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ بعض افعال کی ترک سے کفر ہو جاتا ہے یا حقیقتہً یا ظاہری نام اور شیطان کا
 کفر سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے مانو وہ اس آیت سے **وَاذْكُرْنَا اَنَّكَ اَنْتَ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ السَّجْدَةِ وَالْاَوَّلُ الْاَوَّلُ السَّجْدَةِ**
سِنْ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ السَّجْدَةِ کہتا ہے کہ اس آیت سے کہتا ہے کہ آدمی کو پھر سجدہ کیا انہوں نے پھر
 نے نہ مانا اور غور کیا اور وہ تھا کافروں میں کہتا ہے معنی اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں
 وہ کافر تھا اور بعضوں نے کہا کہ کان بنو صخر ہے یعنی ہو گیا کافروں میں سے میرے **وَعَالَیٰ مِّنْہَا السُّجُودُ فَكَانَ سِنْ**
الْمُؤْمِنِ سَعْدًا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ **اَنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِسْلَامِ السَّجْدَةُ** ترجمہ جابر
 سے روایت ہے کہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آدمی اور شرک اور کفر کے پیر میں نماز کا ترک ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ**
عَبْدِ اللّٰہِ یَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِسْلَامِ السَّجْدَةُ ترجمہ جابر
 جواد پر گزرا **ف** نووی نے کہا حدیث کا سنو یہ ہے کہ کفر سے مانع نماز کا ترک نہ کرنا ہے جو سب نماز کو ترک کیا تو بندہ اور شرک و کفر کو بیز
 کوئی نہ کرے نہ ہی اور شرک کفر کا ایک ہے اور کسی شرک خاص کی جاتی ہے بہت پرستوں کو تو کفر عام ہو گا شرک سے اور جو شخص نماز کو ترک کرے تو اس کی
 وضو نہ کرے گا اور نماز کو ترک کرے تو اس کی وضو نہ کرے گا اور نماز کو ترک کرے تو اس کی وضو نہ کرے گا اور نماز کو ترک کرے تو اس کی وضو نہ کرے گا
 نہ ہو تو کافر نہیں ہے اور جو شخص نماز کو ترک کرے تو اس کی وضو نہ کرے گا اور نماز کو ترک کرے تو اس کی وضو نہ کرے گا اور نماز کو ترک کرے تو اس کی وضو نہ کرے گا
 سلف اور خلافت کا یہ قول ہے کہ وہ کافر ہو گا بلکہ ناقص ہو گا اس کو تو بکرائی جاوے گی پھر اگر وہ توبہ کرے اور نماز پڑھے تو کوئی چیز نہ ہو
 قتل کبریا کے خلاف جیسے زانی حصن کو سنگ سار کرتے ہیں پر تارک مصلوہ کو تلواریں قتل کریں گے اور ایک عبادت
 سلف کا یہ قول ہے کہ وہ کافر ہو گا اور یہی مقتول ہے حضرت علیؓ سے روایت ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے

جس میں کوئی گناہ نہ ہو اور بعض کو کجا بھجج قبول ہو جاوے خدا کو یا جو صادق ہو خالصاً شیہ بہر قبول ہو
 کی نشان یہ ہے کہ حج کے بعد نیک کام زیادہ کرے اور گناہوں کو بچتا رہے **سُئِلَ عَنْ قُلْتِ**
بَارَسُوْلُ الشَّوْءِ اَيُّ الْاَكْثَرِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاِنَّهُ دُوْنُ تَسْبِيْحِهِ قَالَ قُلْتِ اَيُّ الْاَلْوَابِ
اَفْضَلُ قَالَ اَفْسَحُ عِنْدَ اَهْلِكَ وَرَاحَتِكَ لَوْهَا قُلْتِ كَاَنْ كُنْتَ تَعْلَمُ قَالَ تَعْبُدُ صَاحِبَهُ
اَوْ تَتَّبَعُ لَاحِظَكَ قَالَ قُلْتِ بَارَسُوْلُ اللهِ اَرَأَيْتَ اِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَكُنْ
شَرَكَ عَنِ الْمُنَاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَتْهُ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ ترجمہ ابو ذر سرور دیت ہر رسول امیر الصبر
 علیہ وسلم کو میں نے پوچھا کہ نیک عمل افضل ہے آپ نے فرمایا ایمان لانا الصبر پر **ف** اس کے معلوم ہوا کہ عمل کا
 اطلاق ایمان پر بھی ہوتا ہے اور مراد اس کے وہ ایمان ہے جس کے سبب آدمی سلمان ہوتا ہے اور دوسری تفسیر
 کرتا ہے اور زبان سے کہتا ہے شہادتین کا تو یقین دلالت ہے اور کہنا زبان کا عمل اور یہ ایمان میں اور
 اعمال داخل نہیں ہیں جیسے نماز روزہ جہاد و غیرہ کیونکہ ان کو آگے بیان کیا ہے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا
 کہ ان اعمال کو ایمان نہ کہیں (سراج الوریج) **ف** اور جہاد کرنا اس کی راہ میں ہیں نے کہا کون سا
 بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپ نے فرمایا جو بردہ اس کے ملک کو عمدہ معلوم ہو اور جس کی قیمت بہا رہی ہو **ف**
 چاہے ہو کہ ایک ہی بردہ آزاد کرنا چاہے اور جو اس کے پاس کچھ روپیہ ہوں اور اس کے بدلے دو
 بردہ اسی ملے گی ہوں پر اعلیٰ بردہ ایک ہی آتا ہو تو دو کو لیکر آزاد کرنا افضل ہے ایک عمدہ کے آزاد کرنے
 سے اور یہ قربانی کے خلاف ہے قربانی میں ایک سولی تازی بکری دو دہلی بکریوں سے بہتر ہے (سراج الوریج)
ف میں نے کہا اگر میں یہ نہ کر سکوں آپ (فرمایا) تم دو کسی صانع کی (سراج الوریج) میں نے کہا بعض نسخوں
 میں بجا کر صانع کے صانع ہے یعنی گلانے والا اور بعض نسخوں میں صنّاع ہے مگر معجز صانع ہے صادم ہلہ کریم
 صورت میں صانع ہو صادم ہلہ اور نون کو نو سے یہ ہو گا کہ مدد کر کسی کارگر کی جو تھکے محنت اور زور سے کرتا
 ہو جیسے بڑھاپا یا لونڈا یا درزی وغیرہ کیونکہ یہ کیا یاں طلال میں اور مراد وہ پیشہ والا ہے جس کو اس کی کمائی سیر
 نہونی ہو اور اس کے بچے بال بہت ہوں جس کی پرورش اس کی کمائی میں دشوار ہو تو اس کی مدد کرنا بڑا ثواب
 ہے اور جس صورت میں صنّاع ہو صادم ہلہ سے تو وہ صنّاع سے ہے جس کے معنی عیال کے ہیں یعنی جو عیال دار ہو
 مفلس ہو اس کی مدد کر اور جس صورت میں صنّاع ہو صادم ہلہ اور غنیمت سے تو معنی نہیں بنتی کیونکہ صنّاع سونے
 چاندی کے گلانے والے کو کہیں گے پہر اس کی خصوصیت کو کوئی وجہ نہیں ہے اور امام زوی نے اس مقام پر دو

ہی لفظوں کو نقل کیا ہے ایک صانع صا دہلہ اور نون کو اور دو کے مترادف ضا و حجدہ اور عین مہلہ سے پہر یہ کہا کہ
 صحیح علماء کے نزدیک صانع ہے صا دہلہ اور نون سے اور قرینہ اسپر یہ کہ مقابلہ کیا اسکا اخرق سے اور اخرق اکثر
 کہتے ہیں جب کوئی ہنر اور پیشہ نہ آتا ہو اور ابن ظاہر نے مجمع البحار میں بھی صرف دو لفظوں کو نقل کیا ہے پہر یہ
 کہا ہے کہ بعضوں نے صانع صا دہلہ اور نون سے صحیح کہا ہے اور بعضوں نے دونوں کو صحیح کہا ہے تو معلوم
 نہیں کہ سراج الونج میں تیسرے لفظ صانع صا دہلہ اور عین مجب سے کہاں سے نقل کیا ہے اور سب ابدا
 سہو ہو اور علم یا فردوری کر اس کے لیے جو ہے ہنر سو (یعنی کوئی کام اور پیشہ نہ جانتا ہو اور سہو
 کا محتاج ہو) میں کہا یا رسول اللہ اگر میں جو نہ تو ان ہوں یعنی کام کو نہ کوئی سیکھ کوئی پڑھ نہ کوئی کسی سہو کی نگر
 ہی تیرا صدقہ ہے اپنی نفس پر **ف** جیسے صدقہ دینے سے دوسرے کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اس طرح بڑائی نگر
 سے نفس کو فائدہ حاصل ہوتا ہے دنیا میں آرام ملتا ہے اور آخرت میں ثواب ملے گا **عَنْ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ فَتُحْيِي الصَّالِحَ أَنْ تَقْضَى لَهُ حَقُّهُ
ابو ذر دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا قَالَ فُلْتُمْ ثُمَّ أَيُّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ
قَالَ فُلْتُمْ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْحَجُّ إِذْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَا تَوَكَّلْتَ أَشَدَّ نِيَّةً أَكْرَهًا تَكْرَهُ حَرَجَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا کون سا کام افضل ہے یعنی سب سے بڑا کرم ہے ثواب میں
 آپ نے فرمایا نماز پڑھنا اپنی وقت پر میں نے کہا پھر کون سا آپ نے فرمایا نیکی کرنا مان باب سے رہتی انکو خوش اور
 رہتی رکھنا اور ان کے ساتھ احسان کرنا اور ان کے دوستوں کے ساتھ بھی سلوک کرنا (میں نے کہا پھر کون سا
 آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں پہر میں نے زیادہ پوچھا چوڑ دیا آپ کی رعایت کر کے (تاکہ آپ
 پر بار نہ گزرے) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فُلْتُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَقْرَبُ إِلَى**
الْجَنَّةِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا فُلْتُمْ وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ فُلْتُمْ وَمَاذَا
يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الْحَجُّ إِذْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے میں نے کہا اے نبی اللہ کے
 کون سا کام زیادہ نزدیک کرتا ہے جنت کو آپ نے فرمایا نماز پڑھنا اپنے وقت پر (یعنی اول وقت)
 میں نے کہا اور کیا اے نبی اللہ کے آپ نے فرمایا نیکی کرنا مان باب سے میں نے کہا اور اسی نبی اللہ کے آپ نے
 فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں **عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذَا الدَّلِيلِ**

[illegible]

سے مروی ہے جس چیز سے اللہ منع کیا ہے اور سکا کرنا کبیرہ ہے اور یہی اختیار کیا ہے استیلاؤ اب اس حق نے اور
 قاضی عباس نے یہ نہ سب محققین کا کہنا ہے اور دلیل اُن کی یہ ہے کہ ہر ایک مخالفت اللہ جل جلالہ کے نظر کرنے
 کبیرہ ہے اور جب سلف اور خلف اس طرح گفتگو میں کہ گناہ دو قسم کے ہیں ایک کبیرہ ایک صغیرہ اور یہ بھی
 ابن عباس سے مروی ہے اور کتاب اور سنت اور سلف اور خلف کے اقوال سے اس پر بہت دلیلین ہیں امام
 غزالی نے بسط میں لکھا ہے کہ صغیرہ اور کبیرہ میں جو فرق ہے اسکا انکار کرنا فقہ سے بعید ہے کیونکہ مشرک کے
 منہا میں یہ امر ثابت ہے اور اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور نیشک اللہ جل جلالہ کی مخالفت خواہ کبیرہ
 چوٹی ہو ثابت بُری ہو بہ نسبت اللہ کی جلال اور بزرگی کے بعضی مخالفت بعض سے بڑا ہے اور اسیدہ
 سے بعضی گناہ اس میں جو معاف ہو جائیں نماز اور زکوٰۃ اور حج اور عمرے اور وضو وغیرہ عبادات سے جو حدیث
 صحیحہ میں وارد ہے اور بعض ایسے ہیں جو معاف نہیں ہو پھر اول قسم کے گناہ صغائر ہیں اور دوسرے قسم کے
 کبار اب جب یہ ثابت ہوا کہ گناہ دو قسم کے ہیں ایک صغائر اور ایک کبار تو اختلافات کیا علل نے ان کے
 ضبط میں بڑا اختلاف ابن عباس سے مروی ہے کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر اللہ نے جہنم یا عصفیہ یا لعنت یا
 عذاب یا اور کوئی لفظ نامزد اسکے فرمایا ہے اور حسن بصری سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور بعضوں نے کہا
 کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر اللہ آخرت میں جہنم کا وعدہ کیا یا دنیا میں کسی سزا (حد) کا امام غزالی نے بسط
 میں کہا کہ عمدہ تعریف یہ ہے کہ جو گناہ انسان کرتا ہے اسکو ملکا سمجھ کر اور اُس کے دُشمنانہ نہیں نہ شرمندہ
 ہوتا ہے وہ کبیرہ ہے اور جس سے اسکو مذمت ہوتی اور آئندہ بچنے کا خیال ہوتا ہے وہ کبیرہ نہیں ابن الصلاح
 نے کہا کبیرہ کتنے ہیں بڑے گناہ اور اُسکی کسی نشانیان ہیں ایک یہ اس میں حد ہو (جیسے زنا یا چوری) یا
 شراب خاری یا قہمت زنا یا رانہ (دوسرے یہ کہ اس پر وعدہ ہو جہنم کے عذاب کی تیسرے یہ کہ اسکو کرنے
 والا کو فاسق کہا ہو چوتھی یہ کہ اس پر لعنت کی ہو جیسے لعنت کی ہے اللہ اور سپر جو زمین کی نشانی
 مشاویہ امام ابو محمد بن عبد الستہام نے کہا جب تو صغیرہ اور کبیرہ کو پہچاننا چاہے تو اُس گناہ کی برائی میں
 غور کر اگر اس کی بُرائی اُن گناہوں کی بُرائی سے خشک و حدیث میں کبیرہ کہتا ہے برابر یا زیادہ ہو تو وہ
 کبیرہ ہے ورنہ وہ صغیرہ ہے تو جس نے خداوند کریم کو برا کہا یا اسکو رسول کو برا کہا یا تو میں کی کسی پیغمبر کی پھٹک
 کسی پیغمبر کو یا کعبہ میں نجاست لگائی یا قرآن کو اُٹھا کر نجس جگہ میں پینک دیا تو اس نے بڑا کبیرہ گناہ کیا
 حالانکہ مشرک نے ان افعال کو کبیرہ نہیں کہا اسی طرح اگر کسی شخص نے ایک پاکہ میں عورت کو کپڑا اُڑا کر

کے لیے با کسی مسلمان کو کچھ اخون کرنے کے لیے ترغیب نہ دے۔ شک نہیں کہ اس کی برائی بقیہ کے مال کہہ سکتا جائے
 سے بڑھ گئی۔ اور وہ کبیرہ ہے پس یہی کبیرہ جو اسی طرح اگر کافروں کو مسلمانوں کے مال بچے عورتیں بچا دیں
 اور وہ جانتا ہے کہ کافر انکو ستا دیں اور عورتوں کو سیرت کریں گے تو اس کی برائی میدان جنگ میں
 بہانے سے زیادہ ہے پس یہی کبیرہ ہوا اسی طرح اگر کسی آدمی پر ایسا چوڑا باندھ جس کی وجہ سے جانتا ہے
 کہ وہ مارا جا دیگا تو یہ ایک کبیرہ ہوا البتہ اگر اس کی وجہ سے ایک کچھ اور اس کی جاتی رہی گی تو وہ کبیرہ نہیں ہے
 اور شرع نے فقیر کو کر دی کہ چوٹی کو اسی اور یتیم کے مال کہہ جائادوں کبیرہ گناہ ہیں بہر اگر ان دونوں
 کا ہونے کا نقصان ہو تو ظاہر ہے کہ وہ کبیرہ میں اور جو نقصان بہت قلیل ہے جب بھی وہ کبیرہ میں ہو گا ان
 گناہوں کی جڑ ٹھٹھا دے اور لوگ باز آویں جسے شراب کا ایک شہدہ بنا کبیرہ ہے اگر چاہے اس سے کوئی نہ
 نہیں ہوتا اسی طرح ناحق فیصلہ کرنا یہی کبیرہ ہے کیونکہ چوٹی کو اسی سبب سے ناحق فیصلہ کی ہے جب چوٹی
 کو اسی کبیرہ گناہ سے تو فیصلہ اور حکم ناحق کرنا ضرور کبیرہ ہوگا اور بعض علما نے یہ تقریر کی ہے کہ کبیرہ وہ
 گناہ ہے جس کا ساتھ کوئی عقیدہ یا حد یا لعنت مذکور ہو یہ جو گناہ برائی میں ایسے گناہ کے برابر ہو وہ یہی کبیرہ
 ہوگا۔ امام ابو الحسن واحدی نے کہا صحیح یہ ہے کہ کبیرہ کی کوئی تقریر نہیں ہے جس کو گناہوں کو شرع سے
 کبیرہ کہا اور بعضوں کو صغیرہ اور بعض گناہوں کا ذکر شرع سے نہیں کیا اور ان میں کبیرہ بھی ہیں اور صغیرہ
 بھی اور حکمت بیان نہ کر سکی یہ کہ آدمی اور ان سب گناہوں سے بچو اس قدر ہے کہ کہیں کبیرہ نہ ہوں اور یہ
 ایسا ہے جس پر شرع نے شہ قہر کو اور ساعت کو چھپایا۔ علما نے کہا ہے کہ صغیرہ بار بار کرنے سے کبیرہ ہوتا
 ہے اور حضرت عمر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ توبہ اور استغفار کے ساتھ کوئی گناہ کبیرہ نہیں اور اصل
 (یعنی بار بار کرنا) کے ساتھ کوئی گناہ صغیرہ نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کبیرہ گناہ توبہ اور استغفار سے معاف
 ہو جاتا ہے اور صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے ابن عبد السلام نے کہا کہ اصرار کی حد یہ ہے کہ اتنی بار او گناہ
 کو کرے جس سے اس کی بے پرواہی معلوم ہو اسی طرح جب کبھی صغیرہ گناہ ہوں کہ وہ سب ملا کر کبیرہ کی برائی کو
 پہنچ جائیں ابن الصلاح نے کہا اصرار یہ ہے کہ گناہ کو کر کے اس سے باز نہ آئے کہ توبہ کرے بلکہ پھر کرنے کا یا ہمیشہ اس کو
 کرتا رہے مگر جم کہتا ہے کہ اصرار کی تقریر یہی صحیح ہے ورنہ بار بار کرنا اصرار نہیں اگر بار بار توبہ یا نہایت ہر ایک
 حدیث میں ہے کہ جس نے استغفار کیا اس کے اصرار نہیں کیا اگرچہ دن میں ستر بار وہی گناہ کرے
 نہ منکر کرنا اور کے ساتھ یہ تو ظاہر ہے کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے (وہ منکر کرنا ہی کرنا مانا اب کی ف

حدیث میں عقوق کا لفظ ہے جس کے معنے کاٹنا اور نہ ماننا اور عاق اوسکو کہتے ہیں جو اپنے باپ کی اطاعت نہ کرے اور جو عقوق شرع میں حرام ہے اوسکی تعریف کم لوگوں نے کی ہے شیخ امام ابو عبد اللہ سلام نے کہا میں نے عقوق والدین اور ان کے حقوق میں کوئی عمدہ قاعدہ نہیں پایا ایسیلئے کہ باپ اور علمائے ہر ایک امر اور حکم میں والدین کی اطاعت ضرور اور واجب نہیں البتہ جہاں بغیر ان باپ کی اجازت کے درست نہیں کیونکہ ما باپ پر جہاں بہت گراں گذرتا ہے وہ دوسرے لوگوں کے لئے جتنی ہونے یا مارے جانے سے اور اس سے انکو بہت بچنا ہوتا ہے ہر ایک شخص کو قیاس کر لینا چاہیے جس میں جان جانبر کا یا اور کسی صدمہ کا خوف ہو ابن اہل صلاح نے کہا جو عقوق حرام ہے وہ یہ ہے کہ کوئی کام ایسا کرے جس سے والدین کو رنج ہو اور رنج بھی کیا سخت بشرطیکہ وہ کام اس پر مشتمل ہے کہ رنج واجب اور فرض نہ ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ والدین کی اطاعت ہر ایک امر میں واجب بشرطیکہ وہ امر گناہ نہ ہو اور ان کا خلاف کرنا عقوق ہے اور مشتبہ کا من میں ہی ادن کی اطاعت بعض علما نے وجہ کی ہے اور ہمارے علما نے طلب علم یا تجارت کو لیے سفر جائز کہا ہے بغیر ان باپ کی اجازت کہ وہ ہمارے اس کلام کے خلاف نہیں ہے جو ہم نے بیان کیا۔ مترجم کہتا ہے کہ والدین کی اطاعت فرض ہے مثل اور مزالض کی مگر خدا کی اطاعت اوسکی اطاعت پر مقدم ہے تو نہ ترک کیا جاوے فرض خدا کا ان کے کہنے سے اور ترک کیا جاوے مباح اور سنون اور حجب کیوں کہ فرض کا کرنا مقدم ہے اور جہاں کو جانا فرض عین نہیں ہے ایسیلئے کہ ان باپ کی اجازت کے جانا حرام ہے اور طلب علم فرض عین ہے اسی طرح کس معیشت و اسطر پر مدین اہل و عیال کے تو اس میں اجازت اوسکی ضرور نہیں ہے جہاں تک ہو سکا اگر ادن کی خوشی کے ساتھ علم حاصل کرے اور روٹے کما دیں تو بہتر ہے تاہم سیری چھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا **ف** انہو میں نے کہا حنفی والدین کی مافرمائی اور چھوٹی گواہی دونوں کبیرہ گناہ ہیں پر وہ شرک کو برابر نہیں ہو سکتی اس صورت میں تاویل کرنا ہوگی کہ مراد وہ جھوٹا گواہ ہے جو کافر ہی ہو یا مراد وہ شخص ہے جو اس کام کو درست سمجھ کر ہے یا من کا لفظ محذوف ہے یعنی یہ چیزیں کبیرہ گناہوں میں سے ہیں اور یہی تیسری تاویل ٹھیک ہے اس لیے کہ چھوٹی گواہی کو بیان کرنے سے یہ مقصود ہے کہ لوگ اس سے باز رہیں اور کفر کی برائی تو ہر ایک شخص کو معلوم تھی پھر حدیث کا اطلاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی گواہی ہر طرح سے کبیرہ گناہ ہے خواہ بڑے حق کے لیے ہر یا جھوٹے حق کے لیے انتہی **ف** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکینے لگائے تھے آپ بیٹھ گئے اور بار بار

باریہ فرمانے لگے (تا کہ لوگ غیب کا مہر جاوین اور ان کا تھوکن باز رہیں) اہم ہوا اپنے دل میں کہا کاش آپ
 پر ہوتا مہر میں لڑو کہ آپ کو زیادہ پہنچ نہ ہوں گناہوں کا خیال کر کے کہ لوگ انکو کیا کرتے ہیں (سکھ
 انہیں یمن الشیخ جرحہ فیہ اللہ علیہ وسلم فی ذلک سبائیل قال النیر لک یا اللہ وعقوبت الوالدین و
 قتلت النفس و قتل الزنا قد ترجمہ انس کے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں
 کے باب میں وہ شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور نافرمانی کرنا مان باب کی اور خون کرنا (ناحق) اور
 جہود بولنا سکھ انہیں بن صلاب قال ذکک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لکنایہ
 او سئل عن الکبائر فقال النیر لک یا اللہ و قتل النفس وعقوبت الوالدین و قال اکا
 انبیاء کفر یا کتب لکنا یس قال قول النیر او شہادۃ الذنور قال شہادۃ ذاک کبر
 خطی انہ قال شہادۃ الذنور ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کیا کبیرہ گناہوں کا یا آپ سے جوہر کسی سے کبیرہ گناہوں کو آپ نے فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور نافرمانی
 کرنا اور نافرمانی مان باب کی اور آپ نے فرمایا میں تمکو بتلاؤں سب کبار میں بڑا کبیرہ وہ جہود بولنا
 ہے یا جہود لگو اہی دینا شعبہ نے کہا میرا گنا غالب ہے کہ جہود لگو اہی کو فرمایا ہا امام نووی سے
 جو فائدہ اور تفصیل ہوا وہ اس مقام سے متعلق ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جہود لگو اہی کو شرک
 سے کیونکر بڑا یا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اور جس طرح جہود لگو اہی سے ڈرنا زیادہ منظور تھا کیونکہ خوف ہوگا
 لوگوں کے چڑھانے کا اس گناہ میں اگرچہ جہود لگو اہی یا جہود بولنا شرک کے برابر نہیں کیونکہ شرک
 سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور ایک ہی یہی ہے کہ شرک حقیقت ایک قسم ہے جہود کی یا جہود لگو
 اہی کی کیونکہ شرک جہود لگو اہی ہے اللہ پر یا جہود ہے جیسے ایک جہود ہوتا ہے چند دن پر ویسی ہی
 شرک ایک جہود ہے اللہ پر جس شخص نے جہود بولنا رد کر کہا یا جہود لگو اہی وی وہ شرک کرنے میں
 ہی پاک نہ کرے گا اور اکثر ایسا معلوم ہوا ہے کہ جہود لگو اہی وی لوگ دیکھتے ہیں جبکہ دل میں اللہ کی
 عظمت مطلق نہیں ہوتی تب تو اسکا نام لیکر معاذ اللہ جہود بولتے ہیں اور جہود لگو اہی کہتے ہیں دو
 پیسے کو طعم میں ایمان کہتے ہیں پس ایسے شخص شرک کرنے میں یا شرک کی بات کہتے ہیں کبیرہ کیونکہ
 اگر انکو ایک ذرا ہی طعم دیا وے سکھ انہیں انہیں ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سکھ انہیں الشیخ ابو یوسف قال یا رسول اللہ وما هن قال لشرک یا اللہ

خود گالی دی اپنی مان باب کو انسان کی حرمت اور عزت خود اس کے ہاتھ میں ہے کسی کو گالی دینا پہر پنا
گالی کہا بکتی بڑی حماقت ہے نو ذی نے کہا اس حدیث معلوم ہوتا ہے کہ جنس سب ہو کسی کام کا تودہ
کام اس طرح ہوتا ہے کہ جو بد کام کا جو ذریعہ ہو وہ بھی بد ہے تو شیرہ انگریز کا بچپنا اس شخص کے
ہاتھ جو اس کی شرافت بنا ہے یا تہیا ریختا اس شخص کے ہاتھ جو ڈاکہ مارتا ہے ناجائز ہوگا **باب**
حسن خیر الکین دینا کہہ لیئے غرور اور خود پسندی کی حرمت اور اسکا بیان **حسن** **عبداللہ**
بر مسعود بن عمرو **رضی اللہ عنہ** **قال لا یدخل الجنة من كان في قلبه مثقال**
ذرة من كبر **فقال رجل ان الرجل يحب ان یكون کثیراً حسناً وکذا حسنه قال**
ان الله جمیل یحب الجمال **الکین** **بطل الحق** **وغمط الناس** **حرم عبداللہ بن مسعود**
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نہ جاؤ گیگا وہ شخص جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور
اور گھٹن نہ ہوگا ایک شخص بولسا ہر ایک آدمی چاہتا ہے اسکا کپڑا اچھا ہو اسکا جوتا اچھا ہو (اور دن سے
تو کیا یہ بھی غرور اور گھٹن ہے) آپ نے فرمایا اللہ جمیل ہے دوست رکھتا ہر حال کو **فت** یعنی اللہ جل جلالہ
سب سے زیادہ پاکیزہ اور خوش اور خوب صورت ہے نہ وہ پسند کرتا ہے خوبصورتی اور پاکیزگی اور ستہرائی کر
عمدہ کپڑے عمدہ جوتی جب قدر حال ہیں وہ پہننا اور زینت کرنا اور خوشبو لگانا یہ امر شیخ ع کے روحو حلال علیہ
بہتر ہیں اور یہ چیزیں کبر اور غرور میں داخل نہیں اگر کسی آدمی کو شوق ہو لباس کا وہ دوسروں سے بہتر کپڑا پہننا
چاہے یا جوتا پہننا تو یہ بڑا نہیں بلکہ بہتر اور عمدہ ہے کیونکہ صفائی اور ستہرائی اور پاکیزگی اور حسن و جمال
سب صفات ہیں اللہ جل جلالہ اور انسان کو بالطبع یہ امر محبوب ہیں پس اسکا حاصل کرنا یا ان کا شوق رکھنا
کسی طرح برا نہیں ہو سکتا اور ان کا شوق کبر اور غرور نہیں ہو سکتا بلکہ کبر کے وہ منہر ہیں جو آگے بیان ہوگا
نوذی نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا اللہ جمیل ہے پسند کرتا ہے جمال کو تو نکلا لے اسکو معنوں میں اختلاف کیا ہے
نے کہا اسکا منہر یہ ہے کہ اللہ کی ہر ایک صفت جمیل ہے اور ہر ایک کام جمیل ہے یعنی عمدہ اور بہتر اور اس کے
تمام نام بہتر ہیں اور تمام صفات جمال اور کمال ہیں موجود ہیں الباقی قسم تیسری نے کہا جمیل کے معنی جلیل
یعنی بزرگ اور خطابی نے نقل کیا کہ جمیل کے معنی نورانی اور روشن یعنی وہ ناک سے روشنی اور تازگی کا
اور بخوبی نے کہا اسکا افعال جمیل ہیں کہ وہ نظر کرتا ہے اپنی بندوں پر رحمت کے ساتھ اور تکلیف دینا
ہے تہرے لئے انسان کا سون کی اور ثواب دیتا ہے بہت اور جمیل ایسا اسم ہے جو صحیح حدیث میں خدا کے

لیجے کیا ہے پر یہ حدیث خبر واحد ہے اور اسما و حسنی کی حدیث میں بھی یہ اسم وجود ہے لیکن اسکو اسناد میں
 گفتگو ہے اور متابرہ ہے کہ اگر حدیث میں بول سکتے ہیں اور بعض علماء نے اوس سے منع کیا ہے امام احمد بن حنبل کہہ
 اہل جلالہ کہ جو اسناد اور صفات مشرعیہ میں وارد ہوئے ہیں ہم اُن کا اطلاق کر سکتے اور جن سے مشرعیہ منع
 کیا ہے اُن کے اطلاق سے باز رہیں گے اور جو اسما و صفات مشرعیہ میں نہیں آئے اُن کی جواز اور عدم جواز
 کسی کا حکم نہ کر سکتے اس لیے کہ مشرعیہ کے احکام بعض سے معلوم ہوئے ہیں اور اگر ہم جواز یا عدم جواز کا حکم کر دیں
 تو ہم نے ایک حکم کیا بغیر مشروع کے پہلے اطلاق کے جائز ہو سکتے یہی ضرور نہیں کہ وہ دلیل نقلی ہو یعنی
 آیت یا حدیث متواتر (مگر وہ دلیل کافی ہے جو موجب ہوئی ہے عمل کو اگرچہ علم کو موجب نہ ہو) یعنی خبر واحد
 کافی ہے) البتہ قیاس کو اس میں دخل نہیں ہو سکتا تمام ہوا کلام امام الحرمین کا اور اُن کا درجہ اور رتبہ ہر
 ایک علم میں خصوصاً اس میں ہیں یعنی علم کلام میں تو انتہا درجہ کا ہے اور یہ جواز اُنہوں نے کہا کہ ہم جواز اور
 عدم جواز کا حکم نہ کریں گے جب تک دلیل مشرعی نہ ہو تو بنا اوسکی اوس منہب پر جو مختار ہے اور صحیح
 ہے محققین کے نزدیک کہ اصل شیا میں یہ ہے کہ کوئی حکم نخب یا جو جب تک مشرعی وارد نہ ہو نہ علت نہ اثر
 نہ اباحت کا کیونکہ اہل سنت کے نزدیک حاکم مشروع ہے اور ہمارے بعض علماء نے کہا کہ اصل شیا میں اجتہاد
 ہے اور بعضوں نے کہا کہ اصل حرمت ہے اور بعضوں نے کہا کہ اصل توقف ہے اور مختار وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا
 اور اہل سنت (اختلاف کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اُن اسما و صفات کا جو مشروع میں وارد نہیں ہوئے
 اطلاق کیا جاوے یا نہ کیا جاوے بشرطیکہ وہ ہما اور صفات جمال اور جلال اور کمال اور مدح کے ہوتے
 تو بعضوں نے اُن کا اطلاق جائز رکھا ہے اور بعضوں نے منع کیا ہے جب تک کوئی دلیل قطعی جیسے آیت
 یا حدیث متواتر یا اجماع نہ ہو اور خبر واحد سے جو اسم یا صفت ثابت ہوا اُس کے اطلاق میں اختلاف ہے
 قاضی نے کہا صحیح یہ ہے کہ اُسکا اطلاق جائز ہے انتہی ماقال النووی سراج الوماج میں ہے
 کہ اللہ جل جلالہ کے اسما و صفات میں توقف صحیح ہے نیز جو اسما و صفات مشرعیہ میں وارد ہوئے
 ہیں اُنہی کا اطلاق کرنا چاہیے اور اپنی طرف سے نئے نام اور صفات نہ کرنا بہتر نہیں کہ اُن کے
 معنی عمدہ ہوں امام بیہقی کی کتاب الاسما و صفات اس باب میں نہایت عمدہ اور جامع کتاب ہے
 مشہور اور گہنڈہ یہ ہے کہ انسان جن کو ناحق کرے (یعنی اپنی بات کے بچہ سے یا فسادیت سے
 ایک بات نہ کہ جس پر اور صحیح ہو اوسکو رد کرے اور نہ مانے) اور لوگوں کو تشکیع کرے (ف) اور اپنی

اصل اختلاف اباحت پر

اصل اختلاف اسکا اور صفات میں توقف پر

نیکین عالی اور بلند اور معزز خیال کرے یعنی نفس پروری کرے یہ صفت اسی بری ہے کہ انسان کو بہت
 ذلیل کر دیتی ہے اور لوگ اس سے مارا من ہو جاتے ہیں اور اس سے دشمن ہو جاتے ہیں اس کم صحبت صفت کی
 وجہ سے کچھ صرف یہی عذاب نہیں کہ جنت سے محروم ہوگا بلکہ دنیا میں بھی بڑی تکلیف اور مصیبت ہوگی جو
 شخص گنہگار ہے اور جو دوسری لوگ اس کو نکر میں رہتے ہیں اور کسی موقع پر اس کو ایسا ذلیل کرتے ہیں
 کہ اس کا سارا عز و زناک کی راہ نکل جاتا ہے حدیث میں غمط الناس ظارہا سے مراد یہ ہے جس کو سننے لوگوں
 کو حقیر جاننا اور صحیح مسلم کے سببخون میں یہ لفظ یون ہی ہے اور ابو داؤد نے بھی اس کو اسی طرح
 نقل کیا ہے لیکن ترمذی نے غمض صاومہ سے نقل کیا ہے اور معنوا اسکا بھی یہی ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ
حَبَّةٍ تَخْرَدِلُ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ تَخْرَدِلُ مِنْ كِبَرٍ
 ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں نہ جاویگا (یعنی ہونے
 کے لیے) وہ شخص جس کو دل میں ایسی کئی کے دانے برابر ایمان ہو اور جنت میں نہ جاوے گا وہ شخص جس کو
 دل میں ایسی کئی کے دانے برابر گنہگار اور غرور ہو **ف** لزوی نے کہا اسکی تاویل میں علما کا اختلاف
 ہے خطابی نے دو وجہیں بیان کی ہیں ایک یہ کہ مراد وہ شخص ہے جو ایمان لانے میں اتنا ذرا سا
 بھی غرور کرے اور ایمان نہ لاوے وہ جنت میں ہرگز نہ جاویگا جب اسکی حالت پر سرے دو سر یہ
 کہ جب لوگ جنت میں جاویں گے تو ان کے دلوں میں ایسی کئی کے دانے برابر بھی غرور نہ ہوگا اس لیے
 کہ اللہ فرمایا ہے نکال لیا بہشتیوں کے دلوں میں سے جو کچھ کہ شک تھی اور ان میں اور یہ دونوں تاویلین
 بعید ہیں اس لیے کہ حدیث وارد ہوئی ہے کہ ہر کی عافیت میں لوگوں کو اس بری بابت سے بچانے کے لیے
 اور ان دونوں تاویلوں کی وجہ سے وہ مطلب فوت ہو جاتا ہے تو ظاہر وہ ہے جو قاضی عیاض اور
 محققین نے اختیار کیا ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ جنت میں نہ جاویگا جب تک اس کو بدلہ نہ ملے یا اگر
 اس کو بدلہ ملے تو یہی بدلہ ہے کہ وہ جنت میں نہ جاوے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ پرہیزگاروں کے ساتھ
 پہلی بار میں جنت نہ جاویگا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ**
الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نہ جاویگا وہ شخص جس کو دل میں رتی برابر غرور ہو **بَابُ**

تو آپ جاگتے تھے میں بیٹھا آپ کو پاس اپنے فرمایا: بندہ کالہ الامہ کہی پہر جاوی اسی اعتقاد پر رہنے
 امی توحید پر تودہ جنت میں جاویگا میں نے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے اپنے فرمایا اگرچہ وہ زنا
 اور چوری کرے میں نے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے اپنے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے میں نے کہا
 ایسا ہی فرمایا چوتھی بار میں نے اپنے فرمایا اگرچہ ابوذر کی ناک میں خاک لگے **ف** یعنی ابوذر کی ذلت
 ہو اس لیے کہ یہ امر ان کی رائے اور مرضی کے خلاف تھا وہ گناہوں کی بڑی لغزت کو تہر اور
 گنہگار۔ چونکہ امی حضرت سید و سید تھے اور یہ امر ان کی بار بار پوچھنے سے معلوم ہوا کہ زنا اور چوری
 کرنے پر بھی وہ جنت میں نہ جاویگا گویا ان کو بڑا تعجب ہوا کہ اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے پر بھی اسکو
 جنت ملے گی **ف** پہر نکلے ابوذر اور وہ کہتے تھے اگرچہ ابوذر کی ناک میں خاک لگے **ف** یعنی
 جو لفظ حضرت نے فرمایا تھا اسکی کوئی تہی اور یہ انتہا محبت تھی ابوذر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ **یا قُتِبَ أَخْذُ قَتْلِ الْكَافِرِ بَعْدَ قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حُبُّ كَافِرٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبِيرٌ قَبْرٌ**
اَوْسَا حَرَامٌ مِّنْ سَعْيٍ الْمَقْدَارِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ
رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتِلْتُهُ فَجَاءَنِي بِأَحَدِي يَدِي بِالْمَشِيمِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَدَغَنِي بِسُيُوفِهِ
فَقَالَ اسْلِمْتُ لِلَّهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَلَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا
أَفَأَقْتُلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ يَمِينُ لَكَ
قَبْلَ يَوْمِ يُدْعَى الْأُمَمُ إِنَّكَ لَيَمِينٌ لِّقَبْلِ أَنْ يَقُولَ كُلِّمْتُهُ الْيَهُودِي قَالَ تَرَجِمُهُ فَقَالَ ابْنُ سَوْدَةَ
 یہاں پہر کیا یا رسول اللہ ان میں ایک کو فرمادے وہ مجھ پر لڑے اور میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے
 پہر فرمادے کہ اگر کسی نے اسکو قتل کر دیا تو اسکو قتل کر دینا
 یہ کہہ کر پہر فرمایا قتل کر اسکو میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پہر ایسا کہنے لگا
 کیا یہ اسکو قتل کر دینا اپنے فرمایا قتل کر اسکو اگرچہ تجھکو اس سے صد سہ ہونچا اور جہنم لگا
 اگر تو اسکو قتل کرے تو اسکو حال تیرا سا ہوگا قتل سے پہلے اور تیرا حال اسکا سا ہوگا جب تک اس
 یہ کہہ کر پہر فرمایا قتل کر اسکو میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پہر ایسا کہنے لگا
 کیا یہ اسکو قتل کر دینا اپنے فرمایا قتل کر اسکو اگرچہ تجھکو اس سے صد سہ ہونچا اور جہنم لگا
 اگر تو اسکو قتل کرے تو اسکو حال تیرا سا ہوگا قتل سے پہلے اور تیرا حال اسکا سا ہوگا جب تک اس

میں نے کہا

قَالَ قَالَ

کافر ہو جاوے گا اس میں بے اشکال ہے کہ مسلمان چپاؤ کرنے والا اس گناہ سے کافر نہیں ہو سکتا خصوصاً اس صورت میں جب اس کو احتمال ہو کہ یہ دل سے مسلمان نہیں ہوا ہے بلکہ جان بچانے کے لیے یہاں نہ رہا ہے اور اس نے مسلمان کو زحمتی بھی کیا ہو تو دینی کہا اس حدیث کے مطلب میں علمائے اختلاف کیا ہو سکتا عمدہ مغزیہ ہے جو امام شافعی اور ابن القصار و منقول ہے کہ جب اوس نے لاکھ الا اے کہا اور سہرام قبول کیا تو وہ تیری سبیل ہو گیا یعنی جان کی حرمت اور حفاظت میں جیسے تو تھا اوس کے قتل سے پہلے اور تو نے جب اس کو قتل کیا تو اوس کی سبیل ہو گیا یعنی تیری جان کی حرمت نہ رہی اور تیرا خون حلال ہو گیا جیسے اس کا حال تھا اسلام لانے سے پہلے قاضی عباس نے کہا اس کا مغزیہ ہے کہ تو اس کی مثل ہو گیا حق کی مخالفت میں اور گناہ کے ارتکاب میں اگرچہ تیری مخالفت اور گناہ اور اوس کی مخالفت اور گناہ میں فرق ہے اُسے گناہ تو کفر تک پہنچا تھا اور تیرا گناہ فسق تک پہنچ چکا۔ پہر علمائے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان چپاؤ میں لیا کرے یعنی کسی کافر کو لاکھ الا اے کہہ کر کے بعد ماؤ اے تو اس کا کیا حکم ہے بعضوں نے کہا اوس پر کچھ نہیں نہ مضامیر ہے نہ دیت نہ کفارہ کیونکہ آگے کی حدیث میں آ رہی کہ اسامہ نے یہ فعل کیا تھا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن کو قتل کیا نہ دیت لی اذن سے نہ کفارہ اور نہ وجب کیا اور بعضوں کے نزدیک کفارہ وجب ہے لیکن مضامیر ساقط ہے اور وجہ شعبہ کے کیونکہ اس کو کافر سمجھ کر مارا اور یہ خیال کیا کہ وہ کلمہ توحید پڑھنے سے مسلمان نہیں ہو سکتا ایسی حالت میں اور دیت کو وجب نہ ہو میں امام شافعی کے و قول ہیں پہر یہ لوگ اسامہ کی حدیث کا جواب دینے میں کہ کفارہ لازم ہے وجب نہیں اور دیت بھی اسوہ مطہرہ نہ لی گئی کہ اسامہ فطرس ہو گئے **عَنْ الزُّهْرِيِّ بِحَدَّثِ الْأَسَدِ أَنَّكَ وَذَا عَرِيٍّ وَابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثُوا قَالَ أَسَلْتُ اللَّهَ كَمَا قَالَ الْكَلْبُ وَأَنَا مَعَهُ فَنِي حَدِيثُهُ فَكَلَّمَا أَهْوَيْتُ بِكَ فَكَلَّمَا قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَرَحُّمَهُ دُوسَرَى رَأَيْتُ هِيَ أَيْ هِيَ اس مِّنْ بَرٍّ هُوَ كَمَا كَلَّمَ اسْلَامَ لَا يَأْمِنُ اس** لیے اور عمر کی روایت میں ہے کہ جب میں جہکون اس کے قتل کے لیے تو وہ کہہ لاکھ الا اے **عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيِّ وَكَانَ حَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ دُحْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بِدُحْرَةَ قَتَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِّنَ الْأَكْفَادِ ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثَ الْكَلْبِيِّ تَرَحُّمَهُ مَقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْأَسْوَدِ كِنْدِي هُوَ رَوَيْتُ** ہے وہ حلیف قہر بنی نہرہ کے (یعنی ان کے امان میں آئے تھے اور ان کو عہد کر چکے تھے) اور برابر

کہ اسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر میں بڑوں
 ایک کا منہ پر بیان کیا دیتا تو اسی طرح جیسے اور بگڑی جھکی اسامہ بن زیدؓ و ہذا حدیث
 ابن ابی شیبہؒ قال بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَمَجَّئْنَا الْحُدُودَ
 مِنْ حَيْبِنَا فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعْنْتُهُ فَوُتِعَ فِي فَتْنَتِي مِنْ ذَلِكَ
 وَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا لَا
 إِلَّا اللَّهُ وَفَعَلْتُهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ الرَّسُولِ قَالَ أَتَاكَ
 شَفَقَتُ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى عَلَّمَ أَتَاكَ أَمْرًا لَا دِمَارَ لَكَ رَهًا عَلَيَّ حَتَّى تَمِيتَ الرُّسُلَ
 يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدُ وَأَنَا وَاللَّهِ لَا أَتُحِلُّ مُسْلِمًا حَتَّى يَمُتَ لَهُ ذُو الْبَطْنَيْنِ يَعْنِي اسْمَ امَّةِ
 قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ وَفَاتَكَوَهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَتَكُونَ الَّذِينَ كَلَّمَهُ اللَّهُ فَقَالَ
 سَعْدُ قَدْ قَاتَلْتَنِي حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَأَنْتَ كُنْتَ أَهْلًا بِكَ تَرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ
 فِتْنَةً ثُمَّ جَمِعَ اسامہ بن زیدؓ روایت از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکو ایک سرزمین پہچا (سرزمین
 کہتے ہیں لشکر کے ایک ٹکڑے کو حسین چاہے آدمی تک سرزمین) ہم صبح کو لڑے حرکات سر جو نہ بین
 سے ہے حرکات انہیں جاوے مستحق ایک قبیلہ ہے) پھر میں نے ایک شخص کو پایا اوس نے لا الہ الا اللہ کہا
 میں نے جرحہ سے اوس کو مار دیا بعد اوس کے میرے دل میں وہم ہوا (کہ لا الہ الا اللہ کہنے پر باز نہ درست تھا)
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا اوس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا اور تو نے
 اُسے مار ڈالا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس نے بتیار سے ڈر کر کہا تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اُسکا
 دل چیر کر دیکھا تھا مجھے معلوم ہوتا کہ اُس کے دل نے چل کر کہا تھا یا نہیں (مطلب یہ کہ دل کا حال مجھے
 کہان سے معلوم ہوا) پھر آپ بار بار بھی فرماتے یہاں تک کہ میں نے آنرز کی رائے میں اسے سیدین مسلمان
 مبرا ہوتا (تو اسلام لائے بعد اسی گناہ میں سب تملانہو) کیونکہ اسلام لانے سے کفر کے اگلے گناہ معاف
 ہو جاتے ہیں) سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا قسم خدا کی میں کسی مسلمان کو نہ ماروں گا جب تک اس کا دلوں میں
 لینے اسامہ نہ مارے (طینین نصیر ہے طین کی اور طین کہتے ہیں پیٹ کو اسامہ کو ذوالطینین اس لیے
 کہتے ہیں کہ اون کا پیٹ بڑا تھا) ایک شخص بولا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے طوآن سے جیتیک کہ نہ دفر ہے
 اور دین سب اللہ کے لیے ہو جاوے سعد نے کہا ہم نہ لڑے (کافروں سے) اس لیے کہ نہ ہوا اور

تو اور میرے ساتھ اس کے لڑنے میں کہ خدا و رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورۃ انفال میں وَقَاتِلُوا
 هُم حَتَّى لَا يَكُونَتْ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ تَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامِ اِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَنَّانُ
 زور لڑو جاؤ اور وہ ایمان میں غلبہ ڈال سکیں) اور یہ جو اوکو دین الہ کا اس شخص کا مطلب اس
 آیت کے ترجمہ سے یہ تھا کہ مسلمان ہی اگر خدا و کربین تو اوں سے لڑنا جائز ہے سعد نے اس کو الزام دیا
 کہ یہ تو اوں خدا و کربنا سے آپس میں لڑنا اور ہماری لڑایاں خدا و کربین کے لیے تھیں **عَنْ** اَسَامَةَ
 بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَرَّةِ مِنْ بَجِيَّةٍ فَصَبَّحْنَا
 الْقَوْمَ فَهَمَّ مَأْهُرَةً قَالَ لَوْ لِحَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا فَهَمَّ فَمَا غَشِيَتْهُ
 قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعْنَتْهُ يَدُ نَجْشِي حَتَّى قَتَلَتْهُ قَالَ فَلَمَّا
 قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَسَامَةُ أَقْتَلْتُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَلَنْ يَأْتِيَكَ اللَّهُ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ فَقَالَ أَقْتَلْتُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَمَا ذَاكَ يَكُنْ رَهْأَعْلَى حَقٌّ فَمَنْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَسَلْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْقَوْمَ
 ترجمہ اس لئے یہ سہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی طرف پہنچا جو ایک قبیلہ بنو ہاشم
 میں سے ہر صبح کو وہاں پہنچ کر اوں کو شکست دی میں اور ایک انصاری آدمی نے ہمارے
 ایک شخص کو بکرا جب اس کو گھیرا تو وہ لا الہ الا اللہ کہہ کر انصاری تو یہ سن کر اس سے ہٹ گیا اور
 میں نے بہانے سے اس کو مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا جب ہم لوٹ کر آئے تو یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو پہنچی (اور پہلی روایت میں ہے کہ اسامہ نے خود ذکر کیا تو شاید ایک پہلے خبر پہنچ گئی ہوگی پھر اسامہ
 نے یہی ذکر کیا ہوگا) اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اسامہ تو نے اس کو مار ڈالا لا الہ
 الا اللہ کہنے کے بعد میں نے کہا یا رسول اللہ اوس نے اپنے تئیں بچانے کے لیے کہا آپ فرمایا تو نے
 اس کو مار ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد پھر آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں آرزو کی کاش میں
 مسلمان نہوا ہوتا اوس دن سے پہلے (تو یہ گناہ بھی نہ ہوتا) **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَ
 أَنَّهُ جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ بَعَثَ إِلَى عَسْعَسِ بْنِ سَلَامَةَ زَمَنَ فِتْنَةِ بَنِي الرَّبِيعِ
 فَقَالَ اجْمَعُوا لِي نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِكُمْ حَتَّى أَجِدَ نَفَرًا يَبْعَثُ رَسُولًا إِلَيْكُمْ كَمَا اجْتَمَعُوا
 جَاءَ جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِرَأْسِ أَصْفَرٍ فَقَالَ اتَّخَذُوا بِمَا كُنْتُمْ تَحْدِثُونَ بِهِ حَتَّى

کیا جواب دو گئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا جب وہ آئے کا قیامت کے دن پھر آپ نے
 اس سے زیادہ کچھ نہ کہا اور یہی کہتے رہے کہ تم کیا جواب دو گئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا جب
 وہ آئے گا قیامت کے روز **بَاب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
 وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھاوے
 وہ مسلمان نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَنَّهُ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار
 اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے **ف** نووی نے کہا جو شخص مسلمانوں
 پر ہتھیار اٹھاوے نا حق بغیر کسی قسم کے تاویل کے لیکن اس فعل کو حلال نہ
 جانے وہ تو گنہگار ہے اور کافر نہ ہوگا اور جو حلال جانے وہ کافر ہے اور یہ
 حدیث محمول ہے حلال جانے والے پر یا مراد یہ ہے کہ وہ ہمارے عمدہ طریقے
 پر نہیں ہے اتنے **عَنْ** سَكْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
 سَكْمَةُ قَالَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر تلوار کہینچے
 وہ ہم میں سے نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ ابو موسیٰ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاوے
 وہ ہم میں سے نہیں ہے **بَاب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ عَشَنَّا فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ جو شخص مسلمانوں کو فریب دے
 وہ مسلمان نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ عَشَنَّا فَلَيْسَ
 مِنَّا ترجمہ ابوسہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص

ہم کو دھوکہ دیر سے وہ ہم میں سے نہیں ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى صَبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَذْخَلَ يَدَهُ فَيَقُولُ كُنَّا لَتِ أَصَابِعُهُ بِكَلَّا فَقَالَ
 مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ فَقَالَ أَصَابِعُهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 أَفَلَا جَعَلْتَهُ قَوِّقَ الطَّعَامِ كَمَا يَرَاكَ النَّاسُ مِنْ غَشٍّ لَكِيسٍ مِثْلِي
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک ڈھیر اناج کا رانہ میں آپ نے اپنا
 ہاتھ اُس کے اندر ڈالا تو انگلیوں پر تری آگئی آپ نے پوچھا اے اناج
 کے مالک یہ کیا ہے وہ بولا ہائی بڑ گیا تھا اوس پر بار رسول اللہ آپ
 نے فرمایا پرتو اوس بیگی جوئی اناج کو ادر کیوں نہ رکھا کہ لوگ دیکھ
 لیتے جو شخص فریب کرے دھوکہ دیر سے وہ مجھ سے کچھ علاوہ نہیں رکھتا
قَابُ تَحْرِيبُ ضَرْبِ التَّخْذُّدِ وَالتَّخْذُّدُ الْجَوُّوبُ وَاللُّعَاظُ
 يَدْعُو الْجَاهِلِيَّةَ كَالْمِثْنِ اَوْرُغِيَانِ بِهَاتَيْنِ اَوْرُغِيَانِ
 بَاتِنِ كَرَاهَا مِثْلُ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِثْلًا مَنْ ضَرَبَ التَّخْذُّدَ
 اَوْ شَقَّ الْجَوُّوبَ اَوْ دَعَا يَدْعُوهُ الْجَاهِلِيَّةَ هَذَا اَحَدُ ثَلَاثٍ يَحْكُمُ
 وَآمَّا اَبْنُ مُسْكَرٍ وَابْنُ بَكْرِ فَقَالَا شَقَّ وَدَعَا يَعْنِي اَلَيْتَ **ترجمہ** عبداللہ
 بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص جو گھون کو پیٹے یا گریباؤن
 کو پہاڑے باجا بلیت (کفر) کے زمانے میں کی باتیں کرے اور دوسری
 روایت میں آؤ کے بدلے دے **ف** یعنی یون ہے جو شخص گولہ
 کو پیٹے اور گریباؤن کو پہاڑے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے (یعنی
 مصیبت کے وقت ہماری شتر بلیت میں یہ سب کام حرام ہیں **إِنَّا لِلَّهِ**

وَإِنَّا لَكِنَّهُ رَاجِعُونَ كَمَا جَاءَ بِهِ أَوْ مِمَّنْ كَرَاهٍ أَوْ مِمَّنْ كَرَاهٍ أَوْ مِمَّنْ كَرَاهٍ
 آدین تو مصالحتہ نہیں جاہلیت کی سے بائیں بہ بین کہ خدا کی ناشکری کرے
 پکارے چلاوے نوحہ کرے وادیا کرے زبان سے اور کوئی ہے
 صبری یا بے ادب کی بات نکالے عَنِ الْأَعْمَاسِ بِطَبَاكِ الْأَسْنَادِ وَقَالَ
 وَشَقَّ وَدَعَا تَرْجِمَهُ دُوسری روایت یہی سی ہے عَنِ ابْنِ دُرَّةٍ عَنْ بَنِي مُوسَى قَالَ
 وَجَعَلَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا لَفْشِي عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي فَجْجِرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَصَاحَتْ امْرَأَةٌ
 مِنْ أَهْلِهَا كَلِمَةً طَعَنَ فِيهَا عَلَيْهَا تَشْيِئًا كَلِمَةً أَفَافَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا بَرِيءَ مِنْهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءٌ مِنَ الصَّالِفَةِ
 وَالْمُخَالِفَةِ وَالْمُتَأَثِّرَةِ تَرْجِمَهُ ابو بردہ بن ابی موسیٰ روایت ہے ابو موسیٰ اشعری بیمار ہو کر دیکھو غش گیا
 اون کے سر ایک عورت کی گود میں تھا اون کے گھر والوں میں سے تو ایک عورت چلائی اون کے گھر
 والوں میں سے ابو موسیٰ کو طاقت نہ ہوئی اس کو منع کرنے کی جب ہوٹل آیا تو کہا میں بیمار ہوں اس کے
 جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہیں آپ بیمار ہو کر میں چلائی والی سے (یعنی جو عورت مصیبت
 میں چلا کر رو دی) اور بال ہٹانے والی سے (یعنی جو عورت غشی میں بال ہٹانے والی) اور کپڑا پہنائی والی
 سے ف انہی نے کہا ظاہر اور مشہور معنی یہی ہے اور قاضی عیاض نے ابن اعرابی سے نقل کیا
 کہ صالحہ منہ پٹھروالی کو کہتے ہیں عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ وَابْنِ دُرَّةٍ عَنْ بَنِي مُوسَى
 قَالَ لَا أُعْطِي عَلَى أَبِي مُوسَى قَابِلَتِ امْرَأَتَهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ فَصِيحِبْ بِنْتُهُ قَالَ لَأَنْتُمْ أَفَافَ
 فَقَالَ لَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ
 حَاكَوْهُ سَكْرًا وَخَلَّتْ تَرْجِمَهُ عبدالرحمن بن یزید اور ابی بردہ سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری بیمار ہو کر
 ہو گئے تو انکی عورت ام عبدالہ آئی چلا رہی تھی رو کر کہہ لکھو ہوش ہوا تو کہا کیا تو نہیں جانتی اور
 حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بیمار ہوں اس شخص سے جو بال ہٹانے والی
 اور چلا کر رو دی اور کپڑے پہنا کر مصیبت میں لکھو کہ یہ کافروں کی روایت ہیں عَنِ ابْنِ مُوسَى
 عَنِ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَبَاكِ الْأَسْنَادِ تَحْيِيَّتُ غَيْبِ أَنْ وَحْدَ نَيْفِ عِيَاضِ الْأَشْعَرِيِّ
 قَالَ لَيْسَ مِنَّا وَلَمْ يُقَلِّ بِرِيءٌ تَرْجِمَهُ ابو موسیٰ سے دوسری روایت یہی سی ہے او میں یوں ہی

ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص جو یہ کام کرے **باب** بَيَانِ غِلْظِ عَنِّي خَيْرِ النَّبِيِّمَةِ خَيْرُ مَنِي سَمْتِ
 حرام ہے **حَدَّثَنَا** أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَكْهِنُ الْحَدِيثَ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَتَامٌ تَرْجَمَهُ مَذَلِفُهُ كَوْنِهِ بِرَجُلٍ
 کہ فلاں شخص بات لگا دیتا ہے (یعنی جعلی کہتا ہے) انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا آپ فرماتے تھے جعلی جو صحبت میں نہ جاوے گا **ف** انہوں نے کہا جعلی کہتے ہیں لوگوں کی بات
 دوسروں کو پہنچانا لڑانے اور فساد کرانے کے لیے امام غزالی نے احیاء العلوم میں کہا اکثر جعلی اُسکو
 کہتے ہیں کہ ایک کی بات دوسرے سے لگا دینا یعنی اُس شخص سے کہنا کہ فلاں ناجائز ہے ایسا کہتا تھا اور حالانکہ
 جعلی کچھ بھی امر نہیں بلکہ ہر بری بات کا بیان کرنا جعلی ہے خواہ اُس سے اُس بات کہیں والے کو پہنچ ہو یا
 حکم کے لیے کہی جاوے اور کو پہنچ ہو یا اور کسی تیسرے کو پہنچ ہو اور یہ بیان خواہ زبان سے ہو یا اشارے
 اور کناپے سے سب جعلی میں داخل ہے تو حقیقت جعلی کی راز کا کہنا ہے اور پردہ فاش کرنا جو کسیکو
 ناگوار ہو پھر اگر کسی شخص کو دیکھا اپنا روپیہ گارٹے ہوئے اور ذکر کیا اسکا دوسروں سے تو جعلی کی پھر
 امام غزالی نے کہا اب جس شخص کے پاس کوئی جعلی کہاوے اور کو چہ باتیں ضرور میں ایک توبہ کا سر
 کی بات سچ نہ جائے کیونکہ جعلی غور فاسق ہے دوسرے کہ اسکا کام سے اسکو منع کرے اور برا کہے اور اسکو
 تیسرے کہ اس شخص کو برا جائے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُرا ہے (یعنی جعلی کہاں والا) چوتھی یہ کہ
 اپنے بہائی پر جسکی جعلی اوس نے کہا ہے بدگمانی کرے پانچویں یہ کہ اُس بات کا زیادہ تجسُّس کرے
 اور اُسکو دریافت نہ کرے چھٹی یہ کہ خود جعلی خور نہ بنے یعنی اوس بات کو کسی اور سے نقل نہ کرے ورنہ خود
 اوس گناہ میں بہنہ رگ جس سے جعلی خور کو منع کرتا تھا انتہی۔ امام نووی نے کہا یہ سب اس صورت میں
 ہے جب اوس بات میں کوئی مصلحت شرعی نہ ہو لیکن اگر اوس کے فاش کرنے میں کوئی مصلحت ہو تو
 منع نہیں مثلاً کوئی کسیکو قتل یا عزت ریزی کا ارادہ رکھتا ہو تو اسکو مطلع کر دینا یا امام یا حاکم سے
 کسی شخص کے فساد یا ظلم کو بیان کرے جس میں اور لوگوں کا فائدہ ہو تو یہ حرام نہیں ہے بلکہ بعضی صورت
 میں واجب ہو یا مستحب ہو یا مستحب چھم کہتا ہے اُس بات کو دیکھنا چاہیے اگر اوس کے فاش کرنے میں یا امام
 یا حاکم سے کہیں میں عام کی جہالتی اور اسفندت ہو تو بیشک کہنا چاہیے اور جو کسی کا فائدہ نہیں صرف
 اوس شخص کا فساد ہے تو اسکا کہنا ضرور نہیں ہے پھر نووی نے کہا یہ جہالتی یا جعلی خور صحبت میں نہ جاوے گا

(حجرت کی نگاہ سے) نہ انکو پاک کرے گا گناہوں کے اور انکو دکھ کا عذاب ہوگا آپ نے مین بار یہ فرمایا
 اور بوزنے کہا برباد ہو گئے وہ لوگ اور نقصان میں پڑے وہ کون ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک تو
 لٹکانے والا **ف** یعنی نہ بند پایا جائے کو یا کرتے کو ٹخنوں سے نیچے غور اور کب کے راہ سے جس پر دوسری
 حدیث میں صاف آیا کہ اللہ تعالیٰ نہ کبھیگا اوس شخص کی طرف جو کپڑا اپنا لٹکا دے غور سے اور یہ غور
 کی مفید خاص کرتی ہے ازار لٹکانے والے کے عموم کو اور اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ جب اسی
 کے لیے ہر جو غور سے لٹکا دے اور غور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دی سے حضرت ابوبکر
 کو کپڑا لٹکانے کی کیونکہ ان کا یہ فعل غور کی راہ سے نہ تھا امام محمد بن جبریر طبری نے کہا دوسری روایت
 میں حضرت نے صرف ازار لٹکانیوالے کو بیان کیا اس لیے کہ اکثر لباس اس وقت کا ازار ہی تھا
 اور متبص کا ہی یہی حکم ہے اور یہ ایک حدیث میں صاف آگیا ہے جسکو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن
 ماجہ نے بسند حسن سالم کے روایت کیا اور انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 لٹکانا ازار میں ہے اور متبص میں اور عمامے میں اور جو کوئی ان میں سے کسی کو لٹکا دے غور سے تو قیامت
 کے روز اللہ تعالیٰ اوس کی طرف نہ کبھیگا (نودی) **ف** دوسری احسان کر کے اسکو جتنا نوالا
ف یعنی اچھا مثل مشہور ہے خدا اچھو کا احسان نہ کرادے جب کسی شخص سے کسی قسم کا سلوک
 کرے یا احسان تو تہذیب یہ ہے کہ اوس کا ذکر نہ کرے کسی جیسے میں اپنا احسان اور سبب نہ جباویز نہ
 نیکی برباد گنہ لازم ہوگا۔ **ف** تیسری جہولی قسم کہا کر اپنے مال کی نگاہی کرنے والا **ف** جیسو
 بے ایمان تاجر دن کی عادت ہوتی ہے کہ اپنا مال کی خواہ مخواہ تصرف کرنے میں اگر خریدار کو اس کی
 قیمت میں یا خرید میں تردد ہو تو قسم کہا بیٹھے میں اور خریدار دھوکے میں آنکر خرید لیتا ہے **ف**
 ابی ذر عن النبی ﷺ قال ثلاث لا یکرہنہم اللہ فیوم القیامۃ الذک
 الذی لا یحط شیئاً الا مئتہ والذی یفتر علی الفاجین والسبیل الزاد کا۔
حجرت ابوزر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ بابت
 نہ کرے گا قیامت کر روز ایک تو احسان جتنا نوالا جو دیکر احسان جتا دے دوسرا اپنا مال جلائے والا
 جہولی قسم کہا کر تیسرے ازار لٹکانیوالے **ف** سلیمان بن یحزنا کہ اسناد وقال ثلاث لا
 یکرہنہم اللہ ولا ینظر الیہم فی یوم القیامۃ ولا ینظر الیہم عن ابی الذر **ف** ترجمہ اس روایت

کا فر ہے بیشک ہمیشہ جہنم میں رہے گا دوسرے یہ کہ ہمیشہ جہنم سے مراد بہت مدت تک ہونا ہے تیسرے یہ کہ اوس کو نفل
 کا بدلہ ہی ہوتا کہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے پھر خدا نے احسان کیا اور حکم دیا کہ جب کا خاتمہ اسلام ہو گا وہ ہمیشہ
 جہنم میں رہے گا **عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمَلِكَةٍ
غَيْرِ الْأَكَلِيَّةِ كَذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا لِشَوْءٍ عَدِيبٍ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ ذَنْبٌ زَنِيعٌ إِلَّا لَيْمَلِكَةٍ ترجمہ ثابت بن ضحاک سے روایت ہے انہوں نے
 بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے تلے اور آپؐ فرمایا جو شخص قسم کھا دے کیسیات
 پر اسلام کے سوا اور دین کی (یعنی یوں کہے اگر میں ایسا کام کروں تو نضرانی ہوں یا یہودی ہوں یا
 ہندو ہوں) جہولی قسم تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوس نے کہا **ف** یعنی کا فر ہو گیا یہ زجر اور تغلیظ
 کے طور پر ہے نووی نے کہا اگر اوس کے ولین اسلام کے سوا اور دین کی عظمت ہے وہ تو بلاشبہ کا فر
 ہے اور جو اور دین کی عظمت نہیں بلکہ اسلام اوس کے دل میں راسخ ہے تو وہ کا فر نہ ہو گا اصح رت
 میں کفر سے مراد ناشکری ہے کیونکہ اسلام کا تقاضا یہ تھا کہ ایسے باہتم نہ کھاتا تھا **ف** اور جبر
 قتل کیا اپنے تین کسی چیز سے وہ اسی سے عذاب دیا جاوے گی قیامت کو دن اگر کسی آدمی پر وہ نذر پوری
 کرنا واجب نہیں جو اوس کے اختیار میں نہیں یا اور جس کے ملک میں نہیں (جیسے نذر کرے اور کسی کا
 پرہیز آزا کرے) **عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ ذَنْبٌ فِي مَالِكٍ لَيْمَلِكَةٍ وَلَعَنَ الْمُؤْمِنُ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا لِشَوْءٍ
فِي الدُّنْيَا عَدِيبٌ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةٍ لَيْمَلِكَةٍ بَعَا لَكَ يَوْمَ
اللَّهِ الْأَكَلَةَ **وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَاجَرَ فِي تَرْجُمَةٍ ثَابِتِ بْنِ ضَحَّاكٍ** سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی پر وہ نذر پور کرنا واجب نہیں جو اوس کے ملک میں نہیں اور
 مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسے اس کو قتل کرنا **ف** نووی نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
 مسلمان پر لعنت کرنا بڑا سخت گناہ ہے امام غزالی نے کہا کسی مسلمان پر یا کسی جانور پر لعنت کرنا درست
 نہیں اسبطرہ اوس مسلمان پر جو فاسق ہو اسی طرح کسی عین کا فر پر جو وہ زندہ ہو یا مر گیا ہو مگر اوس کا فر پر
 جس کا کفر پر مٹا فاسق سے ثابت ہو لعنت کرنا درست ہے جیسے ابوہبیب اور ابوہریرہ وغیرہ اور لعنت کرنا کا فر پر

کے گردہ پر درست ہر چیز پر لعنت اس کی کافرون پر یا یہودیوں پر یا نصاریٰ پر اور ظالم حدیث یہ ہے کہ لعنت
 اور قتل دونوں حرمت میں برابر ہیں اگرچہ قتل بہت سخت ہے یہی اختیار کیا ہے مازری نے **ت**
 اور جو شخص اپنی جان لیوے دنیا میں کسی چیز سے عذوبہ اسی سے عذاب دیا جاوے گا قیامت کو دن اور جو شخص
 جہو یا دعویٰ کرے اپنا مال بڑھانے کے لیے تو خدا اور کمال اور کم کر دے گا اور جو شخص تم کہاؤ حاکم کے حکم کو قبول
و اس کا مال ہی اسے تعالیٰ کم کر دے گا تو ہی نے کہا یہاں یہ عبارت بخلاف یہ زیادہ عطف ہے پہلے جانے
 کے بعد اپرا اور یہ طلب دوسری روایت میں پورا آیا ہے جو شخص تم کہاؤ حاکم کے حکم سے کسی سلمان کا مال
 دبا لینے کو تو وہ اس کے لیے کا اور وہ ہے **ع** غفر ہو گا **ع** فَاِذَا جَاءَ ثَبَاتُ الْاَكْصَارِ قَالَا قَدْ
 رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَاكِلَ يَمْلِكُ سَوِي مَلِكِ الْاِسْلَامِ كَاِذَا مَتَّعِدًا فَهَوَ
 كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِشَيْءٍ عَدَّ بِهٖ اِنَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ رُوْهُنَا حَدِيْثُ سَفِيَّانَ
 وَاَمَّا الشَّعْبُ فَخَدِيْثُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَاكِلَ يَمْلِكُ سَوِي
 الْاِسْلَامِ كَاِذَا مَتَّعِدًا فَهَوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسًا بِشَيْءٍ دُخِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَرْجُمَةً ثَابِتِ
 بن مخاحك النصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم کہاؤ کسی اور دین کی سوا اسلام
 کے جو بڑھ قضا تو وہ ویسا ہی ہو گیا اور جو شخص قتل کرے اپنی تین کسی سے تو خدا عذاب کرے گا اس کو اسی
 چیز سے جہنم کی آگ میں یہ روایت ہے سفیان کی اور شعبہ کی روایت میں ہے جو شخص تم کہاؤ کسی دین
 کی سوا اسلام کے جو بڑھ تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسے اس نے کہا اور جو شخص ذبح کرے اپنے تین کسی پسین
 سے تو وہ اسی چیز سے ذبح کیا جاوے گا قیامت کو دن **ع** اِنْ هُوَ يَدَّ قَالَ شَهِدَ بِنَاصِحَةٍ رَسُوْلُ
 اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَيْتًا فَقَالَ الرَّجُلُ مِمَّنْ يُدَّ بِالْاِسْلَامِ هَذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ
 فَلَمَّا اُخْبِرَ مَا الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالَ شَدِيْدًا فَاصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فُقِيْلَ الرَّجُلُ الَّذِي قُتِلَ
 كَهٗ اِنْفَارَتْهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَانْتَهَ قَالَ الْيَوْمَ قِتَالَ شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اِنَّ النَّارَ فَكَادَ تَجْعُزُ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَمُوْا قَاتَبَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذَلِكَ اِذْ قُيْلَ فَانْتَهَ لَمْ يَمُوتْ
 وَكَانَ يَمُوْجًا حَاسِدًا يَدَّ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَمُوتْ عَلٰى الْجِرَاحِ فَتَقَتَلَ نَفْسُهُ
 بِمَا هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّ لَكَ فَقَالَ اللهُ اَنْ كَبُرَ اسْتِغْدَارُ عَيْنِ اللهِ وَ
 رَسُوْلُهُ ثُمَّ اَمْسَ بِكَ لَا يَبْدَا فِي النَّاسِ اِنَّكَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ اِنَّ اللهَ دُوْبٌ هَذَا

الَّذِينَ بِالرُّجُلِ الْفَاحِشِ تَرْجُمُهُ اَبُو بَرَّةٍ وَرَوَيْتُ عَنْ سَمِ بْنِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَاثَهُ تَرْجُمُكَ
 حَنِينِ بْنِ (قاضی عیاض نے کہا صحیح خیر ہے بجا و حنین کے) آپ (فرمایا ایک شخص کو جو دعویٰ کرتا تھا
 اسلام کا دینے پر تین مسلمان کہتا تھا) جہنم والوں میں سے ہے جب لڑائی کا وقت آیا تو یہ شخص خوب
 لڑا اور جی ہوا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ (جس شخص کو جہنمی سمرا یا ہاتا وہ تو ج خوب لڑا اور مر گیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں گیا لیکن مسلمانوں کو اس میں شک ہو نہ کہ وہ (کیونکہ ظاہر
 سے اس کا جنتی ہونا پایا جاتا تھا) ان میں خبر آئی کہ وہ مرانہ میں زندہ ہے لیکن بہت سخت جنتی سے
 جب رات ہوئی تو وہ جنتوں کی تکلیف برداشت نہ کر سکا اور اُس نے اپنے ہمیں آپ مار لیا جب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہو چکی تو آپ نے فرمایا اللہ بڑے میں گناہی دیتا ہوں اس بات کی کہ میں
 اللہ کا بندہ اور مسلمان بھی ہوں (اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بات آپ کو بتلا دی تھی وہ سچ نکلی) پھر آپ نے
 حکم کیا ہلال کو اس شخص سے ہٹا دیں کہ لوگوں میں کہ جنت میں نہ جاویگا کوئی شخص مگر وہی جو مسلمان ہو اور
 اللہ بد کرے گا اس دین کی بے ادبی سے **ف** یہ شخص منافق تھا ظاہر میں مسلمان و مبین کا فرار کچھ
 اوسے اسلام کے لیے بہت کوشش کی لڑا اور جنتی ہوا پھر ایمان نہ ہونے سے کوئی کوشش اوسکی کام نہ آئی
 معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے انسان جنتی ہی نیک باتیں کرے مسلمانوں کی مدد کرے اسلام کو فائدہ پہنچا
 پر وہ جنتی نہیں ہو سکتا **سُحْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلَّمَ النَّفْقَ هُوَ الشَّرُّ كَوْنًا فَاقْتُلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الشَّرِّ
 وَمَالَ الْآخِرُ بَنِي الْعَسْكَرِ هَمَّ دَفْنِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ كَيْدِي
 لَعَنَ شَاذَةً وَلَا فَادَةً إِلَّا اشْبَعَهَا نَصْرُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالُوا مَا أَجَزَ وَمَا الْيَوْمَ
 أَحَدٌ كَمَا أَجَزَ فَلَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكُمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
 فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا أَقَالَ خُزْرَجٍ مَعَهُ كَلِمًا وَقَفَّ وَقَفَّ مَعَهُ وَإِذَا
 اسْرَعَ اسْرَعَ مَعَهُ قَالَ خُزْرَجٍ الرَّجُلُ أَجَزَ حَاشِدِيكَ فَاسْتَعْبَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ
 بِالْأَرْضِ وَدُبَابَهُ بَيْنَ قَدَيْسِهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخُذَ الرَّجُلُ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ
 الَّذِي ذَكَرْتُ إِنْكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ خُرْجِي

وَطَبَّحَهُ حَتَّى جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَهُ فَضْلٌ سَيِّدُهُ بِالْأَرْضِ وَ
 ذَبَابُهُ بَيْنَ تَنَدِيئِهِ فَنَفَرَ تَحَامِلُ بِمَلِكِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعْتُ عِنْدَ ذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ الْبَلَدَةِ فِي مَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
 وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ فِي مَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى
 سعد ساعدي سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شکر کن کے سامنا جو جنگ میں توڑے ہوئے
 آپ اپنی لشکر کی طرف جہر اور وہ لڑکے اپنے لشکر دن کی طرف گئے تو آپ کے اصحاب میں ایک شخص تھا (اوس کی
 نام قرآن تھا اور وہ منافق تھا) اگلے دس گئے کو نہ چھوڑتا بلکہ اُسکا پیچھا کر کے تلوار سے مار ڈالتا
 رئیس کے ہاتھ سے بڑا اُسکو قتل کرتا تو صحابہ نے کہا آج ہمارے کام حبس و بخشش آیا ایا کوئی نہ آیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو جہنمی ہے ایک شخص ہم لوگوں میں سے بولا میں اوسکو ساتھ رہوں گا۔
 (اور اسکی خبر کہوں گا کہ وہ کون سا ہے کہ تم کہتے ہو جہنم میں جائیگا کیونکہ ظاہر میں تو وہ بہت عمدہ کام کرتا
 تھا) پھر وہ شخص اُسکو ساتھ نکلا جہان وہ پھر تائید ہی پھر جاتا اور جہان وہ دور کر جاتا یہ ہی اُسکے ساتھ دھڑکتا
 آخر وہ شخص (یعنی قرآن) سخت زخمی ہوا اور (زخموں کی تکلیف پر صبر نہ کر سکا) جلدی مرنے لگا اور تلوار
 کا قبضہ زمین پر رکھا اور لوگ اوسکی دونوں چھاتیوں کے چھچھین پیرا دیر پر زور دیا اور اپنے تئیں مار ڈالا
 تب وہ شخص (جو اوسکو ساتھ گیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ
 بات کی کہ آپ اللہ کے پیچھے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا کیا ہوا وہ شخص بولا آپ (ابھی جس شخص کو جہنمی فرمایا تھا
 اور لوگوں نے اوسپر تعجب کیا تھا تو میں نے کہا تھا میں ہمارے دہسٹو اوسکی خبر کہوں گا پھر میں اُسکا
 تلاش میں نکلا وہ سخت زخمی ہوا اور جلدی مرنے لگا اور اسنے تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور لوگ اوسکی
 دونوں چھاتیوں کے چھچھین پیرا زور دیا اور پھر ہاتھ لگا کر مار ڈالا اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یہ سن کر فرمایا کہ آدمی جہنمیوں کے کام کرتا ہے لوگوں کے نزدیک اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور
 جہنمیوں کے کام کرتا ہے لوگوں کے نزدیک اور وہ جہنمی ہوتا ہے تو انسان کو چاہیے کہ اپنے
 اعمال پر غور و فکرے اور ہر دوسانہ رکھی بلکہ خدا سے ڈرتا رہے اور حسن خاتمہ کے لیے دعا کرتا رہے اسبطح
 کہہ گا کہ کوئی اُسپر نہ ہونا چاہیے اللہ کی رحمت سے شاید خدا اوسکا خاتمہ عمدہ کر دے **عَنْ الْحَسَنِ**
يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مَاتَ فِي بَلَدٍ فَخَرَّجَتْهُ خَلْقًا إِذْ تَقَرَّرَ أَنَّ

الْحَبَشَةُ الْيَهُودِيَّةُ تَرْجِمُهُ حضرت عمر بن خطابؓ روایت ہے حبیب خیر کا دن ہوا تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی صحابہ آئے اور کہنے لگے فلاں شہید ہو اور فلاں شہید ہو یہ کہ گندے ایک شخص پر تو کہا
 یہ شہید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گزند نہیں میں نے اسکو جہنم میں دیکھا ایک چادر یا عبا
 کی چوری میں (یعنی چوری کی وجہ سے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے خطاب کے بیٹے
 اودھ اور بکار دے لو گرن میں کہ جنت میں وہی جائے گی جو ایمان دار ہیں (اور چور بخادین گئے)
 حضرت عمرؓ نے کہا میں نکلا اور میں بکار دیا لو گرن میں خبردار ہو جاؤ جنت میں وہی جاؤ گے جو ایماندار
 میں ہیں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْتِ الْحَبَشَةِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ لَمْ نَخْلُصْ دَهَبًا وَلَا ذَرَفًا غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالْبَيْتَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى
 الْوَادِي وَنَحْنُ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ دَهَبٌ لَهُ رَجُلٌ وَنَحْنُ جُدَامِ
 يُدْعَى رَاعِيَهُ بْنُ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الصَّبِيْبِ فَلَمَّا لَمْ نَلْزِ الْوَادِي قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ رَحْلَهُ فَمَرَّ بِسُحَيْرٍ فَكَانَ فِيهِ حَفْطٌ فَقُلْنَا هَذَا كَلْبُ الشَّيْطَانِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبٌ وَكَانَ لِي فِي نَفْسِ مُحَمَّدٍ بَيْتٌ
 إِنَّ الشَّيْطَانَةَ لَكَلَّتْ صَبْرَ عَلَيْهِ كَأَنَّمَا أَخَذَهَا مِنَ الْفَارِغِ يَوْمَ حَيْبَرٍ لَمْ تَصْبَعْهَا الْفَارِغُ
 قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَجَاءَ رَجُلٌ يُسَمَّى أَوْثَرًا كَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ
 هَذَا يَوْمَ حَيْبَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمَّى أَوْثَرًا كَيْنِ نَارِ أَوْثَرًا
 مِنْ نَارِ تَرْجِمُهُ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حبیب کی طرف پہلے
 نے تختہ دی ہمکو تو نہیں لوٹا ہم نے چاندی اور سونا (یعنی چاندی اور سونا ماہتہ نہیں آیا) بلکہ لوٹا ہم نے
 اسباب اور اناج اور کپڑے پہر ہم چلے وادی کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا ایک
 غلام تھا (جبکہ نام مرگم تھا) جو بچتا تھا آپ کو ایک شخص نے جذام میں سے جبکہ نام رفاعہ بن زید تھا
 بنی صبیب میں جو حبیب ہم وادی میں اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام کھڑا ہوا آپ کا
 کجاوہ کہول رہا تھا اتنے میں ایک (غیبی) تیرا اسکو لگا حبیب میں اسکی موت تھی ہم لوگوں نے
 کہا مبارک ہو وہ شہید ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ گزند نہیں مگر اس شخص کی جس کے ہاتھ میں
 محمد کی جان ہے وہ شہید اس پر لگا کر کی طرح سلاک لگا رہا ہے جو اس کے مال غنیمت میں سے حبیب

کے دن کیا تھا اور اس وقت تک غنیمت تقسیم نہیں ہوئی تھی یہ سن کر لوگ ڈر گئے اور ایک شخص ایک تسمہ یا دو
تسمے لیکر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں خیر کے دن انکو پاپا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تسمہ یا
تسمے انکار کے ہیں (یعنی اگر تو انکو داخل نہ کرتا تو یہ تسمہ انکار ہو کر نیاست کے دن تجھے لپٹا یا تجھے غراب
ہو نا الوتسمون کی وجہ سے تو وی نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ احکام نکلتے ہیں ایک تو غلغل
یعنی چوری کا حرام ہونا مال غنیمت میں دوسرے کوئی فرق نہ ہونا قلیل اور کثیر میں یہاں شک کہ ایک تسمہ
کی چوری بھی اتنی ہی حرام ہے جیسے کچھ کہ جس غلغل کیا اور سکو نہیں نہ کہین گے چوتھی یہ کہ جو کفر پر سے
و جنت میں نہ جاویگا اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا پانچویں یہ کہ بغیر ضرورت کے قسم نہ کرنا اور ستاویں
کیونکہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کچھ چوری کی غنیمت کے مال میں تو اسکو وہ چیز پر بیروین
اور داخل کر دینا واجب ہے اور جب وہ پہرے دے تو اسکو لے لین اور اسکا مال نہ جلاوین خواہ وہ پہرے سے
بائے پہرے کیونکہ حضرت شعلی کے چور کا اور تسمے کے چور کا مال بچلایا اور جو یہ وجہ ہوتا تو آپ ایسا کرتے اور
وہ جو حدیث منقول ہے کہ جو شخص غنیمت کے مال میں چوری کرے اور اسکا اسباب جلا دو اور اسکو مار دیا اسکی
گردن مار تو مصنیف ہے اسکو صنف کو ابن عباس البری بیان کیا ہے طحاوی نے کہا اگر وہ حدیث صحیح
بھی ہو تو منسوخ ہوگی اور یہ اس وقت کا حکم ہے جب مال سزا جائز تھی (یعنی اس وقت تک جب مال کی
سزا دینا جیسے جرمانہ ضبطی جائیداد وغیرہ نہیں رہی) **باب** الذَّكَايِلُ عَلَیْ اَنْ قَاتِلَ نَفْسِهِ لَا يَكْفُرُ
جو شخص خود کشی کرے وہ کافر نہ ہوگا **حَدَّثَنَا** جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
لَا يَكْفُرُ مَنْ قَاتَلَ نَفْسَهُ وَلَا يَكْفُرُ مَنْ قَاتَلَ نَفْسَهُ وَلَا يَكْفُرُ مَنْ قَاتَلَ نَفْسَهُ وَلَا يَكْفُرُ مَنْ قَاتَلَ نَفْسَهُ وَلَا يَكْفُرُ مَنْ قَاتَلَ نَفْسَهُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي حَصْنٍ حَصِينٍ وَمَنْعَةٍ قَالَ جَعَلْتُكَ
بَيْنَ دُوسٍ فِي الْحَيَاةِ بَارَكَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَحَسَّ اللَّهُ إِلَهُ النَّصَارِ
فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ شَيْمٍ وَكَانَ
مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَاجْتَوَا الْمَدِينَةَ فَمِنْ خُرُوجِهِمَا فَاخَذَ مَشَافِقَ لَهَا فَقَطَعَهُمَا بِعَابِلٍ لَّحْمَةٍ
فَشَخَبَتْ يَدًا حَتَّى مَاتَ فَرَأَى الطُّفَيْلُ بَرْعَمَرٍ فِي مَآوَاهُ فَرَأَى دَهِيحَةً حَسَنَةً وَرَأَى
مُعْطِيًا يَدِيهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعْتَ بِكَ رُبُّكَ فَقَالَ عَفْرَاءُ بَرْعَمَرٍ فِي الرَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ مُعْطِيًا يَدِيكَ فَقَالَ قَتَلْتُ لِي نَفْسِي مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ نَفْسِيهَا
الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلَا تَدْعُ أَحَدًا فِ قَلْبِهِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَفَتَا لِحَبِيبٍ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مَيْمُونٍ
 إِيْمَانُ الْإِسْلَامِ أَكْبَرُ مِنْهُ وَفَتَا لِحَبِيبٍ وَفَتَا لِحَبِيبٍ وَفَتَا لِحَبِيبٍ وَفَتَا لِحَبِيبٍ
 ہوا ایمان کے مکاتیب جو ریشم کی بہی زیادہ ملائم ہوگی پہرہ ہوا نہ چوڑی اور غرض کہ جس کے دل میں دین برابر
 یار تری برابر ہی ایمان ہوگا یعنی مار ڈالے گی اسکو **ف** تو کوئی ایمان دنیا میں باقی نہ رہے گا اور سوت
 قیامت ہوگی نرؤی نے کہا اس مضمون کی حدیث میں اور بھی آئی ہیں جس پر قیامت قائم نہ ہوگی سکا سوت
 جب کوئی اسے کہہ دے یا لاہی نہ ہوگا یا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خنق پر اور یہ سب حدیثیں اپنے ظاہر
 پر محمول ہیں اور وہ جو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک گروہ میرے ہمت کا حق پر قائم ہوگا قیامت کے
 دن تک اس کے مخالف نہیں کیونکہ مراد اس سے یہ ہے کہ وہ گروہ قائم ہوگا یہاں تک کہ یہ ہوا اسکو قائم نہ ہوگی
 پہر قیامت قائم ہوگی اور یہ جو فرمایا جس کے دل میں دانے برابر یار تری برابر ہی ایمان ہوگا تو اس کے مذہب
 ثابت ہوا جو چہ ہے کہ ایمان اہل کتاب سے اور ریشم سے زیادہ ملائم ہونے سے یہ عرض ہے کہ وہ ہوا ہم
 اور لطیف ہوگی اور ایک دوسری حدیث میں یوں ہے کہ وہ ہوا شام کی طرف سے چلے گی اسکا جواب یہ ہے
 کہ شاید اس وقت دو ہوا میں چلین ایک میں کی طرف سے اور دوسری شام کی طرف سے یا ایک ہی ہوا شروع
 ہو میں سے پہلے چلے جائے شام تک واسطے علم **بَابُ الْحَدِيثِ عَلَى الْبُكَاءِ فِي الْأَعْمَالِ قَبْلَ تَهْلُكِهِ**
الْفِتْنِ فَتَنَ ارْتَوَا وَبِئْسَ سِرٌّ پہلے نیک اعمال کو جلد بجا لانے کی ترغیب **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقَطْعِ الثَّيْلِ الْمُظْلَمِ يُصْبِحُ
الْجَلُّ مُؤْمِنًا وَكَافِرًا أَوْ يُصْبِحُ مُؤْمِنًا وَفُتِنًا يُبْدِعُ دِينَهُ بَعْدَ فِتْنٍ الدُّنْيَا
 حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلد ہی نیک کام کرو ان
 فتنوں سے پہلے چلو اور چھری رات کو حصوں کی طرح ہونگی صبح کو اوسے ایمان دار ہوگا اور شام کو کافر یا شام
 کو ایمان اور صبح کو کافر ہوگا اور اپنے دین کو بچو ڈالے گا دنیا کے مال کے بدلے **ف** اپنے دنیا کی طمع
 اور فتنہ سیسی غالب ہوگی کہ ایمان کی محبت دل میں نہ ہوگی ذرا سے دنیاوی فائدے کے لیے انسان اپنے
 کو چھوڑ دے گا اور کفر اختیار کرے گا یہ بات ہمارے زمانے میں بہت پہل گئی ہے کہ ایمان کی نذر اور نذر
 بالکل نہ رہی اور جو دیکھو دنیا کا طلب گاہ بہت لوگوں کو دیکھا جو پہلے مسلمان و نیک رہے پہر دنیا کے
 طمع سے ایمان ہو گئے اور کفر اختیار کیا کوئی نصرانی بنگیا کوئی دہری خدا محفوظ رکھو تو وہی نے کہا ہرادیے

کہ اوس زمانے میں ایسی ہی درپے فتنہ ہو گئے کہ ایمان بچا نامشکل ہو گا ایک ہی دن میں ایسا انقلاب آئے گا
 کہ نبی کو آدمی مومن ہو تو غلام کو کافر ہو گا تختۃ الاحیاء میں سے کہ اس حدیث میں ان فسادوں کی خبر ہو جو
 زیرِ دربارِ سلطنت مروانیہ کے زمانے میں واقع ہوئی اس حدیث میں ارشاد ہے کہ فرصت کہ آدمی غنیمت
 جائے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکے یہ سو کر لیوے **باب** **مُحَاذَرَةُ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُخَيَّبَ**
عَمَلُهُ مومن کو اپنے اعمال سے مٹ جانے سے ڈرنا چاہیے **عَنْ** **النَّسَائِ بْنِ مَرْثَدٍ** أَنَّهُ لَمَّا كُنْتُ لَدَى
هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ إِلَى الْخِزْيَانِ الْكَافِرِ
جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ أَنَا مِنَ أَهْلِ النَّارِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا شَأْنُ ثَابِتٍ أَتَشْكُلُ
 فَقَالَ سَعْدٌ إِنَّهُ لَجَارِي وَمَا عَلِمْتُ كَيْفَ لَيْسَ كَوَى قَالَ فَكَأَنَّا لَسَعْدٍ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أَتُنَزِّلُ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ
 مِنْ أَرْفَعَكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَنِ أَهْلُ النَّارِ فَذَكَرَ
 ذَلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى هُوَ
 مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** النبی مالک سے روایت ہے جب یہ آیت اترتی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا
 اصواتکم فوق صوت النبی اخبرتک **ف** یعنی اے ایمان والو اپنی نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے
 اوپر اور نہ بولو اس سے زور سے جیسے بولتے ہو ایک دوسرے سے کہیں اکارت ہو جاؤ مین تمہارے عمل اور
 تم کو خبر نہ ہو تو ڈرنا یا مومنوں کو بے ادبی سے حضرت کی صحبت میں ایسا نہ ہو کہ یہ بے ادبی تمام نیک عملوں کو
 مٹا دے **ف** تو ثابت بن قیس پر شام اس اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے میں جہنمی ہوں (کہو کہ ان
 کی آواز بھٹ بلند تھی اور وہ خلیفہ تھے انصار کے اس لیے وہ ڈر گئے اور نہ آئے رسول اللہ علیہ وسلم پاس
 آپ سعاد بن معاذ سے پوچھا کہ اے اباعمر و ثابت کا کیا حال ہے کچھ بجا رہا ہو گیا ہے سعد نے کہا وہ میرا ہمسایہ
 میں نہیں جاتا کہ وہ بیمار ہے پھر سعد ثابت کو پاس آئے اور ان سے یہ بیان کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا تھا ثابت کو کہا یہ آیت اترتی اور تم جانتے ہو کہ تم سب میں میری آواز اپنی ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر تو میں جہنمی ہوں پھر سعد نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ کو فرمایا نہیں
 وہ جہنمی ہے **ف** کہو کہ آواز بلند ہونا کچھ برا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز

سے بائیں کرنا اور چلانا منع ہے نووی نے کہا اس حدیث ثنابت بن قیس کی ثبری فضیلت معلوم ہوئی کیونکہ
 اون کا جنتی ہونا ثابت ہو اور اس سے یہ ثابت بھی نکلی کہ امام یا سرور کو اپنے لوگوں کا حال پوچھنا یا بیرون جہنم
 ہونا یا دین مکمل **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مِنْ مَتَابِعِ خَطِيبِ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا كُنَا
 نَزَلْتُ هَذِهِ الْأَيَّةُ يَخُوضُ حَدِيثَ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ
 دوسری روایت میں یوں ہے کہ ثنابت بن قیس بن ثمالس انصار کے خطیب کے یہ جہاں یہ آیت اور می انشیرک
 اور یہیں سعد بن معاذ کا ذکر نہیں ہے **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مِنْ مَتَابِعِ خَطِيبِ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا كُنَا
 لَا تَنْتَعِهَوُا أَصْوَابَكُمْ فَوَقَّعَ صَوْتُ النَّبِيِّ وَكَانَ يَنْكُرُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ رَحِمَهُ دوسری
 جواہر گرا **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ وَاقْتَصَلَ الْحَدِيثُ وَكَانَ يَنْكُرُ
 سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ كَرَدَ أَذَقَالَ فِي كُنَائِكَ الْأَيْمَنِي بَيْنَ أَخْطَرِ نَادِجَلٍ أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 ترجمہ اس روایت میں بھی سعد بن معاذ کا ذکر نہیں اتنا زیادہ ہے کہ اس نے کہا ثنابت ہم لوگوں کے بیچ
 میں چلتے تھے ہم ان کو دیکھتے تھے ایک شخص جنتی ہم میں جا رہا ہے **فَابْ هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ
 الْجَاهِلِيَّةِ** جب کوئی مسلمان ہو جاوے تو کفر کے وقت کے اعمال کا مواخذہ ہو گا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَسُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ أَخُو أَخِي بِنَا عَمَلِ كَسَانِي
 الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْأِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِمَا دُونَ مَا مَنِ اسَاءَ أَحَدُ
 يَعْمَلُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ رَحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَرَوَيْتُ عَنْ كَيْفَ لَوْ كُنَ نَبِيٌّ كَمَا رَوَى
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ رسول اللہ کیا ہم سے پوچھ ہو گی اون کا سون کی جو ہم نے جاہلیت کو زمانے میں
 کیے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے جو اچھی طرح اسلام لایا (یعنی سچا مسلمان ہوا دل سے) اویس کو پوچھ ہو
 جاہلیت کے کاموں کی اور جو برا ہے (یعنی صرف ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں اس کے کفر رہا) اس
 سے پوچھ ہو گی جاہلیت اور اسلام دونوں وقت کے کاموں کی **ف** کیونکہ وہ کفر پر قائم رہا اور
 حقیقت مسلمان ہی نہیں ہوا بلکہ منافق رہا نووی نے کہا دوسری حدیث صحیح میں ہے کہ اسلام گرا دیتا
 ہے پریشتر کے گناہوں کو یعنی کفر کے زمانے کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اسلام لانے سے اور
 آپرا جاہل ہے مسلمان کا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَسُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَخُو أَخِي بِنَا عَمَلِ كَسَانِي
 فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْأِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اسَاءَ**********

وہ مرنے کے قریب تھے تو رو کر بہت دیر تک اور نہ پھر لیا اپنا دیوار کی طرف ان کو بیٹے کہنے لگو باؤ انکو کیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خود بخوبی نہیں دیکھا تھا انہوں نے اپنا منہ سامنے کیا اور کہا کہ سب باتوں
 میں افضل ہم سمجھتے ہیں اس بات کی گواہی دینے کو کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور محمد اوس
 کے پیچھے ہوئے ہیں اور میرے اور پیشین حال گذرے ہیں ایک حال یہ تھا جو تو نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سو زیادہ ہیں کسی کو جو انہیں جانتا تھا اور مجھے آرزو تھی کہ سیطرچ میں قابو پاؤں اور
 انکو اتل کروں (معاذ اللہ) پھر اگر میں مرجاتا اس حال میں تو چھٹی ہوتا دوسرا حال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ
 نے اسلام کی محبت سیکر دلیلیں ڈالی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے کہا اپنا ہاتھ
 ہاتھ بڑھائے تاکہ میں بیعت کروں آپ نے ہاتھ بڑھایا میں نے اوستیٹ اپنا ہاتھ پہنچا لیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تم کو اسے عمر میں نے کہا میں شرط کرنا چاہتا ہوں
 آپ نے فرمایا کیا شرط میں نے کہا یہ شرط کہ میرے گناہ معاف ہوں (جواب تک کیو میں) آپ نے فرمایا
 اے عمر تو نہیں جانتا کہ اسلام گردیتا ہے پیشتر کے گناہوں کو سیطرچ ہجرت گرا دیتی ہے پیشتر کے گناہوں
 کو سیطرچ جگر گردیتا ہے پیشتر کے گناہوں کو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو زیادہ جھک کو کسی کی محبت
 تھی اور نہ میری نگاہ میں آپ سو زیادہ کسی کی شان تھی اور میں آنکھ بہر کر آپ کو نہ دیکھ سکتا تھا
 آپ کو حلال کی وجہ سے اور اگر کوئی مجھ سے آپ کی صورت کو پوچھے تو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میں
 آنکھ بہر کر آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا اور اگر میں مرجاتا اس حال میں تو امید تھی کہ جنتی ہوتا بعد اوس کے
 چند اور چیزوں میں ہم کہ پہنٹا پڑا میں نہیں جانتا میرا حال کیا ہوگا اونکی وجہ سے توجیب میں مرجاؤں
 میرے جنازہ کے ساتھ کوئی روئے چلانے والی نہ ہو اور نہ انگاہو اور جب مجھ کو دفن کرنا تو مٹی ڈال دینا
 مجھ پر اچھی طرح اور میری قبر کے گرد کھڑے رہنا اتنی دیر تک جتنی دیر میں اونٹ کاٹا جاتا ہے اور اسکا
 گوشت بانٹا جاتا ہے تاکہ میرا دل پہلے تم سے (اور میں تنہائی سے گہرا نہ جاؤں) اور دیکھ لوں پھر
 کے وکیلوں کو میں کیا جواب دیتا ہوں **ف** یعنی منکر نکیر کو۔ نووی نے کہا اس حدیث سے کہی بانیز
 معلوم ہو کہ ایک تو یہ جو مرنے کے قریب ہوا و سکو تسلی اور تشفی دینا چاہیے اور امید اور عفو اور خوشی
 کی آیتیں اور حدیثیں سنانا چاہیے جسے عمر کے بیٹے نے کیا اور یہ تحب ہی بالاتفاق دوسرے یہ کہ صحابہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کس قدر عزت اور حرمت کرتے تھے، پیشتر یہ کہ جنازہ کے ساتھ نہ

والی اور انکار لیجانا منع ہے اور علمائے اسکو مکروہ رکھتا ہے لیکن فہم کرنا وہ تو حرام ہے اور انکار لیجانا مکروہ ہے
بوجہ دوسری حدیث کے اور سبب کراہت کا یہ ہے کہ وہ عادت ہو جاہلیت کے زمانے کی اور اس جذبہ ماکھی نے
کہا کہ انکار رکھنے میں غلو نہ ہو بد ہے مرد کے چوتھی یہ کہ مٹی ڈالنا قبر پر جسے پانچویں یہ کہ قبر پر بیٹھنا
نہیں چاہیے جیسے بنجر ملکوں میں دستور ہے چوتھی یہ کہ قبر میں مردے کا استحان ہوتا ہے اور فرشتی اس کے
سوال کرتے ہیں اور یہی مذہب ہے اہل حق کا ساتویں یہ کہ دفن کے بعد تہڑی ویر تک قبر پر بیٹھنا چاہیے
اور یہم جسے انہویں یہ کہ مردہ اپنی قبر پر حاضر ہو مینوالون کی آواز سنتا ہے نویں یہ کہ مشترک گوشت کا
بانٹ لینا درست ہے سبطرح ترمیدون کا جیسے انجور وغیرہ اور سہمیں ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے
جو مشہور ہے انتھی غصہ **حکم** اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَنَّا سَأَلْنَا اَهْلَ التَّيْمِ فَقَالُوا فَانَا كَيْفَ نَدْفِنُكَ
فَاَنْتُمْ تَدْفِنُوْنَ اَنْتُمْ اَحْسَنُ اَصْلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمْ فَقَالُوا اِنَّ الَّذِي نَقُولُ وَنَدْعُوْا اِلَيْهِ
حَسَنٌ وَكُوْنُكُمْ بِرِثَانِ رِثَا عَلَيْنَا كَفَارَةٌ فَتَقْتُلُ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اُخَرًا
وَيَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا يَأْتِيْكَ ذٰلِكَ بِخَبْرٍ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَكُنْ اَنَاثًا وَنَكَالًا
يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْتَفْخَرُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْضُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اَكَاثِيَةً ترجمہ عبدالمعین
عباس سے روایت ہے مشرکوں نے چند لوگوں نے (مشرک کی حالت میں) بہت خون کیے تھے اور بہت زنا کی
تھی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا آپ جو فرمائے ہیں اور جس اہ کی طرف بلا
ہیں وہ حزب ہے اور جو آپ سے بدلتا ہیں ہمارے گناہوں کا کفارہ تو ہم اسلام لا دیں تب یہ آیت اترے
وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اٰلِهٰتِهِمْ اٰخِرًا خَيْرٌ مِّنْ اٰخِرَتِكَ خُذْ خُذْ خُذْ خُذْ خُذْ خُذْ خُذْ خُذْ خُذْ خُذْ
جہان کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے اسکو نہیں مارتے مگر کسی حق کے بدلے اور زنا نہیں کرتے اور جو
ان کا سون کو (یعنی خون اور زنا اور شرک) کرے تو وہ بدلہ پاوے گا اور اسکو دنا عذاب سے کافی ہے
کے زردار ہمیشہ رہے گا عذاب میں ذلت ہو مگر جو کوئی ایمان لایا اور اس نے توبہ کی اور نیک کام کیے تو
اسکی برائی ان سے کٹ کر نیکان ہو جاوے گی اور اللہ تعالیٰ مہربان ہے بخشنے والا اور خدا نے ان لوگوں کو
بتلا دیا کہ تم اسلام لاؤ تمہارے ان سب گناہ مشرک کے زمانے کے معاف ہو جاوے گے اور یہ آیت آری
يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ذٰلِكَ اَلْفَيْ سَنَةٍ مِّنْ قَبْلِهَا سَمِعْتُمْ اِلٰهَكُمْ يَدْعُوْا اِلَيْهِمْ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اِلٰهَكُمْ
اَلَمْ يَكُنْ اِلٰهًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ اَلَمْ يَكُنْ اِلٰهًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَلَمْ يَكُنْ اِلٰهًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَلَمْ يَكُنْ اِلٰهًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کی حرمت ہے **باب** بَيَانُ حُكْمِ عَمَلِ الْكُفْرِ اِذَا اَسْلَمَ بَعْدُ كَاذِبًا اَوْ كُفْرًا فِيْ حَالِ

نیک کام کرے پھر مسلمان ہو جاوے **عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَعْفَرٍ** اَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ اَمُورًا كُنْتُ اَتَحَنَّنُ بِهَا فَاِنْ لَمْ يَحْضُرْ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَلَمْتَ عَلَيَّ مَا اَسَلَمْتَ مِنْ خَيْرٍ كَمَا اتَحَنَّنْتُ النَّعْبِيدُ ثُمَّ حَكِيمُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمُورًا كُنْتُ اَتَحَنَّنُ بِهَا فَاِنْ لَمْ يَحْضُرْ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَلَمْتَ عَلَيَّ مَا اَسَلَمْتَ مِنْ خَيْرٍ كَمَا اتَحَنَّنْتُ النَّعْبِيدُ ثُمَّ حَكِيمُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمُورًا كُنْتُ اَتَحَنَّنُ بِهَا فَاِنْ لَمْ يَحْضُرْ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَلَمْتَ عَلَيَّ مَا اَسَلَمْتَ مِنْ خَيْرٍ كَمَا اتَحَنَّنْتُ النَّعْبِيدُ

میں جو میں نے عبادت کے کام کیے (یعنی نیک سچے کرگناہ سے کلنہ کے لیے) اُنکا کچھ ثواب مجھ کو ملے گا یعنی کفر کے زمانے کے نیک کام ہیکار نہ جاوینگے) آپ نے فرمایا تو ہلا لایا اگلے دن سب نیکیوں پر جو کر چکا ہے **ف** یعنی جب تو مسلمان ہو گیا تو تیرے کفر کے زمانے کی نیکیاں بھی ہیکار نہ جاوینگیں بلکہ اُن سب کا ثواب لیگا البتہ اگر تو مسلمان نہ ہوتا اور کفر ہی پر رہتا تو تیری سب نیکیاں مٹ جاتیں یہی مطلب ہے

حدیث سن کر گھٹنا ہے اور یہی قول ہے ابن ابی ہاشم اور محققین کا کہ کافر اگر مسلمان ہو جاوے تو اُس کو وہ نیک کام جو کفر کے زمانے میں کیے ہیں لغو نہ ہونگے اور خدا اون پر ثواب دیگا بدلیل اس حدیث کہ جب کو واقعتیٰ فرما تو بعد خدای سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کافر مسلمان ہو جاوے پھر اُس کا سلام اچھا ہو اللہ تعالیٰ اُس کی ہر ایک نیکی کو بچھے گا جو کر چکا ہے اور ہر برائی کو مٹ دے گا جو کر چکا ہے اور اسلام کو بچھو نیکی کرے گا تو ایک بدلے دے گا سات سو تک ثواب لیگا اور برائی کے بدلے ایک ہی برائی لکھی جائیگی

جب خدا اُس کو یہی معاف کر دے تو ایک ہی نیکی جاوے گی۔ امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث خلاف ہے اوس قاعدے کے جو مقرر ہو چکا ہے کہ کافر کا تقرب صحیح نہیں پھر اُس کو نیکی پر ثواب بھی نہ ہوگا اور ایسا لانا اُس کا اطاعت ہر نہ تقرب اسلام کہ تقرب کی شرط ہے کہ جس سے تقرب کرتا ہے اُس کو بچھائے اور وہ کفر کی حالت میں خدا کو برا بھلا بتاتا نہ تھا اس صحت میں صحت کی تائید کرنا ضروری ہے یہی مطلب ہے کہ کفر کے زمانے میں جو تو نیکیاں کیں تھیں ان کی وجہ سے تیری طبیعت نیک ہو گئی اور سچے کام کرنے کی عادت پیدا ہوئی پھر تو اس عادت اور طبیعت کو سلام میں ہی نافذ دہا دیا گیا کیونکہ وہ جاوے گی جبکہ نیک کاموں کی طرف یا یہ مطلب ہے کہ اون نیکیوں کی وجہ سے تو مستحق ہو اترتے ہو گا جو سلام کی حالت میں بھی باقی ہے یا یہ مطلب ہے کہ سلام کی حالت میں سچے کو نیکیوں کا ثواب اور دوسرے زیادہ لیگا کیونکہ تو پہلے ہی نیک کام کر چکا ہے اور جب کافر کو نیک اعمال کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگی تو ثواب زیادہ ہونا بعد میں نہیں تمام ہوا کلام مازری کا قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر نیکیوں ہی کی برکت سے خدا نے سچے سلام کی اور نیکیاں اوائل میں دلیل میں حسن خاتم اور

سادت کی انجام میں آتے ہیں لیکن معجزہ وہی ہے جو ابن ابی اسلمہ نے کہا کہ حدیث محمول پر ظاہر یہاں بطلان
 نے کہا کہ اس کو اختیار ہے کہ اپنے بندوں پر جتنی چاہے عنایت کرے اور کہے اور اس میں اعتراض
 کی مجال نہیں اور فقہانے جو کہا ہے کہ کافر کی عبادت صحیح نہیں اور اگر وہ اسلام لاو تو اس عبادت کا نتیجہ
 نہ ہوگا اور اس کا مطلب ہے کہ دنیا کے احکام کے رموز اور اس کی عبادت صحیح نہیں اور آخر کا ثواب اس کو اختیار
 ہے اب اگر کوئی یوں کہے کہ اگر آخرت میں ہی اور سپر ثواب نہ ہوگا تو اس کا قول دیکھا جائیگا اس صحیح
 حدیث سے اور کفار کے بعض افعال کا تو دنیا میں ہی اعتبار ہوتا ہے خود فقہانے کہا ہے کہ اگر حال کفر میں
 کوئی کفار جو ظہار وغیرہ کا کفارہ واجب ہو پھر وہ اس کو ادا کر دے کفر کی حالت میں تو کافی ہو جائیگا
 اور اسلام لانے کے بعد دوبارہ کفارہ دینا لازم نہ ہوگا اگر نہ تھا تو کیا ہے شافعی نے کہا کہ اگر حالت کفر میں
 جنب ہو اور غسل کر لیا کفر ہی کی حالت میں بعد اوس کے مسلمان ہوا تو دوبارہ غسل کرنا ضرور ہے یا نہیں
 اور سنا بعض اصحاب نے اس میں سب الگ کیا ہے اور کہا ہے کہ کافر کی ہر ایک طہارت صحیح ہے غسل ہو یا نہ ہو
 ہو یا تیمم ہو اور اسلام لانے کے بعد اوس کی طہارت سے غبار چڑھنا درست ہے اتنے ماقال النووی رحمہ اللہ
 کہتا ہے کہ اسلام لانا ایک ایسی بڑی نعمت ہے خدا کی جس کے مقابلے میں اور کوئی نعمت نہیں تو جہان
 اس نعمت کی وجہ سے فائدہ حاصل ہوں بے حد نہیں اور کافر کے نیک اعمال جو مستجاب ہیں تو وہ اسی وجہ
 سے کہ اس کی موت کفر پر ہوتی ہے اور اعتبار خاتمہ کلمہ ہے پھر جب خاتمہ نیک ہوا اور انسان کفر کو چھوڑ کر
 مسلمان ہو گیا تو اسے تقاضی اور اس کی محنت کو ضائع نہ کرے گا اور اس کے نیک کاموں پر ضرور صواب دیا
 دے گا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفر کی نیکیوں کو اسلام لانے کے بعد لغو کر دیتے تو لوگوں کو ہرج
 ہوتا اور اسلام کی طرف رغبت گھٹ جاتی حالانکہ اصلی مقصود ان کا یہ تھا کہ لوگوں کو اسلام کا شوق پیدا
 ہو اور جو سچے اپنے فرمایا کہ اسلام لانے سے کفر کے گناہ توبہ ہو گئے اور نیکیاں باقی ہیں وہ ہرگز تلف نہ ہو
 سچان اللہ خداوند کریم کی عنایت اور محبت اپنے بندوں کے ساتھ کبھی ہی اللہ تعالیٰ ہر ایک بندہ کو ایمان کی
 برکت عطا فرماتا اور ہر ایک مسلمان کا خاتمہ نیک کرے کہ **حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِذْ آيَتْهُ أُمُّ الْوَلَدِ كُنْتُ أَلْعَنُ جَهَنَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عِتَاقَةٍ أَوْ صِلَةٍ رَحِمَ فِيهَا أَحَبُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعْتُ عَلِيًّا سَأَلْتُ مِنْ خَتْمٍ تَرْجُمُهُ عَلِيمُ بْنُ حَزَامٍ عَنْ رُوَيْتٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ

صلوات اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ آپ کیا بھڑی ہین جو نیک کام میں نے جاہلیت کے زمانے میں کیے ہیں جس پر صدقہ یا بڑے
 کا آواز کرنا یا نانا نانا آوازوں کا ثواب چھوڑ دیا اب فرمایا تو اسلام لایا اسی نیکی پر جو پہلے کر چکا ہے (یعنی وہ
 نیکی قائم ہے اب اس پر اسلام زیادہ ہوا) **عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيَاءُ**
كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ هِشَامُ بْنُ مُثَنَّى أَتَيْتُ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْكُتْ عَلَى مَا اسْكُتْتَ لَكَ مِنَ الْحَيِّ نَقُلْتُ فَوَاللَّهِ لَا أَدْعُ شَيْئًا مَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
لَا أَفْعَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلَهُ ترجمہ حکیم بن حزام نے کہا یا رسول اللہ کسی کام میں جس کو میں جاہلیت کے
 زمانے میں کیا کرتا تھا ہشام نے کہا (یعنی نیک کام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام لایا تو
 اُن نیکیوں پر جو تو نے کیں ہیں نے کہا یا رسول اللہ تو قسم خدا کی پہر جتنے (نیک) کام میں اتنا ہی اسلام
 کی حالت میں بجا لاؤں گا (تاکہ جاہلیت کا زمانہ اسلام سے بڑھ کر نہ رہے نیکیوں کی کثرت میں) **عُرْوَةُ عَنْ أَبِيهِ**
أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ اعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى
مِائَةِ تَجَرِبٍ ثُمَّ اعْتَقَ فِي الْإِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ تَجَرِبٍ ثُمَّ أَقْبَلَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ خَوْصًا يَتَوَقَّعُ ترجمہ عروہ بن الزبیر موروثیت پر حکیم بن حزام
 نے جاہلیت کے زمانے میں سو بڑے آواز کیے تھے اور سو اونٹ سواری کے لیے خدا کی راہ میں دے
 تھے پہر انہوں نے اسلام کی حالت میں ہی سو بڑے آواز کیے اور سو اونٹ خدا کی راہ میں سواری کے
 لیے دیے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے پہر بیان کیا حدیث کو اور سطرچ جیسے اور گز گز
ف بودی نے کہا حکیم بن حزام مشہور صحابی ہیں وہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے یفصلیت اور کسی
 نہیں ملی اور ایک عجیب بات یہ ہے کہ وہ ساٹھ برس تک جاہلیت کی حالت میں جیسے پہر ساٹھ برس تک
 اسلام کی حالت میں زندہ رہے اور وہ مسلمان ہو کر تیس سال تک فتنہ ہوا اور مرے مدینہ میں ستر سال
 میں تو اسلام کی حالت میں ساٹھ برس جنین سے پر غرض ہے کہ اسلام کے زمانے میں ساٹھ برس جیسے
بَابُ صَدَقَاتِ الْإِيمَانِ وَخَلَاصِهِ ایمان کی سچائی اور خلوص کا بیان **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ**
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا لَكُمْ لِيَلْبَسُوا إِلَيْكُمْ لِيُظَلِّمَ شَيْءٌ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيْمَانًا لَا يَظْلِمُ لِنَفْسِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لَقَائِمٌ لَا يُبَدِّلُ مَا بَيْنِي وَلَا شَرِكٌ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ

لَقَدْ كَرِهَ اللَّهُ عَنِ الْمُشْرِكِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِمُ أَنْ يُصَلُّوا سَوَاءً مِمَّا صَلَّوْا بِهِمْ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
 اختیار تک بعض جو لوگ ایمان لائے پھر انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم نہیں کیا (یعنی گناہ میں نہ پہنچے)
 انکو اس میں ہے اور وہی ہیں راہ پا نیولے تو بہت گران گزری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر انہوں
 نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کون ایسا ہے جو ظلم نہیں کرتا اپنے لفظ پر (یعنی گناہ نہیں کرتا) رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کا یہ مطلب نہیں جیسا تم خیال کرتے ہو بلکہ ظلم سے مراد وہ ہے جو حضرت
 لقمان نے اپنی بیٹے سے کہا اے بیٹے میرے ساتھ شرک کر اللہ کے ساتھ بیشک شرک بڑا ظلم ہے
 تو ظلم سے مراد شرک ہے اس صورت میں آیت کا یہ مطلب ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے پھر انہوں نے شرک نہیں
 کرنا انکو اس میں ہے اگرچہ وہ اور گناہوں میں جو شرک سے کم ہیں پہنچ گئے ہوں صحیح بخاری کی روایت میں یوں ہے
 کہ جب یہ آیت اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنی لاش
 ظلم نہ کیا ہو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ شرک بڑا ظلم ہے تو صحابہ نے ظلم سے مراد ہر ایک گناہ کو سمجھا
 ہوا اسوجہ سے کہ آیت اول پر بیماری ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا کہ مراد ظلم سے مطلقاً
 نہیں ہے بلکہ خاص ایک ظلم جو سب سے بڑا ہے یعنی شرک جیسے لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا کہ شرک بڑا ظلم ہے
 خطاب میں نے کہا صحابہ پر یہ آیت اسوجہ سے گران گذری کہ ظلم کے ظاہری معنی بھی ہیں کہ لوگوں کے دبا لینا اور
 گناہوں میں مبتلا ہونا انہوں نے خیال کیا کہ یہی ظاہری معنی مراد ہیں اور اصلی معنی ظلم کا یہ ہے کہ ایک
 چیز کو اسکی جائے چوڑ کر دوسری جائے میں رکھنا پھر جس شخص نے اللہ کے سوا دوسرے کسی کی پرستش کے
 تو وہ بڑہ گیا ظلم میں سب ظالموں سے۔ اہدیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ سوا شرک کو اور گناہ کرنے سے آدمی کو
 نہیں ہوتا اور لقمان ایک حکیم گذرے ہیں اور اختلاف کیا علمائے کہ وہ نبی تھے یا نہیں امام ابو حنیفہ
 ثعلبی نے کہا وہ بالاتفاق حکیم تھے مگر حکمران نہیں تھے اور کئی انکو نبی نہیں کہا اور لقمان
 کے بیٹے کا نام جو انہوں نے یضیحت کی تھی الغم تھا اور بعضوں نے کہا شکم و اللہ اعلم (نزدی) **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْءَ أَعْلَى
عَنِ الْخَلْقِ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّيْءَ أَعْلَى
بَيَانَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ يَسْتَعِظْ وَبَيَانَ أَنَّهُ تَعَالَى لَمْ
يَكُنْ إِلَّا مَلِكًا وَبَيَانَ حُكْمِ الْخَوَاطِرِ بِالْحَسَنَةِ وَبِالشَّيْءِ وَلَمِنْ جِبَابِ نَابِ وَجِبَابِ

نہ جاوین اور پھر مواخذہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اوتھری تکلیف دی ہے جتنی طاقت ہو اور نیکی اور گناہ کا
 تضاد کرنا کیا حکم رہتا ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْذَرُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ وَأَوْخَفُوهُ يُخَاسِبُكُمْ
بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ فَاسْتَعَدَّ ذَلِكَ
عَلَى أَصْحَابِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُتَمَ
بُرْجٍ وَأَعْلَى النَّكَبِ فَقَالُوا أَيْ رَسُولُ اللَّهِ كُلُّنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُنْطِيقُ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ
وَالزُّكَاةَ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هَذِهِ الْأَيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَنْزِلُ مِنْ قُبُلِكُمْ سَمْعٌ وَأَعْيُنٌ أَبْلُ قُولُوا
سَمْعًا وَأَطْعْنَا عُمْصًا فَكَانَتْ رُسُلًا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَالُوا سَمْعًا وَأَطْعْنَا عُمْصًا فَكَانَتْ رُسُلًا وَإِلَيْكَ
الْمَصِيرُ فَلَمَّا أَقْبَلُوا هَاجَتِ الْقَوْمُ وَكَانَتْ بِهَا السَّيِّئَةُ حُرِّمَ أَنْ يَكُونَ فِي أَثَرِهَا أَمِنْ النَّاسِ مَنْ قَالَ
إِلَهُ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلُّ أَمِنْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ لَا تَفَرُّتُ بَيْنَ
أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمْعًا وَأَطْعْنَا عُمْصًا فَكَانَتْ رُسُلًا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا دَعَوْا ذَلِكَ
لَسَعَهَا اللَّهُ فَاذْنَلِ اللَّهُ لَا يَكْفِ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا دَسَّعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
رَبُّهَا لَمْ يَأْخُذْ تَارَةً فَتَيْنَا أَوْ لَحْظًا فَكَانَ نَعْمَ رَبُّنَا وَلَا تَحْزَنُوا عَلَيْنَا أَهْرَ كَمَا حَلَلْتُهُ
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعْمَ رَبُّنَا وَلَا تَحْزَنُوا عَلَيْنَا مَا أَكَلْنَا مِنْهُ لَمَّا كَانَتْ نَعْمَ وَأَعْمَدْنَا
وَأَعْمَدْنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْقَضَتْ رُسُلًا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ قَالَ نَعْمَ مَرَّحِمِهِ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری بشر ما فی السموات وما فی
 الارض خیر ملک بینہم اللہ ہی کا ہے جو کہی کہ ہے آسمانوں اور زمین میں اور اگر تم کہو دل واپنی دل کی بات
 کو یا چاہو یا نہ چاہو اللہ تعالیٰ حساب کرے گا تم سے پھر جس کی جاچو یا چاہو یا نہ چاہو اللہ تعالیٰ حساب کرے گا
 تو ان گزری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر **ف** امام ابو عبد اللہ مازنی نے کہا یہ آیت ان
 پر گراں گذری کیونکہ وہ کچھ ہم سے مواخذہ ہوگا اور وہ سو سو پھر جو خود بخود دل میں گذرتے ہیں اور ہم کو
 ان کے دور کر نیکی طاقت نہیں پھر یہ تکلیف مالا طاق پھری اور وہ جائز ہے عقلاً لیکن خیر سلاطین کہ آیا
 غریب ہیں اور حکم ہوا یا نہیں **ت** اور وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پھر مٹہہ گئے

گھنٹھون پر اور کہتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں نے فرمایا کیا تم جانتے ہو ایسا کہو جو
اب آپ پر یہ آیت اتری اور میں نے عمل کرنے کی قسم طاعت نہیں (یعنی اپنے دل پر ہمارا روزہ نہیں چلتا
کہ بے شیطانی دوسو سال تک نہ آئے باورین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو ایسا کہو جو
یہود اور کتاب والوں (یہود اور نصاری) نے کہا (جیسا کہ حکم سنا) سنا سنو اور نافرمانی کی (یعنی ہم نے
تیرا حکم سنا پریم اور سچا نہیں کریں گے) بلکہ یوں کہو سنا ہم نے اور مان لیا بخشدی ہو کہو اے ہمارے مالک
تیری ہی طرف ہو جانا ہے یہ سنکر صحابہ نے کہا سنا ہم نے اور مان لیا بخشدی ہو کہو مالک ہمارے تیری ہی
طرف ہو جانا ہے جب لوگوں نے یہ کہا اور اپنی زبان سے نکالا اوس کے بعد ہی یہ آیت اتری اَمِنْ اَنْتُمْ
يَا اَنْزِلَ الْكِتَابَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ اَلَا تَتْلُوْنَ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ (یعنی اے انا کی طرف اوس کی طرف اوس کے پاس سے اور
ایمان لائے مومن ہی سب ایمان لائے اللہ پر اور اوس کے فرشتوں پر اور اوس کی کتابوں پر اور اوس کے
رسولوں پر ہم ایسا نہیں کرتے کہ ایک سول کو مامین اور ایک کو مامین (جیسا کہ یہود اور نصاری نے کیا)
اور کہا اوہوں نے ہم نے سنا اور مان لیا بخشدی ہو کہو اے ہمارے مالک تیری ہی پاس ہو جانا ہے جب
انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل اور کرم سے) اوس آیت کو (یعنی اَمِنْ اَنْتُمْ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ) منسوخ کر دیا اور یہ آیت اناری اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اوس کی طاعت کو مافی ہر کسی کو اسی کے
نیکیاں کام آونگی اور اسی پر اسی برائیوں کا وجہ ہوگا اے مالک ہمارے مت ہو کہو اگر ہم پہلے پاچہ جاوین
مالک نے فرمایا اچھا) اے مالک ہمارے مت لاو ہم پر ایسا بوجھ جیسے لاوا تھا تو نے اگھوں پر (یہود پر پہلے اوس کے
ہو سکا انہوں نے نافرمانی کی) مالک نے فرمایا اچھا اے مالک ہمارے مت لاو ہم پر وہ بوجھ جسے اوس نے پہلے
نہیں مالک نے فرمایا اچھا۔ اور معاف کر دے ہماری خطائیں اور بخشدی ہو کہو اور رحم کر ہم پر تو ہمارا مالک سے مدد
ہماری اوس لوگوں پر جو کافر ہیں۔ پروردگار نے فرمایا اچھا **ف** یعنی خداوند کریم نے اپنے فضل سے
اپنے عاجز بندوں کی سب دعائیں قبول کیں اور بخش احکام جاوین سے نہ ہو سکتی اسلام میں انہا دیے اور
دین کو آسان کر دیا اور وہ حکم ہی اٹھا دیا جو پہلے دیا تھا کہ دل کے خیال پر ہوا خدا ہوگا اب اگر کسی دل
میں گناہ کا خیال آوے تو حسب تک اوس گناہ کو کرے نہیں وہ گناہ جاوین کا امام مادی نے کہا اَمِنْ اَنْتُمْ
مَافِي الْيُسُفُوْنَ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ (یعنی اے انا کی طرف اوس کی طرف اوس کے پاس سے اور
ایمان لائے مومن ہی سب ایمان لائے اللہ پر اور اوس کے فرشتوں پر اور اوس کی کتابوں پر اور اوس کے
رسولوں پر ہم ایسا نہیں کرتے کہ ایک سول کو مامین اور ایک کو مامین (جیسا کہ یہود اور نصاری نے کیا)
اور کہا اوہوں نے ہم نے سنا اور مان لیا بخشدی ہو کہو اے ہمارے مالک تیری ہی پاس ہو جانا ہے جب
انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل اور کرم سے) اوس آیت کو (یعنی اَمِنْ اَنْتُمْ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ) منسوخ کر دیا اور یہ آیت اناری اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اوس کی طاعت کو مافی ہر کسی کو اسی کے
نیکیاں کام آونگی اور اسی پر اسی برائیوں کا وجہ ہوگا اے مالک ہمارے مت ہو کہو اگر ہم پہلے پاچہ جاوین
مالک نے فرمایا اچھا) اے مالک ہمارے مت لاو ہم پر ایسا بوجھ جیسے لاوا تھا تو نے اگھوں پر (یہود پر پہلے اوس کے
ہو سکا انہوں نے نافرمانی کی) مالک نے فرمایا اچھا اے مالک ہمارے مت لاو ہم پر وہ بوجھ جسے اوس نے پہلے
نہیں مالک نے فرمایا اچھا۔ اور معاف کر دے ہماری خطائیں اور بخشدی ہو کہو اور رحم کر ہم پر تو ہمارا مالک سے مدد
ہماری اوس لوگوں پر جو کافر ہیں۔ پروردگار نے فرمایا اچھا **ف** یعنی خداوند کریم نے اپنے فضل سے
اپنے عاجز بندوں کی سب دعائیں قبول کیں اور بخش احکام جاوین سے نہ ہو سکتی اسلام میں انہا دیے اور
دین کو آسان کر دیا اور وہ حکم ہی اٹھا دیا جو پہلے دیا تھا کہ دل کے خیال پر ہوا خدا ہوگا اب اگر کسی دل
میں گناہ کا خیال آوے تو حسب تک اوس گناہ کو کرے نہیں وہ گناہ جاوین کا امام مادی نے کہا اَمِنْ اَنْتُمْ
مَافِي الْيُسُفُوْنَ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ (یعنی اے انا کی طرف اوس کی طرف اوس کے پاس سے اور
ایمان لائے مومن ہی سب ایمان لائے اللہ پر اور اوس کے فرشتوں پر اور اوس کی کتابوں پر اور اوس کے
رسولوں پر ہم ایسا نہیں کرتے کہ ایک سول کو مامین اور ایک کو مامین (جیسا کہ یہود اور نصاری نے کیا)
اور کہا اوہوں نے ہم نے سنا اور مان لیا بخشدی ہو کہو اے ہمارے مالک تیری ہی پاس ہو جانا ہے جب
انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل اور کرم سے) اوس آیت کو (یعنی اَمِنْ اَنْتُمْ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ اَخِيْرَ الْيُسُفُوْنَ) منسوخ کر دیا اور یہ آیت اناری اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اوس کی طاعت کو مافی ہر کسی کو اسی کے
نیکیاں کام آونگی اور اسی پر اسی برائیوں کا وجہ ہوگا اے مالک ہمارے مت ہو کہو اگر ہم پہلے پاچہ جاوین
مالک نے فرمایا اچھا) اے مالک ہمارے مت لاو ہم پر ایسا بوجھ جیسے لاوا تھا تو نے اگھوں پر (یہود پر پہلے اوس کے
ہو سکا انہوں نے نافرمانی کی) مالک نے فرمایا اچھا اے مالک ہمارے مت لاو ہم پر وہ بوجھ جسے اوس نے پہلے
نہیں مالک نے فرمایا اچھا۔ اور معاف کر دے ہماری خطائیں اور بخشدی ہو کہو اور رحم کر ہم پر تو ہمارا مالک سے مدد
ہماری اوس لوگوں پر جو کافر ہیں۔ پروردگار نے فرمایا اچھا **ف** یعنی خداوند کریم نے اپنے فضل سے

ہوں یا نہ ہوں اور دوسری آیت سجدہ آیت خاص ہوگی اور خیالوں سے جو اختیار میں ہیں مگر جس صورت میں
 صحابہ نے پہلی آیت سے وہی خیال سمجھ لیا جو اختیار میں نہیں اس صورت میں البتہ دوسری آیت اس کی تائید
 قاضی عیاض نے کہا نسخ سے کوئی امر مانع نہیں جب راوی نے خزن نسخ کو نقل کیا ہو بعضوں نے کہا نسخ سے یہاں
 مراد اون کے مشبہ کا دور کرنا ہے جو انکو ہوا تھا پہلی آیت سے اور اگر ان گذری تھی وہ ادن پر اب دوسری آیت
 سے انکو اطمینان ہو گیا کہ مواخذہ طاقت سے زیادہ نہ ہوگا امام واحدی نے کہا آیت کے منسوخ ہونے میں اختلاف
 ہے اور محققین کا قول یہ ہے کہ مکہ مکرمہ منسوخ نہیں ہے (نوی مختصراً) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 لَمَّا كُنْتُ بِمَكَّةَ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَمَّا فِي الْفُسَيْحِ كُنْتُمْ أَوْ تَخْفَوْنَ يُجَاوِزُكُمْ بِهِ اللَّهُ قَالَ
 دَخَلَ فَلَوْ بَعْدَ مَا شِئْتُمْ لَمْ يَدْخُلْ فَلَوْ بَعْدَ مَا شِئْتُمْ لَمْ يَدْخُلْ فَقَالَ السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 سَلَّمَ قُولُوا اسْمِعُوا وَأَطِعُوا وَسَلَّمْنَا قَالَ فَالْفُجَاءُ اللَّهُ تَعَالَى الْإِيمَانُ فِي كُنْزِهِمْ فَكَانَ لِلَّهِ لَا
 يُكَفِّرُ اللَّهُ فَمَسَا إِلَهُ وَسَعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا أَكْسَبَتْ رَبَّنَا لَا كُفْرًا لَنَا أَنْ تَنْبِيَا
 أَوْ أَخْطَا نَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَثْمَارَ كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا
 قَالَ قَدْ فَعَلْتُ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَكُولَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ مَرَحِمُهُ عَبْدُ
 بن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیت اتنی اور ان بُدُو وَا مَاتِي أَنْفُسُكُمْ اَوْ تَخْفَوْنَ يُجَاوِزُكُمْ بِهِ اللہ تو لوگوں کے دلوں پر
 وہ بات سما گئی جو کسی چیز سے نہ سما سکتی تھی (یعنی بہت ڈر پیدا ہوا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ ہر منبر نما اور مان لیا اور اطاعت کی پھر اللہ نے ایمان ان کے دلوں میں ڈال دیا اور انار اس آیت کو لا
 اَللّٰهُ تَعَالٰی اَلَا وَسَعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلٰیهَا مَا اَكْسَبَتْ رَبَّنَا لَا كُفْرًا لَنَا اَنْ تَنْبِيَا
 نیک کام اور سکا ثواب اور سیکو اور جو گناہ کرے گا اسکا پاپا دسی پر ہوگا اسے مالک سہارست پر ختم کو ہو
 چرک میں (مالک نے فرمایا میں ایسا ہی کروں گا) اے مالک ہمارے ساتھ لا وہم پر بوجھ جیسو تو نے لا دیا تھا اگلے دن
 پر (مالک نے فرمایا ایسا ہی میں کروں گا) اور بخشد و ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہمارا مالک ہی (مالک نے فرمایا
 میں نے ایسا ہی کیا) **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
 اللَّهَ تَعَالَى لَا يَمْلِكُ مَلَكُوتَهُ إِلَّا بِمَنْ أَمَرَ أَنْفُسُكُمْ مَا لَكُمْ مِنْكُمْ لَمْ يَأْمُرُوا أَوْ يَعْزَمُوا وَإِنَّ رَبَّكُمْ
 ابوبکر پر یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے درگزر کی سیری است سے اور جنیالوں
 پر (گناہ کئے) جو دل میں آدین حب تک انکو زبان سے نہ نکالیں باادب پر عمل نہ کریں **وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ**

میں ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک قسم کا بُرا خیال اور ارادہ جو دل میں پیدا ہو وہ معاف ہو کیونکہ
 کا حدیث حدیث میں ظاہر ہے کہ ہر ایک خیال اور ارادے کو برا ہے کہ وہ خیال اور ارادہ دل میں جگایا ہو یا نہ جگایا ہو اور نہ تو
 ورنہ ایک نہ یا بہت مدت تک ہر طرح سے معاف کیا گیا ہے اس ارادے کے لیے اور یہ شریعت خاص کیا ایسا اس حدیث
 سے برخلاف اور اگلی آیتوں کے کہ اون سے دل کے خیال پر بھی مواخذہ ہوتا تو جس قسم کا خیال ہو اور وہ دلی ہو
 میں ہے وہ معاف ہو اور خیال کی وجہ سے نہ انسان مرتد ہو گا نہ گنہگار ہو گا نہ کوئی عبادت اس کی وجہ سے
 باطل ہوگی نہ کوئی طلاق یا عتاق اس سے ٹپے گا نہ اور کسی قسم کا کوئی معاملہ نافذ ہو گا اور ولایت کرتی ہیں
 اس پر وہ حدیثیں جو اسباب میں آئیں ہیں اور ان کے الفاظ بہت ہیں اب جو بعض علماء سے منقول ہے کہ خیال
 دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو دل میں آیا اور چلا گیا اس پر مواخذہ نہیں اور یہی خیال حدیث سے مقصود ہے اور
 ایک وہ خیال جو دل میں جگایا اور مضبوط ہو گیا اور عقیدہ کے طور پر ہو گیا اس پر مواخذہ ہو گا اور وہ مقصود
 نہیں اس حدیث سے تو اس فرق کی کوئی دلیل نہیں نہ ایسی تاویل کی ضرورت ہے کیونکہ حدیث عام ہے شامل
 ہے دونوں قسم کے خیالوں کو اور اگرچہ خیال دل میں جم جاوے پر آخر وہ خیال ہے رہیگا خارج میں اس
 کا وجود اعمال کی طرح نہ ہو گا پھر اس کا مواخذہ کس وجہ سے ہو گا تو اس تاویل اور تکلف کی کوئی وجہ نہیں اور
 کلام نبوی کے خاص کرنے کی کوئی علت نہیں اور کوئی ضرورت نہیں کہ اس پر وہ بات جو قرین خبر اس سے
 نہیں ہے باقی اور بندہ دل پر گناہ لازم کرے اور اپنے مواخذہ رکھیں اور اس امر سے جو شریعت کا دوسرا
 ہے اور بعض فرق کرنے والوں نے یہ کہا کہ جو خیال دل میں جم جاوے اس پر تو عمل کیا گیا اب وہ عمل نہ کیے
 گئے میں کیونکہ داخل ہو گا جو مقصود ہے اس حدیث سے اور یہ قول عقل سے بہت بعید ہے کیونکہ عمل اور حکم تو
 خیال نفسی کے مقابل ہیں اور یہ دونوں حد میں عفو کی اور کوئی عرب کا رہنے والا یہ مطلب اس حدیث میں نہ
 سمجھے گا جو ان لوگوں نے سمجھا اور اس سے معلوم ہو گیا کہ جن لوگوں نے یہ فرق کیا ہے ان کا قول باطل ہے
 اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں بلکہ صرف اس ہے جس کی کوئی ضرورت نہیں اور جب سچ رسول نے اس سے
 بیان کر دیا کہ اس رجل جلالہ کسی خیال پر مواخذہ کرے گا جب تک اس پر عمل نہ کرے تو قصداً اور غمراً اور عقداً
 اور حثیت اگر فرض کیا جاوے کہ خیال سے زیادہ ہیں جب ہی اپنے مواخذہ نہ ہو گا کیونکہ یہ چیز میں عمل نہیں ہیں
 اور مواخذہ عمل سے ہوتا ہے اس میں کوئی اہل لسان یا اہل شرع میں اختلاف نہ ہو گا اور ان حدیثوں سے
 یہ بات ثابت ہے کہ مواخذہ نہیں ہوتا مگر عمل سے اور ثبوتی دلیل وہ ہے جو ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ اگر

قصد کرے ایک نئی کاپی اور اس کو کرے تو افسوس کہ اس کے لیے ایک نئی کپی لکھینگا اور ابوسریر کی مددیت ہو کہ اگر برائی
 کو کرے تو اس کے لیے ایک نئی کپی لکھو کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر برائی کا قصد کرے اور اس پر عمل کرے تو
 ایک نئی کاپی کا ثواب ہوگا اور یہ امر معلوم ہو کہ جس نے قصد کیا برائی کا یا عزم کیا یا نیت کی یا ارادہ کیا تو اس نے
 برائی پر عمل نہیں کیا پس ارادہ کو ایک نئی کاپی کا ثواب دینا چاہیے کہ برائی کا مواخذہ ہو اس صورت میں جو نیکو
 نے ارادہ اور عزم اور نیت وغیرہ میں فرق کیا ہے اس کے کوئی فائدہ نہیں اور بعض اہل کلام نے یہ کہا ہے کہ
 عزم پر مواخذہ اور عتاب ہوگا مثلاً کوئی عزم کرے کسی بغیر کی توہین کا یا کسی کتاب آسمانی کی تحقیر کا تو
 وہ عزم کرتے ہی کافر ہو جاوے گا اگرچہ کوئی فعل نہ کرے اور کوئی بات نہ زبان نہ نکالے اور یہ گناہ انکا
 غلط ہے کہ یہ کوئی دلیل عقلی یا نقل نہیں کیونکہ وہ غایت جو مؤخذے کے لیے قرار دی گئی ہے عمل یا محکم
 ہے اور ایسا عزم کرنے والے نے نہ عمل کیا نہ محکم تو یہ کہنا کہ اس سے مواخذہ ہوگا بلا دلیل ہے بلکہ مخالف
 ہے دلیل صحیحہ اور واضح کے اور اداؤں لوگوں نے جو ایسا کہا تو انکو ایک شبہ ہوا وہ یہ کہ اس شخص نے عزم
 کیا اس امر کا جو جائز نہیں اور یہ سبب ہے مواخذہ کا حالانکہ یہی انکی غلطی ہے اس لیے کہ اس نے بیشک عزم کیا
 اس کا جو جائز نہیں لیکن جو جائز نہیں وہ وہ کام ہے جس کا اس نے عزم کیا تھا نہ خود یہ عزم جو ایک شیطان
 و وسوسہ ہے اس لیے کہ وہ شریعت کو دوسرے معاف کر دیتا ہے جب تک اس پر عمل یا محکم نہ ہو اور صرف عزم نہ عمل نہ
 حکم بالانفاق اہل نفاق اور اہل شرع اور یہی منہر ہے بین ملت صالحین اس حدیث کو اور جم کر ہے اللہ
 شافی پر کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب میں جو نام ام ہے کہا ہے کہ جس حال کو زبان بیان کرے وہ دل
 کا دوسرے جو معاف کیا گیا ہے آدمیوں پر اور جس نے تاویل کی ہے اس میں وہ صواب پر نہیں جیسے
 احادیث میں تاویل کرنے والا صواب پر نہیں تو اس سبب تقریر یہ بات معلوم ہوئی کہ اس است کو وجہ
 معاف نہ ہو اگلی باتوں پر نہایتنے دل کے عزم پر اداؤں سے مواخذہ ہوتا تھا اور دل کے خیالوں پر خواہ
 وہ جم گئی ہوں یا جمی ہوں اور مدت تک زمین یا تہوڑی دیر زمین یہ سب قسم کے خیالات ہوں معاف
 کیے گئے اور انکو یہ اداؤں کی وجہ سے عذاب ہوگا اور اس مسئلہ میں ہماری تقریر طویل ہو گئی اور پوری
 بحث اس کی کتاب دلیل الطالب علی ارجح المطالب میں ہے اور دیکھو کسی دوسرے کی کتابوں میں کچھ کو نہ
 نے کی انتہے نودی نے کہا امام مازری نے کہا قاضی ابوبکر بن الطیب کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص کسی گناہ
 کا ارادہ دل پر کرے اور اپنے نفس کو اس پر مضبوط اور مستعد کرے تو گناہگار ہوگا اور یہ حدیث اور اس

فتر کی دوسری حدیثیں محمول ہیں اور ان ہی خیالوں پر جدول میں گذرین اور چلے جاوین اور جمعی نہیں اسکی
 تم کہتے ہیں اور تم اور عزم میں فرق ہے اور حدیث میں تم کا لفظ وارد ہے یہ مذہب ہر خاصنی ابو بکر کا اور
 مخالف ہیں اس کے اکثر فقہاء اور محدثین اور انکی دلیل ظاہر حدیث ہر قاضی عیاض نے کہا اکثر سلف اور
 اہل علم فقہاء اور محدثین قاضی ابو بکر کے مذہب کی طرف گھومیں کیونکہ دوسری حدیثوں کو معلوم ہوتا ہے
 کہ اعمال پر مواخذہ ہوگا لیکن انہوں نے کہا ہے کہ یہ مواخذہ اس پر نہ ہوگا جسکا قصد کیا تھا کیونکہ
 وہ برائی تو اس سے کی ہی نہیں بلکہ خود اس عزم پر ہوگا اس لیے کہ عزم خود ایک برائی ہے پھر اگر وہ اس برائی
 کو کرتا تو دوسرا گناہ اور بھڑکا تا اب اگر برائی کو چھوڑ دیا تو ایک نیکی کہی جاوے گی جیسے حدیث میں وارد
 ہے کیونکہ اس کو چھوڑ دیا اللہ کے ڈر سے اور سبائہ کیا نفس امارہ سے اور یہ سبکی سے لیکن وہ تم جو معاف
 ہے اور جب میں برائی نہیں کہی جاتی ہے وہ وہ دوسرے جو بے اختیار اولیں گذرنا سے نہ اور اسکا عزم ہوتا
 ہے نہ نفس میں وہ جتنا ہے اور بعض تکلمین نے اس میں اختلاف لکھا ہے کہ اگر اس نے برائی کو چھوڑ دیا تو گناہ
 سے شرم کر کے زحمت کھوت تو اس کی نیکی کا ثواب نہیں ملے گا کیونکہ اس نے برائی کو چھوڑا احتیاس نہ خوف خدا
 ہے اور صفت ہر اسکی کوئی دلیل نہیں تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا امام نووی نے کہا کہ قاضی عیاض کا
 کلام بہت اچھا ہے کیونکہ شریع کے اور مقصود و لالت کرتے ہیں اسپر کہ جو عزم دل میں جم جاوے اور سپر
 مواخذہ ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ جو اتوبہ میں برائی پہیلنا مسلمانوں میں انکو دکہہ کی مار ہے اور فرماتا
 ہے بچو تم گمان کو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتا ہے اور اس باب میں بہت سی آیات ہیں اور مقصود شریع
 اور اجماع علما سے یہ امر مسلم ہے کہ قصد کرنا اور مسلمانوں کو حقیر جاننا اور انکی برائی کا خدا مانا ہونا حرام ہے
 حالانکہ یہ سب قلب کی اعمال ہیں مگر ترجمہ کہتا ہے مولانا ابوالطیب کی تحقیق بہت عمدہ ہے اور موافق سے
 ظاہر حدیث کہ اور ایک جماعت سلف کی اسی طرف لگی ہے اور امام نووی اور اکثر متاخرین نے اسکا
 خلاف کیا ہے دلیل دوسری آیات اور احادیث کہ اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی غلطی اور باطل خیال سے
 دعا کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل توفیق دیوے اس مسئلہ میں صواب بیان کرنے کی میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ خیال
 و قسم کے ہیں ایک تو خیال اور برائی کا جسکا کہنا زبان سے کرنا تاہم پاؤں سے شریع میں منع ہے جیسو
 عنایت رچوری۔ یا زنا۔ یا شراب حمران گناہوں کا اگر کوئی نفسی قصد کرے پھر خواہ وہ قصد دل میں جم جاوے
 یا نہ جمے ہر طرح اس سے مواخذہ نہ ہوگا جب تک وہ گناہ نہ کرے اور جو بکرے گا اللہ کے ڈر سے اس سے باز نہ کرے

تو اس کے لیے ایک نئی کھسی جاوے گی اور یہی مخلوق ہے ابو ہریرہ کی حدیث کا جو آگے آتی ہے اور ایک وہ
خیال جو خود شرع میں ایک گناہ قائم کیا گیا ہے جیسو شرک کا اعتقاد حسد بغض مسلمانوں کی بدخواہی بکبر
سخوت حرص طمع اس قسم کے خیال حب دل میں جم جاوین اور عقیدہ کی طرح ہو جاوین تو وہ گناہ ہین
اون پر مواخذہ ہوگا البتہ اگر دل میں گذرین اندک ذکر چلے جاوین تو خداوند کریم سے اسید ہو کہ وہ مواخذہ
کرنے کا اور اگر یہ خیال گناہ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون سے پناہ نہ مانگئے اور نفس کے پاک
کرنے کی دعا فرماتے اور ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ اگر اس قسم کے خیال گناہ نہ ہوں اور ان پر مواخذہ نہ
ہو تو شرک کا اعتقاد کہنہ والا یا صفات اللہ کا انکار کرنے والا یا منافق جس نے زبان سے کوئی بات نہیں
نکالی مواخذہ وار نہ ہوگا اگرچہ اس کا خاتمہ یہی شرک اور کفر اور لفاق پر ہو حالانکہ اس کا کوئی مسلمان قائل
نہیں ہوا اور ستر سین یہ ہے کہ ایک تو سو سو ہو جو دل میں گذرے اور چلا جاوے یا ایسا ہو جیسو بہتے
پانی پر نجاست پڑی اور گہنی اس سے پانی کی صفت نہیں بدلی اور وہ پاک کا پاک اور صاف کا صاف
ہے اور ایک اعتقاد ہے کہ ایک خیال دل میں آوے اور مضبوط ہو جاوے اور جم جاوے خواہ انسان اس
کو منہ سے نکالے یا نہ نکالے پہر یہ خیال نفس کی صفت ہو جاتا ہے اور اعمال قلبیہ میں گنا جاتا ہے اور اسکی
مثال ایسی ہے جیسو تہی پانی میں نجاست گرے اور اس کو ناپاک بدبودار کر دے اور یہ خیال حقیقت جوارج
کے اور اعمال کی طرح خارج میں موجود ہے کیونکہ وہ صفت ہے نفس کی اور نفس خارج میں موجود ہے اور آخر
قلب ہی زبان کی طرح ایک جھنڈ ہے پھر زبان سے نکلی ہوئی بات تو خارج میں موجود ہو اور قلب کی صفت
موجود نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے پس حدیث میں جو کہ کثرت لفظ وارو ہے اس سے یہ خیال نکل گیا کیونکہ
یہ عمل قلب ہے اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس صورت میں جو یہی یا زنا کا بھی خیال اگر جم جاوے تو وہ بھی
نفس کی صفت ہو جاوے گا پہر چاہیے کہ اور سپر ہی مواخذہ ہو حالانکہ اوپر تم کہہ چکے کہ ان گناہوں کے
خیال پر مواخذہ نہیں تو ہم یہ جواب دین گے کہ بیشک اگر یہ خیال نفس میں جم جاوے تو نفس کی ایک صفت
ہوگا پس شرع نے زنا اور چوری کا مفہوم یہ خیال نہیں رکھا بلکہ جوارج سے جو اغفال کیے جاتے ہیں انکو
زنا اور چوری کہا برخلاف بدعتقاد دی اور بیدینی اور غرور اور لفاق اور حسد اور بغض کے کہ انکا مفہوم نفس
کی صفات کو تھا کہ کب اور جب زنا اور چوری کا مفہوم عمل خارج ہوا اس صورت میں اس عمل کا انتساب نفس
کی صورت ہوگا کیونکہ ایک عمل دو اعمال کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتا نہ ایک عرض دو موضوع (محل) میں پایا

جاسکتی ہے پس ان گناہوں میں ناکم پہنچ کر انکا عمل مراد ہوگا لینے عمل جارہے اور جب وہ گناہ جاری
 سے نہ رہے گا اور ان کے خیال پر خواہ وہ کسی طرح کا ہو سواخذہ طہوگا اب اگر فرض کیا جاوے کہ ایک شخص سلام
 لانے کے بعد گونج سونگیا اور اس نے اپنا دل سلام کے عقیدہ میں پیہر کر کفر کے عقیدہ میں پر جاوے یا لیکر
 کوئی عمل کفر کا نجس یا اور زبان تو کام ہی کی نہی کہ اس سے کفر کا کلمہ نکالتا تو کیا اس سے سواخذہ نہ ہوگا اور
 انکو کفر کے عقاد پر بخدا اب نہ ہوگا حالانکہ ظاہر حدیث سے جو معنی نکلے ہیں اس کے بموجب چاہے سواخذہ
 حضور مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حدیث ہی اس بات پر ناظر ہے کہ اس سے سواخذہ ہوگا کیونکہ
 اس کا کلام نہ نہ ناخوف خدا کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ زبان اس کی گونگی ہو گئی اور جودہ بولتا تو کفر
 کی بات زبان سے نکالتا اللہ تعالیٰ بجاوے کے ہو کر ایک قسم کے باطل و مہیون اور خیالوں سے اور پاک کر دے
 ہمارے نفس کو بے اعتقاد اور بری صفات سے آمین یا رب العالمین **سُكِّنَ اَيُّ هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَخْذُلُ مَنْ يَخْذُلُ مَنْ يَخْذُلُ بِيَهْ اَللّٰهُ مَا لَمْ
تَعْلَمْ بِيَهْ اَدْرَسَ كَلِمَ بِيَهْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ
 نے مجھے یا میری امت کو دل کی باتوں کو جب تک اپنے پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکلے **سُكِّنَ اَيُّ هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَاَوْكَنْتُ لَهَا عَلَيْهِ نَارًا
عَلَيْهَا نَارٌ فَاَوْكَنْتُ لَهَا نَارًا حَسَنَةً فَاَوْكَنْتُ لَهَا نَارًا حَسَنَةً فَاَوْكَنْتُ لَهَا نَارًا حَسَنَةً
فَاَوْكَنْتُ لَهَا نَارًا حَسَنَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے
 فرمایا جب میرا بندہ برائی کا قصد کرے (دل میں) تو میں کلمہ گو کہ اگر وہ برائی کرے تو ایک برائی کلمہ ہو
 اور جو برائی کا قصد کرے لیکن کرے نہیں تو ایک نیکی اور کلمہ ہو اور اگر کرے تو دس نیکیاں کہہ ہو۔
سُكِّنَ اَيُّ هَؤُلَاءِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا هَمَّ
عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَاَوْكَنْتُ لَهَا نَارًا حَسَنَةً فَاَوْكَنْتُ لَهَا نَارًا حَسَنَةً فَاَوْكَنْتُ لَهَا نَارًا حَسَنَةً
سُبْحَانَ رَبِّهِ ضِعْفًا اِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَاَوْكَنْتُ لَهَا نَارًا حَسَنَةً فَاَوْكَنْتُ لَهَا نَارًا حَسَنَةً
وَاحِدَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جب میرا
 بندہ قصد کرتا ہے نیکی کر نیکیاں کہہ کر تا نہیں اور کو تو میں اس کے لیے ایک نیکی کہتا ہوں اور جو کرے اور

ٹیک کی کو تو ایک کر بدے دس ٹیکیں ہر سات سو ٹیکوں تک کہتا ہوں اور جب قسم کرتا ہے برائی کا لیکن
 نہیں اوسکو تروہ برائی میں نہیں کہتا اگر کرتا ہے تو ایک برائی کہتا ہوں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَخَذْتُ عَبْدِي بِأَنْ يَفْعَلَ حَسَنَةً فَإِنَّا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَّا كَمَ
يَفْعَلُ فَإِذَا عَمِلَهَا فَإِنَّا أَكْتُبُهَا لَهُ بِعَشْرٍ مِثْلِهَا وَإِذَا أَخَذْتُ بِأَنْ يَفْعَلَ سَيِّئَةً فَإِنَّا
أَعْفِرُهَا مَّا كَمَ يَفْعَلُهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَإِنَّا أَكْتُبُهَا لَهُ بِعَشْرٍ مِثْلِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ لِلنَّارِ كَيْفَ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَفْعَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهَا نَفْسًا
أَوْ مَبْرُوءَةً فَإِنَّا كُتِبُوا لَهُ بِعَشْرٍ مِثْلِهَا وَإِنْ كَرِهَ فَإِنَّا كُتِبُوا لَهُ حَسَنَةً إِذَا فَعَلَ
مِنْ حَسَنَةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ
حَسَنَةٍ يَفْعَلُهَا تَكْتَبُ بِعَشْرٍ مِثْلِهَا إِلَى سَبْعِينَ مِثْلًا كُلُّ سَيِّئَةٍ يَفْعَلُهَا تَكْتَبُ
لِغَيْرِهَا أَحَدًا يَكْتُبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَحْرُومًا أَبَدًا فِي حَضْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ كُنْ حَرِثِينَ
 بیان کہیں اور میں ہر ایک ٹیکی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل جلالہ نے فرمایا جب ہر بندہ
 دل میں نیت کرتا ہے نیک کام کر نیک تو میں اس کے لیے ایک ٹیکی لکھ لیتا ہوں جب تک کہ وہ اس ٹیکے کی تہیز
 پہ اگر کیا اوسکو تو میں اس کے لیے دس ٹیکیاں (ایک کر بدے) لکھتا ہوں اور جب دل میں نیت کرتا
 ہے برائی کرنے کی تو میں اوسکو بخشدیتا ہوں جب تک وہ برائی نیک سے جب کرے تو ایک ہی برائی کہتا
 ہوں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے برائی کرنا چاہا
 ہے (حالانکہ پروردگار اور اس کو زیادہ دیکھ رہا ہے اپنے بند کو) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھتے ہو اوسکو اگر وہ
 برائی کرے تو ایک برائی ویسی ہی لکھ لیا اوساگر نہ کرے (اور باز آدمی اوسلے سے) تو اس کے لیے ایک
 ٹیکی لکھو کیونکہ اوس نے چوڑ دیا برائی کو میرے ڈر سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں کسی کا
 اسلام بہتر ہے (یعنی خالص اور سچا اتفاق سے خالص) پھر وہ جو نیکی کرتا ہے اوسکو لیے ایک کر بدے دس ٹیکیاں
 سات سو تک بھی جاتی ہیں اور جو برائی کرتا ہے تو ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے بہانہ تک کہ مجاہد ہے
 جل جلالہ سے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ حَسَنَةً**
فَلَمْ يَفْعَلْهَا كَتَبْتُ لَهُ حَسَنَةً وَمَنْ فَعَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَفْعَلْهَا كَتَبْتُ لَهُ إِلَى سَبْعِينَ مِثْلًا مَضْعُوفٍ

وَمَنْ هَكَذَا يَسْتَعِثُّ كَلِمَةً يَعْمَلُهَا لَمْ تَكُنْ رَانَ عَمَلُهَا كَيْتَبَتْ مَرَجَمًا اَبْرَهْمَ سُرُورِيت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قصد کرے نیکی کا اور نہ کرے اسکو تو اس کے لیے ایک نیکی
لکھی جاتی ہے اور جو شخص قصد کرے نیکی کا اور کرے اسکو تو اس کے لیے دس سات سو نیکیوں تک لکھی
جاتی ہیں اور جو شخص قصد کرے برائی کا پھر نہ کرے اسکو تو وہ نہیں لکھی جاتی اور جو کرے تو لکھی جاتی ہے
عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ رَفِیَہُ اَبُو یُوْنُسَ عَنْ رُوْتْبَہٗ عَمْرٍو مَجَلَّ قَالَ لَیْتَ
اللّٰهُ لَعَالِی کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ثُمَّ بَرَّیْنِ ذٰلِکَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا
اللّٰهُ لَہٗ عِنْدَکَ حَسَنَةً کَامِلَةً فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ
اِلٰی سَبْعِ اَلْفِ ضِعْفٍ اِلِیْ الضَّعَافِ کَثِیْرٌ وَاِنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
عِنْدَہٗ حَسَنَةً کَامِلَةً وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَیِّئَةً وَّ اَحَدًا
مَرَجَمًا عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہے اپنے پروردگار
سے فرمایا جو شخص اللہ نے لکھ لیا نیکیوں اور برائیوں کو پھر بیان کیا اسکو جو کوئی قصد کرے نیکی کا پھر کرے
نہیں اسکو تو اللہ اسکو لیے پوری ایک نیکی لکھینگا اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اسکو تو اسکو لیے دس سو
تک اور زیادہ لکھی جاوے گی اور اگر قصد کرے برائی کا پھر اسکو نہ کرے تو اللہ اس کے لیے ایک پوری نیکی لکھے
گا اور جو کرے تو اللہ اس کے لیے ایک ہی برائی لکھے گا **ف** احمدیث میں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ نیکی
کے دو چند ہو نیکی کوئی انتہا نہیں سات سو تک اور اس سے زیادہ بھی دو چند ہوتی ہے اور یہی مذہب صحیح
اور مختار ہے اور ماوردی نے بعض علما سے نقل کیا ہے کہ یہ دو چہرہ ہونا سات سو سے زیادہ نہیں بیش
اس حدیث کو اس قول کی غلطی ثابت ہوئی (نوی) **عَنْ** الْجَعْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ لُحْدَانَ
اَلْاَسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَذَاکَ وَحَآہَا اللّٰهُ لَا یَصْلُکُ عَلٰی اللّٰهِ اَلْاَهَالُکَ
ترجمہ دوسری روایت یہی الی ہی ہے جیسے اور پگڈنڈی اتنا زیادہ ہے کہ اگر اس نے اسی کو کرے تو ایک
برائی نفس جاوے گی یا اسکو وہی اللہ تعالیٰ بیٹ دیکھا اور کوئی تباہ نہ ہوگا خدا کے پاس مگر جس کے منت
میں تباہی ہے **بَابُ** بَيَانِ التَّوَسُّعِ فِي الْاِيْمَانِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ وَجَدَهَا وَسُ
کا بیان اور جب دوسو آدھے تو کیا ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَنَا نَاسٌ مِنْ اصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَلَا یَسْتَعِثُّ کَلِمَةً یَعْمَلُهَا لَمْ تَكُنْ رَانَ عَمَلُهَا کَيْتَبَتْ مَرَجَمًا اَبْرَهْمَ سُرُورِيت

لَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ قَالَ رَوَى وَجَدْتُ مُتَوَكِّفًا قَالُوا نَحْنُ قَالَ ذَلِكَ صَرِيحٌ أَهْلُ الْجَمَانِ تَرْجِمَهُ
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ لوگ صحابہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی پوجا کہ سہارے
 دلوں میں وہ وہ خیال گزرتے ہیں جنکا بیان کرنا ہم میں ایک کو بڑا گناہ معلوم ہوتا ہے (یعنی اُس خیال
 کہ کہہ نہیں سکتے کیونکہ معاذ اللہ وہ خیال کفر یا فسق کا خیال ہے جبکہ منہ سے نکالنا شکل معلوم ہوتا ہے) آپ
 سے فرمایا کہ ایسے وسوسے ہوتے ہیں لوگوں نے کہا ہاں آپ فرمایا یہ تو عین ایمان ہے **ف** یعنی ہاں
 تم اوس وسوسہ کو برا جانتے ہو اور ایسا برا کہ زبان سے اُسکا نکالنا پسند نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ تمہارا ایمان
 کامل ہے اور شیطان کا زور پتھر نہیں چلتا ورنہ اُس وسوسے کو دل میں جمادیتا اور رفتہ رفتہ زبان سے بھی سکو
 نکالنے لگتے اور شیطان وسوسہ اوس کے دل میں ڈالتا ہے جسکو گمراہ کرنے کی ماسپید ہوتا ہے اور کافر
 کے ولین وسوسہ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے وہ تو اوس کے قابو میں ہے جس طرح چاہتا ہے اُس سے کہہ جاتا ہے
 تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وسوسہ کا سبب ایمان ہے یا وسوسہ نشانی ہے خالص ایمان کی اور اسی قول کو
 اختیار کیا ہے قاضی عیاض نے (نوی) **سُكِّنَ** اِنْ هُوَ يَكْفُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ
أَتَحَدِّثُ تَرْجِمَهُ ابو ہریرہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **سُكِّنَ** عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ مُحْضَرُ الْإِيمَانِ تَرْجِمَهُ عبد اللہ بن مسعود سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجا کیا وسوسہ کو اپنے فرمایا یہ تو ایمان ہے **سُكِّنَ** اِنْ هُوَ يَكْفُرُ
 هُنَّ يَرَوْنَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَحْكُمُونَ تَحْقِيقًا
 هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَصَنَعَ اللَّهُ فَصَنَعَ وَجَدَكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لَذِكْرُكَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ تَرْجِمَهُ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ کوئی
 کوئی اللہ نے تم سب کو پیدا کیا ہے اللہ کہ کس نے پیدا کیا ہے جو کوئی اس قسم کا شبہ دل میں باور تو کوئی ایمان
 میں اللہ پر **ف** اور دوسری روایت میں ہے پناہ مانگے اللہ سے اور بار بار سے مطلب یہ ہے کہ اگر
 وسوسا اور شبہ کو دل سے نکال دے اور اُسکا خیال چھوڑ دے اللہ اللہ دعا کہ وہ اُس کے وہ ہونے کے
 لیے آمین مانگیں گے کہا ظاہر حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ ایسے وسوسوں کو دور کر دیوے اور کی طرف
 خیال چھوڑ کر اور اللہ سے پناہ مانگ کر اور یہ ضرور نہیں کہ اُس وسوسہ کو غور اٹھ کر اور دلیوں سے باطل کر
 اصل یہ ہے کہ خیالات دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو دل میں جے نہیں رہیں ہی چکا بک آگئے اور ان کا علاج

تو یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا اور یہی خیال کو وسوسہ کہتے ہیں اور ایک وجہ دل میں جم جاوین ہو
 تو دفع نہیں ہوتے بغیر غراروں کو اور نظر اور استدلال کے (نودی) متحرک چم کہتا ہے کہ جو علاج حدیث
 میں مذکور ہوا وہی دو وزن منہم کے وسوسوں کا علاج ہے اور اگر نظر اور استدلال میں پڑیں تو اور زیادہ
 دوسو پیدا ہو جاتے ہیں چنگا دو کرنا اخیر میں محال ہو جاتا ہے اور اس کلام کی وہ نفس تشدید کر کے گاہی
 فلسفہ آہی اور حکمت اور کلام کا ذائقہ اچھی طرح چکچکا ہو اور اس کے دقائق اور حقائق میں ایک مدت تک
 نظر اور فکر اور غور و خوض کیا ہو میں نے اپنی عمر کے ایک حصہ کو اس میں صرف کیا اور بعد اس کے معلوم ہوا
 کہ جتنا نظر اور استدلال کو وسعت و وسیعہ حیرانی اور پریشانی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور کوئی دلیل
 کسی دعویٰ پر نقصان معارضہ سے خالی نہیں ہوتی الا ما اشار الہ اس پر نظر پڑے جسے تنکلیں کے اماموں
 جیسے امام غزالی امام آدمی ابن خرم امام فخر الدین رازی وغیرہم نے اپنی آخر عمر میں رجوع کیا طرف کتا
 وسعت کی اور اعراض کیا آں وساوس اور خیالات عقلی سے جنہیں شیطان پھنسا دیا ہوتا ہے پھر چکا دیا
 نے جس کو چاہا اپنے بندوں میں ہو اور اسے قادر ہے سر سے پر اور اسی کی پناہ مانگتا ہے پھر شیطان کے
 شر سے امام فخر الدین رازی نے کہا کہ انتہا عقل فوڑانے کی یہ ہے کہ اخیر میں عقل ٹک جاتی ہے اور اس کو
 حیرت ہو جاتی ہے اور بہت لوگوں نے جو اس میں کوشش کی وہ آخر گمراہ ہو گئے اب اسی شبہ کو دیکھو جو حدیث
 میں مذکور ہوا کہ اللہ نے سب کو پیدا کیا پھر اس کو مٹا دیا اللہ کس نے پیدا کیا یہ کتنا بڑا شبہ شیطان کا ہے
 جس کا حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ واجب ہو یا ممکن اگر ممکن ہے تو اس کے واسطے ہی ایک خالق ضرور ہو اور جو
 واجب ہو تو اس کے وجوب کو ثابت کرنا چاہیے پھر جب اس کے وجوب ثابت ہوا تو اس کی توحید کو ثابت کرنا
 چاہیے اب حکماء اور تنکلیں کو جو جو دست میں خدا کے وجوب اور وحدت کو ثابت کرنے میں پیش آئیں میں نے
 حکمت اور کلام کی کتابوں کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وجوب انکو دیکھو اور ان میں حذب غور کرو
 تو یہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی بات دل میں نہیں جیتی اور چار طرف سے شبہات اور شکوک گہیر لیتے
 ہیں آخر پھر عمدہ طریق سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کریم کے وجوب اور وجود اور وحدت کو ان فطری دلائل
 سے ثابت کریں جو خدا نے جتنی عنایت سے ہر آدمی کے دلیلیں رکھیں ہیں اور ایسے بنیاد و دلائل کو جو تنکلیں
 اور حکماء نے قائم کیں ہیں ایک قلم چوڑوین حکماء اور تنکلیں کے دلائل ایسے ہیں جس پر مصنوعی ہوں
 کہ ظاہر میں خوش نما پرتا شیر ہوں گی انہیں بعد میں اس فقرہ پر اور بے انتہا خوشی کے چہ چہ ہوں سرنگنے

[illegible]

یعنی یہ خیال چھوڑ دو اور کسی کا ہم میں مصروف ہو جاؤ اور سمجھ لے کہ شیطان کا دوسرا ہر گز اور وہ گمراہ کرنا چاہتا ہے
 (نویس) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قُلُوبُ الْعِبَادِ الشَّيْطَانُ**
يَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا فَيُقْبِلُ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ
 ترجمہ ابوسہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ہندو کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے
 کہس نے پیدا کیا یہ کس نے پیدا کیا پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے ابوبکر نے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ نَسُوا لَوْ تَكُنُّمُ عَنِ الْعِلْمِ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ
خَلَقَ نَاسًا مَنْ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِبِدْوَةِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَأْسُوهُ قَدْ سَأَلَنِي أَتَانِ
وَهَذَا الثَّلَاثُ أَوْ قَالَ سَأَلَنِي وَاحِدٌ وَهَذَا الثَّلَاثُ ترجمہ ابوسہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تم سے علم کی باتیں پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہیں گے اللہ نے تو ہم
 کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا راوی نے کہا ابوسہریرہ حدیث کو بیان کرتے وقت ایک گامہ بکڑی
 ہوئے تھے انھوں نے کہا سچ کہا اللہ اللہ اوس کے رسول نے مجھ پر دو آدمی بھی بوجھ چکے ہیں اور یہ تیسرا
 یا دین کہا ایک آدمی بوجھ چکا ہے اور یہ دوسرا ہے **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ**
النَّاسُ يَمُوتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَدِيٍّ أَنَّهُ لَمَّا بَدَأَ الشَّيْطَانُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي لَا يَزَالُ
وَالْكَرْبُ قَدْ قَالَ فِي أَحْزَانِ الْحَدِيثِ صَدَقَ اللَّهُ وَرَأْسُوهُ ترجمہ محمد بن سعد حدیث موفوفا ابوسہریرہ پر
 مروی ہے اوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اسناد میں نہیں ہے لیکن اخیر حدیث میں پرن ہے
 کہ سچ کہا اللہ اوس کے رسول نے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا يَزَالُ النَّاسُ نَسُوا لَوْ تَكُنُّمُ عَنِ الْعِلْمِ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ نَبِيًّا أَنَا فِي
النَّبِيِّ إِذَا جَاءَ رُؤُسُ مِنَ الْأَحْرَابِ فَقَالُوا يَا أَبَاهُ رَبِّ هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ خَلَقَهُ
بِكَيْفِهِ فَمَرَّ مَا هُمْ بِهِ لَمَّا قَالَ قَوْمًا قَوْمًا صَدَقَ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوسہریرہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر فرمایا تھا اے ابوسہریرہ لوگ تم پوچھتے رہیں گے (دین کی باتیں)
 یہاں تک کہ یوں کہیں گے بھلا اللہ تو یہ ہے اب اللہ کو کس نے پیدا کیا ایک بار ہم سب میں بیٹھ رہے تھے
 میں کچھ لوگ گنوار آئے اور کہنے لگے اے ابوسہریرہ بھلا اللہ تو یہ ہے اب اللہ کو کس نے پیدا کیا یہ سنکر ابوسہریرہ
 نے ایک ہٹھی پر لنگر بیان انکو مارا اور کہا اٹھو اٹھو سچ کہا تھا میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مسئلہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے لڑے؟
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے لوگ ہر ایک ثابت ہو چکے ہیں کہ یہاں تک کہ یوں کہیں گے اللہ تو میری پیدائش
 کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ **مسئلہ** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
 اِنَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنْ اُتْمَعْتَ لَا يَزَالُ يَفْعَلُ مَا كُنَّا فَعَلُوْا اَمْثَلُ مَا كُنَّا فَعَلُوْا اَمْثَلُ مَا كُنَّا فَعَلُوْا اَمْثَلُ مَا كُنَّا فَعَلُوْا
 اَلْخَلْقُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیری است کو لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیا ہے یہ کیا ہے آخر یہ کہیں گے اللہ نے تیرے کو پیدا
 کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ **مسئلہ** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
 اَنْ اُتْمَعْتَ لَمْ يَنْ كُنْ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنْ اُتْمَعْتَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے اسی طرح میری
 اور پر گزری مگر ہمیں یہ نہیں ہے کہ اللہ نے فرمایا تیری است کو لوگ کہتے ہیں کہ **باب** دُعَاۃِ مَنْ
 اَقْطَعَتْ حَقَّ مَوْلَاہِمْ یَوْمَئِذٍ فَاَجْرٌ مِّنْ اَمْرِہُمْ جَوْشَجْزِہُمْ جَوْشَجْزِہُمْ جَوْشَجْزِہُمْ جَوْشَجْزِہُمْ جَوْشَجْزِہُمْ
 ہے **مسئلہ** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اَقْطَعَتْ حَقَّ اَمْرِہِمْ
 مِّنْ اَمْرِہِمْ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَہُ السَّارَ وَفَرَمَ عَلَیْہِہِ اَلْحَبَّۃَ فَقَالَ لَہُ رَجُلٌ وَّ اِنْ كَانَ شَیْئًا
 کَیْسَیْنِ اَبَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاۤیْتُ تَضَیُّبًا اِنْ اَرَاکَ **ترجمہ** ابو امامہ (امیس بن ثعلبہ الفزاری) نے
 یاعبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا حق
 رمال ہو یا غیر مال جس کو روئے کی کہاں کو برہنہ یا اور تم کے حقوق جیسے حق شفعہ حق شرب حد قذف باری حد
 کے پس ہنسی کی (اور لیدر قسم کہا کہ تو اللہ نے اس کے لیے وجہ کر دیا جنہم کو اور حرام کر دیا اور سب حرجت کو ایک
 شخص بولا یا رسول اللہ اگر وہ چیز دوزی سی ہو آپ نے فرمایا اگرچہ ایک ٹہنی ہو پس لکھو کہ **مسئلہ** کہ
 کی حق کفنی کتا بڑا گنہ ہے اور دوسرے جہوں قسم کہا کہ معاذ اللہ اسکی سزا یہی ہے کہ جنت ہو مگر وہم ہو اور جہنم ہو
 جادو اب چاہیے یہ حق خدا سا ہو یا بہت ہر حال میں ہی سزا ہو کیونکہ اس نے اسلام کو حق کو نہ پہچانا اور خدا کے
 نام کی عظمت پہنچی - نووی نے کہا کہ اس حدیث میں اسی طرح سے تاویل کرنا چاہیے جادو پر گزریں ایک
 یہ کہ یہ حدیث محمول ہے اس شخص پر جو اس کام کو حلال جانے کو کہے پھر جادو سے اسی اعتقاد پر وہ تو کافر ہے ہمیشہ
 ہمیشہ جہنم میں ہے گا دوسرے یہ کہ جہنم وہ جہنم ہے کہ وہ ستم ہے جہنم کے پر خدا اور سکو معاف کر سکتا ہے

باس آپؐ فرمایا تیرا واسطے میرے دو گواہ ہیں یا اوس کی قسم **حکیم** ابو مسعود یقول سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حلف ما ل امری علی شہد غیر حلف لے اللہ وھو علیہ
 عذبان قال عبد اللہ کہتم فن اعلیٰنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موعدا ان من کمال
 اللہ عز وجل ان لا یخلف شہدون یحسد اللہ وایہ انہم کما اقلی لا الی الا حق لایہ رحمہ علیہ
 بن مسعود روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ فرماتے تھے جو شخص قسم بہا و کہی مسلمان
 کے مال پر ناحق توہین اللہ و ارادہ اوس شخص پر ہوگا عبد اللہؓ کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قسم
 میں یہ آیت طہی ان الذین یشترون یوبد اللہ وایہ انہم کما اقلی لا الی الا حق لایہ رحمہ علیہ
 جاء رجل من حضر موت فدخل کتف کتف الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انظر لی
 یا رسول اللہ انھن اقد علی فی علی امرج فی کانت لای فقال الیک ندی حی ارضی فی
 ید فی امر علی لیس کہ فیما حق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخصر الیک یدینہ قال
 لا قال فلک یمینہ قال یا رسول اللہ ان الرجل فاجر لای الی علی ما حلف علیہ لیس عود
 من شہد فقال لیس لک منہ الا ذلک فانظک لی لای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم لک اذ تبرک لای حق حلف علی ما لہ لایا کلمہ فلما لای لای اللہ عز وجل وھو عند معرج من حرم
 وائل بن حجر سے روایت ہے ایک شخص حضر موت (ایک ملک نام ہے عرب میں) اکا اور ایک شخص کندہ کا سردار
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضر موت والے نے کہا یا رسول اللہ اس شخص نے میری ایک زمین و مالی حق
 جو سیر باب کی نہیں کندہ والے نے کہا وہ میری زمین ہے میرے قبضہ میں ہے میں اس میں کبھی کرتا ہوں اسکا
 کچھ حق نہیں اوس میں نب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر موت والے سے کہا تیرے پاس گواہ ہیں وہ بولا انہ
 آپؐ نے فرمایا تو پہر اس سے قسم لے وہ بولا یا رسول اللہ وہ تو فاجر ہے قسم کہا نے میں سب کو باک نہیں ارادہ
 پر نہیں نہیں کرنا کیسیات سے آپؐ فرمایا بس تیرا در کچھ بس اوس پر نہیں چلتا سو قسم کے بہر وہ جلا قسم کہا نکو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اوس نے پیٹھ موڑی و کچھو اگر اوس نے قسم کہا کی دوسرے کا مال اللہ
 کو حق تو وہ خدا سے گناہ خدا اوس کی طرف سے منہ بہر لگا **حکیم** وائل بن حجر کہتے
 عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاناکہ رجلان یخصمان فی ارض فقال لحدھما ان
 لحد ان تنای علی امرضی یا رسول اللہ فی الجاہلیۃ وھو امرؤ النکس بن عابس الکنذری

مال ناحق چھینا جا رہا ہے تو اس کا خون لغو ہے اور جو مارا جاوے تو جہنم میں جاوے گا اور مال الا اگر اپنے مال بچائے
 میں مارا جاوے وہ شہید ہو سکتا ہے **ابن ہشیر** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَمِعَهُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُزِيدُ أَخَذَ مَالِي قَالَ فَلَا تَقْطَعُهُ مَا لَكَ قَالَ
 أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ فَاتَتْ شَيْئُكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَتْهُ
 قَالَ فَتَوَفَّى النَّارَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا
 یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اس سے میرا مال (ناحق) لے لے کر آپ نے فرمایا ہے تو اپنا
 مال اس کو پہرہ اور اس نے کہا اگر وہ لڑے مجھ سے تو آپ نے فرمایا تو پہرہ اس سے لڑ پہرہ اس نے کہا اگر وہ مجھ کو مار دے
 آپ نے فرمایا تو شہید ہے پہرہ اس نے کہا اگر میں اس کو مار دوں آپ نے فرمایا وہ جہنم میں جاوے گا **حضرت**
 یعنی وہ سخت ہو جہنم کا کیونکہ وہ ظالم ہے پہرہ یا اس کو بدلے لے گا اس ظلم کا اور جہنم میں جاوے گا یا اللہ تعالیٰ
 معاف کر دے گا اور جو اس فعل کو حلال جانتا ہوگا تو وہ کافر ہے وہ تو بیشک جہنم ہی میں جاوے گا اور یہ جواب ہے
 فرمایا اگر تو مارا جاوے تو تو شہید ہے یعنی تجھ کو ثواب شہیدوں کا سالیگا اگرچہ دنیا کے حکام میں شہید نہ ہوگا
 کیونکہ شہید تین قسم کے ہیں ایک تو وہ جو کافروں کے ساتھ جہاد میں مارا جاوے کسی سبب سے تو شہید
 ہے دنیا اور آخرت دونوں کے احکام کے رو سے نیز دنیا میں یہ حکم ہے کہ اس کو غسل دینگے نہ اس پر نماز پڑھے
 اور آخرت میں اس کو درجہ شہیدوں کا ملیگا **دوسری** وہ جو آخرت کو ثواب کی رو سے شہید ہے
 پر دنیا کے حکام میں شہید نہیں جیسے طاعون سے مرنے والا یا پیٹ کی بیماری سے یا مکان گر کر یا جوابے
 مال کے بچانے میں مارا جاوے جہنم شہید کا لفظ احادیث میں وارد ہوا ہے تو ایسے شہید کو غسل
 دینگے اور اس پر نماز پڑھیں گے اور آخرت میں اس کو ثواب شہیدوں کا سالیگا پر یہ ضرور نہیں کہ پہلے
 قسم کے شہیدوں کے برابر ملے **تیسری** وہ جو دنیا کے حکام کے رو سے شہید ہے پر اس کو آخرت میں
 شہادت کا ثواب یا پورا ثواب نہ ملے گا جیسے وہ شہید جو غنیمت کا مال میں خیانت کرے اور مثل اس کے
 جنگو کہا کہ وہ شہید نہیں میں پہرہ چونکہ اس قسم کا شہید کافروں کے جنگ میں مارا گیا اس کا حکم دنیا
 میں شہیدوں کا سا ہوگا نہ اس کو غسل دینگے نہ اس پر نماز پڑھیں گے پر آخرت میں اس کو پورا ثواب
 نہ ملیگا۔ شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہے اور اس کی روح جنت میں حاضر ہے برخلاف
 اور اسو ات کہ وہ قیامت کے دن جنت میں جاوے گا کہ یہ قول بعض شیعہ میں شیعہ کا ہے اور ابن النجار نے

کہا اس لیے کہ شہید کے لیے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے شہادت بغیر کو اسی دی ہے جنت کی اور بعضوں نے کہا اس لیے کہ شہید جان نکلنے وقت اپنی درجے اور مرتبے کو دیکھ لیتا ہے اور بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کی روح لیجائے کہ اور بعضوں نے کہا اس لیے کہ اس کی ایمان اور حسن خاتمہ پر لوگ گواہ ہیں ظاہر کے روضہ اور بعضوں نے کہا اس لیے کہ اس کا خون اور زخم اور سپر گواہ ہر کیونکہ وہ اُسٹے کا قیامت کے دن اور اس کا زخم تازہ ہوگا خون بہتا ہوگا اور ازہری وغیرہ ایک اور قول نقل کیا کہ اس کو شہید اس لیے کہ توہین کہ وہ گواہ ہوگا قیامت کو دن اور امتوں پر اس صورت میں اس کی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ہمارے پیغمبر کی ساری امت گواہ ہوگی اور متول پر انتہی ماقال النووی رحمہ **عَنْ** ثَابِتٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبَيْنَ عَثْبَةَ بَنِي سَفْيَانَ مَا كَانَ تَتَكْرَرُ الْقِتَالُ فَكَرِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَعظَ خَالِدٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَضُوْشُ جِدَّتِهِ رَحْمَةٌ تَابَتْ سَوْرَتُهُ ہے جو مولے تھے عمرو بن عبد الرحمن کے جب عبد اللہ بن عمرو اور عتبہ بن ابی سفیان میں فساد ہو تو دونوں مستدر کے لڑنے کو خالد بن العاص سے سکسوار ہوئے اور عبد اللہ بن عمرو واپس گئے اور انکو سمجھایا عبد اللہ بن عمرو نے کہا تجھے معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے اپنا مال بچانے کے لیے وہ شہید ہے **ف** یعنی کوئی ظالم ظلم سے اسکا مال حق چھینا جاوے یہ وہ کڑا درس ہے اور مارا جاوے تو وہ شہید ہے اور اگر اس ظالم کو مار ڈالے تو وہ جہنم میں جاوے گا جیسو اگلے روایت میں گزرا انووی نے کہا ان حدیثوں سے اس شخص کا قتل کرنا درست ہوتا ہے جو ناحق مال چھینتا ہے چاہے اب چاہے یہ مال تہوڑا ہو یا بہت کیونکہ حدیث عام ہے اور بعض ماکینہ نے یہ کہا ہے کہ تہوڑے مال کے چھیننے میں جیسو کبڑا کہا ناقص درست نہیں یہ یہ مذہب کچھ نہیں کیونکہ حدیث کے خلاف ہے ہے اور ٹھیک وہی ہے جو حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے جمہور علمائے اور اپنی مال کو بچانے کے لیے لڑنا جائز ہے وجہ نہیں اگر چاہیے تو نہ لڑے اور مال لٹا کر لایو لیکن اپنی جو رو کی عزت بچانا واجب ہے اور اس کے لیے لڑنا ضرور ہے اور اپنی جان بچانے کے لیے لڑنا اور قتل کرنا لڑنا ہمیشہ مختلف ہے **وَمَا فِي اسْتِخْفَافِ الْعَالِي الْعَالِيْنَ بْنِ عَمِيَّةٍ النَّازِحِيَّةِ** جو حاکم اپنی

کے حقوق میں خیانت کرے اور کو لیے جہنم ہے **عَنْ** الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ مَعْقِلُ
 بْنُ كَيْسَارٍ الْمُرِّيُّ وَمَنْ خَذَلَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ لِي حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَذَّ ثَنُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَّبِعُ عِبَادَةَ اللَّهِ رِعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ
 تَحَابُّ لِرِ عَيْتِهِ إِلَّا حَذَّ ثَنُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ **ترجمہ** حسن بن روایت ہے عبید اللہ بن زیاد مَعْقِلُ بن
 کيسار کے چچ کو آیا جس نے ہمارے سین وہ مر گئے تو مَعْقِلُ نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں
 جو میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جس کا اللہ تعالیٰ ایک عیت دیوے
 بچو وہ مرے اور جس بندہ وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی عیت کو حقوق میں مگر خدا حرام کر دینا اور جنت کو
ف یہ حدیث مَعْقِلُ نے عبید اللہ بن زیاد سے سنی وہ سنت بیان کی کیونکہ اون کو معلوم تھا کہ عبید اللہ بن
 زیاد کو یہ حدیث فائدہ نہ دیگی پھر انہوں نے خیال کیا کہ حدیث کا چھپانا بہتر نہیں اور نیک بات کو بتلانا
 ضرور ہے اگرچہ وہ کائنات یا نہ مائے اس وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی میں بیان نہ کی کہ ایسا نہ ہو اس حدیث
 سے ایک مفسدہ پہلی لوگ عبید اللہ بن زیاد کو برا جانکر اس کی اطاعت سے پہر جاوین یا عبید اللہ بن زیاد
 مَعْقِلُ کو ایذا پہونچا دے کیونکہ وہ مردود و ظالم اور جابر تھا اور اس نے اہل بیت نبوی کی حرمت نہیں کی تو اور
 کسی کو اس سے کیا توقع تھی۔ عیت کو حقوق میں خیانت کرنے یہ مراد ہے کہ حاکم پر اپنی عیت کو دین اور دنیا
 دونوں کی اصلاح ضرور ہے پھر اگر اس نے لوگوں کو برا بھلا کیا اور حدود و عیسے کو ترک کیا یا اون کی جان
 اور مال پر ناحق زیادتی کی یا اور کسی شتم کی یا انسانی کی یا ان کی حق تلفی کی تو اس نے اپنی فرض منصبی میں
 خیانت کی اب وہ جہنمی ہوا اگر اس کام کو حلال جانتا تھا ہمیشہ کے لیے جنت کو محروم ہوا اور نہ اول دہلیز جہنم
 اور جنتی جنت میں جاوینگے یہ جانے سے محروم رہیگا دنوی **عَنْ** الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ زَيْدٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ كَيْسَارٍ وَهُوَ وَجَعٌ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِي حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَّبِعُ عِبَادَةَ اللَّهِ رِعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ
 تَحَابُّ لِرِ عَيْتِهِ إِلَّا حَذَّ ثَنُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ **ترجمہ** حسن بن روایت ہے عبید اللہ بن زیاد مَعْقِلُ بن
 کيسار کے چچ کو آیا جس نے ہمارے سین وہ مر گئے تو مَعْقِلُ نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں
 جو میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جس کا اللہ تعالیٰ ایک عیت دیوے
 بچو وہ مرے اور جس بندہ وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی عیت کو حقوق میں مگر خدا حرام کر دینا اور جنت کو
ف یہ حدیث مَعْقِلُ نے عبید اللہ بن زیاد سے سنی وہ سنت بیان کی کیونکہ اون کو معلوم تھا کہ عبید اللہ بن
 زیاد کو یہ حدیث فائدہ نہ دیگی پھر انہوں نے خیال کیا کہ حدیث کا چھپانا بہتر نہیں اور نیک بات کو بتلانا
 ضرور ہے اگرچہ وہ کائنات یا نہ مائے اس وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی میں بیان نہ کی کہ ایسا نہ ہو اس حدیث
 سے ایک مفسدہ پہلی لوگ عبید اللہ بن زیاد کو برا جانکر اس کی اطاعت سے پہر جاوین یا عبید اللہ بن زیاد
 مَعْقِلُ کو ایذا پہونچا دے کیونکہ وہ مردود و ظالم اور جابر تھا اور اس نے اہل بیت نبوی کی حرمت نہیں کی تو اور
 کسی کو اس سے کیا توقع تھی۔ عیت کو حقوق میں خیانت کرنے یہ مراد ہے کہ حاکم پر اپنی عیت کو دین اور دنیا
 دونوں کی اصلاح ضرور ہے پھر اگر اس نے لوگوں کو برا بھلا کیا اور حدود و عیسے کو ترک کیا یا اون کی جان
 اور مال پر ناحق زیادتی کی یا اور کسی شتم کی یا انسانی کی یا ان کی حق تلفی کی تو اس نے اپنی فرض منصبی میں
 خیانت کی اب وہ جہنمی ہوا اگر اس کام کو حلال جانتا تھا ہمیشہ کے لیے جنت کو محروم ہوا اور نہ اول دہلیز جہنم
 اور جنتی جنت میں جاوینگے یہ جانے سے محروم رہیگا دنوی **عَنْ** الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ زَيْدٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ كَيْسَارٍ وَهُوَ وَجَعٌ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِي حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَّبِعُ عِبَادَةَ اللَّهِ رِعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ
 تَحَابُّ لِرِ عَيْتِهِ إِلَّا حَذَّ ثَنُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ **ترجمہ** حسن بن روایت ہے عبید اللہ بن زیاد مَعْقِلُ بن
 کيسار کے چچ کو آیا جس نے ہمارے سین وہ مر گئے تو مَعْقِلُ نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں
 جو میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جس کا اللہ تعالیٰ ایک عیت دیوے
 بچو وہ مرے اور جس بندہ وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی عیت کو حقوق میں مگر خدا حرام کر دینا اور جنت کو

پاس گیا اور وہ بیمار تھے انکو پوچھا معقل نے کہا میں تجھ سے ایک مٹ بیٹ بیان کرتا ہوں جو میں نے بیان
 نہیں کی تھی تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کسی بندے کو عسیت نہیں دیتا یہ وہ مرتے وقت انکو
 حقوق میں خیانت کرتا ہوا کرتا ہے مگر اسرار کرم کرتا ہے اور سچ جنت کو اس نے زیادہ کہا کیا تھے یہ حدیث مجھ
 سے بیان نہیں کی اس کے پہلے معقل نے کہا میں نے بیان نہیں کی تجھ سے یا میں کا ہیکو پہلا تھم سے بیان
 کرتا اور اپنی جان پر مصیبت لیتا اب تو مڑتا ہوں اب مجھ کو تیرا دشمن نہیں ہو سکتے بیان کر دے **عقل**
 حِشَامٌ قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ كُنَّا عِنْدَ مَعْقُولِ بْنِ يَسَّارٍ لَمَّا دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ
 مَعْقُولُ ابْنِي سَأَحْدِثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَكَ كُنَّا عِنْدَ
 حَدِيثِهِمَا ثُمَّ جِئْنَا شَامَ سَمِعْتُ مِنْ رَجُلٍ كُنَّا نَسْتَعِظُ بِهِ بَنِي يَسَّارٍ كُنَّا نَسْتَعِظُ بِهِ بَنِي يَسَّارٍ كُنَّا نَسْتَعِظُ بِهِ
 اتنے میں عبید اللہ بن زیاد آیا معقل نے اس سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے
 سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری **عقل** ابی
 الْيَلْبِغِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ عَادَ مَعْقُولُ بْنُ يَسَّارٍ فِي مَرْحَلِهِمْ فَقَالَ لَهُ مَعْقُولُ ابْنِي سَأَحْدِثُكَ
 حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَكَ كُنَّا عِنْدَ مَعْقُولِ بْنِ يَسَّارٍ
 یقول ما من امين لي امير المؤمنين ثم لا يجهدكم لعمركم وينصركم الا لعمركم حل معهم
 الجنة ثم حميمه ابو سليح (عامر بن زيد بن اسامه بن ابي بصير) سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد نے بیمار پر
 آئی معقل کے انکی بیماری میں تو معقل نے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں مرنے والا نہوتا تو تجھے
 بیان کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر انکی پہلائی
 میں کوشش کرے اور خالص نیت سے انکی بہتری نہ چاہے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں نہ جاویگا (ملکہ بیچہ)
 جاویگا اور اپنی نافرمانی کا عذاب بگہر کا **بَابُ دَرْجَةِ الْكَمَانَةِ وَالْاَكْمَانَةِ مِنَ تَقْوَى الْقُلُوبِ**
 وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْقَلْبُ نَبْ بَعْضِ دُرُونِ اَمَانَةٍ وَامَانَةٍ وَامَانَةٍ وَامَانَةٍ وَامَانَةٍ وَامَانَةٍ
 حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا قَالَ رَأَيْتُ احَدَهُمَا وَامَانَةً
 الْاَكْمَانَةَ تَمَّا اَنَّ الْاَكْمَانَةَ تَزَلُّ فِي جِدَارِ قُلُوبِ الرِّجَالِ كَمَا تَزَلُّ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ
 وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَنِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ دَرْجَةِ الْاَكْمَانَةِ قَالَ يَنَامُ الرِّجَالُ الْمَوْتَةَ فَتَقْبَضُ الْاَكْمَانَةُ
 مِنْ قَلْبِهِ كَيْطَلُ اَنْتُمْ هَافِلُ الْوَكَيْتِ ثُمَّ يَنَامُ الْمَوْتَةَ فَتَقْبَضُ الْاَكْمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ كَيْطَلُ اَنْتُمْ

مِنْكَ أَتَى الْجَبَلُ كَجَبَلٍ خَرَجَتْهُ عَلَى رِجْلَيْكَ فَتَقَطَّ فَتَنَ كَأَمْتٍ سِائِلٍ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ لَحَدَ
حَصَاةً فَذَخَرَجَتْهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فَيُصِغِرُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُجِدُ فِي الْأَمَانَةِ حَقَّ
يُقَالُ إِنَّ فِي بَيْتِي ذَلَالَتٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجَلُكَ مَا أَطْرَفَهُ مَا أَغْلَقَهُ
وَمَا فَرَقْتَهُ مِمَّا قَالَتْ حَبَّةٌ مِمَّنْ خَوَّلَ مِمَّنْ إِيْمَانٍ وَقَدْ أَقْرَعَتْ عَلَى زَمَانٍ وَمَا أُنْبِئِي أَيْكُمْ
بَابِعْتُ لَكُنْ كَانَ مُسْلِمًا لَدُنَّ نَبِيِّهِ عَلَى دِينِهِ لَكُنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَكُنْ دَنُوكَ
عَلَى سَاعِيهِ وَأَنَا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ إِلَّا أَبَايَ مِنْكُمْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ فَلَمَّا كُنَّا مَعَهُ حَذِيفَةُ بْنُ الِیْمَانِ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے (امانت کو باب میں) دو حدیثیں بیان کیں ایک
تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں حدیث بیان کی ہم سے (یہ پہلی حدیث ہے) کہ امانت لوگوں
کے دلوں کی جڑ پر اور میری پہرہ اور انہوں نے حاصل کیا قرآن کو اور حاصل کیا حدیث **ف** نودی نے کہا
ظاہر ہے کہ امانت کو تکلیف مراد ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دی اور وہ اقرار جو ان کے لیا اہم
ابو الحسن واحدی نے اس آیت اِنَّمَا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ کی تفسیر میں کہا ابن عباس
نے کہا امانت اللہ تعالیٰ کے وہ فرشتے ہیں جو اس نے فرض کیے اپنے بندوں پر اور حسن نے کہا امانت
سے مراد دین ہے اور دین سب امانت ہے اور ابو العالیہ نے کہا امانت سے مراد اہم اور نوافی اہی مراد ہیں اور
مقاتل نے کہا امانت سے عبادات مراد ہیں واحدی نے کہا اکثر مفسرین کا یہی قول ہے تو امانت اور سب
کے نزدیک عبادات اور فرائض ہیں جنکے ادا کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے اور
صاحب تحریر نے کہا کہ حدیث میں امانت سے مراد وہی ہے جو اس آیت میں ہر اَمَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ اور وہ عیسیٰ
ایمان ہے تو جب ایمان انسان کے دل میں خوب جما ہو گا اور سیقت و تکالیف کو پورا کر گیا اور ان
ادا کرنے میں کوشش کر گیا اتنے مترجم کہتا ہے کہ امانت اور ایمان کا مادہ ایک ہی اور شروع میں ایمان
اور امانت لازم موزون ہیں جو دین کے دلیلیں ثابت ہیں اور جب کو دل میں ایمان نہیں آتا ہی نہیں اور امانت سے یہ
ہے کہ دل میں ایک طرح کی پاکیزگی اور صفائی اور سچائی ہو اور انصاف و رستی کوٹ کوٹ کر بھری گئی
ہو جو دل زمانہ جاہلیت میں ایسے ہی ہوں ہی نے اسلام کو سمجھ کر قبول کیا اور شرک و کفر کو چھوڑا پھر قرآن
اور حدیث کو حاصل کرنے سے سوا پھر اور زیادہ فرچہ گیا آمینہ کصاف ہوا اور سچا اور صیقل ہوئی اور جن لوگ
میں امانت تھی کہ اور حیا سے سوا اور کچھ نہیں ہوا تھا اور پھر شرک اور کفر کی تاریکی چھائی ہوئی تھی جس سے وہ جہل

کا دل ایسے دلون کو قرآن اور حدیث سے کچھ فائدہ نہ ہوا ہے نہ وہ ہرگز مسلمان نہ ہوئے بلکہ اپنی غیبت اور مکر اور
 حیانت کی وجہ سے اور زیادہ کفر میں مضبوط ہو گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکو ہلاک کیا اور اس کے سوا
 اور کچھ انکا علاج نہ تھا **ت** پہر حدیث بیان کی آپ نے ہم سے (یہ دوسری حدیث ہے) کہ یہ امانت **ف**
 جادوگی تو فرمایا ایک شخص تھوڑی دیر سوویگا پہر اوس کے دل سے امانت اٹھالی جادوگی **ف** سونے
 یہی ظاہری معنی مراد میں یا سونے سے یہ مقصود ہے کہ تھوڑی دیر خدا کی یاد سے غافل ہوگا اور بری صحبت
 میں بیٹھے گا بے ایمانوں کے ساتھ یا تھوڑی دیر تک دنیا کے کام کلج بچ بکھوچ میں مصروف ہوگا -
ت اور اسکا نشان ایک پیکر رنگ کی طرح رہ جاوے گا **ف** یعنی نور اور جادو کا اور تانگی
 رہ جاوے گی جیسے ایک عمدہ رنگ کہ دھوڑا لوتو سیاہ سا دھیرہ جاتا ہے حدیث میں دکت کا لفظ
 ہے جبکہ مٹنے ہلاک و نفع اور بعضوں نے کہا یہ سکی سیاہی اور بعضوں نے کہا وہ رنگ جو پہر رنگ کے خلاف ہو
ت پہر ایک نیند لیگا تو امانت دل سے اڑے گی اور اسکا نشان ایک چمک کی طرح رہ جاوے گا
 جیسے تو ایک انگارہ اپنی پاؤں پر لٹکھا دو پہر کہاں پہل کر ایک چمک (آئینہ) نکل آوے اوس کے اندر
 کچھ نہیں پہر آپ نے ایک کنکری لیکر اپنے پاؤں پر لڑکھائے **ف** نووی نے صاحب تخریر سے
 نقل کیا اسکا مطلب یہ ہے کہ امانت ذرا دیر اول سے اٹھنا شروع ہوگی جب پہلا حصہ اوسکا اٹھے جادو لگے تو نکال دیا
 رہے گا اور ایک سیاہ دھیرہ جادو لگا پیکر رنگ کا لگا یا پہلے رنگ کے خلاف یہ رنگ پیدا ہوگا پہر جب اور ایک
 حصہ اٹھے گا تو چمک کی طرح نشان ہو جاوے گا اور یہ ایک مضبوط و نفع ہے جو مدت میں جاتا ہے اور اس میں
 سیاہی اول سے زیادہ ہوگی تو امانت کے نور جانیکو اور بے ایمانی کی تاریکی چپانے کو مشابہت دی ایک
 انگارہ پاؤں پر چلائے سے کہ آگ کا نور تو جھٹ چلا جاتا ہے اور ایک سیاہی کا ذریعہ کہاں پر چھوڑ جاتا ہے
 اور کنکری چلا کر آگ سے اس شے کو اور واضح کر دیا تاکہ لوگ بخوبی سمجھ جاویں حاصل نہیں ہے کہ ایمان کا نور
 آہستہ آہستہ دل سے اٹھتا جاوے گا اور کفر کی کانک چھاتی جاوے گی پہلے ایک ہلکا سا دھیرہ ہوگا پہر اور
 زیادہ پہر اور یہاں تک کہ بالکل دل کا لامر جادو لگا اور ایمان کے بدل کفر چھاتی جاوے گا خدا کی بناہ **ف**
 اور فرمایا لوگ بچ بکھوچ کر نیکے اور ان میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو امانت کو ادا کرے - یہاں تک کہ لوگ کہیں گے
 کہ فلاں قدم میں ایک شخص امانت دے رہا ہے **ف** یعنی اس نے اپنے میں جیسے شخص امانت دے رہا ہو کوئی کسی
 حق نہیں اتنا ہر ایک کو دوسرے پر پھڑوسا رہیہ بات بالکل جاتی رہے گی اور امانت کا نام و نشان دنیا

سے اوٹ ہو جاوے گا مگر کہیں کہیں ہزاروں لاکھوں میں ایک آدمہ بخش ایسا نادر خدا ترس جسے خداوند کا جہان
 دار ہو گا لوگ اسکو مشہور کریں گے کہ ایک وہ شخص امانت دار ہے ایسا زمانہ اب موجود ہے کہ کوئی کسی پر ہوسا
 نہیں کرتا جبکہ وہ یہ دودھ مضم کر جاتا ہے امانت کا ادا کرتا تو کیا **فت** اور یہاں تک کہ لوگ ایک شخص
 کو کہیں گے وہ کیا ہر شیاء اور خوش مزاج اور عقلمند ہے (یعنی اس کی تعریف کریں گے) اور اس کے دل میں
 راسی کے واسطے بابر بھی ایمان نہ ہو گا **فت** یعنی چونکہ ساری دنیا میں بے ایمانی پہل جاوے گی تو ایمان
 کی قدر اور منزلت ہی دل سو کل جاوے گی تعریف ہی کریں گے تو بے ایمانوں کی تین نے اپنی آنکھوں سے
 یہ حال حیدر آباد میں دیکھا ہے وہ لوگ جو مومن مسلمان کہلاتے ہیں ذرے ذرے فائدہ کے واسطے میدان
 بے ایمان لوگوں کی تعریف کرتے ہیں اونچی خوشامد کرتے ہیں اور جو شخص دین کی تائید کرے اسکو ان لوگوں
 کے خوش کرنے کے لیے بلاتے ہیں لا حول ولا قوۃ جب تو خدا کی مارا ہے نام کے مسلمانوں پر پڑی ہے کہ
 وہ علاؤ اللہ کی حکومت میں رہنے کے اسکی نگاہ میں ایسے ذلیل اور خوار ہو گئے ہیں کہ سوا باوجودی گری خستہ
 کاری خانہ مالی کے اور کوئی کام ادوں میں نہیں لیا جاتا اور ایک زمانے میں مسلمان تمام قوموں کے
 سربراہ تھے انکا عجب اور دھاک ایسا تھا کہ کافران کے نام سے لڑتے تھے ہر ایک مسلمان خدا کے
 احکام پر اپنی جان نثار کرنے کو فخر جانتا تھا۔ بین نقاد تہ از کجاست تا بجا۔ **فت** پھر
 نے کہا میرے اور پر ایک زمانہ گزر چکا ہے جب میں بے کہن ہر ایک سے معاملہ کرتا (یعنی لین دین) اس لیے کہ
 اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسکا دین اسکو بے ایمانی سے باز رکھتا اور جو نصرانی یا یہودی ہوتا تو حاکم اسکو آواز
 سو باز رکھتا **فت** چونکہ امانت اور ایمانداری کا زمانہ تھا اس لیے مسلمان تو سب امانت دار تھے
 ادوں کی بخت و خطر معاملہ اور لین دین کرنا پیسہ مار لینے کا تو ذرہ تھا ہی نہیں اور یہودی یا نصرانی بہ
 بے ایمانی نہ کرتے ڈر کے مارے اور جو کرتے تو ایماندار حاکم موجود تھے جو انکو سزا دیتے اور بے ایمانی
 باز رکھتے اور میرا پیسہ بچھو کہ دلا دیتے وہ ہرگز نہ دیتا **فت** لیکن آج کے دن تو میں تم لوگوں میں
 کہی معاملہ بخودن کا البتہ نکلان اور نکلان شخص کے رون کا **فت** چند لوگوں کا نام کیا
 ایماندار مومن گے باقی لوگوں کا بھروسہ نہیں اور جب لوگ بے ایمان ہو تو حاکم ہی ویسے ہی ہوتا
 وہ رشوت خوار اور ظالم ہونے کے علاوہ کوناحی کرتے ہیں اور غریب عایا کو ستمنازی اور انکا حق تلف
 کرتے ہیں یہود جو حاکم سے بھی امید نہیں رہتی کہ وہ بے ایمان کو سزا دے گا اور حق نہ ڈنڈ دے گا۔ ماضی جہاں

نے کہا بعضوں نے سبائیت سے جو مذہب کے قول میں اختلاف کی بہت مراد لی اور چٹا سر کیونکہ یہودی
 اور انسانی سے خلافت کی بہت نہیں ہو سکتی تو سبائیت سے وہی پھر کچھ اور معاملہ اور اس میں مراد ہو
عَنِ الْأَعْمَشِ بْنِ الْحَدَّادِ مِثْلَهُ مَرْجُوحٌ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَنِظَلَةَ
 حَدَّثَنَا قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيْكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 الْفِتْنَةُ فَقَالَ بَلَى وَسَمِعْنَا أَنَّهُ قَالَ لَكُمْ تَقْتُلُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَكَانَ لَهُ بَنَاتٌ
 قَالُوا أَجَلٌ قَالَ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ فِيهَا الْقَبُولُ وَالصِّيَامُ وَالْمُتَدَفُّ وَالْكَرْبُ أَتُحِبُّ سَمِعَ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَرِهْتُ لَكُمْ مَوْجِبَ الْأَجْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْكَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ
 أَنَا قَالَ أَنْتَ لِلَّهِ أَجَلٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَعْرَضُ
 الْقُلُوبَ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عَوْدًا عَوْدًا فَإِنَّ قُلُوبَ أَشْرَ بِهَا كُنْتَ فِيهِ نَكْتَةً سَوْدًا أَوْ
 قُلُوبَ أَنْ كَرَهَا كُنْتَ فِيهِ نَكْتَةً بَيْضًا حَتَّى يَصِيرَ عَلَى قُلُوبٍ عَلَى أَيْضٍ مِثْلَ الصَّفَا
 فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمُومُ وَالْأَرْضُ وَالْأَخْرُ اسْوَدَّ مِنْ بَادٍ أَا كُنْتَ مُجْحِيًا لَا يَعْجُرُ
 مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مِنْكَ كَرَامًا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْكَ وَحَدَّثَنَا أَنْ يَلِيَنَّكَ
 وَبَيْنَمَا بَابًا مَعَهُ قَائِلُ شَيْءٍ أَنْ يُكَيِّدَ قَالَ عُمَرُ كَسَرْنَا أَبَاكَ فَمَا لَكَ فُلَانٌ لَفِيهِ كَعْلُهُ كَالْكَ
 يُعَادُ قُلْتُ لَا بَلْ يَكْسِرُ وَحَدَّثَنَا أَنْ ذَلِكَ الْبَابُ رَجُلٌ يُقَاتِلُ أَوْ يُجَنِّتُ حَدِيثًا لَيْسَ
 بِإِلَّا خَالِطًا قَالَ أَبُو جَالِدٍ فَقُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ مَا اسْوَدَّ عُمَرُ بَادٍ قَالَ شِدَّةُ الْبَيِّنَاتِ
 فِي سَوَادٍ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْكُوْزُ مُجْحِيًا قَالَ مِنْكُمْ وَسَا مَرَّ حَمِيْدٌ خَلِيفَةُ سَمْعَانَ رَوَيْتُ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ يَحْيَى
 عمر بن الخطاب کے پاس بیٹھتے تھے انہوں نے کہا تم میں سے کس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقیون کا ذکر کرتے
 ہو تو سنا ہر وقت فتنہ کے اسلئے سنو آزمائش اور امتحان جو نہ پھر عورت میں اُسکو کہنے لگے جس کے ایک
 قسم کی برائی پیدا ہو ابو زید نے کہا یوں کہتے ہیں وہ شہر فتنہ میں پڑ گیا جب اُسکا حال بدل جاوے اور
 اچھے سے برا ہو جاوے اور فتنہ اہل اور مال میں یہ ہے کہ انکی محبت بہت غالب ہو جاوے اور خدا کے
 احکام کو فراموش کرے انکو بجا نہ لادے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری مال اور اولاد فتنہ میں یا اولاد
 کا فتنہ یہ ہے کہ انکی تعلیم اور تربیت نہ کرے اور وہ آوارہ ہو جاوے یا ایسا ہی فتنہ تمہارا یہ ہو کہ اسکی
 حق ادا نہ کرے تو یہ سب فتنے ایک قسم کے گناہ ہیں جبکہ کفارہ نیکیوں سے ہو جاتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

تیلیان سیٹ و تیرہن برائیوں کو **فت** بعض لوگوں نے کہا مان ہم نے سنا ہے حضرت عمر نے کہا تھا
 تم فتنوں کو وہ فتنہ سمجھتے ہو جو آدمی کو اس کو گہر بار اور مال اور سہا کر مین سے ہونے میں انہوں نے کہا مان
 حضرت عمر نے کہا ان فتنوں کا کفارہ تو نماز اور روزہ اور زکوٰۃ سے ہو جاتا ہے لیکن تم میں سے کس نے
 سنا ہے اور فتنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دریا کی موجوں کی طرح امٹ کر آدین گے **فت**
 حضرت عمر کی مراد فتنوں کو وہ فسادات تھے جو آئندہ آپ کی است میں ظاہر ہونگے اور ان میں آپس میں
 سدا زون کے گشت و خون ہوگا بلکہ اسی پہیلے کی **فت** حذیفہ نے کہا یہ مذرب لوگ چپ
 ہو رہے ہیں کہا میں نے سنا ہے حضرت عمر نے کہا تو نے سنا ہے تیرا باب بہت اچھا تھا **فت**
 جس کے نطفے سے تجھ سا لڑکا پیدا ہوا حدیث میں ہے ابو بکر سے اور یہ ایک کلمہ ہی صبح کا عرب لوگوں کی
 عادت ہے جب کسی کی تعریف کرتے ہیں تو اسکو کہتے ہیں کیونکہ باب کی نسبت کرنا خدا کی طرف اس
 کی بزرگی بیان کرنا ہے جیسے کہ تیرہن بیت اللہ اور ناقۃ اللہ صاحب تحریر نے کہا جب ڈر کے کی کوئی
 اچھی بات دیکھتے ہیں تو یہ کلمہ کہتے ہیں یعنی تیرا باب بڑا عمدہ تھا جس نے ایسا لڑکا پایا (نودی)
فت حذیفہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے فتنہ دلوں
 پر ایسے آدینگر ایک کو بعد ایک جیسے بوریے کی تیلیاں ایک کو بعد ایک ہوتی ہیں **فت** حدیث یہ
 کا مختصر **عَوْدًا عَوْدًا** ہے اسکو تین طرح پڑتا ہے ایک **عَوْدًا عَوْدًا** الضم عین وال مہملہ سے دوسری **عَوْدًا**
عَوْدًا بفتح عین وال مہملہ سے تیسری **عَوْدًا عَوْدًا** بفتح عین وال معجز سے صاحب تحریر نے صرف اول
 وجہ کو بیان کیا ہے اور قاضی عیاض نے تینوں وجہوں کو ذکر کیا ہے لیکن اول وجہ کو اختیار کیا ہے
 کہا کہ ہمارے شیخ ابو الحسن بن سراج نے دوسری وجہ کو اختیار کیا ہے اب تینوں وجہوں کا ترجمہ الگ
 الگ مذکور ہوتا ہے پہلی وجہ کا ترجمہ یہ ہے کہ فتنے دلوں میں ایک کے بعد ایک آتے جاوین گے
 جیسے بوریے کی تیلیاں (یعنی کارٹیاں) ایک کو بعد ایک لگائی جاتی ہیں یعنی بوریہ بٹنے والا
 جیسے ہلڑ ایک تیلی لیتا ہے اسکو بٹنک پر دوسری تیلی بنتا ہے اسی طرح یہ فتنہ بھی ہونگے کہ پہلے ایک
 دلعین جے گا پھر دوسرا قاضی عیاض نے کہا کہ سیرے نزدیک حدیث کا مطلب یہی ہے اور سیاق اور
 تشبیہ اس پر دلالت کرتی ہے۔ دوسری وجہ کا ترجمہ یہ ہے کہ فتنہ دلوں کے ایک جانب میں انکر چپک
 جاؤ گے جیسے بوریہ یا سو نہا لے کے پہلے چپک جاتا ہے اور **عَوْدًا عَوْدًا** کے پھر ہونگے کہ بار بار وہی فتنہ آؤ گے

تیسری وجہ کا ترجمہ یہ ہے کہ فتنہ دلوں پر آویں گے اور چپکین گے پورے کی طرح خدا کی پناہ خدا کی پناہ
 اور فتنوں سے مہی خدا پہلو بچا دے ان فتنوں سے (نوفی) پہر جس دل میں وہ فتنہ چر جاویگا (یعنی سما جاو
 گا اور بیٹہ جاویگا) تو اس میں ایک کالادخ پیدا ہوگا اور جو دل اس کو نہ مانے گا (اور قرآن اور حدیث پر قائم رہے گا)
 اس میں ایک سفید نورانی دھبہ ہوگا یہاں تک کہ اسی طرح کالے اور سفید دھبے ہوتے ہوتے دوسرے کے دل ہو جاؤں
 گے ایک تو خالص سفید دل چھوڑ کر کھڑے ہو جائے گا (جس میں کوئی چیز لگ نہیں سکتی تیشبیہ) اور اس دل کی صاف چٹائی بہتر
 سے یعنی جیسے اس تم کا پتھر صاف دھوئے ہو پاک ہوتا ہے ویسا ہی یہ دل ہی ان فتنوں کی الالیش سے
 پاک اور صاف ہوگا) دوسرے کالاسفیدی مائل (یعنی پھرا) اور نہ ہر کوزے کی طرح جو نہ کسی اجبی بات کو اچھا
 سمجھیں گے نہ بے کور اپنی خواہش کی تابع ہوگا **ق** حدیث میں مراد اکا لفظ ہے اور بعضوں نے اس کو
 مرثدا پڑھا ہے راوی نے خود اسکی تفسیر آگے بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اس کو مراد ا سے یہ مراد ہے کہ سفیدی
 کا غالب ہونا سیاہی میں قاضی عیاض نے کہا ہمارے بعض مشائخ کہتے تھے کہ اس میں غلطی ہوئی ہے یعنی مشق
 البیاض نے سواد میں اور پچائے شدت کے مشبہ کا لفظ صحیح ہے یعنی سیاہی مائل سفیدی کے کیونکہ جو سیاہی
 میں سفیدی غالب ہو اس کو ربدہ نہیں کہتے بلکہ مین کہتے ہیں اگر مین میں ہو اور اس کھد میں ہو تو جو کہتے
 ہیں اور ربدہ تو وہ ذری سی سفیدی ہے جو سیاہی میں ملی ہوئی ہے جس کو شتر مرغ کا رنگ ہوتا ہے اور پڑ
 اس کو ربا کہتے ہیں ابو عبید نے ابو عمرو سے نقل کیا کہ ربدہ وہ رنگ ہے جو سیاہی اور خاکی کے بیچ میں ہوتا ہے
 ابن درید نے کہا ربدہ تیرہ رنگ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ جس سیاہی میں تیرگی مل جاوے اور بھینا
 کے معنی اور نہ اسکی تفسیر ہی آگے آتی ہے قاضی عیاض نے کہا مجھ سے ابن سراج نے کہا کا لکوز بھینا اور اسکی میا
 کی تشبیہ نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے وصف کا بیان ہے اور اس کا صاف میں سے پینے وہ دل اور نہ ہو گیا ہے جیسے
 کوزہ اور نہ جاتا ہے پھر اس میں پانی نہیں رہ سکتا اسی طرح اس دل میں کوئی بہتری اور پہلائی اور حکمت
 کی بات نہ رہیگی اور اسکا بیان کیا یہ کہ نہ وہ پہلی بات کو پہلی سمجھے گا نہ ہی کو بری قاضی عیاض نے کہا جو ر
 پہلی بات کو نہ جھنے دے اور کو نہ بہت ذی اور نہ ہر کوزے کی جبین پانی نہیں ٹھہرنا صاحب تحریر نے
 کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حبیب آدمی اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے یا گناہوں کا ترک نہیں ہوتا ہے تو یہ ایک
 گناہ کے کرنے سے اسکی دل میں تاریکی آتی جاتی ہے پھر وہ فتنوں میں پڑ جاتا ہے اور اسلام کا نور بالکل اسکی
 دل میں خفیست ہو جاتا ہے اور دل مثل اور نہ ہر کوزے کی اولٹ جاتا ہے یعنی جیسے کوزہ کو اور نہ وہ تو اس

میں جو کچھ ہوتا ہے کھل جاتا ہے پہر کہ نہیں سمجھتا اسی طرح اس کے دل جو سارا اسلام کو نور کھل جاتا ہے اور پہر
 بالکل نہیں آتا (نودی) **ف** خلیفہ نے کہا پہر میں نے حضرت عمرؓ کی حدیث بیان کی کہ تمہارا عروا
 اُس فتنے کے پہر میں ایک دروازہ ہو جو بند ہے مگر نزدیک ہے کہ وہ ٹوٹ جاوے حضرت عمرؓ نے کہا کیا ٹوٹ جاوے
 گاتیر باب نہیں اگر کھل جاتا تو شاید پھر بند ہو جاتا میں نے کہا نہیں ٹوٹ جاوے گا **ف** تو اب فتنوں
 کا روکنا ممکن نہ ہوگا اور وہ اسٹانڈرڈ کر سوجن کی طرح اسے لگیں گے یہ جو حضرت عمرؓ نے خلیفہ سے کہا تیرا باب
 نہیں یہ ایک کھوکھ ہے جو عرب کی زبان میں کسی کام پر مستعد کر نیکو کہتے ہیں یعنی بچہ کو کئی بچا بیوا لال نہیں اگر
 خیر تیرا باب زندہ ہوتا تو وہ صیبت میں تیرا شریک ہوتا اور بچہ اتنی تکلیف نہ اٹھاتا بچہ پر اب تو تو کھلا
 ہے پہر کو فتنہ کر اور مستعدی کر اپنے بچائے میں (نودی) **ف** اور میں نے اون سے حدیث بیان کی کہ
 یہ دروازہ ایک شخص ہے جو مارا جاوے گا یا مارا جاوے گا یہ حدیث کو کی غلطی (دل سے نہائی ہوئی بات) نہ تھی۔
ف یعنی یہ دروازہ جو ابھی بند ہے اور فتنوں کو روکے ہوئے ہے ایک شخص کی ذات ہے جس کے سبب
 سے تمام مارے ہوئے ہیں پہر جب وہ مارا جاوے گا یا مارا جاوے گا تو گریہ دروازہ ٹوٹ گیا اور فتنوں کی روک تھام
 اب وٹھراوٹھر فتنوں کی سرچین اسٹانڈرڈ کر آوین گی اور سب لوگ تباہ ہو جائیں گے دوسری روایت میں
 ہے کہ وہ ذات حضرت عمرؓ کی ہے اور شاید خلیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یون ہی سنا ہو شک کا طے ہے
 کہ وہ مارے جاوے گا یا مارا جاوے گا یا خلیفہ یہ جانتی ہوں گے کہ حضرت عمرؓ مارا جاوے گا لیکن انہوں نے اسکا
 صاف بیان کرنا ان کے رد و برائے سمجھا دوسری روایت میں ہے کہ عمر خود ہی اس دروازے کو جانتے تھے
 جیسے یہ بات جانتے تھے کہ آج کی رات کل کدوں کو پہلے ہو اور یہ جو خلیفہ نے کہا یہ حدیث غلط تھی یعنی دیکھی
 ترا سٹی ہوئی تھی ذیل کتاب کی کتابوں کو گالی گئی تھی بلکہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے
 پہر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور حضرت عمرؓ فتنوں کی روک تھام شہید ہو اور ان کے
 بعد سب برابر فتنوں کا دروازہ کھل گیا حضرت عمرؓ کی شہادت حضرت عثمان کی شہادت جنگ جمل جنگ صفین
 قتل خراج حضرت علی کی شہادت حضرت امام حسن کی شہادت واقعہ ماکہ کر بلا امام حسین علیہ السلام کی شہادت
 ابن ہشام بنی کی ہجرتی مختار بن عبیدہ فتنی کی جنگ تبعب کی جنگ مختار بن عبد اللہ بن زبیر کا قتل مکہ معظمہ میں
 اہل مدینہ کی بربادی یزید پیغمبر کے ماتھے کی طرح سب کو زبردستی اور ان کے خلیفہ ابی اسلمہ کی سب سے پہلی
 واقع ہو کر سب جان اللہ حضرت عمرؓ کی فضیلت اور بزرگی کے یہ افضل منادوں کے نزدیک ایک ہی حدیث کافی ہے

شروع ہوا تھا۔ (مدینہ کو) تو خوشی ہو غریبوں کے لیے **ف** اسلام شروع ہوا مدینہ کی مدینہ
 پہلے اون لوگوں کو شروع ہوا جو مدینہ منورہ میں مکہ معظمہ کی ہجرت کر کے آئے تھے اور وہ غریب مسافر تھے اپنے
 وطن چھوڑ کر آئے تھے اور پہر ایسا ہی ہو جاویگا یعنی اخیر زمانے میں اسلام مستقیم مستقیم پہر مدینہ میں آجاویگا
 اور ساری دنیا میں کفر کا زور ہوگا جو مسلمان ہوں گے وہ کافروں کے دوسرے مدینہ میں بہاگ کر آجاویں گے
 قاضی عیاضؒ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ پہلے اسلام شروع ہوا تھا چند معدود لوگوں کی پہر اخیر زمانے
 میں ہیں اس طرح کہٹ کر تھوڑے لوگوں میں رہ جاوگا اب یہ جو فرمایا طوبی ہو غریبا کے لیے تو طوبی کے معنی
 خوشی اور سرور اور بعضوں نے طوبی کی حجت کو مراد لیا ہے بعضوں نے اس وجہ سے کہ حجت میں ہر اور
 یسب معنی بن سکتے ہیں (نوی) **حسن** ابن عمر عن النبی ﷺ کہ علیہ السلام قال
 ان اهل اسلام بعد اعترافنا سيخود غريباً كما يكذبون هوى كراؤ بين المسجدين كما تارة
 الحية في حجرها ثم حمهم عبد الله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فرمايا اسلام شروع
 ہوا غربت میں اور پہر غریب ہو جاویگا جیسے شروع میں تھا اور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں کے درمیان (مدینہ)
 کے پیرچہ میں آجاویگا جیسے سانپ سمٹ کر اپنی سوراخ میں (ملین) چلا جاتا ہے **ف** قاضی عیاضؒ نے
 کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ ایمان اول اور آخر دونوں زمانوں میں اسی حال پر ہوگا کیونکہ اول زمانے میں جو سچا
 ایمان دار تھا وہ مدینہ میں چلا آیا تو ہجرت کر کے اسکو وطن بنا لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
 کو اور آپ کی علم حاصل کر لیا ایسا ہی خلفائے زمانے میں رہا اور ایسا ہی اوس کے بعد پورا عالم اپنی وقت
 کے پیشوا اور امام گزیرے ہیں وہ حدیث حاصل کر نیکی لیے مدینہ میں آئے اور ہماری زمانے تک ہی لوگ مدینہ
 جا ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کو لیے اور وہاں کے اور مشاہد اور آثار کی ہجرت
 حاصل کرنے کے لیے تو مدینہ میں نہ آوگا مگر وہی جو مومن ہوگا انتہی سراج الوداع میں ہو کہ شاید یہ وقت نہ
 قیامت کو قریب ہوگا اور اس حدیث میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسلام اخیر زمانے تک رہوگا اور وہ غریب ہو
 جاویگا اور زمین میں سمٹ کر آجاویگا اور یہ وقت ابھی تک نہیں آیا باوجود اسکا اسلام غریب ہو گیا اور کسی غیبت
 دوسری روایت میں ہے کہ مومن عموماً کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہین سمٹ کر حجاز میں آجاوی
 گا جیسو سانپ اپنی بل میں سما جاتا ہے اور وہین حجاز سے اس طرح بندہ جاویگا جیسے کبری پہاڑ کی چوٹی سے
 اور وہین شروع ہوا ہے غریب کی اور پہر ایسا ہی ہو جاویگا جیسے شروع ہوا تھا تو خوشی ہو غریبا کے لیے اور غریبا

وہ بین جو سد مارین کے میری سنت کو جب لگ بگازین گئے اور سکوروایت کیا اور سکوزندگی مرقاۃ میں سے
 کہ حجاز عرب کو اس ٹکڑے کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہیں اور اس کے گرد کی مستقیاں اور یہ بات تو بعضوں نے
 کہا کہ باقی جاتی ہے اس مانے میں اس لیے کہ تمام دنیا کے شہر بہر گئے ہیں یہ یعنی سے اور ہر وقت میں یہ بحث
 کیا ہے حجاز کی طرف اور حجاز سے اس مبارک ٹکڑے کی طرف جسکا زمین کہتے ہیں کیونکہ میں سے ایک جماعت
 پیدا ہوئی اہل حدیث کی جنہوں نے سدہ لان سنتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنکو لوگوں نے
 بگاڑ دیا تھا اور اب تک بعض لوگ اُن میں سے ہیں باقی ہیں یا تو تمکو اودن میں ہو کر اور ہمارا احشر اودن کے
 ساتھ کہ مٹھر حچم کہتا ہے کہ مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ اخیر زمانے
 میں اسلام کا تشریف شروع ہوگا اور جا بجا کافر مسلمانوں کے اور غالب ہو جائیں گے یہاں تک کہ تمام ممالک
 اور بلاد کافروں کی حکومت میں آجائیں گے اور سب جگہ کافروں کا زور ہو جائیگا اور آخر پھر ویشی ہندو کہ اور
 مدینہ جہان سے اسلام شروع ہوا تھا مسلمانوں کے پناہ کی جگہ ہوگی اور یہ امر کچھ ظاہر ہو چکا ہے اور کچھ باقی
 ہے سے پہلے جو ملک مسلمانوں کے قبضہ سے گیا وہ اندلس ملک تھا جہان کی مسجدیں اور مدرسے مسلمانوں
 کے بنوائے ہوئے اب تک یادگار ہیں اور ایک مسجد قرطبہ میں اتنی بڑی ہے کہ ویسی مسجد دنیا میں اور کہیں
 نہیں پائے جوسے کہ نصاریٰ نے غالب کر اور اس مسجد کو گر جا کر دیا ہے اور لگہ نشستہ پچاس سال سے تو اس قدر جلد
 جلد مسلمانوں کا تشریف ہو رہا ہے اور انکی حکومتیں برباد ہوتی جاتی ہیں کہ اگر ایسا ہی رما خدا نخواستہ تو
 بہت قریب زمانہ زمین مسلمانوں کی حکومت صرف کہ معظمہ اور مدینہ میں رہ جائیگی وہ ملک جس کا سد مارین سے
 مسلمان ہیں اور رہتے تھے اور کافروں کا نام دشمن تھا اب وہاں پہاڑ بادشاہ ہیں اور مسلمان
 ذلیل اور خوار پہلے ہندوستان کی سی بڑی وسیع اور زرخیز ولایت مسلمانوں کے قبضہ سے نکال کر نصاریٰ کے
 قبضہ میں آئی ہے ابھی چند ہی روز گذریں کہ کاشغر کو چین کے بت پرستوں نے چہ چین لیا اور بخارا اور خوجا
 اور وسط ایشیا کے ملک کو روس کے نصاریٰ نے دبا لیا اور بلقان اور البانیہ اور سربیا اور جبل اسود جو
 روم کے سلطان کے زیر نگین تھے وہ خود مختار ہو گئے اسی طرح یونان کا حاکم نصرانی پادشاہ خود مختار
 ہو گیا اب ہر وقت میں جب میں اسد میں کی نفسیہ نگہ رہا ہوں مرو اور ترکستان کا ملک روس کے نصاریٰ سے
 دبا لیا ہے اور اس کی نظر افغانستان پر بھی ہے اور اوکھندوستان کے نصاریٰ افغانستان پر
 دعویٰ کر رہے ہیں اور ولایت مصر کو سلطان روم کے اختیار سے نکال کر وہاں اپنا اقتدار چاہ رہے ہیں اور

جزیرہ عرب کے کسی بنادر مثل عدن اور سواکین وغیرہ کے اپنے قبضہ میں رکھے ہیں اب جو دو سلطنتیں قائم ہو گئیں ان میں سے ایک روم اور ایران کی وہ بھی انصاری و مخالف اور لرزان ہیں اور انہی کی مرضی کے موافق انتظام کرنے میں جو دستور شرعیہ کا نام و نشان نہیں منق و مخور کا علی الاعلان بازار گرم ہے اب وہ زمانہ بہت قریب معلوم ہوتا ہے جب نام کے لیے یہی سلاطین کی سلطنت اور حکومت نزع کی اور وہ سب لشکار کی رعایا بن کر بیٹھیں اور جو سچے مسلمان ہوں گے وہ ان کی حکومت کو ہٹا کر کہہ اور مدینہ میں دم نہیں لیں گے اور وقت اس حدیث کا پوری طور سے ظہور ہو جاوے گا اگر کوئی کہے کہ کہہ اور مدینہ میں تو اس وقت خود بدعات کا زور ہے اور قرآن و حدیث کی نشر و بیان کچھ شیاطین ہیں جو مانع ہوتے ہیں پھر اسلام کے سامنے کہہ اور مدینہ کی طرف کیا مراد ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان شیاطین کا زور کہہ اور مدینہ میں ہے انحال ہو جبکہ سچے اور سچے مسلمان ساری دنیا میں پہلے ہوئے ہیں پھر جب یہ سب مسلمان کا فروع کو ذکر کر کہہ اور مدینہ میں جا کر جن کے تو ان شایعہ کی اچھی طرح خبر لینے اور اس وقت میں نبی آدمی کے ساتھ کتاب اور سنت کو پیروی حرمین میں اگر ہوگی اور بدعات کی سرکوبی بخوبی ہو جاوے گی جو کبھی زندہ رہے گا وہ اس کو دیکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ عنہ اِنِّیْ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ کُلَّ فِیْہَا کَلَامٌ لِّیْ ذٰلِیْ الْمَذِیْبِ یَعْنٰی کُلَّ کَلِمَةٍ لِّیْہِ۔ اِلٰی الْحُجْرِ جَا مَحْمُودِ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان سمٹ کر مہینے میں اس طرح ہو جاوے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنی بل میں سما جاتا ہے **باب** ذِہَابُ الْاِیْمَانِ اِذَا لَمْ یَمَنْ خَیْرُ زَمَانٍ اور خیر زمانے میں ایمان کا سمٹ جانا **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَکَھُمْ السَّلَاحُ حَتّٰی لَا یَقَالَ فِی الْاَرْضِ اللّٰہُ ثُمَّ لَمْ یُجِبْہُمْ اَنْتُمْ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہہ جاتا ہے **ف** پھر جب کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ ہوگا اس وقت قیامت قائم ہوگی تو وہی نے کہا مراد یہ ہے کہ قیامت اسی وقت ہوگی جب لوگ بدترین رہ جاویں گے جیسے دوسری روایت میں ہے اور میں کی طرف سے ایک ہوا آوے گی قیامت کو قریب تو سب میں جاویں گے اس ہوا سے یہ بات کہ زمین میں کوئی اللہ کا نام نہ لے والا نہ ہوگا پہلے مجھ کو قیامت سے معلوم ہوتی تھی پر اس نے میں نے اسکی تصدیق ہو گئی اور حدیث پر کامل یقین ہو گیا ہمارے زمانے میں اللہ کے سوا بہت پہلے جاتے ہیں اور کوئی اللہ کا نام نہ لےوے تو اس پر پست و ذلیل ہوگا پھر قیامت کو قریب کم محبت اسی قسم کے منکرین لینے دہری اور نیچری رہ جاویں گے اور اللہ کو ماننے والے سب اللہ جابرین گے

میں کوئی ان کے خلاف کر تو پھر اسکو اپنی مسجد میں آنے نہیں دیتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے
 زیادہ ظالم کون ہو جو اللہ کی مسجدوں میں اس کی یاد کو کسی کرہ کے تمام اہل قیادہ کو لازم ہے کہ کسی شخص کے خلاف
 وہ گناہی مخالفت ہو مسجد میں آنے سے اور اس میں نماز پڑھنے سے منع نہ کریں یہاں تک کہ شیعہ اور خارجی اور
 معتزلے کو بھی منع کرنا اور غارت سے روکنا نام درست ہو یا سبب تَالَفِ قُلُوبٍ مِّنْ خِشَافٍ عَلٰی اَیْمَانِنَا
 لِمُتَعَفِّهِ وَالتَّهْمِ عَنِ الْقَطْعِ بِالْاَیْمَانِ مِنْ عَنَابٍ دَلِیلٌ قَاطِعٌ جَوْشَقُ مَنِیْعَتِ الْاِیْمَانِ مَوَاسِکِدُ دِلِّ طَانَا
 ادر جب تک ایمان کا یقین نہ ہو کسی شخص کو مومن نہ کہنا سکتے ہیں سَعْدِیْنِ اَبُو دَقَاصٍ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نَحْمًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ فَلَکَ اَنَا ثَمَّ مُؤْمِنٌ قَالَ التَّهْمِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَوْ قَوْلُہَا اَنَا کَا کُوْرٍ دِدْہَا عَلٰی اَنَا کَا اَوْ قَوْلُہَا کَا کَا اَلِیْ کَا کَا
 التَّجَلِّ وَغَیْرُکَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ مَخَافَۃُ اَنْ یَّکْبَدَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْمَکْرِ مَرَّجِہُ سَعْدِیْنِ
 ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں
 کو دیکھو وہ مومن ہے آپ فرمایا یا مسلمان ہے **ف** نیز تو اسکو یقیناً مومن کہیو کہتا ہے شاید مسلم ہو
 تو یوں کہہ دے مومن ہے یا مسلم ہے تو اس کو اس کے ایمان کا انکار نہیں نہ نکلتا بلکہ منع کیا آپ نے اسکو
 یقیناً مومن کہنے سے اسوجہ کہ اسکا ایمان دلیل یقینی سے ثابت نہ ہوا ہوا دوسرے یہ کہ ایمان ایک نفل
 قلبی ہے اسکا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے برخلاف اسلام کے کہ وہ ظاہر ہی زبان سے اقرار کرنے سے اور صاحب
 تحریر نے کہا کہ اس میں اشارہ ہے اس شخص کے مومن نہ ہونے کا حالانکہ اس میں اشارہ ہے اس کے مومن ہونے
 کا کیونکہ آگے آپ نے فرمایا کہ بعض شخص کو میں زیادہ جانتا ہوں پر دیتا اور کہوں البیانہ ہر وہ جہنم میں لے جاتا
 گرایا جادے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایمان اور اسلام میں فرق ہے اور اس سلسلہ میں بڑا
 اختلاف ہے اور کچھ بیان اسکا اور پھر گزر چکا اور اس میں اشارہ ہے اس مذہب کی طرف جو حق ہے کہ فقط زبان
 سے اقرار کر لینا کافی نہیں جب تک دل سے یقین نہ ہو اور کرامیہ اور بعضی مزیہ یہ کہتے ہیں کہ صرف زبان
 سے اقرار کر لینا کافی ہے حالانکہ یہ صاف غلطی ہے اور خلاف ہے مسلمانوں کے اجماع کے اور خلاف ہے اہل کتاب
 اور احادیث کو جن سے منافقوں کا کفر ثابت ہوتا ہے حالانکہ منافقوں کا یہی حال تھا کہ وہ دل سے یقین نہ
 رکھتے تھے پر زبان سے اقرار کرتے تھے (نزدی) **ف** میں نے میں باب یہی کہا کہ وہ مومن ہے جو آپ نے
 ہر باب یہی فرمایا مسلمان ہے پھر آپ فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں حالانکہ وہ مسر کہ اس سے زیادہ جانتا ہوں

کہے جی اوٹھنے میں اور ہمارے پیغمبر کو شک نہیں ہوئی تب آپؐ اور ان گمان غلط کرنے کے فرمایا کہ حضرت
 ابراہیم علیہ السلام پیغمبر تھے اور پیغمبر ہی کیسے خلیل اللہ پیر اگر انکو شک ہوتی تو چھکڑ پھینک دیتے تھے اور حضرت
 ابراہیم علیہ السلام کو آپؐ اپنے اور پر عدم کیا برطریق قراضع اور ادب کے اور شاید اس وقت تک آپکو معلوم نہ ہوا
 ہوگا کہ آپ سب پیغمبر سے درجہ میں زیادہ ہیں پھر اختلاف کیا ہے علمائے کتب حضرت ابراہیمؑ کو شک تھی تو
 انہوں نے خدا سے درخواست کیوں کی کہ چھکڑ دیکھا دے تو کیونکر جلا دیگا مردوں کو بیان کیا ہے کئی وجہوں
 کو لیکن ظاہر یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مردوں کے جی اوٹھنے پر یقین تھا پراہنوں نے چاہا کہ اور
 زیادہ دل کو اطمینان ہو جاوے اور یہ اس طرح ہے کہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دلائل سے علم حاصل ہو چکا
 تھا کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو جلا دیگا لیکن انہوں نے اپنی آنکھ سے اس امر کو نہ دیکھا تھا سو سطر انہوں نے چاہا کہ
 علم استدلالی سے بڑھ کر یقین حاصل ہو اور وہ مشاہدہ سے ہوتا ہے کیونکہ علم استدلالی میں شکوک باقی رہے
 ہیں پھر مشاہدہ سے وہ سب شکوک مٹ جاتے ہیں یہ مذہب ہر امام ابو منصور ازہری کا دوسری وجہ ہے کہ
 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا درجہ خدا کے پاس آزمایا چاہا کہ خدا انہی درخواست قبول کرتا ہے یا نہیں اور
 اس صورت میں آدمؑ نے ان کے پیغمبر ہونے کے کیا چھکڑ یقین نہیں اس بات کا کہ تو میرا دوست ہو اور
 تیرا مرتبہ اور درجہ میرے نزدیک بڑا ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے یقین کو بڑھا نا
 چاہا اگرچہ پہلے ہی انکو یقین تھا اور شک بالکل نہیں پر وہ علم اہستہ میں تھا انہوں نے چاہا کہ اس سے بڑھ کر یقین
 یقین کا درجہ حاصل ہو چوتھی وجہ یہ ہے کہ جب انہوں نے ششرون پر دلیل قائم کی کہ میرا بعد و کار جلا تا کر
 اور مائتا ہے تو خدا سے چاہا کہ اس امر کو دیکھا دے تا انکی دلیل صاف ثابت ہو جاوے اور بعضوں نے اور وجہوں
 بیان کی ہیں پر وہ ظاہر نہیں ہیں امام ابو الحسن صاحبی نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے کہ حضرت ابراہیمؑ
 نے یہ سوال کیوں کیا تو اکثر لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے ایک مردار جانور دریا کے کنارے دیکھا جس میں
 سے دریا کی اور پر بند ہے اور دریا کے جانور کہا رہے تھے انکو یہ خیال آیا کہ اس جانور کے ٹکڑے کیونکر اٹھا ہونگے
 اور ان کے دلگے شوق ہوا کہ مرد سے کا جی اٹھنا دیکھیں اور انکو شک تھی لیکن انہوں نے یہ بات
 چاہی کہ اسکو دیکھ لیں جب وہ منہ پر چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہبت کو دیکھیں اور خدا
 ویدار کی غالب ہیں حالانکہ انکو یقین ہے ان سب کا اور شک نہیں ہے اور ان میں اتنے شک
 اور رحم کر کے اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام پر وہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی و صاحب

فرشتے اللہ کا نذاب لیکر حضرت لوط علیہ السلام پاس آکر تو خوب صورت لڑکوں کی بہیس میں آکر تھے حضرت
 لوطؑ انکو بہان بہان سے بھراؤنگی مہمان کرنا چاہتا ہے پراؤنگی قوم کے لوگ جو لوطؑ اور لوطیہ بانی میں مبتلا تھے
 جمع ہو کر آئے اور ان مہمانوں کو ستانا چاہا حضرت لوطؑ نے کوئی دقیقہ ان مہمانوں کی خاطر واری اور دل
 جوئی میں نہ چھوڑا اور اپنی قوم کے لڑکوں کو کہا خدا سو ڈرو اور مجھکو رسواست کرو مہمانوں کے رو برو اگر
 نگو تو یہی ہی خود اہش ہے تو میری بیشیاں حاضر ہیں اس سب پر ہی اونہوں نے نہ مانا تب حضرت لوطؑ نے
 فرمایا کاش مجھے زور ہوتا تو نگو روکتا یا نہ لیتا کسی مضبوط سخت کی لینے میرے گنہگار کے ہوتے تو ان
 کی پناہ لیتا اور جو اونہوں نے اپنی موت کا اور اپنے گنہگار والوں کی پناہ کا ذکر کیا تو ہوجیہ سو نہ تھا کہ وہ
 خدا سے غافل تھے بلکہ اونہوں نے انپر مہمانوں کے دل کو خوش کرنا چاہا کہ میرا بھتیجا جہنم میں مقیم کو
 بچانا اور شاید اسوقت رنج میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لینا چوں گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 خدا اوپر رحم کرے **ف** اور اگر میں قید خانے میں اتنے دنوں رہتا جتنے دن حضرت یوسف علیہ السلام
 رہے تو میں تو فوراً ایلانے والے کے ساتھ بھلا جاتا **ف** جب لیحا کی تہمت سے حضرت یوسف
 علیہ السلام قید ہو کر تو مدت تک بیوقوفی میں رہا آخر عزیز مصر کی طرف سے ایک بلا لڑ
 والا آیا کہ جبکہ اسکی خواب کی تعبیر بیان کریں پر حضرت یوسفؑ نے مانا اور فرمایا جب تک عمر تو نکمگی نہ پاتا
 ضوکی اور میری مصافی بالکل نہ ہو جاوے گی اسوقت تک میں نہ آؤنگ تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حضرت یوسفؑ کی فضیلت بیان کی کہ میں کس قدر صبر اور استقلال تھا کہ ایسا دوسرے میں ہونا مشکل
 ہے ورنہ انسان جب مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو جس طرح ہوسکتا ہے اس سے چھوٹنے میں جلدی کرتا ہے۔
**سُئِلَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنِ النَّبِيِّ
 فِي حَدِيثِ صَالِحٍ لَكِنْ لَيْسَ بَيْنَ قَوْلَيْهِ قَوْلُ تَمْرَةَ هَذِهِ الْأَيَّةُ حَتَّى جَاءَهَا مَرْجُمَةٌ دُوسِرَى**
 روایت بھی ابو ہریرہ سے ایسی ہی ہے اس میں یہ ہے کہ پڑا ایسے اس آیت کو بہانہ کہ پورا کیا اور کہو۔
سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَرَوَايَةِ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ تَمْرَةَ هَذِهِ الْأَيَّةُ حَتَّى أَتَى هَا
 ترجمہ وہی جو اور گذرا **فَاب** وَجُوبَ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الخ **جَمِيعُ النَّاسِ سَجَدَ لِحَبْلِهِ** ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا یقین کرنا اور تمام مشرکوں
 کو آپ کی شریعت سے منسوب سمجھنا جب ہر **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَا لَكُمْ أَكْثَرُ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا فَتَنَ لَهُ أَمِنْ عَلَيْهِ الْبَشَرُ إِنَّهَا كَانَتْ لَازِمَةً
 أَوْ نَبِيٍّ وَحَيًّا أَحْضَرَهُ اللَّهُ إِلَى عَرْشِ جَلِّ وَادْرَجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرُ هُمْ تَابِعًا لَكُمْ الْقِيَمَةُ حَمِيدٌ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک پیغمبر کو وہی معجزہ ملا جو اس کے پہلے
 دو مسخر پیغمبر کو مل چکا ہے پھر ایمان لائے اور پھر آدمی لیکن جبکہ جو معجزہ ملا وہ قرآن ہے جو اللہ کے پیغمبر
 پاس (ایسا معجزہ کتنی کم نہیں ملا) اس لیے میں اسے دیکھتا ہوں کہ میری پیروی کرنے والے اور پیغمبروں کی
 پیروی کرنے والوں کو زیادہ ہونگے قیامت کو دن فتنہ میل معجزہ قرآن ایسا کہ ہر معجزہ ہے جو پہلے
 کسی پیغمبر کو نہیں ملا اس لیے میری تابع زیادہ ہوں گے یا قرآن ایسا معجزہ ہے جس میں سحر وغیرہ کا شبہ نہیں ہو
 سکتا برخلاف اور معجزوں کے کہ انہیں سحر وغیرہ کا شبہ ہو سکتا تھا اس لیے میری پیروی کرنے والے زیادہ
 ہونگے یا اور پیغمبروں کے معجزے کہ گھبراہٹ کا زمانہ گذرنا اور میرا معجزہ جو قرآن ہے قیامت تک باقی ہو اور وہ
 معجزہ ہوا سطر ہے کہ قرآن کے طرز بیان اور اس کی فصاحت اور بلاغت اور غیبیہ حالات اسے ایسا معجزہ ہے کہ
 کہ کوئی اس کی مثل ایک سوہ ہی بنا سکے اگرچہ وہ سب جمع ہوں تب بھی نہیں ہو سکتا اس آج تیرہ سو برس گزرے
 ہزاروں قرآن کے مخالفین ہوئے پر کسی سے یہ نہ ہو سکا کہ اس کے مقابلے کی ایک سے رت بنانا ہمارے زمانے
 میں بعض سیوف عقل کے دشمن ہندی بہائی ایسے ظالمین جو قرآن کی عربیت کو فصیح نہیں جانتے اور اس پر
 اعتراض کرتے ہیں کوئی ان سے پوچھے کہ تھے عربی زبان میں کیا لاف ت پیدا کی ہے اور صرف وہی جانتے
 ہو یا نہیں تو جواب ملتا ہے کہ نہیں سچا ان اللہ سینڈ کی کوہی رنگام ہوا اڑے بڑے عرب کے اہل زبان تو قرآن کو
 سن کر حیران ہو گئے اور ایمان لائے اور آج تک اس کی فصاحت اور بلاغت اور طرز بیان ہمیشہ شل ہو نہکا اقرار کرتے
 ہیں پر پیکل کے ٹوڈے یا ہندی ٹوڑے کہو سٹ جنکو کوئی مسلمان کی حکومت میں ٹکے کو نہ پوچھے مسلمانوں کے
 مسلح بن کر بیٹھے ہیں اور یہ اصلاح کرتے ہیں کہ حدیث اور قرآن کو میٹھو میں لاکھل لاؤ وہ - پھر جو بد دل
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمدی شیعہ میں فرمایا کہ مجھ پر اسے کہ میری پیروی کرنے والے زیادہ ہوں تو قیامت دن
 یہی آپ کا ایک معجزہ ہے کہ چونکہ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایسی روشنی بخشی کہ مغرب سے مشرق
 تک پھیل گیا اور ربی ولایت میں مسلمانوں نے فتح کی اور جیسی اسید آپ کی تھی ویسی ہی اللہ تعالیٰ نے کر دیا
 خدا کا شکر ہے اس کی نعمتوں پر جو بے انتہا ہیں - اور خطبے تو نے پہلا اسلام کو ترقی بخشی تھی اور مخالفین کو
 زیر کیا تھا ویسی ہی اس زمانہ میں ہی اسلام کی مدد کر اور اپنے پیغمبر کو طفیل سے مسلمانوں

کی اقوام کی زبان میں سیکھتے ہیں نہ اور زبانوں میں اسلام کی کتابوں کا اور قرآن کا ترجمہ پہلے انہیں ہمارے
 بڑے بچے کی بات ہو کہ نصاریٰ نے اپنی وقتیت کی طرح قرآن کا ترجمہ انگریزی اور فرانسیسی اور جرمنی زبانوں
 میں کیا یہ مسلمانوں کو یہ توفیق نہیں کہ وہ قرآن کا اور دین کی کتابوں کا ترجمہ غیر زبانوں میں خصوصاً
 کافروں کی زبانوں میں کر کے اوس کے ہزاروں لاکھوں سختی کافروں میں پہلے دین تاکہ وہ پھر دین شریعت
 وقت ہوں نصاریٰ نے اپنا دین ایسا خراب کر لیا ہے کہ عاقل آدمی اگر ذرا ہی اپنے عقل سے کام لے تو کہہ
 یہ دین لغو معلوم ہوتا ہے تین خدا کا ایک خدا اور ایک کے تین ایسی ہی بات ہو جو کسی کے دہن میں نہ ہو
 آئی پھر یہ کہنا کہ عیسٰی خدا کے بیٹے ہیں باوجودیکہ عیسٰی کہتے ہیں اور پتے پتے اور گتے تھے اور ستر تھے اوس
 طبی زیادہ خلاف فیس اور بعد از عقل ہے تو یہی وہ دعوت کہ زور سے کم عقلوں اور بوقیافوں میں بھی
 پہلے جاتا ہے اسلام کا تو دین ایسا صاف اور کھرا اور بے لوث ہے کہ جہاں جہاں ایک سچی خدا برحق کو جس
 کہو اور آسمان اور زمین اور سب مخلوقات کو پیدا کیا کسی اور کی پرستش نہیں اور اس میں کوئی بات
 عقل سلیم کے خلاف نہیں جیسے اور دینوں میں بائی جاتی ہے پھر یقین ہے کہ اگر مسلمان نصاریٰ
 کی نسبت اپنی پیاری دین کے پہلے میں عشر غفر یہی کوشش کریں تو اسکا اثر نصاریٰ کی کوشش سے
 کہیں زیادہ ہوگا اور چونکہ اس ماننے میں لوگوں کا رجحان عقل کی طرف زیادہ ہے پس اس میں کوئی شک نہیں
 کہ وہ سب جہنوں میں اسلام کو ترجیح دیں گے اور شرک و کفر کو چھوڑ کر خدا برحق کی توحید کے قائل ہونگے جو سب
 سے اعلیٰ مگر اسلام کا ہے اب یہ دعوت مختلف طور پر ہو سکتی ہے کہ لوگ قرآن اور حدیث کا ترجمہ کافروں
 کی زبانوں میں کریں کہ اسلام کی حقیقت کو دلائل بمقابلے اور مذہب کے نہایت صاف طور سے لکھ کر ہر ایک
 قوم کے کافروں میں پہلے دین کچھ کافروں کی زبان میں لکھ کر ان کے ملک میں جا کر زبانی پند اور نصیحت
 اور دعوت کریں و کہنا **حَسْبُكَ الشَّعْبِيُّ قَالَ رَأَيْتُ دُجَلًا مِّنْ أَهْلِ خُرَّاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ**
يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ فَيْلَكُم مِّنْ أَهْلِ خُرَّاسَانَ يُلْقُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أُمَّتَهُ نَارًا وَجَهًا مِّنْ كَالِ الْكَبَرِ
بَدَسَتْ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُفُّوا كُفْرًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَمَّنْ بِرَبِّهِ وَادْرَكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَنَ بِهِ وَاسْتَبْرَأَ وَصَدَّقَهُ فَكَهْ أَجْرَانِ وَعَبْدٌ عَمِلَ لَكَ أَدْنَى حَقِّ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَحَقِّ سَيِّدِهِ كَلَهُ أَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أُمَةٌ وَغَدَاَهَا فَاخْتَنَ غَدَاَهَا كَلَهُ أَدْنَى حَقِّهَا

مرحوم کے بیٹے کو کون میں اور حکم کرنے کے موافق اس شریعت کو اور انصاف کریں گے اور ٹوڑ ڈالیں گے رسول کو
 جو نصاریٰ نے بنا کر ہی ہے اور اس کی پرستش کرتے ہیں اور مار ڈالیں گے سو کہ اور موقوف کر دیں گے خزیے
 کو اور بہت دیگر مال کو یہاں تک کہ کوئی نہ لے گا **ف** انہی نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ٹوڑ ڈالیں گے رسول
 کو اس کی تکلیف ہے کہ منکرات اور لہو و لعب اور باطل کے آلات جیسے باجی اور قنادی وغیرہ ٹوڑ ڈالنا چاہیے
 اور سور کا مارنا بھی اسی قسم کا ہے اور اس میں دلیل ہر اوس مذہب کی جو مختار ہے کہ سور کو ہم جہان با دین
 اگر چہ دار الکفر میں ہو اور ہم قادر ہوں اوس کے قتل پر تو قتل کریں اس کو اور یہ قول شاذ ہے کہ اوس کو چھوڑ دیں
 یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ موقوف کر دیں گے خزیے کو یہی صحیح ہے ہر حدیث کا تکرار
 افسر نے میں کافروں کو حکم ہو گا یا مسلمان ہوں یا قتل کیے جا دیں خزیہ لینا موقوف کیا جاوے گا ایسا ہی کہا
 ہے امام ابو سلیمان خطابی نے اور قاضی عیاض نے نقل کیا بعض علماء سے کہ حضرت عیسیٰ خزیہ مقرر کرینگے
 سب کافروں پر اور اس پر جو سب مال کی زیادتی ہوگی پر یہ صحیح نہیں ہے اور یہ ایک سنو وہی ہے جو خطابی نے
 کہا اور اس پر صرف گوشت میں جمہور علماء مگر اس حدیث میں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ حکم تو خلاف شریعت محمدی ہے
 اور حدیث میں یہ آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ موافق شریعت محمدی کے حکم کرینگے اور اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم شریعت
 محمدی کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ خزیہ لینے کا حکم اسی وقت تک ہے جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تیرے
 اور جب یہ امر حدیث میں مصرح ہے تو یہ حکم ہماری شریعت محمدی کا ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا۔ اور یہ جو فرمایا ہے
 دیگر بھی مال کو تو مطلب یہ ہے کہ عدل و انصاف کی وجہ سے رکست بہت ہوگی اور مال خزیہ جاوے گا یا زمین اپنے
 خزانے نکال دیگی جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے یا تو نورانی غیبت مال کی حیثیت کم ہوگی بوجہ قرب قیامت
 کے اس وجہ سے مال بہت بڑا رہے گا اور اس پر غیب جاتا ہے اصل حال کو **کحل** النہی عن الیہا کہ نہایت
 وقیہ وایہ برکتیہ امام مفسر کا حکم کا عدل کا قرنی ردایہ کیوں نہیں حکماء نے لای کہ مذکور
 امام مفسر کا قرنی حدیث حدیث کا حکم کا کما قال الیہ فی حدیثہ من الزیادۃ وحتی
 تکرر الشیخ کے تراجم میں الزیادۃ و ما فیہ انتم یقول ابو ہریرۃ انہ قال ان فیہم و ان فیہم
 اکل لایستأربا لکیوں نہیں یہ قبل ترجمہ کا لایہ ترجمہ نہ رہی سو دوسری روایتیں ہی ایسی ہی ہیں
 ابن عیینہ کی روایت میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں انصاف کریں اے اور حاکم ہونگے عدل کرنے
 دار اور پارس کی روایت میں ہے کہ حاکم ہوں گے عدل کریں اے اور ہمیں نہیں ہے کہ امام ہونگی انصاف کرنے

والے جیسے کہ لیت کی روایت میں ہے اور میں اتنا زیادہ ہر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتنا بہت ان ہاں ہو گیا کہ اگر
 سجدہ اور ان مانے میں ہماری دنیا سے بہتر ہوگا **ف** اپنے لوگوں کی عزت اور ان مانے میں عبادت کی
 طرف زیادہ ہوگی بوجہ قرب قیاس کے اور مال سے نفرت ہوگی تو ایک سجدہ اور ذکر ترویک دنیا و دنیا بہتر
 ہوگا اور قاضی غیاث نے کہا ایک سجدے کا ثواب اس نے میں ہماری دنیا کا مال تصدق کرنے سے زیادہ
 ہوگا کیونکہ مال کی اوسفت امتیاج نہ ہوگی بسبب کثرت کے اور سجدے سے مراد وہی ظاہری معنی ہے سجدہ
 کا یا نماز مقصود ہے **ف** بجز ابوہریرہ کہتے تھے اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت چڑھو کوئی ایسا نہیں
 کتاب میں ہے جو ایمان نہ لاکر عیسے پر اذن کے مرنے سے پہلے **ف** اپنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب
 اوس زمین کے توان کے زمانے میں جو اہل کتاب ہو گئے وہ ایمان لاوین گئے اور ان پر اور یقین کر لینگے
 اپنی غلطی کا اور جانیں گے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اسکی زندگی کے بیٹے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ ابوہریرہ کا مذہب بھی تھا کہ قرآن میں جو قبل موت کی ضمیر ہے وہ حضرت عیسیٰ کی طرف پہنچی ہے اور
 یہی قول ہے ایک جماعت مفسرین کا اور اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ وہ ضمیر اہل کتاب کی طرف پہنچی ہے
 اور مفسر آیت کا یہ ہے کہ کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں جو اپنے مرنے سے پہلے عیسے پر ایمان نہ لاوے بیٹے جان
 لینے کی وقت اور سکون بات قبل جاتی ہے کہ میں جو عیسے کو معاذ اللہ خدا کا بیٹا جانتا تھا یہ غلط ہے پر اوس
 وقت کا ایمان فائدہ نہ دیکھ سکا کہ وہ حالت نزع اور سکرات پر ایسی حالت میں قول و فعل کسی
 اعتبار نہیں اور ایسی حالت میں نہ اسلام صحیح ہے نہ کفر نہ وصیت نسیج نہ غنائ نہ اور کسی قسم کا کوئی عقد
 کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ان لوگوں کی توبہ کچھ نہیں جو برائی کیا کرتے ہیں جب موت آن پڑے ہر کوئی
 ہیں اب ہم نے توبہ کی اور یہ مذہب زیادہ ظاہر ہے کیونکہ پہلے نہ سب کے موافق آیت خاص ہو جاتی ہے اور
 کتابی ہے جو حضرت عیسے کے زمانے میں ہوگا اور دوسرے مذہب کے موافق ہر ایک کتابی لیے عام رہتی ہے اور سید
 اسکی قرأت قبل موت میں اور بعضوں نے یہ کہا کہ ہر بی ضمیر ہر بی ضمیر کی طرف پہنچی ہے اور سترہ کتابی کی
 طرف اور مفسر آیت کا یہ ہے کہ ہر ایک کتابی ایمان لا دیکھا ہمارے پیغمبر پر اپنے مرنے سے پہلے و اللہ اعلم
 (نور) **ف** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ اللہ یحییٰ ان میں مکرر
 حکم عبادہ لا فلیکم من الصلیب و یقتلکم الخبثین و لیضعن الخبثیۃ و لیذکرکن
 انی لاکن علیہا رقت دھین الثمناء و النکاح و لیذکر انی لاکن

شریعت محمدی کے اوپر ہروی کرینگے قرآن اور حدیث کی توحید نبی علیہ السلام اگرچہ پیغمبر مبین برادوں کی
پیغمبری کا زمانہ پہلے پیغمبر کے ظہور پر ختم ہو گیا اب جو وہ دنیا میں آدین گے تو ہمارے پیغمبر کی امت میں شریعت
قرآن اور حدیث کے موافق عمل کرینگے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود مجتہد و مقلد
ہونگے اور قرآن اور حدیث سے احکام نکالیں گے اور کسی مجتہد کے تابع نہ ہونگے اور یہ بات بے نیاز عقل سے کہ
پیغمبر کو ایک مجتہد کا مقلد ہو اور باطل ہے وہ خیال حنفیہ کا کہ عیسیٰ علیہ السلام امام ابوحنیفہ کے مذہب کے چلیں گے
بلکہ ایسے خیال میں تو ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکفیر سے اور جن حنفیہ نے ایسا خیال کیا ہے اور ان کے علماء
محققین نے رد کیا ہے اور خود حنفی مذہب کو علمائے اسکو باطل قرار دیا ہے اس طرح یہ قول کہ امام مہدی
علیہ السلام ابوحنیفہ کے مقلد ہونگے یا حضرت خضر علیہ السلام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے یہ سب خرافات میں چلے
ایک دلیل ہی کتاب سنت یا عقل سلیم سے نہیں اور تعجب ہے کہ ان علماء کو جنہوں نے بے سمجھے ہوئے اسے اپنی
باتوں کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور جاہل ان باتوں پر توفیق نہ ہو جائے کہ میں الصبر جلالہ سرسید کے کہ حضرت
مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں قرآن اور حدیث کو پیرزاد و تابع ہوں گے اور انجیل
کے مدار و معاد ہوں گے اور مجتہدین کے اختلافات بالکل رو بہا دیں گے اور جو مستحب مقلد ان کا کہنا ناہمو
گے وہ دلیل اور دلائل ہونگے اور انکی تلوار سے قتل کیے جا دیں گے اور سب سلمان ایک ہی راہ پر ہو جائیں گے جو
زندہ رہو گا وہ ان سنا و اسد ہماری اس کام کی تصدیق کرے گا اور ہمارے سلام آندونوں حضرت کی خدمت
میں پہنچا دیگا اور ہماری سعی اور کوشش انکی دعا سے خیر سے آخرت میں نیک ثمرہ دکھلا دیگی اور ہمارا
بہر و صاف بالکل ہمارے خداوند پر ہے جو ہمارا مالک زندگی اور موت کو بعد اور ہکوا اسکی غلامی اور بندگی میں
ہے دنیا اور آخرت میں ہی ہمارے صاحب مالک خداوند ہکوا اپنی غلامی میں قبول فرما اور ہمارا دل نبی
میں لگا دے اور ہکونا کر دے اپنے عشق اور محبت میں آمین یا رب العالمین **عَنْ جَعْفَرِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ حَافِلَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يَتَذَكَّرُونَ
عَنْ أَبِي طَاهِرٍ بْنِ أَبِي يُونُسَ الْقَائِمَةِ قَالَ كَيْفَ تَزَالُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يَقُولُ أَمِينَ لِمَنْ تَعَالَى صَلَاةُ
أَنَا يَتَذَكَّرُونَ لَا إِذْ تَبْعَرُكَ عَلَى بَعْضِ أُمَّلِكَ تَكْرِمُهُ اللَّهُ هُنَّ الْأَكَا مَتَرُ حَمِيمٍ جَابِرِينَ بِالْ
سے روایت ہے کہ سنہ رسول الصلوات علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا
فرما رہیگا رکافزون اور مخالفون سے) حق پر قیامت تک وہ غالب رہے گا پیغمبر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام انکو

اور اس گروہ کا امام کہے گا اے نماز پڑھا یہ حضرت عیسیٰ کو کہیگا وہ کہیں گے نہیں تم میں سے ایک دوسرا
 پر حاکم ہیں یہ وہ بزرگی ہے جو اللہ تعالیٰ عنایت فرماوے گا اس بہت کو کہ اس نے بڑے پیغمبر روح
 اللہ سلمان کے امام کی امامت قبول فرماوینگے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ سبحان اللہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام پہاڑ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیروی کرینگے ہمارے پیغمبر نے بھی ایک بار عبد الرحمن بن
 عوف کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ جس کے کہ اس نے مانے میں سلمان کے امام مہدی علیہ السلام پہاڑ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بڑے فضیلت اور بزرگی والے ہونگے (یعنی ہوا سلمان سے) **فَبَابُ**
تَيَانِ الْإِيمَانِ الَّذِي لَا يَقْبَلُ فِيهِ إِلَّا الْيَمَانُ اور نہ مانیکا بیان حسب بیان مقبول نہ ہوگا **عَنْ جِي**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ
مَغْرِبِهَا فَإِذَا كَلَفَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا أَمِنَ النَّاسُ كَأَنَّهُمْ أَجْمَعُونَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُفَعَّلُ
لَكُمْ شَيْءٌ إِيْمَانُكُمْ لَمْ تَكُنْ أَمْنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِكُمْ خَاتِنًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب چم سے نہ نکلے ہر جہاں
 چم سے نکلے اس وقت سب آدمی ایمان لا دیں گے (خدا پر اپنی بڑی نشانی دیکھ کر) لیکن اس ن کا ایمان
 فائدہ نہ دیگا اس شخص کو جو پہلے ایمان نہیں لایا یا اس کے ایمان کے ساتھ ہنسی نہیں کی ہے اس لیے
 کہ خدا تو اس ایمان کو منظور کرتا ہے جو غیب پر ہو اور جب سب نشان کھل گئیں اور قیامت آگئی وقت
 تو کافر اور سوسن سب ہی کو خدا پر یقین ہو جاوے گا۔ ماضی خیاض نے کہا یہ حدیث اپنی ظاہر پر محمول
 ہے بخاریث اور فقہاء اور مفسرین اہل سنت کے نزدیک مگر باطنیہ نے (باطنیہ ایک فرقہ ہے صوفیوں میں سے جو
 ساری آئیوں اور حدیثوں کو ظاہری سمجھتے ہیں کہ ایک دوسرا ہی مطلب نکالتا ہے اور مخالف ہو کر اور
 تابعین اور ائمہ دین کی روش کے اور یہ فرقہ چھوٹا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسری حکیموں کا) اس میں
 تاویل کی ہے اتنی مترجم کہتا ہے کہ میں نے اہل اطل کی تاویلات پر ایک مدت تک غور کیا اور ان کے
 اصل اور سبب کو دیکھا تو اکثر تاویلات اس قسم کی باطنیہ کہ وہ تاویل کرنا والوں کے لیے مفید نہ ہوئیں
 بلکہ جو فساد اور انہوں نے اپنی سو فہم سے ظاہری معنی میں خیال کیے تھے اس سے وہ چند زیادہ مفسد
 تاویلی معنی میں پیدا ہو گئے باوجود اس کے کہ اپنے تاویل ہی پر اڑے رہے اور یہ ایک سو سے ہر ضعیفان کا
 خدا اس سے پناہ میں کہہ رہی تھیں کہ میں نے تاویل استوار کے ساتھ تیلار کے اور تاویل نزول کے ساتھ

نزولِ حرمت کرادنا ویلِ سم اور بصیرت و عرفِ صفاتِ الہی کی اور بعضی نادانانہ سیسی دیکھیں کہ ادن میں تاویل کی
 علت موافق عقیدہ صاحبِ تاویل کے معلوم نہیں ہوتی اب اس کا تاویل کرنا اور وجہِ خلافی نہیں پاؤں
 و تحقیق اس عقیدے پر نہیں جس کو ظاہر کرتا ہے بلکہ وہ عقیدہ اپنے تئیں ذلیل اور رسوا کر کے بیکار
 ہے بچکر گئے ہیں اور اس صورتِ زبان سے اپنی طرف منسوب کیا ہے یا وہ وہاں سے حماقت اور سفاقت سبوتا
 ہے کہ تاویل ضرور نہ ہوئے کی صورت میں ہی تاویل کرنا ہے۔ اس حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ہو گیا جب تک کہ آفتابِ کجیہم سے نہ نکلے تو اہل بیت سے اس کو اپنے ظاہری معنی پر محمول کیا ہے کیونکہ آفتابِ کجیہم
 کجیہم سے نکلنا نہ محال ہے نہ خلاف عقل ہے نہ خداوندِ کریم کی قدرت کا ملکہ کچھ بعید ہے اس لیے کہ جس نے نبی
 کو مغرب و مشرق کی طرف متحرک رکھا ہے وہ دنیا کو ختم کرتے وقت اگر اس کو مشرق سے مغرب کی طرف متحرک
 کر دیے تو کیا عقل ہے اب باطنیہ نے جو احادیث میں تاویل کی تو دو حال سے خالی نہیں کیا تو یہ وہ باطنیہ
 میں جو حقیقتِ دہری اور طبیعی اور نیچری میں اور خداوندِ کریم کے انکار کر کے اس صورت میں تاویل
 تاویل کی ضرورت ہے جو بعد از اس قسم کا بد اعتقاد ہو کہ خداوندِ کریم یا اس کی صفات کا ملکہ جس کو علم و قدرت
 وغیرہ کا منکر ہو تو اس کو ضرورت ہی کیا ہے کہ پہلے حدیث اور قرآن کو تسلیم کرے اور بعد اس کو تاویل کے
 درپے ہو اس کے نزدیک تو دین اور ملت کوئی چیز ہے نہیں اور اس نے جو جڑ کاٹ دی اس کا خداوندِ کریم
 پیغمبری کی پہاڑیے لوگوں سے جب آیات یا احادیث میں تاویلات سموع ہوتی ہیں تو اور زیادہ ان کی حماقت
 اور نادانی کا ثبوت ہوتا ہے اسی قبیل سے ہے وہ جو بعض باطنیہ اہل الحاد سے ہمارے زمانے میں ہجرت
 اور حجاب و نشر وغیرہ میں تاویل کی ہے اور فرستہ ترین اور شیطانی ہیں اور جنوں کا انکار کیا ہے
 یا یہ وہ باطنیہ ہیں جو خداوندِ کریم اور اس کی صفات کا ملکہ اور اصول دین کے قائل اور معترف ہیں پہاڑی
 لوگوں کو کھن سے ضرورت ان پر کسی ہے جو احادیث میں تاویل کریں اور یہ امر لینے آفتاب کا بچھم کر
 نکلنا ایسا ہی ہے جیسے آفتاب کا پورب سے نکلنا پھر جیسے آفتاب کا پورب سے نکلنا نہیں کسی قسم کا استبعاد نہیں
 اسی طرح سے بچھم سے نکلنا نہیں ہی کوئی استبعاد نہیں اور پورب اور بچھم اور شمال اور جنوب یہ چاروں جہتیں اعتبار
 میں اور ہر ایک ملک اس قطعہ زمین کے لحاظ سے ان میں تبدیل اور تغیر ہوتا رہتا ہے عرضِ شمسین میں نہ شرق
 ہے نہ مغرب بلکہ آفتاب چہ مہینہ تک افق کے قریب اس کو اوپر ہوتا ہے اور چہ مہینہ تک اس کے نیچے علاوہ
 اس طرح اور جنوب آفتاب کو اگر موافق قواعد فلسفہ قدیم کے دیکھیں تو زمین کے ایک طرف سے حرکت غیر متحرک

سے جو فناء عالم کے وقت قیاس سے بعید نہیں نقطہ مشرق غرب اور نقطہ مغرب مشرق ہو سکتا ہے اور اگر کوئی فلسفہ
 جبکہ وہ کہیں تو زمین کی حرکت ذاتی جو اپنے محور پر ہر اور حرکت مادی جو گرد آفتاب کے ہے دونوں معلول ہیں
 جذبہ اور کشش آفتاب اور ثقل ذاتی زمین کی ہر جہت فناء عالم کے قریب اس نظام شمسی کے تمام نشیون اور حالتون
 میں تغیر پیدا ہو تو بدلتا نقطہ مشرق اور مغرب کیا بعید ہے دوسرے یہ کہ اگر نظام شمسی اپنی حالت پر باقی رہے تب
 ہی حرکت ذاتی زمین کی دونوں حرکت سے جائزہ وقوع ہے چھ ایک گولی کو دوسرے اور دوسرے اور دین یا دوسرے
 دوسرے حالت میں اپنی محور پر پہرے کی اور یہ کچھ بعید عقل نہیں ممکن اِنِّیْ هَرْدِیْقَةٌ عَنِ الشَّیْءِ عَلَیْہِ
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَلِکَ تَرْجِمَہُ ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے ایسی ہی میں عَلَیْہِ اَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَلْتُ اِذَا اُخْرِجْتُ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَوْ تَکُنْ اٰمَنَتْ
 مِنْ قَبْلِ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اَیْمَانِهَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِہَا وَالدَّجَالُ وَذَاتُہِ الْاَرْضِ
 تَرْجِمَہُ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جیسا کہ لایا یا نیک مہینہ کیا
 ایک تو یکلنا آفتاب کا جذبہ سے ڈوبنا ہے دوسرے دجال کا کلنا تیسرے دابۃ الارض کا کلنا وغیرہ
 زمین میں سے ایک جانور پیدا ہوگا جو ہر منون اور کافروں میں تیر کر دے گا عَلَیْہِ اِنِّیْ ذَرَّ اَنَّ النَّبِیَّ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمًا اَکْذَرُّوْنَ اِلَیَّ تَنْهَبُ هٰذِہُ الشَّمْسُ فَاِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہُ اَعْلَمُ
 قَالَ اِنَّ هٰذِکَ لَا یُجِزُّ حَتّٰی تَنْتَهٰی اِلَیَّ الْمُسْتَفْرِہَا حَتّٰی الْعَرْشِ فَتَخْرُجُ سَاجِدَةً فَلَا تَنْ اِلَ کَذٰلِکَ
 حَتّٰی یُقَالَ لَہَا اُرْتَفِعِیْ اِجِیْیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ مُصْبِحَةً طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِہَا ثُمَّ
 تَخْرُجُ حَتّٰی تَنْتَهٰی اِلَیَّ الْمُسْتَفْرِہَا حَتّٰی الْعَرْشِ فَتَخْرُجُ سَاجِدَةً فَلَا تَنْ اِلَ کَذٰلِکَ حَتّٰی یُقَالَ
 لَہَا اُرْتَفِعِیْ اِجِیْیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ مُصْبِحَةً طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِہَا ثُمَّ تَخْرُجُ اِلَیَّ
 اِلَیَّ اَسْمَاؤُہَا حَتّٰی تَنْتَهٰی اِلَیَّ الْمُسْتَفْرِہَا حَتّٰی الْعَرْشِ یُقَالَ لَہَا اُرْتَفِعِیْ اِجِیْیْ
 طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِہَا طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْذَرُّوْنَ
 مَتٰی ذٰکُمْ ذٰلَکَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُہَا لَوْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلِ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اَیْمَانِہَا
 خَیْرًا تَرْجِمَہُ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی صحابہ سے ایک دن فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ سورج
 کہاں جاتا ہے غلط فہم ہوئی ہے فلسفہ قدیم کے خیال کو کہ زمین ساکن ہے اور آفتاب
 چکر کرتا ہے مگر حقیقت ایسا نہیں کیونکہ یہ ادیان آفتاب کو جاسے سورج دھڑلے کا طلوع اور غروب نہیں

صہر جادین اور وقت کسی ایمان لائیں فائدہ ہوگا اسکے جو بیعت علی ایمان

زمین کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ مقصود وہ حرکت ہے آفتاب کی جو اس کے منازل میں ہر جیسے کہ جسے مشرق
 ہے اور قنادر اور شمالی نے کہا کہ آفتاب چلا جاتا ہے ایک سیارہ زمین تک واحدی نے کہا پھر اسکا ٹھہرنا
 اور سیرت ہر جگہ جب دنیا ختم ہوگی پھر اس صورت میں حدیث کا مطلب خوف میں نشین نہیں ہوتا کیونکہ حدیث
 سے روز تخت العرش جانا اور سجدہ کرنا ثابت ہوتا ہے تو ہی نے کہا ایک امت مفسرین ظاہر حدیث کی طرف
 گئی ہے واحدی نے کہا اس صورت میں ہر روز جیتاب ڈوبتا ہے تو تخت العرش ٹھہرتا ہے یہاں تک کہ وہ
 طلوع کرے گا مغرب کے گھر اس میں یہ اشکال ہے کہ آفتاب کا غروب تو ہر ساعت اور ہر لمحہ جاری ہے اس لیے کہ زمین
 لبیک کہ ہے اور اسکی اطراف و جانب کے رہنے والوں کے لحاظ سے ہر ایک کے افق مختلف ہیں پھر غروب ہوتا ہے
 ایک قوم پر اور طلوع ہوتا ہے دوسری قوم پر اور ایک جگہ غروب ہوتا ہے اور دوسری جگہ نہیں ہوتا اور
 اگر افق سے افق حقیقی مراد ہو جسکی وجہ سے زمین کے برابر دھسے ہو جاتے ہیں ایک طرف قائم اور ایک طرف متغای تو
 یہ اشکال رفع ہر جاوے گا و السلام علیہم اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اللہ اور اس کا
 رسول غیب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ جلا جاتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر عرش کے تلے آتا ہے اور وہ
 سجدہ میں کرتا ہے اس سجدہ کا مفہوم اللہ ہی جانتا ہے پھر اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسکو حکم ہوتا
 ہے اونچا ہو جا اور جا جہان سے آیا ہے وہ لوٹ آتا ہے اور اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے پھر چلتا رہتا ہے
 یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر عرش کے تلے آتا ہے اور سجدہ کرتا ہے پھر اسی حال میں رہتا ہے یہاں
 تک کہ اس سے کہا جاتا ہے اونچا ہو جا اور لوٹ جا جہان سے آیا ہے وہ نکلتا ہے اپنے نکلنے کی جگہ سے
 پھر چلتا ہے اسی طرح ایک بار اسی طرح چلیگا اور لوگوں کو کوئی فرق اس کی چال میں معلوم نہ ہوگا یہاں تک
 کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر آدے گا عرش کے تلے ہوگا اس سے کہا جاوے گا اونچا ہو جا اور لوٹ جا جہان سے
 عرش سے جس پر توڑ دیتا ہے وہ نکلے گا پچھم کی طرف سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ
 کب ہوگا (یعنی آفتاب کا پچھم سے نکلتا) یہ اس وقت ہوگا جب کسی ایمان لانا فائدہ نہ دیکھا جو پہلے سے ایمان
 نہ لایا ہو یا اس تک ایک کام نہ کیے ہوں اپنے ایمان میں عَنِ ابْنِ دَرَّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
 وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا أَتَى رَدُّنَ ابْنُ تَنْ هَبْ هَلْ هَذَا الشَّمْسُ يُمْشِرُ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيْكٍ مَرَّ بِهِ
 ابْنُ دَرَّ مَرَّةً دُورَةً مَرَّةً هِيَ اِيسَى هِيَ جَسْرًا وَبِرْ كَرْنَى عَنِ ابْنِ دَرَّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ فَمَا عَابَهُمَا الشَّمْسُ قَالَ يَا ابْنَا دَرَّ هَلْ قَدَرْنَا ابْنُ

خَلَقَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ عَلَقٍ رَمَدَ رَبُّكَ فَاعْبُدْهُ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ آيَاتُ مَا تُكَذِّبُ
فَرَجِعْ بِمَا رَسَّوَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرْجِعُ بِنَا دُرَّةَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْخَرِيصَةِ فَقَالَ فَقَالَ
فَعَلَيْكَ فَرَمَدَ حَتَّى فَجَعَبَ عَنْهُ الرَّدْعَةُ قَالَ خَرِيصَةُ أَيْ خَدِيجَةُ مَارِي وَكُنْ
الْحَبَشِ قَالَ لَقَدْ خَشَيْتُ عَلَى نَفْسِي فَأَمْتُ أَنْ خَدِيجَةُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْبِرُكَ اللَّهُ أَبَدًا
وَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الْحِمَّةَ وَتَصُدُّنِ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَكْدُومَ وَتَقْرَأُ الْقِسْفَةَ
وَتَقْبَلُ عَلَى الْوَاكِيبِ فَخَرَّكَ بِمِ خَدِيجَةَ حَتَّى أَتَتْ بِمِ رَدَّةَ بْنِ خُوَيْلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ
عَبْدِ الْعَزَّى وَهُوَ بِنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهِ وَكَانَ أَهْلًا سَعْدِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتَسِبُ الْكَلْبَ
الْعَرَبِيَّ وَيَكْتَسِبُ مِنَ الْأَجْبَلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتَسِبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدِيمًا فَقَالَ
لَهُ خَدِيجَةُ أَوْعِ اسْمُكَ مِنْ بَنِي أَخِيكَ قَالَ وَدَرَّةَ بِنْتُ كُلِّ بَابٍ لَسْتُ بِمَا دَرَّةَ بِنْتُ خَدِيجَةَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَنَ مَا رَأَوْهُ فَقَالَ لَهُ وَدَرَّةَ هَذِهِ النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ
عَلَى مُوسَى بِالْأَيْتَنِ فِيهِ لَحْدٌ عَالِيَا لَيْتَنِ أَكُونُ حَيًّا حِينَ خَرَجْتَ قَوْمُكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ جَاءَهُمْ قَالَ وَدَرَّةَ نَعَمْ كَمَا يَأْتِي جُلُ لُطُ بِمَا كُنْتُ بِهِمْ لَأَعُوذَ
وَأَنْ يَكْدِرُ كَيْفَ يَوْمُكَ أَنْهَرُكَ كَصَرِّ مَوَدَّةٍ نَرْجِيهِمْ أَمْ الْوَسْمِينَ عَالِمُهُ سُرُودِي هُوَ أَدْنَاهُ لَهَا بِلُ
پہل جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شروع ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ کا خواب سچا ہوئے لگا تو آپ حب کوئی
خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا تھا **میرزا** اس کی تعبیر سچی ہوتی صاف اور کبھی کبھی
وتم کا شبہ اوسین نہ تھا ظہار نے کہا ہر کہ یہ حالت چہ ہوتی کہ ہی نبوت تو پہلے اس کے بعد علانیہ حضرت جبریل
علیہ السلام آپ پاس تشریف لائے اور یہ یہ ہمیں یہ تھا کہ اگر دُعا پہلے ہی سے حضرت جبریل آپ پاس آتے
تو شاید آپ گہرا جاتے اور بشرت کی وجہ سے ایک ہی ایسا نبوت کا بار اوٹہ نہ سکتا۔ یہ حدیث صحابہ کرام اسیل
سے کہ نبی کریم حضرت عائشہ کی عمر اتنی تھی کہ انہوں نے خود قیام دیکھا ہر ایک ضرور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سلم کسی صحابی سے سنا ہوگا اور سرسل صحابی کی باتفاق علماء حجت ہو اور نہیں خلاف کیا اس میں کسی نے
سوا ابواسحاق افراتی کے **ت** پہر آپ کو تنہا کی شوق ہوا **میرزا** یعنی خلوت اور عزلت کا اور یہ
اگرچہ جو مدار ہر انسانی ترقیات کا اور تعلیم ہے ہر ایک دلی و دینی اور صالح اور حکیم اور فیاض کا کوئی شخص
دنیا میں اسلئے درج کا نہیں گزرا جس نے خلوت اور عزلت کو اختیار کیا ہو اور ایک رات تک تنہا رہ کر فکر اور

مراقبہ کیا ہوا اور جو کچھ بیہوش کو تنہائی میں من کر خوب ہوتا ہے کیونکہ دل خالی ہوتا ہے مشاغل کو تو
اسکو موقع ملتا ہے ایک مطلب کی طرف بخوبی متوجہ ہو سکا اور ہر ایک متبہ کی کو حالت اشتغاق پیدا کر سیکے
لیے اول تنہائی ضرور ہے پھر جنتِ قوت حاصل ہوجاتی ہے اور سکا ملک ہوجاتا ہے تو تنہائی کی ضرورت
انہیں رہتی وہ لوگوں میں بیٹھ کر سبے ایک ہی مطلب کی طرف اپنی دلوں پر سی طرح لگا سکتا ہے اور اس کی بعد از
نبوت کے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہائی کی ضرورت نہ تھی **ت** اب حرا کی غار میں کب اسی تفسیر
کر کہتے **ت** آخری یا آخری کے حرا کے خطی ایک پہاڑ ہے کہ تین میل پہنچو پھر مکہ میں مناجاد کو نو مائین
نا تہہ پر چڑھتا ہے اب وہاں ایک قریب بنا ہوا ہے اور اس پہاڑ کو جبلِ نور کہتے ہیں **ت** وہاں عبادت کیا
کرتے کئی کئی راتوں تک اور گہرین نہ آتے اپنا ترشہ ساتھ لیجائے پھر حضرت ام المؤمنین خدیجہ باس لوط
کراتے وہ اور ترشہ اوتارنے تیار کر دیتیں یہاں تک کہ ایک ہی ایک آپ پر وحی اور وحی (اور آپ کو وحی کی
توقع نہ تھی) اب اسی حرا کی غار میں تھے کہ فرشتہ آپ پاس آیا اور اس نے کہا چڑھو اب فرمایا میں چڑھا ہوا
انہیں اب فرمایا اس فرشتہ (مجھے پکار کر دو چا انا کہ وہ تہک گیا یا میں تہک گیا **ف** یعنی خوب
ہی دو چار دور سے اور ظاہر یہی کہ حضرت تہک لگو ہر گئے کیونکہ فرشتوں کو خداوند تعالیٰ نے بہت طاقت
دی ہے اور وہ ٹپکتے نہیں۔ علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ فرشتہ کون تھا اکثر یہ کہتے ہیں کہ حضرت
جبریل علیہ السلام تھے کیونکہ وحی کا کام انہی کو ہے اور بعضوں نے کہا اس فرشتہ کی تھی اور یہ جو حضرت ص
فرمایا میں چڑھا ہوا انہیں اس سے یہ غرض ہے کہ میں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی یا میں اچھی طرح پڑھ نہیں سکتا
کیونکہ اسی ہونا دوسرے کے پڑھنے سے پڑھنے کا مانع نہیں اور بعضوں نے کہا کہ اس فرشتہ نے ایک صحیفہ
کا ایک ہاتھ میں دیا تھا جب آپ فرمایا **ت** پھر مجھے چوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھا ہوا انہیں
اوس کے پھر مجھے پکڑا اور دو چا یہاں تک کہ تہک گیا پھر چوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھا ہوا انہیں اس
نے پھر چوڑ پکڑا اور دو چا یہاں تک کہ تہک گیا **ف** اس میں جو سہی یہ قصہ وہ تھا کہ نور علی اکبر حضرت ص
اللہ علیہ وسلم کے تمام جہنم شریف میں سزا بت کرے اور آپ کا دل خوب متوجہ ہوا اور سہی جو صہی بار بار یہ امر
کیا **ت** پھر چوڑ دیا اور کہا اقرأ باسم ربک الذی خلقنا خیر تک یعنی پڑھ اپنی مالک کا نام لیکر جس نے تجھ کو
پیدا کیا آدمی کو خدشہ کی ہیٹھ کی سے پڑھ اور تیرا مالک بڑی عزت والا ہے جس نے سکھایا یا قلم سے سکھایا
آدمی کو وہ جو نہیں جانتا تھا **ف** اس حدیث میں صاف معلوم ہوا کہ سب سے پہلے جو سورت قرآن کی

اور تری وہ پہلی سورت ہے اور پہلی صحیح ہے اور اتفاق ہے اس پر جو پر سلف اور خلف کا اور بعضوں کا کہا
 کہ سب سے پہلے سورہ مدثر اور تری ہے۔ پر وہ قول صحیح نہیں ہے اور بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل کی ہے
 کہ سب سے پہلے سورہ کاخبر نہیں کیونکہ بیان سب سے پہلے ذکر نہیں کیا اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید سب سے پہلے
 کو اور تری ہو جیسے باقی سورت اور تری (نودی) **ف** یہ شکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اور آپ کے مونڈ ہے اور گردن کے نیچے کا گوشت پھر رکھتا ہمارا ڈر اور خوف سے چونکہ یہ وحی کا پہلا مرتبہ
 تھا اور آپ کو عادت نہ تھی اس واسطے کہ وہ سب سے پہلے (یہاں تک کہ پہونچ حضرت خدیجہ کے پاس اور آپ نے
 فرمایا مجھے ڈنڈا ڈنڈا دو (کپڑوں سے) انہوں نے ڈنڈا دیا یہاں تک کہ آپ کا ڈر جاتا رہا اس
 وقت آپ نے بی فریاد سے فرمایا اے خدیجہ مجھے کیا ہو گیا اور سب حال بیان کیا اور کہا مجھ پر اپنی جان
 کا ڈر ہے **ف** قاضی عیاض نے کہا یہ فرمانا آپ کا اس وجہ سے تھا کہ آپ کو شک تھی اور کہے پیغام
 میں بلکہ آپ کو کہ شاید اتنا بڑا بوجہ آپ کے اوٹھ نہ سکے اور جان نکل جاوے کیونکہ وحی کی سختی
 سے بہت شفقت ہوتی ہے یا یہ خیال سو وقت تک ہو جیتا کہ اب میں نبوت کی بشارتیں ہو رہی ہیں
 اور فرشتے کی آواز آپ نے سنی پر اس سے ملاقات نہیں کی تو آپ کو خوف ہوا شیطان کا چرب
 فرشتے سے ملاقات ہو گئی اور وقت تک کسی طرح کا شک نہیں رہ سکتا اور یہ شیطان کے غلبے کا ڈر سکتا
 ہے۔ نودی نے کہا دوسری تاویل ضعیف ہے کیونکہ حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ
 فرشتے کی ملاقات کے بعد فرمایا **ف** خدیجہ نے کہا ہرگز نہیں آپ خوش ہو جیسے تم اس کی اللہ
 تعالیٰ ایکو کہی رسوا نہ کرے گا یا کہی بخیریدہ نہ کرے گا آپ تو اللہ کی قسم تھے کہ جوڑتے ہیں سچ
 بولتے ہیں بوجہ اٹھاتے ہیں (یعنی عیال اور اطفال و یتیم اور مسکین کے ساتھ سلوک کرتے ہیں انکا
 بار اٹھاتے ہیں) اور نادار کے لیے کماٹی کرتے ہو اور حاکم داری کرتے ہو مہمان کی اور سچی آفتون تر
 (جیسے کوئی قرضدار ہو گیا یا مفلس ہو گیا یا اور کوئی تباہی آئی) مدد کرتے ہو لوگوں کی **ف** سچی
 آفتیں کہیں اس لیے کہ جو آفتیں ناحق کی وجہ سے آدین جیسے کوئی فضول خرچ سے مفلس ہو جاوے یا ظلم
 کرے اور بلا میں پہنچ جاوے تو اس کی مدد کرنا ضرور نہیں سبحان اللہ بی ہو تو ایسے جیسے حضرت
 خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا نہیں جو اپنے خاوند کو حبیب کی موت میں تسلی اور تسفی دیا ہے اور ہر ایک
 معاملہ میں صلاح نیک دیکھ حضرت خدیجہ کی عقلندی اور دانائی اور لیاقت اور استعداد کے ثبوت

کے لیے صرف یہی ایک حدیث کافی ہے مطلب اونکی گفتگو کا یہ ہے کہ آپ کے اخلاق اور عادات اور فضائل تو
 نہایت عمارہ میں جنکی جسکے خدا ہی آپکے خوش ہے اور خلق خدا ہی رضی ہے پہر آپ پر آفت انا عقل
 کے خلاف ہے۔ سزا ہے کہ ہماری شریعت میں اور نیز اگلی شریعتوں میں جب غور اور خوض کرو تو معلوم
 ہوتا ہے کہ گناہ دو قسم کے ہیں ایک قسم تو وہ جو خلق سے تعلق نہیں رکھتی صرف خدا سے تعلق رکھتے ہیں جیسے
 شرک کرنا کفر کا اعتقاد رکھنا دوسرے وہ جو خلق سے تعلق رکھتے ہیں جنکی وجہ سے خدا کی مخلوق کو تکلیف
 ہوتی ہے رنج پہونچتا ہے تقریباً اکثر گناہ بلکہ ساری ہی قسم کے ہیں جیسے زنا اور چوری اور ظلم اور سود
 خوازی غیبت اور حسد اور لجاجت بخیلی وغیرہ پہر جو شخص دونوں قسم کے گناہوں سے پرہیز کرتا ہو اور جو چیز
 اس کے وہ بنکیان کرتا ہو جن سے خدا خوش ہوتا ہے اور خدا کی مخلوق بھی خوش ہوتی ہو وہ کہ ہمیکہ مصیبت
 میں پہونچنے لگا اور سکوت و زبردستی جی رہتی جاوے گی اور وہ ہمیشہ اپنے نیک اعمال کے اثر سے اور انکے
 تصور سے پہلا ہو گا مگر بنا رہے گا تو حقیقت یہ ایک گناہ ایک سبب ہے جو انسان کی زندگی کو خراب کر دیتا
 ہے اور عیش کو گرا اور تلخ بنا دیتا ہے اس وجہ سے تمام شریعتوں نے اتفاق گناہ سے منع کیا ہے مثلاً جو شخص بخل
 کرے گا اور اپنی جو روپچون مانے والوں و دشمنوں کے حق اچھی طرح ادا کرے گا تو بے سبب اسکو دشمن
 بنجاوینگے اور جہانم تک پہونچے گا اور اس کے جان اور مال کو نقصان پہونچاویں گے جو شخص حسد کرے گا وہ اپنے
 ماتم سے اپنے دشمن کو نقصان پہونچاویگا جو ظلم کرے گا لوگ اس کے دشمن ہو کر اس سے بدالین گے اسی طرح سارے
 گناہوں کا حال ہے کہ انجام ادا کا اندرہ اور بچ ہے پھر جو شخص گناہ کو لذت سمجھ کر کر بیٹھا ہے وہ انجام ہیز
 اور باریک بین نہیں ہے اگر وہ خوب نہ کرے گا تو اسکو یہ بات معامدہ جاتی ہے کہ یہ گھڑی بہر کی لذت اور
 بے انتہا تکلیف کسماں ہے آگے آنیوالی ہے کچھ حقیقت نہیں رکھتی زنا کے وقت جو ایک آدمہ کچھ لذت
 ہوتی ہے اسکی کیا باطنی ممانہ اور ان آفتوں کے سامنے جو زمانہ نبرائے کو آگے چلکر پیش آتی ہیں کوئی
 شریعت آدمی اس کے آئینہ کا پتہ نہیں دے سکتی اور نہ ہی اس کے ہمسایہ رنج کو سبب نہ نہیں کرتا جس
 زنا کی اس عورت کا اگر شوہر ہے تو وہ اس کے خون کا پیاسا بن جاتا ہے اور جب قہم پاتا ہے اسکو قتل کرتا ہے
 اور جو شوہر نہیں تو اسکو اور عزیز و اقارب بٹاتے شتر و اسے دشمن ہونے میں اس کے مارنے کی فکر میں رہتا ہے
 ہمیں اور اگر فرض کریں کہ وہ عورت خود زانیہ ہو اور اسکو مانتے شتر و اسے ہی نہ ہوں یا ہوں پر برائے مانیں تو
 بھی یہ نقصان ہے کہ اس شخص کو زنا کی عادت پڑ جاتی ہے پہر ایک عورت کو اس فعل کے کرنے پر مستعد ہوتا

ہے اور نقصان پاتا ہے دوسرے اسکی بی بی اور بی بی کے عزیز و اقارب اور سب دشمن بنجاتے ہیں اور اکثر ایسی بدکردار خاندانیں بی بی کے ہاتھوں میں دیتے ہیں اور اگر یہ بھی نہ ہو تو زانیہ عورتوں کے ساتھ براکام کرتے ہیں انسان کو طرح طرح کی بیماریاں جیسے آتشک سوزاک جذام وغیرہ امراض ضعیفہ لاحق ہوتے ہیں جنکا اثر کسی پشت تک ولاد میں ہی چلا جاتا ہے اور جبکہ یہ بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اور کسی تو زندگی سے موت تک معلوم ہوتی ہے معاذ اللہ ایک آن کے فرے جو حلال طور سے بھی ممکن ہے ساری عمر کے لیے یہی سخت تکلیف اٹھانا عاقل کا کام نہیں آپ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ کر گناہ سے بچنے کا فائدہ صرف دنیا کی زندگی ہی میں ہے نہیں بلکہ آخرت کا فائدہ اس کے سوا نہیں اور جو بیان اور پرہیز کیا اور اس سے یہ غرض ہے کہ بعض لوگ جو کو پوری سمجھ نہیں ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ گناہوں سے بچنا دنیا میں کر لی تنہا نہیں بلکہ دوسری صورت آخرت ہی کا فائدہ ہے حالانکہ یہ خیال نری حماقت اور سفاهت کا خیال ہے شریعت اور مذہب پر چلنا اور ربی باتوں سے بچنا اور نیک کاموں کو کرنا دنیا اور آخرت دونوں کو درست کرتا ہے اور یہی مذہب اور شریعت پر چلنے سے انسان آخرت کو خدا برن سے بچے گا دوسری دنیا کی آفتوں اور رنجوں سے بھی محفوظ رہے گا اگر کوئی یہ کہے کہ دنیا میں اچھے آدمیوں پر بڑی بڑی مصیبتیں اور تکلیفیں ہوتی ہیں اور بہت سی بدکاریوں سے ساری عمر چین اڑایا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ چین اور مصیبت ظاہر مونیوں کی نظر میں ہے درحقیقت بدکاریوں کو کوئی چین نہیں اور نیکوں کو کوئی رنج نہیں نیک شخص پر کسی ہی آفت اور پرہیز اور سکادل اپنی بے قصوری اور پاک کا تصور کر کے خوش ہے اور انجام اس آفت کا رحمت ہے اور بدکاری کا دل وقت قلق میں ہے کسی ہی عیش کے سامان اسکو باطن میں چسبہ دل میں اطمینان اور سکون نہیں گناہوں کی فکر سے اخذے کا خوف لگا ہوا ہے تو یہ سامان سب بچر ہے **ہَذَا مَا الْكَافِرُ فِي خُرُوجِهِ وَالْمُؤْمِنُ فِي خُرُوجِهِ** پھر خدیجہ آپ کو در قیہ بن نفل پاس لے گئیں اور وہ خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے (کیونکہ در قیہ نفل کے بیٹے تھے اور نفل اسد کے اور خدیجہ خلیلہ کی بیٹی تھیں اور خلیلہ اسد کے بیٹے تھے تو در قیہ اور خدیجہ کے باپ بھائی تھے) اور جامعیت کے زمانے میں وہ نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھنا جانتے تھے تو انہیں عربی میں لکھتے تھے جتنا اسد کو منظور تھا **ف** چچا بخاری میں ہے کہ عربی لکھنا جانتے تھے اور انہیں کو عربی میں لکھتے تھے تو وہی نے کہا دونوں صحیح ہیں اور یہ حال ہے کہ وہ نصاری کے دین کو خراب وقت تھے اور انہیں کو خراب سمجھتے تھے کہی اسکو عربی میں لکھتے تھے کہی عربی میں **ف** اور بہت بڑے تھے اور کئی بنا ٹھی جاتی رہی تھی

(بڑا پے کی وجہ سے) خدیجہ نے اس کا اچھا چارہ دیا چاہا کہ بڑے بڑے کے لیے اٹھو چاہا اور ایک استیسا
 چاہا کہ بیٹہ (پسر) اپنے پیٹے کی سنو ورقہ نے کہا ایسی پیٹے میرے کم کیا دیکھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ
 کیفیت دیکھی تھی سب بیان کی ورقہ نے کہا یہ تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور انہما ف
 ناموس کے مراد جبریل علیہ السلام ہیں اور اصل معنی ناموس کہ پہلی بات چہا پیرا لایا جیسے جاسوس کی بات چہا پیرا
 جبریل کہ ناموس اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راز کو لینے والی کو بندوں تک پہنچاتے ہیں **ت**
 کاش میں اُس نے میں جو ان ہوتا کاش میں زندہ رہتا اور منت تک جب تمہاری قوم تکو نکال دے گی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے ورقہ نے کہا ان جب کوئی شخص دنیا میں وہ لیکر آیا جو کو
 تم لائے ہو (یعنی شریعت اور دین) تو لوگ اس کے دشمن ہو گئے اور جو میں اور سن کو پاران کا تو اچھی طرح
 تمہاری مدد کروں گا **ف** پر انوس قہ کی زندگی نے وفات کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہ کراہ
 نے گئے نکال لیا جیسے ورقہ نے کہا **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ أَكُلُ مَا بَدَىٰ بِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَيِّ وَصَافِي الْحَدِيثِ بِمَنْزِلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ لَا يُخْرِجُكَ
 اللَّهُ أَبَدًا وَقَالَ فَقَالَتْ حَدِيثُ عَائِشَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ اسْتَمَعَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ تَرْجُمَهُ امَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ
 دوسری روایت یہی ایسی ہی ہے امین اتنا فرق ہے کہ خدیجہ نے کہا قسم اللہ کہ کو بھی تجھ سے نہ
 کرے گا (اور اگلی روایت میں یوں تمہارا سوا نہ کرے گا) اور خدیجہ نے ورقہ سے کہا ایسی چاہا کہ بیٹے سن اپنے پیٹے کی
 بات (اور اگلی روایت میں یوں تھا) اے چچا میں اپنے پیٹے کی بات **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ بَيْنَ النَّبِيِّ يَتَقُولُ
عَائِشَةَ رَوْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ الْحَدِيثُ بِمَنْزِلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ لَا يُخْرِجُكَ
 اللَّهُ أَبَدًا وَقَالَ فَقَالَتْ حَدِيثُ عَائِشَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ اسْتَمَعَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ تَرْجُمَهُ امَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ
 حدیث یونس و معمر کہ دین کے راز کو لینے والی کو بندوں تک پہنچاتے ہیں **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَيِّ وَصَافِي الْحَدِيثِ بِمَنْزِلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ لَا يُخْرِجُكَ اللَّهُ أَبَدًا وَقَالَ
 قَوْلُ حَدِيثِ عَائِشَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ اسْتَمَعَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ تَرْجُمَهُ امَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ
 خدیجہ کی طر اور آپ کا دل کانپتا تھا اور اس میں یہ ذکر نہیں کہ سب پہلے جو وحی آپ پر شروع ہوئی
 وہ سچا خواب تھا اور پہلی روایت کی طرح اس میں یہ ہے کہ قسم کی ادا آپ کو کہی رسوا نہ کرے گا اور خدیجہ
 نے ورقہ سے کہا کہ اچھا کی بیٹی سن اپنے پیٹے کی **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَصْحَابِي سَعَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ن

ن

ن

وَهُوَ حَدَّثَنَا عَنْ تَمِيمِ بْنِ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ سَمِعْتُ مَوْلَى ابْنِ الْمَكَّاكَ عَنْ رَجُلٍ
رَأَى فِي الْمَلِكِ الَّذِي جَاءَنِي بِحَبْرٍ سَأَلَ عَنْ سَيِّئَاتِ ابْنِ الْمَكَّاكَ وَالْأَخْرَجَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَبُّنْتُ مِنْهُ فَمَا فَارَحَجْتُ فَقُلْتُ أَمَلْتُ فِي رَمَلِي قَدْ نَسِيتُ فَاذْكُرْ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا لَيْتَا الَّذِي قُتِلَ فَكَانَتْ ذِكْرُكَ فَكَيْفَ وَبَيَّاكَ فَطَعَنَ الرَّجُلُ فَأَهْجَى وَهِيَ
الْأَذْوَانُ قَالَ ثُمَّ تَابَعَهُ الْوَحْيُ مَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفَارِسِيُّ رَوَيْتُ هُوَ أَرَادَهُ مَعَا بَيْنَ كَيْفَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَأْتِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَذْكُرَ كَيْفَ وَهِيَ مَوْقُوفٌ مَعَهَا نِيكًا أَيْ
بَارِئِينَ جَارَهُ هَتَامِينَ آسَمَانَ وَأَوْدَاسِي تَوَمِينَ نَسِيَتْهَا يَدُ الْبُكَاهِ تَوَمِينَ نَسِيَتْهَا جَوَارِئِينَ سَمِيرَاسِي
هَتَامًا أَيْ كَرَسِي بِرَبِّهَا هَتَامِينَ آسَمَانَ أَوْدَاسِي كَيْفَ يَجُوزُ مِينَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ
أَيَّامِينَ نَسِيَتْهَا مَجْرِي كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ
يَا أَيُّهَا الْمَدْرَثُ خَيْرٌ مِنْكَ لَعْنَةُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ
كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ
أَبُو جَدَّةٍ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ
أَفْرُو وَرَبَّكَ لَا كَرَّمَ اللَّهُ الَّذِي عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ كَعْبَدَاسُ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ
مَوْقُوفٌ هِيَ بِرَبِّهَا تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ تَمِينَ
نَسِيَتْهَا مَجْرِي كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ
هِيَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ
سَلَّمَ يَقُولُ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ
أَنْتَ قَالَ تَجَبُّنْتُ مِنْهُ فَمَا فَارَحَجْتُ فَقُلْتُ أَمَلْتُ فِي رَمَلِي قَدْ نَسِيتُ فَاذْكُرْ
قَالَ ثُمَّ تَابَعَهُ الْوَحْيُ مَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفَارِسِيُّ رَوَيْتُ هُوَ أَرَادَهُ مَعَا بَيْنَ كَيْفَ
كَهْزِينَ بِرَبِّهَا أَرَادَ ابْنُ الْمَكَّاكَ نَسِيَتْهَا يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ
كَهْزِينَ بِرَبِّهَا أَرَادَ ابْنُ الْمَكَّاكَ نَسِيَتْهَا يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ
الْمَدْرَثُ فَكَانَتْ ذِكْرُكَ فَكَيْفَ وَبَيَّاكَ فَطَعَنَ الرَّجُلُ فَأَهْجَى وَهِيَ
قَالَ تَجَبُّنْتُ مِنْهُ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ مِينَ كَيْفَ يَدُ الْبُكَاهِ

نے کہا لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ یہ معراج کسی حالت میں ہوتا تو بعضوں نے کہا کہ یہ سب خواب تھا اور جو حق ہے اور اکثر سلف اور متاخرین نے اسکو اختیار کیا ہے فقہاء اور محدثین اور مسکلمین میں یہ وہ یہ ہے کہ معراج بیداری کی حالت میں ہوتا اور آپ اپنے جسم کے ساتھ تشریف لے گئے تھے اور حدیث میں اس امر پر دلالت کرتی ہیں اور ظاہر ہے عدول کرنے کے لیے کوئی وجہ نہیں اور نہ یہ محال ہے تاکہ تاویل کی احتیاج ہو اور شریکے معراج کی روایت میں کسی جگہ وہم کیا ہے جبکہ انکار کیا ہے علمائے اور امام مسلم نے اس پر تنبیہ کی ہے اور کہا کہ شریک نے اس میں ایست میں تقدیم اور تاخیر اور کمی اور بیشی کی ہے ایک دن میں یہ ہے کہ وہ معراج کو نبوت سے پہلے نقل کرتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے معراج کم سے کم نبوت کے پندرہ مہینوں کے بعد واقع ہوا اور جبری نے کہا معراج ستائیسویں شب کو بیع الثانی میں ہجرت سے ایک سال پہلے ہوا اور نہ ہی نے کہا معراج نبوت کے پانچ برس بعد ہوا اور ابن اسحاق نے کہا معراج اوسوقت ہوا جب اسلام مکہ میں پہلے گیا تھا اور عرب کے قبیلوں میں اور ان سب قولوں میں نہ ہی اور ابن اسحاق کا قول زیادہ ٹھیک ہے اس لیے کہ سب باتفاق کہا ہے کہ حضرت خدیجہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی نماز فرض ہونے کے بعد اور اس بات میں اختلاف نہیں کہ حضرت خدیجہ ہجرت سے تین سال پہلے گئے گسین اور بعضوں نے کہا پانچ سال پہلے دوسرے کہ علمائے اتفاق کیا ہے اس امر پر کہ نماز معراج کی رات کو فرض ہوئی ہے معراج نبوت سے پہلے کیونکر ہو سکتا ہے اور یہ جو شریک کی روایت میں ہے آپ سوئے تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ میں سوئے اور جاگنے کے بچپن ہوتا خانہ کعبہ پاس اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ معراج خواب میں ہوتا کیونکہ یہ حالت اوسوقت کی ہے جب آپ پاس فرشتہ آیا اور حدیث میں یہاں کہاں ذکر ہے کہ سارا مقدمہ خواب میں گزرا تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا فردی نے کہا شریک کے سوا سب کی حدیث کو اور حافظوں اور عالموں نے روایت کیا ہے جیسا کہ ابن شہاب اور ثابت بنانی اور قتادہ فرانس سے اور انہوں نے شریک کی باتیں بیان نہیں کیں اور شریک اہل حدیث کو نزدیک حافظ نہیں تھے چہرہ کہتا ہے کہ جن لوگوں نے معراج کا حال بیداری میں جسم کے ساتھ انکار کیا ہے انکا انکار ردو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ ہر قدر تیز حرکت قیاس میں نہیں آتی کہ لاکھوں کروڑوں برس کا فاصلہ ایک جسم ہرگز نہ مانے میں چلے اور پھر اسکا اجزا میں اتصال قائم رہے دوسری یہ کہ کہ آسمان مثل پیاز کے چمکوں کے ایک پرت دوسرے پرت سے ہے ہو کہ میں اور وہ ہر پرت اور چڑھنے کو قابل نہیں ہیں یہ دوسرا شبہ تو صرف بطلیموس

کی تقلید ہی پیدا ہو گیا تھا کیونکہ اوس نے آسمان ٹھوس اور سخت ایک سے ایک ٹکڑے نکالے اور ہر ایک ٹکڑا
 پہلے انظام مسلمانوں نے عربی زبان میں نقل کیا اور وہی مسلمانوں میں شائع ہوا حالانکہ خود حکمانے ان نظام
 کو باطل کر دیا اور یہاں تک ان کا جسم ایسا سخت کہ جس میں کوئی چیز نہ نہ سکے غلط ہوا اور ثابت ہوا یہ امر کہ
 ہزار ہا ناری اور اجسام ان آسمانوں میں جو فضا کی طرح معلوم ہوتا ہے پیرا کرتے ہیں اور اگر یہ امر مان لیا
 جاوے کہ آسمان ٹھوس اور سخت اجسام ہیں تو یہ کہنا ہی معلوم ہوا کہ اذن میں دروازہ اور کھڑکی
 نہیں ہیں اور جو بیٹھی فرض کیا جاوے تو یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ وہ بیٹھی اور چڑھنے کے لائق نہیں ہیں
 جو دلیل اگلے حکمانے آسمانوں کے نہ بیٹھی پر قائم کی ہے وہ کسی جگہ سے خود روش ہے اور اسکو مقدمات
 ممنوعہ میں اب رٹ پہلا امر تو اسکا جواب یہ ہے کہ صرف قیاس میں نہ آئے کسی کوئی امر حال نہیں ہو سکتا
 خود زمین کی حرکت کو دیکھو اٹھادون ہزار میل ایک گھنٹہ میں طے کرتی ہے یعنی تپ کر گولے سے ایک
 سو بیس گنا جلد جا رہی ہے پر زمین کے اجزاء میں تفرق ہوتا ہے اور نہ ہیکو کسی قسم کی پریشانی ہے
 نیز حرکت سے حاصل ہوتی ہے اور جن لوگوں کے نزدیک آفتاب متحرک ہے اور زمین ساکن ہے تو
 آفتاب زمین سے دس کروڑ میل کے فاصلہ پر ہونے سے اسکا مدار ساٹھ کروڑ میل کا ہوا اور ساٹھ کروڑ
 پر قیام کرے تو ہر ایک ساعت میں اڑنا لی کروڑ میل آفتاب کی حرکت ہوئی حالانکہ ہفتہ تیز حرکت سے بھی
 نہ آفتاب کا جرم پھٹتا ہے نہ اوس کے اجزاء میں تفرق ہوتا ہے اب اس سے بھی زیادہ تیز حرکت کو دیکھو
 روشن جزا آفتاب سے ہم تک آہو پنجویں ہے اوسکی حرکت ایک دقیقہ یعنی منٹ میں ایک کروڑ بیس لاکھ میل ہے اگر
 کوئی کہے کہ روشنی ایک عرض ہے جو دوسرے جسم سے قائم ہے اور کلام جو ہر کی حرکات میں ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ
 خیال ہی غلط ہے کہ روشنی عرض ہے بلکہ روشنی ایک جسم ہے جو چھوٹے چھوٹے اجزاء سے مرکب ہے اور وہ اجزاء
 نہایت تیزی کے ساتھ روشن جسم کو سب طرف پہنچ کر جاتے ہیں یہ جب حرکت کی تیزی کی کوئی انتہا
 نہ نکلی اور نہ جسم کی غشی کی اس صورت میں خداوند کریم قادر مطلق کی قدرت کاملہ سے کچھ بعید نہیں ہے کہ
 ایک جسم کو جتنی چاہے تیز روی عنایت فرماوے گو ہمارے قیاس اور عادت سے بعید ہو تو جو چاہے اپنی ہی تیسار
 سے معراج کو بعید سمجھ کر اوسکا انکار کیا اور حضرت صدیق مہتمم نے عقل سلیم سے کام لیا اور معراج کی تصدیق
 کی و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء **عَنْ** اَبْنِ بَرِصَالٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ اُنْبِئْتُ بِالْبَرَاءِ وَهُوَ دَاكِبَةٌ اَبْيَضُ طَوِيلٌ مُّتَوَكِّفٌ اَلْحَارُ وَدَوْنُ الْبَعْلِ يَضُمُّ حَافِرَ كَاغِدٍ

مُتَّبَعِي خُطْبِهِ قَالَ نَزَّكَبُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ فَرَبُّهُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ الَّذِي يُدْعَى بِكَ
 الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ بَيْنَهُمَا رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ يَا نَاعِمِينَ خَيْرٌ وَإِيَّاكَ مِنْ لَبَنٍ فَأَخْبَرْتُ اللَّيْلَنَ فَقَالَ جَبْرِيلُ اخْبَرْتُ الْفِطْرَةَ قَالَ ثُمَّ
 عَرَّجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَيْتُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جَبْرِيلُ فَقِيلَ وَمَنْ مَعَكَ
 قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ فَقُلْنَا كُنَّا فَإِذَا
 أَنَا بِأَدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَّجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَيْتُ
 جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جَبْرِيلُ فَقِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ فَقُلْنَا كُنَّا فَإِذَا أَنَا بِنَبِيِّ النَّبِيِّ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَنَحْنُ بَنُوكُمَا
 صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا وَدَعَانِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَّجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَيْتُ جَبْرِيلَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جَبْرِيلُ فَقِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ
 وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ فَقُلْنَا كُنَّا فَإِذَا أَنَا بِيُوشَعَ بْنِ نُونٍ فَاسْتَفْتَيْتُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جَبْرِيلُ فَقِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ
 وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ فَقُلْنَا كُنَّا فَإِذَا أَنَا بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ قَالَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَفَعْنَا لَكُمْ مَكَانًا عَلِيًّا ثُمَّ عَرَّجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَيْتُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِيلُ فَقِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
 قَالَ فَقُلْنَا كُنَّا فَإِذَا أَنَا بِعِزَّةٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَّجَ بِنَا إِلَى
 السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَيْتُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِيلُ فَقِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ فَقُلْنَا كُنَّا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَّجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَيْتُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ
 مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِيلُ فَقِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
 قَالَ فَقُلْنَا كُنَّا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَإِذَا
 هُوَ يَدْخُلُهُ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَمُوتُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّامِنَةِ فَاسْتَفْتَيْتُ

إِلَيْهِ

لَيْسَ

وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے دروازے پر ہے اور باندھ دینے سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کو اپنی چیزوں کی احتیاط اور حفاظت ضرور ہے
اور یہ توکل کے خلاف نہیں (پھر میں سجدے کے اندر گیا اور دو رکعتیں نماز کی چوبیسین بعد اسکو باہر نکلا تو حضرت
جبریل علیہ السلام دو برتن لیکر آئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ (تو) پسند کیا حضرت جبریل نے
کہا تم نے فطرت کو اختیار کیا **ف** نووی نے کہا اس روایت میں اختصار ہے اور مراد یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام
نے آپ کو اختیار دیا کہ ان دونوں برتنوں میں سے جو چاہیں اختیار کریں آپ (دودھ پسند کیا جیسے دوسری
روایت میں ابوہریرہ کے صاف موجود ہے کہ آپ کو الہام ہوا دودھ کے اختیار کرنا اور فطرت سے مراد اسلام
استقامت ہے اور طلب ہے کہ نئے اسلام کی علامت کو اور سب پر استقامت کو اختیار کیا اور دودھ اسلام کی
علامت اسوجہ سے ہوا کہ وہ پاکیزہ خوشگوار نیک انجام ہے اور شراب تو سب ناپاک کیوں کی جڑ ہے اور حال و حال
دونوں میں برابری پیدا کرنے والا ہے انتہی مگر ترجمہ کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ فطرت سے مراد ایمان لغوی معنی کا ہے
یعنی پیدائش اور آفرینش اور مقصود یہ ہے کہ دودھ فطری غذا ہے انسان کی حیاتی پیدا ہوتا ہے تو اسکی پرورش
بغیر دودھ کے مشکل ہے اور دودھ وہ غذا ہے جو نہایت مقوی سیرت الہیہ کا اثر کرنے والا جسم کو پرورش کرنے
والا ہے اور کہیں غذا ایت اور مائیت دونوں موجود ہیں اور وہ فطری ہے یعنی پیدا ایشی ہے خداوند کریم نے اس
کو بنایا انسان کی صنعت کو اس میں دخل نہیں برخلاف شراب کے کہ نہ اس میں غذا ایت ہے جو انسان کے جسم کی
پرورش کے لیے کافی ہو نہ وہ فطری ہے بلکہ انسان کی ترکیب اور صنعت سے تیار ہوا ہے اور جو نقصان منفعات اس
سے حاصل ہوتی ہے اس سے زیادہ ضرر اور نقصان پیدا ہوتا ہے **ف** پھر جبریل ہمارے ساتھ آسمان پر چلا
(حیاتیان پہنچے) تو فرشتوں کو کہا دروازہ کھولنے کے لیے انہوں نے پوچھا کون ہے جبریل نے کہا جبریل
ہے انہوں نے کہا تمہاریساتھ دوسرا کون ہے جبریل نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فرشتوں پہنچا
کیا وہ بلائے گئے تھے جبریل نے کہا ان بلائے گئے کہ نہ **ف** نووی نے کہا یہاں سے کہیں اب میں معلوم ہو گیا
ایک یہ کہ جب گان دالا اندر سے بچے کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام بیان کرے نہ یہ کہ میں کہے کیونکہ
اسکی ممانعت آئی ہے اور میں کہنا ہے فائدہ ہے دوسرے یہ کہ آسمان میں دروازی میں تیسرے یہ کہ دروازوں پر
حفاظت اور چکریدار ہیں **ف** پھر دروازہ کھولا گیا ہمارے لیے اور ہم نے آدم علیہ السلام کو دیکھا اور انہوں نے
مرحبا کہا اور میرے لیے دعا کی بہتری کی **ف** مرحبا وہ لفظ ہے جو جو عرب کے لوگ یہاں کے انکی وقت تھے
ابن جریر نے اچھے فرائخ اور کشادہ چہرہ میں آئے اس کو معلوم ہوا کہ جو کوی خضر طاقات کو آئی اسکی خاطر داری

کرنا اور کشادہ پیشانی سے ملنا اور اس کی تفریت کرنا بشیر بلکہ وہ ضرور نہ ہوا درست ہو اور یہ طریقہ ہے انبیاء کا
 پہرہ جو بریل ہمارے ساتھ چڑھتا ہے دوسرا آسمان پر اور دروازہ کہلوایا فرشتوں نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا جبریل
 فرشتوں نے پوچھا تمہارے ساتھ دوسرا کون شخص ہے انہوں نے کہا محمد بن فرشتوں نے کہا کیا انکو
 حکم ہوا تھا بلانیکا جبریل نے کہا ہاں انکو حکم ہوا ہے پہرہ دروازہ کہلاتو میں نے دونوں خالہ زاد بہائیکو
 دیکھا یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم اور محمد بن زکریا علیہما السلام کو ان دونوں نے مرحبا کہا اور میرے لیے بہتری
 کی دعا کی پھر جبریل ہمارے ساتھ تیسرا آسمان پر چڑھتا ہے اور دروازہ کہلوایا فرشتوں نے کہا کون ہے جبریل
 نے کہا جبریل فرشتوں نے کہا تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے جبریل نے کہا محمد بن فرشتوں نے کہا کیا انکو
 پیغام کیا گیا تھا بلانے کے لیے جبریل نے کہا ہاں انکو پیغام کیا گیا تھا پہرہ دروازہ کہلاتو میں نے حضرت یوسف
 علیہ السلام کو دیکھا اللہ تعالیٰ (خود بصورتی) کا آواز حصہ لگو دیا تھا انہوں نے مرحبا کہا مجھکو اور نیک دعا
 کی پھر جبریل مجھکو لیکر چڑھتا ہے آسمان پر چڑھتا ہے اور دروازہ کہلوایا فرشتوں نے پوچھا کون ہے کہا جبریل پوچھا
 تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے کہا محمد بن فرشتوں نے کہا کیا انکو اے گئے ہیں جبریل نے کہا ہاں بلکہ
 گئے ہیں پہرہ دروازہ کہلاتو میں نے اور میں علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مرحبا کہا اور اچھی دعا دی مجھکو
 اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہم نے ادھٹا لیا اور میں کو ادبھی بگاڑا ہے (اور ادبھی بگاڑا ہے جو یہی چاہتا آسمان مراد ہے)
 پھر جبریل ہمارے ساتھ پانچویں آسمان پر چڑھتا ہے انہوں نے دروازہ کہلوایا فرشتوں نے پوچھا کون کہا
 جبریل پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد بن فرشتوں نے کہا کیا وہ بلائے گئے ہیں جبریل نے
 کہا ہاں بلائے گئے ہیں پہرہ دروازہ کہلاتو میں نے حضرت زکریا علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مرحبا کہا اور مجھکو
 نیک دعا کی پھر جبریل ہمارے ساتھ چھٹا آسمان پر چڑھتا ہے اور دروازہ کہلوایا فرشتوں نے پوچھا کون
 کہا جبریل پوچھا اور کون ہے تمہارے ساتھ انہوں نے کہا محمد بن فرشتوں نے کہا کیا خدا نے انکو پیغام
 بھیجا آنے کے لیے جبریل نے کہا ہاں بھیجا پہرہ دروازہ کہلاتو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا
 انہوں نے کہا مرحبا اور اچھی دعا دی مجھکو پھر جبریل ہمارے ساتھ ساتویں آسمان پر چڑھتا ہے اور دروازہ
 کہلوایا فرشتوں نے پوچھا کون ہے کہا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے کہا محمد بن فرشتوں نے
 پوچھا کیا نبوئے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں بلکہ گئے ہیں پہرہ دروازہ کہلاتو میں نے حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کو دیکھا وہ نگلیہ لگا کے پہنچے اپنی بیٹی کا بیت المعمور کی طرف (اس سے یہ معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا

بیٹھا درست ہے اور زمین ہر روز ستر بار فرشتے جاتے ہیں جو پہر کہی نہیں آتے **ف**ایت معمور ایک
 گہر ہے کہ بطور آسمانوں کے اور پاد کو معمور اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ آباد رہتا ہے ہر روز سے ستر بار فرشتے
 وہاں عبادت کر لیتے آتے ہیں جو پہر کہی نہیں آتے اس سے معلوم کرنا چاہیے کہ فرشتے کتنے بے حساب ہیں
فپہر جبریل مہر کہ سدرہ منتهی پاس لگے **ف**سدرہ منتهی ایک رحمت ہے میر کا ساؤن آسمانوں
 کے اوپر وہ حد ہے فرشتوں کے جانے کی یا حد ہر ان کے علم کی اوس سے آگے کا علم سوا خدا کے کسی کا نہیں ہے
 ابن عباس نے کہا اس کا نام سدرہ منتهی اس لیے ہوا کہ ملائکہ کا علم وہاں تک ختم ہو گیا اور اس سے آگے کوئی
 نہیں جاتا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبد اللہ بن مسعود سے منقول ہے کہ اوس کو منتهی اس لیے کہتے ہیں
 کہ جو اوپر سے اترتا ہے وہ وہاں آکر ٹہر جاتا ہے اور جو نیچے سے اترتا ہے وہ وہی وہاں ٹک جاتا ہے یعنی خدا
 کا حکم **ف** اوس کے پتے اتنے اتنے بڑے ہیں جیسے مٹی کے کان اور اوس کے بیچ سے قلعہ (ایک بڑا گڑھ)
 جس میں دو شک باز یادہ پانی آتا ہے) پہر جب اوس رحمت کو اللہ کے حکم نے ڈھانکا تو اس کا حال ایسا ہوا
 گیا کہ کوئی مخلوق اُس کے خوبصورتی بیان نہیں کر سکتا **ف** یعنی جب اللہ جل جلالہ کی خاص تجلی اس رحمت
 پر ہوئی تو اس کا رنگ ردی ہی بن گیا اور حسن و جمال اس کا بظاہر ہو گیا جس کی تعریف بیان نہیں ہو سکتی چہر
 مخلوق کی کیا مجال جو اپنے خالق خدا جل جلالہ کی تعریف کر سکے **ف** پہر اللہ جل جلالہ نے ڈالا میرے دل
 میں جو کچھ ڈالا اور پچاس نمازیں ہر رات اور دن میں چھپے فرشتے کہیں جب میں وہاں سے اترتا اور حضرت کو
 علیہ السلام کا سچے بچا تو انہوں نے پوچھا تمہارے پروردگار نے کیا فرض کیا تمہاری است پر میں نے کہا کیا پکار
 نمازیں منہ رض کہیں انہوں نے کہا پہر لوٹ جاؤ اپنے پروردگار کے پاس **ف** اس سے صاف
 ثابت ہوتا ہے عقیدہ ہمت کا کہ خدا تعالیٰ اپنے عرش پر آسمانوں کے اوپر سے درندہ لوٹ جانے کو
 کیا مانتے ہوں گے **ف** اور تحقیق چاہو کہو کہ تمہاری است کو اتنی طافت نہ ہوگی اور میں نے نبی
 اسرائیل کو آزمایا ہے اور انکا امتحان لیا ہے میں لوٹ گیا اپنے پروردگار کے پاس **ف** نووی
 نے ہمت عام پر یہ تاویل کی ہے کہ میں لوٹ گیا اوس مقام پر جہاں میں نے خداوند کریم سے باتیں کی تھیں
 اور میرے عرض کیا دوبارہ اور نقل کیا اس کو مولانا ابو طیب نے سراج المومنین میں اور نہیں دیکھا اس تاویل کو حال
 یہ تاویل مردود ہے اور نووی نے متاخرین متکلمین کی تقلید کر کے یہ تاویل کی جو خداوند کریم کو جہت اور
 مکان سے منزہ خیال کرتے ہیں اور علامہ حدیث اور سلف صالحین کے مذہب پر اس حدیث میں کوئی

آدمیل کی ضرورت نہیں اس لیے کہ اون کے نزدیک نہ اکا مکان عرش ہے اور وہ جہت فوقین ہر پس مطلب
 حدیث کا صاف ہے کہ میں خداوند کریم کے پاس ہر گھبرا اور جن لوگوں نے یحیال کیا ہے کہ معاذ اللہ خدا
 کی ذات ہر جگہ ہے اور عرش سے ذات کو کوئی خصوصیت نہیں اون کے طریقہ پر معراج کی کوئی فضیلت
 نہیں نکلتی ہے اور نہ اتنی تکلیف کی کوئی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ رات کی وقت ساتون آسمانوں
 کا سفر آپکو درپیش ہو کیونکہ اون کے نزدیک تو خدا زمین پر بھی ذات سے موجود ہے پھر ساتون آسمانوں
 کے اوپر بلائے سے کیا مقصود تھا لا تخلق لا قوتہ یہ کم محنت عقیدہ ہم بن صفوان سے پہلا جس نے جس نے
 ہزاروں مسلمانوں کو گمراہ کیا اور اہل بیت کے اسی او سکی قائم ہے اور نجات دی اللہ جل جلالہ نے اس
 شیطان کے شر سے علماء و حدیث اور سلف صالحین کو اور جنھوں نے اون کی راہ اختیار کی اللہ تعالیٰ
 سب کو سلف کی پیروی نصیب کرے اور ہمارا حشر اون ہی کے ساتھ کرے آمین یا رب العالمین
 اور عرض کیا اے پروردگار تخفیف کر میری امت پر اللہ تعالیٰ فرمایا نمازین گھٹا دین ف اس حدیث
 سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل جلالہ سے بلا واسطہ کلام کیا
 اور خدا تعالیٰ نے آپکو جواب دیا اب وہ لوگ جو کہتے ہیں معاذ اللہ خدا بات نہیں کرتا نہ او سکی بات
 میں آواز اور حرف ہیں وہ گویا حدیثوں اور آیتوں کا رد کرتے ہیں جس سے صاف اللہ تعالیٰ کا بات کرنا
 اور سمیٹنا آواز ہونا ثابت ہے **ف** میں لوٹ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور کہا کہ یا نبی
 نمازین اللہ تعالیٰ نے مجھ کو صاف کر دین انہوں نے تمہاری امت کو اتنی طاقت پہنچی کہ تم پر جاؤ اپنی روپ
 کے پاس اور تخفیف کر او آپ نے فرمایا میں اس طرح برابر اپنے پروردگار اور حضرت سب کے پیچ میں پہرا
 کیا یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اے محمد وہ پانچ نمازین میں ہر دن اور ہر رات میں اور ہر ایک نماز
 میں دس نماز کا ثواب ہو تو وہی پچاس نمازین ہوئیں (سبحان اللہ تاک کی کیسی عنایت اپنی غلاموں پر
 ہے کہ پھر میں تو پانچ نمازین اور ثواب ملے پچاس کا اور جو کوئی شخص نیت کرے نیک کام کرنے کی پہرا دس کو نیکو
 تو اسکو ایک نیک کا ثواب ملے گا اور جو کرے تو دس نیکوں کا اور جو شخص نیت کرے برائی کی پہرا دس کو نیکو
 تو کچھ نہ کہا جاوے گا اور اگر کر بیٹھے تو ایک ہی برائی لکھی جاوے گی۔ آپ نے فرمایا پہرین اور خدا اور حضرت موسیٰ
 علیہ السلام پاس آیا انہوں نے کہا پہرا جاؤ اپنے پروردگار بالحق تخفیف چاہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا میں اپنے پروردگار پاس پہر پہر کر گیا یہاں تک کہ میں شرمایا گیا اوس سے **ف** اپنی

بار بار عرض کئے سدا تخفیف چاہتے رہا جبکہ شرم انکی اب نہیں جاسکتا گو آپ کو خیال ہو کہ میری است
 ان پنج نمازون کو بھی ہر روز ادا کر کے گی پر جو نظر رکھی ہوا وہ مٹا۔ یہ جو بار بار تخفیف ہوئی تو علمائے
 اختلاف کیا ہر اس میں کہ آیا پہلے پاس نمازون کا جو حکم ہوا تھا وہ وجہی تھا یا غیر وجہی خطابی نے کہا کہ وہ
 غیر وجہی تھا اور نہ تخفیف کیسی ہونی اور صحیح یہ ہے کہ وہ حکم وجہی تھا کیونکہ اگر غیر وجہی ہوتا تو تخفیف چاہئے
 کی ضرورت نہ پڑتی اب یہ تخفیف نسخ ہے قبل عمل کے اور وہ جائز ہے **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْ**
لِللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ مَا كُنْتَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا پاس فرشتہ آئے
 اور مجھے لگے نذر ہم کے پاس پہنچ گیا سینہ میرا اور وہو گیا نذر ہم کے پاس سے پہنچوڑ دیا گیا میں اپنی جگہ
 پر فٹ بیٹھا اس جگہ جہاں سے لگے تھے یعنی اس صورت میں جب حدیث میں انزلت حضرت
 صیدہ واحدہ شکم مچھول ہو اور جو بسکون تھا وہ صیدہ واحدہ نزلت مچھول تو اس صورت میں اسکا مفعول ظالم
 واحدہ محذوف ہوگا اور وہ مذکور ہے برقی کی روایت میں اس طرح ثم انزلت علی طست من سب ملوۃ
 جگہ یعنی پہر اوتا رہا جگہ پر ایک طست سوئیکا جس میں حکمت بہری ہوئی تھی **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فِي حَبْرٍ شَرِيفٍ رَافِعٍ يَدَيْهِ مَعَ الْعُلَمَاءِ نَاخِدَةً فَصَرَخَ فَتَوَقَّ
عَنْ قَلْبِهِ نَاخِدَةً فَخَرَجَ الْقَلْبُ نَاخِدَةً فَفُتِحَتْ فَتَقَالَ هَذَا خَطُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ
وَنُطِئَتْ مِنْ ذَهَبٍ بِمِائَةِ ذَرِيرَةٍ ثُمَّ كُمِبَهُ لَمْ يَعَادَكَ فِي مَكَانٍ رَجَاءَ الْعُلَمَاءِ نَاخِدَةً
إِلَى أُمِّهِ يَطْفِئُ ظَمْرَهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُتِلَ نَاخِدَةً فَتَوَقَّعُوا وَهُوَ
مُتَوَقِّعٌ الْوَيْلَ قَالَ أَيْسَرُ وَقَدْ كُنْتُ أَدْعُو أَنْ ذَلِكُمُ الْخَطُّ يَطْفِئُ صَدْرَهُ ترجمہ اس بن مالک
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باجہ جیل علیہ السلام آئے اور آپ لڑکوں کے ساتھ کہل رہے تھے
 اور بچوں نے آپ کو بٹھا اور پرچھاڑا اور دلوں کو چیر کر نکالا پھر اس میں سے ایک شیشی جدا کر ڈالے اور کہا کہ اتنا حصہ شیطا
 ن کا تھا تم میں پہر اس دلوں کو وہو یا سوئیکا طست میں نذر ہم کے پاس سے (اس کو یہ نہیں نکلتا کہ ہو سوئیکا برتن کا
 سب سے مال درست ہو کیونکہ جو نذر ہم کا نعل تھا اور ممکن ہے کہ انکی شریعت ہمارے شریعت کے ساتھ ہو وہ
 یہ کہ اس وقت تک نہ اسکا استعمال حرام نہیں ہوا تھا) پہنچوڑا اسکو اور اپنی جگہ میں رکھا اور لڑکے دوڑتے
 آگئی ماں باپ آئے بیٹے آنحضرت کو انا پاس اور کہا کہ محمد تارو اسے گھویر کر لگ دوڑے دیکھا تو آگیا

صحیح اور مسلم میں اور آپ کا رنگ بدل گیا ہے (ڈراؤنٹ سم) انس نے کہا میں اس سہالی کا (حضرت جبریل علیہ السلام نے کی تھی) آپ کو سید پر نشان دیکھتا تھا **سُحُكُنْ** شریک بن عبد اللہ بن ابی بنی قال سمعتُ النبی بن مالک یحییٰ عن عائشہ کہ اُسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسجد الکعبۃ انہ جاءہ ثلثۃ کفر اقبل ان یؤخر الیک وھو ناظر فی المسجد الحرام وفاق الحدیث بقصۃ یحییٰ عن حدیث ثابت البنانی وقلتم فیہ شیئاً اخر واد وقلص ترجمہ شریک بن عبد اللہ سرور دیت ہو میں انس بن مالک وہ بیان کرتے ہو اس بات کا جس میں معراج ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی مسجد سے آپ پاس میں فرشتہ آؤ وہی آئے سر پہلے اور آپ مسجد میں سورہے تھے پہر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے ثابت از روایت کیا انس سے لیکن آگے بیان کیا بعضی باتوں کو اور پیچھے بیان کیا بعضی باتوں کو اور زیادہ کیا اور کم کیا **سُحُكُنْ** انس بن مالک قال کان ابو ذر یحییٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیہ سقفت بقیۃ انا مکتہ فالت لجبریل علیہ السلام ففرح صدیقی ثم عدت من مائدہ ثم کثر جلابطست من ذھب ثم علی حکمۃ وایمانا فافرغها وصدیدی ثم اطبقہ ثم اخذ بییدی فصرخ فی لے السماء فکنا السماء الذیاء قال جبریل علیہ السلام کاذب السماء الذیاء افترقا من ہذا قال ہذا جبریل بنی ہل معک احد قال نعم یحییٰ محمد قال فادرسک لکیر قال نعم فانہ فترقا قال فلما علونا السماء الذیاء فاذا رجل عن یمینہ اسودۃ وعن یشارہ اسودۃ قال اذا نظرت فی یمینہ فحیک واذا نظرت فی شمالہ بکی قال فقال مرحبا بالنبی الصالح والابرار الصالح قال قلت لیجبیل من ہذا قال ہذا آدم وھذا الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ کسم بکیر فاهل الیمین اهل الجنة والا سودۃ الی عن شمالہ اهل النار فاذا نظرت فی یمینہ فحیک واذا نظرت فی شمالہ بکی قال فترعرج بجبریل علی فی السماء الثانیۃ فقال لحارثہا افترقا قال فقال کنا حارثہا من ہا قال حارث السماء الثانیۃ افترقا قال انس بن مالک قد کنا انہ وجد فی السموات آدم وادریس وعیسیٰ موسیٰ ابراہیم علیہم السلام والاسودۃ والیمینۃ کیف منا زلھم غیر انک ذکر انک قد وجد آدم فی السماء الذیاء وابرارہم فی السماء السادۃ قال فلما من جبریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مرحبا بالنبی الصالح والابرار الصالح قال قلت من ہذا قال ہذا ادریس قال فترعرت موسیٰ علیہ السلام فقال مرحبا بالنبی الصالح والابرار الصالح قال قلت من ہذا قال ہذا موسیٰ قال ثم روت

یَعْنِي فَقَالَ عَجَبًا يَا لَيْلَى اللَّهُ لِي لَكَ الْقَدِيرُ فَلَمَنْ هَذَا فَالْهَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَآلَهُمْ نَصْرًا مِنَ اللَّهِ وَآلِ الْكَافِرِينَ
وَالْأَكْبَرُ الصَّالِحُ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ شُعَيْبٍ وَآخِرُ ابْنِ
حَرْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا عَنْ كَاتِبِ قَوْلَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ
بِي حَتَّى خَرَجْتُ لِمُسْتَوَى أَمْعَمَ فِيهِ وَصِرْتُ لَيْلَى فَالْهَذَا قَالَ ابْنُ حَرْبٍ وَابْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ أُمَّتِي مَحْسِنِينَ صَلَوَةً قَالَ فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَهْرَبُوا مِنِّي فَقَالَ مُوسَى
مَاذَا فَرَعْتَ رَبِّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قَالَ قُلْتُ فَرَعْتُ عَلَيْهِمْ مَحْسِنِينَ صَلَوَةً قَالَ مُوسَى فَرَجَعْتُ رَأَيْتَكَ يَا
أُمَّتَكَ لَا تُطِيعُ ذَلِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ رَبِّي نَوْصَعَةً سَطَرَهَا قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ رَأَيْتَكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيعُ ذَلِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ هُوَ حَسَنٌ وَهُوَ
حَسَنُونَ لَا يَبِيدُ الْقَوْلُ لَدُنِّي قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَأَيْتَكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ
رَبِّي قَالَ ثُمَّ انْظُرْ لِي فِي جِبْرِيلَ حَتَّى تَأْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَنُفِثَ فِيهَا الْوَلَدُ الْأَدْرِيُّ مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ انْظُرْ
الْحَجَّةَ فَإِذَا رَأَيْتَ حَجَابَ بَيْتِ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَ إِذَا انْزَجَّ إِلَيْكَ تَرَحَّمَهُ ابْنُ بَنِي الْمَكِّيَّةِ رَوَيْتَ هُوَ كَالْبُورِ وَغَارِي
حَدِيثُ بَيَانِ كَرَمِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَنَازِلًا تَوَرَّأَ إِلَيْهَا جِبْرِيلُ مِنْ مَكَانٍ كَانُوا فِيهِ
أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْتَرَعَهُ أَوْ هُوَ نَزَلَ مِنْ مِيزَابِ سِنِينَ جِبْرِيلُ بِهَرَبٍ كَوْدُ هَوَايَا زَمَرَةٍ بَانِي سَهْلٍ أَيْكَ طَلُوتَ سَوْدَ
كَاجِسٍ مِنْ حِكْمَتِ أَوْرِيَانِ بَهْرٍ أَهْوَا تَهَا أَوْ أَوْتَرَعَهُ دُيْلُ دِيَا أَوْ سَكُو مِيرَ سِنِينَ مِنْ فَنَ يَهْ سِنِينَ جِبْرِيلُ أَوْ دُرْ
كَوْدُ هَوَايَا أَوْ رَصَافٍ كَرَنَ كَچْ خِلَافٍ قِيَاسٍ نَهْنٍ نَهْ مَحَالٍ هُوَ خَدَا أَوْتَرَعَهُ كَرِيمٍ كِي قَدَرَتِ سَوِيَّةُ أَمْرٍ بِالْكَلِّ لَعْبِيدٍ بِعِلْمٍ
نَهْنٍ هُوَا بَلَكِ زَمَانَهُ حَالٍ مِنْ حَزْوِ الْإِنْسَانِ نَهْ جَرَحِي مِنْ أَيْسَى تَرَنِي كِي هُوَ كَالْخَزْمَانَهُ مِنْ لُوكِ اسْكُونُ خَلَا
قِيَاسٍ سَجَّهَتْ أَوْ طُشْتِ مِنْ إِيْمَانٍ أَوْ حِكْمَتِ سَهْنٍ كِي يَهْ مَعْنُو مِينَ كِي اسْ طُشْتِ مِينَ كُوْنِي أَيْسَى جِبْرِيلُ
تَهِي جَبَكِ دَلَمِينَ دُلَسْنِي سَوْدَلٍ رُوشَنٍ هُوَ كِيَا أَوْ بَهْرٍ كِيَا أَوْ إِيْمَانٍ أَوْ حِكْمَتِ سَوِيَّةُ تَوَدِيلٍ نَزْدِي سَنِي كِي
أَوْ سِيرٍ نَزْدِي كِي اسْ تَوَدِيلٍ كِي ضَرُورَتِ نَهْنٍ كِي نَمَكِ يَهْ طُشْتِ يَهِي حَنْبَتِ كَاتَهَا أَوْ جَبَكِ طُشْتِ مِينَ إِيْمَانٍ أَوْ
حِكْمَتِ كَاتَهَا جَانَا لَعْبِيدٍ نَهْنٍ اسْلِي كِي حَنْبَتِ عَالَمِ آخِرَتِ مِينَ سَوِيَّةٍ أَوْ عَالَمِ آخِرَتِ كِي حَكَامِ أَوْ مِينَ دَمَانِ بَهْتِ
سَوِيَّةٍ جِبْرِيلُ جَبَكُو مِينَ بَيَانِ حِسَالِي أَوْ مَوْجُودِ بِالذَاتِ خِيَالِ نَهْنٍ كِي سَكْتِ حِسَالِي أَوْ مَوْجُودِ بِالذَاتِ هُوَا كُوْنِي سَوِيَّةٍ
سَوِيَّةٍ أَعْمَالِ كَاتَهَا عِلْمِ مَوْتِ كَاتَهِي كِيَا جَانَا فَرَانِ كِي سَوْرَتُونِ كَاتَهَا شَفَاعَتِ كَرَنَا وَاسْلَعْلَمَ هُوَا
طَوَا دِيَا سِنِينَ كُوْ أَوْ سِيرٍ نَزْدِي كِيَا أَوْ سَمْتِ سَانِ بِرُطْبَةٍ مَجْهُورٍ سَاهَتِهِ لِي كَرْتِ دُنْيَا كِي آسْمَانِ بِرُطْبَةٍ نَزْدِي كِيَا

نے دھان کے کلید پر داس کو کہا کہ ہول اوس پوچھا کون ہے جبریل نے کہا خبر گیل پوچھا اور طبی کوئی تیرے ساتھ ہے
 جبریل نے کہا ان کہان میں پوچھا کیا وہ بلا گئے گھر کہا ان تب اوس نے دروازہ کھولا جب ہم آسمان کے اوپر
 گئے تو ایک شخص کو دیکھا جسکی دہنی طرف ہی جہنم تھی (روحون کے) اور بائیں طرف ہی جہنم تھے
 مجھ پر اتنی طرف دیکھو تو ہنستے اور جب بائیں طرف دیکھو تو رونے اوس نے مجھے دیکھا کہ ہمارا جو جنت
 نبی اور نیک بیڑ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہے اور انہوں نے کہا یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو لوگوں کے
 جہنم ان کے واسطے اور بائیں ہیں یہ انکی اولاد ہے تو دہنی طرف دو لوگ ہیں جو جنت میں جاویں گے
 اور بائیں طرف دو لوگ ہیں جو جہنم میں جاویں گے اسلیو وہ جب دہنی طرف دیکھتے ہیں خوشی کے
 مارے ہنس رہے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رنج کے مارے ہنستے ہیں **ف** ماضی جبریل
 نے کہا اس مقام پر یہ شکل ہوتا ہے کہ کافرون کی روحیں تو جہنم میں رہتیں ہیں جو ساتویں میں ہیں
 یا اس کے نیچے ہے یا قیدی میں رہتی ہیں اور مومنوں کی روحیں جنت میں آرام باقی ہیں پھر یہ روحیں آدم
 علیہ السلام کے پاس کیونکر جمع تھیں اور اسکا جواب یہ ہے کہ شاید حضرت آدم علیہ السلام کے پاس ان لوگوں
 پیش ہوئے ایک وقت معین ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتفاق ہوا اور سیرت دھان پونچھ تو ان دونوں
 کو دیکھا اور یہ بھی استعمال ہے کہ کافراں کو جہنم میں اور مومن اور روح کا جنت میں رہنا ہمیشہ نہ ہو بلکہ خاص
 ایک وقت میں ہوتا ہو جیسے قرآن میں ہے کہ صبح اور شام جہنم کے سامنے دو کھیل جا دیں گے اور حدیث میں ہے
 مومن کے سامنے اسکا ٹھکانا جنت میں پیش کیا جاویگا اور اس سے کہا جاویگا کہ تیرا یہ ٹھکانا ہے یہاں شک کہ
 اللہ تعالیٰ ہو پونچا تو مجھ کو اس جگہ اور یہ بھی استعمال ہے کہ جنت حضرت آدم علیہ السلام کی دہنی طرف ہو
 اور جہنم بائیں طرف واللہ تعالیٰ اعلم **ف** پھر آپ نے فرمایا جبریل علیہ السلام مجھ کو لیکر چلے یہاں تک کہ
 دوسرا آسمان پر پہنچے اور اسکو چوکیدار سے کہا دروازہ کھول اوس نے بھی ایسا ہی کہا جیسے پہلے آسمان کے
 چوکیدار نے کہا تھا پھر دروازہ کھولا ان میں مالک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر حضرت آدم
 اور ادریس اور عیسیٰ اور یونس اور اسرار علیہم السلام سے ملاقات کی اور یہ بیان نہیں کیا کہ ان میں سے ہر ایک
 کون سے آسمان پر ملا پاتا تھا کہ آدم سے پہلے آسمان پر ملاقات ہوئی اور اس پر ہم سے چہرے آسمان پر بھولی
 جنب جبریل اور آپ حضرت ادریس کے پاس سے گذرے تو انہوں نے کہا ہمارا ایسی صلیح اور بھائی صلیح آپ
 نے پوچھا یہ کون ہیں جبریل نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سے گذرا اور انہوں

نے کہا حجاب اونی صلیح اور بھائی صلیح میں نے پوچھا یہ کون ہیں اور انہوں نے کہا یہ سب کو علیہ السلام ہیں
 پھر میں حضرت عیسیٰ پر گزرا اور انہوں نے کہا حجاب اونی صلیح اور بھائی صلیح میں نے پوچھا یہ کون ہیں انہوں
 نے کہا عیسیٰ ہیں یریم کے بیٹے پھر میں حضرت ابراہیم پر گزرا اور انہوں نے کہا حجاب اونی صلیح اور بھائی صلیح
 میں نے پوچھا یہ کون ہیں اور انہوں نے کہا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں **ف** نودی نے کہا اس وقت
 میں جو ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات چاہتا تھا آسمان پر نہ گورہے یہ مخالف ہے اس روایت کے جو پہلے گزری خبر
 میں ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات ساتویں آسمان پر نہ گورہے تو اگر معراج دوبارہ ہوا اس صورت
 میں کوئی اشکال نہیں اس لیے کہ ایک بار چہتر آسمان پر گزرا ہوں اور دوسری بار ساتویں آسمان پر اور
 جو ایک ہی بار ہوا ہو تو شاید ابراہیم علیہ السلام چہتر آسمان پر بلکہ ہر ساتویں پر پہنچے آپ کو ساتھ چل گئے
 ہوں **واللہ اعلم** **ف** ابن شہاب نے کہا مجاہد بن جزم نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابوجہ انصار
 (علمیہ مالک یا ثمالیہ) دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہیں چہرہ ہا گیا ایک
 بلند مقام پر وہاں میں سنتا تھا قدموں کی آوازیں **ف** جو فرشتوں کے کہنے سے نکلتی تھی اور یہ کہنا
 فرشتوں کا یا تو اللہ کے احکام اور وحی کو بتا دیا وہ لوح محفوظ کو نقل کرتے تھے قاضی عیاض نے کہا یہ
 دلیل ہے اہلسنت کو مذہب کی کہ وحی اور تقادیر سب اللہ تعالیٰ کی کتاب لوح محفوظ میں ہیں اور اس میں قلم
 سے اور وہی جانتا ہے اسکی کیفیت کو جو آیات اور احادیث صحیحہ میں وارد ہو وہ اپنے ظاہر پر محمول ہے
 پر اسکی کیفیت و صورت اور جس کو خدا ہی خوب جانتا ہے یا وہ شخص جانتا ہے بلکہ خدا ہی کو اپنے
 فرشتوں اور پیغمبروں میں جو اور جو لوگ اس قسم کی آیتوں یا حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں اور ظاہر کو انکو
 پہنچتے ہیں وہ ضعیف النظر ہیں اور ضعیف الایمان اس لیے کہ جب شریعت مقدسہ میں یہ امور وارد ہیں اور
 عقلا محال نہیں ہیں تو ان میں تاویل کی کیا ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے
 جیسے چاہتا ہے اور یہ لکھنا ایک حکمت الہی ہے جس سے وہ غیب کی باتیں اپنے بندوں کو بتانا چاہتا ہے
 درندہ خود بے پرواہ ہے کہتا ہوں جو اور اسکو یاد رکھو گے لیے کہتے ہیں کہ ضرورت نہیں ہے۔ قاضی نے کہا ہاں
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اس مقام تک جانا اور ساری پیغمبروں کے مقاصد سے آگے بڑھ جانا دلیل ہے ہمارے
 پیغمبر کی منفیست کی اور پیغمبروں پر اور ہزار نے ایک روایت حضرت علی سے معراج میں کی ہے اور میں یہ ہے
 کہ جب پہلے علیہ السلام آپ کے ساتھ چل رہا تھا کہ پرچہ کے پاس پہنچے وہاں سے ایک فرشتہ نکلا جب پہلے نے کہا

مسم او سکی جس نے سچے سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں جبکہ پیدا ہوا میں نے اس فرشتہ کو نہیں دیکھا حالانکہ میں سب
 مخلوقات میں خدا سے زیادہ نزدیک ہوں اور دوسری سداوت میں ہو کہ پہر چہرہ بیکل مجھ سے جدا ہو گئے اور آواز نیز
 سب دوت ہو گئیں تمام ہوا کلام قاضی کا **ہفت** ابن خزیمہ نے کہا اور انس بن مالک نے کہا رسول اللہ صلو
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر اللہ تعالیٰ نے میری ہمت پر بچا پس نمازین فرض کہیں میں لوٹ کر آیا حسب موسیٰ
 پاس پہر بچا تو انہوں نے پہر بچا اللہ نے کیا فرض کیا تمہاری ہمت پر میں نے کہا بچا پس نمازین ادا نہ
 فرض کہیں موسیٰ نے کہا تم پہر لوٹ جاؤ اپور بکے پاس کیونکہ تمہاری ہمت میں اعتد طاقت نہیں میں
 لوٹ کر گیا اپنے پروردگار کے پاس اوس نے ایک حصہ معاف کر دیا **ہفت** حدیث میں شرط کا لفظ
 وارد ہو چکا معنی نصف کو اس میں یعنی پچیس نمازین معاف کر دیں اس صورت میں یہ مخالفت نہ ہوگا پہلی
 روایت کو جس میں پانچ پانچ نمازون کا معاف ہونا مذکور ہے کیونکہ شرط کے معاف ہونے سے بیغرض نہیں
 کہ ایک ہی بار میں شرط معاف ہو گیا بلکہ کئی بار میں معاف ہوا اور قاضی عیاض نے کہا کہ شرط سے ایک حصہ ادا
 ہے یعنی پانچ نمازین اور نصف مراد نہیں ہو اور یہی ہو سکتا ہو براسکی ضرورت نہیں کیونکہ یہ حدیث
 مختصر ہے اس میں کسی بار لوٹنے کو بیان نہیں کیا واللہ اعلم **ہفت** پہر میں لوٹ کر حضرت موسیٰ پانچ نماز
 ادا نہ ہو بیان کیا انہوں نے کہا لوٹ جاؤ اپنے پروردگار کے پاس کیونکہ تمہاری ہمت کو اتنی طاقت
 نہیں میں پہر لوٹا اپور بکے پاس اور اس نے فرمایا پانچ نمازین میں اور وہ بچا پس کے برابر میں میری یہاں
 بات نہیں بدلتی آپ نے فرمایا میں پہر لوٹ کر آیا موسیٰ علیہ السلام پاس انہوں نے کہا پہر جاؤ اپنے
 پروردگار کے پاس میں نے کہا مجھے مسم آئی اپنے پروردگار سے (بار بار عرض کرتے ہو) پہر چہرہ بیکل
 مجھ کو لیکر چلے سداوت المنتہی پاس اور یہاں سے ننگ چڑھ گئی شکو میں نہیں سمجھتا وہ کیا ہے پہر مجھے
 جنت میں لے گئے وہاں موتیوں کے گنبد تھے اور مٹی اوس کی مشک نہیں **حکایت** ابن عباس رضی اللہ عنہما
 لَعَلَّہُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مَعْصُومٍ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِہِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَیْہِمْ سَلَامٌ بَیْنَا
 اَنَا عَنْ النَّبِیِّ بْنِ النَّاجِیَةِ وَالْفَقَّارِ اِذَا سَمِعْتُ قَائِلًا یَقُولُ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَیْنَ الرَّجُلِیْنِ
 قَائِلٌ مَا ظَنَرْتُ لَیْ فَاَنْتَ یَحْطِیْتُمْ مَنْ ذَهَبَ فِیْہَا مِنْ مَّا کَانَ مِنْكُمْ فَتَرَجَّحْتُ صَدْرَیْ اِلَیْ کَذَا
 وَکَذَا قَالَ قَتَادَةُ فَتَلَّتْ لَکِنْ عَنِ مَعِی مَا یَقِیْقُ قَالَ اِلَیْ اسْتَعْلَ بَطْنُہُ مَا سَمِعْتُ رَجُلًا یَقُولُ لَعَلَّہُ
 لَعَلَّہُ ثُمَّ اَحْبَدَ مَکَاکَ ثُمَّ حَفَنَ اِیْمَاکَ حِکْمَہُ ثُمَّ اَنْتَ بَدَلَتْ اَبْیَضَ یُقَالُ لَہُ الْبَرَاءُ فَقَالَ

رکھتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی مجھ کو اس سپہ سوار کیا سپہ سوار چلے یہاں تک کہ پہلا آسمان پر آئے جبریل
 نے دروازہ کھلوایا فرشتوں نے پوچھا کون ہے کہا جب کھیل کہا تمہارے ساتھ کون ہے کہا مجھ کہا اوہ ہوں نے
 کیا بوائے گویا میں وہ تیرے کھیل کے کھاناں ہیں دروازہ کھلا اور فرشتوں نے کہا مرحبا مبارک ہو اپکا تشریف لانا
 پہر ہم آئے آدم علیہ السلام اور بیان کیا حدیث کا پورا قصہ اور ذکر کیا کہ آپ کو دوسرا آسمان پر ملاقات کی عیسیٰ
 اور یحییٰ علیہما السلام کو اور تیسرا آسمان پر حضرت علیہ السلام کو اور چوتھا آسمان پر ادریس علیہ السلام کو اور پانچواں
 آسمان پر ناردون علیہ السلام کو پہر کہا کہ ہم چلے یہاں تک کہ چوتھا آسمان پر پہنچے وہاں حضرت سوئے اذکر
 میں نے سلام کیا اوہ ہوں نے کہا مرحبا نیک بہائی اور نیک نبی حب میں آگے بڑھا تو وہ روکنے لگے آواز آئی اے
 موسیٰ کیوں رو ہو اوہ ہوں نے کہا اے پروردگار اس لڑکے کو تو نے میرے بعد پیغمبر کیا اور اس کی امت میں بخت یزد
 زیادہ لوگ جاوین گے میری امت کو (تو حضرت موسیٰ کو رنج ہوا اپنی قوم پر حالانکہ اوکی تعداد بہت تھی چنبی
 اون میں کم تھے ہمارے چنبی کی امت کو) پہر آپ فرمایا ہم چلے یہاں تک کہ ساتویں آسمان پر پہنچے وہاں
 میں نے امیر ایم علیہ السلام کو دیکھا اور بیان کیا اس حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے
 چار نہرین دیکھیں جو سدرة المنتہی کی جڑ سے نکلتی ہیں دو نہرین تو کہلین تھیں اور دو نہرین ڈھنسی تھیں
 میں نے کہا اے جبریل یہ نہرین کسی ہیں اوہ ہوں نے کہا ڈھنسی ہوئی دو نہرین تو صفت میں گئی ہیں اور
 کہلی ہوئیں نیل اور فرات ہیں نیل ایک دریا ہے مکہ و نریقہ میں جب کا طحل تین نہر امیل کے قریب ہے
 اور قاسرہ پائے تخت مصر اسی دریا کے کنارے واقع ہے ہر ملک مصر کی شادابی اور سرسبزی اسی دریا سے ہے
 حبیب یہ دریا گبتا ہے اور پانی اسکا چڑھتا ہے تو تمام ملک سیراب ہو جاتا ہے اور فرات وہ دریا ہے جو عراق
 عرب میں واقع ہے شہر کوفہ جواب بالکل اور جاڑے ہے اسی دریا کے کنارے واقع تھا اور واقعہ کہ بلا اسی دریا کے کنارے
 واقع ہوا تھا پانی اسکا نہایت شیرین اور صاف اور ناضم ہے۔ قاضی عیاض نے کہا اس حدیث کو معلوم
 ہوتا ہے کہ سدرة المنتہی کی جڑ میں ہے کیونکہ نیل اور فرات اسکی جڑ سے نکلیں تو وہی نے کہا یہ کچھ ضرور نہیں
 اسلیو کہ احتمال ہے کہ سدرة المنتہی کی جڑ سے پہلے دو نون دریا نکلتے ہوں پہر چلے گئے ہوں جہاں تک آتے
 جانا اور زمین پر نمودار ہو ہوں اور یہ امر خلاف شرع ہے و خلاف عقل ہے اور ظاہر حدیث کو بھی یہی معلوم
 ہوتا ہے تو اسی کی نظر جانا چاہیے **ت** پہر اٹھایا گیا میرے لیے بہت معزز میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے اوہ ہوں
 نے کہا یہ بیت المعمور ہے اس میں ہر دروازہ ہر فرشتے جاتے ہیں جو پہر کہی اوس میں نہیں آتے ہیں ہی اون کا

عسی بن یزید کو وہ سپانہ قرار تھے اور رنگان کا سرخ اور سفید تھا اور بال اور کنگ سبٹ چڑھ کر ہوئے تھے
سبٹ کے معنی سید اور صاف حسین جمید کی نہ ہوا اور پر کی روایت میں ہے کہ ان کے بال گھونگر تھے تو جہاں
اسکا یہ ہو کہ گھونگر دو قسم کے ہیں ایک تو سخت گھونگر جیسے جیشیوں کے بال ہوتے ہیں اور سکڑے ہیں قطط
بولتے ہیں اور ایک ہلکے گھونگر جیسے اور صاف ہوتے ہیں اور صرف کناروں پر درجہ حمیدہ ایسے بالوں کو
سبٹ کہہ سکتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ پہلی حدیث میں جب کے لفظ سے گھونگر بال مراد نہیں ہیں بلکہ جب
جہودت جسم کو مشتق ہے یعنی بدن کا گٹھا اور سخت اور ٹھوس ہونا اور دلیل اسکی یہ ہے کہ حضرت موسیٰ
کی صفت میں ایک روایت میں جب کا لفظ آیا ہے حالانکہ دوسری روایت میں ہے کہ ان کے بال سیدھے
صاف تھے اور دکھلائے گئے انکے بالک جہنم کے داروغہ اور دجال دن انسانیوں میں جو اللہ کے
دکھلا میں نوست شک کر آپ کی ملاقات میں ہوئے علیہ السلام صرف یہ استفادہ ہے کہ یہ کریمہ فلان
مکن فی ذریعہ توفیق ہے جس کی تفسیر قتادہ نے یہی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ سے بیشک
ملے ہیں اور یہی اختیار کیا ہے ایک جماعت نے جیسے مجاہد اور کلبی اور مدی وغیرہ نے تو آیت کی معنی انکے
مذہب پر یہ ہون گے کہ شک کرتے ہیں ملاقات میں ہوئے علیہ السلام اور جہودت علماء کے نزدیک آیت
کے معنی ہیں کہ مت شک کر موسیٰ کو کتاب مینور میں اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور مقاتل اور زجاج کا۔ یہ
آیت سورہ الم تنزل السجدہ پارہ (۲۱) میں ہے اور شروع اس آیت کا یہ ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰی الْكِتٰبَ
اٰمِرًا بِكَ فَعَلٰ اَبْرَحٰنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَرَّ بِوَادِی الْاَدْرِیْ فَتَلَکَ
اٰی وَادٍ هٰذَا اَنْتَ لَوَ اَدْرِی الْاَدْرِیْ قَالَ کَاٰی اَنْظُرُ اِلَیْ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ هَا بَاطِلٌ
التَّیْسُ وَکَ حَیْوَ اِلَی اللّٰهِ بِالْکَلْبِیَّةِ ثُمَّ اَتَتْ عَلٰی تَنْبِیْہِہِ فَرَمٰی فَقَالَ اَلَا تَنْبِیْہِہِ هٰذَا قَالَوْا تَنْبِیْہِہُ
فَرَمٰی قَالَ کَاٰی اَنْظُرُ اِلَیْ یُوْسُفَ ثُمَّ عَلٰی نَاقَتِہٖ ثُمَّ اَجْعَلْ عَلَیْہِ رُجْبًا مِّنْ صَوْفٍ
حِطَّامٍ نَّاقَتِہٖ رُجْبًا وَهُوَ یَلْکِی قَالَ اَبْرَحٰنُ بَنُو حَنْبَلٍ فِی حَدِّیْثِہٖ قَالَ کُھَشِیْمٌ کَاٰی اَنْظُرُ اِلَیْکَ
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی الرزق پر گذرے تو پوچھا یہ کون سی وادی ہے
لوگوں نے کہا وادی الرزق آپ نے فرمایا گویا میں ہوئے علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ اتر رہے ہیں چوٹی سے
اور آواز سے لبیک پکار رہے ہیں ہر آپ ہر شاکی چوٹی ٹیکری پر آئے (وہ ایک پہاڑ ہے شام اور یمن کے
بستر و جہنم کو قریب) اپنے پوچھا یہ کونسی ٹیکری ہے لوگوں نے کہا یہ شاکی ٹیکری ہے آپ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں پر سن

بن مثنیٰ علیہ السلام کو وہ ایک منہر اوٹنی گٹھی ہوئی پر سوار ہیں اور ایک جبینہ ہنر میں بالون کا اوٹنی اوٹنی غلبہ
 کی ہے اور وہ لبیک کہتے ہیں مثنیٰ نے کہا غلبہ سے مراد لبیت ہے (یعنی کھجور کے درخت کی چھال) **ف**
 قاضی عیاض نے کہا اکثر روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پیغمبروں کو معراج
 کی رات دیکھا اور یہ امر تفسیر کر کے ساتھ ابو العالیہ کی روایت میں ابن عباس سے موجود ہے اور ابن سبب
 کی روایت میں ابوسہرہ سے مگر اوس میں لبیک کہتے ہیں کہ ذکر نہیں ہے اب اگر کوئی کہے کہ یہ پیغمبر تو مر گئے اور
 وہ آخرت میں گئے اب لبیک کیسے کہتے ہیں اور جہ کیسے کرتے ہیں وہ تو عمل کے نزدیک مقام نہیں تو ہمارے مشائخ
 ہم نے اس کے کئی جواب نکالے ہیں ایک تو یہ کہ پیغمبر شہیدوں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی افضل ہیں
 ایسے شہید زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس تو کیا بعید ہے کہ وجہ کریں یا نماز پڑھیں جیسے دوسری
 حدیث میں وارد ہے اور جہانگ ان سے ہوسکر خدا سے اور نزدیک حاصل کریں اور گو وہ مر گئے پر ابھی تک
 دنیا ہی میں ہیں جو عمل کا مقام ہے البتہ جب قیامت ہو جاوے گی اور دنیا کی مبادی ختم ہو جاوے گی اوس وقت بھی
 ختم ہو جاوے گا دوسرے یہ کہ آخرت کا عمل ذکر اور دعا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ تو انہیں دیکھا تھا کہ **لَا تَمُوتُ وَتُحْيٰی**
سُكْرًا تیسرے یہ کہ شاید یہ خواب ہو کسی اور رات میں سوا معراج کی رات کہ جیسے ابن عمر کی روایت میں ہے کہ
 رہا تھا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھ کر طواف کرتے ہوئے اور بیان کیا فقہ عیسیٰ علیہ السلام کا جو قسمیہ کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پیغمبروں کی زندگی کا حال کہلایا گیا بطور تشبیل کے کہ انکا حج کیا تھا اور لبیک کہتے
 تھے اس لیے کہ خود آپ نے فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ علیہ السلام اور گویا میں دیکھ رہا ہوں علیہ
 علیہ السلام کو اور گویا میں دیکھ رہا ہوں یونس علیہ السلام کو یا یحییٰ بن یونس علیہ السلام کی اس بات کو جو وحی
 کی گئی آپ کی طرف ان پیغمبروں کی کیفیت احوال سے اگرچہ آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو تمام ہوا
 کلام قاضی عیاض کا (نودی) **عَنْ** اَبِي عَیْسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَمَرَّ بِکُنَاوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا اَدَا اَلَا اَذِیْقَ قَالَ فَقَالَ کَا فِی
اَنْظُرْ اِلٰی مُوَسِّیْ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَذَکَرْنَا لُوْثَ وَشَعْرَةَ شَيْثَانَ لَمْ یَحْفَظْہٗ دَاوُدُ وَاضْعًا اَصْغَرَ
فِی اُذُنِہٖ لَمْ یَجُوْا اِلَّا اللّٰہُ بِالْاَسْلَمِیَّةِ مَا کَانَ بِهٰذَا الْوَادِیِّ قَالَ ثُمَّ سَمِعْنَا حَتّٰی اَنْکَبَا عَلٰی نَبِیِّہٖ
فَقَالَ اَوْ ثَبِیْہٖ ہٰذِہٖ قَالَا هَرَشِیْ اَذَلْتُ فَقَالَ کَا فِی اَنْظُرْ اِلٰی یُوْنُسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی
نَانٍ حَمْرًا عَلَیْہِ جُبَّةٌ صَوْبُہٗ خَطْمُ نَاثِیْہٖ خَلْبَہٗ سَمَا اِیْحَدُ الْوَادِیِّ مُکِیَّاً مَرَّجِبَ

عبداللہ بن عباس کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاکر کہ اور مدینہ کے پہنچیں ایک آدمی بر
گندہ و آتپے پر چہا یہ کون سی راوی ہے لوگوں نے کہا وادی ازرق آپ فرمایا گو یا میں دیکھ رہا ہوں ہرے
علیہ السلام کو یہ بیان کیا ان کا رنگ اور بالوں کا حال جریاد نرٹا وادو بن ابی ہبہ کو (جو راوی ہرے ہیث
کا) اور انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ رہیں اور خدا کو پکار رہے ہیں آواز سے لبیک کہہ کر اس راوی میں سہارا
رہے ہیں عبداللہ نے کہا ہر ہم جیسے بیان تک کہ ایک ٹکڑی پر آئے آپ فرمایا یہ کون سا ٹکڑہ ہے لوگوں نے کہا
ہر ش کا یا لغت کا آپ فرمایا گو یا میں دیکھ رہا ہوں یونس علیہ السلام کو ایک سرخ اونٹنی پر ایک صوف کا
پنہ ہوئے اور انکی اونٹنی کی ٹیل کھجور کے چہال کی ہر اس راوی میں لبیک کہتے ہوئے جا رہے ہیں **عَنْ**
عُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَرِهَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَكُونَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ كَافِرًا
قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَأَنْظَرُوا إِلَى صَلَاحِهِمْ
وَأَمَّا مُوسَى فَكَبَّلَ أَدَمُ جَعَلَ عَلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ مَخْطُومَةٍ كَانَتْ فِي أَنْظَرِ الْكَلْبِ إِذَا اخْتَلَعَ
فِي الْوَادِي يُكَيِّئُ تَرْجَمَهُ مجاہد روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھتے تھے لوگوں نے ذکر کیا
وہاں کا اور کہا کہ اس کے دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر کا لفظ لکھا ہوگا ابن عباس نے کہا یہ تو میں نے نہیں
سنا لیکن آپ فرمایا ابراہیم تو ایسے ہیں جس پر تم اپنے صاحب کو دیکھتے ہو (یعنی میری مشابہت میں)
میں) اور موسیٰ ایک شصت تین گندم رنگ گھونگر بال والو یا گھٹھو ہوئے بدن کے سرخ اونٹ پر سوار ہیں
جسکی ٹیل کھجور کی چہال کی ہے گو یا میں انکو دیکھ رہا ہوں جب اوڑھتے ہیں وادی میں تو لبیک کہتے
ہیں **عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ الْإِنْبِيَاءُ فَأَذَا أَمْرًا**
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَضَرَبَ بِنِ الْبِجَالِ كَأَنَّكَ مِنْ رِجَالِ شُعْبَةَ وَذَاتُ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَأَذَا
أَقْرَبَ مِنْ ذَاتُ عَيْسَى بِنِ شَيْبَةَ عَزْرَةَ بِنِ مَسْعُودٍ وَذَاتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَذَا أَقْرَبَ
مِنْ ذَاتُ عَيْسَى بِنِ شَيْبَةَ كَمَا حَبَبُكُمْ يَفْنَى نَفْسُهُ وَذَاتُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَذَا أَقْرَبَ
مِنْ ذَاتُ عَيْسَى بِنِ شَيْبَةَ كَذَلِكَ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ زُهَيْرٍ دَحِيَّةُ بِنِ خَلِيفَةَ تَرْجَمَهُ مجاہد روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے لائے گئے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام تو بچہ بیچ کے آدمی
تھے (یعنی نہ بہت موٹے نہ بہت دلیبے گول بدن کے تھے) یا بلکہ بدن کے کم گوشت جیسے سست و بڑھ
(ایک قبیلہ ہے) کے لوگ ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو میں سب سے زیادہ آ

مشابہ بن سعد کو بتا ہوں اور میں نے دیکھا ابراہیم علیہ السلام کو سب زیادہ ان کے مشابہ بہار
 صاحب ہوں (آپ نے اپنے تئیں فرمایا) اور میں نے دیکھا جبریل علیہ السلام کو (آدمی کی صورت میں)
 سب زیادہ مشابہ ان کے جبریل اور ابن مہرک روایت میں ہے جبریل بن خنیسہ کہیں نے فرمایا
 قَالَ قَالَ لَمْ يَخُصَّ اللَّهُ عَلَيْهِ سِتْرٌ سَجِينٌ أَسْرَى لِي لَيْتُ مُلَانِي عَلَيْهِ إِلَّا لَمْ تَنْفَعْنِي لَيْتُ لَمْ
 اللَّهُ عَلَيْهِ سِتْرٌ فَإِذَا أَجَلَ حَيْثُ قَالَ مُصَنِّعٌ لِي لَيْتُ لَمْ يَكُنْ مِنْ رِجَالِ مَشْنُودَةٍ قَالَ وَ
 لَيْتُ عَلَيْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَعَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ سِتْرٌ قَالَ فَإِذَا رَجَعْتَ أَحْمَدُ كَأَنَّكَ خَوِجٌ
 مَرْدُودٌ بِأَسْ بَعِيضِ الْحَبَاءِ قَالَ وَرَأَيْتُ أَبْرَهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآتَا أَشْبَهُهُ وَكَذَلِكَ بَعِيضُ الْقَائِمِ
 يَا كَلْبَ بْنَ زَيْدٍ حَمَاكَيْنِ وَفِي كَلْبِ خَوِجٍ خَمْرٌ تَقِيلُ وَفِي خَمْرٍ أَتَيْتُ وَكَانَتْ أَلْبَنَ كَلْبِ
 فَقَالَ هَذِهِ لَفِظَةٌ أَوْ أَصْبَتْ أَنْتَ لَفِظَةٌ مَرَاتِمُكَ تَوَلَّيْتُ لَفِظَةً عَوَدَتْ لَمَّا تَكُ مَرْمِجٌ
 ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کو معراج ہوا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو ملا ہوں
 نے آدمی صورت بیان کی میں طیال کرتا ہوں آپ نے فرمایا (یہ شک ہے روای کو) وہ یعنی جبریل ہے
 سیدہ بان الی یہ میرے مشنودہ کے لوگ جبریل اور فرمایا کہ میں نبی علیہ السلام کو ملا ہوں آپ نے
 انکی صورت بیان کی وہ سیانہ فارسی ہے سرخ رنگ جسے ابھی کوئی حمام سو نکلا (یعنی اسے تروترو اور خوش رنگ
 ہے) اور آپ نے فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام کو ملا تو میں انکی اولاد میں سب زیادہ ان سے مشابہ ہوں
 ایک روایت میں موسیٰ علیہ السلام کی نسبت ضرب لفظ آیا ہے یعنی برگرفت اور دوسری
 روایت میں مصطرب کا سینہ کم گوشت تو دونوں میں تضاد ہے افاضی عباس نے کہا کہ مصطرب کی تش
 میں آدمی کو شک ہے تو صحیح وہی ضرب کی روایت ہے اور نوری نے کہا انھارض نہیں اس کے ضرب کے معنی لغت میں
 بلکہ کم گوشت کے ہیں آئے ہیں ابھی ابن سکیت اور صاحب جمل اور زبیدی اور جہری نے کہا ہے اور
 عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت اس روایت میں ہے کہ انکار رنگ سرخ رہتا اور ابن عمر کی روایت میں ہے کہ وہ
 گندم رنگ ہے اور بخاری نے ابن عمر سے نقل کیا کہ انہوں نے سرخ رنگ کا انکار کیا بلکہ قسم کھائی کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو سرخ رنگ نہیں فرمایا اور یہ راوی کا شبہ ہے و شاید احمر کے لفظ کا
 حضرت آدم مراد ہو اور گندمی صرف نہ ہو بلکہ گندمی اور سرخ کے بیچ میں ہو اور یہ جو حدیث میں ہے جیسے
 حمام سے ابھی کوئی نکلا تو یہ خیال اس کے لفظ کا ترجمہ ہے اور وہ کاس دس سے مشتق ہے جس کے معنی نہ

میں چہا نا اور یہاں یا حمام مراد ہے یا غار اور ترخانہ اور طلب یہ کہ ان کا رنگ روپ یا تہا جیسو ابھی
 کسی چیز کو اندر سو نکالیں جب پھر وہ پڑ پڑی ہو اور گرد و غبار نہ لگا ہو **فت** آپ نے فرمایا پھر سرہ پیاس دو
 برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب اور چہرہ سو کہا گیا جسکو چاہو پسند کرو میں نے دودھ
 کا برتن لے لیا اور دودھ پیا اوس نے کہا (یعنی اوس فرشتہ نے جو یہ دونوں برتن لیکر آیا تھا) تمکو راہ ملی
 فطرت کی یا تم پہ پڑ گئے فطرت کو (اوسکی تفسیر اور پرکڑ چکی) اور جو تم شراب کو اختیار کرتے تو تمہاری
 ہمت گمراہ ہو جاتی ہے **ف** بیخساری ہت جیسو یہود اور نصاریٰ کے سب گمراہ ہو گئے اب نصاریٰ
 کا یہ حال ہے کہ اون میں بہت فرقے ہیں پرچہ فرقہ سب میں اچھا خیال کیا جاتا ہے یعنی پروٹسٹنٹ وہ
 بھی حماقت میں گرفتار ہو اور دین کی پہلی اصل یعنی توحید ہی کو نہیں سمجھتا مسلمانوں میں اگرچہ بہت
 گمراہ فرقے ہیں اور ہزاروں لاکھوں اور عین نصاریٰ کی طرح سچی توحید پر قائم نہیں شرک میں گرفتار ہیں
 پر ایک فرقہ انکا توحید اور اتباع سنت میں نہایت مضبوط ہے اور وہ ہمیشہ قائم رہیں اگرچہ دین کو دشمن اُس
 بڑا کڑی دشمن بن گیا خدا کا مددگار ہے **حکم** عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 أَرَأَيْتَ لَيْكَلَةٌ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتَ رَجُلًا أَدَمَ كَأَحْسَنِ أَتَابِي بْنِ آدَمَ مِنَ الْجَالِ مِنْ أَدَمَ الرَّجُلِ كَلَيْتَةٍ
 كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ الْيَمْرِ قَدْ رَجَلَهَا فَيَحْيَى نَقَطُ مَاءٍ مُنْكَتَا عَلَى رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا عَوَاتِقِ
 رَجُلَيْنِ يَطْوُونَ بِالْبَيْتِ فَكَلِمَتٌ مِنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَيْمُ مِنْ مَنِيْمٍ عَلَيْكَ الشَّكْرُ فَمَنْ إِذَا نَا
 بِرَجُلٍ جَعَلَ قَطْطُ أَحْوَرِ الْعَيْنِ الْيَمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنُهُ طَائِفَةٌ فَكَلِمَتٌ مِنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا
 الْمَيْمُ مِنَ الدَّجَالِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا جبکہ ایک نے ات
 دکھلایا وہا کہ میں کہیے کے پاس ہوں میں ایک آدمی دیکھا گیا ہوں رنگ جیسو کہ تو نے بہت اچھی کہہ دیں تاک
 کے آدمی دیکھے ہوں اوس کہند ہوں تاک بال میں جیسو تو نے بہت اچھ کہہ دیں تاک کہ بال دیکھو ہوں اور بالوں
 میں گنگاہی کی ہے اون میں ہوں بانی ٹیک رہا ہے (یعنی اون میں بڑی اور تازگی ایسی ہے جیسے ان بالوں میں
 ہوتی ہے جو بانی بہرے ہوں یا حقیقت اور میں ہوں بانی ٹیکتا ہے) اور نیکہ دیے ہو و آدمیوں پر یاد واد
 کے کہند ہوں پر اور طوات کر رہا ہے کہہ کا میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ سیدہ میں بیٹے مریم کے
 علیہا السلام **فت** قاضی عیاض نے کہا اگر یہ قصہ بیداری کا ہے تو یہی کوئی شخصال نہیں اسلیو کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام زندہ اور سلاست ہیں پھر طوات کرتے میں کیا استبعاد ہے اور اگر یہ خواب کا قصہ ہے جیسو میں

ابن عمر کی روایت سے معلوم ہوتا ہے تو اس میں وہی تاثرات ہیں جو ادرک بن زین اور طاہر بن سہل کہتے
 خواب کا تفسیر اس لیے کہ اس میں دجال کا طواف کرنا بھی مذکور ہے حالانکہ حدیث صحیح میں درود ہے کہ دجال کمر
 اور مدینہ میں نہیں جاوے گا اور ایک کی روایت میں ہے دجال کے طواف کا ذکر نہیں اور شاید کہ حسرت کہ اور مدینہ
 کی دجال پر اس نے کوسا ڈھنسا دیا وہ شاد کرے گا اور سچ حضرت عیسیٰ کو بھی کہتے ہیں اور دجال کے
 بھی لیکن حضرت عیسیٰ کو سچ کہتے کیونکہ میں علماء کو شکاف ہے و احدی نے کہا ابو عبیدہ اور لیث نے کہا کہ سچ
 کی اصل عبرانی زبان میں شیخ ہے پھر عربوں نے اسکو بدل کر سیم کر دیا جیسے سگو کی اصل اسکی عبرانی زبان میں سگو
 یا سیشا ہے اس صورت میں یہ لفظ مشتق نہ ہو گا لیکن جو یہ علماء کے نزدیک شفق ہے ابن عباس سے منقول ہے
 کہ انکو سچ اس لیے کہتے تھے کہ جب وہ کسی بیابان پر سفر کرتے تھے تو تہہ پہرے تو وہ تندرست ہو جاتا اور اسہلیم
 اور ابن اعرابی نے کہا سچ کہتے ہیں صدیق کو اور بعضوں نے کہا اسلیو کہ انکو طوس و دونوں پائون کے صاف اور
 برابر تھے یہ میں گہرا تھا اور بعضوں نے کہا اسلیو کہ وہ اپنی مان کے پیٹ سے تیل لگے سو عمر پیدا ہوئے تھے اور بعضوں
 نے کہا اسلیو کہ برکت ان پر پوری گئی تھی جب وہ پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا اسلیو کہ اللہ نے ان پر ناسخ پیرا تھا
 یعنی خوب صورت پیدا کیا تھا اور اسکو اور وہ ہیں ہی بیان کی ہیں۔ اور دجال کو اسلیو سچ کہتے ہیں کہ اس کی
 آنکھیں میٹھی گئی ہیں یا اسلیو کہ وہ کاٹا ہے اور کہ نیکو سچ کہتے ہیں یا اسلیو کہ وہ ساری زمین پر پہرے اپنے ٹخنوں کے
 وقت میں (نودی) **ف** پھر میں نے ایک شخص دیکھا کہ نگرہاں والا بہت گہرا نگرہاں وہی انکھ کا کاٹا اسکی
 کان انکھیں پر ہوا انکو میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں کے کہا یہ سچ دجال ہے (خدا اسکو شر سے ہر مسلمان کو بچا دے)
عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْهُ رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا بَيْنَ ظَهْرَيْنِ النَّاسِ
 الْمَسِيحُ الدَّجَالُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِالْخَوْدِ الْإِنْسَانِيَّةِ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ أَعْوَدُ عَيْنٍ
 الْيَمْنَى كَانَتْ عَيْنُهُ عَيْنَهُ كَانَتْ عَيْنَهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الْإِسْكَةَ
 فِي النَّكَامِ عِنْدَكَ أَلَمْ تَعْبَهُ فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمَرُ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنْ أَدْمَرِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ رِمَتْهُ يَمِينُ
 مَتَكِبِيهِ رَجُلٌ الشَّعْرُ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاجْعَالِيكَ يَدِي عَلَى مَنْكِبِي كَجَلْدِي وَهُوَ يَدِينُهُمَا يَطْوُو
 بِالْمَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَرَأَيْتُ رَأْسَهُ رَجُلًا حَجْدًا فَطَاطَا أَعْوَدُ عَيْنٍ
 الْيَمْنَى كَأَشْبَهٍ مِنْ رَأْسِهِ مِنَ النَّاسِ بَابِ قَطْنٍ وَاجْعَالِيكَ يَدِي عَلَى مَنْكِبِي كَجَلْدِي يَطْوُو
 بِالْمَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ مَرْحُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَوَاهُ رُوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

شخص کو شرک کر کے اللہ کے ساتھ باقی تمام تباہ کر تیرانے لگا ہوں کو **وقت** سینہ اور بڑے بڑے
 کبیر گناہوں کو اور طلب یہ ہے کہ جو شخص اس امت میں سے ہو اور وہ شرک میں گرفتار نہ ہو تو وہ ہمیشہ جہنم
 میں نہیں پڑے گا بلکہ کسی نہ کسی میں ضرور بخشا جائیگا اللہ یہ مراد نہیں ہے کہ اسکو عذاب بالکل نہ ہو گا کیونکہ اللہ مخصوص شرعیہ
 اور اجماع است سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ بعض موحدین کو جو گناہگار ہونگے عذاب یا جاوید یا احتمال ہے
 کہ یہاں بعض خاص لوگ مراد ہوں جنکو سب گناہ بخشدیے جاویں گے اور انکو بالکل عذاب نہ ہوگا۔ یا اللہ تو اپنے
 عنایت اور کرم سے ہمدان لوگوں میں سے کر دے اور ہمارے گناہوں کو بخشدے اور جیسا تو نے ایشاک ہکو شرک
 سے بچا لیا ہے ویسا ہی ظالمہ بھی ہمارا توحید پر کر اور مست مبتلا کر ہکو شرک میں بیشک تر سب اختیار کرے گا
 ہے **باب** مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ ذَرَأْنَاهُ نَحْنُ كَذَلِكَ وَهَلْ نَرَى الْإِنْسَانَ إِلَّا ابْتِغَاءً لِّوَجْهِهِ
 وَتَكْلُفٍ لِّكَلِمَةٍ لَّا تَنْفَعُهُ وَلَا ضَرَارٍ لَهُ لَئِذَا قَالَ لِقَوْمِهِ اصْبِرُوا عَلَى آلِهِمْ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَاصْبِرْ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ جہانہ کو معراج کی رات میں دیکھا تھا یا نہیں **ف** قاضی عیاض نے
 کہا سلف اور خلف نے اختلاف کیا ہے اس امر میں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ جل شانہ
 کو معراج کی رات میں دیکھا تھا یا نہیں تو حضرت عائشہ نے انکار کیا ہے دیکھو کہ جیسو خود اس کتاب
 میں اور شروایت ہے اور ایسا ہی منقول ہے ابو ہریرہ اور ایک چاعت صحابہ سے اور وہی مشہور ہے ابن مسعود
 سے اور سیطرف گئی ہے ایک چاعت محدثین کی اور مشکلیں کی اور ابن عباس سے یوں روایت ہے کہ
 آپ اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور ایسا ہی منقول ہے ابو ذر و کعب سے اور حسن بصری اس بات کی شہادت
 ہے اور ایسا ہی مروی ہے ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور امام احمد بن حنبل سے اور اصحاب مقالات نے امام ابو
 الحسن اشعریؒ کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور ہمارے بعضے مشائخ نے اس مسئلہ میں
 توقف کیا ہے اور کہا ہے کہ دیکھنے پر کوئی صاف دلیل نہیں لیکن دیکھنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا
 میں ممکن ہے اور حضرت موسیٰؑ کا درخواست کرنا دیدار کے لیے وہی دلیل ہے مکان کی اسلیو کہ نبی اس امر کی
 درخواست کیے کر لیا جو اللہ تعالیٰ کی نسبت محال ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 نے حق تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں اور قاضی ابو یوسف نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ اور ہمارے پیغمبر علیہما السلام دونوں نے
 حق تعالیٰ کو دیکھا ہے اس سیطرہ علماء نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حق تعالیٰ سے کلام کیا ہے معراج کی رات کو بلا واسطہ یا نہیں اور شہری اور کچھ چاعت

کے نزدیک کلام کیا ہے اور بعضوں نے اس قول کی نسبت دی جعفر بن محمد اور ابن مسعود اور ابن عباس کی طرقت
 اسی طرح علمائے اختلاف کیا ہے اس آیت کے معنوں میں **مَنْ كَفَرَ فَاُكْفِرْ لَهُ** یعنی پہنزدیک ہوا اور اوڑ آیا
 اور بعضوں نے کہا یہ نزدیک ہونے کا کلام ہے یا سدرۃ المنتہی سے اور ابن عباس اور حسن اور محمد
 بن کعب اور جعفر بن محمد وغیرہم سے منقول ہے کہ یہ نزدیک ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا کی غرض سے
 ہے اس صورت میں نزدیک ہونے کی تاویل کرنا چاہئے گی اور مراد قریب یہ ہوگی کہ خدا کی بزرگی آپ پر ظاہر
 ہوئی اور انوار معرفت کھل گئے اور غیب کے اسرار معلوم ہو گئے اور قاب قوسین اور ادنیٰ کی ہی تاویل
 کرنا ہوگی اور ایسی ہی تاویل کجاوے کی اور حدیث میں کہ جو شخص ایک بالشت مجھ سے نزدیک ہوتا ہے
 میں ایک فہتاس سے نزدیک ہوتا ہوں تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا اور لیکن صاحب تحریر نے تو یہی اختیار کیا
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدای غرض سے کو دیکھا اور کہا کہ اس امر پر بہت سی دلیلین ہیں پریم اور نبی
 محبت لائے ہیں جو قومی میں ایک حدیث ہے ابن عباس کی انہوں نے کہا کیا تم تعجب کرتے ہو اس بات سے
 کہ ظلت ابراہیم کہلی ہو اور کلام موسیٰ کو اور دیدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عکرمہ سے روایت ہے ابن عباس سے
 سوال ہوا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے انہوں نے کہا مان اور شعبہ سے باسنا و منقول ہے کہ
 انہوں نے قتادہ سے روایت انہوں نے انس سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور حسن قسم کہا کہ
 تھے اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے اور اصل باب میں حدیث ہے ابن عباس کی
 اور ابن عباس عالم ہیں اس استقامت کو اور مشکل مسائل میں لوگ ان کی طرف رجوع کرتے تھے ابن عمر نے اس
 مسئلے میں انہی کی طرف رجوع کیا اور ان کے پوچھا یہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے انہوں نے
 لے کہا مان دیکھا ہے اور حدیث حضرت عائشہ کی حاضر نہیں کرنی کیونکہ حضرت عائشہ نے یوں نہیں کہا کہ
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے میں نے نہیں دیکھا اپنے پروردگار کو بلکہ انہوں نے
 اپنی رائے بیان کی ان آیتوں پر خیال کر کے **وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكْفُرَ أَشْيَاءَ مَا يَكْفُرُ الْفُلُوكَ وَمَا يَكْفُرُ الْفُلُوكَ**
رَسُولًا أَوْ لَكَ مُبْرِكًا وَلَا تَبْصَارًا اور صحابی جب کوئی بات کہو اور دوسرے صحابہ اس کی مخالفت ہوں تو اس کا قول حجت
 نہیں ہے اور جب صحیح ہو گئیں رسول اللہ بن عباس سے دیدار کے اثبات میں تو ضرور یہ ثابت کرنا ہوا اس لیے
 کہ یا عقل سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور ہر سننا شائع سے اور یہ کوئی نہ سمجھو کہ ابن عباس نے بھی اپنی رائے سے حاجت نہ
 سے دیدار کا ثبوت کیا معمر بن شداد نے کہا جب اختلاف بیان کیا گیا حضرت عائشہ اور ابن عباس کا روایت الہی میں

[illegible]

اس لیے ٹھیک ہے کہ توقف کیا جاوے جب تک دلیل قائم نہ ہو اور میں یہ نہیں کہتا کہ دیدار الہی واجب نہیں بلکہ
کلام اس میں ہے کہ آیا دیدار ہوا یا نہیں اور حدیث موقوف اس باب میں حجت نہیں ہو سکتی جب اس کے خلاف
دوسری حدیث موقوف ہو اور یہ مسئلہ عقل اور اجتہاد سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ سماع چاہیے رسول
الہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہاں پر کوئی سماع مرفوع نہیں ہے انتہی مختصر **کحل المصاب**
قال سألته زَيْنَ بْنَ جُبَيْنٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ذَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَدَاكُنِ قَالَ أَخْبَرَنِي
ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرِيهًا شَدِيدًا
جَنَاحَ تَرْجَمَةٍ سَلِيْمَانِ شَيْبَانِي سے روایت ہے میں نے زید بن جبش و بھوپا اس آیت کو دکھان فاب
قَوْسَيْنِ اور آؤنے یعنی پھر یہ گیا فرق دو کمان کا یا اس سے بھی نزدیک اور انہوں نے کہا مجھے سو عبد اللہ
بن مسعود نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا ان کے
چہرہ سو بارونہ **ف** یعنی ان کی اصلی صورت پر دیکھا درنہ اور شکلوں سے توان کو ان شراب دیکھا کرتا
تھے عبد اللہ بن مسعود وہی جو اس حدیث کے راوی ہیں ثبے عالم میں اس است کہ معارض ہے انکا
قول عبد اللہ بن عباس کے قول کے نووی نے کہا عبد اللہ بن مسعود کا یہی مذہب ہے کہ مراد اس آیت سے
جبریل ہیں لیکن اکثر مفسرین اس طرف گمراہ ہیں کہ مراد جبریل سے دیکھنا حق سبحانہ و تعالیٰ کا ہے پہلے
لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا اپنے پروردگار کو اپنے دل کی آنکھ سے دیکھا اور بعضوں
نے کہا ظاہر کی دونوں آنکھوں سے دیکھا امام ابو الحسن واحدی نے کہا یہ بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دیدار الہی کا معراج کی رات میں ابن عباس اور ابو ذر اور ابی ہریرہ نے کہا کہ اپنے
خدا تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھا اور یہ دیکھنا حقیقت صحیح دیکھنا تھا اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ایک آنکھ پر
دل میں پیدا کر دی یا دیکھنے کی قوت دل میں ڈال دی اور آپ نے دیکھ لیا جیسے آنکھ سے دیکھتے ہیں
ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ آپ نے انہی ظاہر کی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کو دیکھا اور
یہی قول ہے **النَّاسُ أَمْرٌ مَرَّةً وَاحِدَةً** اور بیچ کا (نووی) **حَدَّثَنَا اللَّهُ قَالَ مَا كُنَّا**
أَلْفُوا كَمَا دَرَأَى قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ كَهُ سَبْتًا شَدِيدًا جَنَاحَ تَرْجَمَةٍ عبد اللہ بن مسعود نے
کہا یہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا **كَذَٰلِكَ أَلْفُوا مَا رَأَى** یعنی جو وہ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا مراد اس کے
جبریل علیہ السلام کا دیکھنا ہے آپ نے دیکھا ادن کو ادن کے چہرہ سو (۶۰۰) جسکھ تہ

فَقَالَتْ اَدُلُّكُمْ سَمْعَ اَنْتَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُ مُرَاكَبًا وَهُوَ يُدْرِكُ
 الْاَبْصَارَ وَهُوَ الْاَلْوَيْفُ الْخَبِيْرُ اَدُلُّكُمْ سَمْعَ اَنْتَ اللّٰهُ يَقُوْلُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُخَلِّصَهُ
 اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ زَادٍ اَوْ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا اِلَى قَوْمٍ اِنَّكَ عَلٰى حَكِيْمٍ
 قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ
 فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْغُرْبَةَ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
 رَّبِّكَ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَكَ قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ اِنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُوْنُ
 فِي غَيْبٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْغُرْبَةَ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
 وَالاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ رَجَعْتُ مَسْرُوْمَةً وَرَوَيْتُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَ اَنْ تَبْصُرَ عَالَمَهُ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْتُ اَبُو عَالَمَهُ (يَكْنِيَتْ هِيَ مَسْرُوْمَةٌ) كِي ثَمِيْنٌ بَاتِيْنٌ هِيْنَ
 جَوْكُوْنِيْ اَوْنٌ كَا فَاكُلٌ مِوَاْسُ نِيْ ثُرَا جَوْثٌ بَانْدُ خَا بِرِيْنِيْ نِيْ كَمَا وَهْ ثَمِيْنٌ بَاتِيْنٌ كُوْنُ سِيْ هِيْنَ
 اَنْهَوْنِيْ نِيْ كَمَا اَزْ اَكِيْبِيْ هِيْ جَوْكُوْنِيْ سَجِيْ كِيْ حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ صَلَوَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ اَبُوْ رُبٍّ كُوْ دِكِيْهَا
 اَوْسِيْ نِيْ ثُرَا جَوْثٌ بَانْدُ خَا مَسْرُوْمَةٌ نِيْ كَمَا مِيْنٌ كِيْ لَكَ اَنْ تَبْصُرَ عَالَمَهُ
 نِيْ كَمَا اَسِيْ اَمُّ الدُّوْنِيْنِيْ وَرَا جِيْجِيْ بَاتِيْ كَرْنِيْ وَرَا اَوْ رَحْلِيْ مِيْ كُوْ دِكِيْ اللّٰهُ تَعَالٰى نِيْ نِيْ هِيْ
 فَرَا يَا وَ لَقَدْ رَاَهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِيْنِيْ وَلَقَدْ رَاَهُ نَزْلًا اُخْرٰى حَضْرَتِ عَالَمَهُ نِيْ كَمَا اَسِيْ اَمُّ الدُّوْنِيْنِيْ سَبِيْ
 سِيْ سَبِيْ مِيْنِيْ نِيْ اَنْ اَتِيُوْنِيْ كُوْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَوَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيْ بُوْجِيْ اَبُوْ نِيْ فَرَا يَا مِرَاوَا
 اَتِيُوْنِيْ مِيْنِ حَضْرَتِ جِبْرِئِيْلٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِيْنِيْ مِيْنِيْ اَنْ كُوْ اَنَكِيْ اَسْلٰى صَعْدَتِيْ بِرَبِّيْنِيْ دِكِيْهَا سُوْ
 بَارِكِيْ جَا كُوْ اَنْ اَتِيُوْنِيْ مِيْنِيْ هِيْ مِيْنِيْ دِكِيْهَا اَكُوْ دِيْ اَزْ رِيْ سِيْ جِيْ اَسْمَانِيْ سِيْ اَوْرَانِيْ
 ثَمِيْنٌ وَتُوْنِيْ كِيْ ثُرَا مِيْ نِيْ اَسْمَانِيْ سِيْ زَمِيْنِيْ تَاكِيْ رُوْ كُوْ دِيْهَا ثَمِيْنٌ حَضْرَتِ عَالَمَهُ نِيْ كَمَا كِيْ اَزْ
 نِيْنِيْ سَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَرَا مَا هِيْ لَا تُدْرِكُ اَلَا نَقْبَارُوْهُ وَهُوَ يَزِيْرُ كُوْ اَلَا نَقْبَارُوْهُوَ الْاَلْوَيْفُ الْخَبِيْرُ كُوْ دِيْهَا
 نِيْنِيْ سَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَرَا مَا هِيْ نَا كَانِيْ لِبَشَرٍ اَنْ يُخَلِّصَهُ اَلَا وَحْيًا اَوْ مِنْ زَادٍ اَوْ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا
 عَلٰى حَكِيْمٍ مَكِيْ **ف** پھلی آیت سورۃ النعام میں ہے (۱۳۷) رکوع میں ترجمہ اسکا یہ ہے کہ جو
 نہیں پاسکتی انہیں اور وہ پاسکتا ہے انہوں کو اور وہ پیدا جاتا ہے خبردار۔ اور دوسری
 آیت شوری (۵) رکوع میں ہے ترجمہ پوری آیت کا یہ ہے کہ کسی آدمی کی حد نہیں کہ

اوس سے بائیں کرے اللہ مگر اشاری سے باہر ہو کے پیچھے ہو جائیجے کوئی پیغام لانیوالا پہر پہونچا کر
 وہ اس کے حکم سے جو چاہے وہ سب سے اوپر پہونچتوں والا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پرین
 کہنا درست ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور طرف بن عبد اللہ نے ایسا کہنا مکروہ جانا ہے اور کہا ہے
 یون کہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مست کہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پر طرف کا یہ قول مخالف ہے صحابہ انہیں
 کے فعل کے صحیح اور محتاط یہی ہے کہ دونوں طرح کہنا درست ہے اور یہی قول ہے اگر مکہ سلف اور خلف کا
 اور خود قرآن میں موجود ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْغَيْبِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ
 ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ فَلَهُ عِشْرُونَ مِائَةً اَوْ جِزْءًا
 نِسْفَ الْاَرْضِ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (دوسری یہ ہے) جو کوئی
 خیال کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب میں کو کچھ چاہا لیا تو اس نے بڑا جھوٹا
 باندھا خدا پر اللہ فرمایا ہے يَا كَذِبًا اَلَمْ نَقُلْ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ
 یعنی اے پیغام پہونچانے والے پہونچا دے جو انرا جھوٹا ہے تو اس کے پاس سے اور جو تو ایسا نہ
 کرے تو تو نے پیغام نہیں پہونچایا (میسرے یہ ہے) جو کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کل ہونیوالی بات جانتے تھے لہذا آئینہ کا حال) تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر اللہ خود فرماتا
 ہے کہہ دے محمد آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کی بات نہیں جانتا سوا خدا کے
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیب کا علم خدا ہی سے خاص ہے اور سوا خدا کے کسی اور کو غیب کا
 علم نہیں پہونچتا ہو یا فرشتہ یا ملی یا صالح یا سلطان یا عارفت اور خود اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
 میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں بیان کی اَلَمْ نَقُلْ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ
 اَلَمْ نَقُلْ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَلَمْ نَقُلْ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ اَنْتُمْ رُسُلُ اللّٰهِ
 اور مجھے دکھ نہ پہونچتا میں تو ایک کہتا ہوں اَنِیْوَالا ہوں اور جب اللہ اور رسول کے بیان سے
 معلوم ہو گیا کہ غیب کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں اب دوسرے کے بیان کی کیا حاجت ہے اللہ
 تعالیٰ ہدایت کرے اور بدعتیوں کو جو غیب کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اور اولیاء
 اور مشائخ کے لیے ثابت کرتے ہیں اور اس پر کوئی دلیل نہیں بلکہ دلیل اوس کے خلاف
 میں موجود ہے خدا جانے ان کی عقلوں پر کھپا مار پڑی ہے اور شیطان ان کو

کہاں اور نہ اگر آتا ہے خدا تعالیٰ ہم کو اور ہر طریقہ کے لوگوں کو ایسے خیالوں سے بچا دے (سراج
الروح) **حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول** وَذَاكَ كَأَنَّكَ وَلَوْ
كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّكَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْكَ لَكُنَّ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا
تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ
اللَّهَ وَتُحْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتُحْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تُحْشَاكَ مِنْهُمْ
داؤد نے اسی حدیث کو روایت کیا جیسے اور پر گزری اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہپانے والے ہوتے تو چہپاتے اس آیت کو اور فرماتے
لَا تَزْنِي أَنْتَ وَلَا الزَّانِي بَعْضُهُمَا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ **فَإِنَّ** آیت سورہ احزاب کا پنجویں رکوع میں ہے ترجمہ اسکا
یہ ہے اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا رہی دے
اپنے پاس اپنی جو رو اور ڈر اللہ سے اور تو چہپا تا تھا اپنے دل میں ایک چیز جو اللہ اس کو کہہ لایا تھا
ہے اور ڈر تا تھا لوگوں سے اور چاہیے اللہ سے زیادہ ڈر تا ہے جب زید تمام رکچکا اور عورت
سے اپنی غرض سمجھنے وہ تیرے نکاح میں دی اسلیو کہ مسلمانوں پر حج نہ ہو اپنی سے پالکوں
کی جو رو ان سے نکاح کرنے میں جب وہ تمام کرین اور ان سے اپنی غرض اور ہے اللہ کا حکم
کرنا۔ مراد اس شخص سے زید بن حارثہ ہے جو بے پالک تھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
انکی بی بی زینب تھیں جو آپ کی بیوی کی بیٹی تھیں جب زید سے انکی نہ بنی تو پہلے اپنے
زید کو بیعت کی پر دل میں آپ کے یہ خیال تھا کہ اگر زید انکو چھوڑ دے گا تو میں ان سے نکاح
کر لوں گا اپنے یہ خیال اپنے دل میں رکھا اسلیو کہ کافر اور منافق بد گوئی انکریں کو محمد اپنے بہو سے
نکاح کرنے کے فکر میں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس امر کو ظاہر کر دیا اور نکاح زینب کا آپ سے
کر دیا اور کافروں کی طعن و تشنیع کو لغو کر دیا اور فرمایا کہ بے پالک در اصل بیٹا نہیں ہے
جو اسکی جو رو داپنے والے پر حرام ہو۔ اس آیت میں چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ
نے بیعت کی اور الزام دیا کہ تو لوگوں سے ڈر تا ہے حالانکہ اللہ سے زیادہ ڈر تا ہے
اور آپ کے دل کی بات کو دیکھو آپ چہپانا چاہتے تھے فاش کر دیا پس اگر آپ کوئی آیت
معاذ اللہ چہپائے تو اسکو چہپاتے **عَنْ** مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ

اِذَا رَأَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهُ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ قُفْتُ شَعْرِي لِمَا قُلْتُمْ
 وَمَسَانِي الْأَنْبِيَاءِ يَلْقَضَتُهُمْ وَحَدِيثُ دَاوُدَ الْفَرَّادِ حَوْلَ تَرْجَمَةِ سُرُوقِ رِوَايَتِ هِرْمِينِ
 اِمَّ الْتَوْنِينَ عَالَمُهُ رُوِيَ بِهَا كَيْدُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ رَبُّهُ كَوَيْدُهَا هِيَ اَوْنَهُنَّ كَيْدُهَا سُبْحَانَ اللَّهِ
 سَبْرِي رِوَيْتِ كَيْدُهُ هِرْمِينِ (اس بات کو سننے پر) اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح لیکن روایت
 دَاوُدِ (جو اور گزری) بڑی اور پوری ہے **حَدَّثَنَا** مَسْرُودٌ قَالَ قُلْتُ لِعَلَّائِيَّةَ كَانَتْ
 تَحْتَهُ تَعَالَى نَعْتُهُ دَنَى فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَنَّى الرُّعْبُدُ مَا أَدْنَى فَالْتَفَتَ
 إِلَيْنَا ذَاكَ جَابِرٌ بَدَّلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجَالِ وَإِنَّا كُنَّا كَأَنَّا فِي
 هَذِهِ الْوَالْتَفَتَ فِي صُورَةِ النَّبِيِّ هُوَ صُورَةُ كَسَدٍ أَوْ السَّمَاءِ تَرْجَمَةُ سُرُوقِ
 رِوَايَتِ هِرْمِينِ نَعْتُهُ سُرُوقِ كَيْدُهُ رِوَايَتِ سُرُوقِ كَيْدُهُ رِوَايَتِ سُرُوقِ كَيْدُهُ رِوَايَتِ سُرُوقِ
 كَوْنِهِنَّ دُكْبَاهُ سُرُوقِ كَيْدُهُ رِوَايَتِ سُرُوقِ كَيْدُهُ رِوَايَتِ سُرُوقِ كَيْدُهُ رِوَايَتِ سُرُوقِ
 إِلَى عَشِيرَةٍ تَأْكُلُ اَوْنَهُنَّ نَعْتُهُ اس آیت سے توجہ فرمیں کہ وہ ہمیشہ آپ کے پاس مردانہ
 کی صورت میں آتے تھے اور اس مرتبہ خاص اپنی اصلی صورت میں آئے تھے اسرار اکتارہ اہل
 کا پہر گیا تھا **ف** اس صورت میں آیت کو سننے پر ہو گئے کہ پہر تو دیکھ ہوا جبریل اور قریب
 اگیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ گیا فاصلہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی نزدیک اور بعضوں نے
 نوٹس سے ذرا عمارت میں آگیا یہ تو سننے پر ہو گا وہ گیا فاصلہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم یعنی آپ
 میں اور جبریل میں اتنا قریب ہو گیا بعد اسکے اللہ نے اپنی بندے کی طرف وحی کی جو وحی
 کہ **حَدَّثَنَا** اَبُو ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَابِ قَوْسَيْنِ
 رَفَعَتْ نَفْسًا كَوْنَهُنَّ اَزَاكَ تَرْجَمَةُ سُرُوقِ رِوَايَتِ هِرْمِينِ نَعْتُهُ سُرُوقِ كَيْدُهُ رِوَايَتِ سُرُوقِ
 سے پوچھا کیا اپنے اپنے پروردگار کو دیکھا آپ نے فرمایا وہ تو نور ہے میں اس کو کہیں دیکھا
ف انور میں نے کہا یعنی حجاب اس کا نور ہے اور سننے پر ہے کہ نور کی وجہ سے میں اس کو
 دیکھ نہ سکا کیونکہ جب نور بہت ہوتا ہے تو آنکھ پر چاچو بند ہو جاتی ہے اور کچھ دیکھ لائی نہیں پاتا
 عرفائے نزدیک اس حدیث کو سننے میں کہ اللہ تعالیٰ علشانہ نور ہے اور ظہور ہے یعنی اسی کی وجہ
 سے سب کی ہستی اور غایب ہے جیسے قرآن میں ہے **اللَّهُ نُورٌ وَالنُّورُ لَمْ يَكُنْ لَمَّا كُنَ الْوَحْدُ**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ

اَبُو بَكْرٍ عَنِ اَبِي حَتْمَةَ وَكَثَرَتْ بَيِّنَاتُ حَدِيثِنَا رَحِمَهُ اَبُو سُوَيْدٍ سَمِعَ رُوَيْتَ اَبِي سَلَمَةَ اَبِي سَلَمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اَمَّا كَثَرَتْ اَمَّا كَثَرَتْ اَمَّا كَثَرَتْ اَمَّا كَثَرَتْ اَمَّا كَثَرَتْ اَمَّا كَثَرَتْ اَمَّا كَثَرَتْ اَمَّا كَثَرَتْ اَمَّا كَثَرَتْ اَمَّا كَثَرَتْ اَمَّا كَثَرَتْ
 سَوَالَاتُ اور اعتنائے بدن کی تہ کاوش سے ہوتا ہے اور خدا متعالے پاک ہو نہ کہن سے وہ صبر یہ کہ سونا
 غفلت ہو اور وہ مثل موت کو ہے اور محتالی پاک ہے اس کے (جہاں تا ہے نرا ذکر اور ادب چا کر تا ہے
 اور کوشش بندوں کے اعمال اور رزاق کے ترے بین نزدیکی نے کہا پیشیل ہے خدا کی تقدیر
 کے ترازو سے تولنے کے ساتھ سراج الودج میں ہے کہ پیشیل نہیں ہے بلکہ حقیقتہ خدا ایسا لی ایسا
 ہی کرتا ہے اور یہی ہے مذہب سلف کا اس قسم کی آیات اور احادیث میں اور پیشیل کے لائق ہے پہلے
 لوگ ہوئے ہیں جبکی بات کا کچھ اعتبار نہیں تھا۔ اوٹھا یا جاتا ہے اور سیطرے رات کا عمل و
 کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے ہے بنو رات میں جو اس کو بندے
 نیک کام کرتے ہیں وہ دوسرا دن گزرنے سے پہلے فرشتے اس کے پاس جھٹٹے جاتے ہیں کہ سیطرے
 دن میں جو کام کرتے ہیں وہ رات گزرنے سے پہلے شام ہے کہ خدا کے پاس لے جاتے ہیں۔ اس
 حدیث سے صاف یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ خدا متعالے جہت فوق میں ہے اور یہی مذہب ہے اہل
 سلف کا رضی اللہ عنہم۔ اور اس کا پردہ نہ ہے۔ نووی نے کہا پردہ لغت میں
 آؤ اور اوٹ کو کہتے ہیں اور یہ نشان ہے اول اجسام کی جو محدود ہیں اور خدا متعالے پاک ہے جہت
 اور محدود سے اس صحت میں پردے سے مراد روکنے والا ہے اور کو دیار سے یعنی نور اس کے دیکھنے
 کا مانع ہے کس لیے کہ نور سے آنکھ چکا چوند ہو جانی ہے سراج الودج میں ہے کہ اس تاویل کی ضرورت
 نہیں بلکہ سلف کا یہ قول ہے کہ جو کچھ شریعت میں آیا ہے اس کو چلانا اسی طرح جیسے آیا اور اس کی
 کیفیت بیان نہ کرنا اور اس میں تاویل اور تعطیل اور تشبیہ کرنا متصرح کہتا ہے کہ تاخیر
 جیسے نووی اور سید طی اور ابن حجر عسقلانی اور طاعلی قاری اور شیخ عبدالحق دہلوی نے پہلے
 مشکوٰۃ کی تقلید کر کے اس قسم کی آیات اور احادیث میں اکثر ایسی تاویلات کی ہیں جو سلف کے
 طریقے کے خلاف ہیں اسی حدیث میں دیکھیے حجاب کی جو تاویل کی ہے وہ اس بنا پر کہ حجاب
 شان ہے اجسام کی حالانکہ ابھی تک یہ امر ہے شریعت سے ثابت نہیں ہوا کہ خدا متعالے جیسے
 پاک ہے پہر اور آثار اور لوازم جسمیت کا کیا ذکر ہے۔ ابوبکر کی روایت میں ہے کہ پردہ ہسکا

کے دیکھنے میں کوئی آڑ نہ ہوگی جنت العدرن میں سوا ایک بزرگی کی چادر کے جو خدا کے موند پر ہوگی
ف پر جب انتقالی اوس چادر کو اپنے موند پر اوٹھا دے گا تو سب سن اوسکو روی مبارک
 کو دیکھیں گے اور اس دیدار سے ایسی خوشی حاصل ہوگی جسکی حد نہیں نہ اسکا بیان ہو سکتا ہے
 تو وہی نے کہا تمام اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے محال نہیں ہے
 اور انہوں نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ آخرت میں مومنین اوسکو دیکھیں گے اور کافر اس نعمت
 سے محروم رہیں گے اور معتزلہ اور خوارج اور بعض حنبلہ نے یہ گمان کیا ہے کہ خدا کو اس کے
 مخلوق میں سے کوئی نہ دیکھے گا بلکہ خدا کا دیکھنا محال ہے عقلاً اور یہ ایک خطائے صریح اور چل
 قبیح ہے کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور سلف است ساریہ امر ثابت ہے کہ آخرت میں مومن
 کو خدا کا دیدار حاصل ہوگا اور احمدیث کو قریب میں صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کیا ہے اور قرآن کی آیتیں اسباب میں مشہور ہیں اور بدعتیوں نے جو اونپر اعتراض
 کیے ہیں وہ بھی اہل سنت کی کلام کی کتابوں میں ان کے جواب سمیت مذکور ہیں اور یہ کہ
 ان کے بیان کرنے کی ضرورت بیان معلوم نہیں ہوتی لیکن دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیکھنا
 تو ہم بیان کر چکے کہ وہ ممکن ہے پرچہ ہر سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ یہ دنیا میں واقع نہ ہوگا اور
 امام ابو القاسم کشمیری نے ابوبکر بن نورک سے نقل کیا ہے کہ اس سلسلہ میں امام ابو الحسن اشعری کے
 دو قول ہیں ایک تو یہ کہ دنیا میں خدا کا دیدار واقع ہوا ہو سکتا ہے کہ اوسکا وقوع نہیں ہوا پہراہل
 حق کا مذہب یہ ہے کہ رویت الہی (خدا کا دیدار) ایک حق ہے جسکو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں
 میں پیدا کر دینا اور اس کے لیے اتصال اور مقابلہ وغیرہ ضرور نہیں اور ہمارے دیکھنے میں
 یہ باتیں اتفاقاً باہمی ہیں نہ یہ کہ دیکھنے کی شرط میں اور شک میں ہے اوس کے کہنے کے دلائل حجت
 بیان کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے یہ لازم نہیں آتا کہ خدا تعالیٰ ایک جہت میں ہو بلکہ
 مومنین اوسکو دیکھیں گے بغیر جہت کے جیسو اوسکو جانتے ہیں بے جہت انتہی سوا امام ابو ابراہیم علیہ
 اللہ تعالیٰ نے سراج الوماج میں لکھا ہے کہ بدعتیوں نے جو کچھ شبہ ہو خدا کی رویت میں کیے ہیں
 ان کے سب جوابات دونوں اماموں کی تصانیف میں موجود ہیں (یعنی امام حافظ شیخ الاسلام
 ابن تیمیہ اور امام حافظ شیخ الاسلام ابن قیم قدس سرہما کی تصانیف میں) اور ہم نے بھی

اول کو اپنی بعض کتابوں میں بیان کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا دیدار و مینا میں تو وہ ممکن ہے پر واقع
 نہیں ہوا لیکن یہ بیداری میں البتہ خواب میں واقع ہوا ہے جیسے ہم نے ریاض المراض اور نقضار
 میں ایک جماعت کھار اور کسے کو نقل کیا ہے یا اللہ تو یہ کہو بھی شرف کر اپنے دیدار سے اور یہ جو
 نوری نے کہا کہ خدا کا دیدار بغیر جہت کے ہوگا جیسے اسکا علم بے جہت ہے یہ مشکلیں کا طریق ہے
 اور اہل حق کا یہ مسلک نہیں ان کے نزدیک تو اس قسم کے مخصوص کو ظاہر ہونے پر رکھنا چاہیے بغیر
 تاویل اور تفسیل کے اور حدیث صحیحہ میں یہ امر موجود ہے کہ خدا کہاں ہے آپ نے پوچھا یہ لوٹتی ہو اور
 ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے اشارہ کیا انگلی سے آسمان کی طرف اسی طرح اسباب میں بہت
 آیات اور احادیث ہیں جن سے خدا کا عذر اور فوقیت علیٰ المخلوقات اور آسمان میں ہونا پاپا جاتا
 ہے یہ یہ قول نوری کا ان کو کیا مناسبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سے اس آدمی پر جو انصاف کرے
 اور تاویل اور تکلف کر دے نہ ہو مقرر حکم کہتا ہو کہ خدا امتعالی ہے کہ یہ جہت خیال کرنا یہ جہم ہے اور
 مستبعد اور مقررہ کا تفسیل ہے در نہ سلف کھار اور اہل حدیث "سب خدا کو جہت فوق میں سمجھتے
 رہے اور حنا بلکہ جہم اللہ کا یہی قول ہے یہ جہت خدا امتعالی ہے ایک جہت میں ہوا تو اسکی رویت ہی
 ایک جہت میں ہو سکتی ہے اور مشکلیں نے جو اب رویت بلا جہت بلا مکان نکالی ہے یہ در حقیقت
 لفظی رویت ہے اور ان کے عقیدے اور منکرین رویت کو عقیدہ میں منکر کرنے سے کچھ فرق نہیں
 لکھنا کیونکہ منکرین رویت کو اسی رویت کی لفظی ہے جو ہر شرافت ہو یعنی ایک چیز کا ایک چیز
 کے سامنے ہونا ایک مکان میں ہونا اسی اور مری میں اب طرح کی نسبت مقابہ ہونا مری کا ایک جہت
 میں ہونا اسی سے خدا رویت کی جہت مشکلیں نے اختراع کیا ہے اور ان مشکلیں نے بہت سے
 مسائل میں اسی قسم کی تاویلات کی ہیں جو در حقیقت انکار میں مخصوص کے خدا و ان لوگوں کی خطا
 - حاف کرے اور ہم نے ان میں سے مسئلہ استوار کو بہت تفصیل سے اپنی کتاب انتہائی الاستوار
 میں بیان کیا ہے **مَنْ مَلَكَ مِنْكُمْ نَفْسًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلَّهِ** **وَمَنْ مَلَكَ نَفْسًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلَّهِ** **وَمَنْ مَلَكَ نَفْسًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلَّهِ**
 قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُ الْجَنَّةِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَئِذٍ مَنْ مَلَكَ نَفْسًا
 أَرِيدَ كَمْ يَقُولُ لِمَنْ أَلَمْ تَدْرِكُوا الْجَنَّةَ وَتَخْتَلِكُوا مِنَ النَّارِ قَالَ
 فَيَكْفُرُ الْجَنَّةُ كَمَا أَعْلَوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى دِيَارِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ صبیح روایت ہر رسول اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی میں جاویں گے اور وقت
اسد نفالی فرماوے گا تم اگر کچھ زیادہ چاہتے ہو وہ کہیں گے تو نے سو نہ ہو کہ سفید کئے ہو کہ جنت
دی بہنم ہو یا اب اور کیا چاہیے) پھر پرہ اور تہہ جا دیگا اور منت منتیوں کو کوئی چیز اس سے
بہلی معلوم نہ ہوگی یعنی اپنی پروردگار کی طرف دیکھ کر سے **عَنْ** حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ
الْأَسْنَادِ وَزَادَ لَمْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحَسَنَى وَزِيَادَتُهَا **ترجمہ** حماد بن
سلمہ سے اس اسناد کو یہی حدیث مروی ہو اسنا زیادہ ہو کہ پھر اپنے یا آیت پڑھی **الَّذِينَ أَحْسَنُوا**
تو زیادہ یعنی نیکوں کی پروردگار کی ہے اور زیادہ زیادہ ہو مراد دیدار الہی ہے جو سب نعمتوں سے
بڑھ کر لذت دے گا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّنَا سَأَلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَقَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْكَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَقَارُّونَ
فِي الشَّمْسِ لَيْكَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ شَيْئًا كَلْبًا بَعَرُ فَيُعْبَدُ مَنْ كَانَ يُعْبَدُ الشَّمْسَ الشَّمْسُ
وَيُعْبَدُ مَنْ كَانَ يُعْبَدُ الْقَمَرَ الْقَمَرُ وَيُعْبَدُ مَنْ كَانَ يُعْبَدُ الطَّوْأَغِيَةَ الطَّوْأَغِيَةُ
وَيُعْبَدُ هَذِهِ الْأُمَمُ فِيهَا مَا فِيهَا فَيُعْبَدُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي صُورَةٍ
غَيْرِ صُورَةٍ الَّتِي يُعْبَدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا
مَرَكْنَا نَحْنُ يَا رَبَّنَا رَبَّنَا قَدْ أَحْبَبْنَا رَبَّنَا فَيُعْبَدُ اللَّهُ فِي صُورَةٍ الَّتِي
يُعْبَدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَسْجُدُونَ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ
خِطَرَيْنِ بَعْضُهُمْ مَا كُنْ أَنَا وَأُمِّي أَوَّلَ مَنْ يُخْرِجُكُمْ وَلَا يَرَكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا السُّرُورُ
رَدَّ عَوَى السُّرُورِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَالْأَلْبِ مِثْلُ شَوْكِ الشَّعْدَادِ
هَلْ دَايِمُ الشَّعْدَادِ قَالَ لَوْ نَعَمْ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ الشَّعْدَادِ
غَيْرُ اللَّهِ لَا يَعْلَمُ بِمَا قَدْ عَظِمَ هَذَا اللَّهُ تَخَظَّفَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ فَيُخْرِجُهُمُ اللَّهُ مِنْ
بَيْنِ يَمِينِهِ وَمِنْهُمْ الْمُجَادِي حَتَّى يُلَاحِظَ حَتَّى إِذَا أَدْنَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقَصَادِ بَيْنَ
الْمَبَادِ إِذَا دَا أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَنْ يَخْرُجُوا

قلیقة

ظہر

الْمَدِينَةُ الْمَكِّيَّةُ
الْمَدِينَةُ الْمَكِّيَّةُ

مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ آتَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرَحِّمَهُ مِمَّنْ
 يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُعَذِّبُ قُلُوبَهُمْ فِي النَّارِ لِيُعَذِّبَهُمُ بِاللَّهِ السُّجُودِ قَالُوا يَا أَبَتِ
 آدَمَ أَلَا أَرَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَكْلَ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ
 قَدْ أَصْحَبُوا قُلُوبَهُمْ مَا أَكَلُوا الْحَيَوَاتِ كَيْبَلَتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُذُ الْجِبَّةُ فِي حَوِيلِ
 السَّيْلِ ثُمَّ يَذَرُ اللَّهُ مِنَ الْفَصَادِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ رُجُوعًا عَلَى النَّارِ وَهُوَ
 أَخْرَجَ أَهْلَ الْجِبَّةِ دُخُولًا الْجِبَّةَ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْرَفْتُ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَأَنْتَ قَدْ
 قَسَيْتَنِي بِرُجُوعِي وَاحْزَنْتَنِي ذَكَرْتُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوهُ لَمْ يَنْفَعْهُ
 اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَلْ عَسَيْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ عَمَّا لَا يَقُولُ لَا سَأَلْتُكَ
 عَمَّا لَا يَعْطِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَمُودٍ وَمَوَائِدٍ مَا سَأَلَ اللَّهُ نَصْرَهُ اللَّهُ وَجْهًا عَنِ
 النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجِبَّةِ وَرَأَى مَا سَأَلَ اللَّهُ أَنْ يَسْأَلَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ
 قَدْ مَنَعَنِي إِلَى بَابِ الْجِبَّةِ يَقُولُ اللَّهُ لَمْ أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ عَمُودَكَ وَمَوَائِدَكَ لَا تَسْأَلُنِي
 غَيْرَ الَّذِي أُعْطَيْتَكَ ذَلِكَ يَا بَنَ آدَمَ مَا أَعْدَدَكَ يَقُولُ أَيْ رَبِّ يَدْعُو اللَّهَ
 حَتَّى يَقُولَ لَهُ فَمَنْ عَسَيْتَ أَنْ أُعْطِيَتَكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ عَمَّا لَا يَقُولُ لَا وَغَيْرَ ذَلِكَ
 يُعْطِي رَبِّي مَا سَأَلَ اللَّهُ مِنْ عَمُودٍ وَمَوَائِدٍ فَيَقْدِرُ مِنْهُ إِلَى بَابِ الْجِبَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلَى
 بَابِ الْجِبَّةِ انْصَحَتْ لَهُ الْجِبَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ فَيَكْتُبُ مَا شَاءَ اللَّهُ
 أَنْ يَكْتُبَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجِبَّةَ يَقُولُ اللَّهُ تَسَالَى لَمْ أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ
 عَمُودَكَ وَمَوَائِدَكَ لَا تَسْأَلَ عَمَّا أُعْطِيتَ ذَلِكَ يَا بَنَ آدَمَ مَا أَعْدَدَكَ يَقُولُ
 أَيْ رَبِّ لَا أَكُونُ أَتَسْأَلُ خَلْقَكَ قَالَ فَلَا كَيْدَ أَلَمْ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِيُصْحَبَ
 اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ الْجِبَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ
 اللَّهُ لَهُ هَسَتْ دَعَاؤُكَ رَبِّكَ وَيَمْنِي حَتَّى أَتَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ مِنْ كَذَابٍ وَكَانَ
 حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَارَةُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ
 يَزِيدَ وَالْبُسَيْرِيُّ الْخُدْرِيُّ مَرَّ بِي مُرَّةً لَا يَدْرِي عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثٍ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَهُ الْوَهَّابِيُّ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ
 ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ الْوَهَّابِيُّ وَعَشْرَةُ أَشْهُلٍ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مَا حَفِظَ إِلَّا فِي ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ الْوَهَّابِيُّ

تَعَالَى

الْكُتُبِ

لَا أَكُونُ
عَزَّ وَجَلَّ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سَلَّمَ فَاَمَّا ذٰلِكَ فَجَعَلْنَاهُ اَمْتًا لِّمَنْ قَالَ
 اَبُو حُسَيْنٍ لَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْهُ الْجَنَّةُ مَرَّجَمِهِ اَوْ مَرَّجَمِهِ اَوْ مَرَّجَمِهِ اَوْ مَرَّجَمِهِ
 لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کو روز رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایک دوسرے کو تکلیف دیتے ہو چودھویں رات کو چاند دیکھتے ہیں
 (یعنی از دحام اور ہجوم کی وجہ سے) یا تم کو کوئی تکلیف ہوتی ہے چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں لگاؤ
 نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پہلا لنگوچ مشقت ہوتی ہے یا ایک دوسرے کو صدمہ پہنچاتے
 ہو سورج کے دیکھنے میں جدوت کہ بادل نہ ہو (اور آسمان صاف ہو) لوگوں نے کہا نہیں آپ نے
 فرمایا ہر سیطرہ (یعنی بغیر تکلیف اور مشقت اور از دحام کے) تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے
فت تشبیہ ہے دیکھنے کی سورج کے خدا کے دیکھنے کے ساتھ تشبیہ سورج کی خدا کے ساتھ
 کیونکہ سورج ایک مخلوق ہے خدا کا اور مخلوق کی سی بات میں خالق کی مثل نہیں ہو سکتا فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے ان کی تشبیہ کی تو ہر چیز کے جڑ کی کوئی چیز نہیں اور وہ مستجاب ہے دیکھنا اور مشقود
 یہ ہے کہ خدا کے دیدار میں سیطرہ کا ہجوم معلوم نہ ہو گا نہ دیکھنے والے ایک پر ایک اگر صدمہ پہنچاؤں
 گے بلکہ ہر ایک اپنی جگہ پر کمال فراغت اور رحمت کو ساتھ خدا کو دیکھے گا جیسے دنیا میں چودھویں رات
 کے چاند دیکھنے میں یا سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی **ف**ت حقیقی لوگوں کو
 قیامت کے دن جمع کسے گا تو فراموش ہو کر جو کوئی حکم پوچھا تھا اس کے ساتھ ہو جاوے ہر چہ شخص
 آفتاب کو پوچھا تھا وہ سورج کے ساتھ ہو گا اور چاند کو پوچھا تھا وہ چاند کے ساتھ اور جو طاعوت کو
 پوچھا تھا وہ طاعوت کے ساتھ **ف**ت طاعوت کہتی ہیں اور چیز کو جس کا پوچھا جاوے سوا اس کے
 یہی قول ہے لیث اور ابو عبیدہ اور کسائی اور جہود اور اہل سنت کا اور ابن عباس اور قتال اور کلثی وغیرہ
 نے کہا کہ طاعوت شیطان کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا بت کو (نوزی) سراج الونج میں ہے
 کہ پہلا معنی اچھا ہے اور وہ شامل ہو اور انبیاء کی قبر پر جسے والون کو اور درویشوں اور عالموں کی
 نقشب کر کے والون کو (جو والون کی تقلید خدا اور رسول کے ارشاد پر مقدم رکھیں) اور تمام مشرکین اور
 مشرکین کو **ف**ت اور یہ است محمدی باقی رہ جاوے گی اور میں منافق لوگ بھی ہوں گے **ف**
 منافق مومنین میں شریک نہیں گے اس لیے کہ دنیا میں بھی بظاہر مومنون میں شریک تھے اور انہیں

تینک ایمان کے قالب میں چھپا سکے ہو تو وہ ان ہی مومنوں کے ساتھ رہیں گے اور ان کے ساتھ
 جلیں گے انکی روشنی سے فائدہ اٹھائیں گے یہاں تک کہ ان کے اور مومنوں کے چہرے میں ایک دھجکا
 گا اوس کے اندر رحمت ہوگی اور سامنے سے عذاب معلوم ہوگا تب منافق علیحدہ ہو جائیگے اور مومنوں کی روشنی
 اور ان سے جاتی رہے گی اور مومنوں نے کہا یہ لوگ حوض پر نہ آئیں گے اور ان سے کہا جاوے گا دور ہو دو
 ہو (نوروی) **ف** پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آدھکا ایسی صورت میں جسکو وہ نہ پہچانیں گے اور کہیں گے
 میں تمہارا پروردگار ہوں وہ کہیں گے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں تم تجھے اور ہم اسی جگہ ٹھہرے ہیں یہاں
 تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس آوے اور جب ہمارا پروردگار آدھکا تو ہم اسکو پہچان لیں گے پھر اللہ
 ان کے پاس آدھکا اوس صورت میں جسکو وہ پہچانتے ہونگے اور کہیں گے میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے
 تو ہمارا رب ہے پھر اوسکو ساتھ ہو جائیگے **ف** یہ معرفت حق سبحانہ تعالیٰ کی بات اوس طرح سے ہوگی
 کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے مومن کے دل میں اپنا جمال اس طرح ذہن نشین کر دیگا کہ وہ پہلی صورت
 کو خدا کی صورت سے متاثر اور بیان سمجھیں گے یا یہ معرفت ان صفات کی وجہ سے ہوگی جو خدا تعالیٰ نے اپنے
 لیے بیان کیں ہیں کہ وہ کسی کی مثل نہیں اور کچھ بڑا کوئی نہیں وہ پاک ہے ہر عیب سے ہر جب پہلی صورت
 محمود ہوگی تو وہ ان صفات سے خالی ہوگی اس لیے مومنین اور کوفہ کھین گے جب خدا اپنی اصلی صورت
 میں ظاہر ہوگا تو وہ تمام صفات مقدسہ پر مشتمل ہوگی اور مومنین اور کوفہ پہچان کر اپنا خدا مانیں گے اور اس
 کے ساتھ ہونگے۔ اس حدیث میں خدا کے لیے کسی بات میں ثابت کی ہیں ایک وقت صورت دوسرے آقا تیسرے منہا
 چوتھی باتیں کرنا اور علامے ہست کو اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں میں دوزخ میں ایک حق ہے اور
 اور ایک خطا حق وہ ہے جو انفرسلف کا قول ہے بلکہ کل کا کہ ان کے مومن میں زیادہ گفتگو نہ کرنا چاہیے بلکہ اپنے
 ایمان لانا چاہیے اور ان کے ظاہر سے کفر قبول کرنا چاہیے اور جی طرح یہ آیتیں اور حدیثیں آئیں ہیں اسی
 طرح انکو چلانا چاہیے اور ایسا اعتقاد رکھنا چاہیے جو خدا کی بزرگی اور جلال کے لائق ہے اور یہ سمجھنا چاہیے
 کہ خدا کی مثل کوئی شے نہیں ہے اور ہر شے ہے ایک جماعت مکملین کا بھی جو تحقیق میں اور اس میں سلامتی ہے
 ہر ایک آفت سے اور اسی پر چلتی رہی تمام است کہ سلف اور امام اس باب میں بڑی عمدہ کتاب کتاب الخیر
 و اصلاحات ہے سید ابوالخیر طریب قنوجی کی شیخ محمد بن حسن عطاس نے کتاب تہذیب الذات و اصلاحات میں خدا
 کے آئے کی بحث میں لکھا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نہ منتظر میں خدا کے آنے کو ابر کے سلسلے میں اور

فرمایا تیرا رب یا تو سے تیرا رب اور صفات کو باب میں ہمارا قول یہ ہے کہ ہم ایمان لاتے ہیں اور ہمارا
 اور ان کے وجود کو سمجھتے ہیں اور یہ قدر انکو جانتے ہیں پر نہ انکی کیفیت بیان کرتے ہیں نہ مثال نہ مشابہت دیتے
 ہیں نہ ان کو بیکار کرتے ہیں اور سلف کی طرح یوں کہتے ہیں ایمان لاؤ ہم اللہ پر اللہ کی مراد کے موافق اور اس کی
 مثل کوئی چیز نہیں ہر ایمان کیا ہر ایک صفت کا جیسے استوا اور علو اور وجہ اور مد اور یقین اور گفت اور آصیح
 اور مثال اور قدم اور ریل اور نزول اور کلام اور قول اور مدیت اور کشف ساق اور فوق اور کشف اور صین
 اور حقو کا اور دلیل لائے اور آیات اور احادیث اور قوی کیا سلف کے مذہب کو اور رو کیا اس تاویل کو جو
 متکلمین نے کی ہے اور جو پر کھیلے لوگ چاہیں۔ اور خطا وہ ہو جو اکثر متکلمین کا مذہب ہے یعنی انکی تاویل کرنا چاہیں
 ہر ایک موقع کے موافق جیسے وہ اس حدیث میں کہتے ہیں کہ آئے ہیں مراد یہ ہے کہ مومنین اسکو دیکھیں گے اور
 یہ آئے کے معنی مجازی ہیں یا اس کے منشتون کا نام مقصود ہے قاضی عیاض نے کہا ہمارے نزدیک یہ معنی
 بہتر ہے حالانکہ یہ معنی غلط ہے اہل حق کے نزدیک اور حاصل ہے کہ یہ مومنین کا اخیر امتحان ہو گا پھر جب
 وہ ان سے کہے گا میں تمہارا رب ہوں تو یہ انکار کرینگے اور ان سے پناہ مانگیں گے پھر اللہ جل جلالہ اپنی
 اس صورت پر بخیر کرے گا جس طرح مومنین اسکو جانتے ہیں اور جن صفات سے اسکو پہچانتے ہیں اور سوز
 نے اگرچہ پیشتر خدا کو نہیں دیکھا ہو گا پر اسکی صفات سے اسکو پہچان لیں گے کہ یہ ہمارا رب ہے اور کہیں گے
 تو ہمارا رب ہے خطاب نے کہا شاید پناہ مانگنا خاص منافقوں کا فعل ہو اور قاضی عیاض نے اسکا انکار کیا
 تو وہی نے کہا قاضی عیاض کا قول صحیح ہے اور ظاہر حدیث سے بھی نکلتا ہے یعنی یہ کہ انکار منافقین سے خاص
 نہیں ہو گا اور اسکو ساتھ ہو جانے سے بغض ہے کہ اسکو حکم کی پیروی کریں گے اور حجت میں جا نیو یا اس کے
 منشتون کے ساتھ ہو کر حجت میں جا دیں گے اور یہ بھی ایک قسم کی تاویل ہے جس کی کوئی ضرورت
 نہیں ہے (سراج المربح) اور وفتح کی پشت پر رکھا جاوے گا **ف** جبکہ لوگ پہل
 صراط کہتے ہیں اور اہل حق نے اسکو ثابت کیا ہے اور سلف نے اس پر اجماع کیا ہے اور وہ ایک بل ہو گا ہم
 کی پشت پر ب لوگوں کو اس کے اوپر سے گذرنا ہو گا مومن اپنے اپنے درجہ کے موافق اور سہر گذر کریں
 گے اور کافر اس سہر کے گر کر جہنم میں چلے جا دیں گے اللہ تعالیٰ اسکو نجاوے اور ہمارا اصحاب سلف سے منقول
 ہے کہ یہ بل سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا جسے ابوسعید خدری سے روایت ہے **ف**
 تو میں اور میری امت کے پہلے پہلے ہو گا اور سو کے پیچھے رہیں گے اور کوئی اسدن بات نہ کرے گا **ف** یعنی بل سے گزرتے

وقت بوجہ ہول اور خوف کو لیکن قیامت کو دن اور وقت تو لوگ باتیں کرینگے اور ایک دوسرے سے
 جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کو ملامت کریں گے اور مرید اپنی سرشت دن سو لڑیں گے (نودی) **ف**
 اور پیغمبروں کا بول اس وقت یہ ہو گا یا اللہ بچا یا اللہ بچا محمد (پہ شہادت کی راہ سے کہیں گے اور خلق پر) اور دوزخ میں
 آکرٹے ہیں (لوہی کی جنگا سر ٹھہرا ہوتا ہے اور خود میں گوشت حبٹا لےتے ہیں توان کوڑوں میں لگا کر ڈالنا
 ہیں) جیسو سعدان کے کانٹو (سعدان ایک جہاڑی کا ٹٹون دار) حضرت فرمایا صحابہ سو تم نے سعدان کو
 دیکھا ہے اونہوں نے کہا ہاں دیکھا ہے یا رسول اللہ آپ فرمایا پس وہ آکرٹے سعدان کا ٹٹون کے وضع پر
 ہونگے (یعنی سرخ) پر یہ کوئی نہیں جاننا سوا اللہ کے کہ وہ آکرٹے کتنو بڑے بڑے ہونگے وہ لوگوں کو
 دوزخ میں دھر گھسیٹیں گے (یعنی فرشتے ان آکرٹوں کو گھسیٹ لیں گے دوزخ میں کو) اون کے بد عملوں
 کی وجہ سے اب بعضی اون میں موسن ہونگے جو بچ جاویں گے اپنی عمل کے سبب **ف** حدیث میں ہے کہ فرشتہ
 المؤمنین یعنی تعظیم اور کاتر حہ یہی ہے جو بیان ہوا اور بعض نسخوں میں یوں ہے المؤمنین یعنی تعظیم یعنی بعض ان
 میں کا جکر ابادیگا اپنے عمل کی وجہ سے اور بعض نسخوں میں یوں ہے المؤمنین یعنی تعظیم یعنی بعض ان میں کا
 تو ہلاک ہو جاوے گا اپنے عمل سے اور بعض نسخوں میں یوں ہے کہ فرشتہ المؤمنین یعنی تعظیم یعنی بعض ان میں سے
 موسن ہونگے جو باقی رہ جاویں گے (دوسرے گھسیٹیں گے) انہوں عمل کی وجہ سے نودی نے کہا ہمارے شہر میں اکثر
 نسخوں میں ایسا ہی ہے **ف** اور بعض ان میں سے بدل دیے جاویں گے اپنی عمل کا **ف** یہ ترجمہ
 ہے مجاہزی کا جیسا حدیث میں گذر اور بعض نسخوں میں محذول ہے میں کو کاٹا جاوے گا اسکا گوشت یا گر ایا جاوے گا
 اور بعض نسخوں میں محذول ہے یہ فیہ فریب ہلاکت **ف** یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کی فیصلہ
 سے فرج نہ کرے گا اور چاہے گا کہ نکالے دوزخ والوں میں سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتوں کو حکم کرے
 گا نکالیں دوزخ سے اسکو جس نے خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک کیا ہو جس پر خدا نے رحمت کرنا چاہا ہو جو
 کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتہ اس پر لوگوں کو دوزخ میں پہچان لیوں گے الکو بچا پین گے سجدہ کی نشاں
 سے گل آدمی کو جلاؤاے گی مگر سجدے کے نشان کو خدا تعالیٰ نے اسکا جلا نا آگ پر حرام کیا ہے **ف**
 نودی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ جہنم کی آگ عید ستارہ جیسا کہ نہ جلاوے گی جس کو لگا کر
 آدمی سجدہ کرتا ہے یعنی مونہہ اور دونوں ماتہ اور دونوں گہٹیں اور دونوں پاؤں ایسا ہی کہا
 ہے بعض علمائے اور قاضی عیاض نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ سجدے کے

نشان سر حضرت پیشانی مراد ہے لیکن اول قول مختار ہے آب اگر کوئی کہے کہ سلم نے اس کے خود روایت کیا ہے کہ بعض لوگ جنہم سے نکلیں گے بالکل جلے ہوئے سوا منہ کے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کچھ خاص لوگ ہوں گے اور لیکن سوا ان کے اور لوگ ان کے سب اعضا سجدے کے سالم ہوں گے بنظر عموم اس حدیث کو اور وہ حدیث خاص ہے انہی لوگوں سے انتہا ہے **ف** پھر وہ دوزخ سے نکالے جاویں گے جسے بنے جب ان پر آب حیات چڑھا جاوے گا دے تازے ہو کر ایسے جم اٹھیں گے جیسے روانہ کچرے کے بہاؤ میں جم اٹھتا ہے (بانی جہان پر کٹر کچر امٹی بہا کر لاتا ہے ومان دانہ خوب اوگتا ہے اور جلہ شاداب اور سبز ہو جاتا ہے اسی طرح وہ جہنمی بھی آب حیات ڈالتے ہی تازے ہو جاویں گے اور جن بہلے کے نشان بالکل جاتے رہیں گے) بعد اس کے اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فرشتہ کرے گا اور ایک مرد باقی رہ جاویگا جس کا موہ نہ دوزخ کی طرف ہوگا اور یہ ہمیشہ والوں میں سب سے پیچھے بہشت میں جاوے گا وہ کہوگا اے رب میرا موہ نہ جہنم کی طرف سے پیہر دے اس کی بونے مجھے مار ڈالا اور اس کی لپٹ لے مجھ کو جلا ڈالا پھر خدا سے دعا کیا کرے گا جب تک خدا تعالیٰ کو منظور ہوگا بعد اس کے اللہ تعالیٰ فرماوے گا اگر میں یہ تیرا سوال پورا کروں تو تو اور سوال کرے گا وہ کہیگا نہیں میں پھر کچھ نہیں سوال کروں گا اور پھر خدا کو منظور میں وہ قول قرار کرے گا تب اللہ تعالیٰ اس کا موہ نہ دوزخ کی طرف سے پیہر دیگا (جنت کی طرف) جب جنت کی طرف اس کا موہ نہ ہوگا تو چپ رہیگا جب تک خدا کو منظور ہوگا پھر کہیگا اور مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرماوے گا تو کیا کیا قول قرار کر چکا تھا کہ میں پھر دوسرا سوال نہ کروں گا براہ منیر اے آدمی کیا دعا بآزہ یہ کہے گا اے رب اور دعا کرے گا یہاں تک کہ پورا دعا فرماوے گا چہا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کروں تو پھر تو اور کچھ نہ مانگے گا وہ کہے گا نہیں قسم تیری عزت کی اور کیا کیا قول اور قرار کرے گا جیسے اللہ کو منظور ہوگا آخر اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے تک پہنچا دیگا جب ڈان کھڑا ہوگا تو ساری بہشت اس کو دکھلائی دیگی اور جو کچھ اس میں نعمت یا خوشی اور فرحت ہے وہ سب پھر ایک مدت تک جب تک اللہ کو منظور ہوگا وہ چپ رہیگا بعد اس کے عرض کرے گا اور مجھے جنت کو اندر لیا اللہ تعالیٰ فرماوے گا تو نے کیا قرار کیا تھا تو بلا ہوا کہ اب میں یہ سوال نہ کروں گا براہ منیر اے آدمی کے بیٹے کیا رکاز ہے وہ عرض کرے گا اے میرے رب تیری مخلوق میں بیشبہ نہیں ہونیکا اور دعا کرتا رہیگا ہاں تک کہ اللہ جانا نہ پسند دیکھا اور جب اللہ تعالیٰ

کہ ہستی آجادیگی تو فرماوے گا اچھا حاجت میں **ف** نودی نے کہا خدا کے ہنر اور کارہی ہونا
 مقصود ہے اور اپنی نعمت کا ظاہر کرنا اور یہ تاویل غلط ہے اور نودی نے پچھلے تکفین کی تقلید سے اسکو کہہ
 دیا ہے اصل یہ ہے کہ جیسے سہم اور لبر اور کلام وغیرہ اسد سجانہ کی صفات ہیں اور وہ محمول ہیں ان پر عقلی
 معنوں پر اس طرح ضحک یعنی ہنسا ہی اور کسی ایک صفت ہو اور جیسے خدا کا سنا اور دیکھنا اور بات کرنا
 مخلوق کے دیکھنا اور سننا اور بات کرنا کی طرح نہیں ہے دوسری اور اسکا ہنسا ہی مخلوق کے ہنسنے کی
 طرح نہیں ہے اور وہ پاک ہر اپنی ذات اور صفات میں مخلوق کی مشابہت سے یہی اعتقاد ہے صحابہ اور
 تابعین اور سلف ائمہ اور علما کا جیسا کہ بار اور پگڈنچا **ف** حب و جنت کو اندر جادو کا تو خدا
 تعالیٰ اس کے فرماوے گا اب تو کوئی آرزو کر وہ آرزو کرے گا اور مانگیگا پہاٹک کہ اللہ تعالیٰ خود
 اسکو یاد دلاوے گا فلانی چیز مانگ فلانی چیز مانگ جب اسکی سب آرزو میں ختم ہو جادیگی تو حق تعالیٰ
 فرما دیگا ہم نے پر سب تجھ دین اور ان کے ساتھ امتی ہی اور دین (یعنی تیری خواہشوں سے و جنت و سجا
 اللہ کیا کرم اور رحمت ہو اللہ تعالیٰ کو اپنی جودوں پر اور جودہ کرم ذکر کرے تو اور کون کرے وہی مالک ہر دجا
 خالق ہے وہی رازق ہے وہی پالنے والا ہے) عطاء دین زیادہ سے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ ابو سعید
 خدری یہی اس حدیث کی روایت کرنے میں ابو ہریرہ کو موافق تھے کہ میں خلافت دہی پر جب ابو ہریرہ
 نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے فرما دیگا ہم پر سب تجھے دین اور امتی ہی اور دین تو ابو سعید نے کہا میں صو
 زیادہ دین ابو ہریرہ نے کہا مجھ کو یہی یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہم نے یہ سب
 تجھے دین اور امتی ہی اور دین ابو سعید نے کہا میں گوہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں
 فرمایا ہم نے پر سب تجھ دین اور دوس سے زیادہ دین۔ ابو ہریرہ نے کہا یہ وہ شخص ہے جو سب سے اخیر ہوا
 حبس میں جادوگا (تو اور حبشیوں کو معلوم نہیں کیا کیا نعمتیں ملین گی) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 عَنْهُ **اَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ مِنْ رَبِّكَ ثَمَرٌ اَوْ لَكَ ثَمَرٌ**
سَأَلَكَ رَيْثٌ يَمْلِكُ حَيْثُ يَشَاءُ اَبُو هُرَيْرَةَ بَنِي سَعْدٍ مَرَّ جَبَلِ الْبُومِ بِرَبِّهِمْ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ رَبِّكَ ثَمَرٌ اَوْ لَكَ ثَمَرٌ سَأَلَكَ رَيْثٌ يَمْلِكُ حَيْثُ يَشَاءُ
اَبُو هُرَيْرَةَ بَنِي سَعْدٍ مَرَّ جَبَلِ الْبُومِ بِرَبِّهِمْ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ رَبِّكَ ثَمَرٌ اَوْ لَكَ ثَمَرٌ سَأَلَكَ رَيْثٌ يَمْلِكُ حَيْثُ يَشَاءُ اَبُو هُرَيْرَةَ بَنِي سَعْدٍ مَرَّ جَبَلِ الْبُومِ
بِرَبِّهِمْ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ رَبِّكَ ثَمَرٌ اَوْ لَكَ ثَمَرٌ
سَأَلَكَ رَيْثٌ يَمْلِكُ حَيْثُ يَشَاءُ اَبُو هُرَيْرَةَ بَنِي سَعْدٍ مَرَّ جَبَلِ الْبُومِ بِرَبِّهِمْ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ رَبِّكَ ثَمَرٌ اَوْ لَكَ ثَمَرٌ سَأَلَكَ رَيْثٌ يَمْلِكُ حَيْثُ يَشَاءُ

يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ تَلْفَاءٍ لِنَفْسِهِ إِلَّا الَّذِينَ اتَّخَذُوا لِلْكَافِرِينَ مَا يَكُونُ لَهُمْ عِندَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِّ
وَرِيَاءًا أَلَّا يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُمْ هَبْطًا وَاحِدَةً كَمَا إِذَا دَانَ يَجْعَدُ خَسَّ عَلَى تَقَالُفِهِمْ
يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ وَقَدْ خَافُوا فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهَا فِيهَا أَوَّلُ مَنْ لَا يَجْعَدُ فَقَالَ أَفَادَبُكُمْ
فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ عَلَى جَعَلِهِمْ وَيَحْمِلُ الشَّقَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللَّهُ هُمْ
سَمِعُوا نَسْمِعُ نَقِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْحَبْرُ قَالَ دَخَلَ مَزْلَكًا فَوَجَّاهُ خَطَا طَيْفٌ وَكَانَ لَيْسَ بِحَسْبَةٍ
تَكُونُ يَجْعَدُ فِيهَا شَيْءٌ كَمَا يَقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُوتُ الْمَوْتُونَ كَطَرَفِ الْعَيْنِ يَا الْبَرِّ
وَكَا الْبَرِّ وَكَالطَّيِّبِ وَكَالْجَارِ وَيَدُ الْبَكِيلِ وَالرَّكَاذِ فَتَجَاهُ مُسْلِمٌ وَوَحْدٌ وَشَيْءٌ مِنْ سَلٍّ وَتَمَكَّدُ وَشَيْءٌ
فِي رَأْيِهِمْ حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ قَالُوا لِمَنْ نَفْسِي بِرَبِّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ
يَأْتِدُّ مَنَاشِدَ اللَّهِ فِي اسْتِفْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَخْوَالِهِمْ
الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَلَّا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيُحْجُونَ فَيَقَالُ
لَهُمْ أَخْرِجُوا مِنْ عَزْمِ قُلُوبِهِمْ فَتَحْمِلُ صُورُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ خَلَقَ
النَّارُ إِلَى يَصُوفٍ سَاقِيَةٍ إِلَى دُكَّتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ مِثْرٌ أَمَرْنَا بِهِ
فَيَقُولُ جَلَّ وَعَزَّ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدَ ثُمَّ فَرَّقَ بِهِ مِنْقَالَ دِيَارُ مَنْ خَلِيسٍ فَأَخْرِجُوا فَيُخْرِجُونَ
خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لِمَ لَمْ نَجْعَلْ فِيهَا أَحَدًا أَمَرْنَا بِهِ ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا
فَمَنْ وَجَدَ فَرَّقَ بِهِ مِنْقَالَ يَصُوفُ دِيَارُ مَنْ خَلِيسٍ فَأَخْرِجُوا فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ
يَقُولُونَ رَبَّنَا لِمَ لَمْ نَجْعَلْ فِيهَا مِثْرًا أَمَرْنَا بِهِ ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدَ ثُمَّ فَرَّقَ بِهِ مِنْقَالَ دِيَارُ مَنْ
خَلِيسٍ فَأَخْرِجُوا فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لِمَ لَمْ نَجْعَلْ فِيهَا خَلِيسًا وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ
الْحَدِيثُ يَقُولُ إِنَّ لَمْ يَصْدَقُوا فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ إِذَا سَلَّمَ أَنْ اللَّهَ لَا يَكْفُلُ مِنْقَالَ دَرَّةٌ
وَأَنَّ تِلْكَ حَسَنَةٌ يُضَافُهَا رُؤُوسٌ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَفَعِي لِمَنْ لَمْ يَكُنْ
رَشَفَعَ الْبَيْتُكَ رَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبُضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا
فَيُكَلِّمُ بِحُلِيِّهَا خَيْرَ الْخَلْقِ قَدْ عَادُوا وَهُمْ مَا فَيُفْقِهُمُ فِي نَفْسِهِمْ أَفْكَاهُ الْجَنَّةِ يَقَالُ لَهُ نَحْمَدُكَ يَا
فَيُخْرِجُونَ كَمَا أَخْرَجَ الْجَنَّةَ فَيُخْرِجُ السَّيْلَ لَا تَرُدُّهَا تَكُونُ الْخَيْرُ أَوْ الشَّيْءُ مَا
يَكُونُ أَوْ الشَّيْءُ أَصْبَحُ وَأَخْبَرُ مَا يَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظَّلَامِ تَكُونُ أَتَقَبُّونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَتْ

الضُّوَرَةُ

حَسَنَةً

مَكْرُوسٌ

شَيْءٌ

قَالَ

كُنْتُ رَءِیْ اَبَا دَرْدَا قَالَ فَخَرَجُوْنَ كَالْاَرْمَنِ فَرَقَابِعُهُمْ خُزْ اَتَرِیْضُ فَمِنْ اَحْلُ الْجَنَّةِ هُوَ كَرِیْمٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ
 اِنْ اَحْلَمَ اَللّٰهُ الْجَنَّةَ یَغْنِیْ عَمَلُكُمْ وَكَخِیْرٌ قَوْلُكُمْ اَلَمْ یَقُولْ اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَنْ اَبْتَنُوْهُ فَوَلَّكُمْ فَعَزَّوْهُ
 رَبَّنَا اَعْصَمْنَا مَا لَمْ نَحْمِلْهُ الْعَالَمِیْنَ یَقُوْلُ لَكُمْ عَزْدُنَّیْ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا اَفْتَقَرُّوْا یَا رَسُوْلَ اٰیْ یُّسُوعُ
 اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا یَقُوْلُ رِضَاىْ فَاَلَا اَسْتَغْنِیْ عَمَلِكُمْ یَعْدُ اَبَدًا ثُمَّ حَمَّیْهُ ابُو سَعِیْدٍ یَنْدَرِیْ رَسُوْلُ دِیْنِ كَیْ لَوْ كَرَانِ
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی میں کہا یا رسول اللہ کیا ہم تجھ میں گئے اپنے پروردگار کو قیامت کے دن اپنے
 نما یا یا مان ویکہو گے ٹھو کہ کچھ تکلیف ہو تی ہے سورج کے دیکھتی ہیں دوپہر کے وقت جب کھلا ہوا ہو اور ابر نہ ہو تو کچھ
 تکلیف ہوتی ہے جاندار کو دیکھتی ہیں چودھویں شام کو جب کھلا ہوا ہو اور ابر نہ ہو تو کچھ تکلیف ہو گی اللہ تعالیٰ کو
 قیامت کے دن جتنی چاند یا سورج کو دیکھتی ہیں جتنی ہر طرف ایسی بالکل تکلیف نہ ہو گی کیونکہ آفتاب اور آفتاب کو دیکھنے میں کسی طرح
 کی تکلیف ہیجور اور ازاد و عام کی نہیں ہوتی اور یہ کلام ہر طرح میں مبالغہ کے ہے یعنی اگر ہر فرض میں کچھ تکلیف ہو تو
 اتنی ہی ہو گی۔ تبصیر علماء نے کہا کہ یہ رویت معانی کا دوسرے رویت کو جو خاص ہونے میں کو حجت میں ہو گی اور یہ رویت
 امتحان اور تیز کے لیے ہو گی در میان ہونے میں اور شریک کے (طیبی) **ف** جب شایست کا دن ہو گا تو ایک
 بکا زیو الا پکارے گا ہر ایک کے وہ ساتھ ہو جاوے اپنے اپنے مسبود کے پہر جتنے لوگ سوا خدا کے اور کسی کو پوجتے تھے جو
 بتوں کو اور ہتھانوں کو اور زمین سے کوئی پھینکا سب کے سب میں گرین گے اور باقی رہ جاوین گے وہی لوگ جو اللہ کو
 پوجتے تھے نیک ہیں یا بد مسلمانوں میں سے اور کچھ اہل کتاب میں سے پہر یہودی بلائے جاوین گے اور ان کو کہا
 جاوے گا تم کس کو پوجتے تھے وہ کہیں گے ہم پوجتے تھے حضرت عزیر علیہ السلام کو جو اللہ کے بیٹے ہیں اور ان کو جواب دے گا تم
 جو پوجتے تھے اللہ جل جلالہ نہ کوئی بی بی کی نہ رسکا مینا ہوا اب تم کیا جانتے ہو وہ کہیں گے اے رب ہمارے پوجا
 میں ہمارے پانی پلا حکم ہو گا جاوے پوجہ پر وہ مانا کہ جاوین گے جہنم کی طرف انکو ایسا معلوم ہو گا جیسے سراب پڑ
ف سراب کہتے ہیں اس بستی کی زمین کو جو دور سے دیکھ کر دقت گرمی میں پانی کی کی طرح دکھائی دیتی ہے
 جب پانی جاوے تو پانی دانی کچھ نہیں ہوتا اور پیاسا ہوتا ہے انا تہل کے رہ جاتا ہے ایسا ہی حال ان جہنمیوں کا ہو گا کہ
 پیاس کی شدت میں جہنم کو جو سراب کی طرح معلوم ہو گا پانی سمجھ کر اوس میں گھس جاوین گے خدا کی پناہ **ف**
 اودہ ایسے شعلہ مار رہا ہو گا گویا ایک کو ایک کہا رہا ہو سب گر پڑیں گے آگ میں بعد اس کے نصاریٰ بلاؤ
 جاوین گے اور ان سے سوال ہو گا تم کس کو پوجتے تھے وہ کہیں گے ہم پوجتے تھے حضرت مسیح کو جو اللہ کے
 بیٹے ہیں اور ان کو جواب دے گا تم جو پوجتے تھے اللہ جل جلالہ نہ کوئی جو رو نہ اوس کا کوئی بیٹا ہے **ف** یہ پو

اور نصاریٰ کا اہل دین عمدہ اور سچا تھا اور خدا کی طرف سے آیا تھا جیسے اسلام کا دین پر ادون دونوں مذہبوں کے عالموں اور پیشواؤں نے اپنی نادانی اور بے عقلی سے ایسی باتیں دین میں شریک کر لیں جو سر اسطرکر خلاف ہیں اور انہوں نے یہ سچا کہا کہ اگر ہم اپنے اپنے پیغمبروں کو خدا کا بیٹا بنا دیں گے تو لوگ ہمارے پیغمبر کو سب سے بڑا سمجھ کر ہمارے دین میں شریک نہ کریں گے اور قیامت تک دین اور پیغمبروں کے آئے سے منسوخ نہ ہوگا حالانکہ اگر ان لوگوں میں ذرا بھی عقل ہوتی اور کچھ بھی سمجھ رکھتے اور غور کرتے تو وہ ایسی لغو اور بیہودہ باتوں کو دین میں شریک نہ کر اپنے دین کو بدنام نہ کرتے یہود کا حال جو سب سے پوقوفی کے لطیف ہے اور وہ ظاہر ہے کہ تمام دنیا میں انہی ابتدائی بات ہی ٹھیل رہ گئی اور انکی شوکت اور حشمت خاک میں مل گئی اور نصاریٰ کی بھی فروغ کو عربوں نے اسلام کے زور سے میٹ دیا اب اس نے عالمین کو نقصان دینا دی علوم و فنون کی وجہ سے مسلمانوں پر غالب ہو گئے ہیں اور ظاہر بہت کچھ ٹوم ٹام رکھتے ہیں پر ادون کے دین اور مذہب کو اسلام کے دین اور مذہب پر سرور غالب نہیں ہے بلکہ یہ زمانہ ایسا ہے جس میں علوم عقلیہ کی روز بروز ترقی ہو رہی ہے اور لوگ سمجھتے جاتے ہیں کہ نصاریٰ کا یہ بیہ دلیل دعویٰ کہ حضرت مسیح خدا کے بیٹے تھے کتنی وقعت رکھتا ہے انوس صد فوس اگر نصاریٰ ہوتے تو بھی اپنی عقل سے کام لیں اور دیکھیں دنیا کے کاموں میں عذر اور نہ کر رہے ہیں اسی طرح اپنے دین کے مہول کو بھی جانچیں تو یہ سب ملمع کاری اور دغا بازی جو ادون کے پیچھے پادریوں نے کی ہے ادون پر کھلبلاوے اور وہ بھی مسلمانوں کی طرح سچی تو ہے کہ انوس سے مشرت ہوں اگر نصاریٰ اس لغو اور بیہودہ اور خلاف عقل بات پر تکیہ کر چھوڑ کر حسیب پیدا جو دین تو پیران ہیں اور مسلمانوں میں بہت ہی تہور اور فرقہ رہ جاوے گا اور یہ دونوں قومیں مل جل کر دنیا میں سب کر لے لگیں اور کشت اور خون کا دروازہ بند ہو جاوے بلکہ کیا عجیب ہے کہ چند وزمین اور باقی زمینیں بھی انکی طبع ہو جاویں اور اب اصل اتفاق اور شہادت اور خدا کے اتفاق اور اتحاد اور امن و امان پیدا ہو جو حیرت سے سب الکی مرضی پر پوقوف ہو رہے مسلمان جو اپنے متین مسلمان کہتے ہیں اور شرکوں کی طرح سوا خدا کے پیران یا پیغمبروں کی نذر نیا کرتے ہیں مصیبت کے وقت انکو بچا رہے ہیں ادون سے دعا کرتے ہیں ہر امر پر ادون کو قادر مشرت خیال کرتے ہیں وہ در حقیقت لشکر سے بھی بڑے ہیں خاک پڑ ادون کے عقل پر انہوں نے نصاریٰ کو اعتراض کی جگہ دے رکھی ہے **ت** پیران سے کہا جاوے گا اب تم کیا چاہتے ہو وہ کہیں گے اے رب ہمارے ہم پیارے ہیں ہم کو باقی بلا حکم ہو گا جاوے پھر وہ سب نامکے جاوے گے جنہم کی طرف

فریادہ سرب ہر گاہ اور لپٹ کے مارو وہ آپ ہی کیا کیا ایک کو کہا تا ہو گا پھر وہ سب گریٹین جہنم میں پہنچا
 کہ جب کوئی باقی نہ رہے گا سو ان لوگوں کے جو اند کو پوچھتے تھے ایک ہوں زیادہ وقت اس کے ساتھ جہان کا ان کو پاس لگا ایک
 ایسی صورت میں جو شاہ ہوگی اس صورت سے جسکو وہ جانتے ہیں **ف** یعنی اس کی صفات جو اس بیان کی ہیں اسکو پہچان کر
 ہیں اس میں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ دنیا کی کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے نہ کسی جوڑ کا ہی پاک ہو نہ عریضہ نہ نفس سے
ف اور فرما دیکھا تم کس بات کے منتظر ہو رہے ہو کہ وہ ساتھ ہو گیا پھر ہو گا کہ وہ کہیں گے اور ہمارے ہر ہر تو دنیا میں
 لوگوں کا ساتھ نہ دیا (یعنی شہر کو نکالا) جب ہم ان کو بہت محنت سے تھوڑا ذرا کی صحبت میں رہے **ف** یعنی دنیا میں جیسا کہ کوئی سار
 کے ساتھ ان لوگوں کو ملنے کی ضرورت تھی اس وقت تو ہم نے نہیں ان کا ساتھ دیا بلکہ فقر و فاقہ قبول
 کیا اور ان کی مخالفت کرتے رہے اور انکار کرتے رہے۔ پھر آج جب ہمارا ان کی کچھ احتیاج نہیں ہے ہم ان کے ساتھ کیونکر جاؤ
 اور غرض کہ ہر کوئی جس جگہ سے عاجزی اور دعا کرے گا اس شکل میں ہماری دکر تھاجرین اور نصار کا دنیا میں بھی حال
 کہ انہوں نے قربت اور عزیز داری کا بھی خیال کیا اور شہر کو ان کو علیحدہ ہو گئے اور صحبت کو اراکی اور یہی حال ہمیشہ
 ان کے ساتھ ہو گا ہر زمانے میں جنہوں نے مشرکوں کے ساتھ نہ تھے کھینچیں انہیں انہی ہوا ان کے اونسے اور ہمارے شہر ان کے
 ساتھ کرے ان میں بار باری علیین **ف** پھر وہ فرما دیکھا میں تمہارا رب بن رہا کہ میں گم ہوں اس کی پناہ مانگتے ہیں تمہارے
 ان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے دو یاقین باری علیین نہایت کمال کے بعض لوگ پھر جانے کے قریب ہو گئے
 کہ کوئی گمراہ بہت سخت ہو گا اور شہر دلیں نہ در کرے گا (پھر وہ فرما دیکھا چہا تم اپنی رب کی کوئی نشانی جانتے ہو جس سے
 پہچان لو کہ کہیں گے ان پھر خدا کی پندلی کہل جاوے گی **ف** قرآن میں ہر کوئی کہ شہر عن سابق یعنی خدا کی پندلی
 سابق ہر سابق کہ تو میں پندلی کو تو وہی شہر اباب عباس اور اکثر اہل لغت سابق کو معنی یہاں شدت اور زبردستی ہے یعنی ایک
 امر فرما ہو گا اور یہی شہر ہے جسکو عرب لگ کہا کرتے ہیں کہ میں لازمی قائم ہوئی سابق پر اور اصل یہ ہے کہ انسان کی یہی شہر
 پڑ جاتا ہے تو اپنی باہرین چیز دیکھتا ہے اور پندلی کہو لگ ہے کہ شہر کے لگو کا معنی عیاض ہے کہا بعضوں نے کہا سابق یہاں ایک
 بڑا نور مراد ہے اور یہ ایک عیشیں بھی ہے اور ہے بن کر کہ کہا مراد اس سے وہ نور اور لطافت میں جو مومن کو نور عین خدا کے
 دیدار کے وقت اور بعضوں نے کہا سابق ایک نشانی ہوگی در میان خدا اور مومنین کے اور کہ یہ شہر ظاہر ہوں گے اور
 بعضوں نے کہا احتمال ہے کہ سابق ایک مخلوق ہو خدا کی جسکو خدا نے نشانی بنائی ہو اس وقت کیلئے اور سابق سے
 ایک صورت کی ہو اور بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ ان کا ڈر جاتا رہے گا اور عریضہ و ہبہ جاوے گا۔ اور جو ہر ان کے
 دلوں پر تہا وہ جاتا رہے گا۔ اور اطمینان حاصل ہو گا تب وہ سجدہ کرینگے جطابی نے کہا یہ نور مراد ہے اور وہ

جو مومنین کو جنت میں ہو گا وہ اور بھی اچھے مثال النوروی اور یسب تاویلات الخ اور یسب تاویلات الخ میں
 سلف کو اصل یہ ہے کہ خداوند کریم نے جو اعضا اپنے لیے ثابت کی ہیں جس پر وہ تیار و عین اور ساق پر سبقت
 ہیں اور معمول ہیں ان پر معافی پر لیکن جیسے خدا کی کنہ اور حقیقت کسی بشر کو معلوم نہیں ہے ایسے ہی ان اعضا
 کی بھی حقیقت اور ماہیت معلوم نہیں ہے پس ان پر ایمان لانا چاہیے اور ان کی کیفیت کو خداوند کریم کے سپرد کرنا
 چاہیے اور چھپنا چاہیے تشبیہ یعنی یون نہ خیال کرنا چاہیے کہ معاذ اللہ خدا کا ہاتھ یا منہ یا آنکھ یا پٹنڈلی آدمیوں
 کی یا اگر کسی مخلوق کی ہاتھ یا منہ یا آنکھ یا پٹنڈلی کی طرح ہیں بلکہ جیسے اس کی ذات بمیشل اور بے نظیر و دسی ہی
 اس کی صفات بھی شبہ مثل اور بے نظیر ہیں یہی عقیدہ پر الحریف کا جہم اللہ تعالیٰ اور جعفر
 خدا کو (دنیا میں) اپنے دل سے (بغیر جبر اور خوف یا ریا کے) سجدہ کرتا ہو گا اور سکود مان سجدہ میسر ہو گا اور
 جرحض (دنیا میں) سجدہ کرتا تھا اپنی جان بچانے کو (تواریکے ڈر سے اور دل میں اس کے ایمان نہ تھا)
 یا لوگوں کے دکھانے کو اس کی پیٹھ اللہ تعالیٰ ایک تختہ کر دیکھا جب سجدہ کرنا چاہے گا تو جت کر پڑے گا
ف اس لیے کہ پیٹھ کے جوڑ جھک سکیں گے پھر سجدہ کیونکر کرے گا تو وہی نے کہا یہ سجدہ امتحان
 کے لیے ہو گا اور اس سے بعض علماء نے دلیل قائم کی ہے اس بات پر کہ تکلیف والا لایطاق جائز ہے یعنی
 اس بات کا حکم کرنا جہنم کے حالانکہ یہ مستحلال باطل ہے اس لیے کہ آخرت تکلیف کی جگہ نہیں ہے
 اور اس سجدہ کے امتحان مقصود ہو گا اور بعضوں نے اس حدیث سے یہ وہم کیا ہے کہ منافق بھی سونوں کے
 ساتھ خدا کو دیکھیں گے ابن خرق نے کہا ایک گروہ ہی طرف گیا جو حالانکہ یہ غلط ہے بلکہ مسلمانوں کو
 علماء کے اجماع سے یہ امر ثابت ہے کہ منافقوں کو خدا کا دیدار نہ ہو گا اور حدیث سے یہ بات کہان نکلتی ہے
 کہ منافق بھی خدا کو دیکھیں گے بلکہ اس جماعت کا دیکھنا نکلتا ہے جس میں منافق اور مومن سب ہیں
 اور جماعت کر دیکھنے سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ ہر ایک شخص اول میں کا دیکھے اور کتاب اور سنت
 سے بہت دلیلیں ہیں اس امر پر کہ منافق کو اللہ سبحانہ کا دیدار نہ ہو گا **ف** پھر وہ لوگ اپنا سر اٹھاؤ
 اور خدا متعالیٰ اس جماعت میں ہو گا جس صورت میں پہلے اس کو دیکھا تھا اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں
 وہ سب کہیں گے تو تمہارا رب ہے بعد اس کے جہنم پر ملے گا اور سفارش (شفاعت) شروع ہو گے
 اور لوگ کہیں گے یا اللہ بچا یا اللہ بچا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ملے کیا ہو گا آپ نے فرمایا ایک پہلے ہو گا
 مقام ہو گا وہاں انکڑے ہوں گے اور کانٹن جیسے نچر کے ملک میں ایک کانٹا ہوتا ہے جس کو سعد

لا اکر الا الصبر کہا ہوگا اور اسکی دل میں ایک سیاتی برابر پہلائی ہوگی (نویس) **ت** پہر وہ کھلیں
 گئے بہت سی آدمیوں کو اور کہیں گے اور بے ہمتی اب تو اوس میں کوئی نہیں رہا جس میں ذرا بھی
 پہلائی تھی (بلکہ اب سب اسی قسم کے لوگ ہیں جو بدکار اور کٹا فرستے اور رتی بڑا برہمی پہلائی ان
 میں بخشی) اب سعید خدریؒ جیسا حدیث کو بیان کرتے تھے تو کہتے تھے اگر تم مجھ کو سچا نہ جانو اس
 حدیث میں تو پڑھو اس آیت کو اگر چاہتے ہو ان الله لا یظلم من شیء ذرۃ اخیر تک یسر الله شأنا لکلم نہیں
 کرے گا رتی برابر اور جو نیکی ہو تو اوس کو دونا کر دیگا اور اپنے پاس سے بہت کچھ ثواب دے گا پھر املا
 فرما دے گا فرشتے سفارش کر چکے اور پیغمبر سفارش کر چکے اور مومنین سفارش کر چکے اب کوئی
 باقی نہیں رہا پر وہ باقی ہے جو ب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (قرآن کی
 ذات مقدس پر ایک مٹھی آدمیوں کی جہنم سے نکالے گا **ف** جسکی تعداد کو کوئی نہیں جانتا
 سوائے خدا کریم کے بجز خدا تعالیٰ کی مٹھی بہت بڑی ہے کہ ساری زمین اوس کی ایک مٹھی میں
 آجا دیگی قیامت کو دن۔ مبارک ہیں دے لوگ جو اپنے مالک کی خاص مٹھی سے نکالے جا دیں
 گے اور ان پر یکساں احسان نہ ہوگا سوائے خدا کریم کے **ت** اور اس میں وہ لوگ
 ہوں گے جنہوں نے کوئی پہلائی نہیں کی کہی **ف** پر صرف خدا کی توصیف پر یقین کرتے
 تھے ان کا سفارش کرنے والا کوئی فرشتہ یا پیغمبر یا مومن نہ ہوگا آخر اللہ تعالیٰ خود اپنے مبارک
 ہاتھ سے اُن کو نکالے گا **ت** وہ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے پھر خدا کے تعالیٰ ان لوگوں
 کو ایک نہر میں ڈال دے گا جو جنت کو دروازہ بن کر ہوگی جسکا نام نہر الحیوۃ ہے وہ اوس میں ابابعد
 تر نمازہ ہوں گے جسیر دانہ پانی کے بہاؤ میں کوٹے کچرے کی جگہ پر آتا ہے (زور سے ہسکا
 کر) تم دیکھتے ہو وہ دانہ کہی پتھر کے پاس ہوتا ہے کہی دشت کے پاس اور جو آفتاب کے رخ پر
 ہوتا ہے وہ زرد یا سنہرا لگتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا لوگوں نے کہا یا رسول
 اللہ آپ تو گویا جنگل میں جانوروں کو چرایا کیے ہیں (کہ وہ ان کا سب مال جانتے ہیں) پھر آپ نے
 فرمایا وہ لوگ اس نہر سے موتی کی طرح چلتے ہوئے نکلیں گے اُن کے گلون میں پٹے ہوں گے
 جنت والے اور ان کو پہچان لیں گے اور کہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کے آدا کیے ہوئے ہیں اُن کو
 خدا نے جنت دی بغیر کسی عمل یا پہلائی کے پھر فرما دے گا جنت میں جاؤ اور جس چیز کو دیکھو

دیکھو وہ تمہاری ہے وہ کہیں گے اگر رب ہمارے تو نے ہم کو اتنا کچھ دیا کہ اوتنا کسی کو نہیں دیا سارے
 جہان والوں میں اللہ تعالیٰ فرماوگا ابھی میرے پاس تمہاری لیے اس سے بڑھ کر ہے وہ کہیں گے اے
 رب ہمارا اس سے بڑھ کر کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماوگا میری رضا مندی اب میں تم پر کبھی غصہ نہ ہوگا
و سبحان اللہ مالک کی رضا مندی اتنی بڑی نعمت ہے کہ بہشت کی سب نعمتیں اس کے سامنے
 بے حقیقت ہیں جہان مردوسی ہے جو اپنے مالک کی رضا مندی کا طلب ہو اور ہر حال میں اس کا
 شکر گزار رہے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قُلْنَا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آيَ رَبِّنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَلْ نَصَّاءُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ إِذَا كَانَ يَوْمُكُمْ حَقُّو قُلْنَا لَا سَفَّتُ الْحَدِيثَ حَتَّى
 الْقَطْعَى أَخْبَرَنَا وَهُوَ حَقٌّ حَدِيثُ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ رَدَّادٌ بَعْدَ قَوْلِهِ بِخَيْرِ عَمَلٍ
 عَمِلُوا وَلَا قَدَمٌ قَدَمُكُمْ يُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ قَدَمٌ لَكُمْ وَمَعَكُمْ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
 بَلَّغْنِي أَنَّ الْجَسْرَ أَذَقُ مِنَ الشَّعِيرَةِ وَأَحَدٌ مِنَ السَّيْفِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ نَقْلُهُ
 رَبَّنَا أَعْطَيْنَا مَا لَمْ نَقْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ بِعَيْنِي مِنْ حَمْدِهِ
 ترجمہ دوسری روایت بھی ابوسعید خدری سے ایسی ہی ہے اس میں یہ ہے کہ ہم نے کہا یا رسول
 اللہ کیا ہم اپنے مالک کو دیکھیں گے آپ فرمایا تم کو کچھ حرج ہوتا ہے سوچو دیکھنے میں جیسا
 دن ہو سو گھر کہا نہیں اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اتنا زیادہ ہے اس عبارت کو بعد اوں کو خدا
 نے جنت دی بغیر کسی عمل یا بھلائی کے اوں سے کہا جاوے گا جو تم دیکھو وہ تمہارا ہے اور اتنا
 ہے اور ابوسعید نے کہا مجھے یہ حدیث پہونچی کہ بل بال سے زیادہ باریک ہوگا اور تلواریں زیادہ
 تیز ہوگا اور سیف کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ وہ کہیں گے اگر رب ہمارے تو نے ہم کو وہ دیا جو
 ساری جہان والوں میں کسی کو نہیں دیا **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يَأْتِي سَادَ وَهَّاءُ حَدَّثَنَا
 حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ زَيْدٍ رَدَّادٌ بَعْدَ قَوْلِهِ بِخَيْرِ عَمَلٍ
 عَمِلُوا وَلَا قَدَمٌ قَدَمُكُمْ يُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ قَدَمٌ لَكُمْ وَمَعَكُمْ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
 بَلَّغْنِي أَنَّ الْجَسْرَ أَذَقُ مِنَ الشَّعِيرَةِ وَأَحَدٌ مِنَ السَّيْفِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ نَقْلُهُ
 رَبَّنَا أَعْطَيْنَا مَا لَمْ نَقْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ بِعَيْنِي مِنْ حَمْدِهِ
 وہی ہے جو اوپر گزرا اگر کچھ کمی بیشی ہے **قَابُ**
**وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ زَيْدٍ رَدَّادٌ بَعْدَ قَوْلِهِ بِخَيْرِ عَمَلٍ
 عَمِلُوا وَلَا قَدَمٌ قَدَمُكُمْ يُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ قَدَمٌ لَكُمْ وَمَعَكُمْ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
 بَلَّغْنِي أَنَّ الْجَسْرَ أَذَقُ مِنَ الشَّعِيرَةِ وَأَحَدٌ مِنَ السَّيْفِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ نَقْلُهُ
 رَبَّنَا أَعْطَيْنَا مَا لَمْ نَقْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ بِعَيْنِي مِنْ حَمْدِهِ******

یَوْمَئِذٍ لَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ اللَّهُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَا اور اس آیت کا تفسیر کیا
 میرا انکھی اور عیشین شفاعت کے باب میں بہت آئین ہیں اور انما صحابہ ہی بہت ہیں ان سب ملا سکتے
 شفاعت کا ثبوت ثبوت ہو جاتا ہے گنہگار مومنین کے کو اکر اور اجماع کیا ہے سلف اور خلف اور تمام اہل
 سنت اور شفاعت کے ثبوت پر اور انکار کیا ہے خارج اور بعض متزلزلے شفاعت کا اور ان کے نزدیک گنہگار ہمیشہ
 ہمیشہ جنہم میں رہیں گے دلیل انکی یہ آیت فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ اور یہ آیت مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَسَنَةٍ وَلَا
 شَيْءٍ يُنَالُ حالانکہ یہ آئین کا فرون کے حق میں ہیں اور انہوں نے جو شفاعت کی آیتوں کی تاویل کی ہے
 کہ مراد اس سے درجن کی زیادتی ہے تو یہ باطل ہے اور حدیث کی الفاظ صحاح انکی تاویل باطل ہوتی
 ہے کیونکہ حدیث میں یہ ہے کہ جنہم شفاعت کی وجہ جنہم سے نکا جاویں گے لیکن شفاعت پانچ قسم ہے ایک
 تودہ جو خاص ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اسکی دینا ہے سیدان جفر کے ہول سے اور حساب
 کتاب جلدی شروع کر دینا جیسا کہ انکا بیان آگے آویگا وومصری بعض لوگوں کو بغیر حساب کتاب
 کے جنت میں لے جانا یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے تیسری شفاعت ان لوگوں کی
 لیے جو مستحق ہو گئے ہوں جنہم کے اون کی شفاعت ہمارے پیغمبر اور اور لوگ کریں گے چوتھی شفاعت
 ان لوگوں کی جو جہنم میں جا چکے ہوں گنہگاروں میں سے اور ان کا نکالا جانا ہمارے پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم اور فرشتوں اور مومنین کے شفاعت سے ثابت ہے چوتھی ایک حدیث میں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا
 گناہ جنہم سے ہر ایک لاکھ لاکھ کہہ کر لے کر اور صرف کافر اور مین رہ جاویں گے پانچویں وہ شفاعت
 جہنم میں جو بڑھانے کے لیے ہو اس شفاعت کا مستقر ہے ہی انکار نہیں کرتے نہ پہلی شفاعت کا نام
 عیاض نے کہا مشہور و امینوں سے سلف صالحین کا شفاعت کے لیے دعا کرنا ثابت ہوا ہے اس صدر میں
 جو کہتا کہ اللہ تعالیٰ سے ہماری پیغمبر کی شفاعت مانگنا مکروہ ہے اسکی بات کی طرف خیال نہ کرنا چاہیے
 اس لیے کہ شفاعت انکی کچھ گناہ گاروں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ تحفیہ حساب اور زیادتی درجات
 کے لیے بھی ہوگی اور ہر ایک عاقل کو ڈر لگا ہوا ہے کہ کہیں وہ گنہگاروں میں سے نہ ہو جاوے اور
 انپر عمل پر یہ ہر سال نہیں ہے اور جس شخص نے اسکو مکروہ سمجھا ہے چاہے کہ وہ مغفرت اور بخشش کے لیے بھی
 دعا کرے اور ہر خلاف ہر سلف اور خلف کو طریقے کے تمام ہر اکلام قاضی عیاض کا (نور علی شریعت)
 ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل اللہ اہل الجنۃ

اچھا اب کوئی اور آر زور کو وہ آر زور کو حکم ہو گا یہ لے اور دس دنیا کے برابر اور لے اور وہ کو
 امر باریتالے کیا تو مجھے ہنسی ٹھہا کر تا ہے بادشاہ ہو کر (یعنی دس دنیا کے برابر مجھ کو دیتا ہے اور
 وہ ان تو ایک چوٹا سا مکان بھی خالی نہیں) اور اسی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھا آپ ہنسنے پہان تک کر آپ کے وانت کہل گئے **۱۰** حدیث میں نواجذ کا لفظ ہے
 اور نواجذ اون دانتوں کو کہتے ہیں جو بچے آخر میں نکلتے ہیں جن کو عوام عقل کے وانت کہتے
 ہیں اور یہ وانت اسی وقت کہتے ہیں جب آدمی زور سے ہنسنے حکم ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اخرج من يدخل الجنة رجل فهو يمشي مرة ويكبر مرة وتُسفعه
 الساهرة فاذ اما جاوزها التفت اليها فقال تبارك الذي تخافني منك لقد اعطاني
 الله شيئا ما اعطاه احد اثنين الاولين والآخرين فترفع له شجرة فيقول اي رب
 ادني من هذه الشجرة فلا تستطيل بظليها واشرب من مائها فيقول الله عز وجل
 يا ابن ادم لعلي ان اعطيتكها سالتي غيرها فيقول لا يا رب وعا هذه ان
 لا يساله غيرها وربه تعالى يعذره لانه يرى ما لا صبر له عليه فيدني منها
 فيستظل بظليها ويشرب من مائها ثم ترفع له شجرة هي احسن من الاولى
 فيقول اي رب ادني من هذه الشجرة لا اشرب من مائها واستظل
 بظليها لا اسالك غيرها فيقول يا ابن ادم ألم تعا هديني ان لا تسالني غيرها
 فعا هذه ان لا يساله غيرها وربه تعالى يعذره لانه يرى ما لا صبر له عليه فيدني
 منها فيستظل بظليها ويشرب من مائها ثم ترفع له شجرة عند باب الجنة هي احسن
 من الاوليين فيقول اي رب ادني من هذه الشجرة لا استظل بظليها واشرب من
 مائها لا اسالك غيرها فيقول يا ابن ادم ألم تعا هديني ان لا تسالني غيرها قال بلى
 يا رب هذه لا اسالك غيرها وربه تعالى يعذره لانه يرى ما لا صبر له عليه فيدني منها
 فاذا ادناه منها فيسمع اصوات اهل الجنة فيقول اي رب ادخنيها فيقول يا ابن ادم ما فعلت
 منك يرضيك ان اعطيك الدنيا ومثلها معها فيقول يا رب استهزى مني وانت رب العالمين
 ابن مسعود فقال لا تسألوني ثم اصحك قالوا لم تضحك فقال هكذا اصحك رسول الله صلي الله عليه وسلم

میرے اللہ تعالیٰ فرمادیا تو یہ بھی لے اور جو جس حصہ اس سے زیادہ لے اور جو تیرا جی چاہو
 جہو بھلا لگے دیکھو زمین وہ لے وہ کہیں گامین رضی ہو گیا اور یہ پیکر یہ حضرت موسیٰ نے دیکھا ہے
 بڑا درجہ والا بنتی کون ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو وہ لوگ ہے جنکو میں نے خود چنا اور انکی بزرگی
 اور عزت کو میں نے اپنا تھ سے بجایا اور اس پر مہر کر دیا کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی کان نے سنا
 نہیں کسی کے دل پر گزرا (جو انکے لیے تیار ہے) اور انکی تصدیق کرتا ہے وہ جو کلام اللہ میں ہے فلا
 تعلم نفساً الا بحی فی قصہ من قرأ آئین الایۃ یعنی کوئی نہیں جانتا جو چھپا کر رکھا گیا ہے انکے
 لئے انکی آنکھوں کی ٹھنڈک اخیر تک عَنْ الْمُخْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ لِي الْمَذْبُوحَاتُ مَوْسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى لَعْنُ اخْرَجَ اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَذَقًا وَسَأَلَ الْحَدِيثُ بِخَوِّهِ ترجمہ معنی
 شعبہ کہتے تھے کہ حضرت موسیٰ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دیکھا ہے کہ درجی نے جنتی کو پھر بیان کیا
 حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى
لَا عِلْمَ اِخْرَاجَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دَخَوْكَ الْجَنَّةَ وَالْاِخْرَاجُ خَرُوجُ جَاوِزِهَا رَجُلٌ يُؤْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
فَيَقَالُ لِعَزْمَتِهِ صِغَارُ دُبُونِهِ وَارْتَعَاؤُهُ كِبَارُهَا فَعَرَضَ عَلَيْهِ صِغَارُ دُبُونِهِ فَيَقَالُ كَيْفَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا
وَكَيْفَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا اَوَّلًا اَيَقُولُ لَكُمْ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَنْكُرَ وَهُوَ شَفِيقٌ مِّنْ كِبَارِ دُبُونِهِ نَعَزَّ عَلَيْهِ فَيَقَالُ اِنْ
لَكَ مَكَانٌ كُلِّ سَبْتَةٍ حَسَنَةٍ فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ كَذَا هَاهُنَا فَلَقَدْ مَرَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَاكَ حَتَّى بَدَأَتْ تَوَاجِدُكَ ترجمہ ابو ذر رضی سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں اس شخص کو جو سب کے بعد جنت میں چلا
 اور سب کے بعد روز سے نکلیگا وہ ایک شخص ہوگا جو لایا جاوے گا قیامت کے دن پھر حکم ہوگا پیش کر و
 اسپر اس کے بلکے گناہ اور مست پیش کرو اس کے بھاری گناہ تو پیش کیے جاویں گے اسپر بلکے گناہ
 اسکے اور کہا جاوے گا فلا نے روز تو نے ایسا کام کیا فلاں روز یہ کام کیا وہ قبول کرے گا انکار نہ کرے
 گا اور ڈرے گا اپنے بھاری گناہوں سے لیکن وہ پیش نہ ہوں حکم ہوگا کہ ہر ایک گناہ کے بلکے
 ایک نیکی دی وہ کہے گا ایک پیر میں نے اور بھی مجھے کام کیے ہیں گناہ کے جنکو میں بیان نہیں
 راوی نے لکھا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ہنس رہا تھا کہ آپ کی داڑھی میں کھل
 کھل گئیں نَحْوُ الْاَعْمَشِ بِهَذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ اعمش سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے

جبر اور کفر کے محمول پر ان کے سیمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یسأل عن العود فقال لا یخرج
 عن یوم القیمۃ عن کذا وکذا النظر اذ ذلک فوق الناس قل قد دعی الی اسمی یا وثا بقما واما
 کانت تعبداً الا وکذا فالا وکذا فی یلتار بنا بعد ذلک فیقول من یطربون فیقولون ننظر
 ربنا عن وجہ فیقول اذ انکم فیقولون حتی ننظر الیک فیجلی لہم یتضحک قال فینطلق
 بہم فیکبرون ویعطی کل انسان منہم منافع او مؤمن نوراً ثم یلقونہ وعلی جبر حرم
 کلام لیب وحبسک تاخذ من شاء اللہ ثم یطفا نور المناہغین ثم یجعل المؤمنون قنجر اول
 زمرہ وجوہہم کالقمح لیلۃ البدربسبوعون الف لا یحاسبون ثم الذین یلونہم کاضوئکم
 فی السیاء ثم کذلک ثم یحل الشفاعۃ ویشفعون حتی یشجر من النار من قال لا الہ الا اللہ
 وکان فی قلبہ من الخیر صابرن شجیرۃ فیجعلون بقاء الجنۃ ویجعل اهل الجنۃ یرشون
 علیہم الماء حتی یشربوا نبات الشی فی السیل ویدن صبراً ثم یسأل حتی یجعل
 لہ الدنیا وعشرۃ امثالہا معاً ترجمہ ابو الزبیر نے سنا جابر بن عبد اللہ انصاری سے **ف**
 روایت ہو قوسے برابر پر اور مسلم کی شرط یہ نہیں مگر انہوں نے بیان کیا اسکو اسلیے کہ وہ سند مروی ہے
 دوسرے طریقے پر اور خود امام مسلم نے اس کے دفتر پر تسمیہ کی ہے ابن ابی شعبہ کی روایت کو اور بیان کیا ہے اسکا
 اسناد اور سماع رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس پر چونکہ لوگوں کے آپ کا حال قیامت کو دن انہوں
 نے کہا ہم آئیں گے قیامت کے دن اس طرح سے اس طرح سے دیکھ لیں گے اور سب آدمیوں کے **ف** انہوں
 نے کہا اس مقام پر راوی نے غلطی اور تحریف اور غلط کیا ہے اور اتفاق کیا ہے ہر مفسد میں اور متاخرین نے اور
 یہ غلط ہے لکھنے والے کے قاضی عیاض نے کہا حدیث کی عبارت تمام نسخوں میں یہی ہے یعنی عن کذا وکذا
 انظر اذ ذلک فوق الناس جسکا ترجمہ بیان ہو لیکن مطلب معلوم نہیں ہوتا اور صحیح عبارت یوں ہے علی کوم یسا
 ہی روایت کیا بعض محدثین نے اور ابن ابی شیمہ کی کتاب میں کعب بن مالک سے مروی ہے یحشر الناس فی
 القیمۃ علی تل واما علی تل الخیر جم کہے جاویں گے لوگ قیامت کے دن ٹیاو پیر اور میری امثال کی شے پر ہر
 اور کوم بھی نیلے کو کہتے ہیں اور اونچی زمین کو جو شیکر کی طرح ہوتی ہیں طبری نے اپنی تفسیر میں ابن عمر کی روایت
 سے بیان کیا کہ پھر پھر میں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت ایک شے پر سب لوگوں کے اور تو انہی میں
 نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی سے کوم کا لفظ پڑنا نہ گیا یا مسٹ گیا ہو گا تو اسے کذا وکذا اسکے بارے

مکہ پر اسکی تفسیر کی اسی فوق الناس سے اور انظر کا لفظ تنبیہ کے لیے میان مکہ یا بقیع نقل کرنے والوں
 نے بعینہ اس عبارت کو نقل کر دیا اور انظر کو بھی حدیث میں شریک کر دیا واللہ اعلم **ف** پھر ملائی جاوے گی
 اتین اپنی اپنی تہوں اور عبودوں کے ساتھ پہلی است پھر دوسری است بعد اس کے ہمارے پروردگار آویگا
 اور فرماویگا تم کو دیکھ رہو اور (یعنی است محمدی سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماویگا) وہ کہیں گے ہم اپنے
 پروردگار کو دیکھ رہے ہیں (یعنی اس کے منتظر ہیں) پروردگار فرماویگا میں تمہارا مالک ہوں وہ کہیں گے
 ہم تجھ کو دیکھیں (تو معلوم ہو) پھر دیکھا فی دیکھا پروردگار اون کو ہنسنا ہوا اور اُن کے ساتھ چلے گا اور
 لوگ سب اس کے چھو ہوں گے اور ہر ایک آدمی کو خواہ وہ منافق ہو یا مومن ایک نر ملیگا لوگ اس کے ساتھ
 ہوں گے اور جہنم کے پل پر آکر اسے اور کائنات ہوں گے وہ پڑھ لیں گے جنکو خدا چاہے گیگا بعد اس کے منافقوں
 کا نور بجھ جاوے گا اور مومن نجات پاویں گے تو پہلا گروہ مومنوں کا اُن سے پہلے ہوگا جو مومن رات کو چاند کے
 سے ہوں گے ستر ہزار آدمیوں کا ہوگا جن سے حساب ہوگا نہ کتاب **ف** اور وہ بے پوچھے پچھے
 کے جنت میں داخل ہوں گے بخاری کی روایت میں ہر یہ دو لوگ ہوں گے جو نہ منکر کرتے ہیں اور نہ بد فعل
 لیتے ہیں اپنے پروردگار پر ہر دوسرا کہے ہیں **ف** ان کے بعد کا گروہ خوب چکھو مار کو کہیڑم ہوں گے پھر
 ان کے بعد کا اُن سے آکر رہا تک کہ شفاعت کا وقت آویگا اور لوگ شفاعت کریں گے اور جہنم
 سے نکالا جاوے گا وہ شخص بھی جس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا اور اس کے دل میں ایک جو برابر بھی نیکی اور برکت
 تھی یہ لوگ جنت کو آنگن میں ڈال دیے جاویں گے اور جنتی لوگ ان پر مابین چھڑکین گے وہ سطح پسندین
 جیسے جھاڑ پانی کے بہاؤ میں پینپتا ہے اور اون کی سوزش اور جلن بالکل جاتی رہیگی پھر
 وہ سوال کریں گے خدا سے اور ہر ایک کو اتنا ملیگا جیسے ساری دنیا بلکہ دوس دنیا برابر جتنی دنیا پر
 مبعوث علیہ السلام یا ذینہ یعولہ اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ یُخْرِجُ مَا سَاءَ مِنَ النَّارِ فِیْہِمْ
 الْجَنَّةَ مَرَّ حَمِیْمٍ جَابِرٌ رَزَقَ رَوَاہِیْتُ ہُوَ انہوں نے سنا ہے کہ ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
 اللہ تعالیٰ چند لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جاوے گا **وَقَالَ رَبُّنَا** قُلْتُ لَعَلَّہُ دُنَا سَیِّئَاتِہِ
 جَابِرٌ رَزَقَ رَوَاہِیْتُ عَنْ رَسُولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ یُخْرِجُ مَا سَاءَ مِنَ النَّارِ فِیْہِمْ
 بن زید سے روایت ہے کہ میں نے عربوں سے پوچھا کیا تم نے سنا ہے جابر بن عبد اللہ کو حدیث بیان کرنے
 ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالے گا شفاعت کی وجہ سے انہوں نے کہا ہاں

سنا ہے عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قوماً یخرجون من النار یحترقون فیھا الا ذکرات وجوہہم حتی یدخلون الجنة ثم یرحمہ جابر بن عبد اللہ عن روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کچھ لوگ جہنم میں حلو و مان سے نکلیں گے اور خشت میں جاویں
 گے ان کا سب بدن جل گیا ہو گا سو اس منہ کے چکر کے لئے کہیں گے کہ یہ سوجھہ کیا جاتا ہو دوسری حدیث
 میں ہے کہ تمام اعضا مسجد کے انکار سے بھر رہیں گے جیسے اور گذر چکا تھا یزید الفقیہ قال لکن
 قد شققتی رأی من رأى الخواص فی حرجنا فی معصایہ ذوی عذر یزید ان یخرج من النار فخرج
 علی الناس قال فمرکنا علی المذنبین فاذا اجاب بن عبد اللہ یحدث القوم خالیس الاساریہ
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واذا هو قد ذکر اسمہ فیمین قال فقلت له یا
 صاحب رسول اللہ ما هذا الذی یحدثون واللہ یشک انک من مدخل النار فقد اخرتہ و
 کلما ارادوا ان یخرجوا منها اعيدوا فیھا هذا الذی تقولون قال فقال انقر انقر القرآن وکن
 نعم قال فهل سمعت بمقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقول الذی یشک فی بیعہ اللہ فیرقت نعم قال
 فاذہ مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم الحمد الذی یخرج اللہ بہ من یخرج قال ثم نعت
 وضع الصراط وقر الناس علیہ قال وکف ان لا اقول احفظ ذاک قال غیر انہ قد
 دعی ان قوماً یخرجون من النار بعد ان ینکونوا فیھا قال یعنی ایا انہم فخرجون کا ہم
 عید ان السماویم قال فیدخلون نھرا من انہا الجنة فیخسبوا فیہ فخرجون کا نھر
 انقر ایس مرجعاً قلنا ویحکمہ اترؤن الشکر یکنب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرجاً قلنا واللہ ما خرج منہا غیر رجل واحد كما قال ابو نعیم ثم یرحمہ یزید بن صہیب ابو
 عثمان فقیر سے روایت ہو میرے دل میں جاویوں کی ایک بات کہیں گئی تھی روہ یہ کہ کبیر و گناہ کرنے
 والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہے گا اور جو جہنم میں جاویگا وہ پھر وہاں سے نکلے گا تو ہم نکلے ایک
 جماعت کو ساتھ اس ارادہ سے کہ جہنم میں کبیر خارج ہوں گا نہ صہیب پہلا دین حب ہم مدینہ میں
 پہنچے دیکھا ابو جابر بن عبد اللہ ایک ستون کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو حدیثیں سنارہی ہیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے یکایک ذکر کیا دوزخیوں کا میں نے کہا اے صحابی رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم تم کیا حدیث بیان کرتے ہو بعد قتلے تو فرماتا ہے۔ اے رب ہمارا جسکو

تو جہنم میں لے گیا تو نے ہنگو رسو کیا اور فرماتا ہے جہنم کے لوگ جب وہاں سے نکلتا جاہیں گے تو پھر
 اسی میں ڈال دیو جائینگے **ف** یہ دونوں آیتیں خارجہ کی ہیں لیکن آیتیں درجہ میں جا کر پھر کوئی مان
 سے نہ نکلے گا حالانکہ یہ آیتیں ان کا فون اور شرکون کے باب میں ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے
ف اب تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا تو نے قرآن پڑھا ہے میں نے کہا انہوں نے کہا پھر تو نے حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سنا ہو یعنی وہ مقام جو اللہ تعالیٰ انکو قیامت کو روز غنایت فرماویگا
 جسکا بیان اس آیت میں ہو **عَسَىٰ اَنْ يَّخْلُقَ لَكُم مِّنْهَا مَقَامًا مِّمَّا تَصْنَعُونَ** (یہ کہنا مان میں نے سنا ہے انہوں
 نے کہا پھر وہی مقام محمود ہے جسکے وجہ سے اللہ تعالیٰ نکالے گا جہنم سے ان لوگوں کو جنکو چاہے
 گا پھر بیان کیا انہوں نے بلطراط کا حال اور لوگوں کے گزرنے کا اس بل پر سے اور جگہ ڈرے یا وہ
 نہ رہا ہو یہ مگر انہوں نے یہ کہا کہ کچھ لوگ روزخ سے نکالے جاویں گے اس میں جانے کے بعد اور وہ
 اس طرح ہو گلیں گے جیسے انبوس کی لکڑیاں (سیاہ جل ہن کر) **ف** حدیث میں اسام کا لفظ ہو
 جو جہنم ہے سسم کی اور سسم کہتے تل کو اسکی لکڑیاں بھی ہو تین انچ سے کالی ہو جاتی ہیں اور بعضوں نے کہا
 یہ لفظ اصل میں ساسم تھا اس میں تحریف ہو کر ساسم ہو گیا اور ساسم کہتے ہیں ایک سیاہ لکڑی کو مثل انبوس
 کے اور بعضوں نے کہا ساسم کہتے ہیں انبوس کو (لوہی مختصر) **ف** پھر حنبت کی ایک نہر میں جاویں
 گے اور وہاں غسل کریں گے اور کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے یہ سن کر تم لوٹے اور ہم نے کہا خرابی
 ہو تمہاری کیا یہ بوڑھا جھوٹ باندہ تھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دینے وہ ہرگز
 جھوٹ نہیں بولتا پھر تمہارا مذہب غلط نکلا اور ہم سب بھر گئے اپنی مذہب سے مگر ایک شخص نے
 پھر اٹھا یہ ایسا ہی کہا ابو نعیم فضل بن وکیع نے **عَنْ اَبِي بَكْرٍ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ مِنْ النَّارِ اَرْبَعَةً فَيَضْرِبُوهُنَّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ فَلْيَنْفِثْ لِحَدِّمْ فَيَقُوْا اَرْبَ اَدا
اَسْرَجَتْ نَارُ مِثْمَاطٍ فَلَا تَعْدِلُ فِيْهَا فَيَنْفِثُهَا اللَّهُ مِنْهَا مَرَّجَةً اَنْسَ بْنَ مَالِكٍ رَوَاهُ رُوَيْدُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا روزخ سے چار آدمی نکالے جاویں گے پھر وہ پیش کیے جاویں گے خدا کو سارے
 ان میں سے ایک جہنم کی طرح دیکھا کر کے گاویں مالک پھر جب نے عجوبہات دی اس سے تو اب پھر مرتبہ اہل
 اللہ کا اسکو نجات دینا جہنم سے **عَنْ اَبِي بَكْرٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ**
اللَّهُ النَّاسَ مِنَ النَّارِ فَيَضْرِبُوهُنَّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ فَلْيَنْفِثْ لِحَدِّمْ فَيَقُوْا اَرْبَ اَدا

لَا تَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيَ حَتَّى يَرْضَى مِنْ مَكَانِنَا هَذَا قَالَ فَيَا نَوَافِلَ اَدَمَ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُولُونَ
اَنْتَ اَدَمُ اَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَفَضَّلَكَ مِنْ رُوحِهِ وَامَرَ لَكَ بِكَرَّ قَسْبِكَ وَالْكَاشِفُ لَكَ عَنِ
رَبِّكَ حَتَّى يَرْضَى عَنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كَيْفَ فَيَذَرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ لَكِنْ اَنْتَ اَنْتَ اَوْ لَمْ دَسُو لَكَ بَعْدَهُ اللهُ قَالَ فَيَا نَوَافِلَ اَدَمَ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كَيْفَ فَيَذَرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ اَسْأَلُ اِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الَّذِي اخَذَهُ اللهُ خَلِيلاً فَيَا نَوَافِلَ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُولُ
لَسْتُ هَذَا كَيْفَ فَيَذَرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ اَسْأَلُ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ الَّذِي كَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْتَمَدَهُ التَّوْرَةَ قَالَ فَيَا نَوَافِلَ مُوسَى عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كَيْفَ فَيَذَرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنْ اَسْأَلُ عِيسَى عَلَيْهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رُوحَ اللهِ وَكَوْنَهُ فَيَا نَوَافِلَ عِيسَى عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رُوحَ اللهِ وَكَوْنَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا وَلَكِنْ اَسْأَلُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا اَقْدَمَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذُنُوبٍ
وَمَا تَاَخَّرُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَا نَوَافِلَ فَاَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ
لِي فَاِذَا اُنْزِلَتْ رَفَعَتْ سَاجِدًا فَيَدْعُوَنِي مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَدْعُوَنِي فَيَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَذْفَعُ رَأْسَكَ
قُلْ سَمِعْتُ سَلِّ تَعْطُهُ اَشْفَعُ شَفَعُ فَاَذْفَعُ رَأْسِي فَاَحْمَدُ رَبِّي بِحَمْدٍ يُعَلِّمُنِي رَبِّي عَزَّ
وَجَلَّ ثُمَّ اَتَقَعُّ فَيُعَدُّ لِي حَدًّا اَفَاخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوذُ فَاَقْعُ سَاجِدًا
فَيَدْعُوَنِي مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَدْعُوَنِي ثُمَّ يَقَالَ اَذْفَعُ يَا مُحَمَّدُ قُلْ سَمِعْتُ سَلِّ تَعْطُهُ اَشْفَعُ شَفَعُ
فَاَذْفَعُ رَأْسِي فَاَحْمَدُ رَبِّي بِحَمْدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ اَتَقَعُّ فَيُعَدُّ لِي حَدًّا اَفَاخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاَدْخُلُهُمُ
الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا اَدْرِي فِي الثَّلَاثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُولُ يَا رَبِّ مَا لَقِيَ فِي النَّارِ اَكْثَرَ مِنْ حَسْبِ الْفَرَكِ
مَنْ وَجَّعَ عَلَيْهِ الْخَلْقُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ تَتَادَعُ اَسْءَى وَجَّعَ عَلَيْهِ الْخَلْقُ
مَنْ حَمَلَهُ النَّاسُ مِنْ مَكَانٍ سَمِيحٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى فَرَايَا اللهُ تَعَالَى قِيَامَتَهُ اَنْ يَكُونَ كَر
اَكْثَرِ كَرِيحٍ يَبْرُدُ كُوشُشُ كَرِيحٍ اُسْ مَصِيبَتِ كُودُورِ كَرِيحٍ كِيَا اَوْ كَلِّ مِثْلِ مِثْلِ خَدَاكَيْهِ مِثْلُ وَالدِّكَا وَهَبْزِ
كَيْهِ اَكْرَمُ كَيْهِ كِيَا غَارِشُ كَرَاوِينِ اِيْزُورِ كَيْهِ كَيْهِ اَسْءَى رَامِ بَانِيهِ كُودُورِ هَبْزِ اَوْتُوْنِيهِ هَبْزِ اَوْتُوْنِيهِ هَبْزِ اَوْتُوْنِيهِ هَبْزِ
اَسْلَامُ سَمِيحٍ اَسْءَى اَوْتُوْنِيهِ هَبْزِ اَوْتُوْنِيهِ هَبْزِ اَوْتُوْنِيهِ هَبْزِ اَوْتُوْنِيهِ هَبْزِ اَوْتُوْنِيهِ هَبْزِ اَوْتُوْنِيهِ هَبْزِ

چند چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص ہاتھ مبارک سے بنایا ہے انکو بزرگی دینے کو ایک تین سو حضرت
 آدم علیہ السلام میں دوسرے تورات کو تخلیق تو نہیں اپنے ہاتھ سے لکھا تھا تیسرے جنۃ العدن میں درخت
 اپنے ہاتھ سے لکھائے یوں تو سب چیزیں خدا کے حکم سے پیدا ہوئیں پر ان چیزوں کو خدا نے اپنے خاص ہاتھ
 بنایا جیسے ہمیشہ میں وارد ہر پر خدا کا ہاتھ ویسا ہی مقدس اور بے شبہ اور نظیر ہے جیسے اسکی ذات قدس
 جل شانہ اور اپنی روح (یعنی اپنی پیدا کی ہوئی روح) تم میں پہونکی اور فرشتوں کو حکم کیا تو جو
 کریم انہوں نے سجدہ کیا مگر نوح علیہ السلام کو کون کی سفارش کر والد تعالیٰ کے پاس آرام دیوے ہو اچانک کی
 تخلیق سے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنے گناہ کو یاد کر کے خدا تعالیٰ سے شرمایں گے خدا کو گناہ
 کیا تھا اس درخت میں ہو کھا ناجس ہو اللہ تعالیٰ نے انکو منع کیا تھا۔ تو وہی نے کھا علما نے اختلاف کیا
 ہے کہ پیغمبروں سے گناہ معاذ ہوئے ہیں یا نہیں اور قاضی عیاض نے اس بحث میں ایک مختصر تقریر
 کی ہے وہ یہ ہے کہ نبوت واجبہ ان سے کفر سزا نہیں ہو سکتا بلکہ وہ معصوم ہیں کفر سے لیکن نبوت سے
 پہلے تو اس میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ نبوت سے پہلے بھی وہ کفر سے معصوم ہوئے ہیں اس سے
 اور گناہ کفر سے کم ہیں تو کبیرہ گناہ سے بالاتفاق وہ معصوم ہیں اور سیطرح ان غلطیوں سے جو تبلیغ
 رسالت میں ہوں تو گناہ یا ضلایہ مذہب سے استاذ ابو مظفر اسطرلابی اور ان کے خراسان اور شمس صوفیہ کا
 اور بعضوں کے نزدیک نسل میں غلط ہو سکتی ہے جیسے ہمارے پیغمبر کو سہو ہوا نماز میں لیکن ضرور ہے کہ
 وہ مطلع ہو جاویں اپنی غلطی سے یا اسی وقت یا وفات سے پہلے اور یہی مذہب ہے جمہور علما اور اکثر
 محققین کا ایسا ہے کہ ضعیفہ گناہ توجہ ضعیفہ گناہ اس قسم کے ہیں کہ ان سے وفات اور خستہ اور کینہ
 میں نکلتا ہے ان سے بالاتفاق معصوم ہوئے ہیں اور باقی ضعیفہ گناہوں میں اختلاف ہے اکثر نقصان
 اور محدثین اور متکلمین سے خلف اس طرف گئے ہیں کہ اس قسم کے ضعیفہ گناہ ان سے ہو سکتے ہیں اور دلیل
 انکی قرآن کی آیتیں اور حدیثیں ہیں اور ایک جماعت محققین کی فقہاء اور متکلمین میں سے طرف گئی ہیں کہ
 میں صغائر سے بھی جیسے کبار سے پاک ہیں اور نبوت کا منصب ان سے ایسے گناہوں کے
 اور قصد احوال کی مخالفت کرنے سے اور جو آیات اور احادیث اس قسم کی وارد ہوئی ہیں جن سے پیغمبر
 انکسار ہو وہ تاویل کی گئی ہیں یا محمول ہیں سہو پر یا اللہ کا اذن تھا بعض چیزوں میں لیکن انکو
 دیکھا ۱۰ مواخذے کا اور بعض چیزیں ایسی ہیں جو نبوت سے پہلے ان سے سزا نہیں اور یہی مذہب ہے

حق ہے اس لیے کہ امتیاز کو فعال اور توکل کی بجائے بی گنا لازم ہے پھر اگر وہ خطا وار ہوں تو بہت سزا خال میں انکی
 بیروی لازم نہ ہو قاضی عیاض نے کہا کہ جسے اس مطلب کو اپنی کتاب شفا میں خوب بیان کیا ہے کہ وہ
 دوسری کتابوں میں نہیں ملتا اور اس بات کو مست ذکر کہ یہ مذہب منسوب ہے خواجہ اور معتزلہ اور متبع
 کے گروہوں کی طرف اس لیے کہ ان کا مطلب اس مذہب کے دوسرے وہ کیا صنفی گناہ سے کا فہم
 جانا اور ہم پاک ہیں اس خیال سے اور یہ جو خطا میں انبیاء کی بیان کی گئیں ہیں جیسے آدم علیہ السلام کا
 بھول کر آتش میں سوکھ لینا اور نوح علیہ السلام بد دعا کرنا کافروں پر اور قتل کرنا موسیٰ علیہ السلام کا ایک
 کو اور سچا ناما ابراہیم علیہ السلام کا اپنے تئیں کافروں کے شر سے ایک بات کہہ کر جو ایک طرح سے چم
 سکتی تھی یہ درحقیقت اور دن کے حق میں گناہ نہیں ہیں مگر انبیاء پر عتاب ہوا یا وہ ذکر ان باتوں سے جو
 بوجہ قرب اور علو منزلت کے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا **ف** لیکن تم جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس
 پہلے پیغمبر میں جنکو بھیجا اللہ تعالیٰ نے **ف** الام ابو عبد اللہ مازنی نے کہا سورخین نے لکھا ہے کہ
 حضرت ادریس علیہ السلام نوح کے دادا تھے پھر اگر یہ بات ثابت ہو کہ ادریس پیغمبر تھے تو سورخین کا یہ
 قول صحیح نہیں کہ وہ نوح کے دادا تھے اس لیے کہ حدیث صحیحہ صاف یہ امر لکھتا ہے کہ نوح سب سے پہلے پیغمبر
 جو دنیا میں آئے اور بعضوں نے کہا کہ حدیث میں رسول کا لفظ ہے اور شاید ادریس بنی ہوں رسول بن
 قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے کہا کہ ادریس ایسا علیہ السلام کو کہتے ہیں اور وہ پیغمبر تھے بنی اسرائیل کے
 یوشع بن نون کے ساتھ اس صورت میں کوئی اعتراض ہوگا اس طرح یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ آدم
 اور شیث دونو پیغمبر تھے اور وہ نوح سے پہلے تھے کیونکہ آدم کو اپنی اولاد کی تعلیم کا حکم ہوا تھا اور وہ کافروں
 تھے اس طرح شیث کو وہ خلیفہ تھے آدم کے لیکن کافروں کی ہدایت کو یہ بھیجا جاتا تو یہ امر سب سے پہلے
 کے لیے ہوا قاضی نے کہا ابو الحسن بن مطال کے مذہب یہ کہ آدم رسول تھے اور ابو زکی حدیث صاف بات
 معلوم ہوتی ہے کہ آدم اور ادریس دونو رسول تھے (دووی) **ف** وہ آدینے نوح کے پاس قبیح کہیں گے میں
 لائق نہیں اور اپنی خطا کو جو دنیا میں آنسو ہوئی تھی یاد کریں گے اور شر ماویں گے اپنی پروردگار سے اور
 کہیں گے تم جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جنکو اللہ تعالیٰ نے فریاد دوست بنایا تھا **ف** یعنی خلیل
 قاضی عیاض نے کہا خلعت کو اصل میں معصوم خاص کر لینا اور چن لینا اور صفا کر لینا اور بعضوں نے کہا خلعت
 معنی قطع کرنا اور ابراہیم کو خلیل کہا اس لیے کہ انہوں نے قطع کیا اپنی حاجتوں کو حسب لوقات سے اور حیرت دیا انکو یہ

رسیہ پیا اور بعضوں نے کہا باخانتہ کا معنی بھی اور خدا دوستی جو باعث ہوتی ہے اسرار اور رموز کے شغل کے لئے بھی
 کے لئے کہ اور بعضوں نے کہا غلت کر معنی محبت تمام ہو کلام خاصہ کا ابن زبیری نے کہا خلیل کہتے ہیں دوست
 کو جسکی دوستی اور محبت پوری ہو اور محبوب کو جسکی محبت میں کوئی نقص اور خلل نہ ہو و احادیث نے کہا
 یہی قول تھا رہے کیونکہ اللہ خلیل ہے ابراہیم اور ابراہیم خلیل ہیں اللہ کے اور جس صورت میں غلت کے معنی
 قطع حاجت کے ہونگے تو اللہ کے کو ابراہیم خلیل نہیں کہہ سکتے (نودی) **ف** وہی سب لوگ ابراہیم علیہ
 السلام کیسے اس آیت کے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنے خطا کو جوئے ہوئی تھی یا ذکر کے خدا سے
 شراویئے لیکن تم جاؤ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جس پر اللہ تعالیٰ بات کی اور انکو تورات شریف عنایت کی
 وہ سب تم کو علیہ السلام پاس آؤں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا کو جوئے ہوئی تھی
 یا ذکر کے خدا سے شراویئے گے **ف** نودی نے کہا موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے بات کی اس پر
 اجماع کیا اہل سنت نے کہ یہ کلام اپنی ظاہر پر محمول ہے اور اللہ تعالیٰ حقیقتہً حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کیا
 جبکہ حضرت موسیٰ فرسنا بلا واسطہ اور کلام اللہ کی ایک صفت ہے جو مخلوق کے کلام کے مشابہ نہیں **ف**
 لیکن تم جاؤ عیسیٰ علیہ السلام پاس جو اللہ کے روح میں اور اس کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں وہ آویئے عیسیٰ
 روح اللہ پاس وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں لیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس وہ ایسے بندے ہیں انکو
 جسکے اس کے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے ہیں **ف** مراد اکلون ہو وہ گناہ جو نبوت سے پہلے ہو کر اچھلے
 سے جو بعد نبوت کے ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس کے اگلے اور پچھلے گناہ ہیں اس صورت میں شراویئے
 سے مراد بعضوں کی بخشش ہوگی یا ہمیشہ کے لیے جہنم سے بچنا اور بعضوں نے کہا کہ مراد ان گناہوں سے جو
 معمول چوک سے جو آپسے ہوئی اور بعضوں نے کہا کہ مراد اگلے گناہوں کی آدم کی خطا ہے اور پچھلے ہواست کے
 گناہ اور بعضوں نے کہا یہ تقدیر فرض ہے یعنی اگر تمہاری کچھ گناہ ہوں تو وہ صحیفات اور مغفور میں اور بعضوں
 نے کہا کہ یہ قصود اس پاک ہے کہ آپ کی گناہوں سے (نودی) نصار کو اس آیت سے کوئی فائدہ نہیں
 دینا کہ ان کو تمہارے پیغمبر پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب یہ خود گناہ کا رہے تو اور ان کو گناہوں سے کیوں نیکر پاک
 کر دینگے ان کا جواب ہے کہ انکی توبہ سے اور پیغمبروں کا بھی گناہوں میں مبتلا ہونا انکا تہا ہے پھر جو جواب انکے
 طرف سے دیا جا چکا وہی جواب سب ہی طرف سے بھی ہو سکتا ہے وہ کہ یہ کہ گناہ اور تقصیر عام بندوں کے اور ان
 اور خاص بندوں کے اور دنیا میں بھی مسئلہ مسلم ہے کہ عالم لوگوں سے بہت سی ان باتوں کی شکایت نہیں ہوتی

جو خاص بندہ ان کے لیے بڑی تفصیل سے سمجھ جائیں میں اس طرح پیغمبران اور مشرکوں کے گناہوں میں سے
 ہمارے حق میں گناہ ہی نہیں لیکن تقریب کی وجہ سے دو گناہ سمجھ جائیں اور جو گناہ انبیاء میں سے
 کہ بشمول انبیا شریعت پر پاک ہوا پہلے خواہ مخواہ کوئی نہ کوئی انصاف یا غفلت کسی وقت میں اگر کوئی واقع ہو جائے
 پھر اگر مالک اپنی بندگی کی یہی تفصیل کو بھی ایک قسم سے مافوق دیوہ کی اسکی مثال سے ہی اس کی
 کے ساتھ اور ہمیں عظمت اور بزرگی ہے اس بندگی اور بندہ و نیز قرآن آیت در حقیقت ایک قسم سے ہمارے
 کے لیے نقصان جیسا مخالفین خیال کرتے ہیں خدا انکو ہدایت کرے البتہ انکا امتزاج اس صورت میں اس
 ہوتا کہ ہم اپنے پیغمبر خداوند کی سچوٹا کر خدائی تاکہ پہنچا دیتے جیسے انہوں نے پیغمبر کے ساتھ کیا
 یہ ایسی بے دقتی اور عقلی کی بات ہے کہ تمام مذہب و انصار کے اس خیال پر قبضہ لگاتے ہیں اور اس خیال
 کے وجہ سے انکا سارا مذہب ہلاک کے نزدیک لغو ہو گیا ہر لاجل لاقوت **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
 نے فرمایا پھر جو سب لوگ میرے پاس آئیں گے **ف** ایسے جب اور سب باریں کو جواب دینے سے
 اور کہیں گے کہ ہم اتنے بڑے کام کے لائق نہیں تو وہ میرے پاس آئیں گے قاضی خیاں نے کہا اور پیغمبر کا
 کہنا بارہ تو واضح اور انکسار ہوگا اور شاید اشارہ ہو سب انکا کہ یہ درجہ اپنے شفاعت کے لیے ہر درجہ میں
 ان کے بعد والو کا ہے اور شاید یہ معلوم ہو کہ یہ درجہ ہمارے پیغمبر کا ہے لیکن ہر ایک نے اپنے بعد والی پر جواں کیا
 کہ آہستہ آہستہ یہ سلسلہ ہمارے پیغمبر تک پہنچے اور آپ کی فضیلت سب پیغمبروں پر ظاہر ہووے
 سے یہ بات بھی نکتی ہو کہ بڑے بڑے کاموں میں پہلے من اور بزرگ لوگوں کی طرف رجوع کرنا ہے
 اور ہمارے پیغمبر جو اس کام سے انکار نہ کریں گے اور ستمور ہو جائیں گے وہ سچ ہو کہ آپ جانتے ہو گے
 کہ یہ میری ہی کام ہے اور یہ عزت خدا نے میرے لیے ہی رکھی ہو تو وہی نے کہا اللہ تعالیٰ جو ان لوگوں کے لیے
 ڈالے گا کہ پہلے آدم علیہ السلام کے پاس مانینگے پھر نوح کے پاس پھر ابراہیم کے پاس پھر اسحق علیہ السلام کے پاس
 حکمت ہے کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی فضیلت سب پیغمبروں پر ظاہر ہو جائے کیونکہ اگر پہلے ہی سچوٹا آپ
 آجائے تو اس بانجا احتمال رہتا کہ اور پیغمبروں کو بھی یہ کام ممکن تھا لیکن جب سب سے سوال کر چکے اور کسی
 قبول نہ کیا اور آپ نے قبول کر لیا تو آپ کی بزرگی سب پر ظاہر ہوئی اور جناب الوہیت کو اچا کمال پر ظاہر
 آجڑیت و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام مخلوقات پر خواہ وہ پیغمبروں آدمی ہوں یا جن
 یا فرشتی ظاہر ہوئی ہو کیونکہ انکا اثر کام لینے شفاعت عظمیٰ اور سب پر ہو گیا گا اور آپ اسکو قبول کر لیں گے

جس پر جماع کیا سلف نے کہ جو شخص توحید پر رہے ہمیشہ کے لیے جہنم میں ہوگا (نوی) **ع** انس **ع** قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع المؤمنون يوم القيمة في قومين بلدان اولهم مؤمنون
 ذلك بمثل حديث ابي عوانة وقال في الحديث ثم اتيه الرابعة او اعود الرابعة فاقول يا رب
 ما بقى الا من حبسه القرآن ترجمہ انش سے دوسری روایت بھی ایسی ہے وہ میں یہ ہے کہ میں نے
 کے پاس جو تھی مرتبہ اذکار اور عرض کرونگا ای پروردگار اب تو دوزخ میں کوئی باقی نہیں رہا مگر جبکہ قرآن
 نے روک رکھا یعنی قرآن کے بموجب ہمیشہ دوزخ میں رہنے کے سزاوار ہے **ع** انس **ع** قال
 ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يجمع الله المؤمنون يوم القيمة في قومين بلدان اولهم مؤمنون
 حديثها وذكر في الرابعة فاقول يا رب ما بقى الا من حبسه القرآن او عجب عليه اخذوا
 ترجمہ انش مالک سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ تعالیٰ اکٹھا کرے گا مؤمنوں کو قیامت کے
 دن کو خیال آئے گا اخیر تک جیسا اوپر حدیث گزری یہیں کہ آپ جو تھی بار میں عرض کرئیے اور پروردگار
 اب تو جہنم میں کوئی نہ رہا مگر جو قرآن کے حکم سے رکھا ہوا ہے یعنی جو ہمیشہ رہنے کا مستحق ہے **ع** انس
 ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يجمع الله من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من
 الشك ما يرد شعباً فله من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الشك ما يرد شعباً
 ثم يجمع من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الشك ما يرد شعباً زاد ابن مسعود في روايته
 قال يزيد فقلت شعباً فله من النار الحديث فقال شعباً فله فائدة عن انس بن مالك عن
 النبي صلى الله عليه وسلم بالحديث الا ان شعباً جعل مكان الذرة ذرة قال يزيد
 صح فيهما ابو سفيان ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
 کا دوزخ سے وہ شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ایک جو برابر بھلائی ہوگی پھر نکلے گا دوزخ
 سے وہ شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ایک گمراہیوں برابر بھلائی ہوگی پھر نکلے گا دوزخ سے
 وہ شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں چوبیس برابر بھلائی ہوگی شعبہ شمس حدیث میں تصحیف
 کی اور بجائے ذرہ کے (جیسے معنی چوبیس) کہیں انہوں نے ذرہ روایت کیا (جو ایک سانچ ہے جسکو
 چننا کہتے ہیں) **ع** محمد بن حنفیہ **ع** قال البخاری قال انطلقنا الى انس بن مالك في شفقنا ثابته
 فاستأذنا النبي وهو يصلي الضحى فاستاذن لنا ثابته فدخلنا عليه واجلس ثابته معه على سريره

فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا حَزْمَةَ إِنَّ أَحْوَالَكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْأَلُونَكَ أَنْ تُخْبِرَهُمْ حَدِيثَ الشَّعَاةِ فَأَمَّا
 حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَا جَاءَ النَّاسُ لِيَصْطَلُّوا مِنْ الْجَبْرِ مَيَاتُونَ أَمْ
 عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَقُولُونَ لَهُ أَشْفَعُ لِرَبِّكَ يَقُولُ لَسْتُ بِهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِأَرْهَابِهِمْ
 فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللَّهِ مَيَاتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُؤْنَى فَإِنَّهُ كَلِمَةُ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مُؤْنَى عَلَيْكَ السَّلَامُ يَقُولُ لَسْتُ بِهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِجَيْشِي فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ
 وَكَرَّمَتْهُ قِيَمَتِي عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لَسْتُ بِهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعَجْمِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَأَوْقَى فَأَقُولُ أَنَا هَا الظُّلُ قَاسِتَانُ عَلَى رَجُلٍ يَمُودُنْ لِي فَأَوْقَى بِيَدِي فَأَحْمَدُ لَهَا وَمَا
 أَكْثَرَ دُعَايَ لَكَ أَنْ تُرَفِّقَ بِنَبِيِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ آخِرُهُ سَاجِدًا يَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ارْقُرْ رَأْسَكَ فَقَالَ
 وَقَدْ نَسِيتُكُمْ لَكَ وَسَلَّ نُطْقُهُ لَكَ وَأَشْفَعُ تُشْفَعُ فَأَقُولُ رَبِّ امْنَحْنِي فَقَالَ الظُّلُوتُ كَارِفِي
 عَلَيْهِمْ فَقَالَ حَبِيبُهُ مِنْ بَرٍّ أَوْ شَعْبَةٍ مِنْ أَمِيَانٍ فَأَخْرَجُوا مِنْهَا فَأَنْظُرُوا فَأَعْلَمُوا أَرْجَحُ إِلَى
 رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَحْمَدُ ذَلِكَ الْحَامِدُ ثُمَّ آخِرُهُ سَاجِدًا يَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ارْقُرْ رَأْسَكَ وَقُلْ
 لِيَسْمَعُ وَسَلَّ نُطْقُهُ وَأَشْفَعُ تُشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ امْنَحْنِي فَقَالَ الظُّلُوتُ كَانَ فِي قَلْبِهِ
 فَقَالَ حَبِيبُهُ مِنْ خَزَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجَهُ مِنْهَا فَأَنْظُرُوا فَأَعْلَمُوا أَرْجَحُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُ ذَلِكَ
 الْحَامِدُ ثُمَّ آخِرُهُ سَاجِدًا يَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ارْقُرْ رَأْسَكَ وَقُلْ لِيَسْمَعُ وَسَلَّ نُطْقُهُ وَأَشْفَعُ تُشْفَعُ
 فَأَقُولُ يَا رَبِّ امْنَحْنِي فَقَالَ الظُّلُوتُ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَوْ لَمْ يَكُنْ أَتَى مِنْ قِبَلِ حَبِيبَةٍ مِنْ
 خَزَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجَهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْظُرُوا فَأَعْلَمُوا هَذَا حَدِيثُ النَّبِيِّ الَّذِي أَنْبَأَ نَابِيَهُ فَمَنْ قَالَ
 مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا كُنَّا بِظُهُرِ الْجَبَلِ قُلْنَا لَوْلَمْنَا إِلَى الْحَرِّ فَنَسَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَحْفِظٌ دَارِ الْخَلْقِ
 قَالَ قَدْ خَلْنَا عَلَيْهِ فَنَسَلْنَا عَلَيْهِ قُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ خَلْقِكَ الْخَلْقُ فَلَمْ نَسْمَعْ
 مِنْهُمْ حَدِيثَ شَأْنِهِ فِي الشَّعَاةِ فَقَالَ هَبْ هَبْ فَخَدَّ شَأْنَهُ الْحَدِيثُ فَقَالَ هَبْ هَبْ قُلْنَا مَاذَا دَانَ
 قَالَ نَدَّ حَدَّثَ شَأْنَهُ مِنْ عَشْرِ نِسْتَةٍ وَهُوَ يَوْمُ مَيْدٍ جَمِيعَةٍ وَلَقَدْ تَرَكْتُ شَيْئًا مَا أَدْرِي أَنِّي
 الشَّيْخُ أَمْ كَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَ كَمَا فَتَنَّا كَلِمًا قُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا فَخَبَّرَكَ وَقَالَ خَلُّوا هَذَا النَّاسَ مِنْ عَجَلٍ
 مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هَذَا إِيَّا وَآنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَ كَلِمًا ثُمَّ أَرْجَحُ إِلَى عَزَّ وَجَلَّ فِي الرَّابِعَةِ
 فَأَحْمَدُ ذَلِكَ الْحَامِدُ ثُمَّ آخِرُهُ سَاجِدًا يَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ارْقُرْ رَأْسَكَ وَقُلْ لِيَسْمَعُ لَكَ فَقَالَ

اللَّهُ تَعَالَى

فَآخِرُجُهُ

فَقَالَ

وَرَسُولُ نَحْطَةٍ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْتِنِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ لَيْسَ ذَلِكَ
 لَكَ أَوْ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِلَيْكَ وَلَكِنْ وَجَّهْتَنِي وَجَّهَاتِي وَعَظَمْتَنِي وَجَّهَاتِي لَا تَخْرُجُ
 مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَاشْهَدْ عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ
 إِذَا قَالَ قَبْلَ عَشْرِ بَرِيئَةٍ هُوَ يَوْمُ مَيْدَنٍ جَمِيعٍ تَرْجُمُهُ سَبْعِينَ مِائَةً غَزَى سِوَرًا مِائَةً هَرَمَ السُّبْحِ
 بَنِي الْمَلِكِ كَرِيْمُ كُنْزِ ثَابِتِ كِي سَفَارِشِ جَاهِي (اِسے ملو کے لیے) آخر ہم اُن تک پہنچے وہ جانتے تھے کہ
 نماز پڑھ رہے تھے ثابِت نے ہمارے لیے اجازت مانگی اندر آئے کی ہم اندر گئے انھوں نے ثابت کو اپنے
 ساتھ بٹھا یا تخت پر ثابت (کہا ای ابو حمزہ یہ کنیت ہے انس کی) تمہارے بھائی بصیر الہی چاہتے ہیں
 تم اُن کو شفاعت کی حدیث سناؤ انھوں نے کہا ہمیں بیان کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 جب امت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جاؤ گے پہلے حضرت آدم علیہ السلام
 پاس آؤ گے اور کہیں گے تم اپنی اولاد کی سفارش کرو (خدا کے پاس) تا وہ نجات دیکو اس وقت سے
 وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں لیکن تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے دوست
 ہیں لوگ اُنکے پاس جاؤ گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
 پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں (یعنی اللہ نے کلام کیا بلا واسطہ) لوگ اُنکے پاس جاؤ گے وہ کہیں گے میں
 اس لائق نہیں لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پاس جاؤ وہ روح اللہ ہیں اور اُس کا کلیم میں (یعنی
 بن باپ کے اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں) لوگ اُنکے پاس جاؤ گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں
 تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ رسول اللہ میرے پاس آؤ گے میں کہوں گا اچھا میرا
 کام ہے اور میں جیلزنگا اور خدا تیغا لے کر اجازت مانگوں گا (باریاب ہونے کی) جھگڑا اجازت ملے گی
 اُسکے سامنے کھڑا ہوں گا اور ایسی ایسی تعریفیں اُسکی میان کروں گا جواب میں نہیں بیان کر سکتا
 اس وقت اللہ میرے دل میں ڈال دے گا بعد اُسکے سجدے میں گر پڑوں گا آخر حکم ہوگا اے محمد اپنا سر اٹھا
 اور کہہ ہم سنیں گے مانگ ہم دین گے سفارش کر ہم قبول کر نیگے میں عرض کروں گا مالک میرا است
 میری است میری حکم ہوگا جاؤ جسکے دل میں گھریں یا جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسکو ملے گا
 سے میں اسکو سب لوگوں کو نکال دوں گا اور پھر اپنے مالک کے پاس آنکر ویسی ہی تعریفیں کروں گا پھر سجدہ
 میں گر پڑوں گا حکم ہوگا اے محمد اُٹھ اور کہہ جو کہتا ہے تیری بات سنی جاوے گی مانگ جائے گا

لیگا سفارش کرتی سفارش قبول ہوگی میں عرض کرونگا مالک میری است میری (یعنی
 اپنی) مست کی تخت تہا ہنوں) حکم ہوگا جا اور جبکہ دل میں زالی کے واسے برابر بیٹا ہو اسکو جہنم سے
 نکال لے میں ایسا ہی کرونگا اور پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤنگا اور ایسی ہی توفیقین کرونگا
 اور سجدے میں گر کر لونگا حکم ہوگا اسے ^{پھر اپنے پروردگار کے پاس آؤنگا اور کہہ ہم سنیں گے} مانگے میں گے سفارش قبول
 کرینگے میں عرض کرونگا اسے مالک میری است میری حکم ہوگا جا اور جبکہ دل میں زالی کے
 واسے سو بھی کم بہت کہہ بیٹا کم ایمان ہو اسکو جہنم سے نکال لے میں جا کر ایسا ہی کرونگا ^{نزدیکی} نودوی نے
 کہا اس حدیث سے سلف اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ایمان گھٹا اور بڑھتا اور رکھتا بیان
 اور پھر چکا ^{نزدیکی} معبدین ہمال نے کھایا انس کی حدیث ہے جو انہوں نے ہم سے بیان کی پھر ہم نے
 پاس سے نکلے جب جتان (قبرستان) کی بلندی پر پہنچے تو ہم نے کہا کاش ہم حسن بصری کے
 طرف چلیں اور انکو سلام کریں وہ ابو خلیفہ کے گھر میں چھپر ہوئے تھے (حجاج بن یوسف ظالم
 کے ڈر سے) خیر ہم انکے پاس گئے اور انکو سلام کیا ہم نے کہا اے ابوسبیم تمہاری بھالی اوجڑ
 (انس) کے پاس سے آ رہے ہیں انہوں نے شفاعت کے باب میں ایک حدیث ہے بیان کی دوسری
 حدیث ہم نے نہیں سنی انہوں نے کہا بیان کرو ہم نے وہ حدیث انہوں نے بیان کی انہوں نے کہا اور بیان
 کرو ہم نے کہا بس اس سے زیادہ انہوں نے بیان نہیں کی انہوں نے کہا یہ حدیث تو انہوں نے ہے
 میں برس پہلے بیان کی تھی جب وہ مانٹھے تھے (یعنی اتنی بڑھے تھے جیسے اب ہیں) اب انہوں نے کچھ چھوڑ
 دیا میں نہیں جانتا وہ بھول گئے یا تم سے بیان کرنا مناسب جانا ایسا نہ ہو تم بھروسہ کر بیٹھو (اور
 نیک اعمال میں سستی کرنے لگو) ہم نے و سو کھا وہ کیا ہے ہے بیان کر یہ سنکر بیٹھے اور کہا انسان کی ^{پیدا}
 میں جلدی ہے میں نے مٹے یہ قصہ اس لیے ذکر کیا تھا کہ میں نے مٹے بیان کروں اس ٹکڑے کو (جو
 انس نے چھوڑ دیا یعنی تم جلدی کر کے درخواست کر بیٹھے بیان کرنے کی اگر درخواست نہ کرتے تب
 بھی میں بیان کرتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں پھر لوٹنگا اپنے پروردگار کے پاس ^{پھر}
 بار اور اسی طرح تعریف تو صیف کے لونگا پھر سجدے میں کرونگا جھکو حکم ہوگا اسے ^{پھر اپنے پروردگار کے پاس آؤنگا اور کہہ ہم سنیں گے}
 مالک تو ہم دینگے سفارش کرو ہم قبول کرینگے اس وقت میں عرض کرونگا مالک میری است میری مجھ کو اجازت دے
 اس شخص کو بھی جہنم سے نکالنے کی جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو (یعنی صرف توحید پر یقین رکھتا ہو) اللہ

فرماوے گا یہ تمہارا کام نہیں لیکن تم میری عزت اور بزرگی اور جاہ جلال کی من جنم ہے
 نکالوں گا اس شخص کو جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو معبد بنے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ جس نے یہ حدیث
 سے بیان کی اور کہا کہ انہوں نے شکوہ اس شخص سے سنا ہے میں سمجھتا ہوں یوں کہا میں اس سے
 جبر زور دار تھے (یعنی انکا حاکمہ اچھا تھا بدن میں طاقت تھی) **عَلَمَ اَنْهٖ سَوَّءٌ قَالَ اَنْ**
رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَا یَلٰکُمْ فَرَفِعَ الْیَکْبِرَ الرَّادِّ اَمَّ وَكَانَتْ یَکْبِرُ فَنَهَضَ فَمَا
نَهَضَہٗ فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ بِکَرِّ السَّیْبِ وَهَلْ نَدُّ ذُنَّ بِنَدِّ ذَاکَ یَسْمَعُ اللّٰهُ عَمْرٍ وَاَعْلَمُ
یَوْمَ الْقِیَمَةِ اَوْلٰی اَوْ لَا اَخْبِرَیْنِ فَنَصَعِیْدٌ وَاَحَدٌ یُسَمِعُہُمْ الدَّاعِی وَیَنْفَعُہُمْ اَبْصَرُ
وَنَدَّ نَوَّ الشَّمْسُ یَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْقَتَمِ وَالْکَرْبِ مَا لَا یُحِیْفُوْنَ وَحَاکَ یَحْذَرُ لَوْ لَمْ یَقُوْا
بِکُفِّ النَّاسِ یَنْفَعُ اَلَا تَرَوْنَ مَا اَسْمُ فِیْہِ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَہُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰی مَنْ یُسْمَعُ لَکُمْ
اَلَا تَرَکُمْ فِیْ قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ لِبَعْضٍ اَنْہُوْا اَدَمَ فَاَتُوْنَ اَدَمَ فِیَقُوْلُوْنَ یَا اَدَمُ اَنْتَ الْاَبُو الْبَشَرِ خَلَقَکَ
اللّٰهُ بِیَدِہٖ وَنَحْنُ مِنْ رُّوحِہٖ وَاَمْرًا لِّلْمَلَائِکَہٗ فَبَعْدُ ذٰلِکَ اَغْنَمْنَا لَنَا اِلٰی رَّبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ
فِیْہِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغْنَا فِیْقُوْلُ اَدَمُ اَنْتَ رَیْتِیْ عَوْدَ الْیَوْمِ غَضِبَا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ وَمِثْلَہٗ وَلَکِنْ تَغْضَبُ
بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ وَاِنَّہٗ لَہَا فِی عَنِ الشَّجَرَةِ فَحَصَّیْنٰہُ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی
لَوْحٍ فَاَتُوْنَ لَوْحًا فِیَقُوْلُوْنَ یَا نُوحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰی اَرْضٍ وَسَمَّاکَ اللّٰهُ عَبْدًا اَشْکُرُکَ
اَشْفَعُ لَنَا اِلٰی رَّبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا قَدْ بَلَغْنَا فِیْقُوْلُ لَہُمْ اِنْ رَیْتُمْ قَدْ
غَضِبَ الْیَوْمَ غَضِبَا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ وَمِثْلَہٗ وَلَکِنْ تَغْضَبُ بَعْدَہٗ وَمِثْلَہٗ وَاِنَّہٗ قَدْ کَانَ لَہٗ دَعْوٰی
دَعُوْتٌ لِّہَا عَلُوْیٌ فَوَیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی اِبْرٰہِیْمَ فَاَتُوْنَ اِبْرٰہِیْمَ فِیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ
بِنِیِّ اللّٰهِ وَخَلِیْلُہٗ مِنْ اَهْلِ اَرْضٍ اَشْفَعُ لَنَا اِلٰی رَّبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ
بَلَغْنَا فِیْقُوْلُ لَہُمْ اِنْ رَیْتُمْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضِبَا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ وَمِثْلَہٗ وَلَکِنْ تَغْضَبُ بَعْدَہٗ
مِثْلَہٗ وَذَکَرْنَا بِہٖ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی مَوْثُوْی فَاَتُوْنَ مَوْثُوْی
عَلٰیہِ السَّلَامُ فِیَقُوْلُوْنَ یَا مَوْثُوْی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَصَلِّ اَللّٰہُ بِرِسَالَتِہٖ وَیَتَکَلِّمُ عَلٰی النَّارِ
لَنَا اِلٰی رَّبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغْنَا فِیْقُوْلُ لَہُمْ مَوْثُوْی عَلٰی الصَّلٰوۃِ وَ
السَّلَامِ اِنْ رَیْتُمْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضِبَا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ وَمِثْلَہٗ وَلَکِنْ تَغْضَبُ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ وَاِنَّہٗ قَدْ کَانَ لَہٗ

کرنے والا نہیں ہے گا (نوحی) **ف** اور تم جانتے ہو کس وجہ سے اللہ تعالیٰ انھیں قیامت کو دین
 اکلون اور پھیلان کو ایسا ہی نہیں یہاں تک کہ بچارے لڑکی آواز ان سب کو سنائی دیگی اور دیکھنے والی
 نگاہ ان سب پر پونچے گی **ف** یعنی وہ میدان ایسا تھا اور ہوا ہر گاہ کہ دیکھنے میں نگاہ سے بچا جا سکو
 گی بخلاف دنیا کے کہ یہاں میں کی گولائی کی وجہ سے گاہے بگاہے نہیں جا سکتی بعضوں نے کہا مراد خدا
 کی نگاہ ہے پر خدا کی نگاہ تو ہر طرح سب پر پونچتی ہے خواہ میدان ہوا ہو یا نہ ہو **ف** اور آیت دیکھ
 سو جاؤ گی اور لوگوں پر وہ مصیبت اور سختی ہوگی کہ اسکو سہتہ سکیں گے اور برداشت کرنے سکیں گے آخر آپس میں
 ایک دوسرے کہیں دیکھتے نہیں تم کس حال میں ہو دیکھتے نہیں تمکو کیا صدمہ پہنچا اب تم تلاوت نہیں
 کرتے اس شخص کی جو سفارش کرے تمھاری خدا کے پاس پھر وہ ایک دوسرے کہیں جاؤ آدم علیہ السلام
 کے پاس انرا دیکھے پاس جاؤینگے اور کہیں گے اے آدم تم سب آدمیوں کے باپ ہو اللہ تعالیٰ نے
 تمکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح تم میں بھونکی اور فرشتوں کو حکم کیا انہوں نے سجدہ کیا تمھاری سفارش
 کرو اپنے پروردگار سے کیا تم نہیں دیکھتے ہم کس حال میں ہیں کیا تم نہیں دیکھتے جو ہمیں مصیبت ہو آدم علیہ
 السلام کہیں گے آج میرا پروردگار غصہ ہوا اور ایسا غصہ ہو کہ کبھی ایسا غصہ نہیں ہوا تھا نہ ہوگا اور اس نے مجھے منہ
 کیا تھا وخت ہو لیکن میں اسکی نافرمانی کی (اور درخت میں ہو کھالیا) اب مجھے خود اپنی فکر ہے تم اور کسی کے
 پاس جاؤ نوح کے پاس جاؤ پھر وہ سب لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤینگے اور کہیں گے اے نوح تم
 سب پیغمبروں سے پہلے زمین پر آئے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں شاگرد ارشدہ کا نام جاری سفارش کرو
 اپنے رب کے پاس کیا تم نہیں دیکھتے ہم جس حال میں ہیں اور جو مصیبت ہمیں آئی ہو وہ کہیں گے میرا رب دلچ
 ایسا غصہ ہو کہ ویسا کبھی نہیں ہوا تھا نہ ہوگا اور میں نے اپنی قوم پر بددعا کی تھی اس لیے مجھے خود اپنی فکر ہو
 تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ سب ملکر ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤین گے اور کہیں گے
 اے ابراہیم تم اللہ ہی ہوا اور اس کے دوست ہو زمین والوں میں تمھاری سفارش کرو اپنے پروردگار کے پاس
 کیا تم نہیں دیکھتے ہم جس حال میں ہیں اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے وہ کہیں گے میرا پروردگار ابراہیم علیہ
 ہے کہ ویسا کبھی نہیں ہوا تھا نہ ہوگا اور اپنی جھوٹ بات کو مگویان کرینگے ایسے جو دنیا میں جو انہوں نے زمین
 جھوٹ بولا تھا اس لیے مجھ پر خود اپنی فکر ہو اپنی فکر ہو اور کسی کے پاس جاؤ سو سے کے پاس جاؤ وہ لوگ موسیٰ علیہ
 کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ تم اللہ کے رسول ہو اللہ نے تمہیں بزرگی دی اور یہاں میں سے اور

اپنی کلام سے سب لوگوں پر تم ہماری سفارش کرو اپنے پروردگار کے پاس کیا تم نہیں دیکھتے تم جس حال میں
اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے مومن کہیں گے میرا پروردگار آج ایسے خص میں ہو کہ اتنا کبھی غصے نہیں ہوا
تھا نہ ہوگا اور میں نے دنیا میں ایک خون کیا تھا جس کا مجھے حکم نہ تھا ایسے مجھ پر خود اپنی فکر ہوئی فکر تم علیہ
کے پاس جاؤ وہ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ تم اللہ کے رسول
ہو تم نے لوگوں سے بات کی مہذبہ و سکین (جھولی میں دودھ پیتے وقت) تم اللہ کی ایک بات ہو
جو اسنی والہ ہی مریم میں اور اسکی روح ہو تو سفارش کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا تم نہیں دیکھتے
ہم جس حال میں ہیں اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میرا پروردگار آج اس قدر
غصہ ہو کہ اتنا غصے کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی ہوگا **ف** انووی نے کہا مروضے سے یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ بدلے لینے والا ہو گا نافرمانوں سے اور اسکا عذاب سب مانی موجود ہوگا اور طرح طرح کے ہول اور ڈر
جو محشر والوں کو ہونگے اور یہ باتیں نہ پہلے ہوئیں ہیں اور نہ آئندہ ہونگی تو اللہ کے غضب سے یہی مراد
ہے ہوا سچ کہ محال ہے تغیر اس کے حق میں غضب یا رضا سے سراج الودیع میں ہے کہ انووی نے اس
مقام پر اللہ کی ایک صفت کی تاویل کی ہے اور اوپر یہ بات گذر چکی کہ سلف کا مذہب صفت میں ہے
کہ جو صفت کتاب اور سنت میں وارد ہیں ان کو روایت کرنا اور پیروی کرنا ظاہر ہر پروان کرنا بغیر تاویل
اور تفسیر اور تطیل اور تشبیہ کے اور یہ جو امر انووی نے بیان کیا یہ غایت ہو غضب کی نہ اسکا معنی لغوی
ف اور کوئی گناہ اونچا بیان نہیں کیا (جیسے اور پیغمبروں کی خطائیں بیان کیں کہ یہ حضرت
عیسیٰ کا کوئی گناہ منقول نہیں) تو سچا اپنی فکر ہوئی فکر تم اور سب کے پاس جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جاؤ وہ سب میرا پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اللہ کے رسول ہو خاتم الانبیا ہو اللہ
نے تمہارے لئے اور چھلو سب گناہ بخش دیے ہیں تم سفارش کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا تم ہمارا
حال نہیں دیکھتے کیا تم نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت میں ہیں میں یہ سن کر چلوں گا اور عرض کے لئے
اگر اپنے پروردگار کو سجدہ کروں گا پھر اللہ تعالیٰ میرا دل کھولے گا اور وہ وہ تعریفیں اپنی مجھ پر بلا دے گا
جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں بتائیں (میں اسکی خوب تعریف اور حمد کروں گا) پھر فرماؤں گا اے محمد اپنا
سر وٹھا لے جاؤ گناہ جو مانگتا ہے دیا جاؤ گناہ سفارش کر قبول کیا جاوے گی میں سر وٹھاؤں گا اور کہوں گا اے
پروردگار امت میری **ف** یہاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے پیغمبروں کا درجہ

پہچان لینا چاہیے وہ نسب کی نفی کہیں گے اور اپنی جان کی فکر میں گمراہ ہونگے اور سچا رہے پیغمبر
 عام کی بھلائی کے خواہاں اور امت کے چھوڑنے کے جو یاں ہوں گے سبحان اللہ اس مقام پر یہ آیت
 صادق ہے **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ** آپ کی ذات رحمت اور کرم ہے تمام دنیا کے لیے دنیا
 اور آخرت میں اس سے بڑھ کر کونسا شرف ہے اور اس سے زیادہ کونسا درجہ ہے یہی فرق ہے مرتبہ کا
 اس شخص میں جو دنیا میں اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اس شخص میں جو عالم لوگوں کی بھلائی چاہتا ہو
 اول کو ملنے سے کچھ نسبت نہیں ہے جو شخص عام مسلمانوں کی فائدہ رسانی کا کام کرے جیسے مدرسہ
 بناوے سرسبز باغ دین یا حکومت کی مدد کرے ایسا کام کرے جس سے مسلمان تباہی
 اور ذلت سے بچیں دین کی کتاب یا دین کی تعلیم پھیلاوے تجارت یا صنعت یا حرکت کے آلات یا شایع
 کرے اسکا درجہ اس مسلمان سے کہیں فائق ہے جو صرف اپنے نفس کو بچانے کے لیے عبادت میں مصروف
فَاذْكُرُوا أَنكُم مُّسْلِمُونَ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن سے حساب کتاب ہوگا باب الیمن
 میں ہے جنت میں داخل کرو اور وہ اور لوگوں کے شریک ہیں باقی دروازوں میں جنت کو دینے میں سے
 بھی جاسکتے ہیں پر یہ دروازہ ان کے لیے مخصوص ہے (قسم اسکی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جنت کے
 دروازے کے دونوں بازوؤں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے کہ اور چہر (جو ایک شہر ہے بحرین میں) یا جیسے
 مکہ اور بصرے میں (بصرے ایک شہر ہے دمشق سے تین منزل پر) **فَاذْكُرُوا أَنكُم مُّسْلِمُونَ** یہ شہر مکہ سے ایک پہاڑ کی او
 پر ہے تو جنت کا پہاڑ اس قدر بڑا ہے کہ چوٹ کا ایک کونادو سرے کو نہ سے اتنا سافٹ رکھا ہو
اللَّهُ أَكْبَرُ بل شانہ اس سے قیاس کر لینا چاہیے کہ جنت اندیسے کتنی بڑی ہے **عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ**
قَالَ وَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةً مِّنْ زَبَدٍ وَكُنْ فَنَنَاوَلَهُ
الدَّرَاعَ وَكَانَتْ لِحَابِ الشَّاةِ إِلَيْهِ فَهَشَّ نَهْشَةً فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ
نَهَشَ نَهْشَةً لَّخْرٍ فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا تَأْكُلُوا أَصْحَابَهُ لَا يَسْأَلُونَ قَالَ
إِلَّا تَقُولُونَ كَيْفَ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَسَأَلَ النَّبِيَّ
بِعَفْوِ حَدِيثِ الْبَرِّ حَتَّىٰ نَزَلَ دُرْعَةً وَذَادَ فِي قِصَّةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَلَا
وَذَكَرَ قَوْلًا فِي الْكُوكِبِ هَذَا رَبِّي وَقَوْلًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ بَلْ فَكَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَقَوْلًا رَأَيْتُ
سَيِّدِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ مَا بَيْنَ الْيَمِينِ وَالْشَّامِ مِثْلُ مِصْرَ الْعِصْرَةِ الْعِصْرَةِ

النَّبَاتِ لَكُمْ بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجْرٍ فَهَكَذَا قَالَ لَا أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ جَمَعَهُ أَبُو بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ہے میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک پیالہ رکھا شریک کا اثر یہ ایک کھانا ہے جو روٹے اور شوربا
 ملا کر بنائے ہیں اور گوشت آپ کے دست کا گوشت لیا اور وہ بہت پسند تھا آپ کو ساری بکری میں آپ
 نے ایک بار نہ سوا سو کو نو چا پھر فرمایا میں لوگوں کا سردار ہوں گا قیامت کے دن میرے دوبارہ نو چا اور
 فرمایا میں لوگوں کا سردار نہ ہوں گا قیامت کے دن جب آپ دیکھا آپ کے پیالہ میں نہیں پوچھتے تو خود ہی فرمایا تم یہ
 نہیں پوچھتے کیونکہ انہوں نے کہا کیونکہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لوگ سب کھڑے ہونگے فقہ اسامی
 اور بیان حدیث کو اس طرح جیسے اوپر گذری حضرت ابراہیم کے قصے میں اتنا زیادہ ہے کہ انہوں نے
 بیان کیا (اُن جھوٹ باتوں کو جو دنیا میں کہیں تھیں) سنا کر کہا تھا یہ میرا رب ہے (اگرچہ حضرت ابراہیم
 کا یہ اعتقاد نہ تھا کیونکہ کینیسیہ دن سے شرک و نہین ہوتی پر کافروں کے الزام دینے کے لیے پہلے تارے کو
 خدا قرار دیا پھر چاند کو پھر سورج کو جب کو سب ٹو گئے تو کہا یہ خدا نہیں ہو سکتے خدا وہ ہے جس نے ان سب کو پیدا
 کیا تو ان کو اپنے ٹوڑا تھا اور کھاتا ہے بت (تو ابراہیم نے) تھے اور کھاتا تھا میں ہمارے ہون قسم او کی جسے ناکھ
 میں ٹھنکی جان ہے جنت کے دونوں ٹہن میں دروازوں کی چو کھٹ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجرت میں ہے
 یا یون کہا تھا ہجر اور مکہ میں ہجرت یا نہین کیونکہ کھاتا ہے (یعنی ہجر کو پہلے کہا یا مکہ کو) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْمَعَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسُ يَقُومُوا
 الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تَزُلْ فَعَلَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ أَدَمَ يَقُولُونَ يَا أَبَا نَا اسْتَفْتِنَا لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَ
 هَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ الْأَخْطِئْتُمْ أَمْ لَمْ تَكُنْتُمْ بِصَاحِبِ ذَلِكَ أَذْهَبُوا إِلَى ابْنِ إِبْرَاهِيمَ يَخْلِيلُ
 اللَّهُ قَالَ يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ تَكُنْتُمْ بِصَاحِبِ ذَلِكَ أَتَبَا كُنْتُمْ خَلِيلًا مِنْ وَدَّاءٍ وَوَدَّاعٍ
 إِلَى الْمُؤْمِنِينَ النَّاسُ كُلَّهُ اللَّهُ تَكَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَمْ تَكُنْتُمْ بِصَاحِبِ ذَلِكَ أَهَذَا
 الرَّحْمَنُ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَهُ فَيَقُولُ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ تَكُنْتُمْ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُوا وَيُؤْتُونَ لَكَ وَرَسُولَ الْأَمَانَةَ وَالرَّحْمَةَ فَيَقُولُ مَنْ جَنَّبِي الصِّرَاطَ هُمِينَا وَنَهَانَا
 فَهَرَّ أَفْكَامُ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ يَا بَنِي آدَمَ أَنْتُمْ وَأَعْمَى أَيْ شَيْءُ كَثَرِ الْبَرِّي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرِّي فَيَفْتَحُ وَيَرْجِعُ وَطَرَقَهُ عَيْنٌ ثُمَّ كَثَرِ الْوَيْحُ ثُمَّ كَثَرِ الظَّيْفُ مَعَهُ الرِّجَالُ يَخْبِرُونِ
 بِهَيْمِ أَعْمَالِهِمْ وَيَنْبَغِي لَهُمْ فَالْبَصْرَ طَيِّبًا يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجَزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَخْبُرَ

پیشا پاپے خاوند جو رو سے جو رو خاوند سے ہر ایک عزیز سے بیزار ہو گا اور سب کو اپنی اپنی جان
 بچانے کی فکر ہوگی **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لیکل نبی
 نبی دعویٰ واددت انشاء اللہ ان اخیبتی دعویٰ شفاعۃ لا متقی یوم القیمۃ ترجمہ**
 ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی
 ہے تو میرا ارادہ ہے اگر خدا چاہے تو اپنی دعا کو حصار کھولوں اور قیامت کے دن اپنی امت کی
 شفاعت کروں **عن ابی ہریرۃ قال لیکتب الجبار ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیکتب نبی دعویٰ
 یدعویٰ بها فان اردت انشاء اللہ ان اخیبتی دعویٰ شفاعۃ لا متقی یوم القیمۃ فقال
 کتب لک ہریرۃ انت سمعت هذا امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرۃ نعم**
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی عنہ نے کتب الجبار سے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی
 ہے جسکو وہ مانگا ہے میرا ارادہ یہ ہے بشرطیکہ خدا چاہے کہ میں اس دعا کو چھپا رکھوں اپنی امت کے
 لیے قیامت کے دن کو جب ابوترہ سے کھاتم نے یہ سننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو ہریرہ
 نے کہا **ان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکل نبی دعویٰ
 مستجابۃ فتجکل کل نبی دعویٰ وانی اخیبتک دعویٰ شفاعۃ لا متقی یوم القیمۃ
 فی ناکلہ انشاء اللہ من مات من اصدق لا یشترک باللہ مستحکم ترجمہ ابو ہریرہ رضی عنہ سے**
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے تو
 ہر ایک نبی نے جلدی کئے وہ ڈانڈ لے لی (دنیا ہی میں) اور میں اپنی دعا کو چھپا رکھا ہوں پیشا
 کے دن وہ ملے گی امت کی شفاعت کے لئے اور خدا چاہے تو میری شفاعت ہر ایک امتی کے لیے ہوگی بشرطیکہ
 وہ شرک پر مبرا ہو **سینۃ خاتمہ کے وقت وہ شرک نہ ہو اگرچہ کتنا ہی گنہگار ہو۔ نوی نے**
کھا اس حدیث سے اہل حق کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص مر جائے شرک سے پاک ہو کر وہ ہمیشہ کے لیے
جہنم میں نہیں رہیگا اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہو اور اسکے دلائل اور بیان ہو چکے سر آج ابوجہین سے یہ
کہ شرک عام ہے خواہ دوسر کوئی خدا ثابت کرے یا اسکی کسی صفت کو اسکی کسی مخلوق کے لیے خواہ وہ
کوئی ہو ثابت کرے اور شرک ایک جلی ہے اور ایک خنی اور اس سے بچنا نہایت دشوار ہے جو اسکا
تعا سے فرمایا اکثر لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں لیکن وہ شرک میں اور یہ آیت صادق ہو ان مظلوم پر

جنہوں نے اپنے عالَموں اور مجتہدوں کو خدا بنا رکھا ہے اور ان لوگوں پر جو قبر و مہرہ کا نام کرتے ہیں جو خدا
 میں الہی اور کاشتے ہیں جانوروں کو اسو الہ کے اور ان کے نام پر وہ سب شرک ہیں اور باوجود اس کے
 اہم رکھتے ہیں نبی کی شفاعت کی بلکہ اپنی بزرگوں کی شفاعت کی حالانکہ شفاعت اسی کے لیے ہی جو
 کے ساتھ کسی شہر کا شرک نہ کرے نہ کھلا نہ چھپا اور جو شرک کرے اس کی شفاعت نہ ہوگی بلکہ وہ ہمیشہ جہنم
 میں رہیگا خواہ کوئی اہم کہیں رہتا ہے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَكُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَةً مَسْجُوبَةً يَدْعُو بِهَا فَيَسْجَبُ لَهَا قَوْمٌ نَاهَاوْنِي اخْتَبَأْتُ
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَمْ تَمْنَحْنِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہر پیغمبر کی ایک دعا ہے قبول ہوتی ہے قبول ہونے والی جسکو وہ مانگتا ہے اور قبول ہوتی ہے اور
 دیکھائی ہے اور میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن۔
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَةً دَعَا
بِهَا فَمَنْ سَجَبَ لَهَا وَافِيَ ارْتِدُّ اِنْ شَاءَ اللَّهُ اَنْ اُذْخِرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَمْ تَمْنَحْنِي
يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کی ایک
 دعا ہوتی ہے اس کی امت کے حق میں اور وہ قبول ہوتی ہے لیکن میرا قصد یہ ہے خدا چاہے تو میرا
 اپنی دعا کو اٹھا رکھوں اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَةً دَعَا بِهَا فَمَنْ سَجَبَ لَهَا وَافِيَ اخْتَبَأْتُ
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَمْ تَمْنَحْنِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہر پیغمبر کی ایک دعا ہے جو نبی مانگی اپنے امت کی لیے اور میں اپنی دعا چھپا رکھی ہوں اپنی امت
 کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَكُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فَمَنْ سَجَبَ لَهَا وَافِيَ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَمْ تَمْنَحْنِي
يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کی ایک دعا ہے
 جسکو وہ مانگتا ہے اپنی امت کو حق میں اور میں نے اپنی دعا کو اٹھا رکھا ہے قیامت کے دن اپنی امت کی
 کے لیے **يَا دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِجَانِبِهِ شَفَقَتْ عَلَيْهِمْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 کا دعا کرنا اپنی امت کے لیے اور رونا ان کے حال پر شفقت سے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو**

اَنْ اُخْرِجَ

تَبَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا اللَّهَ تَعَالَى فِي أَرْبَعِينَ نَبِيٍّ أَصْلًا زَكَاةً
 مِنَ النَّارِ نَبِيٍّ تَبِعْتُمْ فَإِنَّهُ مَعَكُمْ وَمُعَصَلَكُمْ فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ الْآيَةُ وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 إِنَّ تَعْلِيْقَهُمْ قُلُوبَكُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الْحَكِيمُ وَقَعَّرَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ
 آمَنِي آمَنِي وَبَنِي فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ أَذْهَبِ إِلَى مُحَمَّدٍ رَسُوكَ أَعْلَمُ قَسَمًا لَكَ مَا
 يَبْكِيكَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَبَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَهُ
 هُوَ أَعْلَمُ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ أَذْهَبِ إِلَى مُحَمَّدٍ فَهَلْ أَمْسَ مِنْهُ فِي آمَنَتِكَ
 وَلَا تَسْؤُهُ تَرْجَمَهُ عَبْدُ الْمَدِينِ عَمْرُو بْنُ عَاصٍ سَے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
 پڑھی حسین حضرت ابراہیم کا قول ہے اور رب انہوں نے بہکایا یعنی بتوں نے بہت لوگوں کو سوجو
 کوئی سیری نہ پرچلا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا سو تو بخشن والا مہربان ہے اور یہ آیت شہیر
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے اگر تو انکو عذاب کرنے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو انکو بخش دے تو
 تو مالکِ حکمت والا پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کھائی پروردگار میری امت میری امت اور رسول کے
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جبرائیل تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور میں خوب جانتا ہوں لیکن تم جا کر اس پر
 پوچھو وہ کیوں روتے ہیں جبرائیل آپ کے پاس آئے اور پوچھا آپ کیوں روتے ہیں آپ نے سب جان بیان کیا
 جبرائیل نے اللہ تعالیٰ سے حکم عرض کیا حالانکہ وہ خوب جانتا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جبرائیل محمد کے پاس
 جا اور کہہ ہم تم کو خوش کر دیں گے تمہاری امت میں اور ناراض نہیں کریں گے تو وہی نے کہا
 اس حدیث میں کوئی فائدہ ہے میں ایک تویہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت پر بہت شفقت
 اور مہربانی تھی دوسری یہ کہ وہ عاقلین ہاتھ اٹھانا مستحب ہے تیسری بشارت عظیم ہے اس آیت کو اپنے
 اور وہ اور زیادہ ہو گئی خداوند کریم کے وعدہ سے جو اس نے کیا کہ ہم تم کو رہتی کر دینگے تمہاری امت میں
 اور ناراض نہیں کرنے کی اور یہ حدیث بڑی امید ہے امت کے لوگوں کے لیے جو حقیقی بیان ہر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی کمال بزرگی اور علو درجہ کا اور اللہ تعالیٰ کی جو عنایت آپ پر تھی اسکا اور جبرائیل کے بھیجے ہیں
 یہی حکمت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کھجوا ہو اور حلوم ہو جاوے کہ ایک اور وجہ بہت عالی ہے اور خدا تعالیٰ
 کی رضا مندی چاہتا ہے اور یہ حدیث مطابق اس آیت کے کہ توفیق لکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا پھر
 غم نہ رہی ہو جاوے اور یہ جو فرمایا ہم تم کو ناراض نہیں کریں گے اس پر بڑی امید نکلتی ہے اس لیے کہ رضا مندی جب

جی ہوا جانی کہ اللہ تعالیٰ بخیر ہوں کہ معاف کرنا اور بعضین کو جہنم میں لجا تاں کہ آپ کو بخیر رہتا ان لوگوں کا جہنم میں
جائے تو فرمایا میں تم کو بخیر نہیں دوں گا بلکہ سب لوگوں کو تمہاری آہستہ کی سختی و تنگی کا **کتاب** سنائی
اَنْ مِّنْ مَّا سَأَلَ الْكُفْرُ فِي النَّارِ ذِكْرًا لِّمَا تَأْتِيهِمْ شِقَاقُهُمْ وَلَا يَمْنَعُهُمْ فِي الْقُرْبَانِ جَوْشَقْنَ كَفَرٍ مَّرْسَدًا
وہ جہنم میں جاویگا اور اسکی شفاعت نہ ہوگی اور بزرگوں کی عزیز و اسی کچھ کام نہ آویگی **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ فِي النَّارِ قَالًا فَمَاذَا الرَّجُلُ دَعَاهُ فَقَالَ اِنَّ ابْنِ وَابَاكَ فِي النَّارِ حَرَّ
النَّارِ سَرْدًا اَوْ اَبُو اَبِي هُرَيْرَةَ اور میرا پاپ اور تیرا پاپ دونوں جہنم میں ہیں **فَاَسَيْلُهُ** کہ وہ کفر پر مرسد ہے اور جو کفر پر
وہ جہنم میں جاویگا اور کسی کا نامارشہ میں کام نہ آوے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرب کے لوگ
جو نبوت سے پہلے مرسد میں اور وہ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ سب جہنم میں اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ
دعوت سے پہلے یہ مواخذہ ہے کیونکہ انکو اور پیغمبروں کی دعوت پہنچ چکی تھی جیسے حضرت ابراہیم علیہ
السلام کی اور یہ جو آپؐ اس شخص کو بلا کر کہا کہ میرا پاپ بھی جہنم میں ہے اس سے یہ غرض تھی کہ اس شخص
کا بڑھ گھٹ جاؤ اور وہ یہ معلوم کرے کہ خدا کے یہاں سب برابر ہیں جو قاعدہ اس نے ٹھہرایا اسکا خلاف
نہیں ہو سکتا کہ فرما ٹھکانا جہنم ہے خواہ وہ نبی کا باپ ہو یا بیٹا۔ جلال الدین سیوطی رحمہ نے کئی
حدیثوں سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو آپ کے والد
کے حق میں قبول کیا اور وہ دوبارہ جلانے لگے اور اسلام لائے پر اکثر علماء اور محدثین نے اسکا انکار کیا ہے
اور ان حدیثوں کو موضوع بتلایا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے حقیقت حال کو **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ**
اَنَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَكَانَ زَعِيْرَتَاكَ الْاَقْرَبَيْنِ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنَيْهَا
فَاَجْمَعَهُمَا هُم وَحَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبٍ اَلْقِدْنِ وَالْاَنْفُسُ كُمُ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هُرَيْرَةَ بَرَكْتَ اَلْقِدْنِ
اَنْفُسُكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَمِيْلٍ اَلْقِدْنِ وَالْاَنْفُسُ كُمُ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ
النَّارِ يَا بَنِي عَمِيْلٍ اَلْقِدْنِ وَالْاَنْفُسُ كُمُ مِنَ النَّارِ يَا قَاطِمُ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ
اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ اَلْقِدْنِ
اگر اللہ شفاعت کرے کہ کوہم سائلہا سائلہا تم جہنم پر رہنے سے روکتے جاتی
اتری ڈراتا ہے کہے والوں کو تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو بلایا بھیجا وہ سب اکٹھا ہوئے
آپؐ عام سب کو ڈرایا پھر خاص کیا اور فرمایا اگر کعب بن لوی کے بیٹے چھوڑا تو اپنے تئیں جہنم سے امرہ میں

یَا قَاطِمُ

يَا بَعْثُ عَنْهُ مَنَافٍ اِنِّي نَذِيرٌ اَمَّا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَآى الصُّدُقَ فَاَنْطَلَقَ يَرْبَا اَهْلًا
 فَخَفِيَ اَنْ يَسْبِقُوهُ فَيُجْعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحًا ثُمَّ رَجَعَ قَبِيضَ بَنِ مَخَارِقٍ اَوْ زُهَيْرِ بَنِ عَمْرِو بْنِ
 بَسَّ دُونُوهُ كَمَا جَبَّ اَيُّتُ اَوْ زِي دُرَّ اَوْ سَيْفُ نَزْدِكَيْهِ نَاتِي وَالْوَلَدُ كُوْتُو رَسُوْلِ الصَّدِّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِهَاطِئِ اَكْبَرُ تَجَرُّرَ كُنْ اَوْ سَبَّ اَوْ بِي تَجَرُّرَ كُنْ اَوْ بِي تَجَرُّرَ كُنْ اَوْ بِي تَجَرُّرَ كُنْ اَوْ بِي تَجَرُّرَ كُنْ
 اَلَا هُوَ بَنُ مِيرِى شَالٍ اَوْ تَهَارِى شَالٍ اِىْسَى هَبْ جِيْ اَكْبَرُ شَخْصُ نَ دِشْنِ كُو دِيْ كِيْجَا بَهْرُ وَهْ جَلَا اَوْنَكُ سَبَّ
 كُو اَوْ زُرْ اَكْبَرِ دِشْنِ اِسْ سَبَّ اِهْلُوْزِ بِيُوْجُ جَاوَسْ تُو لُكَا بِيَا رَسْ يَا صَبَا حَا ه ف يَا صَبَا حَا اَكْبَرُ
 كَلْبِيْ هَبْ جَبُوْ عَرَبِ لُوْكَ كَسِ بَرَسْ وَاقْعُ پَرِ كِيْتِيْ هِنِ اَوْ اَكْبَرُ عَرَبِيْنَ لُوْطُ اَرْصَحْ كِيْ وَتْ هُوَا
 كَرْتِيْ هَبْ تُو اِسْ كَلْبِيْ كُو كِيْتِيْ سِيْ يَرْغُضْ هُوْتِيْ هَبْ كُوْ كُ خَبْرُ اَرْوَا جُوْ بِنِ اِيْوَا بِنَا بِيَا وَ كُوْ لِيْلِ عَكْشِ
 نَهْرِيْنَ عَمْرُوْ وَ قَبِيْصَةُ بَرْتُوْ دِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوَّ تَرْجَمِيْ دُوسَرِيْ اِيْتِيْ
 هَبْ اِىْسَى هَبْ عَكْشِ اَنْزَلْتِ هِدَا اَلَا يَةِ وَاَنْذَرْتِيْ عَنِيْ رَفَكَ الْاَقْرَبِيْنَ
 وَدَهَطَكَ مِنْهُمْ اَلْخَلَصِيْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَرَجَدَ الصَّفَا فَتَقَفَ
 يَا صَبَا حَا فَقَالُوْا اَمْرُ هَذَا الَّذِيْ يَهْتِفُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ فَاَجَابَهُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ يَا بَعْثُ عَنْهُ
 يُوْفَا اَنْ يَابُوْ فُلَانُ يَابُوْ عَمْرُوْ يَابُوْ عَمْرُوْ يَابُوْ عَمْرُوْ يَابُوْ عَمْرُوْ يَابُوْ عَمْرُوْ يَابُوْ عَمْرُوْ
 اَلْحَسْبُ اَلْحَسْبُ يَسْفِرُ هَذَا اَلْبَيْتُ اَنْتُمْ مُصَدِّقِيْ قَالُوْا مَا جَرَّ بَنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ يَا بَعْثُ
 نَذِيرٌ لَّكُمْ يِيْنَ يَدْنِيْ عَذَابِيْ هَبِيْذُ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبَّ اَلَا اَمَّا جَمْعُ خَسَنًا اَلَا هَذَا
 ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هَلِيْهِ السُّوْرَةُ نَبَتْ يَدَا الْاَلْهَبِ وَكَذَّبَتْ لَكَ اَقْرَا الْاَعْمَشُ اِلَى اَخِرِ السُّوْرَةِ
 تَرْجَمِيْ بِنِ عَمْرُوْ سَبَّ رُوْمِيْ اَوْ جَبَّ اَيُّتُ اَوْ زِي دُرَّ اَوْ سَيْفُ نَزْدِكَيْهِ نَاتِي وَالْوَلَدُ كُوْتُو رَسُوْلِ الصَّدِّى
 رَسُوْلِ اَكْبَرُ كُوْنِ كُوْنِ نُوْى نِيْ كَمَا اِسْ اَقْرَانِ مِنْ حَرْفِ اِىْ قَدْرِيْ وَ اَنْذَرْتِيْ عَنِيْ رَفَكَ الْاَقْرَبِيْنَ
 لِيْ عَمْرُوْ اِيْ نَزْدِكَيْهِ رَشْتُوْ وَاوْدُوْ اَكْبَرِيْ عِبَارَتِ اَمِيْنِ هَبْ وَهْمُ طَلَبِ مِنْهُمْ اَلْحَسْبُ هَبْ اِيْ اَكْبَرِ
 تَلَاوَتْ مَسْنُوْجُ بِيُوْ كِيْ تُو رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ
 صَبَا حَا لُوْ كُوْنِ سَبَّ كِيْ كُوْنِ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ
 فَرَا يَابُوْ فُلَانُ سَبَّ كِيْ بِيُوْ اَوْ فُلَانُ سَبَّ كِيْ بِيُوْ اَوْ فُلَانُ سَبَّ كِيْ بِيُوْ اَوْ فُلَانُ سَبَّ كِيْ بِيُوْ
 اَكْبَرُ هَبْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ اِيْ نِيْ كِيْ

انہوں نے کہا ہم نے تو کبھی تمہاری کوئی بات جھوٹ نہیں بانی اپنے فرمایا تو پھر میں تمکو ڈرانا ہوں سخت
 عذاب ہے ابوہریرہؓ کا خرابی ہو تمہاری تم نے ہر ایک کو اسی لیے جمع کیا پھر آپؐ کھڑے ہوئے ہو وقت یہ سوت
 اترتی تبت یا اے نبیؐ کیا یہ قہر ہے یا ہلک ہوں دوڑا تھ ابوہریرہؓ اور ہلکا ہوا و اعش تے اس وقت کہ
 یوں ہی پڑھا اخیر تک اس لیے قہر کا حریف زیادہ کیا اور شہر قرائت تبت ہی بغیر قہر کے جس کا معنی
 یہ تھا انا کہ سناد صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم الصفا فقال یا صبا کما
 یحییٰ حدیثی اسی اسماء وکم یدکر نزول الایہ وانذر عیونک الا قسربین ترجمہ اعمش
 اسی سند و روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھتا ہے ایک زور فرمایا یا صبا جا ہر چہ
 کیا جیسے ابواسامہ کی روایت اور گدڑی اور ذکر نہیں کیا آیت وانذر عیونک الا قسربین کے اثر نیک
 یا شفاعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایطاع فی الخفیۃ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سفارش ابوطالب کے لیے اور ان کا عذاب ملکا ہونا اس سفارش کی وجہ سے جس سے العباس بن عبد
 المطلب آئے قال یا رسول اللہ هل نفعنا ابناک الیشیع انہ کان یحوطک ویعضدک
 قل صلی اللہ علیہ وسلم نعم هو فی صحیحہ صحیحہ میں ناز و کفر انا لکان فی الذکر اہل
 صین الثانیہ ترجمہ حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ ابوطالب کو بھی کچھ فائدہ پہونچا یا تو آپ کی
 حفاظت کرتے تھے اور آپ کے دھڑکھٹے ہوتے تھے (یعنی جو کوئی آپ کی تانہ کو پھرنے ہوتے) رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مان وہ جہنم کے اوپر کے درجی میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا لیکن میں ان کے
 لیے دعا کرتا تو وہ جہنم کے نیچے کے درجی میں ہوتے (جہاں عذاب بہت سخت ہو اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ آپ کی دعا سے کافروں کو بھی فائدہ پہونچا گو وہ اسی رکھو ان کا عذاب ملکا ہوا ایک شخص
 نے خواب میں ابوطالب کو دیکھا اس نے کہا کہ میں سخت عذاب میں گرفتار ہوں پر پیر کے دن کچھ عذاب
 ملکا ہو جاتا ہے سو مجھ سے کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی میں اس روز توبہ کر لو
 کیا تھا سچا جان اللہ ہر گنہگار کو پیغمبر کی خاطر کس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ آپ کی وجہ سے کافروں کا عذاب
 بھی ملکا ہو جاتا ہو ابوطالب حضرت علی کے باپ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا تھے اور
 ان کا احسان آپ پر بہت تھا حسن عین اللہ علیہ السلام قال سمعت العباس یقول قلت یا رسول
 اللہ ان ابناک الیشیع کان یحوطک ویعضدک فهل نفعہ ذلک قال نعم وجدته فی عکرات

النَّارِ فَأَخْرَجَتْهُ إِلَى مَحْضٍ مَرَجَمَ عَبْدِ الْمَدِينِ حَارِثُ بْنُ رُوَيْتٍ هُوَ مِنْ سَيِّدِ عَبَّاسٍ هُوَ وَكَهْنَةٌ
 تَحْتَهُ مِنْ نَبِيِّ كَهَنَةٍ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَالِبٍ أَكْبَحًا وَكَرِهَتْهُ وَأَوَّلِيكَ مَدْرُكْتَ تَهْتِ
 أَوَّلِيكَ يَكُونُ لَوْ كُنْ بِرِغْصَةٍ كَرِهَتْ تَهْتِ تَوَانُ كَوْجِ فَادِي هُوَ إِنْ بَاتُونَ سَآئِرَ فَرَمَا يَأْتِي مِنْ
 أَنْ كَوْجِ أَنْكَارِ مِنْ بَابِ تَوَانِ كَالِ لَمَّا أَنْكَرَ بَلْكَرِ الْكَسْبِ مِنْ عَمَلِ سَقِيَانِ هَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُودُ حَدِيثُ ابْنِ عَوَّانَةَ تَرْجَمَهُ دُوسَرِي رَوَايَتُ بَعْضِ السَّيِّدِ
 خَبَرِ أَوَّلِيكَ كَذَرِي عَمَلِ الْإِسْعَنْدِ الْخُدْرِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عِنْدَهُ
 عَمَّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَجْعَلُ فِي مَحْضٍ مَرَجَمَ النَّارِ يَكُونُ
 كَبِيرَةٍ يَخْلُفُ فِيهِ دِمَاعُهُ تَرْجَمَهُ الْإِسْعَنْدِ خُدْرِي رَوَايَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَا
 أَكْبَحُ أَبُو طَالِبٍ كَاذَرِي لَمَّا شَهِدَ أَنْكَرَ فَانْدَهَ هُوَ مِيرِي شَفَاعَتِي وَتِيَا سَتِ كَسَا أَوَّلِيكَ
 الْكَسْبِ رَكْعَتِي جَاوِيْنَ جَوْلَتِي شَنْدُونِ تَكْ هُوَ لَيْكِنْ بَحِيحًا كَتَابَ سَآئِرَ سَآئِرَ (مَعَاذِ اللَّهِ مِنْ كَلِمَةِ شَيْخِ
 هُوَ) عَمَلِ الْإِسْعَنْدِ الْخُدْرِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَذْنِي أَهْلُ النَّارِ
 عَذَابًا يَنْتَعِلُ مِنْ نَارٍ يَنْتَعِلُ دِمَاعُهُ مِنْ حَرِّهَا لَا تَعْلِيكَ تَرْجَمَهُ الْإِسْعَنْدِ خُدْرِي سَآئِرَ
 رَوَايَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا شَهِدَ كَمِ دِمَاعُهُ عَذَابُ سَكُونِ هُوَ كَاذَرِي أَنْ
 كَلِمَتِي جَاوِيْنَ بَحِيحًا كَرَمِي كَمَارِي لَيْكِنْ عَمَلِ الْإِسْعَنْدِ الْخُدْرِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ هُوَ مُشْتَعِلٌ يَنْتَعِلُ مِنْهُمَا دِمَاعُهُ تَرْجَمَهُ
 ابْنُ عَبَّاسٍ سَآئِرَ رَوَايَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا شَهِدَ كَمِ دِمَاعُهُ عَذَابُ سَكُونِ هُوَ كَاذَرِي
 كَمِ هُوَ كَاذَرِي دِمَاعُهُ عَذَابُ سَكُونِ هُوَ مُشْتَعِلٌ يَنْتَعِلُ مِنْهُمَا دِمَاعُهُ تَرْجَمَهُ الْإِسْعَنْدِ خُدْرِي
 سَآئِرَ رَوَايَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا شَهِدَ كَمِ دِمَاعُهُ عَذَابُ سَكُونِ هُوَ كَاذَرِي
 يَوْمَ صَوْمِ فِي الْأَخْمَصِ قَامَ بِهِ جَمْرَتَانِ يَنْتَعِلُ مِنْهُمَا دِمَاعُهُ نَعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ سَآئِرَ رَوَايَتُ هُوَ
 خَطْبَةُ بَرَصٍ رَجَعَتْ حَرَّهَا نَعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ لَمَّا شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآئِرَ فَرَمَا لَمَّا شَهِدَ
 كَمِ دِمَاعُهُ عَذَابُ تِيَا سَتِ كَرَمِي هُوَ كَاذَرِي كَمِ دِمَاعُهُ عَذَابُ سَكُونِ هُوَ مُشْتَعِلٌ يَنْتَعِلُ مِنْهُمَا دِمَاعُهُ
 كَمِ لَيْكِنْ أَنْ كَلِمَتِي جَاوِيْنَ بَحِيحًا كَرَمِي كَمَارِي لَيْكِنْ عَمَلِ الْإِسْعَنْدِ الْخُدْرِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَهْلُ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَمْ يَنْتَعِلْ مِنْ نَارٍ يَنْتَعِلُ مِنْهُمَا دِمَاعُهُ كَمَا يَنْتَعِلُ الْمَرْجَمُ

مَا يَرَىٰ كَانَ أَشَدَّ مِنْهُ عَذَابًا وَآثَرَهُ لَكَ هُوَ مِنْهُمْ عَذَابًا مَرْجُومًا بِن شَيْءٍ مِنْ رُوحِهِتِ هُوَ رَسُولُ
 اَللّٰهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ فَرَمَا يَسْبِقُ هَلَاكَ عَذَابٍ وَكَوْهُوَ كَا جَوْدُو جَوْنِيَانِ اَوْدُوْتُمْ اَنَحَارُ كِي بِنِيَهْ هُوَ كَا اَوْدُو
 بَحِيحًا اَسْرَحُ يَكْتَا هُوَ كَا جَبِيَهْ مَانْدِي بِهْدِي هِدِي كِي يَهْ وَهْ سَجِيَهْ كَا اَسْ سَهْ زِيَادَهْ سَخْتِ عَذَابِ كِي كُوْ نَهِيْنِ حَالًا
 اَسْ كُوْ سَبْ هَلَاكَ عَذَابِ هُوَ كَا اَوْدُو اَللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهُ عَمَلٌ حَوْشِشْ كَفْرُكِ
 حَالَتِيْنِ مَرِي اَوْ كُوْ كُوْ عَمَلْ كَامِ نَهِيْنِ اَوِيْ كَا حَصْلِ عَائِشَهْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ بُجِدْعَانُ كَانَا
 فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِيمُ وَيُطْعِمُ السَّابِكَيْنِ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ قَالَ لَا يَنْفَعُهُ اِنَّهُ لَكَ لَقِيْلُ يُوْكَا
 رَسُوْلُ عَفِيْرِيْ خَطِيْبِيْ يَوْمَ الدِّينِ مَرْجُومًا اَمِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَهْ نَعْنِيْ كِي يَا رَسُوْلُ اَللّٰهُ جَدْعَانُ كِي شِيَا جَاهِلِيَّتِ كِي
 زَمَانِيْ مِيْنِ مَاتِي كُوْ جُوْ تَرْتَا تَحَا (لَعْنِيْ نَاتِيْ اَلْوَنُ سَهْ سَلُوْ كَرْتَا تَحَا) اَوْدُو كِي نُوْنِ كُوْ كَحَا نَا كَحَا مَاتَا تَحَا كِيَا يَهْ كَامِ
 اَسْ كُوْ فَاوْدَهْ دِيْنِيْ كِي (رِقِيَا سَتِ كِيْنِ) اَكِيْ نِيْ فَرَمَا يَكِيْجِيَهْ فَاوْدَهْ نَزِيْنِ كِي وَنِيْ كِيْجِيْ يُوْنِ نِيْ كِيَا اِيْ مَالَا كِي سِيْرِيْ عَفِيْرِيْ
 مِيْرِيْ خَطَا قِيَا سَتِ كِيْنِ فَا يَفِيْضُ اَوْ كُوْ قِيَا سَتِ كِي لَقِيْنِ نِيْ تَحَا اَوْدُوْ خَوْشِشْ قِيَا سَتِ پَرَا جَانِ نِيْ لَوْدِي
 وَهْ كَا فَرِيْ هُوْ كُوْ كُوْ عَمَلْ فَاوْدَهْ نِيْ كَا قَاضِيْ عِيَا ضِيْ نِيْ كِيَا اَسْ بَاتِ پَرَا جَمْعِيْ هِيْ كَا كَا فَرُوْنِ كُوْ اَنِيْ كِي نِيْ كِي اَعْمَالِ
 فَاوْدَهْ نَزِيْنِ كِي اَوْدُوْ اَنُوْ كُوْ سِيْ قِسْمِ كَا اَجْرِ نَهِيْنِ مِيْلِيْ كَا نِيْ اَرَامِ هُوْ كَا نِيْ عَذَابِ هَلَاكَ هُوْ كَا اَلْبَتِيْ هِيْ هُوْ كَا كِي لَعْنِيْ كَا فَرُوْ
 پَرُوْ دُوْ سَرِيْ كَا فَرُوْنِ كِي نَسْبَتِ اَوْنِيْ كِي اَعْمَالِ كِي سَوَافِقِ عَذَابِ سَخْتِ يَا هَلَاكَ هُوْ كَا تَامِ هُوْ كَا كَامِ قَاضِيْ كَا اَتَامِ
 حَافِظِ فَيْقِيْدِ اَبُوْ بَكْرِيْ سَيَقِيْ نِيْ كِتَابِ اَلْبَعْثِ اَلنَّشُوْرِيْنِ بَعْضِ اَهْلِ عِلْمِ سِيَا هِيْ نَقْلِ كِيَا يَهْ پَرُوْشِيْ نِيْ كِيَا يَهْ بَاتِ مَحْكُوْمِيْ
 كِي اَبْنِ جَدْعَانِ كِي حَدِيْثِ اَوْدُوْ جُوْ سِيْ قِسْمِ كِي اَسْتِيْنِ اَوْدُوْ حِيْثِيْنِ بِيْنِ اَسْ كَا فَرُوْ كِي نِيْ كِيُوْنِ مِيْنِ جُوْ كَفْرِيْ پَرُوْ
 مَرَا دَنِيْ هِيْ هُوْ كَا اَسْ كَا فَرُوْ عَذَابِ كِيْ كِيْجِيْ رُوْا لِيْ نِيْ هُوْ كِي لِيْ كِيْنِ اَسْ كَا عَذَابِ اَبْنِ نِيْ كِيُوْنِ كِي وَجِيْ سَهْ هَلَاكَ هُوْ كَا
 يَهْ اَكُوْ وَهْ يَهِيْ نِيْ كِيَا نِيْ كَرْتَا نُوْ اَسْ كَا عَذَابِ اَوْ سِيْ خَطَا اُوْنِ پَرُوْ سَخْتِ هُوْ تَا عَمَلِ نِيْ كِيَا يَهْ كِي جَدْعَانِ كَا شِيَا اَكُوْ
 كُوْ كَحَا نَا بِيْ هَتِ كَحَا تَا تَحَا اَوْدُوْ اَسْ نِيْ سِيْ هَا نُوْنِ كِي لِيْ اَكِيْ يَا لِيْ بِنَا يَا تَحَا جَسِيْرِيْ پَرُوْشِيْ سَهْ حِيْ پَرُوْشِيْ تَحَا اَوْدُوْ
 بِنِيْ تِيْمِيْنِ مَرُوْ كِي تُوْمِ مِيْنِ سَهْ تَحَا جُوْ حَضْرَتِ عَائِشَهْ كِي عَزِيْزِيْ تَحَا اَوْدُوْشِيْ كِي رِيْ سِيُوْنِ مِيْنِ سَهْ تَحَا اَسْ كَا نِيْ
 عِبْدِ اللّٰهِ تَحَا اَوْدُوْ جَدْعَانِ اَبْجَمِ جَمِ اَوْ سِيْ كِيْ پَا كَا نَامِ تَحَا (اَوْدُوْ) يَا مُوَاكَاةُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِمَّا عَذَّبْتُمُ الْبَرَّ كُوْ مِنْهُمْ
 بَابِ بِيَا نِ مِيْنِ يُوْمِنِيْنِ كِي سَا تَحَا دُوْ قِيْ رُكْنِيْنِ اَوْدُوْ جُوْ مَرِيْنِ نِيْ هُوْنِ اَسْ دُوْ قِيْ قَطْعِيْ كَرْتَا اَوْدُوْ اَسْ جَدْرِيْ سَابِ
 عَمَلِ عَمْرُوْ نِيْ اَلْحَافِظِ قَالِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْهَرُ اَدَاغِيْدِيْ سِيْرِيْ يَقُوْلُ اَلَا لَئِنْ اَلِ اِيْنِ
 يَقِيْفُ فَلَا تَا لِيْسُوْا لِيْ يَا اُوْدِيَا وَاَيُّا دُوْ كُوْ اللّٰهُ وَصَالِيْهِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَرْجُومًا عَمْرُوْنِ عَاصِيْ سَهْ رُوْ هِيْ تِيْ مِيْنِ نِيْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے چپکے سے نہیں فلان کی اولاد میری عزیز نہیں بلکہ میرا
 ہاتھ ہے اور میری عزیز وہ مومن ہیں جو نیک ہوں **ف** راوی نے اس شخص کا نام نہیں بیا خود کی وجہ
 سے اپنی تین یا دوسرے کو ضرر سے بچانے کے لیے اور مقصود باب کا اس عبارت پر حاصل ہوتا ہے کہ ستر
 عزیز اور رشتہ دار وہی مومن ہیں جو نیک ہوں اگرچہ اونکا رشتہ دور کا ہو اور جو شخص نیک ہو وہ میری عزیز
 نہیں اگرچہ کتنا ہی نزدیک نہ رکھتا ہو قاضی عیاض نے لکھا ہے بعضوں نے کہا مراد فلان سے حکم نہ
 اسے الخاص ہے اور یہ آپؐ کا حکم کھلا فرمایا جیسے نہیں اس پر معلوم ہوا کہ مخالفین اور عدلے دین سے رکھے
 خزانے ہزار سنا ہے اور نیک لوگوں سے محبت کرنا چاہیے اگر فساد کا ڈر ہو (نور دے) **ک** **ک**
بَابُ الْإِيمَانِ عَلَى مَا رَوَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ
 اور تاکہ جاہل عین **إِلَى هَذِهِ آتِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ مَرْأَتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ**

الْفَائِغِيْرُ حَسْبُكَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُرْ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ
قَامَ حَتْمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُرْ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ تَرْجِمُهُ الْبُؤْسِيْرَةُ
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت
 میں جاویں گے ایک شخص بولا یا رسول اللہ سے دعا کیجیے جھکوان لوگوں میں کرے آپؐ دعا کی یا اللہ
 انکو ان لوگوں میں سے کر دے پھر دوسرا اٹھا اور بولا یا رسول اللہ دعا کیجیے خدا انکو ان لوگوں میں کر
 کرے آپؐ فرمایا عکاشہ تجھ سے پہلے یہ کام کر چکا **ف** یعنی اس نے دعا کی درخواست کی تھی اور
 نے کر دی اب ہر شخص کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے کہا ہے کہ دوسرا شخص اس مرتبہ
 کے لائق نہ تھا اور عکاشہ اس کے لائق تھا اور بعضوں نے کہا وہ منافق تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
 گول گول جواب دیا اور یہ اخلاق کے خلاف تھا کہ آپؐ فرماتے تو ان میں سے نہیں ہوا اور بعضوں نے
 کہا کہ آپؐ کو وحی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ میری دعا عکاشہ کے باب میں قبول ہوگی اور دوسرے شخص کے باب
 میں قبول ہونے والی نہیں اس لیے آپؐ نے دوسرے کے لیے دعا نہیں کی اور خطیب اسی نے کہا کہ یہ دوسرا شخص
 سعید بن عبادہ تھا (انصار کا رئیس) اگر یہ بات سچ ہو تو انکا منافق قرار دینا غلط ہو گا لیکن اخیر قول ظاہر ہے
 اور اسکو علماء نے اختیار کیا ہے۔ اس حدیث میں امت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت ہے اور اس حدیث
 کے بڑے احسان کی بیان ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت میں یوں ہر کان ستر ہزار آدمی انکا میں ہر ایک

آدمی کے ساتھ ستر ہزار آدمی اور ہر ایک کے اس صورت میں کل آدمیوں کی تعداد جو حساب جنت میں جاویں گے
 چار عربیہ اور نوئی کر ڈر ستر ہزار ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر نبی ان لوگوں میں کرے (نوئی ہزار یا وہ)
 مَعْنَى الْهَرَّةِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُمِثِّلُ الْجَنَّةَ الرَّبِيعُ ط
 ترجمہ دوسری روایت بھی ابو ہریرہ سے ایسی ہر جیسے اور بکرہ بنی حسن۔ ابی ہریرہ قال سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا تَقِي
 وَهُمْ هُمْ أَصْنَاءُ الْقَوْمِ كَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ يَحْيَى مِمَّنْ أَكْثَرُكُمْ يَرْفَعُ
 ثَمَرَةً عَلَيْكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ وَفَزَّادٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَ مِنْهُمْ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ بِمَا عَكَاشَةُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت جو میں سنا
 رسول اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ایک جماعت جنت میں جاوے گی جنکے سونہ
 چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ابو ہریرہ نے کہا یہ سن کر عکاشہ بن یحییٰ نے ہر ایک کو ایسا کہلایا
 ہوا اور کھا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اہل
 اسکان لوگوں میں سے گزرتے پھر ایک شخص اور انصار میں سے کھڑا ہوا اور بلایا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ
 ان لوگوں میں سے کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ہاشمیہ پہلے عکاشہ کر چکا ہے اب
 اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا ثَمَرَةً وَاقِلَةً
 مِنْهُمْ عَلَى صَوْنَةِ الْقَوْمِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں
 ستر ہزار آدمی جنت میں جاویں گے ان میں سے بعضوں کی صورت چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ابی حسن
 قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا يَغِيرُ حِسَابَ
 قَالُوا أَمْزِجُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَكْفِرُونَ وَهُمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ
 عَكَاشَةُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْ يُجْعَلَ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِمَا عَكَاشَةُ ترجمہ عمران سے روایت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جاویں گے لوگوں میں سے جو چھوڑ دیں
 لوگ ہوں گے یا رسول اللہ اپنے فرمایا وہ لوگ جو داغ نہیں دیتے اور نہ ستر نہیں کر سکتے جس سے اپنے پیار

میں دوا علاج اور جہاز بخود نہ نہیں کرتے اس خیال سے کہ صحت اور زندگی خدا کے اختیار میں ہے
 دوا اور علاج بغیر اسکی مرضی کے کچھ فائدہ نہیں دیتا پس سارا جہر وسا نکلا خلا پر ہوتا ہے۔ نوزی نے کہا
 علماء اسے احمدیہ کے مطلب میں اختلاف کیا امام ابو عبد اللہ مازنی نے کہا جسنی لوگوں نے احمدیہ سے
 استدلال کیا ہے دوا اور علاج کی مخالفت پر حالانکہ اکثر علماء اسکے خلاف میں ہیں اور دلیل لکھی وہ حدیث میں
 ہیں جنہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دواؤں اور غذاؤں کے فائدے بیان کیے ہیں جیسے
 کلونجی اور قسط اور املیہ سے وغیرہ مکے اور خود آپ نے پیاری میں دوا کی ہے اور حضرت عائشہ نے آپ کی دوا
 کو نقل کیا ہے اور آپ نے منتر بتلایا ہے اور اس سے شفا ہوئی ہے اور ایک حدیث میں کہ بعضے صحابہ نے نو
 فاتحہ کا منتر کیا تھا اور سپر لیا تھا جب یہ حسبِ شین ثابت ہیں تو سحر و ریت کا مطلب ہے کہ جو لوگ دواؤں
 کو بالطمع مفید جانتے ہیں اور خدا کے اختیار اور مرضی کے قائل نہیں ہیں جنت میں نہ جاویں گے قاضی
 عیاض نے کہا اس تاویل کے طرف بہت لوگ گئے ہیں حالانکہ یہ تاویل ٹھیک نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی فضیلت بیان کی کہ وہ جنت میں بغیر حساب اور کتاب کے جاویں گے اور ان کے
 عمدہ چاندی طرح چمکتے ہوئے پھر گریہ تاویل کیجاوے جو ان لوگوں نے کی ہے تو یہ فضیلت ان کے ساتھ حاصل
 نہ ہوگی اسوجہ سے کہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ یہی ہے اور جو اسکے خلاف اعتقاد رکھے (یعنے دوا کو بالطمع
 اور بالذات موثر سمجھے) وہ تو کافر ہے اس کے علماء نے بحلی سحر و ریت کا مطلب بیان کیا ہے اور بوسیکہ میں
 خطابی نے کہا مارو دوا کی ترک سے یہ ہے کہ وہ جہر وسا اللہ ہی پر رکھتے ہیں اور اسکی قضا اور سحر اپنی
 رہی ہیں انکوئی کہ یہ درجہ بہت بلند ہے۔ حدیث طرف ایک جماعت گئی ہے قاضی نے کہا ظاہر حدیث
 بھی یہی ہے اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نافع دینے میں اور منتر کرنے میں اور قسم کے علاج کرنے میں
 کوئی فرق نہیں اور داؤد می نے کہا حدیث و مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ تندرستی کی حالت میں یہ کام
 نہیں کرتے سبلے کے مگر وہ ہی حالت صحت میں تو یہ دوا منتر لیکن پیاری کی حالت میں تو درست ہے اور بخیر
 نے کہا کہ حدیث سے بھی دو قسم کے علاج مقصود ہیں یعنی منتر کرنا اور داغ دینا اور باقی معالجہ توکل کے خلاف نہیں
 ہے اسلئے کہ علاج خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور سائق کے علماء اور فضلا نے کیا ہے اور جسم
 سبب پر یقین ہو جیسے کھانا اور پینا سب کے ایسے وہ توکل کو نہیں بگاڑتا اسی لیے انہوں نے علاج کرنا نہیں
 چھوڑا نہ زہری لکھنے کو اپنے لیے اور بال بچوں کے لیے توکل خلافت خیال کیا گیا یہ سب برے ہیں کہ سکا جہر وسا

خدا پر ہونے اپنی دوا اور علاج اور کمائی پر اور داغ دینے میں اور دوسرے قسم کے علاج میں فرق بیان
کرنا بہت مشکل جانتا ہے اور حضرت نے دونوں کو جائز رکھا ہے اور دونوں کی تشریف کی ہے لیکن ایک
نکتہ میں بیان کرتا ہوں جو کافی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نے اپنی بھی مال اور دوسری بھی مال اور داغ اپنے نہیں
البتہ دوسرے کو دیا ہے اور حدیث صحیح میں معافت الی ہے داغ دینے سے اور اپنے فرمایا کہ مجھے
داغ دینا اچھا نہیں لگتا تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا اور ظاہر وہی معنی ہے جو خطابی نے اختیار کیا
اور حاصل یہ ہے کہ ان کو گونا گونا اعتقاد خدا پر قوی ہو گا اور وہ ہر کام کو خدا کے سپرد کرتے ہوں گے
تو جو آفت اور پیراؤں سے اس کے دفع کے لیے دنیاوی اسباب کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی اور بیشک
یہ درجہ بہت فضیل ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علاج کیا ہے وہ سوا طرح کے علاج کا جائز ہونا
لوگوں کو معلوم ہو جائے اتنا مال النودی فتا اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں وہ فتویٰ
نے کہا سلف اپنے توکل کی حقیقت میں اختلاف کیا ہر امام ابو جعفر طبرسی نے ایک جماعت سلف سے
نقل کیا ہے کہ توکل یہ ہے کہ سوا خدا کے اور کسی کا ڈر نہ رہے نہ درندے نہ دشمن کا اور روٹی کمانے
میں کوشش چھوڑ دی اس خیال سے کہ اللہ کے خاصان ہے رزق کا اور دلیل ان لوگوں کی حدیث
ہیں اور ایک جماعت نے کہا توکل یہ ہے کہ انسان خدا سے بے پروا رہے اور اس امر کا یقین کرے کہ
ہمکا حکم جاری ہے لیکن کوشش کرے روٹی کمانے میں اور دشمن سے بچنے میں جیسے پیغمبروں نے کیا ہے
قاضی عیاض نے کہا طبری اور اکثر فقہائے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور بعض صوفیوں نے پہلے
قول کو اختیار کیا ہے لیکن متحققین صوفیہ اکثر فقہائے موافق ہیں پر وہ یہ کہتے ہیں کہ توکل صحیح نہیں
ہو تا جب تک دنیا کے اسباب کا خیال ہو یا ان اسباب پر دلکڑا ہوا ہو البتہ اسباب کا کرنا اللہ
تعالیٰ کا بتلایا ہوا طریقہ ہے اور ہمیں اسکی حکمت ہو مگر یہ ضرور ہے کہ بھروسہ اللہ ہی ہو اور اس امر کا
یقین ہو کہ دنیا کے اسباب سے نہ نفع ہو نہ ہار ہے نہ ضرر کہ ہم سے بلکہ نفع اور نقصان اللہ ہی کے طے ہے
ہو تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا استاذ ابو القاسم شیری نے کہا کہ توکل کی جگہ دل ہے اور ظاہر کی
حرکت دل توکل کے خلاف نہیں بشرطیکہ بندہ کو یقین ہو کہ آسانی اور سختی سب خدا کی تقدیر سے ہے
سہل بن عبد اللہ شیری نے کہا توکل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر رخصتی ہو جاوے اور جو ہر امر کا
ہو اس پر چھوڑ دیوے ابو عثمان جری نے کہا توکل یہ ہے کہ اللہ کو کافی سمجھے اور اس پر بھروسہ رکھے بھروسہ

کہا توکل یہ ہے کہ کم اور بیش سب کو برابر سمجھو و اللہ علم است اس وقت عکاشہ کھلے گا
 اور عرض کیا یا رسول اللہ عافایہ خدا مجھ کو ان لوگوں میں سے کرے اپنے فرمایا تو ان میں سے ہر پچھلے
 اور شخص کھڑا ہو اور کہنے لگا اللہ کے نبی دعا کرو خدا مجھ کو ان لوگوں میں سے کرے اپنے فرمایا تجھ سے پہلے
 عکاشہ کھلے گا **عَنْ عُمَرَ بْنِ حَضْرَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ**
مَنْ لَمْ يَنْتَهِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَرْحَسَاتٍ أَلْفًا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَفْهِنُونَ
وَلَا يَتَكَبَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رِجْلَيْهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں جاویں گے لوگوں نے کہا
 یا رسول اللہ کون لوگ ہوں گے آپ نے فرمایا وہ لوگ جو نہ منکر کرتے ہیں نہ بد شکون لیتے ہیں نہ دافع نکالتے
 ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں **عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ لَيْدُ خُلِّ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا وَسَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِأَبْوْحَائِهِمْ **قَالَ**
عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخَذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَمْ يَدْخُلُوا أَوْ لَمْ يَدْخُلُوا حَتَّى يَدْخُلَ الْآخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُفُوفٍ
الْقَرِيبَةِ كَأَنَّ الْبَدَنَ تَرَجَّمَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَهِيَ رِوَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا میرے امت
 میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ (ابو حازم جو روایت ہے) حدیث کا اس کو یاد نہیں رہا کہ سہل نے ستر ہزار کو یا
 سات لاکھ آدمی جنت میں جاویں گے ایک دوسر کو کپڑے ہوئے (یعنی ایک ہاتھ دوسرے کے ہاتھ
 میں ہو گا صف بنا رہی ہوئے تا ایک ساتھ سب جنت میں جاویں اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جنت کا
 دروازہ کتنا چڑا ہے) کوئی ان میں سے پہلے جنت میں نہ گھسیکا جب تک آخر کا شخص نہ گھسے اور
 ان کے مونہہ جو صوفین رات کے چاند کی طرح ہونگے **عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْقُرَيْشِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَهْلِ بْنِ**
جَبْرِ فَقَالَ أَتَيْتُكَ رَأَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَ الْبَارِحَةَ فَلْتُ لَنَا نَمْتُ فَلْتُ أَمَّا لِي كَمْ أَكُنْتُ فِي صَلَاقَةٍ
وَلَكِنِّي لِدَعْتُ فَقَالَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَلْتُ اسْتَرْفَيْتُ قَالَ فَمَا حَالَكَ عَلَى خِلَاكَ فَلْتُ حَدِيثُ
حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ وَمَا حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ بَرِيدَةَ بِنْتِ حُصَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْقُرَيْشِ
أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنَّ رَدْقِيَةَ أَلَمَ مِنْ عَيْنِ أَوْ حَمِيَّةٍ فَقَالَ قَدْ أَحْسَنَ مِنْ أَنْتَ لِي مَا سَمِعْتُ وَلَكِنْ حَدَّثَنَا
ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَزِيزٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَتْ عَلَيَّ أَلَمٌ فَأَمَّا النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهِيظُ
وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ لَفِزْتُ سَوَادَ عَظْمٍ فَظَنَنْتُ

أَنَّهُمْ مِنْ أَصْنَفٍ قَلِيلٍ لِهَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ وَلَكِنْ أَنْظُرُوا إِلَى الْآلِ الْفُجْرِ فَظَنَنْتُمْ فَادِ اسْوَادَ عَظِيمٍ فَقِيلَ لِي
 أَنْظُرُوا إِلَى الْآلِ الْفُجْرِ فَادِ اسْوَادَ عَظِيمٍ فَقِيلَ لِي هَذَا أَشْكُ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ الْفَائِدَ خُلُوْا الْخَجْرَ بَعْدَ
 حِسَابٍ وَلَا عَدَابٍ ثُمَّ هَضَفَ فَدَخَلَ مَنَزِلَهُ فَنَاصَ النَّاسَ فِي أَوَّلِكَ الدِّينِ يَدْخُلُونَ الْخَجْرَ بَعْدَ
 وَلَا عَدَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ
 الَّذِينَ وَلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُبْرِكُوا بِاللَّهِ وَذَكَرُوا الْأَشْيَاءَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِي تَخْشَوْنَ فِيهِ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْفُقُونَ وَلَا يَسْتَرْفِقُونَ وَلَا
 يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى أَرْبَعِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عَمَّا شَبْرَيْنِ مَحْضَرٍ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَتْلًا
 أَمْتٌ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَتْلًا سَبَقَكَ بِهَا عَمَّا شَبْرَيْنِ
 ترجمہ حصین بن عبد الرحمن سے روایت جو میں سعید بن جبیر کے پاس تھا انہوں نے کہا ہم میں سے کئے
 اس تار سے کہ کوئی دیکھا کہ رات کو ٹوٹا تھا میں نے کہا میں نے دیکھا میں کچھ نماز میں مشغول نہ تھا اگر
 یہ غرض ہے کہ کوئی مجھ کو عابد شب بیدار نہ خیال کرے بلکہ مجھے بچھوئے ڈنگ مارا تھا انہیں سونہ سکا اور تارا
 ٹوٹتے ہوئے دیکھا) سعیدؓ کہا پھر تو نے کیا کیا میں نے کہا منتر کرایا انہوں نے کہا کیوں تو نے منتر کرایا میں نے
 کہا اس حدیث کی وجہ سے جو شعبی نے ہم سے بیان کی انہوں نے کہا شعبی نے کوئی حدیث بیان کی میں
 نے کہا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی بریدہ بن حصیبؓ الیٰ ہوا انہوں نے کہا منتر نہیں فائدہ دیتا
 مگر نظر کے لیے یا ڈنگ کے لیے (یعنی بنظر کے اثر کو دور کرنے کے لیے یا بچھو اور سانپ وغیرہ کے کاٹنے کے
 لیے مفید ہے) سعیدؓ نے کہا جس نے جو سنا اور اس پر عمل کیا تو اچھا کیا کیا خطابی نے کہا بریدہ کی
 روایت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی منتر زیادہ فائدہ دینے والا اور جلد اثر کر نیوالا نظر اور ڈنگ کے منتر سے نہیں
 ہے اور نظر کی تاثیر میں کوئی شک نہیں اور وہ سچ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتر کیا ہے اور
 دوسروں کو منتر کرا سکھ بھی دیا ہے پھر اگر منتر قرآن کی آیتوں سے یا اللہ کے ناموں سے ہو تو اس کا کیا
 ہے اور اگر اس میں منتر نہیں ہے جو عربی زبان میں نہ ہو اور جن کا مطلب کوم نہ ہو اس کا اور مطلب ہر کسی
 شاید اس میں کفر کے الفاظ ہوں یا کوئی بات ایسی ہو جس سے شرک لازم آوے کسی اسب خدا کی تقدیر سے
 ہو جو جاہلیت کی طرز پر ہوں ان لوگوں کا یہ خیال تھا کہ جہالت ہماری مدد کرتی ہے پر غنی ہو جاوے اور جو بکا اور
 تمام ہو اکلام خطابی کا (نووی) گفت لیکن ہم سے تو عبد اللہؓ کو کافی سمجھے اور پھر خبر دسا کہ بعض

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جو میں بیان کرتا ہوں مسلمان کا فرقہ نہیں جیسے ایک سفید بال سیاہ بال میں ہو یا ایک سیاہ
بال سفید بال میں ہو **ف** یعنی دنیا میں ہر ایک نے میں کا فرقہ کی تعداد میں سے جو جو سو
ختمے لوگ بہت کم ہوں گے اور امت کے لوگ جنتوں کے آدمی عمار کو گھیریں گے اگر جنتی بہت ہوتے
تو اللہ ان کے آدمی کو کس سے بہتر مین سے بہتر مین سے بعد تھا **ع** عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی ثبۃ یحییٰ بن زبیر رجل قال اترضون ان تكونوا اهل الجنة قال قلنا
نعم قال اترضون ان تكونوا اهل الجنة قلنا نعم فقال واللہ فی نفس محمد بن عبد اللہ ان لا یخاف
ان تكونوا نصف اهل الجنة وذلك ان الجنة لا یکملها الا نفس مسلمة وما انتم فی اهل
الثرۃ الا کالشعرۃ البیضاء فی جلد الثور الا سود او کالشعرۃ السودۃ فی جلد الثور الا حمہ
ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک شخص نے میں
جسمیں و بیچا پس آدمیوں کے ہونگے آپ فرمایا کیا تم بہت سو خوش ہو کہ جنتیوں کے جو قتالی تم
لوگ ہو ہم نے کہا مان پھر آپ نے فرمایا کیا تم بہت سو خوش ہو کہ جنتیوں کی ایک تہائی تم ہو جسے کہا مان آپ
نے فرمایا تم اسکی جیسے ہاتھ میں محمد کی جان ہے مجھے سید ہو کہ تم میں سے آدمی جو جنتی ہونگے اور یہ اس لیے
جنت میں ہی جاوے گا جو مسلمان ہے اور مسلمان شکر کن کے اندر جیسے میں جیسے ایک سفید بال سیاہ بال
کی کھال میں ہو یا ایک سیاہ بال لال بال کی کھال میں ہو **ع** عبد اللہ قال اخطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاستند حصرہ الی قبر ادم فقال لا یدخل الجنة الا نفس مسلمة اللهم هل بلغت اللهم اشهدنا
انکم ورجع اهل الجنة قلنا نعم یا رسول اللہ ائحبون ان تكونوا اهل الجنة قالوا نعم
یا رسول اللہ قال انی کان منکم ان تكونوا شطر اهل الجنة ما انتم فی سواکم من الائم الا کالشعرۃ
السوداء فی الثور الا بیض او کالشعرۃ البیضاء فی الثور الا سود ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو
خطبہ پڑھا ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو میکا دیا اپنی پیٹھ کا چترے کے ڈیرے پر اور فرمایا خبر
ہو جاؤ نہ جاوے گا کوئی جنت میں مگر وہ جو مسلمان ہے یا اللہ میں نے تیرا پیام پہنچا دیا یا اللہ لو گواہ رہ کیا تم
جیسے ہو کہ جنت کی جو قتالی لوگ تم میں سے ہوں ہم نے کہا مان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم جاوے ہو
کہ جنت کی تہائی لوگ تم میں سے ہوں سب نے کہا مان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے سید ہو کہ جنتیوں کو نصف
ہو گے **ف** آپ نے پہلی ہی بار یہ نہ فرمایا بلکہ پہلے جو قتالی پھر ثلث پھر نصف فرمایا اس سے یہ غرض ہے کہ انکو

زیادہ خوشی ہو اور بار بار خوشی ہو۔ دوسری یہ کہ اگر کوئی عزت اور عظمت ثابت ہو اس لیے کہ بار بار کسی آدمی کو دینے سے یہ لگتا ہے کہ دینے والا اس کا بڑا خیال ہے تیسری یہ کہ وہ لوگ بار بار خدا کی تعریف کریں اور اس کا شکر ادا کریں اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ امت محمدی میں سے جنت کے آدمی آدھ لاکھ ہونگے اور دوسری حدیث میں یوں ہے کہ جنتیوں کے ایک سو بیس مہین ہونگی ان میں سے ہشتی صد مہین اس است کہ لوگوں کی ہونگی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوتہائی جنتی امت محمدی میں سے ہونگے شاید پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصف کی خبر دی گئی ہوگی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اور بڑا دیا دوتہائی جنتی آپ کی امت میں سے کہیے (نوی) کہ تم مخالف لوگوں میں سے ہو جیسے سیاح بال سفید بل میں سیاح بل میں حجلن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل یا ادم فیقول لبتک وسعدیک والخیر فی ذلک قال یقول اخر یبعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف شئ مائۃ و تسعة و تسعین قال فذلک حین یثیب الضحیٰ وتضع کل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسکاری والکن عذاب اللہ شدید قال فاشدد ذلك علیہم قالوا یا رسول اللہ ایتنا ذلک الرجل فقال انبروا فان من یاجوبہ وملجوبہ الف ومنکم رجل قال لنتہ قال والذی نفسی بیدہ انی کاظمہ ان تکونوا لکم اهل الجنة فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی کاظمہ ان تکونوا لکم اهل الجنة فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی کاظمہ ان تکونوا سطر اهل الجنة ان متکم فی الامم کمثل الشعر البیض فی جلد الثور الا سواد او کا الرقعة فی ذراع الخیل ترجمہ ابوسعید روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماویگا اے آدم وہ کہیں گے حاضر ہوں تیری خدمت میں تیری اطاعت میں اور سب بھلائی میرے ماتھے میں ہے حکم ہوگا کہ دوزخیوں کی جماعت کا لوہہ عرض کرینگے دوزخیوں کی جماعت حکم ہوگا کہ ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو تانے آدمی کا لوہہ ہم کے لیے (اور ایک آدمی فی ہزار جنت میں جاویگا) آپ نے فرمایا یہی تو وہ وقت ہے جب کہ ہر ہزار آدمی کا لوہہ ہر ہزار آدمی کے ہاتھ میں ہوگا اور خوف کے یا اسدن کی دوازی کی وجہ سے اور ہر ایک کی ہاتھ میں ہوگا یا یہی کہ لوگوں کو دیکھے گا لوگوں کو جیسے نہیں سنا ہیں اور وہ مست نہ ہونگے پر اللہ کا عذاب سخت ہوگا کہ علماء نے اختلاف کیا ہے کہ باتیں کس وقت ہونگی بعضوں نے کہا قیامت قائم ہونے

فذلک

ذلک

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وقت دنیا فنا ہونے سے پہلے اور غضبوں نے کہا شتر کے دن اس صورت میں بچ کر اسی سے ہر مراد ہے کہ اس وقت سیاہ بول اور ڈھب کا کہ اگر کوئی عورت وہاں حاملہ ہو تو بچا بچ کر جاوے اور یہی مراد ہے بچ کے بول رہے ہوئے سر (نوی) **ف** صحابہ اس امر کے سنو سب بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دیکھو وہ ہزار میں سے ایک آدمی (جو جنتی ہے) ہم میں سے کون نکلتا ہے آپ نے فرمایا تم خوش ہو جاؤ یا جو جو کے کافر ہندو ہیں کہ اگر ان کا حساب کرو تو تم میں سے ایک آدمی اور ان میں سے ہزار آدمی پڑیں **ف** و سب بن ہندو اور مقاتل نے کہا کہ یا جو جو یا جو جو یا جنت بن نوح کی اولاد کو کہتے ہیں اور ضحاک نے کہا وہ ترکون کی ایک قوم ہے اور کہتے کہا وہ آدم کی اولاد ہیں لیکن حوا کے بیٹے سے نہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک روز آدم کو خلام ہوا انکا لطف ٹٹے میں لگیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا جو جو کو پیدا کیا اللہ علم (نوی) **ف** پھر آپ نے فرمایا قسم اسکی جبکہ ماٹھ میں میری جان ہے بچو امید ہے کہ جنت کی ایک چوتھائی آدمی تم میں سے ہونگا پھر عینے اسکی تعریف کی اور تکبیر کہی پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اسکی جبکہ ماٹھ میں میری جان ہے مجھ پر امید ہو کہ ایک تہائی آدمی جنت کو تم میں سے ہوئے ہم نے اسکی تعریف کی اور تکبیر کہی پھر آپ نے فرمایا بچو امید ہے کہ جنت کو آدمی تم میں سے ہوئے تمہاری مثال اور ہتھوں کے سانچو ایسی ہے جیسے ایک سفید بال سیاہ بیل کی کھال میں بنو یا انکشان

کہ ہے کو باؤن من عن الاعشار هذا المبدأ غدا انهم قالا ما انتم بقرہ فی الناس الا كالشعر البیضاء فی الثور الا مسود او كالشعر الثور الا فی الثور الا بیض وکذا یکر او کالذئب فی ذراع الحماد ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا ہمیں یہ ہے کہ تم آج کے دن اور لوگوں کے سانچہ جیسے ایک سفید بال کا لیل میں یا سیاہ بال سفید میں اور گدھے جیسے بکے پاؤں کے نشان کا ذکر نہیں کیا

اولاد و غیر

تمام ہوئی کتاب بیان کی اب شروع ہوتی ہے کتاب طہارت کی اللہ کی عنایت پر خبر و سنا کر کہ ۱۸ باب

کتاب الطہارۃ

کتاب طہارت کے بیان میں **ف** ہر چند ایمان کے بعد عبادات میں نماز مقدم ہے پر نماز کی بشرط طہارت ہر اسلئے پہلے طہارت کو بیان کیا **باب** فصل الوضوء وضو کی فضیلت کا بیان عن ابی مالک الاشعر ع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَدُّ لِلَّهِ تَمَلَّكُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمَلَّكُنِ أَوْ تَمَلَّكُمَا بَيْنَ
 السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ رُجْبَةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ
 كُلُّ النَّاسِ يَغِيثُ وَأَمَّا كَيْفَ نَفْسُهُ فَمَعْقُوقٌ أَوْ مُوَيْقِقٌ تَرْجِمُهُ ابْنُ مَالِكٍ الشَّعْرِيُّ سِرِّ خُجَا نَامُ حَارِثُ يَا
 صَبِيحُ يَا كَعْبُ بْنُ عَامِرٍ (ہے) روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت آدم ہے
 ایمان کے برابر ہے **ف** یعنی اسکا ثواب اتقدیر بیٹھا ہے کہ ایمان کے آگے ہے ثواب کے برابر ہو جا
 ہے اور بعضوں نے کہا ایمان اُن سب گناہوں کو جو ایمان سے پہلے ہو کر میٹ دیتا ہے اس طرح
 وضو کا بھی حال ہے کیونکہ وضو بغیر ایمان کے صحیح نہیں ہوتا اور جب وضو ایمان پر موقوف ہوا تو
 آدم ہے ایمان کے برابر ہوا اور بعضوں نے کہا ایمان سے اس حدیث میں نماز مراد ہے جیسے اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا وَمَا كَانَ اللَّهُ يَخْشِعُ إِلَىٰ نَفْسٍ لِّكُلِّ مَعْنَى اللہ تعالیٰ سے نماز کو بیکار نہیں کرے گا اور طہارت شرط نماز کی
 ایسی آدمی نماز کے برابر ہوئی اور حدیث میں شرط کا لفظ ہے اور شرط میں یہ ضرور نہیں کہ برابر آدھوں
 آدھ ہوا دیر یہ قول سب قولوں میں اچھا ہے اور استعمال ہے کہ مراد حدیث میں یہ ہو کہ ایمان کے دو جز ہیں
 ایک ہے یقین کرنا دوسری ظاہر میں اطاعت کرنا اور طہارت مقدر ہے نماز کا اور نماز اطاعت ہے ایسی ہے
 شرط ایمان پھیری والہ اعلم (نوی) **ف** اور الحمد للہ بھر دیگا ترازو کو **ل** یعنی اتقدیر اسکا ثواب عظیم ہے
 کہ اعمال تو نے کا ترازو اسکے اجر سے بھر جاوے گا اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں بھر دیگا ترازو
 اور زمین کی چھ کی جگہ کو اگر انکا ثواب ایک جسم کی شکل فرض کیا جاوے اور نماز نور ہے **ف**
 یعنی روکتی ہے گناہوں سے اور باز رکھتی ہے برائیوں سے اور لیجاتی ہے ثواب اور نیکی کی طرف
 جیسے نور سے یہ باتیں حاصل ہوتی ہیں اور بعضوں نے کہا مطلب یہ کہ نمازی کو قیامت کے دن نور
 ملیگا نماز کے ثواب میں اور بعضوں نے کہا نماز نور ہے اسوجہ سے کہ نماز پڑھنے سے ہر طرح کے معاصی
 اور مکاشفات حاصل ہوتے ہیں ایسی کہ دل سے وقت فارغ ہوتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ
 کی طرف اور خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا مدو چاہو صبر اور نماز سے اور بعضوں نے کہا نماز پڑھنے والے کے چہرے
 پر ایک نور ہوگا قیامت کے دن اور دنیا میں بھی نمازی کے چہرے پر نور ہوتا ہے والہ اعلم (نوی)
ف اور صدقہ دلیل ہے **ف** یعنی صدقہ دینے والے کی نجات کے لیے قیامت کے دن ایسی
 کہ منافق صدقہ نہیں دیتا اور نہ صدقہ میں کوئی فائدہ خیال کرتا ہے **ف** اور صبر روشنی ہے **ف**

یعنی وہ صبر جو شرعاً مجبوری سے دیکھا جائے صبر کرنا اللہ کی اطاعت پر اور صبر کرنا گناہ سے بچنے کے لیے اور
 صبر کرنا مصیبتوں پر اور دنیا کی تکلیفوں پر اور غرض یہ ہے کہ صبر عمرہ چہرے سے اور جو شخص صبر سے
 ہدایت اور روشنی کی راہ پر ہے اگر ہم خواص رہنے فرمایا کہ صبر کیا ہے جو رہنا کتاب اللہ اور حدیث
 رسول اللہ پر آبن عطار نے لکھا صبر کیا ہے بلا کے وقت اپنی زبان کو کھائے رہنا اور کسے ساتھ آسان
 ابوعلی وفاق نے کہا صبر کی حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا اس پر اعتراض نہ کر
 لیکن ظاہر کرنا اپنی مصیبت کا صبر کے خلاف نہیں اگر بطور شکایت کے نہ ہو کیونکہ ایوب علیہ السلام
 کا وہ تقاضا تھا کہ صبر کیا ہے اور انہوں نے کہا تھا مجھے دکھ اور بیماری ہے (نودی) **ف** اور قرآن
 تیری دلیل ہے دوسرے پر یاد و میر کی دلیل ہے تجھ پر (یعنی اگر سمجھ کر ٹپے اور فائدہ اٹھا کر
 تو تیری دلیل ہے نہیں تو دوسرے کو فائدہ ہو گا اور تو محروم رہے گا) ہر ایک آدمی (جھلا پو بار بار)
 صبر کو اٹھتا ہے پھر یا اپنے تئیں آزاد کرتا ہے (نیک کام کر کے خدا کے عذاب سے) یا (برے کام
 کر کے) اپنے تئیں تباہ کرتا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوا**
ف ضرور ہونا محفل **مُصْعَبٍ بَيْنَ سَعْدٍ** **وَكَالَّذِي دَخَلَ عَلَيْهِ اللَّهُ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَجُودُهُ وَصُو**
جِرَيْضٍ فَقَالَ أَكَلْتُ عَمَلًا لِي يَا ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَيْتَ سَمِعْتُ سَوْفَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ بَغِيضٍ طَهْرٌ وَلَا صَلَاةَ فَرْقَنٍ غُلُولٌ وَكُنْتَ عَلَى الْبَضْرِ تَرْمِيهِ
 مصعب بن سعد روایت ہے عبد اللہ بن عمر ۲۰ ابن عامر باہل لے وہ بیمار تھے انکے پرچھے کو
 ابن عامر نے کہا اے ابن عمر تم میرے لڑکے عاتقین کرتے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ نہیں قبول کرتا نماز کو بغیر طہارت کے **ف** نودی نے کہا
 یہ حدیث نص ہے طہارت کے وجوب پر نماز کے لیے اور حجام کیا ہے ہمت اس امر پر کہ طہارت شرط
 ہو نماز کی صحت کی قاضی عیاض نے کہا اختلاف کیا ہو علمائے کبار نے کہ طہارت کب فرض ہوئی ہو نماز کے
 لیے ابن جہم نے کہا کہ شروع اسلام میں وضو سنت تھا پھر کیت میم میں اسکی فرضیت او تری اور
 علمائے کبار نے کہا ہو کہ وضو اس سے پہلے ہی فرض تھا پر انہوں نے اختلاف کیا ہو امین کہ ہر ایک نماز کے
 لیے وضو فرض ہے یا اسکی حالت میں جب محدث (بے وضو) ہو تو سننے کے کئی علماء اس طرف گئے ہیں کہ ہر
 ایک نماز کے لیے وضو فرض ہے اگرچہ حدیث نہ ہو اور دلیل انکی قول ہے اللہ تعالیٰ کا اذان قسم الوصلۃ

اخیر تک یعنی جب تم اوٹھو نماز کے لیے تو وضو نہ اور ماضی حد تک نہیں ہو اور ایک
 جماعت کا قیل یہ کہ اوائل اسلام میں ایسا ہی حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم صحابہ
 سے نہ وجوہاً اور بعضوں کے نزدیک وضو اسی وقت شروع ہوا تھا جب آدمی محدث ہوا البتہ تازہ وضو
 کرنا ہر ایک نماز کے لیے مستحب ہے اور اسی قول پر اجماع کیا ہے اہل فتوے نے اور انہیں کوئی اختلاف نہیں رہا
 اور آیت مذکورہ میں محاشین کا لفظ متعدد ہے یعنی جب اٹھو تم نماز کے لیے حدیث کی حالت میں تمام ہوا کلام
 قاضی کا اور ہمارے احباب نے اختلاف کیا ہے امین کہ وضو کے واجب ہونے کی علت کیا ہے بعضوں نے کہا
 وضو واجب ہوتا ہے حدیث سے اور بعضوں نے کہا واجب نہیں ہوتا جب تک نماز کے لیے نہ اٹھیں اور بعضوں
 نے کہا دونوں امور ان سے واجب ہوتا ہے اور ہمارے احباب کو نزدیک یہی راجح ہے اور اجماع کیا ہے اہل
 نے کہ نماز بغیر طہارت کے حرام ہے خواہ یہ طہارت پانی سے ہو یا مٹی سے اور کوئی فرق نہیں ہے وضو اور
 غسل نماز میں اور سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر اور جوازے کے نماز میں مگر شعبی اور محمد بن جریر طبری سے منقول
 ہے کہ جوازے کی نماز بغیر طہارت کے جائز ہے اور یہ مذہب باطل ہے اور ابن تیمیہ رحم سے منقول ہے
 کہ سجدہ تلاوت بغیر طہارت کے درست ہے اور اجماع کیا ہے علمائے اسکے خلاف پر اگر کسی شخص نے عداوت
 وضو نماز پر نہیں تو وہ گنہگار ہو گا لیکن کافر نہ ہو گا یہی ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ رحم سے
 منقول ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا اسیلئے کہ اس نے دین کے ساتھ خشکیا اور ہماری دلیل یہ ہے کہ کفر نہیں ہوتا
 مگر اعتقاد سے اور اس صلی کا اعتقاد تو صحیح ہے جب ہر کس مصلحت کو کوئی عذر نہ ہو اگر عذر ہو مثلاً نہ پانی ملے
 نہ مٹی تو امین امام شافعی کے چار قول ہیں اور ہر ایک قول کی طرف علمائے ہین سب میں زیادہ صحیح
 قول ہے کہ نماز پڑھے بغیر طہارت کے پھر جب طہارت ممکن ہو تو نماز کا اعادہ کرے دوسرا قول یہ
 ہے کہ نماز نہ پڑھے اور جب طہارت ممکن ہو اس وقت قضا پڑھے لیوے تیسرا قول یہ ہے کہ نماز پڑھے لیسا مستحب ہے
 لیکن قضا واجب ہے چوتھا قول یہ ہے کہ نماز پڑھے لیوے اور قضا واجب نہیں اور اسی قول کو فرنی نے اختیار کیا
 ہے اور یہ سب قولوں میں قوی ہے از روئے دلیل کے اسیلئے کہ نماز کا واجب ہونا تو حدیث سے ثابت
 ہے اپنے فرمایا جب میں نے کو کسی کام کا حکم کروں تو اس کو سبجا لاؤ جہاں تک اسے ہو سکے اور عادی کے لیے
 کوئی نیا امر چاہیے اور وہ موجود نہیں (نوی) مگر زیادہ سے اور نہیں قبول کرنا صدقہ اس رائے است
 میں ہر جنس میں سے پہلے اور ایسا جاوے اور تم تو بصرے کے حاکم رہ چکے ہو فتاویٰ اس وجہ سے غنیمت کی مثال نہ

سے ضرور تم نے جو رہی کی ہوگی یا اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق تم پر ہو گئے پھر ایسے شخص کے لیے
 دعا کیا فائدہ دے گی اور ظاہر ہے کہ بن عمر کو ایسا طریق زجر اور تشدد کے تھا اور اس سے یہ غرض تھی
 کہ ابابلی بن عامر غفلت سے بیدار ہو اور توبہ کرے ورنہ دعا فاسقوں کے لیے مفید ہو ہمیشہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف اور خلف کا فزون اور گھٹنا دون کے لیے دعا کرتے رہ کر خدا انکو بہت
 کرے اور توبہ نصیب کرے (نوروی) **عَنْ** سَعْدِ بْنِ حَرْبٍ يَهْدِيكَ اللَّهُ إِلَى سَنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُتْلِكُهُ تَرْجَمَهُ دُوسَرَى رُوِيَتْ كَأُوسَى هِيَ جَوَابُ رِجَالٍ **عَنْ** هَاشِمِ بْنِ مُثَنَّى
 ابْنِ وَهَبِ بْنِ مُثَنَّى قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ أَحَدٍ كَرِهَ
 إِذَا أَخَذَتْ حَتَّى يَنْوُضًا تَرْجَمَهُ هَامُ بْنُ مَنبَهٍ رُوِيَتْ بِهِيَ جَوَابُ رِجَالٍ وَبِهَا بَنِي هَاشِمٍ
 نَعْنِي كَمَا يَهِيَ وَهِيَ حَدِيثُ بَنِي جَوَابُ رِجَالٍ هِيَ بَيْنَ كَيْنِ حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاحِبِ رُكْنِ كَيْفِيَّةِ
 كَوْنِهِنَّ أَيْكَ يَهِيَ حَدِيثُ بَنِي جَوَابُ رِجَالٍ هِيَ بَيْنَ كَيْنِ حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاحِبِ رُكْنِ كَيْفِيَّةِ
 كَرْتَانِ مَن سَاسِي كِي كَارِجِب وَهِيَ وَضُوهُرِ بِيَاثَاك كَرَضُو كَرِي كَابُ صَفَرِ نَوُوضُ
 وَكَلَامُ وَضُو كِي تَرْكِي اِبْنِ اِسْكَ بَرَا كَرْنِي كَابِيَان **عَنْ** حُرْمَانَ مَوْلَى عُمَانَ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُمَانَ
 بَنِي عُمَانَ دَعَا لِي وَضُو قَوْضًا فَفَصَلَ كَيْفِيَّةَ تِلْكَ هَرَاتٍ لَوْ مَضْمَنَ وَاسْتَنْتَزَمَ فَغَسَلَ
 وَجْهَهُ تِلْكَ هَرَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْيَمَنِيَّةَ إِلَى الْمَرْفُوقِ تِلْكَ هَرَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْيَسْرَى
 مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ الْيَمَنِيَّةَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ تِلْكَ هَرَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ
 الْيَسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوُضًا وَضُوْنًا هَذَا
 ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوُضًا وَضُوْنًا هَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوُضًا وَضُوْنًا هَذَا
 حِينَ شَبَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ عُمَا وَنَا يَقُولُونَ هَذَا الرَّجُلُ مَسَّحَ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ لِحَدِّ الْوَضُوْءِ تَرْجَمَهُ حَرَامٌ
 رُوِيَتْ بِهِيَ جَوَابُ رِجَالٍ اِسْلَامُ اَزَا كِي سَاسِي هَمُ عُمَانَ بَنِي عُمَانَ كَسَا كَسَا كَسَا كَسَا كَسَا كَسَا كَسَا
 كَابَانِي سَلَوَا اِيَا وَضُو كِيَا تَرْبِيَّةً تَرْبِيَّةً نَوُجُونِ كَوْتَمِينَ بَارُو هُوِيَا فَا سَحَدِيَّتُ سَوَاطِيْمُ مَرَا كَشَرُوْغُ وَضُوْغُ
 بِيُوْجُونِ كَاتَمِينَ بَارُو حَوَا سَنَسْتِ هَرَا اِسْرَ اِتْفَاقِ هِيَ اَعْلَامُ اَكْزَوْدِي تَا بَحْرِي كِي فَ نَوُزِي
 كَسَا كَا كِي كَالِ هِيَ كَابَانِي مَن مَن يَزِي بَحْرَاو سَكُو بَحْرَاوِي وَجَاوَسْ كِي كَوَاوِي دِي رَاوِي وَجَاوَسْ كِي كَوَاوِي

کہ پانی کو صرف منہ میں لیوے پھر دے نہیں لیکن پھر پانی کا تو قول مشہور ہے موافق شرط نہیں ہے
اور بھی مذہب ہے جمہور کا لیکن ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک شرط ہے اور یہ اختلاف ایسا ہی جیسے
سر کے مسح میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک اگر گیلانا تھ سر پر رکھ لیا تو مسح ہو گیا اور بعضوں کے نزدیک
انکا پھرانا ضرور ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ پھرانا ضرور نہیں مثل اور اعضا کے ان تک پانی پہنچنا کافی
ہے **ف** اور ناک میں پانی ڈالنا حدیث میں استنثار کا لفظ ہے اکثر اہل لغت نوا اور فقہاء
اور محدثین نے استنثار کے معنی ناک چھونکے کے معنی پانی ڈالنے کے بعد ناک کا نکلنا اور
ابن اعرابی اور ابن قتیبہ نے ناک میں پانی ڈالنے کے معنی یہ ہیں اور صحیح پہلا قول ہے اور دوسری
روایت اسکے موید ہے آمین یہ ہے پہلے استنثار کیا یعنی ناک میں پانی ڈالا پھر استنثار کیا
یعنی ناک سنکی ذرا سے منقول ہے کہ استنثار کہتے ہیں ناک کے ہلانے کو طہارت میں اور استنثار
کہتے ہیں پانی پہنچانے کو ناک کے اندر اور اوپر کیلئے جو پانی کی سانس کے زور سے اور سنبھل کر کلی اور
ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرے مگر جب روزہ سے ہو تو مبالغہ مکروہ ہے کیونکہ لقیط کی روایت
میں ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبالغہ کرنا ناک میں پانی ڈالنے میں جب تو روزہ دار ہو اور یہ حد
صحیح ہے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اسانید صحیحہ سے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے
ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ج طرح سے ہو جب پانی ناک اور مونہ میں پہنچ گیا تو مضامہ اور استنثار
ادا ہو گیا اور افضل کیونکہ یہ ہے آمین پانچ قول ہیں پہلا یہ ہے کہ تین چلو لیوے اور ہر ایک چلو میں سے
کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے دوسرے یہ ہے کہ ایک ہی چلو سے تین بار کلی کرے پھر تین بار ناک
میں پانی ڈالے تیسرے یہ ہے کہ ایک ہی چلو لیوے اور کلی کرے پھر ناک میں پانی ڈالے پھر کلی کرے
اور ناک میں پانی ڈالے پھر کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے چوتھا یہ کہ دو چلو لیوے ایک چلو سے
تین بار کلی کرے دوسرے چلو سے تین بار کلی کرے پانچواں کہ چھ چلو لیوے پہلے تین چلوں سے تین بار کلی کرے
پانی ڈالے اور صحیح پہلا قول ہے اور وہی ثابت ہر احادیث صحیحہ و ضعیفہ میں کیا بخاری اور
مسلم (نوفی) **ف** پھر تین بار مونہ و صویا پھر دہنا کا تھ دہویا کہ تین بار پھر بایان کا تھ دہویا
تین بار پھر مسح کیا سر پر پھر دہنا پاؤں دہویا ٹخنوں تک تین بار پھر بایان پاؤں دہویا تین بار
ف نوفی نے کہا یہ حدیث اصل عظیم ہے صفت و ضرر میں اور اجماع کیا ہے مسلمانوں نے کہ

کہ واجب ایک ایک بار وضو نہا ہے اور تین بار وضو نہا سنت ہے اور احادیث صحیحہ میں ایک ایک بار وضو تین
 تین بار بار دو دو بار وار ہے علمائے کہا ہوں کہ یہ اختلاف دلیل ہے جو انکی در تین بار کمال ہے اور
 ایک کے کافی ہے اور اس پر محمول ہے اختلاف احادیث کا اور راویوں نے جو اختلاف کیا ایک ہی
 صحابی کی تریہ محمول ہے اس اوپر کہ بعضوں نے یاد رکھا اور بعض قبول لگے پھر جس نے زیادہ بیان کیا وہ
 قبول ہوگا ایسے کہ زیادتی ثقہ کی مقبول ہے اور اختلاف کیا ہو علمائے سر کے سمجھیں تو امام شافعی کے
 نزدیک سمجھتی تین بار کرنا مستحب ہے جیسے باقی اعضا کا تین بار وضو نہا اور ابو حنیفہ اور مالک اسے احمد اور
 اکثر علماء کے نزدیک ہر کا سمجھ ایک ہی بار سنت ہے اور ایک بار سے زیادہ نہ کرنا چاہیے اور احادیث صحیحہ
 میں ایک ہی بار سمجھ مقبول ہے اور امام شافعی کی دلیل وہ حدیث ہے حضرت عثمان کی جو آگے آتی ہے کہ
 حضرت علی المد علیہ السلام نے وضو کیا تین تین بار اور قیاس کیا او وضو نے سر کو اور اعضا پر اور جن
 حدیثوں میں ایک بار سمجھ مقبول ہے ان کا یہ جواب دیا ہے کہ ایک بار سمجھ کرنا جواز کے بیان کو دہرا ہے اور
 بیشہ رسول الصلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کیا ہے جو فاضل تھا اور اجماع کیا ہے علمائے مذہبہ اور دونوں
 مآخذوں اور پاؤں کے وضو نے آگے وجوب پر لیکن روافض نے پاؤں سمجھ کو واجب کیا ہے اور یہ انکی
 ہے کہ لیجے کہ تمام مخصوص متفق ہیں پاؤں کے وضو نے پر اور جس نے رسول الصلی اللہ علیہ وسلم کا وضو
 نقل کیا ہے ان پاؤں کا وضو نہا وہیت کیا ہے پہلے اجماع کیا ہے علمائے کہ سر کا مسح واجب ہے لیکن
 کیا ہے اس کے مقدار میں امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک اتنا واجب ہے جسکو سمجھیں اگرچہ ایک
 ہی مال ہو اور مالک احمد اور ایک جماعت کے نزدیک سارے سر کا مسح واجب ہے اور ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک
 چوتھائی سر کا اور کلی اوزناک میں پانی ڈالنے کے وجوب میں چار مذہب میں ایک تو مذہب مالک اور
 شافعی کا ہے کہ دو نو سنت ہیں وضو اور غسل میں اور سلف میں ہر حسن بصری اور زہری اور حکم اور قتادہ
 اور ربیعہ اور یحییٰ بن سعید انصاری اور اوزاعی اور لیث بن سعد ہی طرف تھے ہیں اور عطاء اور احمد سے بھی
 ایک روایت یہی ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ دونوں واجب ہیں وضو اور غسل دونوں میں اور وضو اور
 غسل صحیح نہیں ہوتے بغیر ان کے اور یہی مشہور ہے احمد بن حنبل سے اور یہی مذہب ابن ابی
 سیلہ اور حماد اور سہ بن زہویہ کا اور ایک روایت ہے عطاء سے تیسرے مذہب یہ ہے کہ دونوں غسل
 میں واجب ہیں وضو میں واجب نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور سفیان ثوری کا

چوتھا مذہب یہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنا وضو اور غسل دونوں میں واجب ہے اور کلی کرنا دونوں میں
 سفت ہو اور یہی قول ہے ابو ثور اور ابو عبیدہ اور داؤد ظاہری اور ابو بکر بن منذر کا اور ایک روایت ہے
 اسی سے اور اتفاق کیا ہے جمہور علماء نے اس پر وضو اور غسل دونوں میں پانی کا بہانا اعضا پر کافی ہے
 اور ماننا ضرور نہیں اور ایک اور فرنی نے ملنا شرط کیا ہے اس طرح جمہور علماء نے اتفاق کیا ہے کہ ٹخنوں
 اور کہنیوں کا وضو واجب ہے اور زفر اور داؤد ظاہری کے نزدیک واجب نہیں اور اتفاق کیا علماء نے کہ
 ٹخنوں سے مراد وہ دو انگوٹھی بڑیاں ہیں جو پنڈلی اور پاؤں کے چم میں ہیں اور ہر ایک پاؤں میں
 دو ٹخنیں ہیں اور افضیون ایک نار بات کہی ہے کہ ہر ایک پاؤں میں ایک ٹخنہ ہے اور ٹخنہ وہ
 ہڈی ہے جو پاؤں کے چم میں ہے جہاں پر چیل کا تسمیر مہتاب ہے اور امام محمد سے بھی یہ منقول ہے پر صحیح نہیں
 اور خلاف ہے لغت کے اور اس حدیث سے بھی یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک پاؤں میں دو ٹخنیں ہیں اور
 دلائل اسکے بہت ہیں اور میں نے ان سب دلائل کو تفصیل سے شرح مذہب میں بیان کیا ہے اور
 سب انداز کے اختلاف کو اور ان کے جوہر کو مفصل ذکر کیا ہے اور بیان میرا مقصد یہی تھا کہ حدیث سے
 متعلق امور کو بیان کروں ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر کسی آدمی کے منہ دو ہون تو دو نو کا
 وضو واجب ہے اور اگر تین ہاتھ یا تین پاؤں ہوں اور سب برابر کے ہوں تو سب کا وضو واجب ہے گا
 اور اگر زائد ہاتھ ناقص ہو لیکن فرض کی جگہ پر پونے کہنے کے اس طرف تو اس کو وضو چاہیے اور جو
 کہنی سے اوپر آگاہ ہو تو اس کا وضو فرض نہیں اگر کسی کا ہاتھ کہنے سمیت کاٹ ڈالا گیا تو اب باقی
 ہاتھ کا وضو فرض نہیں لیکن مستحب ہے کہ اس کو وضو کرے تاکہ عضو طہارت سے خالی نہ رہے (نووی)
 فتا بعد اس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اس طرح جیسے میں نے
 اب وضو کیا پھر فرمایا جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے کھڑے ہو کر چیم
 انکے اور کسی خیال میں غرق نہ ہو تو اسکے اگلے گناہ سب بخش دیے جاویں گے فتا نووی نے
 کہا ہر ادا ان گناہوں سے صغیرہ گناہ میں نہ کہیرہ اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر وضو کے بعد دو
 رکعتیں پڑھنا مستحب ہے اور یہ سنت مکرہہ ہے ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت نے کہا کہ یہ
 دو رکعتیں ہر وقت پڑھ سکتا ہے لیکن ان وقتوں میں بھی جن میں ناز پر مہنا منہ ہے اور دلیل اس کی حدیث
 ہے بلال کی جو صحیح بخاری میں ہے کہ وہ جب وضو کرتے تو نماز پڑھتے اور کہتے کہ سب عملوں میں

کہ واجب ایک بار دھونا ہے اور تین بار دھونا سنت ہے اور احادیث صحیحہ میں ایک ایک بار اور تین
تین بار اور دو بار واروبہ علماء نے کہا ہے کہ یہ اختلاف دلیل ہے جواز کی اور تین بار مکالم ہے اور
ایک کے کافی ہے اور اس پر محمول ہے اختلاف احادیث کا اور راویوں نے جو اختلاف کیا ایک ہی
صحابی سے تو یہ محمول ہو اس اور کہ بعضوں نے یاد رکھا اور بعض بخول گئے پھر جس نے زیادہ بیان کیا وہ
قبول ہوگا ایسے کہ زیادتی ثقہ کی قبول ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے سر کے صحیح میں تو امام شافعی کے
نزدیک مسیح تین بار کرنا مستحب ہے جیسے باقی اعضا کا تین بار دھونا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد اور
اکثر علماء کے نزدیک سر کا مسیح ایک ہی بار سنت ہے اور ایک بار سے زیادہ نہ کرنا چاہیے اور احادیث صحیحہ
میں ایک ہی بار مسیح منقول ہے اور امام شافعی کی دلیل وہ حدیث ہے حضرت عثمان کی جو آگے آتی ہے کہ
حضرت علیؓ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار اور قیاس کیا وضو کرنے سے سر کو اور اعضا پر اور جن
حدیثوں میں ایک بار مسیح منقول ہے ان کا یہ جواب دیا ہے کہ ایک بار مسیح کرنا جواز کے بیان کو دہرا ہے اور
بیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کیا ہے جو فضل تھا اور اجماع کیا ہے علماء نے مذہبہ اور دونوں
ماضیوں اور پاؤں کے دھونے کے وجوب پر لیکن رد و فض نے پاؤں مسیح کو واجب کیا ہے اور یہ ان کی
بے کس لیے کہ تمام مخصوص متفق ہیں پاؤں کے دھونے پر اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو
نقل کیا ہے اس پر پاؤں دھونا روایت کیا ہے ہیطرح اجماع کیا ہے علماء نے کہ سر کا مسیح واجب ہے لیکن اجماع
کیا ہے اس سے متذکرین امام شافعی اور ایک جماعت کو نزدیک اتنا واجب ہے جسکو مسیح کہیں اگر چاہے
ہی بال ہر اور مالک اور احمد اور ایک جماعت کو نزدیک ساری سر کا مسیح واجب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک
جو فضائی سر کا اور کلی اور مالکین یا پی ڈالنے کے وجوب میں چار مذہب میں ایک تو مذہب مالک اور
شافعی کا ہے کہ دو رو سنت ہیں وضو اور غسل میں اور سلف میں بحسن بصری اور زہری اور حکم اور قتادہ
اور ربیعہ اور یحییٰ بن سعید الثمالی اور اوزاعی اور یثربین سعدی طرف گوی ہیں اور عطاء اور احمد سے بھی
ایک روایت یہی ہے دوسرے مذہب یہ ہے کہ دونوں واجب ہیں وضو اور غسل دونوں میں اور وضو اور
غسل صحیح نہیں ہے تیسرے بغیر ان کے اور یہی مشہور ہے احمد بن حنبل سے اور یہی مذہب ہے ابن ابی
سیر اور حماد اور اسحق بن راہویہ کا اور ایک روایت ہے عطاء سے تیسرے مذہب یہ ہے کہ دونوں غسل
میں واجب ہیں وضو میں واجب نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک صاحب اور سفیان ثوری کا

چوتھا مذہب یہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنا وضو اور غسل دونوں میں واجب اور کئی کرنا دونوں میں
 سنت ہے اور یہی قول ہے ابو ثور اور ابو نعیم اور داؤد ظاہری اور ابو بکر بن منذر کا اور ایک روایت ہے
 احمد سے اور اتفاق کیا ہے جمہور علمائے اسپر وضو اور غسل دونوں میں پانی کا بہانا اعتنا پر کافی ہے
 اور ماننا ضرور نہیں اور ناک سے اور مرضی سے ملنا شرط کیا ہے ہیطرح جمہور علمائے اتفاق کیا ہے کہ ٹخنوں
 اور کہنوں کا وضو واجب ہے اور زفر اور داؤد ظاہری کے نزدیک واجب نہیں اور اتفاق کیا علمائے
 ٹخنوں سے مراد دو دو انچی ہڈیاں ہیں جو پنڈلی اور پاؤں کے چم میں ہیں اور ہر ایک پاؤں میں
 دو ٹخنیں ہیں اور رافضیوں کا ایک نادر بات کہی ہے کہ ہر ایک پاؤں میں ایک ٹخنہ ہے اور ٹخنہ وہ
 ٹہنی ہے جو پاؤں کے چم میں ہے جہاں پر چپل کا تھم رہتا ہے اور امام محمد سے بھی منقول ہے پر صحیح نہیں
 اور خلاف ہے لغت کے اور احمدیث سے بھی یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک پاؤں میں دو ٹخنیں ہیں اور
 دلائل اسکے بہت ہیں اور میں نے ان سب دلائل کو تفصیل سے شرح مہذب میں بیان کیا ہے اور
 سب مذہب کے اختلاف کو اور لکھنے جو کہ مفصل ذکر کیا ہے اور بیان میرا مقصد یہی تھا کہ حدیث سے
 مستقل امور سے کو بیان کروں ہمارے محتاج نے کہا ہے کہ اگر کسی آدمی کے منہ دو ہون تو دونوں کا
 وضو واجب ہے اور اگر تین ہاتھ یا تین پاؤں ہوں اور سب برابر کے ہوں تو سب کا وضو واجب ہے اور
 اور اگر زائد ہاتھ ناقص ہو لیکن فرض کی جگہ پر پہنچنے کہنے کے اس طرف تو اس کو وضو چاہیے اور جو
 کہنی سے اوپر لگا ہو تو اس کا وضو فرض نہیں اگر کسی کا ہاتھ کہنے سمیت کاٹ ڈالا گیا تو باقی
 ہاتھ کا وضو فرض نہیں لیکن مستحب ہے کہ اس کو وضو کرے تاکہ عضو طہارت سے خالی نہ رہے (نوی)
 ۱۰ بعد اسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا ہیطرح جیسے میں نے
 اب وضو کیا پھر فرمایا جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے کھڑے ہو کر پھر
 اٹکے اور کسی خیال میں غرق نہ ہو تو اسکے اگلے گناہ سب بخشت دے جاوے گی (نوی)
 ۱۱ کہا مراد ان گناہوں سے صغیر گناہ ہیں نہ کبیرہ اور احمدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر وضو کے بعد دو
 رکعتیں پڑھنا مستحب ہے اور یہ سنت مکرہ ہے ہمارے محتاج میں سے ایک جماعت نے کہا کہ یہ
 دو رکعتیں ہر وقت پڑھ سکتا ہے نیز ان وقتوں میں بھی جنہیں نماز پڑھنا منہ ہے اور دلیل اس کی حدیث
 ہے بلال کی جو صحیح بخاری میں ہے کہ وہ جب وضو کرتے تو نماز پڑھتے اور کہتے کہ سب عملوں میں

اس عمل کی زیادہ امید ہے اور اگر وضو کے بعد فرض یا اور کوئی نفل پڑھے تب بھی یہ فضیلت حاصل
 ہو جاوے گی اور یہ خوف فرمایا میسر ہیں اگر کسی خیال میں غرق نہ ہو اسکا یہ مطلب ہے کہ دنیا کے خیالوں
 میں نہ پہنچے جو نماز سے علائقہ نہیں رہتی اگر کسی قسم کا خیال دلیں گزرے اور اس وقت اسکو
 نالہ سے اس میں غرق نہ ہو تو وہ معاف ہے اور خدا چاہے تو یہ فضیلت حاصل ہو جاوے گی کیونکہ اسکا
 اسکا اختیار نہیں دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس قسم کے خیالات جو دلیں گزرین اور
 میں نہیں معاف کر دیے ہیں اور اسکا بیان اوپر کتاب الایمان میں گذر چکا ہے ابن شہیر
 نے کہا ہمارے علما کہتے تھے کہ یہ وضو سب وضوؤں میں پورا ہے جو نماز کے لیے کیا جاوے۔
 لیکن یہ کامل وضو ہے اب اس سے بڑا مانا اور میں بار سے زیادہ دھو تا کہ وہ ہے جب ایک
 بار میں سارا عضو دہل جاوے اگر دوبار میں سارا عضو دہلے تو وہ ایک ہی بار بھجا جاوے گا اگر کسی
 شک ہو گیا کہ دوبار دھو یا تین بار تو دوبار ہی اور ایک بار اور دھو لیوے یہی ضابطہ ہے اور
 جو میں نے کہا کہ تین بار ہیجے اس لیے کہ دوبار کافی ہے اور چوتھی بار دھو تا بدعت ہے اور بعض لوگ
 احمدیہ سے دلیل لاتی ہے کہ بیہوش اور غفلت سے زیادہ دھونے کی کراہت پر حالانکہ ہمارے
 نزدیک بہتر ہے اور ابن شہیر کے قول سے اسکی کراہت نہیں نکلتی (نووی) حسن حمران
 مولانا عثمان ابنہ زای عثمان دعا یا ناء فانهم حاکم الفیہ ثلاث حرکات ففسلوا ثم ادخلوا یدینہ
 فی الماء فغسلوا واکتموا ثم غسلوا وجہہ ثلاث حرکات ویکبہ الی المرقعین ثلاث حرکات
 صلوٰۃ بایسہ ثم غسل رجلہ ثلاث حرکات ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من توضأ مثویٰ وضوئی ہذا اثم صلی بعتین کا یحدت فیہا انفسہ غصلا کا ما نقدہم من ذنوبہ
 سر محمد حمران سے روایت ہے جو مولیٰ (غلام آزاد) تھے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دیکھا
 حضرت عثمان کو انہوں نے ایک برتن پانی کا منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور وہ
 پھر دھوا ہوا برتن کے اندر ڈال دیا اور کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر منہ کو تین بار دھویا اور دونوں
 ہاتھوں کو دھویا کہ بیویں ناک میں بار پھر سر پر مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو تین بار دھویا پھر کہا کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مسکراس وضو کی طرح وضو کرے بعد اس کے دو رکعتیں پڑھے
 اور دل اور خیال میں نہ گوارے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاوینگے (نووی) نے کہا احمدیہ

یہ بات لکھی ہے کہ کلی اور ناک کے لیے دھنڑ دہنے ماضی سے پانی لینا چاہیے اور یہ بھی دلیل ہے
 میں اس حدیث سے کہ کلی اور ناک میں ایک ہی جگہ سے پانی لیوے اور یہ ایک طرح سے ہے کہ پانچون
 طرحوں میں سے جو کوئی چاہے اور بیان کیا اس طرح یہ دلیل ہے کہ میں کہ دو کو پہونچون کو برتن میں
 ماضی دینے سے پہلے وضو نا چاہیے اگرچہ منبر سے بیدار نہ ہوا ہو جب ماضیوں کی نجاست کا گنا
 ہوا اور ہمارا مذہب یہی ہے کہ **بَابُ فَيَضِلُّ الْوُضُوءُ وَالصَّلَاةُ عَقِبَهُ وَضُوءُ**
 اسکے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت **عَنْ حُرَّانَ مَوْلَى عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ**
يَقُولُ أَمْسَجِدُ فَبَاءَهُ الْمَوَدِّعُ عِنْدَ الْعَصْرِ قَدْ عَابَ وَضُوءَهُ فَقَضَاهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا حَدِيثَ لَكَ فِي هَذَا
لَوْ كُنَا آيَةً فِي كِتَابِ اللَّهِ عَشْرَ وَفَجَلَّ مَا حَدَّثَكَ إِنَّ مِثْلَهُ دَسُودُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا يَتَوَضَّأُ تَجْبِلُ حَتَّى يَتَوَضَّأَ الْوُضُوءُ فَيُصَلِّيَ صَلَاةَ لَا أَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ
الَّتِي فِيكُمْ مَا تَرَجَّعَ حُرَّانُ عَنْ رُؤْيَايَ هُوَ جَوَّاسُ قَوْمِ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ كَسَمِ الْأَنْبِيَاءُ سَمَاءُ
 عثمان سے وہ مسجد کے سامنے تھکتے ہیں موزن اُنکے پاس آیا عصر کی نماز کے وقت انہوں نے
 وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پھر کہا نسیم الدمشقی میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر اللہ
 کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے بیان نہ کرتا **وَهُوَ آيَةُ فِي كِتَابِ اللَّهِ**
مَا تَرَجَّعَ حُرَّانُ عَنْ رُؤْيَايَ هُوَ جَوَّاسُ قَوْمِ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ كَسَمِ الْأَنْبِيَاءُ سَمَاءُ
 ایسے جو لوگ چھپا رہے ہیں ان باتوں کو جو کھلی ہیں اور ہدایت کی باتیں بعد اسکے کہ ہم نے بیان کر دی
 انکو لوگوں کے لیے کتاب میں اپنی اہمیت کرتا ہے اور رحمت کر سنے والی رحمت کر سنے ہیں تو حضرت
 عثمان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی علم کی بات کا بتلا دینا اور سنا پہونچا دینا واجب کیا ہوتا تو مجھے
 کچھ حیرت بیان کر سنے کی حرص نہیں کہ میں خواہ مخواہ تم سے بیان کرتا اگرچہ یہ آیت اہل کتاب
 شان میں ہے مگر کوئی اُن کے سوا کام کرے اور دین کی بات کو ضرورت کے وقت چھپا دے اسکے
 شان میں بھی یہی وعید ہو سکتی ہے اور ایک حدیث مشہور بھی موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جو شخص علم کی بات چھپا دے اللہ تعالیٰ اسکو لگام دیگا انکار کی کتاب میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اچھی طرح وضو کرے **فَيَصِلُ** پورا اُنکے شرائط
 در آد ایک ساتھ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کے آداب اور شرائط سے مکمل اور اپنی عمل کرنا چاہیے

کے ساتھ منتخب اور چاہیے کہ آدمی اس طرح وضو کرے کہ اللہ کے ایک اور محبوب اور شہداء کی خدمت میں
 کرے اس کے لئے وضو کرے کہ اللہ کے ایک اور محبوب اور شہداء کی خدمت میں کرے اس کے لئے وضو کرے کہ اللہ کے ایک اور محبوب اور شہداء کی خدمت میں
 کوٹے پر درپے وضو کرے (یعنی ایک عضو کو دوسرے عضو پر جاوے گا) اور ہر ایک کی ترتیب کی رعایت کرے اور اس میں
 سب اضافی باتوں کی پیش نظر رکھے اور ایسا وضو کرے جو بالا جماع طہارت ہو (نوری) اس وقت پہلے نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ
 جاویں گے جو اور نماز پر لکھ دوسری نماز تک شرف بہرہ مند اظہر کے وقت ایسا وضو کیا تو ظہر سے لیکر عصر تک گناہ گناہ سب
 اس طرح اگر پہلے غسل کرے نماز وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھے تو عصر کے گناہ گناہ سب جاویں گے اس وقت پہلے نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ
 لئے وضو کرے بھی فضیلت نکلی حسن ہشام رضی اللہ عنہما فی حدیث شریفی سائنتہ فیہ حسن وضو وہ جو ہے
 للکتابۃ ترجمہ حدیث بھی ویسی ہے بھی و پر گندنی زمین نماز پڑھے پہلے چار رکعت وضو پڑھے پھر چار رکعت
 ترجمہ انہ قال فلا اتوضأ عشاء قال والله لا أحد منكم بعد صلاة آية في حق الله عز وجل ما حدثت ابوء
 اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كما يتوضأ رجل فيحسن وضوءه كما يشاء يصلي الصلوة
 الا غفر له ما قبله وبين الصلوة التي يليها قال عمر و الا لایہ ان الذین یؤمنون ما ازلنا من الذنوب
 الحمد للہ قولہ الا الذین یؤمنون ترجمہ حرمان سے روایت ہے جب حضرت عثمان وضو کرے تو انہوں نے
 کہا تم اس کی میں کسی ایک حدیث بیان کرتا ہوں قسم اللہ کی اگر اس کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں
 اس حدیث کو تم سے بیان نہ کرتا میں نے سنا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اچھی
 طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے جو اس نماز کے بعد سے دوسری نماز تک
 ہوں گے۔ عروہ نے کہا اؤ یہ ہے ان الذین یؤمنون ما ازلنا من الذنوب والحمد للہ قولہ الا الذین یؤمنون
 حسن بن سعید بن العاص قال كنت مع عثمان فذكر الحديث فقال سمعت رسول الله
 صلى الله عليه وسلم يقول ما من امر مسلم تحضره صلاة فليحسن وضوءه كما يشاء يصلي الصلوة
 الا غفر له ما قبله ما اقبلها من الذنوب كما يثبت كبريته وذات الله صلاته من امر
 بن سعید بن عاص سے روایت ہے میں حضرت عثمان کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا
 پھر کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی مسلمان فرض نماز کا وقت پڑھے
 پھر اچھی طرح وضو کرے اور دل لگا کر نماز پڑھے اور اچھی طرح رکوع (اور سجدہ) کرے تو یہ نماز اس کی گناہ
 گناہوں کا کفارہ ہو جائیگی جب تک کہ کبیرہ گناہ نہ کرے اور ہمیشہ ایسا ہی ہو کر نکلا

الذین یؤمنون

الذین یؤمنون

جلیب اور اعضا کا چھونا اور اس باب میں بہت سی حدیثیں آئیں ہیں جنکی صحت اور ضعف کو میں نے
شرح مہذب میں بیان کیا ہے **ف** قیسم کی روایت میں اتنا زیادہ کہ جسوقت حضرت عثمان نے یہ
حدیث بیان کی ہوتی انکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابی موجود تھے اور
انہوں نے احادیث کو تسلیم کیا کسی نے انکار نہیں کیا بہت سی روایت میں ہے کہ حضرت بنی زید
بارو غصہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ فرمایا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایسا کرتے دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں (نوی) **م** حمران بن بکاء قال کنت اذ سمعت عثمان
طهوه فما ائے عليه يوم اكه وهو يقضي عليه رطقه وقال عثمان حدثنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم عند انصرافنا من صلواتنا هذه قال مسحرا اذ اها العصر فقال ما اذرو لكم
ينشأوا اذ انكبت قلنا يا رسول الله ان كان غير ذلك قاله وروى
انكم قال ما من منسب ينطهر يوم الظهور الذي كتب الله عليه فيصلي عليه الضمكوا
اذا كان من كذا دات لما يكنهن ثم حمه حمران بن ابان ورويت من حضرت عثمان کے لیے طہارت
کا پانی رکھا کرتا تھا وہ ہر روز ایک ٹھوڑے پانی سے نہالیا کرتے (یعنی غسل کر لیتے وسط و پیر طہارت
اور زیادتی ثواب کے) حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث بیان کی جب ہم
اس نماز سے فارغ ہوئے مسحرتے کہا (جو راوی ہے احادیث کا) میں جھٹا ہوں وہ عصر کی نماز تھی
اپنے فرمایا میں نہیں جانتا تم سے ایک حدیث بیان کروں یا چپ رہوں **ف** ایضے معلوم نہیں
احادیث کا بیان کرنا مصداق ہو یا نہ بیان کرنا چیر آپ کو معلوم ہو گیا کہ بیان کرنا مصلحت ہے یا سبیل
آپ نے بیان کر دیا کہ اونکو رغبت پیدا ہو طہارت میں اور عبادات کی قسم میں اور پہلے آپ نے بیان
کر نہیں تا کہ اس خیال سے کہ لوگ اس پر تمکید کر لیں بعد بیان کرنا مناسب سمجھا (نوی)
ف ہم نے کہا یہ رسول اللہ اگر بہتری کی بات ہو تو بیان کیجیے اور جو بہتر نہ ہو تو اللہ اور ہمارے
خوب جانتا ہے **ف** بہتری کی بات سے یہ مراد ہے کہ ہماری خوشی کی بات ہو جس سے ہمکو رغبت
پیدا ہو اچھی اعمال میں یا ڈر پیدا ہو گناہ سے اور جو اس قسم کی حدیث نہ ہو تو اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا
ہے لہذا آپ اپنی راہ پر عمل کیجیے اگر مناسب سمجھی تو بیان فرمائیے ورنہ خیر (نوی) **ف** آپ نے فرمایا
جو مسلمان طہارت کرے پھر پوری طہارت کرے جسکو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اور پانچوں نمازیں

پشیمانی کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے جو ان نمازوں کے سچ میں کر لیا گیا ہو
 ہو اگر اگر چہ ہر تین صحت فرضوں کو ادا کرے اور سنیات کو چھوڑ دیوے جب بھی فضیلت
 حاصل ہو جائیگی پسینہ گناہوں کی مغفرت اگرچہ سنتوں کے ادا کرنے سے اور زیادہ گناہ معاف ہونگے
 اور ثواب زیادہ ہوگا (ابو یوسف) **عَنْ جَامِعٍ نَزَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبِيانٍ يَخْدُثُ**
أَبَا بَرْدَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ إِذَا دَخَلَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَتَى الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَاتُ كَقَارَاتٍ لَمَّا بَيْنَهُنَّ هَذَا الْحَدِيثُ
أَبُو مَرْثَدَةَ وَابْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ جَعْفَرٍ فِي إِمَارَةِ بَيْتِهِمْ وَلَا ذِكْرَ الْمَكْتُوبَاتِ ترجمہ جامع بن شداد اور
 روایت ہر انہوں نے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابو بردہ
 بشری حکومت بن (یعنی اسکی حکومت کے زمانہ میں) کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پورا کرے وضو کو بطرح اللہ نے حکم کیا ہے تو اسکی فرض نمازین کفارہ
 ہوگی ان گناہوں کی جو انکی پچ میں کرے یہ روایت ہر ابن معاذی اور عثمان بن روایت میں یہ عبارت
 نہیں (بشری حکومت میں) نہ فرض نماز کا بیان ہے **عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَضًا فَأَحْسَنَ
الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ نَوَضًا هَكَذَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَمُضِي إِلَّا إِلَى الصَّلَاةِ عَفْوًا لِمَا خَلَا
مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ حمران سے روایت ہے جو مولیٰ عثمان بن عفان کے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن
 اچھی طرح وضو کیا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے وضو کیا اچھی طرح بعد کے
 فرمایا جو شخص اس طرح وضو کرے بعد کے مسجد میں جاویں لیکن نماز ہی کے لیے اوٹھو یعنی اوپر کوئی کام
 کی نیت نہ ہو بلکہ خالص نماز ہی کے قصد سے اٹھے) تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے **عَنْ**
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَوَضًا لِلصَّلَاةِ
فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى هَامَعَ النَّاسُ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي
الْمَسْجِدِ عَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ ترجمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اپنے نماز کو جو شخص نماز کیلئے پورا وضو کرے فرض نماز کیلئے چلے (مسجد کو) اور کون کے ساتھ
 یا جماعت سے یا مسجد میں پڑھے تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا **عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ الْكَبَائِرُ
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ جمعہ
 کفار دین ان گناہوں کا جو ان کے چہرے میں ہوں جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے غسل نہ کرے اسی ہر روز
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ
 ترجمہ وہی ہے جو اوپر گنہگار اس میں کبیرہ گناہوں کا ذکر نہیں ہے اسی ہر روز کہ رسول اللہ صلی
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ
 مَكْفَرَاتٌ مِمَّا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے تھے پانچوں نمازیں اور جمعہ جمعہ اور رمضان رمضان کفارہ ہو جاتے ہیں ان گناہوں کا جو
 ان کے چہرے میں ہوں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچ جائے **بَابُ الذِّكْرِ الْخَفِيِّ عَنِ النَّاسِ**
 بعد کیا پڑھنا چاہیے عَنِ عُبَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ كُنْتُ عَلَيْنَا رِجَالًا يَأْتِيهِمْ نَوَافِلُ
 فَوَدَّعَتْهُمُ بَعْضُهُمْ فَاذْكُرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا مَا يُخْبِرُ النَّاسَ فَأَذْكُرُ مِنْ
 مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي دَعَاءَيْنِ مُقْبِلٍ عَلَيْهِمَا يَقْبَلُ وَرَاجِعٍ
 وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَحَدُ هَذَيْنِ فَأَذْأَنَ ابْنُ أَبِي بَرَكَةَ يَقُولُ الَّذِي قَبْلَهَا أَحَدُ فَخُصِّصْ
 فَأَذْأَنُ قَالَ إِنْ فَدَّكَ أَنْتَ حَتَّى لَيْسَ أَتَى مَا فِيكَ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ
 يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَفَاقْبَلُ لَكَ الْجَنَّةُ الْمُنَافِقَةُ
 يَدْخُلُ مَنْ يَتَعَمَّقُ شَاءَ ترجمہ عتبہ بن عامر سے روایت ہو ہم لوگوں کو اونٹ چرنے کا کام تھا میرا
 باری آئے تو میں اونٹوں کو چرا کر شام کرانے رہنے کی جگہ کر آیا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کھڑے ہوئے لوگوں کو وعظ سن رہے ہیں آپ نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح سے وضو کرے کھیر کر
 پہرے دو رکعتیں پڑھے پانچوں رکعات کو اور منہ کو لگا کر اپنے ظاہر اور باطن متوجہ رہے نہ دلیں اور کوئی
 دنیا کا خیال لاو نہ منہ اوپر نہ بھرے اس کے بعد جنت واجب ہو جائیگی میں نے کہا کیا عمدہ بات
 ونامی (جبکہ ثواب ہفتہ ہوا ہے اور محنت بہت کم ہے) ایک شخص میری سامنے تھا وہ بولا پہلی بات
 سے بھی عمدہ تھی میں نے دیکھا تو وہ عمر بن الخطاب انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں تو ابھی آیا آپ نے فرمایا جو کوئی تم
 میں سے وضو کرے اچھے طرح پورا وضو پھر کہے شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا عبده ورسوله کو ابھی دہرایا

پانی کا چلو لیکر منہ پر مارا تو ان حدیثوں میں کسی میں ایک ہاتھ ڈالنا مقبول ہے اور کسی میں دو ہاتھ ڈالنا
 اور کسی میں ایک ہاتھ کے ساتھ دوسرے کو ملا لینا یہ تین صورتیں ہیں لیکن صحیح اور شہہ یہ ہے کہ دو ہاتھ
 سے ملکر پانی لیوے تاکہ منہ نہ چھٹی طرح دھویا جاوے ایسا ہی کہا امام شافعی اور فزنی نے ہماری اصحاب نے
 کہا ہے کہ سو نہہ و ہر نے میں اوپر کی جانب سے شروع کرے (نوی) ہاتھ پھر ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور
 دو ٹوکٹھون کو دو ٹوکٹھون تک دھویا دو دو بار ہاتھ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ ایک
 عضو کو دو بار اور ایک کو تین بار دھونا درست ہے اور شاید یہ جو ان کے لیے ہوتا ہے پھر ہاتھ اندر ڈالا پھر باہر
 نکالا اور سہ کیا سپر پیسے دو ٹوکٹھون سے سانس کی گئی پھر دھو چھپے گئے ہاتھ نووی نے کہا یہ صحیح ہے
 باتفاق علماء سیلے کہ ایسا کرنے سے ساری سر پر ہاتھ پھر جاتا ہے ہماری اصحاب نے کہا یہ اس شخص کے لیے ہے جسکی
 سر پر بال ہوں کھلے ہوئے اور اگر بال نہ ہوں یا جوڑا بند ماہر تو دو بار ہاتھ لیجا لے میں کوئی فائدہ نہیں اور
 اس حدیث سے یہ بات نہیں نکلتی کہ ساری سر کا سہ واجب ہے ایسی کہ سین کمال کا بیان ہے نہ وجوب کا
 ہاتھ پھر دو ٹوکٹھون دھوئے ٹخنوں تک بعد اسکے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سطح وضو کر کے
 ہاتھ وضو غسل میں علاوہ اخروی ثواب کے دنیاوی ثواب سے بہت ہیں اطباء نے کہا ہے کہ انسان کے بدن پر
 ہر روز گرد اور غبار ایسا جمتا ہے جسکی وجہ سے سات بدن کے بند ہو جاتے ہیں اس میں کچھ کھانک کرنا
 حفظ صحت کے لیے نہایت ضرور ہے شریعت محمد نے ایسا عمدہ قاعدہ باندھا ہے جسکی وجہ سے انسان کو دوسرے
 قیسرے ہفتہ ہر ماہ ضرور ایک بار غسل کرنا پڑتا ہے جنابت کا جمعہ کا حیض و نفاس کا غسل عیدین کا غسل
 اور جو کہ ہر روز غسل میں وقت غسی اور ضرورت بھی نہ تھی اس وجہ سے کہ سارا بدن آدمی کا لباس و شہکا
 رہتا ہے اکثر سونہ اور دو ٹوکٹھون اور پانچون کپلے رہتے ہیں تو انکے صاف رکھنے کے لیے وضو ضرور کیا اب پانچ
 بار یا چار بار یا تین بار یا دو بار یا ایک بار تو روز وضو میں ان اعضا کو دھونا ہو گا البتہ اگر پانچون ہاتھ
 میں چھپو ہوئے ہوں تو ہر بار دھونا انکا ضرور نہیں بلکہ تقسیم کو ذرات میں ایک بار اور ساتونے میں دن میں ایک
 بار کافی ہے اب وضو کے شروع میں تین باتیں بانی کی ازمایش کے لیے مقرر کیں ہاتھ پہرے چون تک ہونا
 رنگ دریافت کر لے لیو اور کلی مزہ دریافت کرنے کے لیے اور ناک میں پانی ڈالنا بوریاقت کیونکے جیسے پانی
 کے تینوں اوصاف میں جنکا دیکھنا ظہارت کے لیے ضرور ہے محسن عظیم بخشنی عین الایمان کا مستند ہے
 لکن کذا الی الکھفین ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا میں ٹخنوں کا ذکر نہیں حضور عظیم بخشنی عین الایمان کا مستند ہے

صاف کرے **ف** یعنی تین یا پانچ یا سات ڈھیلوں سے اور بعضوں نے استحجار کے
 معنی و معنیٰ اس کے کڑی ہیں یعنی طاق بار خوشبو کیو لیکن صحیح یہی ہے جو ترجمے میں مذکور ہے
 اور مقصود یہ ہے کہ ڈھیلوں کو چھٹا طاق بار ہو یعنی تین یا پانچ بار یا زیادہ اور ہمارا مذہب یہ ہے
 کہ تین سے زیادہ مستحب ہے اور اصل مذہب کا یہ ہے کہ صاف کرنا واجب ہے اور تین پر سے کرنا بھی
 واجب ہے اگر تین سے صفائی ہو گئی تو اب زیادہ لینا واجب نہیں اگر صفائی نہ ہوئی تو اور لینا چاہیے
 پھر اگر طاق عدد ہو گیا تو اب زیادہ نہ لےوے اور جو جنت ہو جیسے چار یا چھ تو طاق کر لینا مستحب ہے
 اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ طاق لینا واجب ہے بدلیل اس حدیث کے اور جہود کی دلیل وہ حدیث
 ہے جو سن بن مروی ہے کہ جس نے طاق بار لیا تو اچھا کیا اور جس نے طاق بار نہ لیا تو کچھ چیزیں
 (نوزی) **ف** اور جب کوئی غم میں ہے وضو کرے تو ناک میں پانے والے پھر ناک چھٹکے
 عَنْ حَتَّامِ بْنِ مَنِيَّةٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ إِذَا حَادِثَ فَمَكَدَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَفِمْ
 يَمْنَنَ يَوْمَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لَيْتَنِي تَرَجَمَهُ بِهَامِ بْنِ مَنِيَّةٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ يَوْمَ يَمْنَنَ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ يَمْنَنَ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ يَمْنَنَ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ يَمْنَنَ
 انہیں سے یہ بھی کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے وضو کرے
 تو دو ملن چھنوں کو صاف کرے پانی سے پھر ناک چھٹکے **ف** نوزی سے کہا اس حدیث میں
 دلیل ہے اس شخص کی جو ناک چھٹکنا واجب کہنا ہے **ع** ابی ہریرہؓ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَوَضَّأَ فَلْيَسْتَفِمْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْزِرْ تَرَجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے اور
 جو شخص استنجا کرے تو طاق بار کرے **ع** ابی ہریرہؓ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَنُ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ سَمِعَ
 ہے جیسے اوپر گزری **ع** ابی ہریرہؓ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَفِمْ أَحَدُكُمْ
 فَمَكَدَ فَلْيَسْتَفِمْ فَلَمْ يَكُنْ يَمْنَنُ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ سَمِعَ يَوْمَ سَمِعَ
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جاگے تو ناک چھٹک کر تین بار

ایسے کہ شیطان اور اسکے بانسے پر رہتا ہے یا ناک میں فاقا ضعیف نے کہا احتمال ہے کہ حقیقت
 شیطان ناک میں رہتا ہو کیونکہ ناک میں سے رستہ دل تک جاتا ہے اور سپکچہ پر وہ بھی نہیں ہے اور رستہ
 میں ہے کہ شیطان دُجینی ہری چیز کو نہیں کھوتا اسی لیے جانی میں نہ بند کرنے کا حکم ہے تاکہ شیطان
 منہ کے اندر نہ گھس جاوے اور احتمال ہے کہ شیطان سے مراد مجازاً اعتبار ہو یا ناک کا نیش وغیرہ (نوٹ)
 حسن جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا استنجیتم أحکمکم فلیؤتوا
 ثم جہہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خمر میں ہو استحباب کہ
 توطان بار کرے **باب وجوب غسل الرجلین** پانچوں وصوٹا واجب ہے **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
فَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَطَلَّتْ بِأَعْبَدَ الرَّحْمَنِ أَسْبَغَ الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ باس عبد الرحمن بن ابی بکر کے جسٹن
 سعد بن ابی وقاص نے اشغال کیا تو انہوں نے وضو کیا حضرت عائشہ نے کہا ابو عبد الرحمن وضو کو پورا کر
 میں نہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تھے خرابی ہے اڑیوں کی جہنم کی آگ سے نہی
 نے کہا امام مسلم کی غرض احمد بن حنبل کے لایسے کہ پانچوں کا وضو واجب ہے اور حرم کافی نہیں اور اس سلسلے میں
 لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ کسی مذہب میں اگر جسکو فقہا کی ایک جماعت اور اہل فتوے نے ہر ایک زمانہ
 اور ہر ایک شہر میں اختیار کیا ہے وہ یہ کہ دو دن یا دو دن کا خون بہمت وضو واجب ہے اور انکاح مسح کافی
 نہیں اور وضو سے کہ ساتھ پھر مسح کرنا ضروری نہیں اور اسکا خلاف کسی معتبر شخص سے منقول نہیں اور شیعہ
 نے کہا کہ دو دن یا دو دن کا مسح واجب ہے اور محمد بن جریر اور جبائی معتزلہ کے امام نے کہا کہ اختیار ہے خواہ مسح
 کرے دو دن یا دو دن خواہ انکو وضو سے اور بعض ظاہر نے کہا کہ مسح اور وضو دو دن واجب ہیں اور ان
 مخالفین نے جو دلائل بیان کیے ہیں وہ ظاہر نہیں ہیں اور میں نے ان سب کی تفصیل اچھی طرح
 مضد بین کی ہے جو کوئی اسکو دیکھو تو کوئی شبہ نہ رہیگا اور یہاں تو ہمارا مقصود یہ ہے کہ حدیث کی
 شرح بیان کریں نہ مخالفین کا رد و قرح اور مختصر یہ ہے کہ جتنے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو
 نقل کیا ہے مختلف مقامات اور مختلف حالات میں ان سب پانچوں کا وضو نقل کیا ہے اور یہ جواب نو فرمایا
 ہو اڑیوں کی انگلیاں نہیں بھی دلیل ہے پانچوں کے وضو کی روئے اس عید کا کوئی مطلب نہیں نکلتا اور ایک

حدیث صحیحہ پہلی عمر بن شعیب عن امیہ عن جدہ کی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ وضو کیونکر کرنا چاہیے
 اپنے پانی منگوا یا اور دو تو پہونچے وضو یہاں تک کہ دو تو پاؤں وضو نہ کرے فرمایا وضو اس طرح چاہیے
 جو کہی اس کو زیادہ کرے یا کم اور سب کر لیا اور ظلم کیا یہ حدیث صحیحہ ہے اسکو ابو داؤد وغیرہ نے باسانید صحیحہ
 نقل کیا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْلُومٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ الْهَلَبِيَّ يَقُولُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ** ترجمہ وہی ہے جو ابو ذر گزر **عَنْ** سالم مولى أبي حذافہ قال حدثنا انا وعبد
 الرحمن بن أبي ذر عن جابر بن عبد الله بن جابر عن عائشة فذكر عنها عن النبي صلى الله
 عليه وسلم بمثل ترجمہ سالم سے روایت ہے جو سوا تھا میرا انکو کہا میں اور عبد الرحمن بن ابی ہریرہ بن زید
 معین ابی وقاص کے جہاز میں نکلے تو حضرت عائشہ کے حجر کے دروازہ پر گزری یہ بیان کیا اسی
 حدیث کو ابو ذر گزری **عَنْ** سالم مولى أبي ذر قال كنت أنا ومعه عائشة فذكر عنها عن النبي
 صلى الله عليه وسلم بمثل ترجمہ وہی ہے جو ابو ذر گزر **عَنْ** عبد الله بن عمر قال رجعنا مع
 رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة الى المدينة حتى إذا كنا بماء بالظن لم نجد ماء فوجدنا
 العصر فتوضوا وهم يحال فاستحيوا بهم وأعطاهم ثلثهم ثم مسحوا الماء فقال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ويل للأعقاب من النار استغنى الوضوء ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو لوٹے راہ میں ایک جگہ پہونچے پانی ملا عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا لوگوں نے جلدی جلدی وضو کر
 لیا ہم جو ان کے پانی پر تو اونی اڑیاں سو کھی علوم ہوں تہیں پانی نہیں لگتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پانی اڑیوں کی
 انکار سے رو کر وضو کرنا **يَهْدِيهِمُ اللَّهُ إِلَى سُبُلِهِمْ وَلِيَسْجُدُوا لِلَّهِ وَلِيَسْجُدُوا لِلَّهِ وَلِيَسْجُدُوا لِلَّهِ** ترجمہ یہ سنو ایسی ہی بات ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 الزموا کا بیان نہیں ہے **عَنْ** عبد الله بن عمر قال قال خلف عن النبي صلى الله عليه وسلم في سفرنا فراه فادركنا
 وقد حضرت مكنونا العصر فجعلنا نكلمه على ان يجلسا فنادى ويل ولا عطاء من انشأ حرمه
 عبداللہ بن عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے چھٹ گئے ایک سفر میں پھر تھے یا ایک
 اور عصر کی نماز کا وقت لگیا تھا ہم سہم کرنے لگے اپنی پاؤں پر اپنے پیرا خرابی ہے اڑیوں کی جہنم کی
 آگ سے **عَنْ** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لکم ان یضرب علیہ فقال ویل
 للأعقاب من النار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا
 جہنم (ضنوں میں) پانی اڑیوں میں نہیں وضو کی تھی تو فرمایا خرابی ہے اڑیوں کی جہنم کی آگ سے **عَنْ** ابی ہریرۃ

تین دہسارین تارون سے زیادہ ہیں اور میں لوگوں کو روکوں گا اس شخص پر جیسے کوئی دوسرے کے
 اونٹوں کو اپنے حوض سے روکنا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم کو پہچان لیں گے اوس دن
 آپؐ فرمایا اللہ تمہارا نشان ایسا ہوگا جو سوائے تمہارے کسی امت کے لیے نہ ہو گا تم آؤ گے میرے پاس
 سفید مٹھ پائون لیکر وضو کے فضیل سے غسل کریں **عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
تَرَدُّدُ عَلَى الْمَوْضِ وَأَتَا أَذْوَ الدَّكَّاسِ عَنْهُ نَمَائِدُ وَالدَّكَّاسُ أَبُو الرَّجُلِ عَزَّابِي **قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ**
تَعْرِفُنَا قَالَ لَكُمْ سَبْعُ لِسَانٍ تَرَدُّدُونَ عَلَى عُرَى أَشْجَلِينَ مِنْ أَنْزَالِ الْوُضُوءِ وَكَيْصِدَانِ
عَنْ كَافَّةٍ مِّنْكُمْ وَلَا يَصِلُونَ قَاقُولَ يَٰ رَبِّ هُوَ كَافٍ مِنْ أَصْحَابِي فَيُجِيبُنِي مَلَكٌ فَيَقُولُ وَ
هَلْ تَدْرِي مَا أَخَذْنَا بِكَ ترجمہ البوہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میری امت کے لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آویسے اور میں لوگوں کو پہناتا ہوں گا اس پر سے جیسے
 ایک مرد دوسرے مرد کے اونٹوں کو پہناتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم کو پہچان لیں گے آپؐ
 فرمایا تمہاری نشانی ایسی ہی ہوگی جو کسی امت کے پاس نہ ہوگی تم آؤ گے میرے پاس سفید پیشانی
 اور مٹھ پائون لیکر وضو کی وجہ سے **ہا نووی** نے کہا ایک جماعت نے استدلال کیا ہے کہ
 سے کہ وضو خاص ہے اس امت سے اور وضو خاص نہیں ہے اس امت سے اس لیے فضیلت
 یعنی پیشانی اور مٹھ پائون نورانے پہننا خاص ہوگا قیامت کو دن اس امت سے اور دلیل دینی دوسری
 حدیث ہے کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کا وضو ہے لیکن اول جماعت نے
 دو جواب دیے ہیں ایک تو یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور ہکا ضعیف مشہور ہے دوسری یہ کہ اگر
 اس حدیث کو مان لیں تو اس سے ایسا ثبوت ہوتا ہے کہ اگلے پیغمبروں کے لیے بھی وضو تھا پر انکی
 امتوں کے لیے وضو نہیں ثابت ہوتا ہے انتہی **ہا** اور ایک گروہ روکا جاوے گا میرے پاس آنے
 سے وہ مجھ تک نہ آسکے گا تب میں عرض کروں گا اے پروردگار یہ لوگ تو میرے ہیں اس وقت ایک
 فرشتہ مجھے جواب دیگا تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے تمہاری عبادت دنیا میں نہ تو کام کیے **ہا**
 دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یہ سن کر میں کہوں گا تو پھر پرچہ پوری پڑھ لینے دور ہو نووی نے کہا علماء
 نے اہتمام کی یہی طرح کی باتیں لکھی ہیں یہی کہ مراد ان لوگوں کے منافق ہیں اور جو اسلام سے پھر گئے تو
 احتمال ہے کہ انکا حشر ہی نشان کے ساتھ یعنی سفید مٹھ پائون کے ساتھ ہو اور رسول اللہ

سے المد علیہ وسلم نشان کو دیکھ کر ان لوگوں کو مسلمان سمجھیں اسوقت آپ کو جواب ملیگا کہ یہ لوگ اپنی
 حالت پر نہیں رہے اور انہوں نے تمہارے بعد دین کو بدل دیا یعنی اسلام پر اپنا خاتمہ نہیں بہاؤ
 یہ کہ مراد ان لوگوں سے وہ لوگ ہیں جو حضرت کربلا کے زمانے میں تھے اور آپ کی حیات میں مسلمان تھے
 پھر آپ کے بعد اسلام سے پھر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو پہچان کر بلا و نیگے اگرچہ انہوں نے
 کا نشان نہ ہو گا اسوقت جواب ملیگا یہ لوگ تمہارے بعد اسلام سے پھر گئے تھے تیسری یہ کہ مراد ان
 لوگوں سے گنہگار ہیں جنکا خاتمہ تو حید پر ہوا پر کثیر پڑا اور بدعتوں میں مبتلا تھے لیکن بدعت کفر کے
 درجہ تک نہیں پہنچی تھی اس صورت میں یہ ضرور نہیں کہ یہ لوگ جہنم ہی میں جاویں بلکہ شاید پہلے
 یہ سزا مانگے جائیگی اور انکو ملی پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور وہ جنت میں جاویں بغیر عذاب کے
 اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے موہنے اور مٹانے پانوں سفید نرانی تھے اور حلال ہے کہ یہ لوگ آپ کے زمانے
 کے بھی ہوں اور آپ کے بعد کبھی ہوں لیکن آپ انکو نشان سے پہچان لیں یوں امام ابن عبد البر نے
 کہا جو شخص دین میں نئی بات نکالے وہ عوض کو ترسے راندا جاوے گا جیسے افضی اور خارجی اور تمام
 گمراہ فرقے اس طرح ہو کر لوگ بھی راندے جاویں گے جو ظلم کرتے ہوں لوگوں کے حق دباتے ہوں
 حق کو مٹاتے ہوں ناحق کو پھیلاتے ہوں کبیرے گناہ علانیہ کرنے ہوں اور اس قسم کے لوگوں کے
 لیے بھی ترس ہے کہ وہ عوض سے راندے جاویں انتہی عن حدیث بقدرہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان حوضی کا بعد من ایک من حدیث واللہ فی فیہ یدک الی لا دود عندہ
 التبتل کما ید دوال لہحل الی یل الغریبۃ عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ ولقد فرغنا قال نعم تردون فک
 عن اخبائین من اثار الوضوء لکیت کحک غیرکم ترجمہ حذیفہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے عدن سویلہ (ایک شہر ہے مصر اور شام کے چین) قسم
 ہے اسکی جسکے ماٹھ میں میری جان ہے میں لوگوں کو دمان سے بہاؤ لگا جیسے کوئی دور سر کیے اڑوں
 کو اپنے حوض سے ہاتھ ہر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم کو پہچانیں گے آپ نے فرمایا تم میرے پاس
 آؤ گے سفید پیشانی سفید ماٹھ پانوں وضو کے نشان ہونگے جو تمہارے سوا اور کسی امت پر نہ ہونگے عن
 ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم ودارقوم موفین
 واراہل شاعلہ بکم لا حیون ووددت ان اقد رایت احوالنا قالوا ولستہم اخوانک یا رسول اللہ قال

کے زمانے کا شخص اسکے برابر نہیں ہو سکتا گو تسانہی مرتبہ رکھتا ہو علم اور زمین اور دلیل انکی حدیث ہو
 اگر تم میں سے کوئی احمد کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ کے دریاؤں سے دے کے برابر نہیں ہو سکتا تمام مولا کا
 تاضی عیاض کا (نوی) فت اور بھائی ہمارے وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے صحابہ
 کہا یا رسول اللہ آپ کیونکر چاہیں گے اپنی است کر ان لوگوں کو جنکو آپ نے نہیں دیکھا آپ فرمایا بھلا
 دیکھو اگر ایک شخص کی سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں کے حوڑے سیاہ شکی گھوڑوں میں بھاؤں تو وہ
 اپنے حوڑے نہیں پہچانے گا صحابہ نے کہا بیشک وہ تو بیان دیکھ آپ فرمایا تو میری است کہ لوگ سفید
 اور سفید ہاتھ پاؤں رکھتے ہونگے قیامت کے دن وضو کی وجہ سے اور میں انکا پیش خمیہ ہونگا حوض کثر
 پر نہر دار ہو بعض لوگ سیر حوض پر ہٹائے جاویں گے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ نہٹا یا جائے میں انکو بھاری
 کا آواز سوکت کہلاؤں گا ان لوگوں نے اپنی تین بدل دیا تھا آپ کے بعد (یعنی اپنا دین بدل دیا تھا اور کار
 ہوئے خیر یا انکی حالت بدل گئی تھی بدعت اور ظلم میں گرفتار نہ گئے تھے) تب میں کھونکا جاؤ دو رہو دور
 فت سراج النواج میں بہت استغاثے تباہ کیے رفعتیوں کو انہوں نے ان لوگوں سے صحابہ کرام
 کو سمجھا ہے مہاجرین اور انصار کہ حالانکہ احمدیہ میں رجال کا لفظ ہے نہ صحابہ کا اور اگر صحابہ کا لفظ تھا
 ہوتا جی مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کی وفات کے بعد اسلام کو بچ گئے نہ تمام صحابہ ہوا اللہ اللہ
 نے انکی تعریف میں فرمایا وہ ہڈوں کی تہ یا نور یا رضی اللہ عنہم ورضو اعنہ اور فرمایا لیفیطہم لکفار است
 یہ رکھتا ہو کہ جو شخص صحابہ سے ناراض ہو کر انپر غصہ کرے وہ خود کا فر ہے لعنت ہو اللہ کی اس فر
 ز جو رسول صلوات اللہ علیہ وسلم کے رفیقوں اور جان نثاروں پر لعنت کرے اور انکو اہل بیت رسالت
 کا بدخواہ جانے اور بھول جاوے انکی خدمتوں کو جنکی بدولت ہم تک اسلام پہنچا اور شکی سعی اور کوشش
 سے آج تک دین کا قیام ہے عن ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الى القبۃ
 فقال السلام علیکم دارقہم مؤمنین وانما ارشاء اللہ بکم لا حقون بمثل حدیث ابن ماجہ
 بنی عن ابن عباس عن عائشہ فلیذا ان رجلا عن حذیفہ ترجمہ رہی ہے جو اوپر گزرا
 عن ابن حازم قال کنت سائل ابی ہریرۃ وهو یقول ما لک لعلہ فکان یمد یدہ حتی
 یشبہ لبطۃ فقلت لہ یا ابا ہریرۃ ما ہذا الوضوء فقال یا بنی ترؤنہ انہما لک
 علیکم انکم لہما ما تہذات ہذا الوضوء سکتہ خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم

يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَةُ هَٰذَا رَجُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُو الْقُرْآنَ وَيُحَدِّثُكُمْ بِهِ وَيَسْتَفْهِمُ لَكُمْ فِي الْغَايِبِ مِمَّا تَبَيَّنَ لَكُم مِّنْهُ وَيَعْلَمُ الْغُيُوبَ ۚ ۝۱۰۸
چھپے تھا وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے تو اپنے ماتھ کو دھوئے تھو لبا کر کے یہاں تک کہ نفل تک بصیرا
مین نے کہا اے ابو ہریرہ کیا وضو ہے ابو ہریرہ نے کہا اے فروخ کی اولاد (فروخ ابیہم کے ایک بیٹے
کا نام ہے جسکی اولاد میں عجم کے لوگ ہیں ابو حازم بھی عجمی تھے) تم یہاں موجود ہو اگر میں جانتا ہوں یہاں موجود
ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا ف کیلئے کہ تم لوگوں کو اس علم نہیں ایسا نہ ہو تم گمراہ ہو جاؤ اور یہ خیال کرو کہ
نفلوں تک ہاتھ نہ دھو وضو فرض ہو قاضی عیاض نے کہا ابو ہریرہ کی یہ غرض ہے کہ جو شخص پیشہ ابو ہریرہ
چاہیے کہ جب کسی ضرورت پر وضو کرے یا وسوسہ کی وجہ سے کسی امر میں مبالغہ کرے یا کوئی
خیال رکھتا ہو تو عام لوگوں کے سامنے نہ کرے خصوصاً جاہلون کے ایسا نہ ہو کہ وہ بغیر ضرورت کے اس پر
پر عمل کرنے لگیں یا اس کام کو لازم سمجھ لیں مثل فرض کے (نوی) فت میں نے سنا اپنے دوست
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سوس کو دہان تک زیور پہنایا جاوے گا
جہاں تک اس کا وضو نہ تھا ہو گا فَفَضَّلَ اسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارَةِ سَخِيٍّ اَوْ رُكُوفِ كَيْفَ اِلَى اِلَى
وضو پورا کرنے کا کیا ثواب ہے عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْبَرُ
اَدْلُكُمْ عَلَى مَا يَحْيَى اللّٰهُ بِهِ الْخَطَا يَا وَيْلَ لَكُمْ لَدَجَاتٍ مَا لَوْ اَبَى اَيُّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اسْبَاغُ الْوُضُوءِ
عَلَى الْمَكَارَةِ وَكَثْرَةُ الْخَطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَابْتِطَالُ الصَّلَاةِ تَجِدُ الصَّلَاةَ قَدْ لَكَرَ الرِّبَا طُ مَرَجَمُ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتاؤں جس سے وہ بائیں
جن سے گناہ مٹ جاویں (یعنی معاف ہو جاویں یا کہنے والوں کے دفتر سے مٹ جاویں) اور درجہ
بلند ہوں (جنت میں) لوگوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ بتلایے آپ نے فرمایا پورا کرنا وضو کا
سختی اور رکعت میں (جیسے جائسی کی شدت میں یا بیماری میں) اور بہت ہوتا قدموں کا مسجد
(اس طرح کہ مسجد گھر سے دور ہو اور بار بار جاوے) اور انتظار کرنا دوسری نماز کا ایک نماز کے بعد
سہی رباط ہے دینے نفس کل و کنا عبادت کے لیے یا وہ رباط ہے جو جہاد میں ہوتا ہے جبکہ ذکر قرآن قرئت
میں ہے وَرَبِّطُوا حُلِيَّ النَّارِ وَرَبِّطُوا عِبَادَ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاَسْتِغَاثِ دَلِيسَ فِي حَرْكِ مِثْ شَعْبَةٍ
ذِكْرُ الرِّبَا طُ وَفِي حَدِيثٍ مَّالِكٍ ذِكْرُ مَرْزُوقٍ قَدْ لَكَرَ الرِّبَا طُ مَرَجَمُ مَرَجَمُ مَرَجَمُ مَرَجَمُ
نیکس بھی کہ بہت میں رباط کا ذکر نہیں ہے اور مالک کی روایت میں دوبار ہے یہی رباط جو یہی رباط

کتاب التَّوَاكُّلِ سواک کرنے کا بیان **ف** امام نووی نے کہا سواک سنت ہے واجب نہیں
 کسی وقت نہ نماز کے لیے نہ اور کسی وقت اور اسپر اتفاق کیا تمام متقدمہ علمائے لیکن شیخ ابو حامد
 نے داؤد طائی سے اسکا وجوب نقل کیا ہے نماز کے لیے اور مادری نے بھی داؤد سے ایسا ہی نقل کیا ہے
 لیکن کہا انہوں نے سواک ایسا واجب ہے جسکی ترک سے نماز باطل نہ ہوگی اور اسحاق بن راہویہ سے
 منقول ہے کہ سواک واجب ہے اگر قصد ادا ہو کر ترک کر گیا تو نماز باطل ہو جاوے گی اور ہمارے چیلے اصحاب نے شیخ
 ابو حامد کی روایت کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ داؤد کا مذہب یہ ہے کہ سواک سنت ہے جسے چاہتے اور اگر
 داؤد سے سواک کا وجوب ثابت ہو تب بھی اجماع میں اُن کی مخالفت ضرر کیلگی کسی لیے کہ تحقیق علماء
 اور اکثر اسی طرف ہیں کہ سواک سنت ہے اور اسحاق سے وجوب کی روایت صحیح نہیں ہے پھر سواک
 مستحب ہے نسبت تنہا میں لیکن پانچ وقت یا دو مستحب ہے ایک تو نماز کے وقت اگر یہ وضو سے ہو تب تکم
 سے دوسری وضو کے وقت تیسری اذان کی تلاوت کے وقت چوتھی سو کر اڑھے وقت پانچویں نہ
 کے تغیر کے وقت اور یہ تغیر یا تواتر کھانے اور پینے سے ہوتا ہے یا دیوبند یا چھ کھانے سے یا بہت دیر تک
 چپ رہنے سے یا بہت باتیں کرنے سے اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ سواک روزہ دار کے لیے مکروہ ہے
 دوپہر ڈھلنے کے بعد تاکہ روزے دار کے منہ کی بوجھ نہ کھائے سے پیدا ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو
 پسند ہے جاتی نہ رہے اور مستحب ہے کہ سواک پیلو کی ہوا اگر کسی ایسی چیز سے کرے جس سے منہ کا تغیر جاتا رہے
 تو سواک ادا ہو جاوے گی جیسے کہ ترے کپڑے سے اور حدیسی یا شتان سے (اسی طرح مخن سے) لیکن اگر
 انگلی سے رگڑے اور انگلی نرم ہو تو سواک ادا نہ ہوگی اگر سخت ہو تو بائیں تین قول میں ایک تو مشابہ
 ہے وہ یہ کہ کافی نہ ہوگی دوسری یہ کہ کافی ہوگی تیسری یہ کہ اگر کوئی اور چیز سواک کرنے کو نہ ملے تو
 تو کافی ہوگی ورنہ کافی نہ ہوگی اور مستحب ہے کہ متوسط لکڑی سے سواک کرے نہ بہت سوکھی جس سے
 مسوڑھ چھل جاوے نہ بالکل گیلے اور مستحب ہے کہ سواک منہ کو عرض میں کرے نہ لبنا میں ایسا نہ ہو کہ مسوڑھ
 کو زخم لگے اگر طول میں سواک کرے تو سنت ادا ہوگی لیکن مکروہ ہے اور سواک کو خوب پھر اوسے
 دانتوں کے کنارے اور جڑوں اور تمام حلق میں اور پنج نرمی کے ساتھ اور پہلے داہنی طرف سے شروع کرے اور دوسری
 کی سواک کرنا اسکی اجازت ہے درست ہے اور لڑکے کو لڑکپن سے سواک کی عادت ڈالیں تاکہ عادت ہو جاوے اور
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنَّا أَنْشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِي حَدِيثٍ

[illegible]

یا اس کے سوا سات دن چاہیں اس میں دو قول میں ظاہر یہ ہے کہ پیدائش کا دن بھی محسوب ہوگا اور
 چار صحابہ نے اختلاف کیا ہے مختصر شکل میں اس لئے حسین مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں برابر ہو
 ہوں (بعضوں نے کہا اس کا ختنہ فرج میں کرنا چاہیے بلوغ کے بعد اور بعضوں نے کہا جب تک کام
 نہ کھلے کہ مرد ہے یا عورت اس وقت تک اس کا ختنہ نہ کرنا چاہیے اور جس شخص کے دو ذکر ہوں تو اگر دونوں
 کام کے ہوں تو دونوں کا ختنہ کیا جاوے ورنہ جو کام کا ہو اور کام سے مراد بعضوں کے نزدیک مشابہ
 ہے اور بعضوں کے نزدیک حیض اور اگر کوئی آدمی بن ختنہ عرجا دو تو اس میں تین قول ہیں صحیح اور
 یہ ہے کہ ختنہ نہ کریں خواہ چھوٹا ہو یا بڑا دوسرے یہ کہ بڑا ہو تو کر قین ہو تو نکلیں شکوت اور زیر ناف کے بال
 کاٹنا اور اس سے سوا اور یہ سنت ہے اور مقصود یہ ہے کہ یہ تمام صفات اور پاک رہے اور افضل موندنا ہے
 اور کترنا اور اکھیرنا بالوں کا بھی درست ہے اسطرح موند لگنا بھی درست ہے اور مرد اور عورت کے
 وہ بال ہیں جو ذکر پر ہوں اور اس کی گردا گرد اسطرح وہ بال جو عورت کے فرج کے آس پاس ہوں
 اور ابو العباس بن شہیر نے کہا کہ مرد وہ بال ہیں جو دہر کے گرد ہوں بہر حال قبل اور دبر اور ان کے
 آس پاس سب بالوں کا موندنا بہتر ہے اب اس کے لیکو کوئی سیوا مقرر نہیں جب ضرورت ہو اس وقت
 موندے یعنی جب بال بڑھ جاوے اسطرح مونچھ اور بیل کے بال لینے کے یہ اور ناخن کترانے کے
 لیے کوئی سیوا مقرر نہیں اور یہ جو زیر ناف کے بالوں میں منقول ہے کہ چالیس دن سے زیادہ چھوڑنا
 اس سے یہ مقصود ہے کہ چالیس دن کے اندر موندنا چاہیے نہ یہ کہ چالیس دن کچھ موندنے کی سیوا
 ہے (نوی) بعض نے وقوف کم سمجھا کہ یہ خیال کرتے ہیں کہ شریعت محمدی میں ایسی چھوٹی چھوٹی
 باتوں سے کیوں بحث کی جاتی ہے ان کا جواب یہ ہو کہ یہ لوگ تو اس شریعت کے لیے ضرور ہیں جو شریعت
 سے بہتر اور سب کی نسخ ہو اور اعلیٰ تعلیم دہی ہے جس میں تمام ضروریات کی تعلیم ہو اور چھوٹی چھوٹی
 باتوں کو حقیر جان کر اور چھوڑ دینا اور ان کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کرنا یہ تو بے وقوفوں کا کام ہے
 نہ جاننا کہ البتہ اس میں غور کرنا چاہیے کہ یہ باتیں مفید ہیں اور منفعت بخش یا سیکار غور کرنے سے
 معلوم ہوتا ہو کہ شریعت محمدی میں جن جن کاموں کا حکم ہوا ہے خواہ اونے ہو یا اعلیٰ کے مشابہ اور ضرور
 اور فائدہ بخش میں ایک نیا فائدہ الٰہی کو دیکھو کہ علاوہ ظہارت اور نفاست کا طلبا بھی یہ امر ہے کہ
 بڑھانا ہی اسطرح اور کاموں کو قیاس کو وہ شخص بڑا جاہل کم سمجھنا وان بے وقوف ہو جو منہ پر

پھر بخیر خیال کرتا ہے اور یہ جتنا ہے کہ اوتھے احکام مستحبہ اور ضروری نہیں ہو سکتی لاجل ولاقوۃ
 الا بالمد العسلی الطیور وکنا اور ناخون کاٹنا یہ بھی سنت ہے و اجنبین ہے اور مستحب ہے
 کہ پہلے دونوں نافقوں کے ناخون کاٹے پھر پانوں کے پہلے دہنے ہاتھ کھڑکی انگلی سے شروع
 کرتے پھر کی انگلی پھر اوسکے پاس الی انگلی پھر چنگلیا پھر انگور ٹٹا پھر بائیں ہاتھ میں چنگلیا سے شروع
 کرے پھر اوسکے پاس الی انگلی اسی طرح انگور ٹٹے پر ختم کرے پھر دہنے پانوں میں چنگلیا سے شروع
 کرے اور بائیں پانوں کی چنگلیا پر ختم کرے (نودی) دست اوبل کے بال اکثیر ناف یہ بالائناقات سنت
 ہے اور افضل بھی ہے کہ اوتھیں سے اگر اکثیر سے اور مونڈنا اور روزہ لگنا ناجی درست ہے اور یونس بن عبد اللہ
 سے منقول ہے کہ میں امام شافعی کے پاس گیا اوتھے پاس منہ میں تھے وہ اپنی انجل کے بال مونڈ رہے تھے
 انہوں نے کہا میں جانتا ہوں کہ اوتھیں ناف سنت ہے لیکن مجھ سے نہیں ہو سکتا درد کی وجہ سے اور
 مستحب ہے کہ پہلے دہنی انجل سے شروع کرے (نودی) دست اور پھر پھر ناف یہ بھی سنت ہے اور مستحب ہے کہ دہنی طرف کتر ناف
 کتر اور نیتیار کے نو کتر یا دو کتر کتر اور نیکل کے بال خود لیا بہتر اگر دوسرے منڈا تو بھی بڑا لیکن نیکل کے بال خود مونڈنا سب
 اس میں اختلاف ہے کہ موچھ کہا تک کتر نا چاہیے مختار یہ ہے کہ یہاں تک کتر اوسے کہ ہونٹ کا کنارہ کل
 جاوے اور جڑ سے نہ کترے اور وہ جو حدیث میں آیا ہے میٹ دو موچھوں کو مرد اس سے بھی ہے کہ جس قدر
 ہونٹ سے بڑھی ہوئی ہوں اسی طرح دائرہ ہی کر چھوڑنے کا حکم ہے اور فارس کے لوگوں کی عادت تھی
 کہ وہ دائرہ ہوں کو کتر کرتے تھے شریعت میں اسکی ممانعت ہوئی اور علماء نے دائرہ ہی میں دس بارہ یا تیز
 ایسی لکھی ہیں جو ایک سے ایک زیادہ بڑی ہے ایک سے زیادہ حضاب کرنا دائرہ ہی کا جب جہاں کی غرض سے
 نہ ہو دوسرے زرد حضاب کرنا نیکل کے لوگوں کی مشابہت کے لیے نہ سنت کی پیروی کی واسطے تیسرے حضاب
 کرنا نہ بابک وغیرہ سے بالوں کو جلد ہی سفید کرنے کے لیے تاکہ لوگ تعظیم اور ادب کریں اور یہ سمجھیں کہ
 ہرگز میں چوتھی اوائل شباب میں جب شروع دائرہ ہی کے بال نکلیں تو اوتھیں اکثیر ناف یا پیش کے
 لیے اور اصر ونبائے کر لیے پانچویں سفید بالوں کا اکثیر ناف چھٹی بالوں کی صفیں جمانا نہ بڑنا تاکہ عورتوں کو بھلا
 معلوم ہو ساقیوں اسکو گھٹا نا خساروں کے بال مونڈ کر یا بڑا نا کپٹی کے بالوں کو ملا کر اٹھویں کنگلی
 کرنا بہتیت نمائش تو ہیں اسکو پریشان چھوڑ دینا بے پردائی سے باریا سے اپنی تین زباں کہلانے
 کو دسویں اوسکی سیاہی یا سفیدی کو دیکھنا عذر اور تکبر اور فخر کی نیت سے گیارہویں اوسکو باندھنا اور

گوید بنا برہین اوسکو منکرانا پر گزرت کی داری کس آدمی کو اوسکو منکرانا سمجھتا ہے لیکن
 اِنی مَہرۃ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنَّہٗ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْاَوَّلُ تَنَاقُصُ وَالثَّانِي سِتْرُ الْوَدْعِ
 فَصَلَّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْاَلْفَاظِ وَتَغْلِظُ الْاَبْطَرِجِ وَہی ہے جو اوپر گزرا حَسْبُ النَّاسِ
 نِصَالِہٖ قَالَ قَالَ اَسْ وَفَقِیْتُ لَکَ فِی فَصْلِ الشَّارِبِ تَغْلِظُ الْاَبْطَرِجِ وَتَغْلِظُ الْاَبْطَرِجِ وَتَغْلِظُ الْاَبْطَرِجِ
 کَ تَغْلِظُ الْاَبْطَرِجِ لَکَ تَغْلِظُ الْاَبْطَرِجِ تَغْلِظُ الْاَبْطَرِجِ تَغْلِظُ الْاَبْطَرِجِ تَغْلِظُ الْاَبْطَرِجِ
 کی اور خون کا شے کی اور نعل کے بال نوچ کر اور نعل کے بال منڈنی کی کہ نہ چھڑیں ہم انکو دیا پس ان کو
 زیادہ حَسْبُ اَبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ احْفَظُوا الشَّرَابَ اَحْفَظُوا الشَّرَابَ اَحْفَظُوا الشَّرَابَ
 عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایت دو مونچھوں کو اور چھوڑ دو داری میں کہ حَسْبُ
 اَبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِنَّہٗ قَالَ اَمْرًا ثَلَاثًا بِرَحْمَةِ الشَّرَابِ وَرَحْمَةِ الْخَبْرِ تَغْلِظُ الْاَبْطَرِجِ
 عبدالعزیز عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایت دو مونچھوں کو جو حَسْبُ
 کا شے کا اور داری کو چھڑ دے کہ یہ مسلمانوں کی وضع قرار پائی حقیقت میں یہی وضع
 مسکت کے موافق ہے اور ہمیں خوشنالی اور ضامی دونوں باتیں ہیں اب مونچھوں کو برٹانا اور
 داریوں منڈنا یہ مسلمانوں کی جائز ہے بالکل برخلاف ہے اور کافروں اور فاسقوں کا شیوہ ہے حَسْبُ
 اَبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ خَالِفُوا الشَّرِکَیْنِ احْفَظُوا الشَّرَابَ اَحْفَظُوا الشَّرَابَ
 ترجمہ عبدالعزیز عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو مشرکوں کا
 نکال ڈالو مونچھوں کو اور پورا رکھو داریوں کو یعنی چھوڑ دو ان کو اور ان میں کتر بیوت نہ کرو
 یہی قول ہے ایک جماعت کا ہمارے اصحاب میں یہ روایت علماء کے اور قاضی شریاض نے
 کہا داری کی منڈنا اور کترنا مکروہ ہے اور اسکے طول اور عرض میں سے بالوں کا لینا اور برابر کرنا بھی مکروہ
 اور مکروہ ہے آدمی اپنے بدن میں ہر جگہ شہر کرے جسے داری کہتے ہیں اور سلف نے اختلاف کیا ہے
 کہ داری کی حد کیا ہے بعضوں نے کہا کوئی حد نہیں مگر اتنی نہ بڑا لے کہ شہر ہو ورنہ بلکہ کم کر دے اور
 نام لگانے داری کو بہت لبا کرنا مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے ایک مٹھی کی حد کر دی ہے جسے
 اس سے زیادہ وہ کترنا چاہیے اور بعضوں نے اسکا کترنا مطلقا مکروہ جانا ہے مگر جمہور میں اس سے
 مونچھوں میں سلف یہ قول ہے کہ بالکل جڑ سے کتری جاوین یا منڈا دے جاوین کیونکہ حضرت نے

المتفق

صاف رہا یا میث دو سو پنجون کو اور یہی قول سچا ہل کر فہ کا اور بہت سو لوگ ہر طرف گھومیں
 کہ موٹھ پونجہ بالکل موٹھا دان کمر وہ ہے اور امام مالک کہتے تھے کہ یہ شاہ ہے اور جو کہی ایسا کرے سو سفل
 و سچا دے اور کمر وہ جانتے تھے انکا لینا اور پسے اور ان کو گرن کا قول ہے کہ احف اور خبر اور قس
 سب سے منع کرنے کو نہیں لینے موٹھ پونجوں کو کتر نا چاہے یہاں تک کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جاوے اور خبر
 علمائے دعا ہے کہ ان دونوں میں اختیار ہے جو چاہے کرے تمام ہوا کا کام قاضی عیاض کا
 اور تھار یہ ہے کہ ڈا رہی تو اپنے حال پر چھوڑ دیا جو اس میں کمی نہ کریں اور موٹھ پونجین اتنی کتریں کہ ہونٹ
 کا کنارہ کھلا رہے (نوی) **نَحْلُصُ اِلٰی هٰذَا** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَجْرُو**
الشَّوَابِ وَادْعُوْهُ اِلٰی خَالِفِ الْجَوْنِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ موٹھ پونجوں کو اور لٹکاؤ ڈا رہی ہو اور خلاف کرو فارسیوں کا (یعنی آش پستون کا) **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَتَيْنِ الْفِطْرَةِ وَفَضَّ الشَّارِبِ عَقْلًا
الْيَمَانَةِ وَالسَّوَابِ وَاسْتَنْشَأَ الْمَاءَ وَفَضَّ الْأُظْفَارَ وَغَسَّلَ الْبَرَاجِمَ وَتَغَطَّ وَبَطَّ وَحَلَّوْهُ
الْعَانَةَ وَابْتِغَا صِلَ الْمَاءِ قَالَ زَكْرِيَّا قَالَ مَضَعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَامِرَةَ لَا اَنْ تَكُوْنِ الْمَضْمَنَةُ
نَادَ قَتِيْبٌ قَالَ وَكَيْفَ ابْتِغَا صِلَ الْمَاءِ لِيَقِي اِلٰی سِتْنَاءَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو موٹھ پونجین کترنا دوسرے ایسی
 چھوڑ دینا تیسرے سواک کرنا چوتھی نا لٹکنا پانی والنا پانچویں ناخون کا ٹٹا جھٹی پورون کا نہ ہونا
 (بالون کے اندر اور ناک اور نزل اور رانین کا دھونا) ستائیں نزل سے بال اکھیرنا تھیں زیناف
 کے بال لینا تین پانی سے استنجہ کرنا (یا شہر نگاہ پر وضو کے بعد تھوڑا سا پانی چھڑکنا) آٹھ
 نے کہا میں دس باتیں بابت بھول گیا شاید کلی کرنا ہو و کہم نے کہا اتنا حاصل الہام سے (جو حدیث میں وارد
 ہے) استنجہ مروت سے **عَنْ** **مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ فِي سُنَنِ اَبُو سَلَمَةَ عَنِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو**
بَسْمَةَ الْعَامِرَةَ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا **بَابُ اِلَا سِتْنَاءَ** باب
 استنجہ کے بیان میں **عَنْ** **سَلَمَانَ قَالَ قِيلَ لَكَ قَدْ عَلِمَكَ نَبِيُّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كُلُّ شَيْءٍ خَيْرٌ اَزْهُ قَالَ فَقَالَ اَجَلٌ لَقَدْ بَدَا نَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ لِقَائِهِ اَوْ بَوْلًا اَوْ اَنْ نَسْتَقْبِلَ
بِالْيَمَانَةِ اَوْ اَنْ نَسْتَقْبِلَ بِالْقُرْبَانِ ترجمہ امامان روایت ہے کہ انہوں نے کہا کیا تم یہ نہیں جانتے

حکومہ الکتب کتب کتب کے پانچ خانہ اور پیشاب کو بھی انہوں نے کہا ہاں سب کو آپ نے منہ کیا قبیلہ کی طرف
 منہ کرنے سے پیشاب اور پانچ خانے کے یہ وقت انہوں نے کہا اس مسئلے میں علماء کے کئی مذہب ہیں
 ایک تو امام مالک اور امام شافعی کا مذہب ہے وہ یہ ہے کہ پیشاب اور پانچ خانے میں قبیلہ کی طرف منہ کرنا
 جنگل میں حرام ہے مگر آبادی میں حرام نہیں اور یہی روایت ہے عباس بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن عمر
 رضی اللہ عنہما اور شعبی اور اسحاق بن زہبہ اور احمد بن حنبل سے دوسرے مذہب یہ ہے کہ ہر جگہ حرام ہے
 جنگل میں ہو یا آبادی میں اور یہی قول ہے ابو ایوب انصاری اور مجاہد اور ابوسلمہ نخعی اور سفیان ثور
 اور ابو ثور اور احمد کا دوسری روایت میں تیسرے مذہب یہ ہے کہ ہر جگہ درست ہر مکان میں ہو یا جنگل
 میں اور یہی مذہب ہے عروہ بن زبیر اور ربیعہ کا جو شیخ تھے امام مالک کے اور داؤد ظاہری کا جو تھا
 مذہب یہ ہے کہ قبیلہ کی طرف منہ کرنا کہیں درست نہیں ہے نہ مکان میں نہ جنگل میں لیکن پیچھے
 کرنا درست ہے اور یہ ایک روایت ہے امام ابو حنیفہ اور امام احمد سے دوسرے مذہب والوں کی دلیل وہ
 صحیح حدیثیں ہیں جو مطلقاً ممانعت میں وارد ہیں جیسے سلمان کی حدیث اور ابو ایوب اور ابو ہریرہ
 وغیرہ کی انہوں نے کہا کہ یہ ممانعت قبل کی عظمت کے سبب ہے اور یہ بات ہر جگہ موجود ہے خواہ
 جنگل ہو یا مکان ہو اور اگر مکان کی آڑ کے سبب ہے یہ امر جائز ہو تو چاہیے کہ جنگل میں بھی جائز ہو
 کہ جنگل میں بھی ہمارے اور کعبہ کے پچھن پہاڑ اور نالے وغیرہ داخل ہیں تیسرے مذہب والوں کی
 دلیل ابن عمر کی حدیث ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کیے
 ہوئے اور کعبہ کی طرف پیچھے کیے ہوئے وہی حاجت کے وقت اور حضرت عائشہ کی حدیث کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ہوئی کہ بعض لوگ قبیلہ کی طرف منہ کرنا حاجت کی وقت مکروہ جانتے ہیں
 آپ نے فرمایا ہاں ایسا خیال کر چکے تب آپ نے فرمایا میری کہنڈی قبیلہ کی طرف کرو اس حدیث کو امام
 احمد نے اپنی سند میں اور ابن ماجہ نے اسناد حسن روایت کیا ہے چوتھی مذہب والوں کی دلیل
 سلمان کی حدیث ہے چوتھے مذہب والوں کی دلیل عبد اللہ بن عمر کی حدیث ہے اور حضرت عائشہ کی
 اور حدیث جابر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کیا پیشاب میں قبیلہ کی طرف نہ کرنے سے پہلے
 میں نے دیکھا آپ کو وفات سے ایک سال پہلے آپ قبیلہ کی طرف منہ کرتے تھے روایت کیا اس کا ابو داؤد
 اور ترمذی وغیرہ نے اسناد حسن اور حدیث مروان مضر کی میں نے ابن عمر کو دیکھا انہوں نے

اور نئی کو بیٹھا یا قبیلے کے سامنے پھر اوسکی آڑ میں یا شیب کرنے لگو میر نے کہا یہ تو منہ ہے انہوں کہا
 منہ جب ہے جب کھلے میدان میں ایسا کرے اگر قبلے میں اور مستحبا کرنے والے میں کوئی چیز حاصل ہو
 تو منہ نہیں روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور یہ حدیثیں صحیح ہیں جن سے اس امر کا جواز مکان میں ثابت
 ہوتا ہے اور ابو ایوب اور سلمان اور ابو ہریرہ کی حدیثیں جو مخالفت میں وارد ہیں وہ محمول ہیں صحرا
 پر تاکہ جمع ہو جائے حدیثوں میں اور یہ امر متفق علیہ ہے کہ حدیثوں میں جمع نہ ضروری جب جمع ہو سکے اور
 یہاں پر تو جمع ممکن ہے اور جنگل اور مقام میں صرف فرق یہ ہے کہ جنگل میں قبلے کی طرف منہ اور بیٹھ کر
 کی کوئی ضرورت نہیں اور مکان میں کبھی ضرورت ہوتی ہے مثلاً کھڑیاں اسے طرف بنی ہوں یا
 اور طرف جگہ نہ ہو اور جس نے بیٹھ کر نا درست سمجھا ہے اوسکو روکے یہ بہت سی صحیح حدیثیں موجود
 ہیں جن میں مطلقاً مخالفت آئی ہے جیسو ابو ایوب وغیرہ کی حدیث اب امام شافعی کے مذہب کے موافق
 مکان میں قبلے کی طرف منہ اور بیٹھ کر نا اسوقت درست ہے جب دیوار مکان کی تین ماٹھ یا اس سے
 کم فاصلے پر ہو اور وہ دیوار یا آڑ سفدر اونچی ہو کہ اعضا اسفل کی آڑ ہو سکے اوسکا انداز پالان کی بھی کھڑکی
 سے کیا ہے اور وہ دو تہائی ماٹھ کے برابر ہوتی ہے پھر اگر تین ماٹھ سے زیادہ فاصلہ ہو یا آڑ اس سے
 چھوٹی ہو تو منہ کرنا یا بیٹھ کرنا حرام ہوگا مثل جنگل کی اور ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک ہر حال میں
 مکان میں یا مگر درست ہے اور جنگل میں درست نہیں لیکن صحیح پہلا قول ہے اور کچھ فرق نہیں آڑ
 میں خواہ جانور کی ہو یا دیوار کی یا شیلے کی یا پہاڑ کی اور اگر اپنا دامن قبلے کی طرف شکا دے تو سہل
 اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ درست اسلئے کہ اگر کوئی ایسا نہ کرنا یا بیٹھ کر نا درست کہان میں لیکن جمہور نزدیک و غریب اور
 فقہاء اگر تکلیف واضح ہو تو طرف منہ یا بیٹھ کر نہ تو مکروہ نہیں مگر مکروہ ہے اور جماع کرنا درست ہے قبلے کی طرف
 منہ کر کے مکان میں ہو یا جنگل میں ہمارا اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد ظاہری کا یہی قول ہے اور مالک
 لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے ابن قاسم نے اوسکو جائز رکھا ہے اور ابن جبرین نے مکروہ کہا ہے
 لیکن صحیح جواز ہے اور بیت المقدس کی طرف منہ یا بیٹھ کر نا درست ہے لیکن مکروہ ہے اور اگر پانچ
 یا بیشاب کرے وقت قبلے کی منہ یا بیٹھ کر نیسے پھر مستحبا کی وقت ایسا کرے تو جائز ہے
 یا ہم مستحبا کریں دابنہ ماٹھ سے ف یہ امر بالاتفاق منہ ہے مگر حرام نہیں ہے اور بعض
 ظاہر کے نزدیک حرام ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ دابنہ ماٹھ سے مستحبا کو مستحبا کوئی کام نہ لیسو

مکرر سے اگر پانی سے استنجہ کرتے تو وہ ہنر مانتے ہیں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ کو چیسے سے دکر بر باد کر دو
 اور اگر ڈھیلے سے استنجہ کرے تو مسند کو بائیں ہاتھ سے پونچھو اور نہ کر کے ڈھیلے زمین پر یا دیوار یا دیوار
 کے کچے چر تین رکھو اور اس سے پونچھو اور بائیں ہاتھ سے دکر کو کھائے اور جو یہ نہ ہو سکے تو ڈھیلے سے
 ہاتھ میں ایسے اور دکر کو بائیں ہاتھ سے پونچھے اور وہ ہاتھ نہ ہلا دی اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا
 کہ دکر کو دہنے ہاتھ سے کھائے اور ڈھیلے کو بائیں ہاتھ میں ایسے اور یہ صحیح نہیں ہے (نوروی) کہ
 بائیں ہاتھ سے کھائے استنجہ کریں نوروی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کثیر
 بار پونچھنا واجب ہے اور اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے ہمارا مذہب یہ ہے کہ ڈھیلے سے استنجہ کرنا بھی
 نجاست کا دور کرنا ضرور ہے اور تین بار پونچھنا ضرور ہے اگر ایک بار یا دو بار پونچھا اور نجاست دور کر
 تو تیسری بار پھر پونچھنا ضرور ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور سحاق بن راہویہ اور ابو ثور
 کا اور مالک اور داؤد نے کہا کہ واجب صرف کرنا ہے نجاست سے اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی ہو جائے
 تو کافی ہے اور ہمارے بعض اصحاب کا بھی یہی قول ہے لیکن مشہور مذہب یہی ہے جو پہلے بیان
 کیا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر ایسے ڈھیلے یا پتھر سے استنجہ کیا جس کے تین کوٹے ہوں اور اگر
 کوٹے سے ایک ایک بار پونچھ کر تو کافی ہو جائیگا ایسے کہ مقصود تین بار پونچھنا ہے اور تین پتھر ڈھیلے
 بہتر ہیں ایسے ایک پتھر یا ڈھیلے سے اور اگر آگے اور پتھر دو دونوں طرف استنجہ کرے تو پتھر بار پونچھنا
 ضرور ہے اور بہتر یہ ہے کہ چھ ڈھیلے ہوں لیکن اگر ایک ہی ڈھیلے چھ کوٹے والا ہو تو درست ہے
 اس طرح کوٹے بہتر کہے سے جس میں دوسری طرف تری نہ پونچھے استنجہ کرنا درست ہے ہمارے
 اصحاب نے کہا ہے کہ اگر تین ڈھیلوں سے صفائی ہو جاوے تو اب چوتھا ڈھیلہ نہ لیوے ورنہ چوتھا
 ڈھیلہ لینا ضرور ہے اب پانچواں لینا مستحب ہے طاق کرنے کے لیے اگر چوتھے سے صفائی ہو گئی ہو ورنہ
 پانچواں لینا واجب ہے اب چھٹا نہ لیوے اور جو پانچویں سے صفائی نہ ہو تو چھٹا لینا واجب ہے اور چھٹے
 سے صفائی ہو جاوے تو ساتواں مستحب ہے طاق کرنے کے لیے غرض کلیہ یہ ہے کہ اگر صفائی طاق سے
 ہو جاوے تو اب بڑا دے اور جو جفت ہو تو ایک بڑا کر طاق کر لیوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم نے حدیث میں پتھروں کا ذکر کیا ہے اس سے بعض اہل ظاہر نے سوا پتھر کے اور کسی چیز سے
 استنجہ کرنا جائز سمجھا ہے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ پتھر کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ جتنی دکر لائی ہو

نووی نے کہا استنباح میں ذکر کو دہانے ہاتھ سے تھا منکر وہ ہے بکرا بہت تنہا ہی نہ تھیری جیسے اور گزرا
 اور متصور دیر ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کو کسی طرح کی مار نہ لے کر استنجہ میں اور برتن میں بھی نہ مارنا
 ایسے نہ ہو کہ شاید منہ یا کب میں سے کوئی چیز نکلے یا پانی میں گرے لیکن برتن کے باہر بھی نہ لے کر
 سنت ہر برتن با برکت **اِنَّ قِتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُ
 الْحُلَاةِ فَلَا يَمْسُ فَرَجَهُ يَمِينُهُ** ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا جب کوئی تم میں سے پانی نہ جاوے تو اپنے ذکر کو دہانے ہاتھ سے نہ چھوئے **عَنْ
 اَبِي قِتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ أَنْ يَدْنُقَ فِي الْإِنَاءِ فَإِنْ يَمْسُ ذَكَرَهُ
 يَمِينُهُ فَإِنْ قَسَمَ يَمِينُهُ** ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا جب کوئی تم میں سے پانی نہ جاوے تو اپنے ذکر کو دہانے ہاتھ سے نہ چھوئے نہ چھوئے نہ چھوئے
 اگر کسی نے **عَنْ اَبِي قِتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْحُلَاةَ
 إِذَا تَقَرَّرَ فِي رَجُلٍ إِذَا تَقَرَّرَ فِي رَجُلٍ إِذَا تَقَرَّرَ فِي رَجُلٍ** ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ ہر طرف سے شروع کرنے کو طہارت میں اور کھانگی
 کرنے میں اور جو پانی پینے میں **لَمْ يَكُنْ يَدْنُقُ فِي الْإِنَاءِ** نووی نے کہا یہ ایک نفع مند ہے ہر شرع میں اور وہ یہ ہے کہ
 جو کام دنیا میں ذرا عزت رکھتے ہیں جیسے کپڑا پہننا اور یا جامہ پہننا اور سوزہ پہننا اور مسجد میں جانا
 اور سبک کرنا اور سبک کرنا اور ناخون کاٹنا اور منجھ کرنا اور بالوں میں کھانگی کرنا اور غسل کرنا
 بال منڈوانا اور سر منڈوانا اور سلام پھیرنا تاکہ بعد اور وضو کے اعضا دھونا اور پانی نہ لے کر
 اور کھانا اور پینا اور وضو کرنا اور حجر اسود چومنا اور جو باتیں انکی مثل ہیں ان سب میں دہانی طرف سے
 شروع کرنا مستحب ہے اور باتیں انکے خلاف ہیں جیسے پانی نہ لے کر جانا اور مسجد سے نکلنا اور ناک چھیننا اور
 ہتھکڑیاں اور کپڑا اتارنا اور یا جامہ یا سوزہ اتارنا اور جو کام انکے مثل ہیں ان میں شروع کرنا مستحب
 اور یہ سب اسوجہ سے ہے کہ دہانی جانب کو بائیں جانب پر بزرگی اور شرف ہے اور جامہ کیسا ہے
 پہن کر وضو میں دہانے ہاتھ یا پاؤں کو پہلے دھونا سنت ہے اگر اس کے خلاف کرے تو فضیلت جاتی ہے
 لیکن وضو صحیح ہو جاوے گا اور شیعہ کے نزدیک امر واجب ہے اور انکے خلاف کا اعتبار نہیں اور بائیں طرف
 سے شروع کرنا اگرچہ درست ہے لیکن مکرہ ہے شافعی نے صاف کہا یہاں اور مسنون ابو داؤد اور ترمذی

باب في التيمم في الطهورين
 باب في التيمم في الطهورين

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچواں جانے میں اور ایک اور لڑکا میرے برابر پانی کا ڈول اور
 برہمی اٹھاتے پھر آپ استنجا کرتے پانی سے (اور برہمی ہو سطر سادہ رکھ کر اسکو سامنے گاڑ کے
 نماز پڑھیں) **سُئِلَ عَنْ آتِسْ بِنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَزَّلُ بِحَاظِئِهِمَا كَمَا كَانَ
 يَقْتَسِمُ فِيهِ تَرْجَمَةُ ابْنِ مَالِكٍ** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو کھلے میدان
 میں جاتے (لوگوں کی نظر سے دور) پھر میں پانی آپ پاس لانا آپ اس سے استنجا کرتے وہ انکو
 نے کہا اس حدیث سے کوئی سائل نکلے ایک تو یہ کہ حاجت کو دور جانا چاہیے لوگوں کی نگاہ سے
 دوسری یہ کہ جو شخص فضیلت رکھتا ہو وہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی سے کام لے سکتا ہے تیسری
 یہ کہ خدمت صالحین اور اہل فضیلت کی مستحب ہے چوتھی یہ کہ پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے اور ضرر
 پتھر و غیرت سے بڑھ کر ہے اور لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس سلسلہ میں لیکن جمہور سلف اور
 خلف اہل فتوہ اس طرف گئے ہیں کہ وصالوں استنجا کر کے پھر پانی سے وضو تا افضل ہے اور صرف ایک
 چیز پر اقتصار کرنا جائز ہے لیکن پانی پر اقتصار کرنا افضل ہے اور بعض سلف نے دیکھ وصالوں پر اقتصار
 کرنا افضل ہے اور ابن حبیب مالکی نے کہا ڈھیلے کافی نہیں ہیں مگر اس صورت میں جب پانی نہ
 ملے اور بعض علمائے ان حدیثوں سے یہ استدلال کیا ہے کہ بڑن سے وضو کرنا بہتر ہے جو وضو
 تالاب سے وضو کرنے سے مگر یہ استدلال مقبول نہیں قاضی عیاض نے کہا اس قول کی کچھ اصل
 نہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ امر منقول ہے کہ آپ نے حوض کو یا یا ہو پھر اوس کو چھوڑ کر
 بڑن سے وضو اختیار کیا ہوا ہے **يَا كِبْرُ الْكَبِيرِ عَلَى الْخَفِيِّينَ** موزون پر سم کرنے کا بیان ہے
 نووی نے کہا علمائے اجماع کیا ہے کہ موزون پر سم کرنا جائز ہے سفر اور حضر دونوں میں برابر
 کہ ضرورت ہو یا نہ ہو اور نہیں اختلاف کیا ہمیں کسی نے جبکا اعتبار ہوا البتہ شیعہ اور خوارج نے اسکا
 انکار کیا ہے اور ان کے اختلاف کا اعتبار نہیں اور امام مالک سے اوس میں کئی روایتیں ہیں اوشبہ
 روایت جمہور کو موافق ہے اور موزون کے سم کو بہت صحابہ نے نقل کیا ہے حسن بصری نے کہا جبکہ
 صحابیوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم کیا کرتے تھے موزون پر اور میں نے شرع مہذب
 میں ان صحابہ میں اکثر کا نام بیان کیا ہے اور کئی عمرہ یاقین لکھی ہیں اور اختلاف کیا ہے
 علمائے کرام سم موزون پر افضل ہے یا دیگر کا وضو ہمارے ہمارے یہ کہا ہے کہ پانچوں وضو پر افضل ہے

علیہ السلام نے بھی پیچھے کے درو کے وجہ سے ایسا کیا ہو گا دوسری وجہ یہ ہے جسکو ہفتی فراموش
 صلیبی نقل کیا ہے کہ آپ کے گھٹنوں کے اندر دو تھا تیسری وجہ یہ ہے کہ آپ کو جگہ نہ ملی
 بیٹھنے کی اس لیے آپ لاچار ہو کر کھڑے ہوئے اور امام ابو عبد اللہ مازنی اور قاضی عیاض نے ایک
 چوتھی وجہ بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ کھڑے ہونے میں دیر سے حدیث نہ نکلنے کا اطمینان ہوتا
 ہے بڑا نام نہ بیٹھنے کے اور بیٹھ کر حضرت عمرؓ نے کہا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا دیر کے
 رکھنا ہے حدیث نکلے سے اور ایک پانچویں وجہ ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ نے کھڑے ہو کر ایسے
 پیشاب کیا تھا کہ اسکا جواز معلوم ہو مگر ایک ہی بار ایسا کیا اور ہمیشہ کی عادت آپ کی پیشی کو پیچھے
 کر پیشاب کیا کرتے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے یہ امر ثابت ہوا انہوں نے کہا جو کوئی تم سے کہے
 کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو ہرگز نہ مانو آپ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب
 کیا کرتے تھے روایت کیا اسکو حماد بن حنبل اور ترمذی اور نسائی اور بہت لوگوں نے اور سنو
 اسکا بہتر ہے اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی مخالفت میں کئی حدیثیں مروی ہیں لیکن ثوابت
 نہیں ہیں پر حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ثابت ہوا بیٹھ کر کھڑے ہو کر پیشاب
 کرنا مکروہ ہے اگر عذر نہ ہو اور یہ کہ امت تخریبی ہے نہ تخریبی ابن منذر نے اشراف میں لکھا ہے کہ
 علماء نے اختلاف کیا ہے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں تو حضرت عمرؓ اور زید بن ثابتؓ اور ابن
 عمرؓ اور انس بن سعدؓ یہ امر ثابت ہوا کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے اور ایسا ہی منقول ہے از
 علیؓ رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہؓ سے اور ایسا ہی کہا ہے ابن سیرین اور عروہ بن الزبیرؓ اور ابن سعدؓ اور شعبیؓ اور
 ابراہیم بن سعدؓ نے اسکو مکروہ جانا ہے ابراہیم بن سعدؓ اس شخص کی گواہی نہیں قبول کرتے تھے جو
 کھڑے ہو کر پیشاب کرے اور انس بن سیرینؓ ایک قیاسی قول ہے وہ یہ کہ اگر پیشاب کرنی کی جگہ
 ایسی ہو جس پر سے پیشاب کو قطرے اڑیں تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے اور جواز دہنے کا اثر
 نہ ہو تو مکروہ نہیں امام مالکؓ کا یہی قول ہے ابن منذر نے کہا پیشاب بیٹھ کر کرنا مسیح کے نزدیک
 اور کھڑے ہو کر بھی درست ہے اور یہ سب ثابت ہو رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو کام ہوا کلام ابن منذر
 کا لیکن ایک قوم کے گھوڑے پر یا پیشاب کر نیکی کو تو یہ وجہ سے ہو گا کہ وہ لوگ اس سے برا نہ مانتے
 ہونگے بلکہ خوشتر بھی ہوگا اور جس شخص کو مار چکی ہو اسکی زمین میں پیشاب کرنا یا اسکا کھانا کھانا دینا

سے اللہ علیہ وسلم نے کثرت کثرت پیشاب کیا اور چھٹین اور نئے کا خیال نہ کیا اور شیشہ وغیرہ میں
 پیشاب نہیں کیا عیا ابو موسیٰ کرتے ہیں **عَنْ** الْمُخَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّ خَبْرَ بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِهِ فَأَتَبَعَهُ الْمُخَيَّرَةُ إِذْ دَاوَاهُ فَمَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَمُرَّ مِنْ حَاجَتِهِ
 فَقَوَّضَ وَمَسَحَ عَلَى الْخَفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رَجْمٍ مَكَانَ حَتَّى تَمُرَّ مِنْ حَاجَتِهِ مِنْ شُعْبَةَ
 رَوَاهُ ابْنُ رَجْمٍ رَوَاهُ ابْنُ رَجْمٍ رَوَاهُ ابْنُ رَجْمٍ رَوَاهُ ابْنُ رَجْمٍ رَوَاهُ ابْنُ رَجْمٍ
 اور حسب آب حاجت سے فارغ ہوئے تو پانی ڈالا آپ پر (یعنی وضو کے وقت) پھر وضو کیا اور مسح
 کیا سوز و پنہا بن رحم کی روایت میں یوں ہے پانی ڈالا آپ پر یہاں تک کہ آپ فارغ ہوئے حاجت
 سے (یعنی وضو سے) **عَنْ** يَحْيَى بْنِ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخَفَيْنِ ثُمَّ جَمَعَ اس بات کا وہی جو اور گدازا میں یہ ہے پھر وضو
 وضو اور دو ٹوٹا دھوئے اور مسح کیا سر پر پھر مسح کیا سوز و پنہا بن رحم **عَنْ** الْمُخَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ
 بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَرَكَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَّ
 عَلَيْهِ مِنْ إِذْ أَوْفَى كَانَتْ صَغِيرَةً فَقَوَّضَ وَمَسَحَ عَلَى الْخَفَيْنِ ثُمَّ جَمَعَ مِنْ شُعْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ رَجْمٍ
 ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ اترے اور حاجت سے فارغ ہوئے پھر اُٹھے
 تو میں نے آپ پر پانی ڈالا اول کے جو میرے پاس تھا آپ نے وضو کیا اور مسح کیا سوز و پنہا بن رحم
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 دوسرے مدینہ اور ست ہجری اور بعضی حدیثوں میں اسکی مخالفت آئی ہے لیکن وہ ثابت نہیں
 میں ہمارے صحابہ نے کہا کہ یہ مدولینا میں قسم پر ہے ایک ثوبہ کہ پانی لائے میں کسی سے مدد لیو
 اور یہ نہ مکروہ ہے نہ اس میں کچھ تباحث ہر دوسری یہ کہ اعضا کے دھونے میں مدد لیو سے بجز دوسرا
 شخص اس کے اعضا کو دھو کہ یہ مکروہ ہے مگر ضرورت کی وقت جائز ہے تیسری یہ کہ دوسرا شخص صرف
 پانی ڈالے اسکا ترک اولیٰ است پر کرنا مکروہ ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں اور جب کوئی دوسرا
 پانی ڈالے تو وہ وضو کرنے والے کے بائیں طرف کھڑا ہو **عَنْ** الْمُخَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُعَيَّرَةُ مَخْنُ الْأَدَاةُ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ تَحَرَّجْتُ مَعَهُ فَأَمَّا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ شَامِيَةٌ فَصَبَّ

طہارت پر پہنا ہے اور سح کیا ان دونوں پر ف تو فی نے کہا علمائے اختلاف کیا اس مسئلے
 میں ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ موزوں کا پہننا طہارت کا ملہ پر ضرور ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے پہنا
 پائون دھویا پھر موزہ پہنا پھر پائون دھویا اور پائون موزہ پہنا تو وہ اپنے موزہ پر سح درست
 نہ ہوگا ایسے کہ سو وقت طہارت کامل نہ تھی اب اس کا اتارنا اور دوبارہ پہننا ضرور
 البتہ پائون موزہ اتارنے کی حاجت نہیں ہے کیونکہ اوسکے پہننے کو وقت طہارت کامل ہو چکی
 تھی اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ پائون موزہ کا بھی اتارنا ضرور ہے اور یہی قبل سے مالک
 اور احمد اور حاکم کا اور ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن آدم اور حنفی اور ابو ثور اور دود کا قبل
 سے پہننا موزہ کا فاش کی حالت میں بھی درست ہے بعد طہارت کامل کیو استے محل (۱) الْمُحْتَدِۃُ اَنَّهُ وَاَمَّا النَّبِیُّ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَوَضَّأَ وَصَحَّ عَلَیْ خُفَّیْہٖ فَقَالَ لَمَّا فَقَالَ اِنِّیْ اَدْخَلْتُہُمَا طَہَرَتَیْنِ
 ترجمہ غیرہ سے روایت ہوا انہوں نے وضو کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے وضو کیا اور سح
 کیا دو موزوں پر غیرہ نے کہا تو آپ نے فرمایا میں نے ان طہارت میں پہنا ہے محل (۲) الْغُبُورِ
 مِنْ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَتَخَلَّفَ مَعَهُ فَمَا قَضٰی حَاجَتَہٗ
 قَالَ اَمَعَاکَ مَا وَاَقْبَتَہٗ یَمْطُرُہٗ فَغَسَلَ کَفَّیْہٗ وَوَجْہَہٗ ثُمَّ ذَهَبَ یَحْیِیْرُ عَنْ ذِرَاعَیْہٖ
 فَضَاکُمْ الْمُحْتَبَرُ فَاخْتَمَرَ بِدَہٗ مِنْ حَبِّ الْمُحْتَبَرِ وَافْتَقَى الْمُحْتَبَرُ عَلَی مَنَکِبَہٗ وَغَسَلَ ذِرَاعَیْہٖ
 وَصَحَّ بِنَاصِیَتَہٗ وَعَلٰی الْغَمَامِہٖ وَعَلٰی خُفَّیْہٗ ثُمَّ ذَکَبَ وَرَکِبَتْ فَاَتَتْہَا اِلَی الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا
 فَاِلَی الصَّلٰوۃِ یُصَلِّیْ بِہُمْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَقَدْ ذَکَرَ بَہُمْ رُکْعَہٗ فَلَمَّا احْسَنَ بِالنَّبِیِّ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ذَهَبَ یَنَاسِرُ فَاَوْحٰی اِلَیْہِ فَصَلَّی بِہُمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم وَقَدِّمَتْ فَرَّکْنَا ذَکْرَہٗ اَللّٰہِی سَبَقْتُنَا ترجمہ غیرہ بن شعبہ سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم غریب پہنچے رہ گئے میں بھی آپ کے ساتھ پہنچے رہ گیا جب تک حاجت کو فارغ ہوئے تو نہ پایا
 تمہاری پاس پائی ہے میں ایک چھال کے کر آیا پائی کی آپ نے دلوں کا تھوہوئے اور نہ دھویا پھر
 ہا میں آئینہ میں سر نکالنا چاہیں تو آئینہ ناک ہوئی آپ نے نیچے سے ہاتھوں کو نکالا اور جبہ کو اوپر
 موڑ دیا اور دلوں کا تھوہوئے اور پیشانی پر سح کیا اذعانہ اور دوپٹہ سوار ہو گئے سوار بھی سوار
 ہوا جب تک کہ کوئی نہ ہو سچ تو وہ نماز پڑھ رہی تھی اور عبد الرحمن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے ایک رکعت

سب سے پہلے وضو کیا اور پھر سح کیا

پڑھ چکے تھے انکو جب معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں وہ بھیجے تھے لے
 اپنے اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہا اور خزانہوں نے نماز پڑھائی جب سلام پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کھڑے ہوئے اور میں نے کھڑا ہوا اور ایک رکعت جو ہم سے پہلے ہو چکی تھی پڑھ لی اس وقت یہی وہ
 حدیث ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا اپنے صحابی کے پیچھے ثابت ہوتا ہے
 علما نے کہا ہے کہ اپنے سوا عبد الرحمن بن عوف کو اور کسی آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتی حضرت
 جبریل کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو وہی نے کہا اس حدیث سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں ایک افضل کا
 افتد اگرنا اپنے سو کم درج والے کے ساتھ دوسری اپنی کا نماز پڑھنا اپنی ہی کے پیچھے تیسری فضیلت
 اول وقت نماز پڑھنے کی کیونکہ صحابہ نے ایسا انتظار نہ کیا اور نماز شروع کر دی آخر تھی جب امام حاضر
 ہو تو لوگ کہیں ادا امام بنا سکتے ہیں بشرطیکہ اس سے کوئی مفید نہ پیدا ہوا اور امام کو رنج نہ ہو ورنہ جب
 لوگ اول وقت اکیلے اکیلے نماز پڑھ لیں تو دوبارہ حاجت میں شریک ہو جانا مستحب ہو گا یا نہیں
 مسبق سلام کے بعد اپنی باقی نماز پوری کرے اور یہ باقی نماز بدو پڑھے اس کے ذمہ سے ساقط
 نہ ہوگی البتہ سورہ فاتحہ پڑھنا ساقط ہو جاتا ہے جب امام کو رکوع میں پادے چھٹی یہ کہ مسبق کو
 بھی امام کی پیروی رکوع اور سجود اور قعدہ سب ارکان میں ضرور ہے اگرچہ اس کے قعدے کا وقت
 نہ ہو سنا نہیں یہ کہ مسبق امام سے جب جدا ہوتا ہے جب امام سلام پھیر دے اور عبد الرحمن بن عوف
 جو نماز پڑھا لی گئے اور ابو بکر صدیق کی طرح پیچھے ہٹ نہ اس کے اسکی وجہ یہ تھی کہ عبد الرحمن بن عوف
 رکعت پڑھ چکے تھے اور ابو بکر نے کوئی رکعت نہیں پڑھائی تھی اس لیے **عَلَى الْغَيْرَةِ أَنْ يَقِي**
اللَّهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَاسْتَمِعْ عَلَى الْغَيْرَةِ وَمَقَامٌ رَأْسُهُ وَعَلَى عِمَامَتِهِ ترجمہ مغیرہ سے
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسج کیا موزونہ اور پیشانی پر اور عمامے پر **عَامَّةً** پر مسج کرنا
 درست ہے اور اسکا اوتار نماز و رہنمائی رنم حرج کے لیے اس حدیث کا یہی قول ہے اور بعض علماء کے
 نزدیک عمامہ پر مسج جائز نہیں جب تک اس پر ہاتھ نہ پھیرے **عَلَى الْغَيْرَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّ**
اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يُمْنَكُمُ تَرْجَمُهُ دُوسَرَى وَهِيَ كَابُحِي وَهِيَ جَوَابُ رُكْنِ الْغَيْرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَوْضُؤًا فَاسْتَمِعْ بِنَا حَيْثُ وَعَلَى الْغَيْرَةِ تَرْجَمُهُ مغیرہ سے یہ
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو مسج کیا پیشانی پر اور عمامہ پر اور موزونہ پڑھ لیا

نہ بین اور جو یہ حضرت عمرؓ نے کہا آپ نے وہ کام کیا جو کبھی نہ کرتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے جیسے افضل ہے اور اس دن جو کئی نمازیں
 ایک وضو سے پڑھیں اس سے جواز کا بیان کرنا مقصود تھا جیسا آپ نے فرمایا میں نے یہ کام
 قصداً کیا ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کم درجہ والا بڑے درجہ والے سے سوال کر سکتا ہے
 ان افعال سے جو عادت کو خلاف ہوں اس لیے کہ کبھی یہ امر بیان ہو تا ہے تو وہ آگاہ ہو گا
 اس سال کی وجہ سے انتہو کیا آپ کر اھتہ غم الموصولی وغیرہ یدہ الشکوک فی بحالہا
 فی کما ناء قبل علیہا کلا نکا۔ بانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنا اس کو دھونے سے پہلے مکروہ ہے
 ابی حمزہؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استیقظ احدکم فلیغسل یدہ فلیغسل یدہ
 فی کما ناء حتی ینسکھا کلا فاقا نکا یدکری ابن یانث یدہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سوکر اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ دلا
 جب تک اس کو تین بار نہ دھو لے کیونکہ معلوم نہیں کہ ان رات ہاتھ اوسکاٹ امام شافعی نے کہا
 عربوں کی عادت تھی کہ وہ دھیلوں سے استنجایا کرتے اور ان کے ملک گرم تھے سو نے میں
 پسینا آتا اس لیے تم سال تھا کہ ہاتھ نجس ہو گیا ہو اور حدیث سے کئی سال نکلے ہیں ایک نے یہ کہ
 قلیل پانی پر اگر نجاست پڑ جاوے تو وہ نجس ہو جاوے گا دوسری یہ کہ سات بار دھونا کسی نجاست کا
 ضرور نہیں سوائے کے چائے ہرے برتن کے تیسری یہ کہ استنجا کا مقام دھیلوں سے پاک
 نہیں ہوتا بلکہ معاف ہو گا اس سے چھٹی یہ کہ نجاست کا تین بار دھونا ضرور ہے یعنی نجاست
 متحققہ کا اور متہبہہ کا تین بار دھونا مستحب ہے پانچویں یہ کہ نجاست متہبہہ کا دھونا مستحب ہے
 صرف پانی ڈالنا کافی نہیں چھٹی یہ کہ عبادات میں احتیاط کرنا مستحب ہے بشہ طہیہ احتیاط
 دوسرے کے درجہ تک پہنچے اب جہور علما اس طرف ہیں کہ یہ ہاتھ ڈالنے کی ممانعت تیسری ہے
 نہ تیسری جس صورت میں نجاست کا تین بار دھونا اگر ہاتھ ڈال دے گا تو پانی نجس ہو گا اور اگر
 تیسری سے منقول ہے کہ نجس ہو جاوے گا اگر رات کو سوکر اٹھا ہے اور اسحاق بن راہویہ اور محمد بن جریر
 طبری سے بھی ہی منقول ہے لیکن یہ قول ضعیف ہے کیونکہ اصل پانی اور ہاتھ دونوں میں طہارت
 ہے پھر شک ہے وہ نجس نہیں ہو سکتی اور یہ سوکر اٹھنا ہمارے نزدیک رات کے سونے سے مخصوص نہیں

درست ہے
 درستی کا
 درستی کا

بلکہ جب ہو کر اٹھو اور نجاست کا شہبہ ہو یا بغیر سوئے نجاست کا گمان تو برتن میں بغیر ڈانڈہ و صولے مانڈہ نہ ڈالے اور امام احمد سے یہ روایت ہے کہ اگر رات کی خواب سواٹھا ہے تو مانڈہ ڈالنا مکروہ تحریمی ہے اور جو دن کی خواب سواٹھا ہے تو مکروہ تنزیہی ہے اور اوڈوٹا ہر می کبھی بھی قبل سے ہاتھ نہ دھوئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَرُّنَاكُمْ مِثْلَ بَرِّنَاكُمْ مِثْلَ بَرِّنَاكُمْ

أَنْ تَهْرُوكَ عَنْ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ تَرْجَمَةٍ رَدَّيْنِ كَادِي جَوَابٍ كَذَرَا عِلْنِ

ابن ہریرہؓ اَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْشُرْ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ يَدَهُ فِي نَاءِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِيْهِ مَا بَاتَ يَدُهُ ثُمَّ جَمَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَاهُ رُوَيْتُ هُوَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّاهُ بِمَا جَاءَ مِنْهُ مِنْ بَابِ الْمَدِينَةِ بَارِئًا بِالنَّارِ
وَالْمَاءِ بِحَبْرَتَيْنِ مِنْ نَاهُ وَهُوَ لَيْسَ لَهُ سِوَى ذَلِكَ مَعْلُومٌ مِنْ كِبَارِهِ مَا نَاهُ عَنْ كِبَارَاتِ كَوْفِهِ
نَسَاءِهِ بِوَلَدِهِ وَبِأَكْبَرِهِ وَأَكْبَرُ نَسَاءِهِ أَسَى مَقَامُونَ مِنْ زِيَادَةِ نَصِيحِهِ هُوَ الْقُرْآنُ وَرِوَايَتُهُ مِنْ بَابِ
بِهِمْ لِنَظِيرِهِمْ بِشَجَبٍ هُوَ كَمَا نَهَى كِي نَجَاسَتِ الْكُلِّانِ هُوَ أَكْرَمُ نَاهُ كِي جَاهِرَتِ كَالْقَيْنِ هُوَ حَسْبُ هُوَ نَاهُ
وَصَوْنًا بِحَدِّ النَّاسِ بِهَرَبٍ وَصَحِيحِهِ هُوَ كَمَا اسْصَوْرَتِ مِنْ نَاهُ وَنَا وَصَوْنَهُ سَوِيْلُهُ كَرْدَهُ هُوَ مِنْ
هُوَ أَكْرَمُ نَسَاءِهِ هُوَ كَمَا نَهَى بِرِوَايَتِهِ وَنَا لَيْسَ لَهُ سِوَى ذَلِكَ مَعْلُومٌ مِنْ كِبَارِهِ مَا نَاهُ عَنْ كِبَارَاتِ كَوْفِهِ

یا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ایک کپڑے سے یا پانی کھائے یا کسی اور سے مدد لیوے (نوروحی) **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَبْرِئِيلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ كُلُّهُمْ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَقُولُ مَا قَدْ نَأْمَنُ رَأْيَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَقِيقٍ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِمْ ذَكَرَ الثَّلَاثَ ثُمَّ حَمَسَ رُوَيْتِ بَيْنَ حَرْفَيْنِ
وَقَوْلِي كَذَا فِي بَيْنَ بَارِ وَصَوْنِي كَذَا فِي بَيْنِ **بَابُ** كَذَا وَكُلُّهُ كَذَا وَكُلُّهُ كَذَا

یکم

مَنْ فِي الْأَنْبَاءِ بِرَأْيٍ وَفِيهِ سَبِيلٌ

فصل اول

الکلب فی اناء واحد فلیغسلہ سبعہ مرات ترجمہ ابوہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تمہارے برتن میں سے پیراؤ سکوسات بارودھنا چاہیے غسل فی آلہ ضریرۃ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہوروا اناء واحد کما اذا قلتم فیہ الکلب ان تغسلوا لست بمر
 اترایت اذ کاٹھن بالذائب ترجمہ ابوہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے برتن کی ایک جب کتا اس میں سے نہ ڈالو گے یہ ہے کہ سکوسات بارودھن میں چھینکا
 می سے بچیں غسل ہما بن فضالہ قال هذا ما حدثنا ابوہریرۃ عن محمد بن عبد اللہ قال
 اللہ علیہ وسلم قد ذکرنا حدیث و هذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہوروا اناء واحد کما
 اذا قلتم الکلب فیہ ان تغسلوا سبعہ مرات ترجمہ ہما بن فضالہ روایت ہے کہ حدیث میں ہے کہ
 نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں سے ایک حدیث بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تم میں سے کسی کو برتن کی باکی جب کتا اس میں چیر چڑھے یہ ہے کہ سکوسات بارودھن و شہ
 ان حدیث میں سے معلوم ہوتا ہے کہ کتا نجس ہے اور اس کے لعاب اور پینا پاک ہے جو ہر علمایا کی یہی بات
 ہے اور حکمرانوں کے ایک روایت یہ ہے کہ کتا پاک ہے اور دیل انکی یہ ہے جو اس حدیث میں ہے کہ فرمایا
 اعمادہ شکار جو کہ پکڑیں تو ہارویں اور بھروسہ کہ گتے کا لعاب جانور کے کپڑے میں ضرور لگیں گے
 یہ دیل قوی نہیں کہ لے کر شکار کے مسلح ہونے سے خاص اس مقام کی جہاں کتے نے لگا یا تھا
 ثابت نہیں ہوتی دوسری دیل یہ ہے جو روایت کیا ترمذی اور ابو داؤد نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کتے سچ میں آتے جاتے اور پیاب کرتے لیکن پانی کڑی نڈوات اسکا جواب یہ
 ہے کہ انے جانے کو طہارت اسکی ثابت نہیں ہوتی اب رہا پیشاب کا وہ نہ بالاجماع نجس ہے اور مسجد کے
 زوہر کی یہ وجہ ہوگی کہ پیشاب کی جگہ معلوم نہ ہو سکتی ہوگی یا سو جہ سے کر زمین جب سوکھ گئی
 تو وہ آپس سے یا یہ حکم اتنا ہے اسلام میں ہوگا بعد اویسے مسجدوں کی صفائی اور پاکیزگی کا حکم ہوا تیر
 دیل ہے کہ آگے جو حدیثیں آتی ہیں او میں کتا پائے کی اجازت دی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ پائے
 کی اجازت سراسر اسکی طہارت لازم نہیں آتی ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کتے کو نہ ڈالو
 پیسے برتن کا سات بار دھو یا غرض ہے اور یہی حدیث ابن عباس اور عروہ اور ابن مسررین اور طاہر
 اور عمر بن دنیا اور اوزاعی اور اناس اور شافعی اور عبد بن حنبل اور حجاج بن اعلم یہ ابوہریرہ اور

ابو عبیدہ اور داؤد کا اور خلاف کیا ہوا حنفیہ نے اور قیاس کیا اسکو اور نجاست و غیرہ حالانکہ یہ قیاس سے متماثل
نص کے اور دلیل لائے ہیں طحاوی اور دارقطنی کی روایت سے کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ کتے کے منہ ڈالنے سے تین بار
وہ ہونا چاہیے حالانکہ احتمال ہے ابو ہریرہ نے یہو لکھ کر کہا ہوا یا سات بار دہونے کو موجب جانتے ہیں اور
تین بار کو واجب ابو ہریرہ سے یہ بھی ثابت ہو کہ انہوں نے سات بار دھوونے کا حکم کیا یہو
ابو ہریرہ کا یہ قول احادیث صحیحہ و مرسلہ کے مقابل نہیں ہو سکتا دلیل دطال نووی نے کہا ہمارے نزدیک
کتے کا پیشاب اور پانچواں یا خون اور سینا وغیرہ اگر لگ جاوے تو اسکا بھی یہی حکم ہے کہ سات بار دھو کر

اور ایک بار می سے عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَلْبُ

ثَلَاثًا فَإِنْ غَسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَفِرَ لَهُ الثَّامِنَةَ بِالْذُّبَابِ مَرَّجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تین کے مار ڈالنے کا پھر فرمایا کیا ہے حال اونکا اور حال کتوں کا پھر اجازت

دی کہ شکار کئی اور کھانا پانے کی (یعنی بکریوں کے سندر کے حفاظت کیسے) اور فرمایا جب کتابتین میں

منہ ڈال کر پتے تو اسکا سات بار دھو اور کھوپڑی سے بائیں سے بائیں نووی نے کہا ہمارا اور جہر علیہ

کا مذہب یہ ہے کہ سات بار دھوئیں انہیں ایک بار می ملکر دھوئیں اور چونکہ می ایک علیحدہ چیز ہے گویا اشوا

بار ہوا۔ اور بھید استفادہ احتیاط کا کہ جو کچھ میں یہ ہے کہ بعض کتابتین ملتا ہوتا ہے اور بعضا دیوانہ تو سات

بار دھوئیں میں برتن سے بالکل اثر جاتا ہو گیا یہ نہیں کہ نجاست اسکی اور نجاستوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ

سور کے کتے کو بھی زیادہ نجس ہے پر اس میں زہر نہیں عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَلْبُ

ثَلَاثًا فَإِنْ غَسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَفِرَ لَهُ الثَّامِنَةَ بِالْذُّبَابِ مَرَّجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تین کے مار ڈالنے کا پھر فرمایا کیا ہے حال اونکا اور حال کتوں کا پھر اجازت

دی کہ شکار کئی اور کھانا پانے کی (یعنی بکریوں کے سندر کے حفاظت کیسے) اور فرمایا جب کتابتین میں

منہ ڈال کر پتے تو اسکا سات بار دھو اور کھوپڑی سے بائیں سے بائیں نووی نے کہا ہمارا اور جہر علیہ

کا مذہب یہ ہے کہ سات بار دھوئیں انہیں ایک بار می ملکر دھوئیں اور چونکہ می ایک علیحدہ چیز ہے گویا اشوا

بار ہوا۔ اور بھید استفادہ احتیاط کا کہ جو کچھ میں یہ ہے کہ بعض کتابتین ملتا ہوتا ہے اور بعضا دیوانہ تو سات

بار دھوئیں میں برتن سے بالکل اثر جاتا ہو گیا یہ نہیں کہ نجاست اسکی اور نجاستوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ

اگر کٹنا ہو تو اس کو مار ڈالیں اور اگر کٹنا نہ ہو تو نہ ماریں امام الحرمین نے کہا کہ کتون کے قتل کی حدیث
سنو نہ ہے اس طرح سیاحہ کے قتل کی انتہی سے مختصر **باب** التَّيْمُنَةُ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ
تھے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت **عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ**
كَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ ترجمہ جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ہوئے
پانی میں پیشاب کرے **مَنْ حَقَّنَ** اِیْ هَرَبْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ
فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ النَّاسُ ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا گوئی تم میں سے تمہارے پانی میں پیشاب نہ کرے اور یہ بھی نہ کرے کہ پیشاب کر کے پھر اس میں غسل
کرے **عَنْ هَاشِمِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبُولَنَّ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ النَّاسُ
کہ پھر بھی نہ تَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ ہاشم بن مہمون نے کہا یہ وہ حدیثیں ہیں جو ہم سے ابو ہریرہ سے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیں پھر کئی حدیثیں بیان کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کر پیشاب کر و تو تھے ہوئے پانی میں جو بہتا نہیں پھر غسل کرے اس میں
ف نذوی نے کہا یہ ممانعت بعض پانی میں تو تحریر ہے اور بعضوں میں کہ لہڑ اور احمدیث سے
نکلتا ہے اگر گرا پانی کثیر ہو اور بہتا ہو تو اس میں پیشاب کرنا حرام نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ نہ کرے اور اگر
پانی قلیل ہو لیکن بہتا ہو تو ہمارے اصحاب میں ہر ایک جماعت کو کہا کہ اس میں پیشاب کرنا مکروہ ہے
اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے کیونکہ وہ پانی نجس ہو جاوے گا موانعت مذہب ہے اور شافعی کے اور دوسرے
کو دھوکا ہوگا وہ اس کو مستعمل کرے گا اور اگر پائے کثیر ہو لیکن ٹھسا ہو اور تو ہمارے اصحاب کے نزدیک
اس میں پیشاب کرنا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں اور اگر حرام کہیں جب بھی ہو سکتا ہو کیونکہ یہی تحریم کے
لیے ہے اور وہ پانی نجس ہو جاوے گا خفیہ کے نزدیک جس صورت میں اتنا بڑا حوض نہ ہو کہ ایک کنارہ ہا
سے دوسرے کنارہ ہے اور جو پانی ٹھوڑا ہو ٹھسا ہو تو اس میں پیشاب کرنا مکروہ ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ سب
پیشاب کرنا حرام ہے اور پانچواں نہ کرنا بھی مثل پیشاب کر کے بلکے سے بڑے اس طرح اگر کسی بڑن میں پیشاب
کر کے ہنگو پانی میں ڈال دے یا نہر سے اتنا نزدیک پیشاب کرے کہ بر کر آسین جاوے سب باتیں
منہ بن اور انہیں کسی عالم نے خلاف نہیں کیا البتہ داؤد ظاہری سے منقول ہے کہ ممانعت خاص ہے

انسان کے پیشانی پر اور پانچواں کی ممانعت نہیں نہ برتن میں پیشانی کے کسے سکھوڑنے کی اور نہ پانی کے
 نزدیک پیشانی کے کسے کی اور علمائے کہا ہے کہ پانی کے نزدیک پانچواں اور پیشانی کے نزدیک اگرچہ
 پانی میں نہ جاوے کیونکہ لوگ وہاں آتے جاتی ہیں تو انکو تکلیف ہوگی اور جس نے استنجہ کیا ہو وہ اگر
 پانی میں غوطہ لگے تا چاہے استنجہ کے لیے اور پانی قلیل ہو کہ نجاست پڑے سو نجس ہو جاوے گا تو حرام ہے اور
 اگر کثیر ہو اور جاری ہو تو جائز ہے اس طرح اگر کثیر ہو اور جاری نہ ہو لیکن اس صورت میں نہ کرنا اولیٰ ہے
 اِنَّ النَّبِيَّ عَنِ الْوَحْيِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ عَمَّ هُوَ پانی میں غسل کی ممانعت محل
 اَنْ يُّهْرَبَ يَفْقَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاِخْتِلَاسِ احَدِكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّاخِلِ وَهُوَ
 جَبَّ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ ثَنَّاوَا مَرَّجَمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ
 رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَجِبُ لِمَنْ مِنْ سَمْعٍ سَكَبَ نَهْنَهَ فِي حَاجَتِهِ هُوَ تَوَدَّ هُوَ هُوَ پانی
 میں نہ خادو کو گرنے ابو ہریرہ سے کہا پھر کیا کرے انہوں نے کہا مٹھون سے پانی لیکر نہاوی
 صاف نو دیئے کہا ہمارے علماء کے نزدیک ہے ہر کے پانی میں نہانا مکروہ ہے خواہ پانی قلیل
 یا کثیر اس طرح جاری چشمی میں شامی نے بوطلمی میں کہا کہ میں مکروہ جانتا ہوں جب کے لیے غسل کرنا
 کمزور میں اور تھکے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر اور یہ کہ بہت تنہا ہے نہ
 تحریری اور اگر جب ایسی پانی میں غسل کیا اور وہ دو قلوب سے کم ہے تو مستعمل ہو جاوے گا ورنہ مستعمل
 نہ ہوگا یہ ثنائیہ کے مذہب کے موافق ہے اور حنفیہ کے نزدیک اگر وہ درود سے کم ہے تو مستعمل ہو
 جاوے گا اور جو درود زیادہ ہے تو مستعمل ہوگا اور صحیح مذہب اجماع یہ ہے کہ پانی پاک ہے
 اور پاک کرنا ہے جب تک نجاست کی وجہ سے ہکا فرہ یا بویا رنگ نہ پڑے اور کچھ فرق نہیں
 ہے قلیل اور کثیر پانی میں خواہ وہ دو قلوب ہو یا اس سے کم انتہی ہر زیادہ ناپ و نحوہ غسل البوطہ
 وَصِيْرَةٌ مِنَ الْجَنَابَاتِ اَدْخَلَكَ فِي السَّجْدِ وَالْاَرْضُ تَطْمِئِنُّ الْمَاءُ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ اِلَى الْحَصْرِ هَا
 سجد میں جب پیشانی پر جاری ہو تو اس کو پانی سے دھونا ضرور ہے اور زمین پانی سے پاک جاتی
 ہے اس کے کھودنا ضرور نہیں محل اِنَّ اَنْ اَعْرَأَيْتَ بِالْاَرْضِ السَّجْدِ فَقَامَ الْيَوْمَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ لَا تُرْمَوْهُ قَالَ فَلَمَّا فَرَعَمَ دَعَا بِلَوْحٍ مِّنْ صَخْرَةٍ فَضَرَّ عَلَيْهِ
 مَرَّجَمَهُ اَنْسَ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَمَى النَّبِيَّ اَوْ شَرَّ اَسْكُوْرًا لَمْ يَكُنْ

قَالَ

وَصِيْرَةٌ مِنَ الْجَنَابَاتِ اَدْخَلَكَ فِي السَّجْدِ وَالْاَرْضُ تَطْمِئِنُّ الْمَاءُ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ اِلَى الْحَصْرِ هَا

یا ہٹانے کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ست رو کو پیشاب کا جب وہ پیشاب کر چکا آپ نے
 ایک ڈول پانی کا شگوا یا اور اس پر ڈال دیا **عَلَى النَّاسِ مِنْ مَلَائِكَةٍ يَذْكُرُونَ أَنْ أَعْرَبْنَا قَامَ إِلَى نَاحِيَةِ**
فِي الْمَسْجِدِ قَبَالَ فِيهَا فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهُ فَلَمَّا قَرَعَ
أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنْ تَوْبٍ فَصَبَّ عَلَى بَوْلِهِ ثُمَّ رَجَمَهُ النَّاسُ بِمَالِكٍ ذَكَرَ
 تھے کہ ایک گنوار مسجد کے کونے میں کھڑے ہو کر موتے لگا لوگ چلائے اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اس کو جب وہ موت چکا آپ نے حکم کیا ایک ڈول پانی کا اور اس کے پیشاب
 پر ڈال گیا **فَإِذَا نَزَلَتْ نَزَلَ فِيهِمْ مَاءٌ فَشَرِبُوا مِنْهُ ثُمَّ رَجَمُوا النَّاسَ بِمَالِكٍ ذَكَرَ**
 اجماع ہے خواہ وہ آدمی بڑا ہو یا چھوٹا لیکن کم سن بچہ کے پیشاب پر صرف پانی حجر تک دینا کافی ہے
 اس کو آگے ہم بیان کر رہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کی عظمت اور عزت کرنا چاہیے اور نبی ستون
 سے پاک رکھنا چاہیے اور زمین پانی ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہے اور ہر کھو ذمہ ضرور نہیں بھی ہمارا
 اور جہور علما کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک وہ بغیر کھو دے پاک نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم
 ہوتا ہے کہ جاہل کو زمری اور ملائمت سمجھانا چاہیے جب وہ تذلیل یا عناد سے مخالفت نہ کرے
 اور علمائے لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گنوار کے چھوڑ دینے کا وود جہوں
 حکم کیا ایک تو یہ کہ پیشاب نہ جانے سے خود اس کو ضرر ہوتا دوسری اگر وہ متناجلا جاتا تو ساری
 مسجد اور اس کے کپڑے وغیرہ سب نجس ہو جاتے **عَلَى النَّاسِ مِنْ مَلَائِكَةٍ يَذْكُرُونَ أَنْ أَعْرَبْنَا قَامَ إِلَى نَاحِيَةِ**
فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يُبَوِّدُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَمَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزِدُونَهُ
دَعْوَةً فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ
الْمَسَاجِدُ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ مِنْ هَذِهِ الْبَوْلَةِ وَلَا الْقَدَرِ إِنَّمَا هِيَ لِلَّهِ وَالصَّالِحِينَ وَفَرَأَتْ
الْقُرَّانِ أَوَّلًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَ دَجْلَةَ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَنْ تَوْبٍ مِنْ مَلِكِهِ
فَنَسَبَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَمَهُ النَّاسُ بِمَالِكٍ ذَكَرَ
 تھے مسجد میں اتنے میں ایک جنگلی آیا اور کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے نہ کر
 نے کہا مائیں مائیں کیا کرتا ہے آپ نے فرمایا اس کا پیشاب ست رو کو جانے دو لوگوں نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ

پیشاب کر چکے تب اپنے اوسکو بلایا اور فرمایا یہ مسجد میں پیشاب اور نجاست کی لائق نہیں یہ تو اوس کی
یاو کے لیے اور نماز اور قرآن پڑھنے کے لیے بنائی گئیں ہیں یا ایسا ہی کچھ اپنے فرمایا پھر ایک شخص کو حکم
کیا وہ ایک ٹول پانی کا لایا اور سپر بہا دیا **ف** نوذی نے کہا یہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد و منبر
بچانا چاہیے ناپاک چیزوں سے اور خشک سے اور آواز بلند کرنے سے اور جھگڑے و لڑائیوں سے اور
خرید و فروخت سے اور سب معاملات سے اور یہاں پر میں چند مسئلے مختصر طور پر بیان کرتا ہوں ایک
یہ کہ بے وقوف کو مسجد میں بیٹھنا درست ہے اور اگر عبادت کی نیت سے بیٹھے جیسے اعتکاف یا علم دین
پڑھنے یا پڑھانے یا وعظ کرنے یا سننے یا نماز کی انتظار کی نیت سے تو مستحب ہے ورنہ حرام ہے اور
بعض لوگوں کے نزدیک مکروہ ہے لیکن یہ قول ضعیف ہے اس طرح مسجد کے اندر سونا درست
ہے امام شافعی نے بھی اس کی تصریح کر دی ہے ابن منذر نے اشراق میں لکھا ہے کہ مسجد میں سونا
کی اجازت دی ہے سعید بن مسیب اور حسن اور عطاء اور شافعی نے اور ابن عباس نے کہا مسجد کو
خوابگاہ مت بناؤ اور ایک روایت انس پر ہے کہ اگر نماز کے لیے مسجد میں سو جاؤ تو کچھ قباحت
نہیں اور اور ازاغی نے کہا مسجد میں سونا مکروہ ہے اور امام مالک نے کہا مسافروں کو مسجد میں سونا
درست ہے اور شافعی کو مناسب نہیں امام احمد نے کہا مسافر وغیرہ کے لیے قباحت نہیں پر اگر کوئی
مسجد کو خوابگاہ بنا لیا تو جائز نہیں اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے اور جس نے مسجد میں
سونا جائز رکھا ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی اور ابن عمر اور صحابہ صفہ مسجد میں سویا کرتے
تھے اور کافر مسلمانوں کی اجازت سے مسجد میں جا سکتا ہے البتہ بغیر اجازت سے اوسکو جانے سے
روکا جاوے گا ابن منذر نے کہا مسجد میں وضو کرنا ہر ایک عالم نے درست رکھا ہے البتہ ایسے مقام
میں وضو کرنا جس سے لوگوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے اور ابن سیرین اور مالک اور سحنون سے
اسکی کراہت مروی ہے مسجد کے صاف کھنڈے لیے - ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت
نہ لکھا ہے کہ جانوروں اور پوائیوں اور لڑکوں کا مسجد میں لیجا نا مکروہ ہے اور مراد وہ لڑکے ہیں
جنکو تیز نہیں کیونکہ وہ شخص کریم کے مسجد کو پر جانور کا لیجا نا حرام نہیں ہے کیلئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حواش کیا ہے تانا کعبہ کا اونٹ پر سوار ہو کر اور یہ کراہت کے منافی نہیں
ہو سکتا کہ آپ نے بیان جواز کیا ہے یہ ایسا کیا ہوگا یا اس نے کہ آپ سب لوگوں کو رکھ دین تو درہر

آپ کی پیروی کرین اس طرح مسجد میں نجاست کا لیجانا حرام ہے اور جس کو بدن میں ایسی نجاست لگی ہو کہ اگر
 سے مسجد کے بخش ہو جائے گا وہ وہ مسجد میں نہ جاوے اور جو ذرہ ہو تو جا سکتا ہے اگر مسجد میں
 نعتہ لیوے اور خون کے لیے کوئی برتن نہ رکھے تو حرام ہے ورنہ مکروہ ہے اور اگر برتن کے اندر
 مسجد میں پیشاب کرے تو اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ مکروہ ہے دوسری یہ کہ حرام ہے مسجد
 میں حیث لیتا یا نون ہلانا اور نگلیان چنانہ درست ہو۔ مسجد کو جھاڑنا صاف کرنا مستحب ہے
باب حکم بولالطفیل الرضیع وکیفیتہ غسلہ شہ خوار پئے کے پیشاب کو کیونکر دھونا چاہیے
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالصِّبْيَانِ فَيَبْرُكُ عَلَيْهِمْ وَ
يَحْتَكُمُهُمْ فَإِنْ بَصُرَ قَبَالَ عَلَيْهِ فِدَاعًا مَاءً فَأَتْبَعَهُ بَوْلُهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ تَرَجَّمَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ بچوں کو لائے آپ ان کے لیے دعا کرتے اور ہاتھ
 پھیرتے انہیں اور کچھ جاکر ان کے مونہ میں دیتے (جیسے کھجور وغیرہ) ایک لڑکا آپ پاس لایا گیا اسنو
 آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس جگہہ ڈال دیا اور دھویا نہیں اسکو **عَنْ عَائِشَةَ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصُرَ قَبَالَ فِي حَجِيرَةٍ فِدَاعًا مَاءً فَصَبَّهُ عَلَيْهِ تَرَجَّمَهُ
 ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوہ پتیا بچ لایا گیا اس نے آپ کی
 گود میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگو کر اس جگہہ ڈال دیا **عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ حِجْصَةَ أَنَّهَا**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابَنَ لَهَا يَا كُلُّ الطَّعَامِ فَوَضَعَتْهُ فِي حَجِيرَةٍ قَبَالَ قَالَ
فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ أَنْ تَحْتَضِرَ الْمَاءَ تَرَجَّمَهُ اُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ حِجْصَةَ سے روایت ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک بچہ لایا اس نے پانی منگو کر اس جگہہ ڈال دیا آپ نے پانی منگو کر اس جگہہ ڈال دیا آپ نے فقط پانی
 اس پر چھڑک دیا **عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهْدِي الْإِسْنَادُ وَقَالَ فِدَاعًا مَاءً فَغَسَّاهُ تَرَجَّمَهُ زُهْرَى** سے
 روایت ہو اسی اسناد میں ہے کہ آپ نے پانی منگوایا اور چھڑک دیا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتُ حِجْصَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى أَنَّ
بَابِعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ آخُتُ عُمَا شَةَ بِنْتِ حِجْصَةَ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خَزِيمَةَ
قَالَتْ أَخْبَرَنِي أَنَّهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابَنَ لَهَا يَا كُلُّ الطَّعَامِ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ قَالَ فِي حَجَرٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاعًا رَسُولَ اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَلَى نَبِيِّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَرْجُمَةُ عَبْدِ الْمَدِينِ عَبْدِ الْمَدِينِ عَبْدُ الْمَدِينِ عَبْدُ الْمَدِينِ
 ابن مسعود روایت ہے کہ ام قیسین سے محض بنی رجب ہا چراشین سے تھین جنھوں نے بیت کی تھی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ جس تھین عکاشہ بن محسن کی بیان کیا مہر سے وہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے ایک بچہ کو لیکر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا اس بچے کو آپ کی گود میں
 پیشاب کر دیا آپ نے پانی شکر دیا اور کپڑے پر چھپک دیا اسکو دھویا نہیں ف خودی کہا ان شیراز
 سے چونکہ مہین کے چہا کر دینے کا احتیاج ثابت ہوتا ہے اور اہل سلاح اور فضل سے برکت حاصل کرنا
 بھی نکات ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ بزرگوں پاس لیجا یا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے
 کہ حسن معاشرت اور نرمی اور ملائمت اور اطفال پر رحم کرنا بہت عمدہ چیز ہے اور باب مقصود یہ ہے کہ
 بچے کو پیشاب پر صرف پانی چھڑکنا کافی ہے اور اس باب میں تین مذہب ہیں ایک تو صحیحہ اور شہورہ
 یہ ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے لیکن لڑکی کا پیشاب شل اور نجاستوں کی وضو حاضر
 ہے دوسرے مذہب یہ کہ دونوں کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے تیسرے مذہب یہ کہ دونوں کا وضو نا
 ضرور ہے اخیر کے دونوں مذہب شاذ اور ضعیف ہیں اور پہلے مذہب کو اختیار کیا ہے علی بن ابی طالب
 اور عطاء بن ابی رباح اور حسن بصری اور احمد بن حنبل اور اہل حق بن رہویہ اور ایک جماعت سابقہ اور صحابہ
 حدیث اور وہی قرآن ہے ابن ہبک اور وہی مروی ہے ابو عیاض سے اور دوسرے مذہب کو مالک
 اختیار کیا ہے ابو عیاض سے بھی یہی مشہور ہے اختلاف اس بچے میں ہے جو ستاد و دکنے اور کرا
 قندار کھاتا ہو لیکن جب وہ اناج کھائے لگی تو سب کے نزدیک اسکا پیشاب وضو ضرور ہے ایسے
 باختصار **بَابُ حُكْمِ الْمَرْثَى سَنَى حَاكِمُ عَنِ عُلُقَمَةَ وَالْأَسْوَدَانِ دَجْلَةَ وَزَكَاةَ ثَيْبَةَ عَائِشَةَ**
بَقِيْلَ نُوْنَةَ فَقَالَتْ غَايَشَةُ لَهَا كَانِ الْخَيْرُ لَكَ إِنَّ زَيْنَةَ أَنْ تَغْتَسِلَ مَكَانَهُ فَإِنْ لَمْ تَرَ تَغْتَسِلَ
حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنْزَلْتُ نُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَّ كَأَيْضَ صَبِيٍّ تَرْجُمَةُ
 علقمہ اور اسود سے۔ ریت ہر ایک شخص حضرت عائشہ پاس اتر رہا وہ صبح کو اپنا کپڑا دھونے لگا رشاید ان
 کو اتھلا م ہو گیا ہوگا حضرت عائشہ نے کہا تم کو فی تھا اگر مٹی تو نے دیکھی صرف اتنا مقام وضو کرنا
 اور جو مہین دیکھی تو پانی گردنار دھو چڑک دینا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سو منی
 چھیل ڈالی لیکن کھیر ڈالتی اسلئے کہ وہ گا رہی ہوتی پھر آپ اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھتے

[illegible]

(۱) یعنی اگر کپڑے میں ہنی پاک ٹاپے تو سارے کپڑے کو دھونا اور غرض دنیا ضرور نہیں صرف
 اتنے مقام کو دھو ڈالے جہاں ہنی لگی ہو تو کسی نے کہا علماء نے اختلاف کیا جو آدمی کی ہنی تو پاک
 اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نجس ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک اگر ہنی خشک ہو تو اس کا فی ہے
 اور یہی ایک روایت ہے احمد سے اور امام مالک کے نزدیک ہر حال میں اسکا دھونا ضرور ہے اور شیخ نے کہا ہے کہ
 ہنی نجس ہے لیکن ہنی پھر کے اگر کوئی نماز پڑھے تو نماز کا لوٹانا ضرور نہیں اور حسن نے کہا کہ اگر کپڑے پر
 ہنی بھری ہو اور اس سے نماز پڑھے تو نماز لوٹانا ضرور نہیں اگرچہ ہنی خشک ہی بہت ہو لیکن اگر بدن میں
 لگی ہو تو نماز کا لوٹانا ضرور ہے اگرچہ ہنی بخوبی ہو اور نہایت سو علماء اس طرف گئے ہیں کہ ہنی پاک ہے اور یہی مری
 ہے حضرت علی اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور داؤد اور احمد و صحیح روایت میں اور
 یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور حسن نے یہ کہا کہ ہنی کی چھارت حضرت شافعی کا قول ہے اس نے
 غلطی کی اب جو لوگ نجس کہتے ہیں انکی دلیل حدیث ہے جزمین یعنی دھونیکہ ذکر ہے اور جو پاک کہتے
 ہیں انکی دلیل وہ حدیث ہے جزمین کچھ ڈالنے کا ذکر ہے کیونکہ اگر ہنی نجس ہوتی تو اسکا ملنا اور کھ جانا
 کافی نہ ہوتا جیسے خون کو ملنا اور کھ جتنا کافی نہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہنے کی روایت حمل ہے
 استحباب اور صفائی پر یعنی دھونا انا بہتر ہے یہ تو آدمی کی ہنی کا حکم ہوا اب ہمارے صحابہ کا ایک
 قول ضعیف اور ہے وہ یہ کہ ہنی عورت کی نجس ہے اور مرد کی پاک ہے اور ایک قول اس پر بھی زیادہ
 ضعیف ہے کہ دونوں کی ہنی نجس ہے اور ٹھیک یہی ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی ہنی پاک ہے اگرچہ
 ہنی پاک ہوئی تو اسکا کھانا درست ہے یا نہیں اس میں دونوں میں صحیح یہ ہے کہ درست نہیں ہے کیونکہ
 طبیعت اس سے گہن کرتی ہے تو وہ جنابٹ میں داخل ہے جو حرام ہیں اب ہنی اور جانوروں کا
 تو کتے اور سور کی ہنی تو نجس ہے بلا خلاف اور باقی جانوروں کی ہنی میں تین قول ہیں صحیح یہ ہے کہ
 وہ پاک ہے خواہ اس جانور گوشت حلال ہو یا نہ ہو وہ سب قول یہ ہے کہ وہ نجس ہے مطلقاً تیسرا قول یہ
 ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اسکی ہنی پاک ہے اور جس جانور کا گوشت حرام ہے اسکی ہنی
 بھی ناپاک ہے انتہے تو آدمی نے کہا حضرت عائشہ کی حدیث سے لوگوں نے دلیل قائم کی ہے کہ
 عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے اور صحیح بھی بخیر ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو حرام تو ہر نامحال تھا کیونکہ احلام شیطان کے فریب سے ہوتا ہے تو اب جو ہنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم پر ہوگی وہ ضرور جماع کی وجہ سے ہوگی اور جماع میں منی فرج کی رطوبت کے ساتھ شریک ہوتی
 ہے اور جو لوگ فرج کی رطوبت کو نجس کہتے ہیں انہوں نے دو جواب دیے ہیں ایک یہ کہ اعتقاد ہمیشہ
 شیطان کے قریب ہی نہیں ہوتا بلکہ جرب بدن میں اعتدال سے زیادہ منی پیدا ہو جاتی ہے ترطیبت
 اسکو دفع کرتی ہے دوسری یہ کہ شمال ہے کہ یہ منی مقدمات جماع یعنی بوسہ اور ساس اور سباحت
 سے نکلی ہوتی ہے **قَابُ نَجَاسَةِ الدَّمِ وَكَيْفِيَّةُ عَسَلِهِ** خون کی نجاست کا اور اس کے دھونے کا
 بیان **مَحَلُّ اسْتِمَاءٍ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَيْدٌ لَنَا يَصِيبُ بَعْدَ
 مِنْ دَمٍ الْخَيْضَةِ كَيْفَ نَقْصَعُهُ قَالَ تَحْمِضُهُ نَحْمِضُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضِجُهُ ثُمَّ تَغْسِلُهُ بِمَاءٍ ثَمَّ تَجْعَلُ**
 اسما سے رویت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس سے کہا ہم میں کچھ کپڑے
 میں حیض کا خون لگا ہوا ہے وہ کیا کرے اپنے فرمایا پہلا اسکو کھچ ڈالے پھر پانی ڈال کر اسے پھر دھو
 ڈالے پھر سی کپڑے میں نماز پڑھے **قَالَ** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نجاست کا دونا
 پانی سے واجب ہے اور جو کوئی کسی اور روان چیز سے دھو کر جیسے سرکہ وغیرہ تو جائز نہ ہوگا اور خون
 نجس باجماع اہل اسلام اور نجاست کے دھونے میں صاف کرنا اسکا ضرر ہے عدد کی شرط نہیں
 ہے اگر نجاست حکمی ہے جو آنکھ سے دکھلائی نہیں دیتی جیسے پشیاب وغیرہ اسکا دھونا ایک بار
 واجب ہے اور دوسری تیسری باک استحباب ہے اور جو نجاست یعنی جو آنکھ سے دکھلائی دیتی ہے جیسے
 خون وغیرہ تو اسکا دھونا پہا نکاح ہے کہ عین نجاست زائل ہو جاوے اب بعد اسکے دوسری یا
 تیسری بار دھونا استحباب ہے اور کپڑے کا پھوڑنا دھونے کے بعد شرط نہیں ہے صحیح قول کے موافق
 اب اگر نجاست یعنی کے دھونے کے بعد اسکا رنگ رہ جاوے تو کچھ قیاحت نہیں البتہ اگر اسکا
 مزہ باقی رہے تو وہ کپڑا نجس ہے اور ضررہ دور کرنا ضرر ہے اور جو بوباقے رہے تو اس میں دو قول ہیں
 صحیح یہ ہے کہ وہ پاک ہو جاوے گا **اِنَّهُ مَخْصَرٌ** ابی ہشام بن عمار رحمہ اللہ **اَلَا سَنَادٌ مِثْلُ**
حَدِيثِ بَعْثِي بْنِ سَعْدٍ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا۔ **قَابُ الدَّمِ عَلَى**
نَجَاسَةِ النَّوَءِ وَدُجُوْبِهِ اسْتَبْدَاءُ مِنْ شِيَابِ كِي نَجَاسَتِ كِي بیان **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَنَزِينَ فَقَالَ لَهَا لَيْدٌ بَيَانٌ وَمَا يَحْدُثُ
فِي كَيْسِرٍ لَنَا أَحَدٌ هَاجَكَ بَنِي مَيْثَنِي بِالْبَيْمَةِ وَأَمَّا أَهْلُ كَرِ فَقَالَ لَهَا لَيْدٌ لَمْ يَمُوتْ بَلْ هُوَ قَالِ

فَدَعَا بِسَيِّبٍ طَبِ فَقَسَمَ بِأَتَتَيْنِ ثُمَّ عَرَسَ عَلَى هَذَا وَاجِدًا وَعَلَى هَذَا وَاجِدًا ثُمَّ قَالَ
لَعَلَّكُمْ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا كَانَتْ يَلْبِسَانَا ثُمَّ جَمَعَ عَبْدُ الْعَدَنِ عَبَّاسٌ سَمِعَ رَوَيْتَ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ
سَلَّمَ وَقَبْرَانِ بِرَسْمٍ نَكَلَةٍ تَوْفَرَايَا انْ دَوْلُونِ قَبْرِ وَالِدِنِ عَذَابِ هُوَ مَا هِيَ أَوْ كَچھ بڑے گناہ پر نہیں
ہے اس بخاری کو روایت میں اتنا زیادہ ہے اور وہ بڑا گناہ ہے پھر یہ جو فرمایا بڑے گناہ پر نہیں
ہے یہ غرض ہوگی کہ انکی ذہنت میں بڑا گناہ نہ تھا یا یہ مطلب ہے کہ اس گناہ سے باز رہنا ایشی مشکل نہ
تھا و قاضی عیاض نے ایک تیسری تاویل کی ہے وہ یہ ہے کہ بڑے گناہ نہ تھا اس سے یہ مطلب ہے
کہ عذاب کچھ بڑے سے بڑے گناہ پر مخصوص نہیں بلکہ چھوٹے گناہ پر بھی ہوتا ہے اور اس گناہ کو بڑے
ہو نیکیا یہ سبب ہے کہ پیشا کیجیہ پر مینو کیا تو نماز باطل ہوئی اور نماز کا ترک کبیرہ گناہ ہے اس طرح
چغل خوری اور فساد سے بڑا گناہ ہے (نوی) ت ایک تو انہیں چغل خوری کرتا (یعنی ایک
کی بات دوسرے سے لگا دیتا فساد اور لڑائی کے لیے) اور دوسرا اپنے پیٹیاں سے بچھوڑتا تھا
نہ کرنا پھر اپنے ایک ہری ٹہنی سنگوائی اور چکر اس کو دو کیا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک گاڑ دی
اور فرمایا شاید جب تک یہ ٹہنیاں نہ سو کہیں اس وقت تک اس کا عذاب ہلکا ہو ورنہ تو نوی
نے کہا اسکا مطلب یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دولوں کی سفارش کی تو وہ سفارش
قبول ہوئی اس طرح سے کہ انکے عذاب کم کرنے کا حکم ہوا انہیں کے سوکھنے تک اور شاید آپ دعا کرتے
ہوں انکے پر ٹہنیوں کے خشک ہونے تک اور احتمال ہے کہ ہری ٹہنیاں تسبیح کہتی ہوں اور سوچے
عذاب کی کمی ہو اور جب سوکھ جاویں تو تسبیح موقوف ہو جاتی ہو کیونکہ قرآن میں کُفْرُ الْإِسْلَامِ تسبیح
سے اکثر مفسرین کے نزدیک ہے اس سے مراد ہے جو زندہ ہوا اور لکڑی اور پتھر کی زندگی جب ہی تک ہے
کہ وہ کاٹی نہ جاویں اور محققین علما کا بھی قول ہے کہ یہ نیت عام ہے اور ہر ایک چیز حقیقہ شہر
کرتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ ہر چیز اپنی صورت اور سیرت اور اوصاف اور تاثیرات کی وجہ سے
اپنے صانع کی قدرت پر دلالت کرتا ہے اور یہی اسکی تسبیح ہے۔ برگ و ترخان سبز و نظر ہشیار ہر درخت
و فرشتہ معرفت کردگار اور اس حدیث سے علما نے یہ بات نکالی ہے کہ قبر کے پاس قرآن
پڑھنا مستحب ہے اس لیے کہ جب ہری شاخ سے عذاب کی کمی ہو تو قرآن کی برکت سے ضرور عذاب کم
ہوگی اور بخاری نے اپنے صحیح میں روایت کیا ہے کہ بریدہ بن حصیب اسی نے وصیت کی تھی کہ میری قبر

دوہری شاخیں رکھدی جاوین اور شاید انہوں نے تبرکاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فعل کو دیکھ کر
 یہ وصیت کی خطابی نے انکار کیا اس فعل کا جو لوگ قبروں پر کیا کرتے ہیں یعنی پھول و شاخیں ڈال کر
 ادا کیا اسکی کوئی اصل نہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ قبر کا عذاب حق ہے اور عزت نہ ہے اسکا خلاف
 کیا ہے اور پیشاب نجس ہے اور چنبل خوری حرام ہے جب فساد کی نیت سے ہو اور جو کسی مسلمان کا ضرر سے
 بچانا منظور ہو تو ثواب ہو وہ چنبل خوری میں داخل نہیں انتہی سے زیادہ محسن سَلَامَانَ اَلَا عَمَّ شَرِّ بَطْنِ
 اَلْاَسَدِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَكَانَ اَلْاَخِرَ اَلَا يَسْتَنْزِلُ عَنْ اَبْوَالِ اَدَمَ بْنِ اَبُو اَلْبَوْلِ ترجمہ اس روایت کا
 وہی جو اوپر گذر **کتاب الحيض** کتاب حیض کے بیان میں **ف حیض** کے معنی نفست ہر
 بہنا اور اصطلاح میں حیض اس خون کو کہتے ہیں جو بالغ عورت کی رحم سے بہتا ہے عین دنوں میں اور
 استحاضہ وہ دن ہر جو بے وقت عادت کے خلاف اسے **بَابُ مَبَاشَرَةِ الْحَايِضِ قَوْلُكَ لَا يَنْبَغُ**
 کے اوپر عائشہ عورت سے مباشرت کرنا محسن **عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدُنَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَهْرَأَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ نَزَّ بِأَيِّ إِدْرَتٍ مَبَاشَرَهَا تَرْجَمَهُمُ اَلْمَوْتَيْنِ عائشہ رضی سے روایت ہے
 ہم میں سے جب کوئی عائشہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو حکم کرتے تہ بند باندھنے کا پھر
 مباشرت کرتے اس کے ساتھ **ف** یعنی پشت سے اس سے اور ساس کرتے اور بوسہ لیتے ہر جماع ذکر کرتے
 کیونکہ حیض میں جماع کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اور اگر کوئی اسکو حلال جانے تو وہ کافر مرتد ہے
 اس لیے کہ حرمت اسکی قرآن سے ثابت ہے اور جو کوئی حلال نہ جانے اور بھولے سے یا نادانستہ ایسا کام
 کرے تو اس پر ننگناہ ہے نہ کفارہ اور اگر جان بوجھ کر سے تو گناہ کبیرہ ہے اور کفارہ واجب نہیں
 مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور شافعی کا ایک روایت میں یہی قول ہے اور جہود سلف نے اسی کو اختیار کیا
 ہے جیسے عطاء اور ابن ابی بلیکہ اور شعبی اور شعی اور کھول اور زہری اور ابو الزناد اور ربیعہ اور حماد بن ابی سلمیہ
 اور ایوب اور یحییٰ بن ابی اسحاق اور یحییٰ بن سعد کا اور ایک قول یہ ہے کہ اس پر کفارہ واجب ہے
 اور یہی مروی ہے ابن عباس اور حسن بصری اور سعید بن جبیر اور قتادہ اور اوزاعی اور اسحاق کا اور
 احمد کا ایک روایت میں اب اختلاف کیا ہے ان لوگوں نے گفتار میں حسن اور سعید نے کہا وہ کفارہ
 ایک بزد کا آواز کرتا ہے اور باقی لوگوں نے کہا وہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ دینا ہے اور یحییٰ
 انہی ابن عباس کی حدیث ہے مرفوع جو شخص اپنے عورت سے جماع کرے حیض کی حالت میں وہ ایک

ایک تیار شدہ دیوے یا آؤڈ ویناریلین یہ حدیث ضعیف ہر اتفاق حفاظت کے تحت
 قائلت کا کثرت احدثا اذ اکانت حائضاً امر ہمارسوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان غار کر کے
 فوراً حیض سے آکر بیٹھ جائے۔ قائلت وایک کو بیکار کر دیا کہ کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بچا کر دیا کہ ترجمہ ام المومنین عائشہ شہدایت ہر جہ میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اسکو حکم کرتے تہ بند باندھنے کو جب حیض کا خون جوش پر بہتا پھر اس سے مباشرت کرتے
 حضرت عائشہ کہنے کہ ہم میں سے کون اپنی خواہش اور ضرورت پر بعد ختم کیا رکھتا جیسا اسل
 صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ ایسے نفس پر قابو رکھنا اور اپنی خواہش کو بے موقع روکنا یہ شخص
 کا کام نہیں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ قدرت تھی اس لیے جس شخص سے صبر نہ ہو سکے اسکو
 یہی بہتر ہے کہ عائشہ عورت کو مباشرت بھی نہ کرے ایسا نہ ہو کہ غلبہ شہوت میں حجاج کرتی ہے اور گنہگار
 نوحی سے کہا مباشرت ایک توجاع کے معنی میں ہے و حیض کی حالت میں حرام ہے جس کو اور گنہگار
 اور ایک مباشرت یہ ہو کہ کاف ہو اور پورا گوشوں سے بچ کر مباشرت کرے ذکر سے یا بوسے یا چمکاؤ سے
 یا ساس کرے یہ حلال ہے حیض کی حالت میں باتفاق علما اور وہ جو عبید و سلمانی سے منقول ہے
 کہ اس قسم کی مباشرت بھی حیض کی حالت میں درست نہیں تو یہ شاذ ہے منکر اس کو کسی نے قبول
 نہیں کیا اور اگر ثابت بھی ہو تو مرد و دے بدلیل احادیث صحیحہ کے جھگو بخاری اور مسلم نے روایت
 کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اوپر مباشرت کرتے تھے اور ایک مباشرت یہ ہے کہ
 گھٹنے و زان کے بیچ میں مباشرت کرے لیکن سوا قبل اور دبر کے اور مقاموں میں اس میں قول
 میں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے اب یہ درست حیض کی موقوف ہونے تک ہے جہاں حیض بند ہوا اور عورت
 غسل کر لیا یا تیمم کر لیا تو ہر طرح کی مباشرت حلال ہو جاوے گی ہمارا اور مالک اور احمد کا مذہب یہی ہے
 اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر دس روز میں حیض بند ہوا تو غسل سے پہلے بھی حلال ہے اس سے مختصر ہے
 حَسَنٌ مِّمَّنْ وَكَانَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ نِسَاءَهُ فَيُكْفِي وَكَانَ دَائِبُهُمْ
 حیض کے ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنی عورتوں سے مباشرت
 کرتے تھے ان کے اوپر اور وہ جائزہ ہوتی ہیں بَابُ الْأَخْبَرِ حَالِمْ مِمَّنْ الْحَايِضُ فِي الْحَائِضِ قَائِدُ
 عائشہ عورت کے ساتھ ایک چار مہینے تک

فَخَالَسِدْ بَرْحَصْرَ وَعَبَادَ بْنَ نَشْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْقُرْآنَ يَقُولُ كَذًا وَكَذَا أَفَلَا جَاءَ مَعَهُمْ
 فَتَجَبَّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَضَى أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمْ الْخُرْجَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا
 هَدِيَّةً مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِهَا فَسَقَاهَا فَفَرَّ قَتْلًا أَنْ لَا يَجِدَ
 عَلَيْهِمْ مَا تَرْتَجِمُهُ مِنْ رُومٍ جَرِيْدٍ مِنْ جَبَلٍ كَوْنِي عَمْرٍاءَ مَهْلِي تَوَانِ كَوَانِي سَاهُ نَكْلًا تَلَا
 نَكْلًا مِنْ أُنْكَ سَاهُ مَهْرٍ رَسُولُ الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالصَّاحِبِ أَيْ كَسِ سَيْلُ كَرِيْمٍ جَابِلُ
 نِي آيَاتِ أَمَارِي وَبِئْسَ مَا بَكَتَ عَنْ الْخِيضِ خَيْرَ تَكْسِيَةِ بُوْحَرٍ بَرِيْنٍ تَكُوْحِيضٍ سَمِ كَبِهْ وَجِيْضٍ بَلِيْدِي سَمِ
 جَدَاهُ مَهْرُ تَوَانٍ سَمِ حِيْضٍ كِي حَالَتِ بِيْنِ رَسُولِ الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَايَا سَبْ كَامَرُ وَبُوْجَاعِ كِي بِخَيْرِ
 يَهُودٍ كُوْ بُوْحِيْ اْأَهْوَانِ نِي كَهَا شِيْخُص (يَعْنِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَاهِلَاتِي كِهَرَاتِي بِيْنِ هَامَا خِلَافَتِي
 يَسْأَلُ اسِيْدِيْنِ حَضِيْرَ وَعَبَادَ بْنَ نَشْرِ لَمْ يَسْأَلْ كِيَا يَا رَسُولَ الْمَدِينَةِ وَبُوْجَاعِ اسِيَا كِهْتِي بِيْنِ هَامَا خِلَافَتِي
 سَبْ جَاءَ كِيْرُنِ نَكْرِيْنِ (يَعْنِي حَضِيْرَ يَهُودِيْ هَامَا) خِلَافَتِي كُوْ بَرَا جَانَتِي بِيْنِ اْأَسْ سَمِ جَلَتِي بِيْنِ تَكُوْمُوْجِيْ اْجَحِي
 طَرَحِ خِلَافَتِي كَرَا جَاهِيْ) يَسْأَلُ هِيْ رَسُولُ الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِهْتِي كَارَنَكِ بَدَلِ كِيَا (اْأُنْكَ
 يَكُهْنِي كُوْ هَمِ جَاءَ كِيْرُنِ نَكْرِيْنِ اْأَكُوْبَرِ اْأَسْلَمِ هُوَ اْأَسْ لِي كِهْتِي خِلَافَتِي تَرَانِ كِهْتِي) هَمِ يَسْأَلُ كِهْتِي كِهْتِي اْأَكُوْبَرِ اْأَسْلَمِ
 شَخْصُوْنِ بِرِغْصَةِ اْأَوْدِ اْأَشْكَرِ بَاهِرِ نَكْلِي اْأَتُوْمِيْنِ كِهْتِي اْأَسْ كُوْ دُوْجِيَا خِلَافَتِي طَرَحِ اْأَسْ اْأُنْ دُوْجُوْجِيْ بَلَا
 جِيَا اْأَوْدِ وَدُوْجِيْ بَلَا يَحِبُّ اْأَكُوْبَرِ اْأَسْلَمِ هُوَ اْأَكُوْبَرِ اْأَسْلَمِ اْأَسْ اْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ اْأَكُوْبَرِ اْأَسْلَمِ اْأَسْ اْأَوْدِ
 خِلَافَتِي اْأَسْ اْأَكُوْبَرِ اْأَسْلَمِ اْأَسْ اْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ اْأَكُوْبَرِ اْأَسْلَمِ اْأَسْ اْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 جَاكِيْرِيْ بَاتِ كِهْتِي حُوْجُوْزَانِ كِهْتِي خِلَافَتِي بِأَبِ الْمَدِيْنَةِ - مَدِيْنَةِ كَابِيَانِ اْأَسْ اْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 سَفِيْدِ رِقِيْقِ يَالِيْ هِيْ جُوْشَهْرَتِي اْأَوْدِ نَكْلَتِي هِيْ اْأَكُوْبَرِ اْأَسْلَمِ اْأَسْ aْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 نَكْلَتِي مَحْصُوْنِيْنِ هُوَ اْأَوْدِ وَدُوْجُوْزَانِ وَدُوْجُوْزَانِ مِيْنِ يَالِيْ نَكْلَتِي هِيْ بَلَا حُوْزَانِ زِيَادِ (نَوْدِي) اْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 عَلِيْ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَدَّءُ فَنُكْتُ اْأَسْ اْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 يَكُنْ اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 عَلِيْ رَضَا سَمِ رُوْمِيْ هُوَ مَدِيْنَةِ مَدِيْنَةِ نَكْلَتِي مِيْنِ سَمِ شَرْمِ كِي رَسُولُ الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِ بُوْحَرٍ
 مِيْنِ كِيُوْمِ اْأَسْ كِي صَا حِرْ اْأَسْ اْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 اْأَسْ اْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ خِلَافَتِي اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ

فَخَالَسِدْ بَرْحَصْرَ وَعَبَادَ بْنَ نَشْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْقُرْآنَ يَقُولُ كَذًا وَكَذَا أَفَلَا جَاءَ مَعَهُمْ
 فَتَجَبَّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَضَى أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمْ الْخُرْجَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا
 هَدِيَّةً مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِهَا فَسَقَاهَا فَفَرَّ قَتْلًا أَنْ لَا يَجِدَ
 عَلَيْهِمْ مَا تَرْتَجِمُهُ مِنْ رُومٍ جَرِيْدٍ مِنْ جَبَلٍ كَوْنِي عَمْرٍاءَ مَهْلِي تَوَانِ كَوَانِي سَاهُ نَكْلًا تَلَا
 نَكْلًا مِنْ أُنْكَ سَاهُ مَهْرٍ رَسُولُ الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالصَّاحِبِ أَيْ كَسِ سَيْلُ كَرِيْمٍ جَابِلُ
 نِي آيَاتِ أَمَارِي وَبِئْسَ مَا بَكَتَ عَنْ الْخِيضِ خَيْرَ تَكْسِيَةِ بُوْحَرٍ بَرِيْنٍ تَكُوْحِيضٍ سَمِ كَبِهْ وَجِيْضٍ بَلِيْدِي سَمِ
 جَدَاهُ مَهْرُ تَوَانٍ سَمِ حِيْضٍ كِي حَالَتِ بِيْنِ رَسُولِ الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَايَا سَبْ كَامَرُ وَبُوْجَاعِ كِي بِخَيْرِ
 يَهُودٍ كُوْ بُوْحِيْ اْأَهْوَانِ نِي كَهَا شِيْخُص (يَعْنِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَاهِلَاتِي كِهَرَاتِي بِيْنِ هَامَا خِلَافَتِي
 يَسْأَلُ اسِيْدِيْنِ حَضِيْرَ وَعَبَادَ بْنَ نَشْرِ لَمْ يَسْأَلْ كِيَا يَا رَسُولَ الْمَدِينَةِ وَبُوْجَاعِ اسِيَا كِهْتِي بِيْنِ هَامَا خِلَافَتِي
 سَبْ جَاءَ كِيْرُنِ نَكْرِيْنِ (يَعْنِي حَضِيْرَ يَهُودِيْ هَامَا) خِلَافَتِي كُوْ بَرَا جَانَتِي بِيْنِ اْأَسْ سَمِ جَلَتِي بِيْنِ تَكُوْمُوْجِيْ اْجَحِي
 طَرَحِ خِلَافَتِي كَرَا جَاهِيْ) يَسْأَلُ هِيْ رَسُولُ الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِهْتِي كَارَنَكِ بَدَلِ كِيَا (اْأُنْكَ
 يَكُهْنِي كُوْ هَمِ جَاءَ كِيْرُنِ نَكْرِيْنِ اْأَكُوْبَرِ اْأَسْلَمِ هُوَ اْأَسْ لِي كِهْتِي خِلَافَتِي تَرَانِ كِهْتِي) هَمِ يَسْأَلُ كِهْتِي كِهْتِي اْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 شَخْصُوْنِ بِرِغْصَةِ اْأَوْدِ اْأَشْكَرِ بَاهِرِ نَكْلِي اْأَتُوْمِيْنِ كِهْتِي اْأَسْ كُوْ دُوْجِيَا خِلَافَتِي طَرَحِ اْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 جِيَا aْأَوْدِ وَDُوْجِيْ Bَلَا يَحِبُّ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ Hُوَ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ Xِلَافَتِي aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 خِلَافَتِي aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ Xِلَافَتِي aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ Xِلَافَتِي aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 جَاKِيْRِيْ Bَاتِ Kِهْتِي حُوْجُوْZَانِ Kِهْتِي Xِلَافَتِي بِأَبِ الْمَدِيْنَةِ - مَدِيْنَةِ Kَابِيَانِ aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 SَفِيْDِ RِQِيْقِ Yَالِيْ Hِيْ Jُوْش_H_R_Tِي aْأَوْدِ N_K_L_Tِي Hِيْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ Xِلَافَتِي aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 N_K_L_Tِي Mَحْصُوْنِيْنِ Hُوَ aْأَوْدِ وَDُوْJُوْZَانِ وَDُوْJُوْZَانِ Mِيْنِ Yَالِيْ N_K_L_Tِي Hِيْ Bَلَا حُوْZَانِ Zِيَادِ (نَوْدِي) aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 عَلِيْ قَالِ Kُنْتُ رَجُلًا مَدَّءُ FَنُKْتُ aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ Xِلَافَتِي aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ
 Y_K_Nْ aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ Xِلَافَتِي aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ Xِلَافَتِي aْأَسْ aْأَكُوْبَرِ aْأَسْلَمِ aْأَسْ aْأَوْدِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَدِينِيِّ مِنْ أَهْلِ كُنَا طَلَمَةَ فَأَمَرَتْ الْقِدَادَ فَسَأَلَتْ فَقَالَ مِمَّنْ أَلَوْضُوهُنَّ رَجُلُهُ
 حضرت علی نے کہا مجھے شرم آئی مندی کا مسئلہ پوچھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو فاطمہ رضی اللہ
 عنہا نے مقداد سے کہا انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا مندی نکلنے سے وضو لازم آتا ہے (غسل ضرور
 نہیں) **ابن عباس** قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَأَلْنَا الْقِدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الذَّنْبِ يَخْرُجُ مِنْ لَأْسَانٍ كَيْفَ يُغْفَرُ بِهِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَانْفِخْ فَرَجَكَ تَرْجِمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَ رُوِيَ
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے مقداد کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انہوں نے پوچھا اگر
 کسی آدمی کی مندی نکلے تو وہ کیا کرے اپنے فرمایا وضو کر ڈال اور شہ بگاہ دھو ڈال **فانودى** نے
 کہا علما نے اتفاق کیا ہے اس امر پر کہ مندی نکلنے سے غسل لازم نہیں آتا لیکن وضو لازم آتا ہے
 ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جہور علما کا یہی قول ہے اور ان حدیثوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اور
 یہ بھی نکلتا ہے کہ مندی نجس ہے اس پر اس طرح آپ نے ذکر کے دھوئے کا حکم کیا اور مرد ذکر کے دھوئے سے بھی
 کہ جبکہ ذکر میں مندی لگ گئی ہو اتنی وضو سے نکل ذکر کو شافعی اور جہور علما نے ایسا ہی کہا ہے
 اور مالک اور احمد سے منقول ہے کہ ساری ذکر کو دھو ڈال اور یہ بھی نکلتا ہے کہ سواہر پیشاب اور پانچھانہ
 اور نجاستوں میں جیسو مندی اور غون وغیرہ ڈھیلے سے پاک کرنا کافی نہیں بلکہ پانی سے طہارت کرنا
 چاہیے اور یہی صحیح ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ڈھیلے سے بھی پاک کرنا درست ہے اور یہ بھی نکلتا ہے
 کہ مسئلہ پوچھو میں کسی اور کو وکیل کرنا درست ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ دانا کو اپنے خسر سے یا سانس سے
 یا سال سے حمام کے متعلق باتیں کرنا ادب کے خلاف ہے لہذا مختصر **يَا فُغْسِلُ الْوُجْهِ الْبَيِّنِ**
إِذَا كُنْتَ نَقَطًا مِنَ النَّوْمِ جب سو کر اٹھے تو نہ مائتہ وضو نہ **ابن عباس** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَسَلَّمَ كَامٍ مِنَ الْيَمِينِ فَقَضَى حَاجَتَهُ لَمْ يَغْسِلْ وَجْهَهُ وَدَيْدُ يَوْمَ كَامٍ تَرْجِمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَ رُوِيَ
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوئے تو حاجت سے فارغ ہوئے پھر نہ اور مائتہ وضو لے
 پھر سو رہے **فانودى** نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کو جاگنے کے بعد پھر سو رہنا مکروہ
 نہیں ہے اور سلف کے بعض نے مانے ہو کر وہ کہا ہے اس خیال سے کہ انگلی نہ کھلے اور رات کا تہیہ اور
 ولینہ مائتہ ہو جاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات کا ذکر نہ تھا **يَا فُغْسِلُ الْوُجْهِ الْبَيِّنِ**

وَأَلَّا يَسْجُدَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا ارَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَوْ يَخْرُجَ مَعَ حَبِيبِ كُوسَا وَرَبِّ
 يَسْجُدَ وَفَضْلُهَا أَوْ شَرُّ رُكَّاهُ وَصَلَوَاتُهَا كَمَا تَعْلَمُ وَرَبِّ يَسْجُدَ وَفَضْلُهَا أَوْ شَرُّ رُكَّاهُ وَصَلَوَاتُهَا كَمَا تَعْلَمُ
 عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جَنَبَ تَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ
 لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ تَرْجُمَهُ امُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبِ كُوسَا
 كَرْتِ أَدَابِ جَنَبٍ هُوَ تَوَضَّأَ لِيَتَّيْبَ نَازِئَ لِيَكْرَهَ أَنْ يَنَامَ سَوِيَّةً عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 وَإِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا ارَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ
 تَرْجُمَهُ امُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبِ كُوسَا جَاءَهُ
 تَوَضَّأَ لِيَتَّيْبَ نَازِئَ لِيَكْرَهَ أَنْ يَنَامَ سَوِيَّةً عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 قَالَ تَعْلَمُ إِذَا تَوَضَّأَ تَرْجُمَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبِ كُوسَا
 أَوْ رَدَّ جَنَبٍ هُوَ تَوَضَّأَ لِيَتَّيْبَ نَازِئَ لِيَكْرَهَ أَنْ يَنَامَ سَوِيَّةً عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ يَنَامُ أَحَدٌ نَا وَهُوَ جَنَبٌ قَالَ تَعْلَمُ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثَةً حَتَّى يَغْتَسِلَ إِذَا
 شَاءَ تَرْجُمَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبِ كُوسَا
 كُوسَا هُوَ جَنَبٌ هُوَ تَوَضَّأَ لِيَتَّيْبَ نَازِئَ لِيَكْرَهَ أَنْ يَنَامَ سَوِيَّةً عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَحْبِيبُ حَبَابَةَ
 مِنَ الْكَلْبِ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ ذَكَرَكَ ثُمَّ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ
 عُمَرُ رَضِيَ عَنْهُمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبِ كُوسَا
 أَتَى فَرَايَا وَضَوَّكَرَ وَضَوَّكَرَ وَضَوَّكَرَ وَضَوَّكَرَ وَضَوَّكَرَ وَضَوَّكَرَ وَضَوَّكَرَ وَضَوَّكَرَ
 عَنْ رِيسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَى الْحَدِيثَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَتَنَمَّرُ فِي الْحَبَابَةِ
 أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا
 اعْتَسَلَ قَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ قَامَ قُلْتُ لِحَدِّثِ اللَّهَ الَّذِي جَعَلَ فِي الْفَرَسَةِ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ
 قَيْسَ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبِ كُوسَا
 كَيْفَ حَبِيبِ كُوسَا كَيْفَ حَبِيبِ كُوسَا كَيْفَ حَبِيبِ كُوسَا كَيْفَ حَبِيبِ كُوسَا
 سَ مِنْهُ هُوَ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ كَيْفَ حَبِيبِ كُوسَا كَيْفَ حَبِيبِ كُوسَا

بن نے کہا شکر خدا کا جس نے گنجائش رکھ کر امیرِ حج محمد بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب علیہ السلام کو حج کے لئے بھیج دیا۔
 اگلی صبح آنی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتَى احَدُكُمْ اَهْلَهُ فَتَرَادَدَانِ يَتَوَدَّاهُ فَلْيَمْسُ
 زَادَ ابْنُ كَيْفِي حَدَّثَنِي بِمَا وَضَّوْا الْوَقَالَ فَقَالَ رَأَى رَجُلًا مِمَّنْ رَجَعُوا مِنْ حَجَّةِ ابْنِ سَعْدٍ عُمَرَى سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی اپنی بی بی سے محبت کرے پھر دوبارہ کرنا چاہے تو وضو کر لیوے
 پھر کہے **عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى النِّسَاءِ يَجُلسُ لِحَدِثِ**
 ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب عورتوں پاس ہوا کرتے ایک ہی
 غسل سے روزی نے کہا حامل ان سب عورتوں کا یہ ہے کہ جب کو کھانا اور پینا اور سونا اور جام
 کرنا غسل پہلے دست ہر اس پر سب کا آجنا ہی سیر بہات پر کہ جب کا بدن اور اس کا پینا پاک ہے۔ ان
 حدیثوں کے رو سے یہ امر صحیح ہے کہ جب اگر کھانا یا پینا یا سونا یا جام کرنا چاہے تو وضو کر لیوے
 اور شہر گاہ کو دھو لیوے اگر ایسا کرے تو مکروہ ہے اور ابن حبیب اور داؤد و ظاہری کے نزدیک وضو واجب
 ہے اور ان حدیثوں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جنابت کا غسل فی الفور واجب نہیں بلکہ جب نماز کے لیے
 اور وضو سوقت واجب ہے (انتہی باتصار) **بَابُ دُجُوبِ الْغَسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ وَحِدِ الْمَرْءِ فِيمَا**
اِذَا عَوْرَتُهَا مَنِي نَكَحَتْهُ تَوَاسِعُ غَسْلُهَا **عَنْ اَنَسٍ زِيَادُكَ قَالَ جَاءَتْ اُمُّ سَلَمَةَ دُحِي**
جَدَّكَ اِسْعَاقَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهَا وَعَائِشَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
الْمَرْأَةُ تَمْرِي مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَفْسِهِ مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَفْسِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا
اُمِّ سَلَمَةَ فَضَحَّتِ النِّسَاءُ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ قَوْلُهَا اَتَرَبَّتْ يَمِينُكَ خَيْرٌ فَقَالَ لِعَائِشَةَ بَلَى اَتَرَبَّتْ
يَمِينُكَ نَعَمْ فَلْتَقَسِّلْ يَا اُمِّ سَلَمَةَ اِذَا رَأَيْتَ ذَلِكَ ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلمہؓ کو
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس (اور وہ داؤد و ظاہری کی جو راوی ہے احمدیث کا انس) اور وہاں
 حضرت عائشہؓ بیٹھی تھیں انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ اگر کوئی عورت ایسا دیکھو جیسے مرد دیکھتا ہے پھر کچھ
 وہ چیز جو مرد دیکھتا ہے (یعنی منی کو) یہ سن کر عائشہؓ نے کہا اے ام سلمہؓ تو نے رسولؐ کو دیا عورتوں کو (سوجھ
 سے کہ اقلہام سہی عورت کو جو کجا جو بہت پر شہوت ہوا وہ منی بھی اسی کی نکلتی گی) تیرے ماضی میں منی لگے
 راویہ انہوں نے یہ بات کہی **فَإِنَّ** حضرت عائشہؓ کا یہ کہنا تیرے ماضی میں منی لگے اس سے بڑا
 مقصود نہ تھی نہ کو سننا بلکہ انہوں نے نیکی نیتی سے یہ کلمہ کہا تھا اگر آپؐ کے صاحبزادے سے کہہ دیتے تو

اور تو غریب ہو جاوے پراب محاورہ ہو گیا ہے عرب میں کہ یہ کلمہ سو وقت کہتے ہیں جب کسی بات کو بھڑک
 ہیں یا بڑا جانتے ہیں یا جھڑکتے ہیں یا خفا ہوتے ہیں (ت آپ نے فرمایا اسے عائشہ تیرے ماتہ میں
 سنی لگے اور ام سلمہ سے فرمایا اسے ام سلمہ عورت غسل کرے اس حدوت میں جب ایسا دیکھے ف لو دکر
 کہا جب عورت کی منی نکلے تو اس پر غسل واجب ہے جیسے مرد پر اور علماء نے اجماع کیا ہے کہ مرد اور عورت
 پر غسل واجب ہوتا ہے منی نکلنے سے یا دخول سے اور عورت پر حیض اور نفاس سے بھی غسل واجب ہوتا ہے اور جو کچھ
 عورت سزا اور خون ذرا بھڑے زدیکھ تو اس پر بھی غسل واجب ہے صحیح قول کے موافق اسے یہ طرح اگر بچے کو بد لے
 صرف گوشت کا لوتھر آجئے یا خون کی پیشگی اور جو غسل کو واجب نہیں کہتا وہ وضو واجب جانتا ہے
 اور ہمارا مذہب یہ کہ غسل واجب ہوتا ہے منی نکلنے سے خواہ شہوت سے نکلے یا بلا شہوت کو ذکر نکلے یا دیون
 ہی سوتے میں نکلے یا جاگنے میں معلوم ہو سکے نکلنا یا نہ معلوم ہو عاقل ہو یا مجنون ہو اور منی نکلنے سے
 مراد ہے کہ باہر نکل آوے اگر سوتے میں یہ دیکھے کہ جماع کیا اور منی نکلی لیکن درحقیقت منی نہیں نکلی تو غسل
 واجب نہ ہوگا اسے یہ طرح اگر منی حرکت کرے اور باہر نہ نکلے تب بھی غسل نہیں اگر کسی کی منی نکلے لگے اور وہ
 نماز میں ہو اور کپڑے کا اوپر سے ذکر کو مقام سیوے یہاں تک کہ منی رک جاوے تو اس کی نماز صحیح ہو جاوے گی اور
 عورت کا حکم مرد کا سا ہے انتہی مختصر احسن قنَادَةَ اَنَّ النَّسَّ بِنَمَالٍ وَحَدَّ نَقَمٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ
 حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَأَلَتْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَذَاقِهَا مَاءَ بَرِي الرَّجُلِ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَرَأَتْ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَلْتُغْتَسِلْ فَقَالَتْ اُمَّ سَلَمَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ
 مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ وَهَلْ يَكُونُ هَذَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ لَنْ يَكُنْ اِنْ يَكُنْ اِنْ يَكُنْ
 اَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ عَلِيْظٌ اَبْيَضٌ وَمَاءُ الْمَرْءَةِ رَقِيْقٌ اَمْفَرٌ مِّنْ اَيِّهَا مَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِثْلَهُ
 الشَّبَهُ ترجمہ قنادہ سے روایت ہے انس بن مالک نے اسے حدیث بیان کی
 کہ ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر عورت خواب میں دیکھے وہ جو مرد دیکھتا ہے آپ نے فرمایا
 جب عورت ایسا دیکھے تو غسل کرے ام سلمہ نے کہا مجھے شرم آئی میں نے کہا ایسا کیا ہوتا ہے رینے عورت کو کبھی
 اختلام ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ایسا ہوتا ہے ورنہ بچہ عورت کے مشابہ
 کیونکہ بہت ہے ف یعنی بچہ مرد اور عورت دونوں کے نطفہ سے ملکر پیدا ہوتا ہے پھر حکم نطفہ غالب ہوتا
 ہے چو اسی کی حدوت پر ہوتا ہے اور جب عورت کا نطفہ ہوا تو اس کا نکلنا اور اختلام ہونا ممکن ہے

ب
سَلَمَةُ

قَالَتْ

مرد کا نطفہ گاڑنا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پتلا زرد و پیر خواہر جاتا ہے یا بڑھ جاتا ہے جو ایسی کے مشابہ
 نہ جاتا ہے۔ نووی نے کہا یہ حدیث اصل غلط ہے منی کی صفت کے بیان میں حالت صحت میں
 علما نے کہا ہے مرد کی منی سفید اور گاڑی ہوتی ہے اور کوڑا کر تہہ تہہ نکلتی ہے اور شہوت کے ساتھ
 نکلتی ہے اس کے نکلنے میں لذت آتی ہے اور جب نکل جاتی ہے ہیوقت شہوت ضعیف ہو جاتی ہے اور اسکی
 بو ایسی ہوتی ہے جیسے کچور کے گا بہہ کی قریب آئے کی بکے اور سوکھ کر بعضوں نے کہا پیشاب کی سی
 بو نہ جاتی ہے یہ تو اصل حالت ہے منی کی جب مرد صحیح اور سالم ہو کسی بیماری میں مبتلا نہ ہو اگر بیماری ہو تو مرد
 کی منی بھی زرد اور قریب ہو جاتی ہے یا لالہ منی ضعیف ہو جاتی ہیں تو وہ کوڑا کر تہہ تہہ نکلتی ہے بلکہ تہہ تہہ
 اور شہوت کے بکثرت جماع سے سرخ ہو جاتی ہے بخمی کی طرح اور کبھی خالص خون کی طرح نکلتی ہے لیکن اگر منی
 سرخ بھی نکلے تب بھی وہ پاک ہے اور اس سے غسل واجب ہوگا اور منی کے تین خاصہ ہیں ایک تو یہ کہ تہہ
 کے ساتھ نکلے اور اس کے نکلنے کے بعد ہستی ہو جاوے دوسری بو کچور کے گا بہہ کی طرح تیسری تہہ تہہ لسی بار
 میں نکلے ان میں سے ہر ایک بات کافی ہے اور کسی منی جو نہ کے لیے اور تینوں باتوں کا ہونا ضرور نہیں اگر ان
 تینوں میں سے کوئی امر نہ ہو تو گمان غالب ہوگا کہ وہ منی نہیں ہے اور عورت کی منی زرد اور رقیق ہوتی ہے
 اور کبھی سفید بھی ہوتی ہے اسکی پہچان دو اوصاف سے ہو ایک تو بومر کی منی کی بو کی طرح دوسرے لذت اسکی
 نکلنے وقت اور اس کے نکلنے کے بعد شہوت کم ہو جانا پھر منی جسطح اور جس حال میں نکلے اس کے نکلنے سے عورت
 ہوگا کہ آیتہ ما قال النووی **عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْوَلَدِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَخْرَجِهَا مَاءَ الرَّجُلِ فِي مَخْرَجِهِ فَقَالَ إِذَا كَانَ مِنْهُ مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْيَغْتَسِلْ**
ترجمہ انس بن مالک روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ علیہ وسلم کو پوچھا اگر عورت خواب میں وہ دیکھ جو مرد
دیکھتا ہے اپنے فرمایا اگر میں نے وہی چیز نکلے جو مرد سے نکلتی ہے (یعنی منی نکلے) تو غسل کر رکھو اُم سلمہ
قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
يَسْتَبِيحُنِي مِنَ الْمَرْأَةِ مِنْ عَمَلٍ أَدْعُكُمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ إِذَا دَأْبَ لِمَاءُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ يَرْبَتْ يَدَاكِ ثُمَّ يُفْهِمُهَا فِيمَا
فَكَرَّهَا تَرْجُمُهُ أَمْ لَمْ تَنْسِ أُمُّ سَلَمَةَ رُوَيْتَ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيْسَرِ أَرْجُلِي وَرَدَّ عَنْ كَيْفَ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيْسَرِ أَرْجُلِي وَرَدَّ عَنْ كَيْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيْسَرِ أَرْجُلِي وَرَدَّ عَنْ كَيْفَ

جب وہ پانی دیکھے (یعنی منی کو) اس مسئلہ نے کہا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے آپ نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو منی لگے احتلام نہیں ہوتا تو پھر مجھ عورت کے مشابہ کیسے ہوتا ہے اس حدیث سے اور اور کئی حدیثیں سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ حیا اور شرم یہ بھی عبد جل جلالہ کی ایک صفت ہے پر جیسے اسکی اور صفات میں مخلوقات کی صفات کی طرح نہیں ہیں اس طرح یہ صفت بھی مخلوق کی طرح نہیں ہے سلف کا بھی اعتقاد ہے اور پھر بعض متکلمین نے جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں تاویل کا طریقہ اختیار کیا ہے وہ غریب نہیں ہے بلکہ ایک طرح کی بدعت ہے وین میں اہل حدیث نے تاویل کرنا بالکل کو بہت برا سمجھا ہر عسکن ہشام بن عروہ کہ بھلا کون سا حدیث متناہ و زادہ اذ قالت قلت فضلت الشیخۃ ترجمہ دوسری روایت کا بھی یہی جو اور یزید اسمین اتنا زیادہ ہے کہ نبی ہی اس مسئلہ نے کہا تو نے رسول کو عورتوں کو عسکن عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ اُمّ سلمہ اُمّ بنی سلمہ ابی طلحہ صغیرہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع فی حدیث ہشام غیر ان فیہ قال قالت عائشہ فقالت لکھا ایف لک اتوی المرأة ذلک ترجمہ حضرت عائشہ نے بھی روایت کیا کہ ام سلمہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم یا سہل بن اسد زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا امی نوح کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے عسکن عائشہ ان لمرأۃ قالت لیرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل یختل المرأة اذا احتلمت و ابصرہا لکھا فقال نعم فقالت لکھا عائشہ یریت بذلک قالت قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعیہا و هل یكون الشیبة اکامین قبل ذلک اذا علا ما وھا ما التریجل اشیہ الکلہ اشیہ لکھا و اذا علا ما و التریجل ما و اشیہ اشیہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا عورت غسل کرے جب اسکو احتلام ہو ہو اور پانی دیکھے (یعنی منی) آپ نے فرمایا ہاں بل کہ حضرت عائشہ نے کہا تیرے ہاتھوں کو منی لگے اور وہ کو پھر جاوین تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دے اسکو آخر یہ جو مشابہ ہوتا ہے مان باب کہ وہ کا ہے یہ ہوتا ہے جب عورت کا نطفہ مرد کے نطفے پر غالب ہو تو پھر اپنے نہیں بلکہ مشابہ ہوتا ہے اور جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفے پر غالب ہو تو پھر وہ ہیاں پر پڑتا ہے حدیث میں آت کہ نطفہ ہے اسکا ترجمہ وہی ہے جو بیان ہوا یعنی ہاتھ زخمی کیے جاوین اور کو پھر جاوین کہ سے جو ایک ہتھیار ہے نووی نے اسکو صحیح کہا ہے لیکن جمع البجا میں ہے کہ صحیح آت ہے یعنی صحیح مارے

حضرت عائشہؓ نے **باب بیان صفۃ النبی الرحیل والمرأۃ** کہ اَلْوَلَدُ خَلْقٌ مِنْ مَّا خُلِقَ عَوْرَتُ اَوْرُ
 کی نہی کہ بیان اور سب بات کہ بچہ دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے **عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ فَأَمَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاءُ حَبْرَةٍ مِنْ أَحْبَابِ الْيَهُودِ فَقَالَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَمَا فَتَعَدُّ فَتَعَدُّ كَادِ يَصْرَعُ مِنْهَا قَتْلًا لَهُ تَدْفَعُنِي فَقُلْتُ أَتَقُولُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّمَا نَدْعُوهُ بِاسْمِ اللَّهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ فَقَالَ سَوَّلَ اللَّهُ صُلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا نَحْمَدُ
مُحَمَّدَ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلِي فَقَالَ الْيَهُودِيُّ جِئْتُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنِي فَتَنَكَّتْ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْجُ مَعَهُ فَقَالَ
سَلْ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ بَيْنَ يَدَيْكَ النَّاسُ يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ فِي الظُّلُمَةِ دُونَ الْيَحْيَى قَالَ مَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَادَةً قَالَ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ
قَالَ الْيَهُودِيُّ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ زِيَادَةُ كَيْدِ الْمَوْتِ قَالَ فَمَا عَاذُوا بِهِمْ عَلَى أَرْحَامِهِمْ
عَلَى أَنْ يَخْرُجُوا فَقَالَ الْجَنَّةُ الْبَارِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا قَالَ فَمَا شَرِبُوا مِنْهُمْ عَلَيْهِ قَالَ مِنْ عَيْنِهَا
نَسِي سَلَسِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَكُنَّ
نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنِي قَالَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ
عَنِ الْوَلَدِ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَمْضٍ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ فَإِذَا جُمِعَا فَخَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَعِ
الْمَرْأَةِ أَذْكَرُ بِإِذْنِ اللَّهِ وَإِذَا عَلَا مَاءُ الْمَرْأَةِ مَعِ الرَّجُلِ إِنَّمَا يَأْذِنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّمَا
لَقَدْ صَدَقْتَ ذَلِكَ لَسَبِي ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَنِي
هَذَا عَنِ اللَّهِ سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى أَتَانِي اللَّهُ بِهِ تَمَجِّدُهُ ثَوْبَانُ سَأَلَنِي
 جو مولی (غلام آزاد) تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نے کہا میں سول اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھا آخر
 میں یہود کے عالموں میں سے ایک آیا اور بولا السلام علیک یا محمد میں نے اسکو ایک دیکھا دیکھا وہ
 کرتے کرتے پیچا وہ بولا تو مجھے کوین دیکھا دیکھا یہ سچ کہا تو زنا م لیا ہر حضرت تھا اور رسول اللہ کیون نہیں کہتا وہ بولا
 ہم تلو اس نام سے کچھ تو میں چاؤنگھ والوں کو رکھا ہر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میرا نام جو کھڑے والوں کے رکھا ہے
 وہ مجھ پر ہو دیئے کہا میں تمہاری پاس کچھ دیکھ کر آیا ہوں سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں میں اگر تجھے
 بتاؤں تو تجھ کو فائدہ ہوگا اس نے کہا میں کان سے سنوں گا تب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی چھٹی سر جو آپ کے ہاتھ

میں اہل زمین پر لکھ کر بھیجی (جیسے کوئی سوچی وقت ایسا کرتا ہے) اور فرمایا پوچھو یہودی نے کہا جس دن میری قبر
 حاکم دوسری زمین ہوگی اور دوسرے آسمان لوگ اس وقت کہاں ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 لوگ اس وقت نابھیر کے پل صراط کے پاس کھڑے ہوں گے اس نے پوچھا پھر سب پہلے کون لوگ اس
 پل پر سے پار ہوں گے آپ نے فرمایا مہاجرین ہیں جو محتاج ہیں (مہاجرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو حبشہ کے
 ساتھ تھک رہے تھے اور فقر و فاقہ کی تکلیف پر صبر کیا اور دنیاوی ریاضات مادی اہل ہودی نے کہا پھر جب وہ لوگ
 جنت میں جاویں گے تو ان پر کیا ناستہ کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھل کے جگر کا ٹکڑا جو نہایت عزیز اور مقوی ہوگا ہر
 اس کو کہا پھر چمک کا ٹکڑا لکھا ہوگا آپ نے فرمایا وہ پل کا ٹکڑا دیگا ان کے لیے جو جنت میں چڑھ کر تھکا پھر اوس پر چھایا کہ ان کو
 کیا پسندے گی آپ نے فرمایا ایک شجر کا پانی جس کا نام سبیل ہے اس یہودی نے کہا آپ نے شجر فرمایا اور میں آپ سے ایک
 ایسی بات پوچھتا ہوں جس کو کوئی نہیں جانتا دنیا میں سوا نبی کے شاید ایک دو آدمی جانتے ہوں آپ نے فرمایا
 اگر میں وہ بات پوچھتا ہوں تو بچے فائدہ ہوگا اس نے کہا میں اس پر کون سے من کو لگا پھر اس نے کہا میں اس پر
 کو پوچھتا ہوں آپ نے فرمایا مرد کا بانی سفید ہو اور عورت کا پانی زرد ہے جب یہ دونوں اکٹھا ہوئے ہیں اور مرد
 کی منی عورت کی منی پر غالب ہوئی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی غالب ہوئی
 ہے مرد کی منی پر تو لڑکی پیدا ہوتی ہے اللہ کے حکم سے یہودی نے کہا آپ نے سوچ فرمایا اور بیشاپ پیغمبر ہیں
 پھر چلا پیغمبر کرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر جواب میں مجھے پوچھیں وہ مجھے کوئی معلوم
 نہ تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتا دیا **مَعْلُومٌ مِّنْ مَّوَدِّعِ بْنِ سَلَامٍ فِي هَذَا الْاِسْتِزَادِ بِيَسْأَلُهُ غَيْرُ**
اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَاوِدًا كَبِيرًا لِّلنَّبِيِّ وَكَانَ اَكْبَرُ
اَنْتَ وَكَمْ يَقُولُ اَكْبَرُ دَانًا مَّرْجَمَةٍ وَجَوَابًا لِّلْاَسْمِينِ يَسْأَلُ مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ
بِشَاطَا اَوْ كَيْسَ لِنَبِيِّنَا كَا فَرْقَ بَيْنَ بَابٍ صَفْقَةٍ غُسْلِ الْجَنَابَةِ غُلَّ جَنَابَتِ كَبُوْنُ مَرْكَبِ عُلَّ
عَاشِرَةً قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَدُوْهُ بِيَسْأَلُهُ
لَمْ يَفْرَحْ بِمِيْنِهِ عَلٰى شَيْءٍ مَّا لَمْ يَغْسِلْ وَفَرِحَ بِشَيْءٍ يَوْضَا وَضَوْءُ الْبَصَلَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِاَمَامِ
فِيْدُ خَلِّ اَصَابِعِهِ فِيْ اَصْوَلِ الشَّجَرِ اِذَا رَآهُ اَنْ قَدِيْلًا سَتَبْرًا اَحْفَضَ عَلٰى رَاْسِهِ فَلَا كَثْرَتَ مَفْطَاكٍ
ثُمَّ اَتَا مَضًى عَلٰى سَاسٍ يَسْبِيْدُهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ جَمَعَ اَمَامِ الْمَوْسِنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
 جَنَابَتِ کا غسل کرتے ہیں دو تو مائتہ و ہزار پھر دہائی مائتہ سی باقی ڈیڑھ اور بائیس مائتہ سی شتر گاہ و دھو پھر وضو

جس طرح نماز کے لیے کیا کرتے تھے پھر پانی لیتے اور اپنی انگلیاں بالون کی جڑوں میں ڈالتے جب تک کہ پھر
 کہ بال نہ ہو گئے تو اپنی سر پر دو نو ماقصون سے پھر کر تین چلو ڈالتے پھر سارے بدن پر پانی ڈالتے پھر دو نو نو
 بالون دھوئے و صوفے نووی نے کہا ہمارے صحاب کے نزدیک جنابت کا کیا ہے کہ پہلے دو نو پوچھو
 کو تین بار دھو و برتن میں مائے ڈالتے سر پہلے پھر سر مگر گاہ پر اور بائیں سر جو جنابت لگی ہو اس کو دھو و پھر
 و صوفے جس طرح نماز کے لیے و صوفے کرتا ہے پھر سب انگلیاں پانی میں ڈال کر ایک چلو لیوے اور کمر کے بالون
 اور ڈال ہی کے بالون میں اس حرکت لال کی پھر اپنے سر پر تین چلو پھر کر ڈالے پھر بالون اور کالون اور
 افسا و سر میں کی خبر لیوے اور بالون کی اوٹنگیوں کی اور ان سب جگہوں میں پانی پوچھا وے پھر تین
 بار سارے بدن پر پانی ڈالتے اور سب جگہ پانی پوچھا وے اور مستحب ہے کہ دھو جانے سے شروع کرے اور
 قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور راجہ فراغت کے شہدان لا الہ الا اللہ و لا شریک لہ شہدان محمد عبد
 و رسولہ اور غسل سے پہلے نیت کرے ان سب چیزوں میں نیت اور ساری بدن پر پانی پہنچا تا فرض ہو اور شرط
 ہے کہ بدن جنابت سے پاک ہو اور باقی حسب نین سنت ہیں اور ملنا بدھکا و جب نہیں ہے مگر مالک فرمے کہ
 نزدیک واجب ہے بطرح و صوب بھی غسل جنابت میں واجب نہیں ہے مگر داؤد ظاہری کے نزدیک واجب ہے
 ائینہ مختصر عن رشام فی ہذا الا ستاد و لکس فی حدیثہم غسل التخلین ترجمہ وہی ہو پو
 گذر اس روایت میں بالون دھوئے کا ذکر نہیں ہے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم اغتسل من الجنابة فبدأ فغسل کفیه ثلاثا ثم ذکر عن حدیث ابی معاویہ و لکھنڈ کہ
 غسل التخلین ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سر وایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کا غسل کیا تو دو
 نو پوچھو تین بار دھو یا پھر سب ان کا حدیث کو بطرح جیسے اوپر گزری اور اس روایت میں بالون دھو
 کا ذکر نہیں ہے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اغتسل من الجنابة
 بدأ فغسل یدیه قبل ان یدخل یدہ فی الماء ثم توضأ ووضوءہ للصلوۃ ترجمہ ام المؤمنین
 عائشہ سر وایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کرتے تو پہلے دو نو مائے دھو و برتن میں ہاتھ دلتے
 سر پہ پھر نماز کے لیے وضو کرتے تھے عن ابن عباس قال حدثتني عائشة عن رسول الله قال اذا نيت
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم غسل الجنابة فغسل کفیه ثلاثا ثم ذکر عن حدیث ابی معاویہ و لکھنڈ کہ
 غسل الجنابة فغسل کفیه ثلاثا ثم ذکر عن حدیث ابی معاویہ و لکھنڈ کہ

تہا جنابت کا غسل

ثُمَّ اَوْتِيَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَقَائِدٍ وَلَا كَفَّ يَدَهُ عَنِ غَسْلِ سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ فَلَمَّا
 فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ اَتَتْهُ بِالْمِثْدَلِ فَدَرَسَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبَّاسٍ فَروایت ہے سیری خالد بن ولید نے بیان
 کیا کہ میں نے پانی رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ غسل جنابت کروا سکا آپ نے پہلے دونوں ہونٹے دھوئے
 دوبارہ بائیں بار پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور بائیں شمر گاہ پر ڈالا اور بائیں ہاتھ دھو دیا پھر بائیں ہاتھ کو زمین
 پھر اگر کر دے سے پھر وضو کیا جیسے نماز کے لیے کرتے تھے پھر اپنے سر میں چلو پھر بھر کر ڈالے پھر سارے
 بائیں کو دھو دیا پھر اوجھل گئے اور بائیں کو دھو پھر سر میں رو مال کے کوئی بدن پونچھنے کو آپ نے نہ لیا
 نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ پاؤں کا پونچھنا بہتر نہیں ہے اور ہمارے علماء کے ہمین
 پانچ قول ہیں ایک یہ کہ نہ پونچھنا مستحب ہے اور پونچھنا مکروہ نہیں کہہ سکتے دوسرے کہ پونچھنا مکروہ ہے
 یہ کہ پونچھنا نہ پونچھنا دونوں پر جو چیز ہے پونچھنا مستحب ہے یا بخیران یہ کہ گرمی میں مکروہ ہے جاری میں مکروہ
 نہیں اور صحابہ سے اس میں نہیں مذہب منقول ہیں ایک تو یہ کہ پونچھنا جائز ہے کچھ قباحت نہیں وضو اور
 غسل دونوں میں اس میں مالک اور سفیان ثور سے کا یہی قول ہے دوسرے کہ پونچھنا مکروہ ہے غسل میں مکروہ ہے
 اور غسل دونوں میں ابن عمر اور ابن ابی لیلیٰ کا یہی قول ہے تیسرے کہ وضو میں مکروہ ہے غسل میں مکروہ ہے
 ابن عباس کا یہی قول ہے اور نہ پونچھنے کے باب میں ایک یہ حدیث ہے دوسری صحیح حدیث اور ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے نکلے اور آپ کے سر پر پانی ٹپک رہا تھا اور یہ پونچھنے کا ایک جامع حدیث
 نے نقل کیا ہے لیکن اس کے اسناد ضعیف ہیں ترمذی نے کہا اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ
 ثابت نہیں (نووی رحمہ اللہ) اَلْغَمَشِ مِنْ حَذِّ الْاَسْنَادِ وَلَكِنَّ فِي حَدِّ تَجْهَاتِ الْاَوَاكُ ثَلَاثَ حَقَائِدٍ
 عَلَى الرَّاسِ فِي حَدِيثِهِ كَيْفَ وَصَفَ الْوَضُوْعَ كُلَّهُ فَذَكَرَ الْمَضْمَنَةَ وَالْاَسْنَادَ شَقَاقٍ فِيهِ وَلَكِنَّ فِي
 حَدِيثِ ابْنِ مَعْبُودٍ ذِكْرُ الْمِثْدَلِ ثُمَّ جَمْعُ اس روایت کا بھی وہی جواب دے گا اس میں سر میں جیل
 کا ذکر نہیں ہے اور کچھ کی روایت میں سر وضو کا بیان ہے اس کی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر کیا اور ابو معاویہ کی
 روایت میں ناک ذکر نہیں ہے عَنِ امِيْنُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى مِثْدَلًا فَلَمْ يَسْتِمْ وَغَسَلَ
 بِعَوَّلٍ بِاَلْيَا هَكَذَا بَعَثِي بِمَقْضَاهُ ثُمَّ جَمْعُ سَمِيْعُ رُوَيْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ لَمْ يَلَا لِيَا لِيَا
 پونچھنے کو آپ نے نہیں کیا اور پانی کو چھلنے لگا رہا ہے بعضوں نے اسی حدیث سے پونچھنا جائز رکھا ہے کیونکہ ہاتھ سر
 چھلنا اور کپڑے سے پونچھنا دونوں برابر ہیں نووی نے کہا ہمارے صحابہ کی اس میں نہیں قول میں ایک یہ کہ چھلنا

اور چھٹا مکروہ نہیں کہہ سکتے دوسری یہ کہ مکروہ و تمیزی یہ کہ مباح ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ احمدیہ
 سے بابت ثابت ہوتی ہے اور ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے انتہی محسن عائشہؓ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا ثَلَاثًا خَوَّلَ الْجَلَابِ فَأَخَذَ بِكَبْهَمَ يَدَيْهِ يَشُقُّ
 زَاوِيَهُ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَشْئَمِ أَخَذَ بِكَبْهَمِهِ فَقَالَ هَيْمَا عَلَيَّ اَيْسَهُ تَرْجِمُهُ لِمُؤْمِنِينَ حُرَّتْ عَائِشَةُ
 صَدَائِقُهُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْنَابُتِ كَ غَسَلَ كَرْتِ تَوَاكِبُ بَرْنِ يَانِي كَا شُكُوَا تَعَلَا
 كَعِ بَارِبِ (حلاب وہ برتن ہے جس میں انوشی کا دودھ (دوہتے ہیں) پھر مائتہ سے پانی لیتے اور پہلے دہنا جاب
 سر کا دھوئے پھر یان جانب بعد کے دونو مائتہ سے پانی لیتے اور سر پر بہاتے صحیح حلاب کے بار
 حا اور خفیف لازم اور بعضوں نے اسکو حلاب پڑھا ہے بضم جیم و تشدید لام کے اور مراد اس سے کتاب ہے
 لیکن ہر دو نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا کہ صحیح حلاب کا قاف لَقَدْ اَلْمُسْتَحْبَبُ لِمَا فِي تَحْسِيلِ الْجَنَابَةِ
 غَسَلَ جَبَابَتِ مِنْ كُنَا يَانِي لِيَا بَهْتَرُ مَحْسَنُ عَائِشَةُ اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ
 مِنْ اِنَاءٍ هُوَ الْقَدْرُ مِنَ الْجَنَابَةِ تَرْجِمُهُ لِمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ كَرْتِ
 تَحْتِ اَيْكِ بَرْنِ جَسِينِ تِنِ صَاعِ يَانِي اَتَا بَعِي (یعنی سات اٹھ سیر) جنابت صرف نووی نے کہا اہل
 اسلام نے اجماع کیا ہے کہ وضو اور غسل کے لیے پانی کی مقدار رصین نہیں ہے بلکہ قلیل اور کثیر سب کافی
 ہے بشرطیکہ اعضا بھیجک جاوین اور سخت ہو کہ وضو میں ایک نعل سے کم نہ ہو اور غسل میں ایک صاع سے کم
 نہ ہو اور صاع پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور ہر ایک رطل اور تہائی رطل کا اور ہمارے بعض
 اصحاب نے کہا ہے کہ یہاں وہ صاع مراد ہے جو اٹھ رطل کا ہوتا ہے بہر حال پانی بیکار رہنا منکر ہے
 اگرچہ ندی کے کنارے غسل کرتا ہو اور یہ ممانعت تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا کہ ہر نف حرام ہے انتہی
 محسن عائشہؓ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدْحِ وَهُوَ الْفَرْقُ
 وَكُنْتُ اغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ وَفِي حَدِيثٍ سُفْيَانُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ
 سُفْيَانُ وَالْفَرْقُ ثَلَاثَةُ اَصْعِقِ تَرْجِمُهُ لِمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ كَرْتِ
 اَيْكِ كَثْرَةٍ سَوَادُوهُ فَرْقُ تَحَارُ فَرْقُ اس بَرْنِ کہ کہتے ہیں جس میں تین صاع پانی آتا ہے اور میں اور پانچ ایک
 ہی بَرْنِ سے غسل کرتے توفیقاً کہ ہر فرق تین صاع کا ہوتا ہے صرف نووی نے کہا مراد اور عورت دونو نعل طہارت کے پانچ بَرْنِ
 سے جائز ہے باجماع اہل اسلام لیکن عورت کا طہارت کرنا مرد کو طہارت سے بڑھ کر پانی سے دھونا بھی بالاجماع جائز ہے اور مرد کا

بَابُ فِي الظَّنِّ بِغَيْرِ الْعِلْمِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۴ اور غسل کرنا مرد اور عورت کا ایک بَرْنِ کا ایک ہی حالت میں اور غسل کرنا ایک سے بڑھ کر بَرْنِ کا پانی سے
 وَغَسَلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْءُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَفِي الْقَدْحِ وَفِي الْفَرْقِ ثَلَاثَةُ اَصْعِقِ تَرْجِمُهُ لِمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ كَرْتِ اَيْكِ كَثْرَةٍ سَوَادُوهُ فَرْقُ تَحَارُ فَرْقُ اس بَرْنِ کہ کہتے ہیں جس میں تین صاع پانی آتا ہے اور میں اور پانچ ایک ہی بَرْنِ سے غسل کرتے توفیقاً کہ ہر فرق تین صاع کا ہوتا ہے صرف نووی نے کہا مراد اور عورت دونو نعل طہارت کے پانچ بَرْنِ سے جائز ہے باجماع اہل اسلام لیکن عورت کا طہارت کرنا مرد کو طہارت سے بڑھ کر پانی سے دھونا بھی بالاجماع جائز ہے اور مرد کا

طہارت کرنا عورت کی طہارت سے بچو ہوئے پانی سے ہمارے اور مالک اور ابو حنیفہ اور چہرہ علماء کے نزدیک جائز ہے
اور ہمیں کہ اہمیت بھی نہیں ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے اور احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری کے نزدیک عورت
کے بچے جو نہ پانی سے مرد کو طہارت درست نہیں بشرطیکہ عورت اس پانی کو غایت میں لے گئی ہو اور اسکو استعمال
کیا ہو اور عبداللہ بن عمر حسن بصری سے ایسا ہی منقول ہے اور امام احمد سے ایک روایت ہے کہ منافق
بھی ہے اور سعید اور حسن سے مطلقاً کہ اہمیت بھی منقول ہے اور مختار چہرہ علماء کا قول ہے کیونکہ احادیث صحیحہ سے
یا امر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کے ساتھ غسل کیا ہے اور ایک نے دوسرے پر بچا ہوا پانی
استعمال کیا اور خلوت کو اس میں کوئی دخل نہیں اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
ایک بی بی کو بچہ ہوئے پانی سے غسل کیا یہ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور حباب بن سنان نے از ترمذی
لکھے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور وہ جو ممانعت کی حدیث حکم بن عمر سے منقول ہے وہ ضعیف ہے ائمہ حدیث نے ابویہ
بخاری وغیرہ کو ضعیف کہا ہے یا مرد اس سے کہ جو بیانی عورت کے اعضا سے گزیرے وہ تو مستعمل ہے اس سے غسل
درست نہیں یا وہ ممانعت استحب کے لیے ہے والد اعلم بتبعہ حسن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن قال حدثنا
علی حائشۃ آتانا و اخوها من الرضاۃ فسالھا عن غسلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابة فحدثنا
یابنہ فحدثنا الرضاۃ فاعتسکت و بیننا و بیننا فسالھما عن فرغت علی راسھا فلا تاقال و کان آذناہما اللی
صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ من رؤسھما حتی یکون کالوفرۃ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے
میں اور حضرت عائشہ کا رضاعی (دودہ کے مائے کا) بھائی (عبداللہ بن یزید) اونسے پاس گئے اور غسل جنابت کو پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر کرتے تھے انہوں نے ایک برتن منگوا یا حسین صلح بھرہائی آتا تھا اور تنہا میں ہمارے
انکھے چہ ایک پر وہ تھا انہوں نے اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا ف ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوسلمہ اور
عبداللہ بن یزید نے انکا سر در اوپر کا بدن دیکھا ورنہ اونسے سامنے پانی منگوائے نہ اور مٹائے کو کو قادرہ دیکھا
عبداللہ بن یزید رضاعی بھائی تھے اور ابوسلمہ رضاعی بھائی تھے کیونکہ انکا شرم نہت الی بکرنے انکو دودہ پلایا تھا اور یزید
حرم میں اور حرم کو اوپر کا بدن دیکھنا درست ہے ف ابوسلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان تھیں
بال کترانی خنین اور کانون تک بال رکھتے تھیں ف حدیث میں فقر کا لفظ ہوا معنی نے کہا و فرمے بڑھکے
اور مردان بالوں کو کہتے ہیں جو موٹے ہوں تک ہوں اور ان نے کہا و فرمے کہ یہ یزید جو بال کانون تک
ہوں ابو حاتم نے کہا و فرمے وہ بال ہیں جو کانون پر ہوں فاضی عیاض نے کہا غریبی عورتیں جو حیوان نکال کر بڑھ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے پہلی وفات کی بعد شاید ایسا کیا ہندویت کے ترک کیلئے یونہی نے
 کہا قاضی عیاض کی طرح اور علما نے بھی کہا ہے اور یہ گمان نہیں ہوتا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی حیات میں ایسا کیا ہو اور اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ عورت کو بال کم کرنا درست ہے اور انتہے
 حسن الیٰ سکتہ بن عبد الرحمن قال قالت عائشة کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل
 بانیہ یمسحہ فصب علیہا من الماء فغسلها ثم صب الماء علی ذلک الذی بہ یمسحہ وغسل عنہ
 یشمالہ حتی اذا فرغ من ذلک صب علی رأسہ قالت عائشة کنت اغتسل أنا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الماء واحد ونحن جُبان ثم حمہ البسلمین عبد الرحمن روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے تو وہ اپنے ہاتھ سے شروع کرتے پہلے سر پانی ڈالتے اور اس کو دھوئے پھر وہ اپنے
 ہاتھ سے پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے جو بد نہر نجاست ہوتی اس کو دھوئے جب اس سے فراغت ہوتی تو سر پانی
 ڈالتے حضرت عائشہ نے کہا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل ایک تین سے کرتے تھے حسن
 لہذا کانت اغتسل ہی والتی صلی اللہ علیہ وسلم فی اناء واحد یمسح فکثرة امکاد او قریبا من ذلک
 ثم حمہ البسلمین عائشہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے جس میں تین یا کچھ ایسا ہی
 بانی تھا قاضی عیاض نے کہا مروی ہے کہ ایک کے لیے تین مد پانی لیا جاتا یا سو مروا صاع ہے تاکہ مدافق
 ہو اس حدیث کہ حسین مشرق کا ذکر ہے یا ایسا ہی کسی تین میں ہوا ہو گا یونہی نے کہا احمد بن حنبل میں مد کا ذکر
 ہے اور دوسری روایت میں یہ ہو کہ ایک فرق سے آپ غسل کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ (ایک صاع سے
 غسل کیا اور ایک روایت میں پانچ کوکے گلیاں سے غسل اور ایک کوکے کا وضو میں اور ایک روایت میں ایک صاع غسل کے لیے
 اور ایک وضو کو لیتے آیا ہو اور ایک روایت میں ایک صاع وضو اور غسل ایک صاع سے پانچ مد تک شافعی اور علما نے کہا کہ
 کہ اختلاف بقا موقوف اور حالت اولت اور کثرت پانی کے تھا بہر حال ہمارے لیے یونہی کا کوئی مقدار مقرر نہیں ہے
 حسن عائشہ قالت کنت اغتسل أنا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد فختلفت
 البیہات من الجسابة ثم حمہ البسلمین عائشہ روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تو ایک تین سے
 دونوں کے آئین پر جاتے اور یہ غسل جنابت کا تھا حسن عائشہ قالت کنت اغتسل أنا ورسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم من اناء یبخی وبیہ واحد فیادرنی حتی اقول دعونی دعونی قالت ہما جسان ثم حمہ
 البسلمین عائشہ روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تو ایک برتن سے جو کیر اور ایک بچہ جو برتن

من اناء یبخی وبیہ واحد فیادرنی حتی اقول دعونی دعونی قالت ہما جسان ثم حمہ البسلمین عائشہ روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تو ایک برتن سے جو کیر اور ایک بچہ جو برتن

آپ جلد ہی جلدی پانی لیتے یہاں تک کہ میں کہتی تھوڑا پانی میرے لیے چھوڑ دے یہ چھوڑ دے
 اور دونوں جنب ہوتے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ**
تَغْتَسِلُ فِي وَالتَّيْسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِنْاءٍ وَاحِدٍ ترجمہ مہیونہ سے روایت ہے کہ
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے ایک برتن سے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہیونہ کے غسل سے جو پانی بچتا اس سے غسل کرتے **عَنْ أُمِّ**
سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ
عَنِ الْجَنَابَةِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جنبات کا غسل ایک برتن سے کرتے **عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَغْتَسِلُ بِخَمْسٍ مَكَاكِيثَ وَيَتَوَضَّأُ بِمَكْلُوكٍ وَقَالَ بَرُّ مَوْلَى بَنِي مَكَاكٍ ترجمہ انس سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائچ مکوک سے غسل کرتے اور ایک مکوک سے وضو
 کرتے (مکوک سے مراد وہ ہے) **عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ**
بِالْمِدَى وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک مد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے بیکر بائچ مد تک غسل کرتے **عَنْ سَفِينَةَ**
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ الصَّاعَ مِنَ الْإِنَاءِ وَبِوَضْئِهِ
الْمُدَّ ترجمہ سفینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی غسل جنبات کے لیے اور ایک
 پانی وضو کے لیے کافی تھا **عَنْ سَفِينَةَ صَاحِبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ**
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ ترجمہ
 سفینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل کرتے
 اور ایک مد پانی سے وضو کرتے **فَات** امام مسلم نے کہا کہ ابو بکر بن ابی شیبہ نے سفینہ
 کو صحابی کہا اور ابو ریحانہ نے کہا کہ وہ بوڑھا ہو گیا تھا یعنی سفینہ اور مجھے اسکی روایت کا اعتبار
 نہیں نہ نووی نے کہا اس صورت میں امام مسلم نے اس حدیث کو اور حدیثوں کے متابعت
 کے طور پر نقل کیا نہ اس پر اعتماد کر کے **بَابُ اسْتِحْبَابِ إِسَاءَةِ الْمَاءِ**

باب

باب

باب

تجسے زیادہ تھے اور تجھے بہتر تھے **باب حکم صفاء المنيكة** عورتین چٹیاں غسل میں
کھولیں یا نہ کھولیں **عن** أم سلمة قالت قلت يا رسول الله إني امرأة أشد مقطرة وأشد
أفانضة لغسل الجنابة فقال لا إثم عليك فذلك أن تحشي على رأسك ثلاث
حشايت ثم تقيضين عليك الماء فتطهرين **ام المؤمنين** ام سلمہ سے روایت ہے میں نے کہا
یا رسول اللہ میں اپنے سر پر جوٹی باندھتی ہوں کیا جنابت کے غسل کے لیے اسکو کھولوں آپ نے فرمایا
نہیں تجھ کو کافی ہے سر پر تین حید بھر کر ڈالنا پھر سارے بدن پر پانی بہانا تو پاک ہو جاوے گی
عن أيوب بن موسى في هذا الإسناد وفي حديث عبد الرزاق أنا لقضاء المحضنة
والجنابة فقال لا ثم ذكر يعضد حديث ابن عيينة ترجمه ووسری روایت کا بھی یہی
ہے جو اوپر گزرا ہمیں یہ ہے کہ میں کھولوں اسکو حیض اور جنابت کے لیے **عن** أيوب بن موسى
في هذا الإسناد وقال أنا حله فأعسله من الجنابة ولم يذكر المحضنة ترجمه وہی جو
اوپر گزرا ہمیں یہ ہے کہ کیا میں کھولوں اسکو اور دھوون جنابت سے اور حیض کا ذکر نہیں ہے
فتاویٰ نے کہا ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ جوٹی میں جب پانی کو پانی پر پونچھ
جاوے اندر اور باہر تو اسکا کھولنا ضرور نہیں اور جو بن کھولے پانی نہ پہنچے تو کھولنا چاہیے اور
سختی سے منقول ہے کہ ہر حال میں کھولنا ضرور ہے اور حسن اور طاکسن سے مرد ہے کہ حیض
کے غسل میں کھولنا چاہیے اور جنابت کے غسل میں ضرور نہیں اور ہماری دلیل ام سلمہ کی حدیث
ہے اور اگر مرد کے سر پر جوٹی ہو تو اسکا بھی حکم عورت کا سا ہے **انتهى عن** عائشة أن عبد الله
بن عمر كذا المرأة إذا اغتسلت أن ينقض روضهن فقالت يا عجباً لابن عمر
هذا يا أمي النساء إذا اغتسلن أن ينقضن روضهن أفلا يأمرنهن أن ينقضن
روضهن لقد كنت اغتسل أنا ورسول الله صلى الله وسلم من إناؤه واحد وما أدبني
علي أن أفرغ علي رأسي ثلاثاً إفراعات ترجمه ام المؤمنين عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
عبد اللہ بن عمر عورتوں کو غسل کے وقت سر کھولنے کا حکم دیتے حضرت عائشہ نے کہا تعجب ہے
ابن عمر سے وہ سر کھولنے کا حکم کرتے ہیں غسل کے وقت تو سر منڈانے کا حکم کیوں نہیں دیتے
میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے اور میں فقط اپنے سر پر

تین چلو ڈال لیتی ہے نودی نے کہا عبداللہ بن عمر نے جو سر کھینٹنے کا حکم دیا بیس صوت
 میں ہے جب سارے بالوں میں پانی نہ پہنچ سکے یا اونٹ کا مذہب یہی ہوگا کہ سر کھینٹنا یا پیر
 جیسے شے سے ہم نے غسل کیا اور انکو ام سلمہ اور عائشہ کی حدیث نہ پہنچی ہوگی یا یہ حکم بطور استیجاب
 اور امتیاز کے ہوگا **بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِغْسَالِ الْمَغْتَسِلِ مِنْ الْخِيضِ فِرْصَةً مِنْ وَسْطِهِ**
مَوْضِعِ الدَّمِ ترجمہ جو عورت حیض کا غسل کرے وہ ایک ٹکڑا کپڑے یا روئی کا مشک لگا کر خون کے
 مقام پر ہاتھ مال کر دے مستحب ہے **ف** یہ حکم نظافت اور طہارت اور پاکیزگی کے لیے جو نہ بطور وجوب
 کے اور نفاس کے بعد بھی ایسا ہی مستحب ہے بعضوں نے کہا کہ مشک کی استعمال سے لطفہ جلد پر
 ٹھہرتا ہے جب مشک نہ ملے تو اور کوئی خوشبو استعمال کرے اور یہ استعمال غسل کے بعد چاہیے اگر کوئی
 خوشبو نہ ملے تو صرف پانی سے پاک کرنا کافی ہے لیکن بکوفرج اندلیانی پہنچا حاضر وہ نہیں اور
 ثبہ کو تخی و دو تک پانی پہنچا نا واجب ہے بقدر حاجت کے یہو بھیجنے میں کھانا بے گھٹن
عَائِشَةُ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ خِيضٍ رَمَاهَا قَالَ
مَذْكُورَتِ أَنَّهَا عَلَيْهِ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مِنْ وَسْطِهِ فَتَطْفُرُ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ لَطْفُهُ بِهَا
قَالَ تَطْفُرُ بِهَا وَاسْتَحْبَانَ اللَّهُ وَأَسْتَدَّ وَأَشَارَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يَدَيْهِ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَاجْتَدَيْتُهَا إِلَى وَدَعَرْتُ مَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَبْتَلِي
بِهَا أَفَرَأَيْتَ لَمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَةٍ فَقُلْتُ تَبْتَلِي بِهَا إِذَا دَلَّ الدَّمُ تَرْجُمُهُ الْمَوْنِينَ عَائِشَةُ تَر
 روایت ہر ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے کیا کیا غسل کروں اپنے
 سکھایا یا اسکو غسل کرنا پھر نہ یا یا مشک لگا ہوا ایک پیمانے اور اس سے پاکی کر وہ بولی کیونکہ
 پاکی کروں آپ نے فرمایا سبحان اللہ تعجب ہے کہ ایسی ظاہرات بھی نہیں سمجھتی اپنی کراس سے
 اور اڑ کر لی آپ نے سفیان سے بتلایا ہوا کہ ہاتھ اپنا منہ پر رکھ کر یعنی شرم سے آپ نے ایسا کیا
 حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب
 میں پہچان گئی تھی میں نے کہا اس صاحبہ کو خون کے مقام پر لگا (یعنی شہ زکاء پر) غسل **عَائِشَةُ**
أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ آغْتَسِلَ عِنْدَ الطَّهْرِ فَقَالَ خُذِي
فِرْصَةً فَتَمْسِكِي فَتَوَضَّئِي بِهَا ثُمَّ ذَكُورُ خَوْجِدٍ يَتَّبِعُ سُفْيَانُ تَرْجُمُ الْمَوْنِينَ عَائِشَةُ

سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں جب حیض سے پاک
ہوں تو کیونکر غسل کروں آپ نے فرمایا ایک پیمائے مشک لگا ہوا اور اس سے پاکی کر پھر
بیان کیا اوس طرح جیسے اوپر گذرا تھا **عَائِشَةُ اَنَّ امَّامًا سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَلَمْ يَكُنْ عَنْ غُسْلِ الْبَيْضِ فَقَالَ تَأْخُذُ أَحَدُكُنَّ مَاءً يَأْتِيهَا وَسِدْرُهَا فَتَطَهَّرُ بِهِ فَتَحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ
تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَذْكُرُ ذَلِكَ شَهْدًا بِكَ تَمْلِكُ شَوْوَنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ
ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا فَتَأْتِي آبِئَاءَ وَكَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ سُبْحَانَ
اللَّهِ تَطَهَّرِينَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَأَنِّي أَخْفِي ذَلِكَ تَتَّبِعِينَ أَرَأَيْتِ لَمْ تَكُنِي تَتَّبِعِينَ
عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتَحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْ تَبْلِغُ الطُّهُورَ
لَمْ تَصُبْ عَلَى رَأْسِهَا فَتَذْكُرُ ذَلِكَ شَهْدًا بِكَ تَمْلِكُ شَوْوَنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَقْبِضُ عَلَيْهِ الْمَاءَ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَعْضُ النِّسَاءِ يَسْأَلُ الْاَنْصَارَ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الشَّيْءُ اَنْ

یبلغ

یتفقن فی الدین **چہرہ جمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے** ہر سمار شکل کی بی بی یا مزید بہن
شکن کی بی بی) نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کا غسل کیونکر کروں آپ
نے فرمایا پہلے پانی میری کے پیون کے ساتھ پیوے اور اس سے اچھی طرح پاکی کرے (یعنی
حیض کا خون جو لگا ہوا ہو وضو سے اور صاف کرے) پھر سر پر پانی ڈالے اور خوب زور سے
لے یہاں تک کہ پانی مانگوں (بالوں کی جڑوں میں پہنچ جاوے) پھر اپنے اوپر پانی ڈالے اور
سارے بدن پر پھر ایک پیمائے (روٹی یا کپڑے کا) مشک لگا ہوا لے کر اس سے پاکی کرے ہمارے
نے کہا کیونکر پاکی کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب جان اللہ پاک کی کرے
حضرت عائشہ نے چپکے سے کہا یا خون کے مقام پر لگا دے) پھر اس نے جنابت کے غسل کو
پوچھا آپ نے فرمایا پانی لے کر اچھی طرح طہارت کرے پھر سر پر پانی ڈالے اور لے یہاں تک کہ
پانی سب مانگوں میں پہنچ جاوے پھر اپنی سارے بدن پر پانی ڈالے حضرت عائشہ نے کہا انصار
کی عورتیں بھی کیا عمدہ عورتیں تھیں وہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرتی تھیں (اور یہی لازم
ہے کیونکہ شرم گناہ اور معصیت میں ہے اور دین کی بات پوچھنا ثواب اور اجر ہے) **عَنْ**
شَهِبَةَ بِنْتِ حِمْيَرَ أَنَّهَا سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَهْرِ رَأْسِهَا وَاسْتَنْزَا

تطهر

وہی جو اوپر گذرا ہمیں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے سہراؤ کیلئے شہر سے مکہ عائشہ
 خاتہ دخت اسماء بنت ابی بکر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا
 رسول اللہ کیف تعسّل لرحلنا اذ اظہرنا من الخیض و ساقی الحدیث و
 لایذکرم فیہ غسل البجایۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس آیت میں غسل جنابت کا ذکر
 نہیں ہے یا قیاب المستحاضۃ و غسلها و صلوٰۃہا مستحاضہ کا بیان اور اسکے غسل
 اور نماز کا حال مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جو مستحاضہ میں مبتلا ہو اور مستحاضہ کہتے
 ہیں اس خون کو جو بے وقت عورت کی شہرگاہ سے جاری ہو اور یہ خون ایک رگ میں
 سے نکلتا ہے جسکو عاقل کہتے ہیں اور حیض کا خون رحم کی قعر میں سے نکلتا ہے۔ مستحاضہ سر
 و طی درست ہو اگرچہ خون جاری ہو ہمارا اور جمہور علما کا مذہب یہی ہے اور حضرت عائشہ سے
 اسکی ممانعت منقول ہے نخی اور حکم کا یہی قول ہے اور ابن سیرین کے نزدیک جماع مکروہ ہے
 اور احمد نے کہا کہ ہر وقت جماع کر لے جب خاوند کو زنا میں پڑ جائیگا ڈر ہو اور حیم جمہور کا قول
 ہے اور دلیل اسکی وہ ہے جو عکرمہ نے روایت کیا احمد نے نبی بخش سے کہ وہ مستحاضہ تھیں اور انکے
 خاوندانے جماع کرتے تھے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور بیہقی نے اور نماز اور روزے اور عکاف
 اور قرات قرآن اور مس مصحف و سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر میں اور ساری عبادات میں مثل
 پاک عورت کے ہر بالاتفاق لیکن جب نماز کا قصد کرے تو اپنی شہرگاہ کو دھو لیوے اور فجر
 میں ایک پٹیا روئی رکھ لیوے اگر خون بہت بہتا ہو اور یہ کپڑا کافی نہ ہو تو اوپر سے لنگوٹ
 باندھے پھر وضو کرے ہی وقت دیر نہ کرے یا تیمم کرے اگر پانی نہ ملے یا عذر ہو اور فرض پڑھنے
 کے بعد جب نفل چاہے پڑھے لیکن ہمارے نزدیک ایک وضو سے فرض ایک ہی آدا ہوا یا
 قضا اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہر وقت پر نماز کے وضو کرے اور وقت کے اندر چھٹی فرض میں چھ
 پڑھے اور ربیعہ اور مالک کے نزدیک مستحاضہ کے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا لاجب تک اگر کسی
 قسم کا حدث نہ ہو جتنے فرض اور نفل چاہے پڑھے اور وقت گئے سو پہلے مستحاضہ کا وضو اس کا
 کہہ لیوے ہمارے نزدیک درست ہے اور مستحاضہ پر غسل واجب نہیں کسی نماز کے وقت پر اور
 جمہور علما کا یہی قول ہے اور ابن عمر اور ابن زبیر اور عثمان بن ابی ربیع سے منقول ہے کہ وہ ہر نماز

الخیض
 لکھتے

ہے نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست

عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ قَالَ الْكَلْبُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا بِنُشَابِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ جَبِيئَةَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ وَلَكِنَّهُ سَمِعَ فَكَلَّمَتْهُ هِيَ
وَقَالَ ابْنُ زُحَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ ابْنَةُ جَحْشٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أُمَّ جَبِيئَةَ مَرْجُمَةٌ أُمُ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ
رَوَايَتُهَا أُمُ جَبِيئَةَ بِنْتَ جَحْشٍ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَجِبُ اسْتِحْضَاةُ آبِ
وَمَا يَدُ خُونِ أَيْكَ رُكَّ كَمَا هِيَ تَوَاسَلُ رُكَّ رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
كَمَا ابْنُ شَهَابٍ بَنِي يَهُوَنَانِ بَيَانُ كَيْسِي رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
جَحْشٍ كَيْسِي كَا وَرَبِّهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
بِنْتُ جَحْشٍ خَلَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلَحَّتْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
الْمُحَضِّضَتِ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ كَيْسَتُ بِالْمَحِضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْفُ
فَاعْتَسِلِي بِرُكَّتِي فَالْتِ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَبٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ
بِنْتُ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُو حُرَّةُ الدَّمِ الْمَاءَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَخَدَّتْ ذَلِكَ أَبَا بَكْرٍ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ هَذَا الْقَوْمُ سَمِعَتْ هَذِهِ الْفَتَا
وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكُنْتُ كَيْسِي كَمَا نَهَى كَانَتْ لَا تَصَلِّي مَرْجُمَةٌ أُمُ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ
بَنِي يَهُوَنَانِ بَيَانُ كَيْسِي رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
عَوْفٍ كَيْسِي رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
وَمَا يَدُ خُونِ أَيْكَ رُكَّ كَمَا هِيَ تَوَاسَلُ رُكَّ رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
كَيْسِي رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
رَسْقِدُ خُونِ بَهَا كَرْتَا ابْنُ شَهَابٍ نَعَى كَيْسِي رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
أَنَّهُ نَعَى كَيْسِي رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
سَمِعَ رَسْقِدُ خُونِ بَهَا كَرْتَا ابْنُ شَهَابٍ نَعَى كَيْسِي رُوَايَتُهَا زُحَيْرٌ هُوَ غَسَلَ كَرْتِي بَقِيَّتَيْنِ هِرْمَا كَيْسِي رُوَايَتُهَا
عَائِشَةُ فَالْتِ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَبٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ
بِنْتُ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُو حُرَّةُ الدَّمِ الْمَاءَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَخَدَّتْ ذَلِكَ أَبَا بَكْرٍ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ هَذَا الْقَوْمُ سَمِعَتْ هَذِهِ الْفَتَا
وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكُنْتُ كَيْسِي كَمَا نَهَى كَانَتْ لَا تَصَلِّي مَرْجُمَةٌ أُمُ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ

[illegible]

ملک

ایک عورت نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورت قنار کے حیض کے دنوں کی نماز کو انہوں نے کہا
 کیا تو حورو ہے **ف** حوروی نسبت ہو حورو کی طرف اور حورو ایک گائون ہے کوئے ہو دو میل چلے
 پہل خارجی وہین اکٹھا ہوئے خمران خارجیوں نے ساری اہل اسلام کے خلاف یہ بات اختیار کی ہے
 کہ عائشہ کو نماز کی قضا کرنا چاہیے ان کے سوا تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ عائشہ پر نماز کی قضا واجب
 نہیں ہے پر روزوں کی قضا واجب ہے **ف** ہم میں سے جسکو حیض آتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانے میں اسکو نماز کی قضا کا حکم نہ پڑتا **عَنْ** مُعَاذَةَ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ اَقْضِي الْحَائِضُ
 الصَّلَاةَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَحَرُ وِدِّيَّةُ اَنْتِ قَدْ كُنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُونَ
 أَفَأَمْرُهُنَّ أَنْ يَجْزِينَ تَرْتِمِجِمَ مَعَاذُكَ پوچھا حضرت عائشہ سے کیا عائشہ نماز کی قضا کر انہوں
 نے کہا کیا تو حورو ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان عائشہ تہین یہ کہ آپ اٹکو نماز کی
 قضا کا حکم کرتے **عَنْ** مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي
 الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ فَقَالَتْ اَحَرُ وِدِّيَّةُ اَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُ وِدِّيَّةٍ وَلَكِنِّي
 اَسْأَلُ قَالَتْ كَانَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ كُنُومُ يَفْضَلُ الصَّوْمَ وَلَا نُومُ يَفْضَلُ الصَّلَاةَ
 تمہ چم معاذ سے روایت ہو میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا وجہ جو عائشہ روزوں کی قضا کرتی ہے
 اور نماز کی قضا نہیں کرتی انہوں نے کہا تو حوروی تو نہیں میں نے کہا نہیں میں پوچھتی ہوں انہوں
 نے کہا ہم لوگوں کو حیض آتا ہے حکم ہوتا روزوں کی قضا کرنے کا اور نماز کی قضا کا حکم ہوتا **ف**
 یعمایت ہو پروردگار کی جو نماز کی قضا معاف کر دی ورنہ بڑا حرج ہوتا کس لیے کہ نماز روز پانچ بار فرض
 ہے سال بھر میں صد نمازوں کی قضا کرنی پڑتی اور رمضان تو ہر سال میں ایک بار آتا ہے پانچ
 چار روزوں کی قضا کچھ مشکل نہیں **بَابُ** سَسْرُ الْمُحْتَسِلِ بِشَوْبٍ وَخَوْصُ غَسْلِ كَرْنِ
 کپڑے وغیرہ کی آڑ کرے **عَنْ** اُمِّ هَانِئِ بِنْتِ ابْنِ طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَحْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ سَسْرًا بِشَوْبٍ
 تمہ چم ام مانی بنت ابی طالب سے روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی جس
 سال مکہ فتح ہوا آپ غسل کر رہے تھے اور فاطمہ آپ پر ایک کپڑے کی آڑ کی ہوئی تھیں **عَنْ** اُمِّ هَانِئِ
 بِنْتِ ابْنِ طَالِبٍ اَنَّهَا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ اَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ بِأَعْلَى مَلَكَةٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى غَسَّيْلٍ فَسَدَقَتْ عَلَيْكَ فَاطِمَةُ
 حَتَّى أَخَذَتْهُ بِهَ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ ارْتَحَاثَ سَجْدَةَ الطَّلْحِي تَرْجِيئًا مَنِ ابْنَتْ إِلَى طَائِفَةٍ
 سے روایت ہر جس سال کو فتح ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں آپ کے کہ بلند جانب پر
 تھے غسل کرنے کے لیے اوسٹھ تو حضرت فاطمہ نے ایک کپڑے کی آڑھی آپ پر بچھا دی آپ نے ایک کپڑا لیا
 بچھا رکھتیں چاشت کی پڑھیں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ چاشت کی آڑھ
 رکھتیں ہیں اور یہ نماز سنت ہو **ع** سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ يَحْتَدِثُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَسَدَرَتْهُ لَنْسَتُهُ
 فَاطِمَةُ يَتَوَدَّعُ فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَتْهُ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ ابْنَتْ لِيَحْدِثَ وَذَلِكَ
 صَحَّحِي ثُمَّ جَمَعَهُ هِيَ جَوَارِ كُنْزِ الْأَمِينِ يَدُ بِي كَأَنَّهُ صَاحِبُ زَوْجِي فَاطِمَةُ نَسِيَ كَبِيرُ سَوَابِ بِرَارِ جِي جَابِ
 غسل کے چمکے تو اوس کپڑے کو لیکر لپٹا بچھا رکھتے ہوئے اور آٹھ رکعتیں چاشت کی پڑھیں **ع**
 مِمَّنْ وَنَكَهَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً وَسَدَرَتْهُ فَاعْتَسَلَ ثُمَّ جَمَعَهُ
 ام المؤمنین مہیو بن سے روایت ہر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر پانی رکھا اور آڑھی آپ نے
 غسل کیا **بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ** دوسرے کہ شرک و طواف دیکھنا حرام ہے **ع**
 ابْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَا يُنْظَرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ
 الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي تَوْبِ وَاحِدٍ وَلَا يَفْضَى
 الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ جَمَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ خُذْرِي سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا مرد دوسرے مرد کو ستر کو (یعنی عورت کو جبکہ چھپانا فرض ہے) نہ دیکھے اور نہ عورت
 دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لپیٹے اور نہ عورت دوسری
 عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لپیٹے **ف** یعنی اس طرح کہ دونوں شنگے ہوں اور دونوں کے باز
 میں کوئی چیز نہ ہو تو دوسری نے کہا جیسے مرد کو مرد کا اور عورت کو عورت کا ستر دیکھنا حرام ہے
 اس طرح مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا ستر دیکھنا حرام ہے بالاجماع مگر اسمین سو خاوند اور نوٹریک
 مالک متشی ہے خاوند کو اپنی بی بی کا اور بی بی کو خاوند کا تمام ستر دیکھنا درست ہے سوا شرکاء
 اسمین تین قول میں ایک یہ کہ ہر ایک کو دوسرے کی ستر نگاہ بغیر ضرورت کے دیکھنا مکروہ ہے حرام
 نہیں ہر دوسری یہ کہ حرام ہے دونوں پیر میسری یہ کہ مرد پر حرام ہے اور عورت کو مکروہ ہے اس طرح

عورت کی شرمگاہ کے اندر دیکھنا بھی مکروہ ہے اور لونڈی کا مالک اگر اس سے وطی کر سکتا ہے تو وہ دونوں مثل جوہر واد خاند کے ہیں اور اگر محرم ہے جیسی بھین یا بھو بھی یا خالہ وغیرہ تو وہ مثل آزاد عورت کے ہے اور اگر لونڈی عورتی ہے یا مرد یا بخت پرست یا مستعد یا مسکاتہ تو وہ مثل غیر کی لونڈی کے ہے اور اب مرد کو اپنے محرم عورتوں کا دیکھنا ناف سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے کے بدن کا درست ہے اور بعضوں نے کہا اوتنا ہی بدن کو دیکھنا درست ہے جتنا کام کاج کرتے ہیں مکمل جاتا ہے اب مرد کا ستر مرد سی اور عورت کا ستر عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک ہے اور گھٹنوں اور ناف میں تین قول ہیں ایک یہ کہ وہ ستر نہیں ہیں ہی صحیح ہے دوسرے یہ کہ وہ ستر ہیں داخل ہیں تیسری یہ کہ ناف ستر ہے پگھٹنا ستر نہیں اور حنفیہ کے نزدیک ناف ستر نہیں پگھٹنا ستر ہیں داخل ہے اور مرد کو غیر عورت کا دیکھنا اس طرح عورت کو غیر مرد کا دیکھنا بالکل حرام ہے خواہ یہ نظر شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے اور بعضوں کے نزدیک عورت کو غیر مرد کا نہ دیکھنا بغیر شہوت کے درست ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور جب عورت اجنبی ہو تو کچھ نسب نہیں آزاد اور لونڈی میں اور حنفیہ کے نزدیک غیر لونڈی مثل محرم عورت کے ہے اس لیے طرم حرام ہے مرد کو خوب صورت پریش رکھنے کا منہ دیکھنا خواہ یہ نظر شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے خواہ فتنہ کا ڈر ہو یا نہ ہو صحیح اور مختار یہی مذہب ہے مگر یہ جتنی حرمت نظر کی اور بیان ہوئی اسی صورت میں یہ جب حاجت اور ضرورت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت نظر درست ہے جیسے چھوڑ کر علاج کر اہی کے وقت پر شہوت اس وقت بھی حرام ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ شہوت سے نظر کرنا تو ہر شخص پر حرام ہے سوا اپنی بی بی اور لونڈی کے یہاں تک کہ اگر کوئی اپنی بی بی یا مان کو بھی شہوت سے دیکھے تو وہ حرام ہے اور یہ جو مرد کو مرد کے ساتھ اور عورت کو عورت کے ساتھ ایک کپڑے لٹکانے کی ممانعت کی یہ ممانعت تحریمی ہے اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ دوسرے کے ستر کا چھونا بھی ناجائز ہے اور لوگ حمام میں اکثر ایسی خرابیوں میں پڑ جاتے ہیں حالانکہ چھونا جائز ہے البتہ اگر کسی ایسا کرے کہ کو منہ کرنا چاہیے اگرچہ مانتے کی امید نہ ہو اور تنہائی میں آدمی اگر کسی سے پر یا ضرورت مکروہ بلکہ حرام ہے (نوروی) **عَنْ الصَّخَّائِ بْنِ عَمَّادٍ** **بِطْنِ الْأَسَدِ وَقَالَ كَانَ عَوْدَةً يُحْيِيَةَ التَّجَلِّيَ وَيَحْيِيَةَ الْمَنَاقِبِ مَرَّجَةً وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَا** **مِنْ عَوْرَتِ كَرْدٍ عَرَبِيٍّ كَالْفَطَمَةِ وَهِيَ جَوَادِرُ بَيَانِ هَوَايَا صِبْيَانٍ**

عَرَبِيًّا تَأْتِي الْخَلْقَ نَهَالِي مِّنْ نَّكَ نَهَادِ رَسْتِ عَسَىٰ هَهُمَّ بِنِ مِّنْدِرِ قَالِ هَذَا اَمَلُكَ
 اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَّسُولُ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو اِسْرَآئِيلَ يَغْتَسِلُونَ عَرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلَى سَوْءَةِ بَعْضٍ
 وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحَدَّثَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَكْنَعُ مُوسَى اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا
 اِلَّا اَنَّهُ اَدْرُقُ قَالَ وَهَبْ فَذَهَبَ هَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَهُ نَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِتَوْبِهِ
 قَالَ فَجَسَّهَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ يَقُولُ نَوْبِي حَجَرٌ نَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى نَظَرَتْ
 بَنُو اِسْرَآئِيلَ اِلَى سَوْءَةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمُوتُ مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيلَ
 حَتَّى نَظَرَ الْاَبَرَّ قَالَ فَآخَذَ نَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ
 سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسَى بِالْحَجَرِ مَرْجَمُهُ هَامُ بْنُ سَبْعٍ رَوَيْتُ بِهِ وَهُوَ حَشِينُ بْنُ جَابِلٍ
 نَبِيٌّ بِسَمِيَّ بِيَانِ كَيْنِ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَرَ بِبَيَانِ كَيْنِ اَنْهَوْنَ لَمْ يَكُنْ مَدِينَةً
 اَنْهَوْنَ اِيَّكَ يَبِيَّ عَتَّى كَرَّمَا رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ اِسْرَآئِيلَ كَسَ لَوْ كُنْ نَهَالِي كَرَّتْ قَهْرُ
 اِيَّكَ دَوَّكِرْ كَسَ تَرَكُو دَكِيحَتَا اَوْ حَضَرَتْ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِيَّكَ مِّنْ نَّهَالِي قَهْرُ لَوْ كُنْ نَبِيَّ كَسَ مَوْسَى
 عَلَيْهِ السَّلَامُ هَارَ سَاثَةً لَّكُرْ نَهْنِ نَهَالِي اَكُو فَنَقَّ كِي سِيَارِي هَ (بَعِي خَصِي بَرَّ جَانِي) اِيَّكَ
 مَوْسَى نَهَالِي كَوْنِي اَوْرُ كِيْرَ اَتَارُ كَرْتِيْ رِيْرُ كَسَ وَهَ تَهَرُ خُودِ خُودِ (اللّٰهُ كَسَ حَكْمِي) اَوْنِي كِيْرَ كِيْرَ
 بِيَارِ كَا مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِيَّكَ حَيِّجِي دَوْرِي اَوْرُ كَسَ جَاتِي قَهْرُ اِيَّكَ تَهَرُ كِيْرَ دَوْرِي حَيِّجِي
 مِيْرَ كِيْرَ دَوْرِي نَهَالِي كَسَ نَبِيَّ اِسْرَآئِيلَ اَوْنِي سَرُ دَكِيحَتَا لِيَا اَوْرُ كَسَ لَكِ قَسَمُ خُدَايَ اَنْهَوْنَ تَرَكُو
 سِيَارِي نَهْنِ هَ سَوْقَتِيْ تَهَرُ كَسَ اَوْرُ لَوْ كُنْ نَبِيَّ خُوبِ اَكُو دَكِيحَتَا لِيَا بِيَارِ نَهْنِ لَكِ
 كِيْرَ اَوْنِي اَوْرُ تَهَرُ كَوْرَا نَا مَشْرُوعِيَا (غَضِي سِي) اَبُو هُرَيْرَةَ نَبِيَّ كَسَ قَسَمُ خُدَايَ تَهَرُ مَوْسَى
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كَسَ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ نَهْنِ
 بَاتُو نَخَا نَخَا كَرَّتِيْ مِّنْ اَوْرُ تَهَرُ كَا خُودِ خُودِ خُودِ خُودِ خُودِ خُودِ خُودِ خُودِ خُودِ خُودِ خُودِ
 اَوْرُ جَانَا اَوْرُ سَوْرُجِ اَوْرُ تَارَ جَوْتِيْ كِيْ طَرِجِيَا مِّنْ رَّاتِ دِنِ حَرَكَتِيْ مِّنْ بِيَارِ اِيَّكَ تَهَرُ
 جِيَا كِيَا مَشْكَلِيْ هَ نَوْرِيْ نَبِيَّ كَسَ اَمَّ بِيَا نَبِيَّ كَسَ اَمَّ بِيَا نَبِيَّ كَسَ اَمَّ بِيَا نَبِيَّ كَسَ اَمَّ بِيَا
 مِّنْ غَسَلِيْ دَقْتِيْ يَابِيَابِيَا كَسَ دَقْتِيْ يَابِيَابِيَا مِّنْ سَبْتِيْ دَقْتِيْ اَوْرُ لَوْ كُنْ نَبِيَّ سَاخِيْ كَرَّتِيْ

آپ نے اراکھول اور مؤذنبہ پر ڈالی اسی وقت غش کہا اگر کسی پیرسنان سے آپ کو ننگا نہیں دیکھا
 حسن المسودین تھرمہ قال اقبلت بحجر احمق ثقیل وعلی اذا رخصت قال فاحمل اذا ردت
 ومحمی الحجرا استطیع ان اصنع حق بکنت یدہ الی موضعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ارجع الی ذریک فخذ کذا فمشیوا عراة ثم جہم مسودین بخمر سے روایت ہے
 میں ایک بیوی تھمرا ٹھالی ہوئے راہ تھا اور ملکی ازار پہنا تھا وہ کھل گئی اور میں تھمرا کو زمین پر
 رکھ نہ سکا یہاں تک کہ اسکی جگہ پر سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اپنا کپڑا اوٹھا
 اور ننگے ست چلا کر وہاں تک کہ الشکر عند البکر شایب کرتے وقت ستر کو چھپانا حسن
 عبد اللہ بن جعفر قال ارد فی رسول اللہ علیہ وسلم ذات یوم حلف فاستل حبل ینا
 لا احرف فیہ احدنا من الناس وکان احب ما استل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لحاجتہ حد فی حایش نخل قال ابن اسماعیل حدیثہ یعقوب حاکم نخل ثم جہم عبد اللہ
 جعفر سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ علیہ وسلم نے سواری پر اپنے پیچھے بیٹھ لیا پھر سیکر
 کان میں ایک بات کہی وہ بات کسی سے بیان نہ کر دینی اور آپ کو حاجت کے وقت شیلے کی بجور
 کے دستوں کی آڑ پست نہ دینی (تاکہ ستر کو کوئی نہ دیکھے) ہاں بیان ان الجماع کان فی اقل
 الاسلام کہ یوجب الغسل ان ینزل المنی ویبان شیخ فان الغسل یجب بالحاجۃ
 او اهل اسلام من جماع سے غسل واجب نہ ہوتا جب تک منی نہ نکلے لیکن وہ حکم منسوخ ہو گیا
 اور جماع سے غسل واجب ہو جائیے غسل انسجید یا اخذ یدی قال خرجت مع رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یوم الاثنين انبأ صحابی انکنا فی نبی سلام وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم باب غیبان قصر خربہ فخر بہ فخر اذ اردہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احمکما
 الرجل فقال عتبان یا رسول اللہ انی استل لرجل یجعل عن اصل یتروکم من ماذ اعلیہ فقال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الماء من الماء ثم جہم ابو سعید خدری سے روایت ہے میں پر کے دن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا مسجد قبا کی طرف جب ہم نبی سلام کے محل میں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم عتبان بن مالک کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور اسکو آواز دی اپنی ازار گھسیٹتا ہوا نکلا آپ کو فرمایا ہم نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص غدی اپنی عورت سے الگ ہو جاوے

قال

اور ہنسی نہ لکے تو اسکا کیا حکم ہے (یعنی غسل کرے یا نہیں) آپ نے فرمایا پانی (یعنی نہانا) پانی سے (یعنی ہنسی نہ لکے نہ) واجب ہوتا ہے کہ اگر کسی نے کہا ابامت کا جماع ہے اس پر کہ جماع سے غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو کیسے انزال سے غسل واجب ہوتا ہے اور اگر کثرت صحابہ کا یہ قول تھا کہ غسل بغیر انزال کے واجب نہیں ہوتا چہ بعضوں نے جرح کیا اس فعل اور جماع ہو گیا جماع سے غسل واجب ہو گیا یہ حدیث انما الما من الما کی منسوخ ہے بخیر و اصل سلام ایسا حکم تھا کہ اگر جماع کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہ ہوتا لیکن بعد کہ غسل واجب کیا گیا اور ابن عباس کے نزدیک یہ حدیث منسوخ نہیں ہے بلکہ مراد اس سے سلام کی حالت ہے یعنی اگر کوئی خواب میں جماع کرے لیکن تری نہ دیکھ تو یہ غسل نہیں ہے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ جَعَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَدْرِي سَعِيدًا** ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی سے پانی واجب ہوتا ہے **عَنْ أَبِي لُقْلُقَةَ بْنِ السَّبْحِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلْزِمُ حَدِيثَهُ بَعْضُهُ يَعْصَا كَمَا يَسْتَلْزِمُ الْقُرْآنُ بَعْضُهُ بَعْضًا** ترجمہ ابو العلاء بن شخیر سے کہ ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک حدیث کو دوسری حدیث سے منسوخ کر دیتے جیسے قرآن کی ایک آیت دوسری آیت سے منسوخ ہو جاتی ہے **فَ نووی** نے کہا امام مسلم کی غرض اس حدیث کے یہاں لائے ہوئے ہے کہ انما الما من الما کی حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے اور حدیث کا نسخہ حدیث سے جائز ہے اور اسکی چار صورتیں ہیں ایک تو حدیث تواتر کا نسخہ حدیث متواتر سے دوسری خبر واحد کا نسخہ خبر واحد سے تیسری خبر واحد کا نسخہ حدیث متواتر سے چوتھوں صورتیں تو بالاتفاق جائز ہیں چوتھی خبر متواتر کا نسخہ خبر واحد سے اس میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک جائز نہیں اور بعض ظاہر یہ کہ نزدیک جائز ہے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ الْأَنْصَارِ فَادَّسَلَ إِلَيْهِ فَنَزَجَ وَدَأْسُهُ يَقْطَرُ فَقَالَ لَعَنَّا أَعْجَلْنَاكَ فَالَكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَعْجَلْتُ أَوْ أَفْطَطْتُ فَلَا تُغْسِلْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوَضُوءُ ثُمَّ قَالَ بَنُو بَنِي إِسْرَافِيلَ إِذَا أَعْجَلْتُ أَوْ أَفْطَطْتُ ثُمَّ جَعَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَدْرِي سَعِيدًا** ہے روایت ہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان پر گذرے اسکو بلایا وہ نکلا اور اس کے سر میں نہ پانی ٹپکا نہ تھا آپ نے فرمایا ہماری وجہ سے تم نے جلدی کی آخر کہا مان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو جلدی کرے اور بغیر انزال کے اسٹھٹھ کرے یا تجھ پر اسکا ہوا ہنسی نہ لکے تو تجھ پر غسل واجب نہیں ہے صرف وضو کر لے **عَنْ**

مردہ ہو یا کم سن ہو یا قصۃ اندر ہو سستی ہو یا اختیار سے اس طرح اگر سورہا ہو اور عورت اسکا ذکر یا
 فرج کے اندر رکھ کر خود فکر کو انتشار ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو گا خواہ قننہ ہوا ہو یا نہ ہو اور ان سب صورتوں
 میں فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہے مگر جب کوئی انہیں سے نابالغ ہو تو اس پر واجب نہیں لیکن وہ جب تک
 وجودہ تیز واریہ تو اس کے نل پر لازم ہے کہ حکم کرے اسکو غسل کی جیسے حکم کرنا ہو وضو کا اگر وہ بغیر غسل کے نہ ہو زیر ہر
 تو اسکی نماز صحیح نہیں کی اور دخول کے بعد صرف خطہ کا غائب ہونا کافی ہے تو تمام ذکر کا غائب ہونا ضروری نہیں اور
 جزو کر نیزہ وغیرہ بیت کر و غسل کرے تو امین تین قول میں صحیح ہے کہ غسل واجب ہے دونوں پر انتہی تحت
مسئلہ فتادۃ یھذہ الاہل سناد مثلاً عبداللہ فی حدیث شعبۃ ثم اجھدہ ولم یقل وان لم یجد
 ترجمہ دوسری روایت کا بھی ہی جاویر گندہ **مسئلہ** ابی موسیٰ قال حلف فی ذلک یھط من
 المہاجرین وہا نصار وقال ان تصاد یؤت لا یجوز العسل الا من الدنق او من الماء وقال المہاجرین
 یلذذوا بالکاف قد وجب الغسل قال فقال ابو موسیٰ فاما اشفیکم امین ذلک ففہم فاسند ذلک قال
 علی انتم فاذن لی ففعلت کذا یا اماء او یا ام المؤمنین انی اذین ان اسألك عن شیء وایتی
 استعینات فقال لک سمعی ان تسألنی عما کنت سألک عنہ ام لا یقالی وکذبت فاما انا امک
 ذلک فہا یوئیل البسل فانت علی الخیر سقطت قال سئل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس بن
 شعبہ الا ربع ومن الختان الختان قد وجب الغسل ترجمہ ابو موسیٰ روایت ہے کہ اس
 نے میں مہاجرین اور انصار کی ایک طاعت اور انصار نے کہا غسل جب ہے واجب ہوتا ہے کہ منی کو ذکر
 لکھے اور نزال ہو اور مہاجرین نے کہا جب عورت صحبت کرے تو غسل واجب ہے ابو موسیٰ نے کہا میں نے
 تسلی کیے دیتا ہوں شہر و میں اٹھا اور حضرت عائشہ کے مکان پر جا کر ان سے اجازت مانگی انہوں نے اجازت
 دی جن نے کہا ان یا مان مسلمانوں کی میں تم کچھ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن مجھو شرم آتی ہے حضرت عائشہ
 نے کہا تم شرم کر تو اس بات کو پوچھو جس سے جو اپنی سکن سے پوچھ سکتا ہے جسے پتہ نہ ہو تو بجا ہوا میں تم پر
 ان ہوں کیونکہ حضرت ام کی بی بیان موسنین کی یائین ہیں) میں نے کہا غسل کس سے واجب ہوتا ہے
 وضو کیا ہے چھروغف کا رے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے
 کو درون کو نون میں بیٹھے اور قننہ قننہ سے لمبا وے (یعنی ذکر فرج میں داخل ہو جاوے) تو غسل
 واجب ہو گیا خواہ نزال ہو یا نہ ہو نوری نے کہا قننہ قننہ سے تمام اس سے دخول ہے اور نہ عورت کا

غنہ اور ہوتا ہے جماع میں وہ نہیں لگتا اور جماع کیا ہے علماء نے اس پر اگر ذکر کر صرف فرج سے چھوڑ دی اور انزل
 نہ کرے تو غسل واجب نہیں **حسن** عائشہ رضی اللہ عنہا قالت ان رجلاً سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یبایع امه لکم یبکسل حمل علیہا العسل وعلایشہ کالیسۃ
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایق لا فصل ذلک انا وھدۃ ثم تعسیل وشرھیم الامیر
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی مرد جماع کرے یا بی بی عورت کو بغیر
 انزال سے پہلے ذکر کو نکال دے کیا غسل واجب ہے دو نو تیرے فرمایا میں اور یہی (حضرت عائشہ کو فرمایا) ایسا کرنا
 میں بجز غسل کرتے ہیں **ف** نووی نے کہا ایسی باتیں آدمی بی بی سے کر سکتا ہے اگر کہیں کوئی مساحت ہو
 اگر کسی کو رنج نہ ہو آپ نے اس لیے فرمایا کہ اس شخص کو تشفی ہو جائے **باب الوضوء مہما صبت**
 جو کھانا آگ سے پکا ہوا کے کھانے وضو ٹوٹ جاتا ہے **ف** نووی نے کہا امام سلم نے اس باب میں پہلے
 دو حدیثیں بیان کیں ہیں جن سے وضو کا لازم ہونا لگے کہ جو ہوئے کھانے ثابت ہوتا ہے بھر وہ حدیثیں بیان کیں جن سے
 وضو کا لازم ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس سے بغیر غرض ہے کہ پہلی حدیث میں منس نہیں اور چہرہ سلف اور خلف اور صلب اور باطن
 کا یہی قول ہے لگاتار پکے ہو کر کھانا کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہی مذہب ہے امام ربیعہ اور حنابلہ اور ابو حنیفہ
 اور ابو جثیمہ کا اور ایک جماعت اس طرف گئے ہیں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہی منقول ہے عمر بن عبد العزیز اور ابن ابی شیبہ
 اور ابو قلابہ اور ابو جہل سے (نووی غرضاً) **حسن** زید بن ثابت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول الوضوء مہما صبت لئلا قال ابن شہاب خیر بن عمر بن عبد العزیز ان عبد اللہ بن
 ابراہیم بن قاریط اخبرنا انہ وجد ابا ہریرۃ یقول علی المجد فقال اما الوضوء من اکل اوط
 اکلہا کاتی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقولوا مہما صبت لئلا قال ابن
 شہاب اخبرنی مہجد بن خالد بن عمر بن عثمان وانا احدہما ہذا الحدیث انہ سأل حماد
 ابن الزبیر عن الوضوء مہما صبت لئلا فقال حماد سمعت عائشہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولوا مہما صبت لئلا قال حماد زید بن ثابت کہ
 روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتا کہ وضو لازم آتا ہے اس کہانے سے جو آگ سے پکا ہو اس میں
 نے عمر بن عبد العزیز سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن ابراہیم سے انہوں نے ابو ہریرہ کو مسجد میں وضو کرتے دیکھا انہوں نے
 نے کہا میں نے پیڑ کے ٹکڑے کہا ان میں سے وضو کرنا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمایا

اور نہ کرو اس کہانے کو خواب و کجی ہوا میں شہادت سے سید بن خالد سے سنا اور نہ یہ کہ حدیث بیان کرتے
 سید کا کہ میں نے عمرو بن ابی سلمیہ سے پوچھا وہ فرمایا کہ اگر آپ نے جو کچھ کہنا ہے کہ ان سے نہیں سنا کہ میں نے حضرت عائشہ
 سے نہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا و نہ کہ اس کہانے کو خواب و کجی ہوا میں شہادت سے سید بن خالد سے سنا اور نہ یہ کہ حدیث بیان کرتے
 انہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کثیف شاة ثم صلی ثم یوضو ثم یمسک ماء ثم یرحمہ ابن عباس سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا مگر ابن عباس نے روایت ہے
 ان یغسل یدہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل خرما او کھا ثم صلی ثم یوضو ثم یمسک ماء ثم یرحمہ ابن عباس سے روایت ہے
 عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی پر لگا ہوا گوشت کھایا یا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی
 اور وضو نہیں کیا یا اپنی نہیں چھو اٹھیں عمر بن امیہ الضمری کہ دانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم یحترق کثیف یا کل حیرا ثم صلی ثم یوضو ثم یرحمہ عمر بن امیہ ضمری سے روایت ہے
 سید بن خالد نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دست کا گوشت چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے پھر
 نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اس نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گوشت کا چھری سے
 کاٹ کر کھانا درست ہے جب ضرورت ہو مثلاً گوشت سخت ہو یا بڑا سا ٹکڑا ہو اور بے ضرورت نہ ہو
 عمر بن امیہ الضمری قال راایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحترق من کثیف شاة فاکل
 یدھا فادخل فی الضلوة فقام وطرہ التیکین و صلی وکم یوضو ثم یرحمہ عمر بن امیہ ضمری
 سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک بکری کا دست چھری سے کاٹ کر کھا رہے
 تھے پھر نماز کے لیے بلا لگے آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی وضو نہیں کیا مگر ابن عباس نے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان التیق صلی اللہ علیہ وسلم اکل عندھا
 کثیفاً ثم صلی ثم یوضو ثم یرحمہ ابن عباس سے اور ام المؤمنین میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنے اس دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا مگر ابن عباس نے
 قال انہ لکنت اشوی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبطن الشاة ثم صلی وکم
 یوضو ثم یرحمہ ابو افراس سے روایت ہے میں نے گواہ ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری
 کی کھجی پڑھا آپ سین سے کھاتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے مگر ابن عباس نے روایت ہے
 ان الشی صلی اللہ علیہ وسلم یترک بکنا ثم دعا فمقضمض وقال ان لک دسما

باب فیما یروى عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروى عن ابن عباس

یا کل

ط

فیما یروى عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروى عن ابن عباس

ترجمہ چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو پیالہ پیر با پی سنگیا یا اور کھلی کی اور فرمایا
 دو وہ سے نہ چکنا ہو جاتا ہے **ف** تو کھلی کرنا اسے بعد کتب ہے اس طرح ہر ایک کھانی پینے کی
 چیز سے تاکر نماز میں کچھ نہ مین نہ رہا جو سے جسے نکلنے کی حاجت پڑے اور نہ صاف ہو جاوے اور نہ آٹا
 کیا ہے علمائے کھانے سے پہلے اور کھانے کو بعد مائدہ صونا کتب ہے یا نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ کتب
 سے کھانے پہلے کتب ہے اٹھ کی صفائی کا یقین ہو میل کچل اور نجاست ہر اس طرح کھانے کو بعد کتب
 مائدہ پر کھانے کا اثر نہ ہو مثلاً کھانا خشک ہو اور اذہم مائے کھانے کو کھانے کے بعد مائدہ صونا کتب ہے
 کتب ہے اذہم میں کوئی نجاست لگی ہو تو مائدہ ضرور ہے (نوی) **حکیم** الزہری رحمہ اللہ نے ترجمہ ہے اگر کتب
بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ عَلَيْهِ نَبَايَهُمْ ثُمَّ تَوَخَّاهُ الصَّلَاةَ فَإِنِّي يَحْدِثُهُ خَبْرٌ وَكَمْ قَالُوا
لَمَدَّتْ لِحْمٌ شَتَّى يَالنَّاسِ وَمَا مَسَّ مَاءٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کپڑے پہن کر نماز کو نکلے اس وقت ایک شخص آپ پاس حصہ لایا گوشت اور روٹی آپ
 تین لقمے کھائے پھر نماز پڑھائی اور پانی کو مائدہ نہیں لگایا **حکیم** محمد بن عمر بن عطاء قال حدثنا
 معمر ابن عباس وسائر المحدّث بمعنی حدیثنا ابن خلکان وفیہ ان ابن عباس شہید
 ذلک من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال صلی لم یقبل بالناس ترجمہ دی جواد برگدہ
بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لَحْمٍ الْاَوَّلِ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا **نوی** نے کہا اگر کتب
 اس طرف گزریں کہ اونٹ کا گوشت کھائے وضو نہیں ٹوٹتا اور احسن بن درہاق بن راہویہ اور
 یحییٰ اور بن منذر اور ابن خزیمہ اور اہل حدیث کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے **حکیم** جابر بن عبد
 ان رجلاً سأل رسولہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْوَصًا مِنْ لَحْمٍ الْعَلَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ
 فَنَوَصًا وَاِنْ شِئْتَ فَلَا نَوَصًا قَالَ اَنْوَصًا مِنْ لَحْمٍ الْاَوَّلِ قَالَ لَحْمٌ فَتَوَصَّاهُ مِنْ لَحْمٍ الْاَوَّلِ
 قَالَ اَصْلُكَ فِي هَذَا يَرْفَعُ الْعَلَمِ قَالَ لَحْمٌ قَالَ اَصْلُكَ فِي مِثْلِكَ الْاَوَّلِ قَالَ لَا تَرْجُمُهُ بَابُ رَجْمِ
 سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کبریٰ کا گوشت کھا کر میں وضو
 کروں آپ نے فرمایا چاہے نہ کر کچھ اسنے پوچھا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں آپ نے فرمایا
 ہاں وضو کر اونٹ کے گوشت سے اسکی کھابریوں کے تہان میں میں نماز پڑھوں آپ نے فرمایا ہاں اسنے کہا
 اونٹوں کے تہان میں آپ نے فرمایا نہیں **ف** کیونکہ اونٹ زبردست اور شریر ہے ایسا نہ ہو

کہ نمازی کو کچھ مدد پر پہنچے اور بکریوں کے تھان میں اسکا در نہیں تو وہی نے کہا یہ ممانعت تشریفی ہے۔

عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَلِ حَدِيثَ ابْنِ كَامِلٍ عَنْ أَبِي عَوْنَةَ

ترجمہ وہی جو ابورکنا کا باب التَّكْبِيرِ عَلَى أَنَّ مَنْ يَتَّقِنُ الطَّهَارَةَ تَشَهُ شَكٌّ فِي الْحَدِيثِ

فَلَمْ يَكُنْ يَسْمَعُ بِطَهَارَتِهِ بَلْ كَانَتْ جَسْمَانِ حَسْبِ شَخْصٍ كَوَطْأَتِ كَالْيَقِينِ بَعْدَ حَدِيثِ مَنْ شَكَّ بِوُجُوهِ طَهَارَتِهِ

سے نماز پڑھ سکتا ہے عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمِيهِ شَيْكِيٍّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالْحَدِيثُ الْجَيِّدُ الْبَرُّ أَنَّهُ يُجَدُّ الشَّيْءُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَصْرِفُ حَتَّى يَمُتَّعَ مَوْتًا أَوْ يَجِدَ

يُحْيَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَذَهَبَ مِنْ حَرْبٍ رَوَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَيْدٍ ترجمہ سعید اور عباد بن تیم

عباد کے چچا سے روایت کیا اور انہوں نے شکایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی آدمی کو معلوم

ہوتا ہے نماز میں کوا کو حدیث ہو (یعنی گمان ہوتا ہے) آپ نے فرمایا وہ نماز پڑھ لو تو اسے یہ حدیث

کی آواز نہ دے یا وہ نہ سونگے ۵ نووی نے کہا یہ حدیث ایک بڑا قاعدہ ہے سلام کے قواعد میں

سے اس سے یہ لکھتا ہے کہ ہر ایک چیز جبکہ جو دو کا یقین ہو وہ شک سے رفع نہیں ہو سکتی جیسے طہارت

جو یقینی تھی حدیث اگر گمان سے مٹ نہیں سکتی ہمارا اور جوہر علما کا یہی مذہب ہے اور امام مالک سے

آپسین دور دو تین میں ایک تو یہ کہ وہ ضرور لازم ہے اگر شک نماز کے باہر ہو اور جو نماز کے اندر ہو تو لازم ہے

اور دوسری یہ کہ دونوں صورتوں میں پھر وضو کرنا چاہیے اتنے مختصر ۶ ابوبکر اور زبیر سے

اپنی روایت میں عباد کے چچا کا نام دیا یعنی عباد بن زید عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاشْكَلْ عَلَيْهِ أَخْبِرْ مِنْهُ شَيْئًا

أَكْبَرُ وَلَا يَخْتَرِجَنَّ مِنَ السُّجْدِ حَتَّى يَمُتَّعَ مَوْتًا أَوْ يُجَدُّ بِرَيْبٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنے پیٹ میں غلٹ معلوم ہو پھر اسکو

شک ہو کہ پیٹ میں سے کچھ نکلا یا نہیں (یعنی دوسری یا نہیں) تو سجدہ نہ لکے جب تک آواز نہ ہو

یا وہ نہ سونگے (یعنی یقین نہ ہو حدیث ہر نے کا) ۷ ابی ہریرہ جُلُودُ الْمَيْتَةِ بِاللِّدِّ بَاغِرٌ

مرد سے جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَى مَكَّةَ

بِمَكَّةَ شَيْئًا فَمَا بَاتَتْ مَرَّ يَهَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَا أَخَذْتُمْ جَاهِلِيًّا

كَدَّ يَحْمُوهُ فَأَنْتُمْ تَمُوتُونَ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّهَا حَيٌّ أَكَلَهَا ترجمہ ابن عباس

ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

سے روایت ہے جو میمونہ کی لونڈی کو کسی نے ایک بکری صدقہ دی وہ مگر نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منکر
 فرمایا تم نے اسکی کمال کیوں نہ لی دباغت کر کے کام میں لاتے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ تو
 مردانہ تھی آپ نے فرمایا مگر اسکا کہنا حرام ہے **فَإِنَّهُ أَوْعَدَ مَا دَعَا فِيهِ** سے کہا اس پر
 سنا اس کے سات نہ بپ ہوئے اگر کسی نے فنی کا وہ یہ ہے کہ دباغت سے ہر ایک مرد و عورت کو کہہ دیا جائے کہ ہاں ہاں جی
 سے نہ در و بار اور نہ اور نہ ہر ایک چیز میں اسے استعمال درست ہو سکتے اور سور کے دوسری چیزوں کو
 کہہ دیا دباغت سے پاک نہیں ہوتی احمد اور مالک سے بھی مرد و عورت میں یہ کہ حلال جانور کی کھالی پاک
 ہو باقی سے اور اگر کسی نے ایک نہیں چنی تو از روایں مبارک اور ابو ذر اور اسحاق کا بھی قول ہے چھٹی
 سب در و بار اور نہ کی کھالی دباغت ہو پاک ہو جاتی ہے سوا سور کے اور خیفہ کا بھی نہ ہے چھٹی یا آخرین
 یہ کہ سب کھالی پاک ہو جاتی ہیں مگر صرف باہر سے اور چھٹی میں اسکا استعمال درست نہیں بلکہ کھانے
 شدہ و زہر بہب بھی ہے چھٹی یہ کہ سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ کتے اور سور کی بھی اندر و باہر
 اور یہی قول ہے داؤد ظاہری اور ابو یوسف کا ساتویں یہ کہ مرد و عورت کی کھال سے فائدہ اٹھانا درست
 ہے اگر کسی دباغت نہ ہو دہر بھی یہی قول ہے **أَنْتُمْ مُنْتَهَى حَيْثُ كَانَ بَيْنَ عَيْنَيْكَ** **فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مَا قَبِلْتَ لِحَيْثُ مَا قَبِلَ يَتِيمٌ تَرَى مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
هَلَّا اسْقَعْنَاهُ بِحَلْدٍ هَذَا قَالُوا لَيْسَ بِمَيْتٍ فَقَالَ إِنَّهَا حَرَامٌ أَكَلَهَا ثُمَّ جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرُؤْيَا
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد و عورت کی دیکھی جو میمونہ کی لونڈی کو صدقہ ملی تھی آپ نے
 فرمایا تم نے اسکی کمال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا لوگوں نے کہا وہ مرد و عورت آپ سے فرمایا مرد و
 عورت کا حرام ہے **ابْنُ عَبَّاسٍ يَذْكُرُ أَنَّ ابْنَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
بَشِيرًا مَطْلُوعًا عَطِيَّتُهُ سَاكِنَةٌ لِحَيْثُ تَمِينُ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَا أَتَخَذُوا
أَهَابِيهَا قَدْ بَخُوا فَأَنْتَفَعُوا بِهَا یہ روایت ہے ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 دیکھی بی بی ہول جو میمونہ کی لونڈی کو صدقہ میں مل تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو
 نے اسکی کمال کیوں نہ لی دباغت کر کے فائدہ اٹھاتے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَخْبَرَتْهُ**
أَنَّ دَابِحَةَ كَانَتْ لِعَفْرِ بْنِ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاتَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَا أَخَذَتْهُمْ أَهَابِيهَا فَأَنْتَفَعُوا بِهَا یہ روایت ہے ابن عباس سے روایت ہے

فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ

ہے یہ سب سے انبیاء کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی کے گھر میں ایک جانور یا قضا و دگرگیا تو آپ نے
 فرمایا تم نے اس کی کہاں کہیں کی اس کو گھر میں لائے تھے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَرَّ بِشَاةٍ يَتَوَلَّاهُ مِمَّنْ قَالُوا لَا تَنْتَفِعُوا بِهَا إِنَّا نَرَاهَا تَرْجُوهُمُ ابن عباس سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ کی لونڈی کی بڑی کو بکھا روہ مری پڑی تھی آئندہ ہر سے نکلی
 فرمایا تیسے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُرِيَغَ الْكَاهِبُ فَقَدْ طَهَّرَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کھال پر داغٹ ہو گئی تو وہ پاک
 ہے **فَ** نووی نے کہا داغٹ ہر ایک چیز سے درست ہر جو کھال کی طریت کو سکھا اور اس کی
 بدبوئی دور کرے اس طرح سے کہ کچھ کھال ٹٹے کے لائق نہ رہے جیسے انار کے جھلک پہنکائی وغیرہ وادوں
 سے اور صرف وہی بین سکھائے سو داغٹ نہیں ہوتی اور غصیوں کے نزدیک ہو جاتی ہے اور جب
 کھال داغٹ ہو پاک ہوتی تو اس کا سینچا بھی جائز ہے اور اس کے کھان میں تین قول ہیں صحیح یہ ہے کہ
 کھانا سکا جائز نہیں (نووی مختصر) **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ** ترجمہ میں نے اپنے والد سے سنا
أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لَا يَحِلُّ بَنُوعُ الشَّيْبَانِ وَمَعْلَةُ الشَّيْبَانِ وَلَا تَحْبِلُ إِلَهُ بَنُ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ وَمَعْنَا
الْبُؤْبُورُ وَالْحَبْلُ نُوْنِي بِالْأَكْبَشِ قَدْ ذَلَّحُوْهُ وَنَحْنُ لَا نَأْكُلُ ذَبَابُ حُطَمَ وَيَأْتُوْنََنَا بِالْبَسَقَاءِ يَجْعَلُوْنَ
فِيهِ الْوَدَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ
دِبَاعُهُ طَهُوْرٌ ترجمہ ابو الغریب سے روایت ہو میں نے ابن ولید کو ایک پوستین پہنے دیکھا میں نے
 اس کو چھوا انہوں نے کہا انہیں کیا چھوئے ہو یعنی کیا اس کو بخش جانتے ہو میں نے عبد اللہ بن عباس سے
 کہا ہم مغرب کے ملک میں رہتے ہیں وہاں ببر کے کاؤ آتش پرست بہت ہیں وہ بکری لاتے ہیں
 کہ کہ ہم تو اون کا ذبح کیا ہوا جانور نہیں کھاتے اور مشائخ لاتے ہیں چربی ڈالکر ابن عباس نے کہا ہم نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ داغٹ ہو پاک ہو جاتی ہیں (یعنی چمڑے پر
 جب داغٹ ہو گئی تو وہ پاک ہے اگرچہ کہ فرسے داغٹ کی ہو) **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنَّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ قَالُوا هَيْتَا لِمَنْ يَأْكُلُ سَيْبِيَّةَ
يَهُيَا الْمَذَكُ وَالْوَدَّ فَقَالَ إِنَّ رَبِّي قَدْ أَرَادَ أَنْ يَرَاكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

جانور یا قضا و دگرگیا تو آپ نے
 فرمایا تیسے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا

[illegible]

[illegible]

قَالَ

من جامع الشرائع

پاس بیٹھا جب تک غسل نہ کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ مومن کہیں
 نجس ہوتا ہے **ف** خواہ زندہ ہو خواہ مردہ اور جنابت نجاست حکمی ہے نہ حقیقی اور اگر نجی
 مثل مسلمان کے ہے جہود علماء کے نزدیک طہارت ظاہری میں لیکن وہ نجس ہے باطناً جو جنابت
 اعتقاد کے اور بعض علماء کے نزدیک اگر کی نجاست ظاہری ہے اور یہی قول ہے شیعہ کا اب جب مسلمان
 پاک ہوا تو اس کا پسینہ اور لعاب اور آنسوں سب پاک ہیں خواہ بے وضو ہو یا جنب یا حائضہ یا نسا ہو اور
 اسپر اجماع ہے مسلمانوں کا اسپر حنیف بھی پاک ہیں انوری مختصر اسکی حدیث ہے
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِبَهُ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَدْعَاهُ فَانْغَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَتَقَالَ
 كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجَسُ ثُمَّ رَجَمَهُ خَدِيفَةُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَوَّلَهُ
 اور وہ جنب تھا تو وہ الگ سر کے پیر غسل کیا پیر کے اور کہا کہ میں جنب تھا اپنے فرمایا مسلمان نجس نہیں
 ہوتا **کاف** ذِکْرُ اللَّهِ تَعَالَى فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَخَيْرُهَا جَنَابَتُ كِي حَالَتِ مِیْنِ اللّٰہِ کا ذکر کرنا
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَدَلِ
 کُلِّ أَحْيَانٍ ثُمَّ رَجَمَهُ امُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اس کی یاد ہر وقت کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں تہلیل تکبیر
 ابھی درست ہے اسپر اجماع ہے لیکن یہیں اختلاف ہے کہ قرآن کا پڑھنا جنب اور حائضہ کو درست آیا
 نہیں جہود علماء کے نزدیک حرام ہے اگر یہ ایک نیت یا اس سے بھی کم ہو **کاف** حَبَابُ الْخَلْدِ
 الطَّعَامُ وَأَنَّهُ لَا يَكُونُ أَحْتَرَفِي ذَلِكَ وَأَنَّ الْوُضُوءَ لَيْسَ عَلَى الْفُورِ بَعْدَ وَضُوءِهَا نَاكِهًا مَا دَرَسَتْ فِي وَضُوءِ
 فِي الْفُورِ وَاجِبٌ لِّهِنَّ **ع** ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ الْمَدِينَةِ
 فَأَتَى بِطَعَامٍ فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ أَرِيدُ أَنْ أَصِلِيَ فَأَتَوْصَأُ ثُمَّ رَجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلے اور کہا نا لایا گیا
 گو کون نے آپ کو وضو یاد دلایا اپنے فرمایا کیا میں نماز پڑھتا ہوں جو وضو کروں **ف**
 نووی نے کہا محدث یعنی بے وضو کو کہا نا پسینا ذکر الہی مکات و تشرن سب درست
 ہے اور اسپر اجماع ہے امت کا **ع** ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَجَاءَ مِنَ الْعَائِطِ وَأَتَى بِطَعَامٍ

ذِکْرُ اللَّهِ تَعَالَى فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَخَيْرُهَا جَنَابَتُ كِي حَالَتِ مِیْنِ اللّٰہِ کا ذکر کرنا
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَدَلِ
 کُلِّ أَحْيَانٍ ثُمَّ رَجَمَهُ امُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اس کی یاد ہر وقت کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں تہلیل تکبیر
 ابھی درست ہے اسپر اجماع ہے لیکن یہیں اختلاف ہے کہ قرآن کا پڑھنا جنب اور حائضہ کو درست آیا
 نہیں جہود علماء کے نزدیک حرام ہے اگر یہ ایک نیت یا اس سے بھی کم ہو **کاف** حَبَابُ الْخَلْدِ
 الطَّعَامُ وَأَنَّهُ لَا يَكُونُ أَحْتَرَفِي ذَلِكَ وَأَنَّ الْوُضُوءَ لَيْسَ عَلَى الْفُورِ بَعْدَ وَضُوءِهَا نَاكِهًا مَا دَرَسَتْ فِي وَضُوءِ
 فِي الْفُورِ وَاجِبٌ لِّهِنَّ **ع** ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ الْمَدِينَةِ
 فَأَتَى بِطَعَامٍ فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ أَرِيدُ أَنْ أَصِلِيَ فَأَتَوْصَأُ ثُمَّ رَجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلے اور کہا نا لایا گیا
 گو کون نے آپ کو وضو یاد دلایا اپنے فرمایا کیا میں نماز پڑھتا ہوں جو وضو کروں **ف**
 نووی نے کہا محدث یعنی بے وضو کو کہا نا پسینا ذکر الہی مکات و تشرن سب درست
 ہے اور اسپر اجماع ہے امت کا **ع** ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَجَاءَ مِنَ الْعَائِطِ وَأَتَى بِطَعَامٍ

